مُسنَد حُمیدی

www.KitaboSunnat.com

مؤلف

امام ابو بکر عبداللہ بن زبیر القرشی الحمیدی رحمہ اللہ (المتوفی ۲۱۹ھ)

ترجمہ، تحقیق و تخریج

مُحدّث العصر حافظ زُبیر علی زئی رحمہ اللہ

(۱۳۷۶-۱۴۳۵ھ)

مکتبہ الحدیث حضرو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

کتاب و سنت (محدث) لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- بسا اوقات کسی کتاب کو اس کی مجموعی افادیت کے پیش نظر پبلش کر دیا جاتا ہے جس کے مندرجات سے ادارہ کا کلی اتفاق ضروری نہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

جملہ حقوق بحق معاذ بن زبیر علی زئی محفوظ ہیں

ترجمہ تحقیق وتخریج ——— محدث العصر حافظ زبیر علی زئی رحمۃ اللہ

ڈیزائنر اینڈ کمپوزر ——— محمد قاسم بروزئی

اشاعت ——— مارچ ۲۰۲۶ء

ملنے کا پتا

مکتبہ الحدیث حضرو ضلع اٹک

0314-5215121
0300-5288783
ishaatulhadithhazro@gmail.com ishaatulhadith.com

مقدمۃ

حافظ معاذ بن زبیر علی زئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمده ونصلي ونسلم على رسوله الكريم ، أما بعد:

والد محترم حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے بیالیس سال (۱۹۷۲ء تا ۲۰۱۳ء) کے عرصہ میں متعدد کتب تصنیف کیں اور بعض مشہور کتب احادیث کی تحقیق و تخریج بھی کی۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی مسند الحمیدی ہے جس کی تحقیق و تخریج انھوں نے عربی زبان میں ۱۴۱۹ھ بمطابق ۱۹۹۸ء میں مکمل کر لی تھی۔ بعد ازاں یکم دسمبر ۲۰۱۲ء کو مسند الحمیدی کا ترجمہ، مراجعت و تلخیص بھی کی۔ یہ ترجمہ و تحقیق اور بعض فوائد دو رجسٹروں میں (۷۹۰) صفحات پر محیط ہیں۔ اس کی کمپوزنگ والد محترم رحمہ اللہ نے ۲۰۱۳ء میں ہی مکمل کروا دی تھی اور حسب استطاعت پروف ریڈنگ بھی کر لی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ جولائی ۲۰۱۳ء کے انٹرویو میں فرمایا:

''مسند الحمیدی اب ان شاء اللہ شائع ہو رہی ہے، آخری پروف پڑھا جا رہا ہے۔'' (مجلہ نور الحدیث: شمارہ ۴۲ صفحہ ۶۰)

نیز ماہنامہ اشاعۃ الحدیث حضرو (شمارہ ۱۰۶ ص ۲۹) میں لکھا: ''مسند حمیدی (نسخہ ظاہریہ) کا راقم الحروف نے اردو ترجمہ کر دیا ہے اور مختصر و جامع تحقیق جدید کے ساتھ بعض فوائد بھی لکھ دیئے ہیں۔ یہ کتاب عنقریب مکتبہ اسلامیہ سے شائع ہو رہی ہے۔ ان شاء اللہ (۸/ اپریل ۲۰۱۳ء)''۔

والد محترم رحمہ اللہ ۱۹ ستمبر کو شدید بیمار ہوئے اور اسی بیماری میں ہی ۱۰ نومبر ۲۰۱۳ء کو اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ میں نے ۲۰۲۳ء سے اُن کی مطبوع اور غیر مطبوع کتب کی طباعت کا سلسلہ از سر نو شروع کیا۔ والحمد للہ

والد محترم رحمہ اللہ کی وفات کے بعد درج ذیل کتب مکتبہ اسلامیہ لاہور سے شائع ہوئیں: مقالات جلد ششم، فتاویٰ علمیہ جلد سوم، مسائل محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، محدث العصر نمبر اور مسئلہ ختم نبوت۔ درج ذیل کتب مکتبہ الحدیث حضرو سے شائع ہوئیں: انوار السنن فی تحقیق آثار السنن، شعار اصحاب الحدیث للحاکم الکبیر، مقدمہ الصارم المنکی، انوار الصحیفہ طبع سوم، اور اضواء المصابیح جلد دوم، وغیرہ۔ نیز مباحث اصول حدیث اور قربانی کے احکام و مسائل بھی والد محترم رحمہ اللہ کی کتب سے ہی جمع و ترتیب کے ساتھ شائع کی گئیں۔

غیر مطبوع کتب میں سے مسند الحمیدی بھی ہے جسے اب شائع کیا جا رہا ہے، والحمد للہ۔ اگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی مدد شامل حال نہ ہوتی تو اس کی طباعت آسان کام نہ تھی۔ میں نے اسے عربی متن کے ساتھ شائع کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ نئی سیٹنگ کی گئی۔ استطاعت بھر پروف ریڈنگ کی گئی۔ اس طباعت میں اگر پروف ریڈنگ وغیرہ کی کوئی غلطی ہے تو والد محترم رحمہ اللہ اس سے بَری ہیں کیونکہ یہ کتاب اُن کی وفات کے بعد پہلی بار شائع کی جا رہی ہے۔ جو بھی اچھائی ہے وہ اللہ عزوجل کی طرف سے ہے اور جو بھی سقم ہے وہ ہماری طرف سے ہے۔ آپ اغلاط کی نشاندہی کریں تاکہ آئندہ طبع میں اصلاح کر دی جائے۔ ان شاء اللہ

اس سارے سفر میں استاذ محترم و محبی الشیخ تنویر الحق الترمذی حفظہ اللہ نے ہر لحظہ ساتھ دیا۔ والد محترم رحمہ اللہ کے خاص الخاص شاگرد اور میرے سسر جی و محبی حافظ ابو العباس شیر محمد الاثری حفظہ اللہ نے بھرپور تعاون فرمایا اور محترم عبد اللہ اختر بھائی نے پرنٹنگ میں تعاون کیا۔ جزاہم اللہ خیراً و احسن الجزاء

یاد رہے کہ مسند الحمیدی ہر دور میں مشہور و متداول رہی ہے، اس کی کئی ایک اسانید ہیں۔ امام ابو نعیم الاصبہانی رحمہ اللہ اور امام احمد بن جعفر القطیعی رحمہ اللہ وغیرہما نے بھی عبد الغفار المؤدب (ثقہ و صدوق فی روایۃ الحمیدی) کی متابعت کر رکھی ہے۔ ابو علی الصواف رحمہ اللہ کی بشر بن موسی رحمہ اللہ سے متابعت، ابوبکر بن اسحاق الفقیہ رحمہ اللہ (دیکھیے مستدرک حاکم: ۹۶، الانساب للسمعانی: ۷/ ۵۵) اور ابو علی حامد بن محمد الرفاء رحمہ اللہ (دیکھیے التدوین فی اخبار قزوین: ۳/ ۱۵۷) وغیرہ نے کی ہے۔

امام حمیدی رحمہ اللہ کے شاگرد امام یعقوب بن سفیان الفارسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''قدمت مكة في أول شهر رمضان، وسمعت مسند الحميدي ابتدأ فيه في شوال'' (المعرفہ والتاریخ: ۱/ ۲۰۰، نیز دیکھیے العلل لابن ابی حاتم: ۶/ ۱۸۴)

مسند الحمیدی کی فہارس والد محترم رحمہ اللہ نے اس انداز میں بنائی تھیں کہ اطراف الحدیث بھی بنائے اور انھیں فقہی ابواب کے تحت بھی مرتب کیا تھا۔ تصحیح و نظر ثانی کے علاوہ ہم نے فہارس میں بلحاظ جرح و تعدیل اسماء الرجال کا اضافہ کیا ہے۔

ہم نے مفید حواشی بھی لگائے ہیں اور بعض مقامات پر متن و تخریج میں بڑی بریکٹ [ ] میں اضافے بھی کیے ہیں۔

صاحب کتاب کے حالات والد محترم رحمہ اللہ نے تفصیلاً بیان کر رکھے ہیں، جیسا کہ آیندہ صفحات میں آئے گا، البتہ اُن کے استاذ امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ اور اُن کی کتاب مسند حمیدی کے بارے میں چند نکات پیش خدمت ہیں:

۱: جس طرح امام ابو القاسم بغوی رحمہ اللہ نے ''مسند علی بن الجعد'' میں ابن الجعد رحمہ اللہ کے علاوہ دیگر اساتذہ سے بھی روایات لی ہیں۔ چونکہ اس میں ابن الجعد رحمہ اللہ کی روایات کثرت سے ہیں اسی لیے اسے ''الجعدیات'' کہا جاتا ہے، اسی طرح امام حمیدی رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں دیگر اساتذہ سے بھی روایات لی ہیں مگر امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ سے کثرت سے روایات لی ہیں جس کی بنا پر ہمارے خیال میں اسے ''سفیانیات'' بھی کہا جا سکتا ہے۔ ابو القاسم الرافعی رحمہ اللہ نے اسے ''مسند سفیان'' بھی کہا ہے (دیکھیے التدوین: ۳/ ۱۵۷)۔ امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے اپنے شاگرد امام حمیدی رحمہ اللہ کے سامنے نکتے کھول کھول کر رکھ دیے کہ امام عمرو بن دینار رحمہ اللہ نے یوں بیان کیا، امام زہری رحمہ اللہ نے یوں کہا، میری کاپی میں یوں لکھا تھا، مجھے یوں یاد تھا اور میں یہ الفاظ یاد نہ رکھ سکا۔ وغیر ذلک۔ یعنی انھوں نے نقول میں امانت داری کی اعلیٰ ترین مثال پیش کی ہے۔ والحمد للہ

حافظ ذہبی رحمہ اللہ کے بقول آپ ''سيد أهل زمانه'' تھے۔ (اسماء من عاش ثمانین سنۃ بعد شیخہ او بعد سماعہ: ص ۳۳ ت ۲۰)

۲: امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ سترہ (۱۷) سال کے تھے جب اُن کے استاذ امام ابن شہاب زہری رحمہ اللہ فوت ہوئے۔ اسی طرح وہ انیس (۱۹) سال کے تھے جب اُن کے استاذ امام عمرو بن دینار رحمہ اللہ فوت ہوئے۔ یعنی نوجوانی کے عالم میں ہی انھوں نے ان جلیل القدر تابعین عظام رحمہم اللہ سے احادیث سماعت فرمائیں اور اچھی طرح یاد رکھا۔ سبحان اللہ

امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ ایک مقام پر فرماتے ہیں: ''قاسم الرحال نے یہ روایت ایک سو بیس (۱۲۰ھ) میں بیان کی،

اُس وقت میری عمر تیرہ (۱۳) سال اور ساڑھے چار ماہ تھی۔'' (مسند الحمیدی:۱۱۹۶) سبحان اللہ

۳: امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ''میں نے چھیاسی (۸۶) تابعین سے استفادہ کیا ہے اور ایوب سختیانی رحمہ اللہ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔'' (مسند الحمیدی:۱۱۹۹)

۴: امام سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''زہری جب ہمیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور سھل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے تو سمعت کے صیغے استعمال کرتے تھے۔'' (مسند الحمیدی:۱۱۹۹، مسائل حرب:۳/۱۲۹۱، میں سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کا بھی اضافہ ہے)

۵: امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے عمرو بن دینار رحمہ اللہ سے جابر رضی اللہ عنہ کی جو بھی روایت سنی ہے اس میں وہ سمعت جابر کہتے تھے۔ سوائے ان دو حدیثوں (لحوم الخیل اور بیع المخابرہ) کے۔ مجھے نہیں معلوم کہ ان دو روایات میں عمرو بن دینار اور جابر رضی اللہ عنہ کے درمیان واسطہ ہے یا نہیں۔ (مسند الحمیدی:۱۲۶۴)

۶: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص ناپسندیدہ خواب دیکھے تو دو رکعتیں (نفل) پڑھے اور کسی کو بھی اس کے بارے میں کچھ نہ بتائے تو اسے یہ خواب کوئی نقصان نہیں دے گا۔'' (مسند الحمیدی:۱۱۵۳)

۷: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ (دنیا کی) آگ جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے، پھر اسے دو مرتبہ پانی لگایا گیا ورنہ اس میں کسی کے لیے کوئی نفع نہ ہوتا۔'' (مسند الحمیدی:۱۱۳۶)

۸: سیدنا انس رحمہ اللہ نے فرمایا: ''میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک دیکھا، گویا کہ وہ مصحف کا ورق تھا۔'' (مسند الحمیدی:۱۱۹۷)

۹: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب (بستر پر لیٹ جاؤ اور لوگوں کی آمد و رفت ختم ہو جائے اور) رات کو خاموشی چھا جائے تو جاگنے اور (غیر ضروری) گفتگو سے رُک جاؤ۔'' (مسند الحمیدی:۱۲۸۱)

۱۰: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فکل خلق اللہ حسن'' اللہ کی ہر تخلیق اچھی ہے۔ (مسند الحمیدی:۸۱۰)

۱۱: کھیس (پیوسی) جسے عربی میں اللِّبَأُ، پنجابی میں بوہلی اور پشتو میں وارگہ اور انگریزی میں Colostrum کہتے ہیں، یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاں بھی معروف تھی۔ (دیکھئے مسند الحمیدی:۱۲۷۴)

۱۲: امام موسیٰ بن عقبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میں نے اُم خالد رضی اللہ عنہا کے سوا کسی صحابی سے کچھ نہیں سنا۔'' (مسند الحمیدی:۳۶۶)

۱۳: امام سلمہ بن کہیل رحمہ اللہ نے صرف سیدنا جندب بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ سے ہی سماع کیا ہے۔ (مسند الحمیدی:۷۷۸)

۱۴: دورانِ طواف حدیثیں بیان کرنے کے جواز کے لیے دیکھئے مسند الحمیدی (۱۲۳۵)

آخر میں اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ میرے والد محترم رحمہ اللہ کو جنت الفردوس میں مقام عطا فرمائے۔ اُن کی اور ہماری خدمات قبول و منظور فرمائے اور اسے ہمارے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

سبحانك اللّٰهم وبحمدك أشهد أن لا إله إلا أنت أستغفرك وأتوب إليك .

حافظ معاذ بن زبیر علی زئی

۱۷/ رمضان المبارک ۱۴۴۷ھ بمطابق ۷ مارچ ۲۰۲۶ء

امام ابوبکر عبداللہ بن الزبیر بن عیسیٰ الحمیدی المکی رحمہ اللہ

[یہ مضمون تحقیقی مقالات (۶/۱۱۳) سے لیا گیا ہے]

اس مختصر اور جامع مضمون میں امام حمیدی کا تذکرہ پیش خدمت ہے:

نام ونسب: ابوبکر عبداللہ بن زبیر بن عیسیٰ بن عبیداللہ بن اسامہ بن عبداللہ بن حُمید القرشی الاسدی الحمیدی المکی رحمہ اللہ

ولادت: بمقام مکہ (تاریخ وسن ولادت نامعلوم)

شیوخ: ابراہیم بن سعد، ابواسامہ حماد بن اسامہ، سفیان بن عیینہ، عبدالعزیز بن محمد الدراوردی، فضیل بن عیاض، محمد بن ادریس الشافعی اور وکیع بن الجراح وغیرہم۔ رحمۃ اللہ علیہم

تلامذہ: محمد بن اسماعیل البخاری، بشر بن موسیٰ الاسدی، ابوزرعہ الرازی، ابوحاتم الرازی، محمد بن یحییٰ الذہلی، یعقوب بن سفیان الفارسی اور یعقوب بن شیبہ وغیرہم۔ رحمۃ اللہ علیہم

توثیق ومناقب: جمہور محدثین آپ کی توثیق وتعریف میں رطب اللسان تھے۔ مثلاً:

۱: ابوحاتم الرازی نے فرمایا: "ثقة إمام" (الجرح والتعدیل ۵/۵۷)

نیز فرمایا: "أثبت الناس في ابن عيينة الحميدي وهو رئيس أصحاب ابن عيينة" سفیان بن عیینہ سے روایت میں سب لوگوں سے زیادہ ثقہ حمیدی ہیں اور وہ سفیان بن عیینہ کے شاگردوں کے سردار ہیں۔ (ایضاً ص ۵۷)

۲: ابن سعد نے کہا: "وهو صاحب سفيان بن عيينة و راويته... وكان ثقة كثير الحديث." وہ سفیان بن عیینہ کے شاگرد اور ان کے بڑے خاص راوی ہیں... وہ کثیر حدیث بیان کرنے والے ثقہ تھے۔ (طبقات ابن سعد ۵/۵۰۲)

۳: حافظ ابن حبان نے انھیں کتاب الثقات میں ذکر کیا اور فرمایا: "وكان صاحب سنة و فضل و دين" وہ صاحب سنت، فضیلت والے اور دیندار تھے۔ (۸/۳۴۱)

۴: امام دارقطنی نے انھیں امام سفیان بن عیینہ کے حفاظ شاگردوں میں ذکر کیا۔ (کتاب العلل ۱۰/۲۵۳ س ۱۹۹۳)

۵: امام یعقوب بن سفیان الفارسی رحمہ اللہ نے فرمایا: "وما لقيت أنصح للإسلام و أهل الإسلام منه" میں نے اسلام اور اہل اسلام کے لئے ان سے زیادہ خیرخواہ کوئی نہیں دیکھا۔ (کتاب المعرفۃ والتاریخ ۳/۱۸۴)

۶: امام بخاری رحمہ اللہ (روى له في صحيحه)

۷: امام ابن خزیمہ (روى له في صحيحه: ۲۴۱۶)

۸:　حاکم (قال في حديثه :" صحيح " [المستدرک ۱/ ۲۵۷ ح ۹۴۴] ووافقہ الذہبی)

[وقال: ثقة مأمون (سوالات السجزی:۸۱)/تنویر الحق]

۹:　حافظ ذہبی (صحح حديثه و قال :" الإمام الحافظ الفقيه شيخ الحرم " /النبلاء ۱۰/ ۶۱۶)

وقال :"وكان إماماً حجة " (العبر فی خبر من غبر ۱/ ۲۹۷)

۱۰:　حافظ ابن حجر العسقلانی (قال:"ثقة حافظ فقيه ، أجل أصحاب ابن عيينة " /التقریب:۳۳۲۰)

۱۱:　ابن عبدالبر نے فرمایا:"وكان من الفقهاء المحدثين النبلاء الثقات والحفاظ المأمونين" وہ فقہاء، محدثین، شرفاء، ثقات اور ثقہ ثبت حفاظِ حدیث میں سے تھے۔ (الانتقاء ص ۱۶۳)

۱۲:　ابن عبدالہادی نے کہا:"الإمام ... الفقيه الحافظ ، من كبار الأئمة." (طبقات علماء الحدیث ۲/ ۵۷ ت ۳۹۴)

۱۳:　ابن ناصرالدین دمشقی نے فرمایا:"وكان من كبار الأئمة و أحد علماء الأمة، شديد النصح للإسلام والعباد." آپ بڑے ائمہ اور علمائے امت میں سے تھے۔ اسلام اور اہل اسلام کے بہت زیادہ خیر خواہ تھے۔

(التبیان لبدیعۃ البیان ۲/ ۶۱۸ ت ۴۰۶)

نیموی حنفی نے لکھا ہے:"الحميدي ثقة حافظ إمام" (آثار السنن:۳۶ حاشیہ)

اس جم غفیر اور جمہور کے مقابلے میں امام یحییٰ بن معین کی ہلکی سی جرح اور عدمِ علیت ہرگز حجت نہیں۔ نیز بطور فائدہ عرض ہے کہ امام ابن عبدالحکم کی امام حمیدی پر جرح ابوجعفر السکری (نامعلوم) کی وجہ سے ثابت نہیں۔

تصانیف: مسند الحمیدی اور اصول السنۃ وغیرہما۔

ملفوظات:

۱:　امام حمیدی نے فرمایا:"والله ! لأن أغزو هؤلاء الذين يردون حديث رسول الله ﷺ أحب إليّ من أن أغزو عدتهم من الأتراك" اللہ کی قسم! میں ان لوگوں سے جہاد کروں جو رسول اللہ ﷺ کی حدیث رد کرتے ہیں، میرے نزدیک اتنی تعداد میں (کافر) ترکوں سے جہاد کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔ (ذم الکلام للہروی:۲۳۶ وسندہ صحیح، دوسرا نسخہ:۲۲۸)

۲:　امام حمیدی نے فرمایا:

☆ سنت (ہمارے نزدیک) یہ ہے کہ آدمی تقدیر پر ایمان لائے، خیر وشر اور میٹھا کڑوا (سب) اللہ کی طرف سے ہے اور یہ جان لینا چاہئے کہ اسے جو مصیبت پہنچی ہے وہ ٹلنے والی نہیں تھی اور جو مصیبت ٹل گئی ہے وہ پہنچنے والی نہیں تھی اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی (مقرر) تقدیر سے ہے۔

☆ ایمان قول وعمل کا نام ہے، زیادہ ہوتا ہے اور کم ہوتا ہے۔ کوئی قول عمل کے بغیر فائدہ نہیں دیتا اور کوئی عمل وقول نیت کے بغیر فائدہ نہیں دیتا۔

☆ محمد ﷺ کے تمام صحابہ کے لئے رحمت کی دعا کرنی چاہئے۔

☆ پس جس نے انھیں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو) سب وشتم کیا یا (ان کی) تنقیص کی، یا ان میں سے کسی ایک کے بارے میں ایسا کیا تو وہ شخص سنت (کے راستے) پر نہیں اور مالِ غنیمت میں اس کا کوئی حق نہیں۔

☆ قرآن اللہ کا کلام ہے۔ میں نے سفیان (بن عیینہ رحمہ اللہ) کو فرماتے ہوئے سنا:
قرآن اللہ کا کلام ہے اور جس نے (اسے) مخلوق کہا وہ بدعتی ہے، ہم نے ایسا قول (یعنی مخلوق کہنا) کسی سے بھی نہیں سنا۔

☆ میں نے سفیان (بن عیینہ رحمہ اللہ) کو فرماتے ہوئے سنا: ایمان قول وعمل ہے، زیادہ اور کم ہوتا ہے۔

☆ اور موت کے بعد (اللہ تعالیٰ کو مومنین کا) دیکھنا (دیدار) برحق ہے۔

☆ ہم خوارج کی طرح یہ نہیں کہتے کہ جس نے کبیرہ گناہ کیا اُس نے کفر کیا اور کسی گناہ میں بھی تکفیر نہیں کی جاتی، سوائے پانچ چیزوں کے، جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: لا الٰہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ ﷺ کی گواہی دینا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا۔ الخ

(اصول السنۃ للحمیدی، آخر مسند الحمیدی بتحقیقی قلمی ص ۷۸۸۔۷۸۹)

وفات: ربیع الاول ۲۱۹ھ بمقام مکہ مکرمہ (۲۷/ جنوری ۲۰۱۳ء)

❀❀❀❀

مسند الحمیدی کے نسخۂ دیوبندیہ کی چالیس اَغلاط

[یہ مضمون تحقیقی مقالات (۶/۴۱۲) سے لیا گیا ہے]

حبیب الرحمٰن اعظمی (دیوبندی) نے مسند الحمیدی کو جس نسخۂ دیوبندیہ سے شائع کیا، یہ نسخہ ۱۳۲۴ھ (۱۹۰۶ء) میں لکھا گیا تھا اور اس نسخے کو اعظمی صاحب نے اصل قرار دیا۔ (دیکھئے مقدمہ مسند الحمیدی نسخہ دیوبندیہ ص ۳)

حیدرآباد سندھ (پیر جھنڈا سعید آباد) کا نسخہ سعیدیہ ۱۳۱۱ھ (۱۸۹۳۔۱۸۹۴ء) میں لکھا گیا ہے، گویا یہ نسخہ دیوبندیہ کی اصل ہے، یعنی نسخہ دیوبندیہ اسی سے منقولہ ہے۔ (ایضاً ص ۳)

اعظمی صاحب کے پاس ۱۱۵۹ھ (۱۷۴۶ء) سے پہلے کا لکھا ہوا نسخہ عثمانیہ بھی موجود تھا، بلکہ ۶۸۹ھ (۱۲۹۰ء) کا لکھا ہوا قدیم نسخہ ظاہریہ بھی موجود تھا۔ (دیکھئے مقدمہ مذکورہ ص ۳، ۱۸۔۱۹)

علمی تحقیق اور انصاف کی رُو سے یہ چاہئے تھا کہ اعظمی صاحب قدیم ترین مخطوطے کو تحقیق کر کے شائع کرتے مگر انھوں نے قدیم ترین مخطوطے کو چھوڑ کر جدید ترین دیوبندی مخطوطے کو تختۂ مشق بنایا اور شائع کر دیا۔

حبیب الرحمٰن اعظمی کا یہ مطبوعہ نسخہ اغلاط و تحریفات سے بھرا پڑا ہے، جس میں سے چالیس مثالیں (۴۰) بطورِ نمونہ اور مشتے از خروارے پیشِ خدمت ہیں، جن سے صاف اور واضح طور پر یہ ثابت ہے کہ نسخہ دیوبندیہ سارے کا سارا ناقابلِ اعتماد ہے۔

ترقیم فقرات کی صورت میں نسخہ دیوبندیہ کی اغلاط و تحریفات باحوالہ نقل کر کے نسخہ ظاہریہ (تحقیقی) اور نسخہ شامیہ (حسین سلیم اسد) کی عبارات سے ان کا رد درج ذیل ہے:

۱) "ذهبا و قا" (نسخہ دیوبندیہ ۱/۱۴ ح ۲۳) ☆ **"ذهبا أو ورقا"** (نسخہ ظاہریہ ح ۲۳، نسخہ شامیہ: ۲۳)

۲) "ان قريشًا تقربت" (دیو، یعنی نسخہ دیوبندیہ: ۲۴) ☆ **"ان قريشًا تقوت"** (ظ یعنی نسخہ ظاہریہ، حسین یعنی نسخہ حسین سلیم اسد: ۲۴)

لطیفہ: اعظمی صاحب نے حافظ ابن حجر کی ایک غلط عبارت سے استدلال کرتے ہوئے "تقربت" لکھ دیا، حالانکہ انھوں نے خود اعتراف کیا ہے کہ اصل مخطوطے میں "تقوت" ہے اور انھوں نے اسے تحریف (وهي محرفة) قرار دیا۔ (دیو ۱/۱۵)

ان کے رد کے لئے دیکھئے نسخہ حسین سلیم اسد (۱/۱۶۰)

۳) "فإنه كان يغزو مع رسول الله ﷺ يقول : يوم وليلة للمقيم و ثلاثة أيام و لياليهن للمسافر" (دیو: ۴۶)

☆ **"فإنه كان يغزو مع رسول الله ﷺ قال : فسألت عليًّا فقال: كان رسول الله ﷺ يقول : يوم و ليلة للمقيم و ثلاثة أيام و لياليهن للمسافر."** (ظ: ۴۶، حسین: ۴۶ نحو المعنی)

۴) "بعد الريح تسع سنين" (دیو: ۱۲۹، وقال: "وعندي ان كلمة تسع تصحيف . سبع")

☆ **"بعد الريح بسبع سنين"** (ظ: ۱۳۰، حسین: ۱۲۹)

۵) ”قال قلت: کیف أتطهر بها“ (دیو:۱٦۷) ☆ **”قالت قلت : کیف أتطهر بها“** (ظ:۱٦۸، حسین:۱٦۷)

٦) ”یحجزه“ (دیو:۱۸۳) ☆ **”تحجره“** (ظ:۱۸۴، حسین:۱۸۳) [دیکھئے یہی کتاب: ص۱۳۹، حاشیہ]

۷) ”سعد بن إبراهیم عن سلمة عن عائشة“ (دیو:۱۸۹)☆ **”سعد بن إبراهیم عن أبي سلمة عن عائشة“** (ظ:۱۹۰، حسین:۱۸۹)

۸) ”والله ! أرفث عندها سائر الیوم“ (دیو:۱۹٦) [نستغفر الله ، نعوذ بالله من ذلك]

☆ **”والله! لا أرفث عندها سائر الیوم“**(ظ:۱۹۸، حسین:۱۹۷)

۹) ”عن عائشة قال: کان“ (دیو:۲۰۰ولعله خطأً مطبعی) ☆ **”عن عائشة قالت : کان“** (ظ:۲۰۳، حسین:۲۰۲)

۱۰) ”مسعر عن أبیه عن عائشة“ (دیو:۲۷۰)☆ **” مسعر عن المقدام بن شریح عن أبیه عن عائشة“** (ظ:۲۷۱، حسین:۲۷۲)

۱۱) ”ثنا عمرو بن سعید الثوري“ (دیو:۲۹۹) ☆ **”ثنا عمر بن سعید الثوري“** (ظ:۲۹۹، حسین:۳۰۱)

۱۲) ”ثنا سفیان قال: ثنا إسحق قال : ثنا موسی بن عقبة“ (دیو:۳۳٦)

☆ **”ثنا سفیان:ثنا موسی بن عقبة“** (ظ:۳۳٦، حسین:۳۳۸)

۱۳) ”ثنا أبو منصور عن أبي وائل“ (دیو:۴۴۱) ☆ **” ثنا منصور عن أبي وائل“** (ظ:۴۴۲، حسین:۴۴٦)

۱۴) ”سمعت عبید الله بن الحارث بن نوفل“ (دیو:۴٦۰)

☆ **”سمعت عبد الله بن الحارث بن نوفل“** (ظ۴٦۱، حسین:۴٦۵)

۱۵) ”أخبرني أبو الشعثاء جابر بن زید قال: سمعت رسول الله ﷺ“(دیو:۴٦۹)

☆ **”أخبرني أبو الشعثاء جابر بن زید قال:سمعت ابن عباس یقول:سمعت رسول الله ﷺ“**

(ظ:۴۷۰، حسین:۴۷۴وعنده بعض الخطاء) جابر بن زید رحمہ اللہ صحابی نہیں بلکہ تابعی ہیں۔

۱٦) ”اقرأ سلیم منك السلام“ (دیو:۴۸۹) ☆ **”اقری سلیمان منك السلام“** (ظ:۴۸۹، حسین:۴۹٦)

۱۷) ”إذا أکل أحدکم فلا یمسح یدیه حتی یلعقها أو یلعقها“ (دیو:۴۹۰، حسین:۴۹۷)

☆ **”إذا أکل أحدکم فلا یمسح یده حتی یلعقها أو یلعقها“** (ظ:۴۹۰)

نسخۂ دیوبندیہ اور نسخۂ حسین سلیم اسد دونوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں ہاتھوں سے کھانا جائز ہے، حالانکہ یہ بات غلط ہے اور حدیث سے صرف ایک ہاتھ (یده) سے کھانا ہی ثابت ہے۔

۱۸) ”سفیان قال : ثنا عطاء“ (دیو:۴۹۱) ☆ **”سفیان ثنا عمرو عن عطاء“** (ظ:۴۹۱، حسین:۴۹۸)

۱۹) نسخۂ ظاہریہ کی حدیث نمبر ۴۹۵ (نسخۂ حسین:۵۰۲) مکمل طور پر نسخۂ دیوبندیہ سے رہ گئی ہے۔

۲۰) ”أراد فطر“ (دیو:۵۱۱، حسین:۵۲۱) ☆ **”زاد فطر“** (ظ:۵۱۲)

۲۱) [”یقول علی الصفا“ (دیو:٦٦۷)☆**”یقوم علی الصفا“** (ظ:٦٦۷) مرکز جمعة الماجد للثقافه والتراث ندوة العلماء لکھنو کے مخطوط میں ”یقرأ“ ہے جیسا کہ احمد معبد عبدالکریم کے زیر اشراف مطبوع نسخہ میں حدیث ٦۹۲ کے حاشیہ میں لکھا ہے۔/ معاذ]

۲۲) "مولى عبيد الله بن عامر" (دیو:۵۸۷) ☆ **"مولى عبد الله بن عامر"** (ظ:۵۸۷، حسین:۵۹۸)

۲۳) "بشير بن سليمان " (دیو:۵۹۳، حسین:۶۰۴) ☆ **"بشير بن سلمان "** (ظ:۵۹۳)

۲٤) "فطر بن خليفة الخياط" (دیو:۵۹۴، حسین:۶۰۵) ☆ **"فطر بن خليفة الحناط"** (ظ:۵۹۴)

۲۵) "من الركوع فلا يرفع ولا بين السجدتين" (دیو:۶۱۴)

☆ **"من الركوع ولا يرفع بين السجدتين "** (ظ:۶۱۴، حسین:۶۲۶)

۲٦) "عبد الله بن خالد بن أسد" (دیو:۶۳۷) ☆ **"عبد الله بن خالد بن أسيد"** (ظ:۶۳۷، حسین:۶۵۱)

۲۷) "رجم يهودية، قال ابن عمر: "(دیو:۶۹۶) ☆ **"رجم يهودياً و يهودية ، قال ابن عمر :"**

(ظ:۶۹۷، حسین:۷۱۳) [مقالات میں کمپوزنگ کی غلطی سے "مهوديا" ہوگیا تھا، اپنے نسخوں میں تصحیح کرلیں/ معاذ]

۲۸) "فلما ذهب لأخذها"(دیو:۷۰۵،ونبه عليه الأعظمي في الهامش) ☆ **"فلما ذهبت لأخذها"** (ظ:۷۰۵، حسین:۷۲۲)

۲۹) "ثنا عمرو قال: سمعت عبد الله بن عمر بن الخطاب" (دیو:۷۰۶) ☆ **"ثنا عمرو :سمعت أبا العباس الأعمى يقول:سمعت عبد الله بن عمر بن الخطاب"** (ظ:۷۰۶، حسین:۷۲۳)

۳۰) "سمعت عبد الله بن أوفى" (دیو:۷۱۴) ☆ **" سمعت عبد الله بن أبي أوفى"** (ظ:۷۱۴، حسین:۷۳۰)

۳۱) "عبسه بهرا و عرق" (دیو:۷۴۰) ☆ **"غشيه بهر أو عرق"**(ظ:۷۴۰، حسین:۷۵۷وعنده : "غشيه بهروعرق")

۳۲) "وزاد فيه ابن مسعر عن جرير" (دیو:۷۹۴)

☆ **"وزاد فيه زياد عن جرير"** (ظ:۷۹۴، حسین:۸۱۲وعنده : "وزاد فيه عن زياد")

۳۳) "قيس بن حازم " (دیو:۸۵۵) ☆ **"قيس بن أبي حازم"** (ظ:۸۵۷، حسین:۸۷۸)

۳٤) "معتب التميمي " (دیو:۹۰۷) ☆ **" قعنب التميمي"** (ظ:۹۰۹، حسین:۹۳۱)

حبیب الرحمٰن اعظمی نے لکھا ہے: **"في الأصل التيمي و الصواب التميمي كما في ع و ظ و لكن وقع فيها قعنب بدل معتب خطأ."** اصل میں تیمی (لکھا ہوا) ہے اور صحیح تمیمی ہے جیسا کہ نسخہ عثمانیہ اور نسخہ ظاہریہ میں ہے، لیکن ان میں معتب کے بدلے میں قعنب لکھا ہوا ہے جو کہ خطا ہے۔ (مسند حمیدی نسخہ دیوبندیہ ۲/۴۰۳)

عرض ہے کہ اعظمی کی بات غلط ہے اور صحیح قعنب ہی ہے جیسا کہ مسند الحمیدی کے مخطوط نسخوں میں لکھا ہوا ہے، نیز مسند ابی عوانہ (۵/۷۰۔۷۱ من حدیث الحمیدی) السنن الکبریٰ للبیہقی (۹/۱۷۳، من حدیث الحمیدی) میں بھی قعنب ہی ہے، صحیح مسلم (۱۸۹۷) سنن ابی داود (۲۴۹۶) اور سنن نسائی (۳۱۸۹۔۳۱۹۱) میں بھی قعنب ہی لکھا ہوا ہے اور اسماء الرجال کی کتابوں میں بھی قعنب ہی ہے۔ اعظمی کی غلطیوں میں سے یہ بہت بڑی مثال ہے کہ صحیح کو غلط اور غلط کو صحیح قرار دیا ہے۔!!

۳۵) "ثم قام فقال مثل ذلك " (دیو:۹۲۸) ☆ **"ثم قامت فقالت مثل ذلك"** (ظ:۹۳۴، حسین:۹۵۷)

یہ عورت کا واقعہ ہے اور عورت (قام) کھڑا نہیں ہوا تھا بلکہ (قامت) کھڑی ہوئی تھی۔ کیا مونث حقیقی کو مذکر بنا دینا

اعظمی صاحب کے نزدیک جائز تھا؟!

۳۶) "سمعت ابن الزبیر علی المنبر یقول : صلٰوۃ فی المسجد الحرام" (دیو:۹۴۱) ☆"**سمعت ابن الزبیر علی المنبر یقول: سمعت عمر بن الخطاب یقول: صلٰوۃ فی المسجد الحرام.**" (ظ:۹۴۷، حسین:۹۷۰)

۳۷) "من ھذا الأربع" (دیو:۹۶۲) ☆"**من ھذہ الأربع**" (ظ:۹۷۸، حسین:۱۰۰۲)

۳۸) "عبید اللّٰہ بن یزید" (دیو:۹۹۶) ☆ "**عبید اللّٰہ بن أبي یزید**" (ظ:۱۰۰۲، حسین:۱۰۲۶)

۳۹) "لواجذہ" (دیو:۱۰۰۸) ☆ "**نواجذہ**" (ظ:۱۰۱۴، حسین:۱۰۳۸)

۴۰) "قیل تلقاء ابن المنکدر" (دیو:۱۲۲۷) ☆ "**قبل أن نلقی ابن المنکدر**" (ظ:۱۲۳۷، حسین:۱۲۶۱)

ان کے علاوہ اور بھی بہت سے حوالے ہیں۔ مثلاً:

۱: "وأیضا واللّٰہ" (دیو:۱۲۵۰) ☆ "**و اِلھًا واللّٰہ**" (ظ:۱۲۶۰)

[مقالات میں کمپوزنگ کی غلطی سے "و اِلھًا واللّٰہ" لکھا ہے۔ والدمحترم رحمہ اللہ کے مسند الحمدی کے عربی محقق نسخہ (ح ۱۲۶۰) میں بالکل واضح "إیھًا واللّٰہ" لکھا ہوا ہے۔ احباب مقالات (۶/ ۴۱۷) کے اپنے نسخوں میں اصلاح کر لیں/ معاذ]

۲: "محمد بن ثابت عن أبیه عن أبي ھریرۃ" (دیو:۱۱۶۰) ☆"**محمد بن ثابت عن أبي ھریرۃ**" (ظ:۱۱۶۹)

۳: [مقالات (۶/ ۴۱۸) میں غلطی سے "کان" شائع ہو گیا تھا، مخطوط میں "کاف" ہے، اپنے نسخوں کی اصلاح کر لیں، اسکی جگہ اعظمی صاحب کی اغلاط میں سے یہ نوٹ کیجئے: "وقال و **اللّٰہ**" (دیو:۶۶۸) مخطوط ظاہریہ (۶۶۸) میں "وقال اللّٰہ" ہے/ معاذ]

وغیر ذلک۔ نسخہ دیوبندیہ اعظمیہ سے بعض روایات اور بہت سی عبارات رہ گئی ہیں۔ مثلاً:

۱: دیکھئے فقرہ نمبر ۱۹ ۲: دیوبندیہ:۱۷۹، ظاہریہ:۱۸۰ ۳: دیوبندیہ:۲۰۳، ظاہریہ:۲۰۶ وغیر ذلک

اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ حبیب الرحمٰن اعظمی کا نسخہ دیوبندیہ ناقابلِ اعتماد اور اغلاط سے پُر نسخہ ہے، نیز خود اعظمی صاحب نے بھی بہت سے مقامات پر اپنے نسخے کی غلطیوں کا اعتراف کر رکھا ہے۔ مثلاً:

۱: اعظمی نے لکھا ہے: "فی الأصل یزید والصواب زید" (نسخہ دیوبندیہ ۱/۱)

۲: اعظمی نے لکھا ہے: "فی الأصل علی ابو بشر والصواب ما اثبتناہ" (ایضاً ۱/۱)

۳: اعظمی نے لکھا ہے: "عندی ان زیادۃ رکعتین ھنا من سھو الکاتب کما سأبینه" (ایضاً ۱/۲)

۴: اعظمی نے لکھا ہے: "فی الأصل تقوت وھي محرفة" (ایضاً ۱/۱۵)

۵: اعظمی نے لکھا ہے: "فی الأصل فحرفه والصواب فحذفه" (ایضاً ۱/۲۰۹) وغیر ذلک

آخر میں بطورِ فائدہ عرض ہے کہ حبیب الرحمٰن اعظمی کے نسخہ دیوبندیہ (مطبوعہ مسند الحمیدی) کا جو صفحہ بھی نکالیں، حاشیے میں اصل مخطوطے (دیوبندیہ) سے کچھ اختلاف یا رد ضرور مذکور ہے اور اگر اس قاعدے سے ایک دو صفحے مستثنیٰ بھی ہوں تو قاعدہ اغلبیہ یہی ہے کہ یہ نسخہ مملوءۃ بالاخطاء ہے۔ وما علینا إلا البلاغ (۲۸/ جنوری ۲۰۱۳ء)

مسند الحمیدی اور حدیث رفع الیدین

[یہ مضمون نور العینین (ص ٦٨) سے لیا گیا ہے]

مسند الحمیدی کو اس کے معلق حبیب الرحمٰن اعظمی دیوبندی ہندوستانی نے نسخۂ دیوبندیہ (ہندوستانیہ) سے شائع کیا ہے اور اس کی تائید میں نسخہ سعیدیہ اور نسخہ عثمانیہ سے مدد لی ہے۔ [دیکھئے مقدمہ مسند الحمیدی ص ٢، ٣]

نسخۂ سعیدیہ کی تاریخ نوشت ١٣١١ھ، نسخۂ دیوبندیہ کی تاریخ نوشت ١٣٢٤ھ

نسخۂ عثمانیہ کی تاریخ نوشت ١١٥٩ھ سے پہلے۔ [ایضاً]

اعظمی ہندوستانی دیوبندی نے نسخۂ دیوبندیہ کو اصل بنایا۔ [ایضاً ص ٣]

مسند الحمیدی کا ایک دوسرا نسخہ بھی ہے جسے نسخۂ ظاہریہ کہتے ہیں۔ [مقدمہ ص ٤، ٢٥]

یہ نسخہ شام میں ہے اور اس کی تصاویر (Photostats) مکہ مکرمہ وغیرہ میں ہیں۔

نسخۂ ظاہریہ کی تاریخ نوشت ٦٨٩ھ [مقدمہ مسند الحمیدی ص ١٩]

نسخۂ دیوبندیہ اصلیہ میں بے شمار غلطیاں ہیں، مثلاً ملاحظہ ہو مسند الحمیدی ج ١ ص ١، ٢، ٣، ٤، ٥، ٦، ٧، ١١، ١٢، ١٣، ١٤، ١٥۔۔۔۔۔ وغیرہ

کئی مقامات پر تحریف بھی ہوئی ہے۔ مثلاً دیکھئے: ج ١ ص ١٥ حاشیہ ٧ نیز ملاحظہ ہو ١/١٧

کئی مقامات پر اس (دیوبندی معلق) نے نسخۂ ظاہریہ کو ترجیح دے کر نسخہ دیوبندیہ کی تصحیح کی ہے مثلاً دیکھئے: ٢/٢٧٥، ٢٨٥، ٢٨٧، ٣٠٢ وغیرہ

بعض مقامات پر خود اعظمی دیوبندی نے اعتراف کیا ہے کہ یہاں اصل میں تحریف [1] ہے۔

دیکھئے مسند الحمیدی بتحقیق الاعظمی (ج ١ ص ١٥ حاشیہ عربی) وغیرہ

[1] دیوبندی مولوی جناب ابو سعید روشن دین بشیر صاحب لکھتے ہیں: "جب ہم نے مسند حمیدی کے ترجمے کے کام کا آغاز کیا تو ہمارے سامنے اس کا وہ نسخہ آیا جس کی تحقیق و تعلیق نگاری کی خدمت شیخ اعظمی نے سرانجام دی تھی لیکن اس نسخے کی طباعت کچھ غیر معیاری تھی۔" (ص ١٤، ناشر مکتبہ رحمانیہ)

عرض ہے کہ فنی اعتبار (کاغذ/ پرنٹنگ/ بائنڈنگ وغیرہ کے اعتبار) سے اس کی طباعت غیر معیاری نہیں ہے البتہ اغلاط و تحریفات اور ضبط و اتقان کے اعتبار سے "کچھ غیر معیاری" نہیں بلکہ سرے سے ہی مشکوک ہے۔ [تنویر الحق]

مسند حمیدی نسخۂ دیوبندیہ کا عکس

ابیه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ان بلالا یؤذن بلیل فکلوا واشربوا حتی تسمعوا اذان ابن ام مکتوم[١] ٥

٦١٢ــ حدثنا الحمیدی قال: ثنا سفیان قال: ثنا الزهری عن سالم عن ابیه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: اذا استاذنت احدکم امرأته الی المسجد فلا یمنعها[٢] قال سفیان: یرون[٣] انه باللیل ٥

٦١٣ــ حدثنا الحمیدی قال: ثنا سفیان قال: ثنا الزهری وحدی (ولیس معی)[٤] ولا معه احد قال: اخبرنی سالم بن عبد الله عن ابیه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: من باع عبدا وله مال فماله للذی باعه الا ان یشترط المبتاع، (ومن باع نخلا بعد ان تؤبّر فثمرها للبائع الا ان یشترطه المبتاع)[٥] ٥

٦١٤ــ حدثنا الحمیدی قال: ثنا الزهری قال: اخبرنی سالم بن عبد الله عن ابیه قال: رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا افتتح الصلوٰة رفع یدیه حذو منکبیه، واذا اراد ان یرکع وبعد ما یرفع راسه من الرکوع فلا یرفع ولا بین السجدتین[٦] ٥

٦١٥ــ حدثنا الحمیدی قال: ثنا الولید بن مسلم قال: سمعت زید بن

(١) اخرجه البخاری من طریق نافع، والترمذی من طریق سالم عن ابن عمر (ج ١ ص ١٧٩) . (٢) اخرجه البخاری فی النکاح من طریق سفیان وفی الصلوٰة من طریق معمر وطریق آخر . (٣) فی الاصل «ترونه» وفی ظ «یرون» .

(٤) سقط من الاصل زدناه من ع و ظ .

(٥) ما بین القوسین سقط من الاصل زدناه من ع و ظ .

والحدیث اخرجه البخاری تاما من طریق اللیث عن الزهری عن سالم (ج٥ ص٣٢) .

(٦) اخرج البخاری اصل الحدیث من طریق یونس عن الزهری واما روایة سفیان عنه فاخرجها احمد فی مسنده وابو داؤد عن احمد فی سننه لکن روایة احمد عن

مسند حمیدی/مخطوطہ ظاہریہ کا عکس

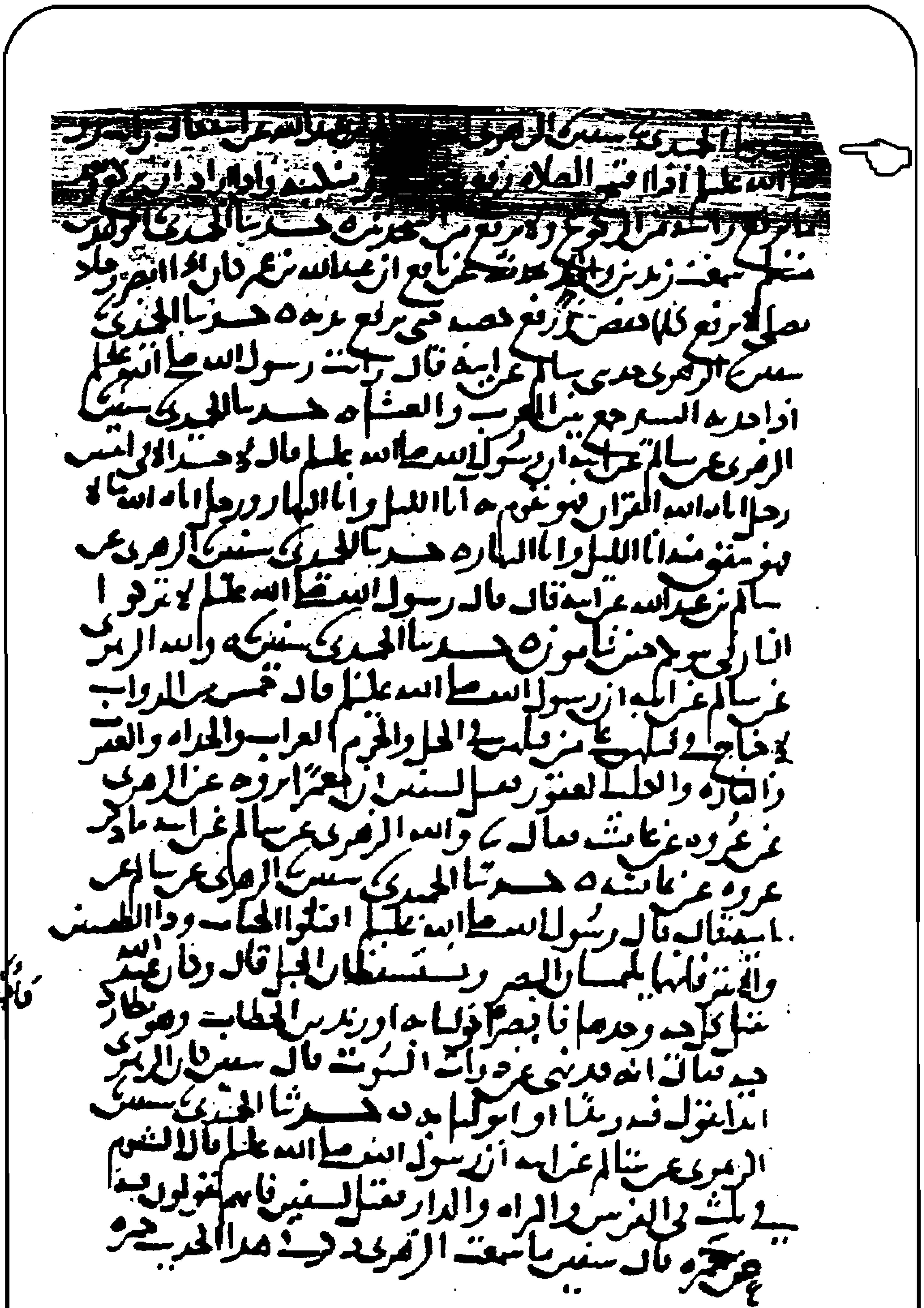
حدثنا الحميدي ثنا سفيان ثنا الزهري [illegible] عن أبيه قال رأيت رسول
الله صلى الله عليه وسلم إذا افتتح الصلاة رفع [illegible] منكبيه وإذا أراد أن يركع
وبعد ما يرفع رأسه من الركوع فلا يرفع ولا بين السجدتين ٥ حدثنا الحميدي ثنا الوليد بن
مسلم قال سمعت زيد بن واقد يحدث عن نافع أن عبد الله بن عمر كان إذا أبصر رجلا
يصلي لا يرفع كلما خفض ورفع حصبه حتى يرفع يديه ٥ حدثنا الحميدي
ثنا سفيان ثنا الزهري حدثني سالم عن أبيه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم
إذا جد به السير جمع بين المغرب والعشاء ٥ حدثنا الحميدي ثنا سفيان
ثنا الزهري عن سالم عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا حسد إلا في اثنتين
رجل آتاه الله القرآن فهو يقوم به آناء الليل وآناء النهار ورجل آتاه الله مالا
فهو ينفق منه آناء الليل وآناء النهار ٥ حدثنا الحميدي ثنا سفيان ثنا الزهري عن
سالم بن عبد الله عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تتركوا
النار في بيوتكم حين تنامون ٥ حدثنا الحميدي ثنا سفيان قال ثنا الزهري
عن سالم عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خمس من الدواب
لا جناح على من قتلهن في الحل والحرم الغراب والحدأة والعقرب
والفأرة والكلب العقور فقيل لسفيان إن معمرا يرويه عن الزهري
عن عروة عن عائشة فقال ثنا والله الزهري عن سالم عن أبيه ما ذكر
عروة عن عائشة ٥ حدثنا الحميدي ثنا سفيان ثنا الزهري عن سالم عن
أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقتلوا الحيات واقتلوا ذا الطفيتين
والأبتر فإنهما يلتمسان البصر ويستسقطان الحبل قال وكان عبد الله
يقتل كل حية وجدها فأبصره أبو لبابة أو زيد بن الخطاب وهو يطارد
حية فقال إنه قد نهي عن ذوات البيوت قال سفيان وكان الزهري
ابدا يقول فذكر أو أبو لبابة ٥ حدثنا الحميدي ثنا سفيان
الزهري عن سالم عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الشؤم
في ثلث في الفرس والمرأة والدار فقيل لسفيان فإنهم يقولون فيه
عن حمزة قال سفيان ما سمعت الزهري يذكر في هذا الحديث حمزة

فأبصره

مسند حمیدی کے دوسرے قدیم مخطوطے کا عکس

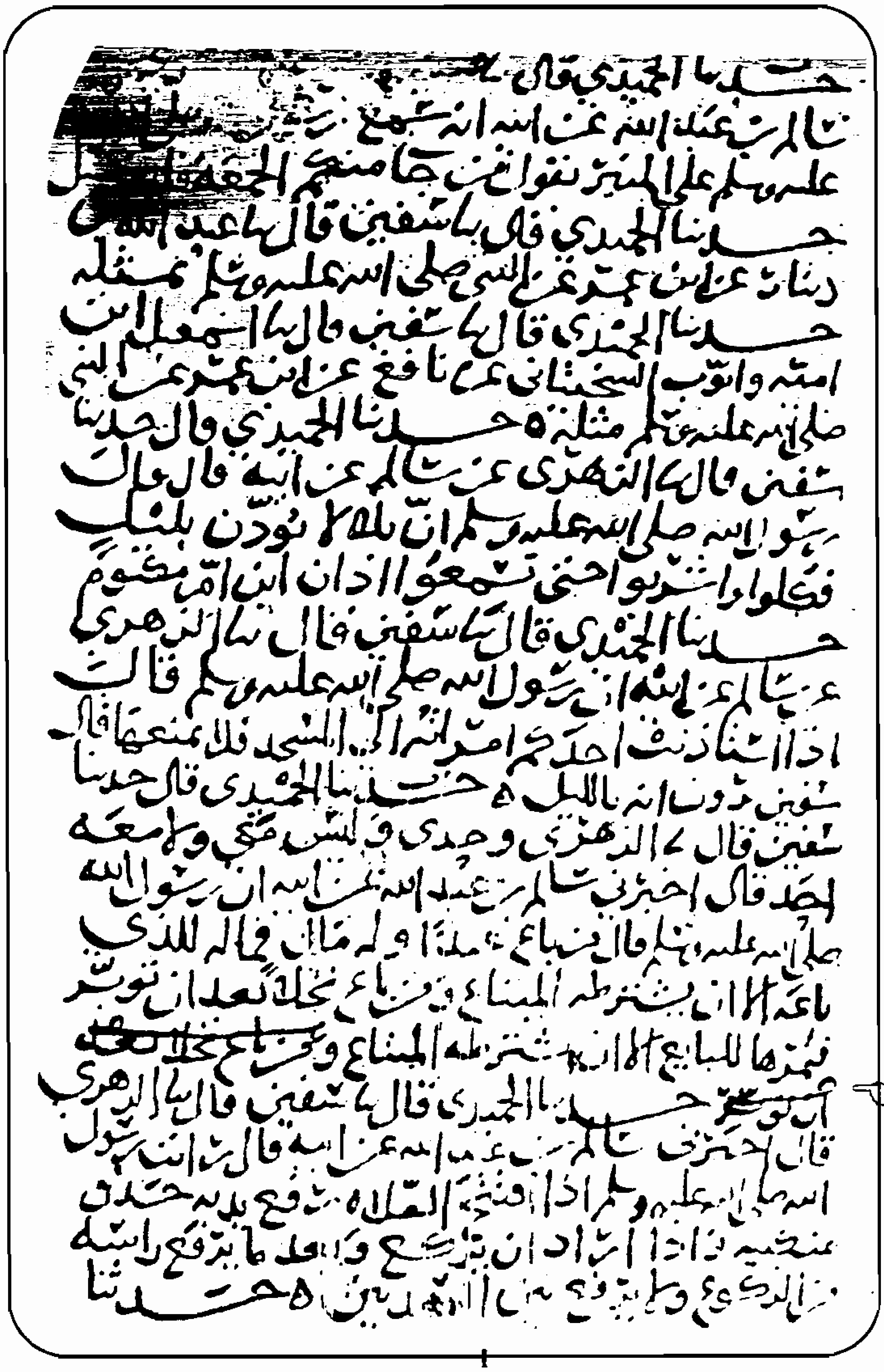

حدثنا الحميدي قال ...
سالم بن عبد الله عن أبيه أنه سمع رسول الله صلى الله
عليه وسلم على المنبر يقول من جاء منكم الجمعة فليغتسل
حدثنا الحميدي قال ثنا سفين قال ثنا عبد الله بن
دينار عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله
حدثنا الحميدي قال ثنا سفين قال ثنا إسمعيل بن
أمية وأيوب السختياني عن نافع عن ابن عمر عن النبي
صلى الله عليه وسلم مثله حدثنا الحميدي قال حدثنا
سفين قال ثنا الزهري عن سالم عن أبيه قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم إن بلالا يؤذن بليل
فكلوا واشربوا حتى تسمعوا أذان ابن أم مكتوم
حدثنا الحميدي قال ثنا سفين قال ثنا الزهري
عن سالم عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
إذا استأذنت أحدكم امرأته إلى المسجد فلا يمنعها قال
سفين نرى أنه بالليل حدثنا الحميدي قال حدثنا
سفين قال ثنا الزهري وحدي وليس معي ولا معه
أحد قال أخبرني سالم بن عبد الله عن أبيه أن رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال من باع عبدا وله مال فماله للذي
باعه إلا أن يشترطه المبتاع ومن باع نخلا بعد أن تؤبر
فثمرها للبايع إلا أن يشترطه المبتاع ~~ومن باع نخلا بعد~~
أن تؤبر حدثنا الحميدي قال ثنا سفين قال ثنا الزهري
قال أخبرني سالم بن عبد الله عن أبيه قال رأيت رسول
الله صلى الله عليه وسلم إذا افتتح الصلاة يرفع يديه حذو
منكبيه وإذا أراد أن يركع وبعد ما يرفع رأسه
من الركوع ولا يرفع بين السجدتين حدثنا

بلادِ عرب میں مسند حمیدی کے مطبوعہ نسخے کا عکس

٦٢٦- حدثنا الحميدي، قال: حدثنا سفيان، قال: حدثنا الزهري، قال: أخبرني سالم بن عبد الله،

عَنْ أبيهِ قَالَ: رَأيتُ رَسُولَ الله ﷺ إذَا افْتَتحَ الصَّلاةَ، رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإذَا أرَادَ أنْ يَرْكَعَ، وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَلاَ يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ(١).

٦٢٧- حدثنا الحميدي، قال:حدثنا (ع: ١٨٣) الوليد بن مسلم قال: سمعت زيد ابن واقد يحدث عن نافع،

أنَّ عَبْدَ الله بْنَ عُمَرَ كَانَ إذَا أبْصَرَ رَجُلاً يُصَلِّي لاَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ حَصَبَهُ(٢) حَتَّى يَرْفَعَ يَدَيْهِ(٣).

٦٢٨- حدثنا الحميدي، قال: حدثنا سفيان، قال: حدثنا الزهري قال:حدثني سالم عَنْ أبيهِ قَالَ: رَأيْتُ رَسُولَ الله ﷺ إذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ المَغْرِبِ وَالعِشَاءِ(٤).

٦٢٩- حدثنا الحميدي، قال: حدثنا سفيان، قال: حدثنا الزهري، عن سالم،

عَنْ أبيهِ: أنَّ رَسُولَ الله ﷺ قَالَ: ((لاَحَسَدَ إلاَّ في اثْنَتين: رَجُلٌ آتَاهُ الله القُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ الله مَالاً فَهُوَ يُنْفِقُ مِنهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ))(٥).

---

(١)- إسناده صحيح، وأخرجه البخاري في الأذان (٧٣٥) باب: رفع اليدين في التكبيرة الأولى مع الإفتتاح سواء، ومسلم في الصلاة (٣٩٠) باب: استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيرة الإحرام.

وقد استوفينا تخريجه في «مسند الموصلي» برقم (٥٤٢٠، ٥٤٨١، ٥٥٣٤، ٥٥٦٤)، وفي «صحيح ابن حبان» برقم (١٨٦١) و (١٨٦٤، ١٨٦٨، ١٨٧٧).

(٢)- حصبه: رماه بالحصا.

(٣)- إسناده صحيح، ونسبه الحافظ في الفتح ٢ / ٢٢٠ إلى البخاري في جزء رفع اليدين.

(٤)- إسناده صحيح، وأخرجه البخاري في تقصير الصلاة (١٠٩١) باب: يصلي المغرب ثلاثاً في السفر – وأطرافه (١٠٩٢، ١١٠٦، ١١٠٩، ١٦٦٨....) –، ومسلم في صلاة المسافرين (٧٠٣) باب: جواز الجمع بين الصلاتين في السفر.

ولتمام التخريج انظر «مسند الموصلي» (٥٤٢٢، ٥٤٣٠، ٥٤٨٥).

(٥)- إسناده صحيح، وأخرجه البخاري في فضائل القرآن (٥٠٢٥) باب: اغتباط صاحب القرآن، وفي التوحيد (٧٥٢٩)، ومسلم في صلاة المسافرين (٨١٥) باب: فضل من يقوم بالقرآن ويعلمه. =

المستخرج لابی نعیم الاصبہانی کا عکس

٦٨ - باب في رفع اليدين في الصلاة

٨٥٦- **حدثنا** ابو علي محمد بن أحمد بن الحسن ، ثنا بشر بن موسى ، ثنا الحميدي ح ، وحدثنا فاروق ، ثنا ابو مسلم ، ثنا القعنبي ح ، وحدثنا ابو بكر الطلحي ، ثنا عبيد بن غنام ، ثنا ابو بكر بن أبي شيبة ، وحدثنا جعفر بن محمد بن عمرو ، ثنا ابو حصين ، ثنا يحيى بن عبد الحميد ح ، وحدثنا محمد بن إبراهيم ، ثنا أحمد بن علي بن المثنى ، ثنا زهير بن حرب ، وإسحاق بن أبي إسرائيل ح ، وحدثنا ابو علي مخلدبن جعفر ، ثنا الفريابي ، ثنا قتيبة ح ، وحدثنا ابو محمد بن عبدان ، ثنا عثمان بن أبي شيبة ، وابو بكر بن خلاد وزيد بن الحريش ، وحدثنا ابو علي الصواف ، ثنا عبد الله بن أحمد بن حنبل ، حدثني أبي ،قالوا : ثنا سفيان بن عيينة ، ثنا الزهري ، أخبرني سالم ابن عبد الله ، عن أبيه قال : « **رأيت رسول الله ﷺ إذا افتتح الصلاة رفع يديه حذو منكبيه وإذا أراد أن يركع وبعد ما يرفع رأسه من الركوع ولا يرفع بين السجدتين** »[1] . اللفظ للحميدي .

رواه مسلم عن يحيى بن يحيى ، وسعيد بن منصور ،وأبي بكر بن أبي شيبة ، وعمرو الناقد، وزهير بن حرب ، وابن نمير كلهم عن سفيان .

٨٥٧- **أخبرنا** سليمان بن أحمد ، ثنا إسحاق ، أنبا عبد الرزاق ، عن ابن جريج ، حدثني ابن شهاب ، عن سالم ، عن ابن عمر قال : « **كان نبي الله ﷺ إذا قام إلى الصلاة يرفع يديه حتى يكونا حذو منكبيه ثم يكبر فإذا أراد أن يركع فعل مثل ذلك وإذا رفع من الركوع فعل مثل ذلك ولا يفعله حين يرفع رأسه من السجود** »[2] .

رواه مسلم عن محمد بن رافع عن عبد الرزاق.

٨٥٨- **حدثنا** ابو بكر بن خلاد ، ثنا أحمد بن إبراهيم بن ملحان ، ثنا يحيى بن بكير، ثنا الليث بن سعد ، حدثني عقيل ، عن الزهري ، عن سالم بن عبد الله أن عبد الله بن عمر قال : « **كان رسول الله ﷺ إذ قام إلى الصلاة رفع يديه حتى يكونا حذو منكبيه ثم كبروا وإذا أراد أن يركع فعل مثل ذلك وإذا رفع من الركوع فعل مثل ذلك ولا يفعله حين**

• [٢/٤١٩] الحديث [٨١٥٩] .

(١) أخرجه مسلم في كتاب الصلاة [١/ ٢٩٢] الحديث [٢١/ ٣٩٠] . والترمذي في كتاب الصلاة [٢/ ٣٥] الحديث [٢٥٥] . والنسائي في كتاب افتتاح الصلاة [٢/ ١٢٢] باب :رفع اليدين للركوع حذاء المنكبين. وابن ماجة في كتاب إقامة الصلاة [١/ ٢٧٩] الحديث [٨٥٨]. والإمام أحمد في مسنده [٢/ ١٢] الحديث [٤٥٣٩] .

(٢) أخرجه مسلم في كتاب الصلاة [١/ ٢٩٢] الحديث [٢٢/ ٣٩٠] . والبيهقي في الكبرى في كتاب الصلاة [٢/ ٣٦] الحديث [٢٣٠١] .

مسند الحمیدی کے دونوں قلمی قدیم نسخوں میں لکھا ہوا ہے کہ

. رأيت رسول الله ﷺ إذا افتتح الصلوة رفع يديه حذو منكبيه وإذا أراد أن يركع وبعد ما يرفع رأسه من الركوع ولا يرفع بين السجدتين.

اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ نسخۂ دیوبندیہ میں **فلا یرفع** کا اضافہ ہندوستانی کاتب یا ناسخ کا خودساختہ ہے جیسا کہ حال ہی میں مصنف ابن ابی شیبہ کو کراچی میں جب بمبئی کے طبع شدہ نسخہ کا عکس لے کر شائع کیا گیا تو اس میں بھی متعصب دیوبندی ناشر نے سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت کے آخر میں **تحت السرة** کے خودساختہ الفاظ بڑھا دیئے۔

مسند حمیدی کی اس روایت کی سند میں جلدی اور عجلت کی وجہ سے **حدثنا سفیان** کے الفاظ بھی چھوڑ دیئے گئے تھے جس کا احساس معلق کو بہت بعد میں ہوا کیونکہ غلطیوں کا جو چارٹ کتاب کے آخر میں ہے اس میں بھی اس غلطی کا ازالہ نہیں کیا گیا ہے۔

نسخۂ ظاہریہ تمام نسخوں سے زیادہ صحیح اور قابل اعتماد ہے اور ایک دوسرے نسخے میں بھی یہ روایت نسخۂ ظاہریہ کی طرح ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی (**رفع یدین والی موقوف**) روایت کو امام حمیدی نے ایک اور سند سے بھی بیان کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ رفع یدین کو ضروری (**واجب**) سمجھتے تھے۔

اسی روایت کے بعد امام الحمیدی کا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے اس عمل کا ذکر کرنا کہ ''وہ رفع الیدین کے تارک کو اس وقت تک کنکریوں سے مارتے تھے جب تک وہ رفع الیدین نہ کرنے لگتا۔'' سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ امام الحمیدی، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی اثبات رفع الیدین کی حدیث اور پھر ان کا عمل ذکر کر کے گویا اس مسئلے پر مہر ثبت کرنا چاہتے ہیں اور اسی بنا پر امام الحمیدی خود بھی رفع الیدین پر عمل پیرا تھے۔

اسی حدیث کو امام ابو عوانہ نے سفیان کے دوسرے شاگردوں سے نقل کرنے کے بعد امام حمیدی کی سند سے بھی اس حدیث کے ابتدائی الفاظ نقل کر دیئے اور پھر **مثلہ** کہہ کر اشارہ کر دیا کہ امام حمیدی کی حدیث کے الفاظ بھی اسی طرح ہیں۔ پس اس سے بھی ثابت ہوا کہ **فلا یرفع** کے الفاظ غلط اور مردود ہیں۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ

۱: مسند حمیدی کے مطبوعہ نسخہ کی متنازعہ عبارت محرف اور مصحف ہے۔

۲: دیگر ثقہ راویوں نے اسے سفیان بن عیینہ سے رفع الیدین عند الرکوع و بعدہ کے اثبات کے ساتھ روایت کیا ہے لہٰذا اگر یہ عبارت مسند الحمیدی کے تمام قلمی نسخوں میں بھی موجود ہوتی تو بلاشک وشبہ تصحیف وخطاء فاحش تھی۔

۳: چونکہ ابتدائی صدیوں میں اس خودساختہ روایت کا نام ونشان تک نہیں تھا اس لیے اسے کسی نے بھی پیش نہیں کیا۔

۴: جن لوگوں نے زوائد پر کتابیں لکھیں ہیں مثلاً المطالب العالیہ فی زوائد المسانید الثمانیہ لابن حجر (وفیہا مسند الحمیدی)

اور اتحاف السادۃ المہرۃ الخیرۃ للبوصیری۔

ان میں سے کسی نے بھی اس روایت کو پیش نہیں کیا، اگر ہوتی تو پیش کرتے۔!

۵: مکتبہ ظاہریہ کے مسند الحمیدی کے قدیم مخطوطے میں یہ حدیث علی الصواب (رفع الیدین عندالرکوع وبعدہ کے اثبات کے ساتھ) موجود ہے۔

۶: حافظ ابوعوانہ یعقوب بن اسحاق الاسفرائنی نے مسند ابی عوانہ (ج ۲ ص ۹۱) میں اسے امام شافعی اور امام ابوداود کی روایت کے مثل قرار دیا ہے۔

امام شافعی کی روایت عندالرکوع اور بعدہ کے رفع الیدین کے اثبات کے ساتھ ''کتاب الام'' میں موجود ہے۔

[ج ۱ ص ۱۰۳ ط بیروت]

ابوداود (غالبًا الحرانی) کی بواسطہ علی (بن عبداللہ المدینی) والی روایت ہمیں نہیں ملی مگر سنن ابی داود میں احمد بن حنبل والی روایت اثبات رفع الیدین عندالرکوع وبعدہ کے ساتھ موجود ہے۔ [سنن ابی داود ج ۱ ص ۱۱۱ ح ۷۲۱]

اور علی بن عبداللہ (المدینی) والی روایت اثبات رفع الیدین عندالرکوع وبعدہ کے ساتھ جزء رفع الیدین للبخاری میں موجود ہے۔ [ص ۷ اح ۲]

۷: اس حدیث کے مرکزی راوی امام سفیان بن عیینہ سے رکوع سے پہلے اور بعد والا رفع الیدین باسند صحیح ثابت ہے۔

[دیکھئے سنن ترمذی ج ۲ ص ۳۹ حدیث ۲۵۶ بتحقیق احمد شاکر]

۸: امام حمیدی بھی رکوع سے پہلے اور بعد والے رفع الیدین کے قائل ہیں۔ [جزء رفع الیدین للبخاری ص ۳۵ ح ۱ بتحقیقی]

خلاصہ یہ ہے کہ مسند الحمیدی میں زہری عن سالم عن ابیہ والی روایت رفع الیدین کے اثبات کے ساتھ ہے۔ نفی کے ساتھ نہیں ہے۔ لہٰذا نسخۂ دیوبندیہ کی خودساختہ اور خانہ ساز عبارت موضوع و باطل ہے اور اسے پیش کرنا انتہائی ظلم، پرلے درجے کی خیانت اور سینہ زوری ہے۔

۹: اس تحقیق کے بعد المستخرج لابی نعیم الاصبہانی (ج ۲ ص ۱۲) دیکھنے کا موقع ملا، وہاں بھی یہ روایت مسند حمیدی کی سند کے ساتھ منقول ہے جس میں اثبات رفع الیدین ہے، نفی نہیں۔ والحمدللہ

۱۰: مسند حمیدی جو شام سے شائع ہوئی ہے اس میں بھی رفع الیدین کرنے والی حدیث موجود ہے اور نہ کرنے کا کوئی نام ونشان نہیں۔ [دیکھئے ج ۱ ص ۵۱۵ ح ۶۲۶]

❀❀❀❀

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُوْ عَبْدِاللهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْحَرَّانِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ، أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُوْ الْحَسَنِ سَعْدُ اللهِ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الدَّجَّاجِيِّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ بِبَغْدَادَ، أَخْبَرَنَا أَبُوْمَنْصُوْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْخَيَّاطِ، أَخْبَرَنَا أَبُوْطَاهِرٍ عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ زَيْدِ الْمُؤَدِّبُ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ إِسْحَاقَ الصَّوَّافُ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَلِيٍّ بِشْرُ بْنُ مُوْسَى بْنِ صَالِحِ بْنِ شَيْخِ بْنِ عُمَيْرَةَ الْأَسَدِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُاللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ بْنِ عِيْسَى الْحُمَيْدِيُّ.

۱: أَحَادِيْثُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ [عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ]

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے مروی احادیث

[۱] حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَبُوْمُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الثَّقَفِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ الْوَالِبِيِّ، عَنْ أَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه يَقُوْلُ: كُنْتُ إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثًا نَفَعَنِي اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي مِنْهُ، وَإِذَا حَدَّثَنِي غَيْرُهُ اسْتَحْلَفْتُهُ فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَّقْتُهُ: فَحَدَّثَنِيْ أَبُوْ بَكْرٍ وَصَدَقَ أَبُوْ بَكْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا فَيَقُوْمُ فَيَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ.**)) قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَزَادَ فِيْهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: وَيَتَبَرَّرُ

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنتا تو اللہ تعالیٰ مجھے اس سے جو فائدہ پہنچانا چاہتا پہنچا دیتا اور اگر دوسرا شخص مجھے آپ ﷺ کی طرف سے کوئی حدیث سناتا تو میں اس سے قسم لیتا تھا۔ جب وہ قسم کھالیتا تو میں اسے سچا سمجھتا تھا، پس ابوبکر (الصدیق رضی اللہ عنہ) نے مجھے حدیث سنائی اور انھوں نے سچ کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو بندہ بھی کوئی گناہ کرتا ہے، پھر اُٹھ کر اچھے طریقے سے وضو کرتا ہے، پھر دو رکعتیں پڑھتا ہے اور اس کے بعد اللہ سے اپنے گناہ کی معافی مانگتا ہے تو اُسے معاف کر دیا جاتا ہے۔“ (راویٔ حدیث) سفیان نے کہا: ہمیں عاصم نے حسن سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح کی روایت بیان کی اور اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا: ”وہ شخص نیک عمل

يَعْنِي يُصَلِّي .

کرے، یعنی نماز پڑھے۔"

تحقیق وتخریج » سنده حسن

اسے ترمذی (۴۰۶، ۳۰۰۶ وقال: حدیث حسن) ابوداود (۱۵۲۱) ابن ماجہ (۱۳۹۵) اور نسائی (الکبریٰ: ۱۰۲۴۷، ۱۰۲۵۰) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔ ابن حبان (الاحسان: ۲۴۵۴) اور ضیاء المقدسی (المختارة: ۱/ ۸۲۔۸۷ ح ۷۔۱۱) نے صحیح قرار دیا ہے۔

ابن عدی نے فرمایا: "اس حدیث کی سند حسن ہے اور مجھے امید ہے کہ یہ صحیح ہے۔" (الکامل: ۱/ ۴۲۰)

بعض علماء نے علت قادحہ کے بغیر اس روایت کو معلول قرار دیا ہے لیکن یہ درست نہیں۔

فائدہ: قسم دلانے سے مراد بعض اوقات بہت اہم احادیث پر قسم دلانا ہے۔

اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کا بہت بڑا مقام تھا۔

[۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ الدِّمَشْقِيُّ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أَوْسَطَ الْبَجَلِيَّ وَهُوَ عَلٰى مِنْبَرِ حِمْصَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ يَقُوْلُ وَهُوَ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ خَنَقَتْهُ الْعَبْرَةُ ثُمَّ عَادَ فَخَنَقَتْهُ الْعَبْرَةُ ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ عَامَ الْأَوَّلِ: **((سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَإِنَّهُ مَا أُوْتِيَ عَبْدٌ بَعْدَ يَقِيْنٍ شَيْءٌ خَيْرٌ مِنَ الْعَافِيَةِ))**.

سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے منبر پر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: پھر وہ زاروقطار رونے لگے، دوبارہ حدیث بیان کرنے کی کوشش کی تو پھر زاروقطار رونے لگے، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو پہلے سال یہ فرماتے ہوئے سنا: "اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت کی دعا مانگو، کیونکہ یقین (وایمان) کے بعد عافیت سے بہتر کوئی چیز کسی بندے کو نہیں دی گئی۔"

تحقیق وتخریج » سنده صحيح

اسے ابن ماجہ (۳۸۴۹) نسائی (الکبریٰ: ۱۰۷۱۷۔۱۰۷۲۰) اور احمد (المسند: ۱/ ۳، ۵، ۷ ح ۲، ۱۶، ۲۹، ۳۰، ۵۳) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔ ابن حبان (الاحسان: ۹۴۸) حاکم (المستدرک: ۱/ ۵۲۹ ح ۱۹۳۸) اور ذہبی نے صحیح قرار دیا ہے۔

[۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ قَامَ

قیس بن ابی حازم رحمہ اللہ (ثقہ تابعی) سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی، پھر فرمایا: اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے

فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَؤُوْنَ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ (٥/ المائدة: ١٠٥) وَإِنَّا سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَلنَّاسُ إِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوْا عَلَى يَدَيْهِ يُوْشِكُ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ)).

ہو: ''اے ایمان والو! تم پر اپنی جانوں کا بچاؤ ضروری ہے، تمہارے لیے اس میں کوئی نقصان نہیں اگر کوئی گمراہ ہو، بشرطیکہ تم ہدایت پر ہو۔'' ہم نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''لوگ جب ظالم کو دیکھیں، پھر اس کے ہاتھ نہ پکڑیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب پر عذاب بھیج دے۔''

تحقیق وتخریج » صحیح

اسے ترمذی (۲۱۶۸، ۳۰۵۷، وقال: هذا حديث حسن صحيح) ابوداود (۴۳۳۸) ابن ماجه (۴۰۰۵) نسائی (الکبریٰ: ۱۰/ ۸۸ ح ۱۱۰۹۲) اور احمد (المسند: ۱/ ۲، ۵، ۷، ۹) وغیرہم نے روایت کیا ہے۔ ابن حبان (الاحسان: ۳۰۵) نے صحیح قرار دیا ہے۔ اسماعیل بن ابی خالد نے سماع کی تصریح کر دی ہے۔ (دیکھئے: مسند احمد: ۱/ ۵، ۹ ح ۱۶، ۵۳)

[٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ: حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الثَّقَفِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْوَالِبِيِّ، عَنْ أَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: كُنْتُ إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثًا نَفَعَنِي اللّٰهُ بِمَا شَاءَ مِنْهُ، فَإِذَا حَدَّثَنِي غَيْرُهُ اسْتَحْلَفْتُهُ، فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَّقْتُهُ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَنِي وَصَدَقَ أَبُوْ بَكْرٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا فَيَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ، قَالَ مِسْعَرٌ: ثُمَّ يُصَلِّي وَقَالَ سُفْيَانُ: ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَيَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ.))

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں جب رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنتا تو اللہ تعالیٰ جو چاہتا مجھے نفع دیتا، پھر اگر کوئی دوسرا مجھے حدیث سناتا تو میں اس سے قسم لیتا اور جب وہ قسم اٹھا لیتا تو میں اس کی تصدیق کرتا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث سنائی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سچ کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بھی کوئی گناہ کرتا ہے، پھر اچھے طریقے سے وضو کرتا ہے۔'' مسعر کی روایت میں ہے: ''پھر نماز پڑھتا ہے۔'' اور سفیان (ثوری) کی روایت میں ہے: ''پھر دو رکعتیں نماز پڑھتا ہے۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی معافی مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے۔''

تحقیق وتخریج » حسن

دیکھئے حدیث سابق: ۱

امام سفیان بن سعید الثوری رحمہ اللہ نے عثمان بن المغیرہ سے سماع کی تصریح کر دی ہے۔ (دیکھئے مسند ابو یعلی الموصلی: ۱۵)
اور امام مسعر بن کدام رحمہ اللہ اس روایت میں ان کے ثقہ متابع ہیں۔

[٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدِ الْمَقْبُرِي: حَدَّثَنِي أَخِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُوْلُ: مَا حَدَّثَنِي مُحَدِّثٌ حَدِيثًا لَمْ أَسْمَعْهُ أَنَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِلَّا أَمَرْتُهُ أَنْ يُقْسِمَ بِاللهِ لَهُوَ سَمِعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِلَّا أَبُو بَكْرٍ فَإِنَّهُ كَانَ لَا يَكْذِبُ: فَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا ذَكَرَ عَبْدٌ ذَنْبًا أَذْنَبَهُ فَقَامَ حِيْنَ يَذْكُرُ ذَنْبَهُ ذَلِكَ فَيَتَوَضَّأُ فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ اللهَ لِذَنْبِهِ ذَلِكَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ)).

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے کسی محدّث نے کوئی ایسی حدیث بیان نہیں کی جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنی تھی مگر میں نے اسے حکم دیا کہ اللہ کی قسم کھا کر کہے: اس نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے سوائے ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ کیونکہ وہ جھوٹ نہیں بولتے تھے۔ پس مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس بندے نے بھی گناہ کیا، پھر اپنے اس گناہ کو یاد کر کے کھڑا ہو گیا اور اچھے طریقے سے وضو کیا، پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر اپنے اس گناہ کی اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی تو اسے بخش دیا جاتا ہے۔''

تحقیق وتخریج » سنده ضعیف جدًا

اسے ابن عدی نے بھی الکامل فی ضعفاء الرجال (۳/۱۱۹۰) میں روایت کیا ہے۔

اس کا راوی عبداللہ بن سعید بن ابی سعید المقبری: متروك الحديث ہے۔ (دیکھئے کتاب الضعفاء والمتروکین للنسائی: ۳۴۳)

امام یحییٰ بن سعید القطان رحمہ اللہ نے فرمایا: ''جلست إلى عبد الله بن سعيد بن أبي سعيد المقبری وكنيته أبو عباد واستبان لي كذبه في مجلس'' میں عبداللہ بن سعید بن ابی سعید المقبری کے پاس بیٹھا، اس کی کنیت ابو عباد ہے اور ایک مجلس میں ہی مجھ پر اس کا جھوٹ ظاہر ہو گیا۔ (الکامل لابن عدی: ۴/۱۴۸۰ وسندہ صحیح، دوسرا نسخہ: ۵/۴۶۹)

امام ابو حفص عمرو بن علی الفلاس رحمہ اللہ نے فرمایا: ''عبدالله بن سعيد المقبري منكر الحديث، متروك الحديث'' (کتاب الجرح والتعدیل: ۵/۷۱ وسندہ صحیح)

تنبیہ: حدیث سابق (۴) اس سخت ضعیف روایت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

[٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ: مَرَرْتُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَهُوَ يَتَغَيَّظُ عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ

سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ (نضلہ بن عبید الاسلمی) سے روایت ہے کہ میں سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا اور وہ اپنے کسی ساتھی پر ناراضی کا اظہار کر رہے تھے۔ میں نے کہا: اے رسول اللہ کے خلیفہ! یہ کون ہے جس پر آپ ناراضی کا

فَقُلْتُ: يَا خَلِيفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَنْ هٰذَا الَّذِيْ تَغَيَّظُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: وَلِمَ تَسْأَلُ عَنْهُ؟ قُلْتُ: أَضْرِبُ عُنُقَهُ، قَالَ: فَوَاللّٰهِ لَأَذْهَبَ غَضَبَهُ مَا قُلْتُ ثُمَّ قَالَ: مَا كَانَتْ لِأَحَدٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ.

اظہار کر رہے ہیں؟ انھوں نے کہا: تم اس کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہو؟ میں نے کہا: میں اس شخص کی گردن مارنا چاہتا ہوں۔ پس اللہ کی قسم! میری اس بات سے ان کا غصہ جاتا رہا۔ پھر انھوں نے فرمایا: محمد ﷺ کے بعد کسی کو یہ حق حاصل نہیں۔

تحقیق وتخریج » صحیح

اسے امام نسائی (۴۰۷۸) نے یعلی بن عبید کی سند سے روایت کیا ہے۔ اس روایت کی سند میں سلیمان بن مہران الاعمش مدلس ہیں، ان کے بارے میں حافظ ذہبی نے لکھا ہے: ''قلت: وهو يدلس وربما دلس عن ضعيف ولا يدري به'' میں نے کہا: اور وہ تدلیس کرتے تھے اور بسا اوقات ضعیف سے تدلیس کرتے اور اس کا پتا (بھی) نہیں چلتا تھا۔

(میزان الاعتدال: ۲/۲۲۴ ت ۳۵۱۷)

ایک دفعہ اعمش نے ''عن ابراہیم'' کے ساتھ ایک روایت بیان کی تو قاری ابوبکر بن عیاش نے پوچھا: کیا آپ نے یہ روایت ابراہیم سے سنی ہے؟ تو انھوں نے چپ سادھ لی۔ میں نے پھر اپنی بات دہرائی تو انھوں نے کہا: مجھے حماد (بن ابی سلیمان) نے اس سے یہ حدیث بیان کی ''وكان غير ثقة'' اور وہ (حماد) ثقہ نہیں تھا۔ (کتاب الضعفاء للعقیلی: ۱/۳۰۱ وسندہ حسن)

نیز دیکھئے الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین (۲/۵۵) [حماد صدوق مدلس مختلط ہے، دیکھئے الفتح المبین: ۲/۴۵]

یہ روایت اعمش کے عن کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن سنن نسائی (۴۰۷۶ وسندہ صحیح) میں اس کا ایک صحیح شاہد ہے، جس کے ساتھ یہ روایت بھی صحیح ہے۔ (نیز دیکھئے المستدرک للحاکم: ۴/۳۵۴، ۳۵۵ ح ۸۰۴۶)

[۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ الرَّصَاصِيُّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي يَزِيْدُ بْنُ خُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ رَجُلًا مِنْ حِمْيَرَ يُحَدِّثُ عَنْ أَوْسَطَ الْبَجَلِيِّ أَبِي إِسْمَاعِيْلَ ابْنِ أَوْسَطَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ حِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْأَوَّلِ مَقَامِي هٰذَا ثُمَّ بَكٰى فَقَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّهُ مَعَ الْبِرِّ وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ، وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّهُ

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد فرمایا: رسول اللہ ﷺ (ہجرت کے) پہلے سال میرے اس مقام (یعنی منبر) پر کھڑے ہوئے، پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے، اور آپ ﷺ فرمایا: ''تم سچائی لازم پکڑو، کیونکہ یہ نیکیوں میں سے ہے اور یہ دونوں جنت میں ہیں۔ جھوٹ سے بالکل بچو، کیونکہ یہ گناہوں میں سے ہے اور یہ دونوں (جہنم کی) آگ میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کرو کیونکہ کسی بندے کو یقین (وایمان) کے بعد عافیت سے بہتر

مَعَ الْفُجُوْرِ وَإِنَّهُمَا فِي النَّارِ، وَاسْأَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَإِنَّهُ لَمْ يُؤْتَ عَبْدٌ بَعْدَ الْيَقِيْنِ خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ. ثُمَّ قَالَ: وَلَا تَقَاطَعُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا)).

کوئی چیز نہیں دی گئی۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اور قطع رحمی (ایک دوسرے سے بائیکاٹ) نہ کرو، ایک دوسرے سے منہ نہ پھیرو، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن جاؤ۔''

تحقیق و تخریج» سنده حسن　نیز دیکھئے حدیث سابق: ۲

۲: أَحَادِيْثُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث

[۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْدٍ يَقُوْلُ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنْ صِيَامِ هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ، وَيَوْمِ الْأَضْحَى، فَأَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ، وَأَمَّا يَوْمُ الْأَضْحَى فَكُلُوْا فِيْهِ مِنْ لَحْمِ نُسُكِكُمْ. ثُمَّ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَوَافَقَ ذٰلِكَ يَوْمَ جُمُعَةٍ، فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ اجْتَمَعَ فِيْهِ عِيْدَانِ لِلْمُسْلِمِيْنَ فَمَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ أَهْلِ الْعَوَالِيْ فَأَحَبَّ أَنْ يَذْهَبَ فَقَدْ أَذِنَّا لَهُ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَمْكُثَ فَلْيَمْكُثْ. ثُمَّ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَقَالَ: لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدٌ مِنْ لَحْمِ نُسُكِهِ فَوْقَ ثَلَاثٍ.

ابوعبید (سعد بن عبید: مولیٰ ابن ازہر رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ میں سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید کے موقع پر حاضر تھا تو انھوں نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی اور فرمایا: یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو دنوں کے روزوں سے منع فرمایا ہے: عید الفطر کے دن اور عید الاضحیٰ کے دن۔ عید الفطر کا دن تو تمہارے روزوں سے افطاری کا دن ہے اور عید الاضحیٰ کے دن اپنی قربانیوں کے گوشت میں سے کھاؤ۔ پھر میں سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید کے موقع پر حاضر تھا اور اتفاق سے وہ جمعہ کا دن تھا۔ پس انھوں نے خطبے سے پہلے نماز پڑھی، پھر فرمایا: آج کے دن میں مسلمانوں کی دو عیدیں اکٹھی ہوگئی ہیں، لہٰذا گاؤں کے لوگوں میں سے جو یہاں ہے اور واپس جانا چاہتا ہے تو ہم اسے جانے کی اجازت دیتے ہیں اور جو شخص ٹھہرنا چاہتا ہے تو ٹھہر جائے۔ پھر میں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید کے موقع پر حاضر تھا تو انھوں نے خطبے سے پہلے نماز پڑھی اور فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنی قربانی کے گوشت میں سے تین دنوں

سے زیادہ قطعاً نہ کھائے۔

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ الْحُمَيْدِيُّ قُلْتُ لِسُفْيَانَ: إِنَّهُمْ يَرْفَعُوْنَ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ سُفْيَانُ: لَا أَحْفَظُهَا مَرْفُوْعَةً وَهِيَ مَنْسُوْخَةٌ.

حمیدی نے کہا: میں نے سفیان (بن عیینہ رحمہ اللہ) سے عرض کیا: لوگ تو اس کلام کو (سیدنا) علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مرفوع بیان کرتے ہیں؟ سفیان (بن عیینہ) نے فرمایا: مجھے اس کا مرفوع ہونا یاد نہیں، اور یہ (کلام کہ تین دنوں سے زیادہ نہ کھائے) منسوخ ہے۔

تحقیق وتخریج » سنده صحيح

اسے جعفر بن محمد الفریابی نے احکام العیدین (۷۵) میں سفیان بن عیینہ کی سند سے روایت کیا، لیکن آخری حصہ بیان نہیں کیا، واللہ اعلم۔ یہ حدیث یونس بن یزید الایلی وغیرہ کی امام زہری سے بیان کردہ روایات کی رُو سے مرفوع ہے۔

دیکھئے صحیح البخاری (۵۵۷۱۔۵۵۷۳) اور صحیح مسلم (۱۱۳۷، ۲۶۷۱/ ۱۹۶۹، ۵۰۹۸) وغیرہما

امام سفیان بن عیینہ کے شاگردوں میں سے صرف عبدالجبار بن العلاء نے اسے مرفوع بیان کیا ہے اور ثقہ کی زیادت مقبول ہوتی ہے، عبدالجبار کی روایت کے لیے دیکھئے صحیح مسلم: ۱۹۶۹ (۵۰۹۷)

فائدہ: تین دنوں سے زیادہ نہ کھانے کی منسوخیت کے لیے دیکھئے صحیح مسلم (۱۹۷۱۔۱۹۷۵ اور بعدہ ۹۷۷)

[۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَرْجِسَ يَقُوْلُ: رَأَيْتُ الْأُصَيْلِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَتَى الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ فَقَبَّلَهُ، ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ.

سیدنا عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اُصیلع (جس کے سر کے اگلے یا درمیانی حصے کے بال نہ ہوں) سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا، وہ حجر اسود کے پاس آئے اور اس کا بوسہ لیا، پھر فرمایا: اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں کہ تُو ایک پتھر ہے، نہ تو تُو نفع دے سکتا ہے اور نہ ہی تُو نقصان دے سکتا ہے اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تیرا بوسہ لیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے (کبھی) نہ چومتا۔

تحقیق وتخریج » سنده صحيح

اسے امام مسلم نے صحیح مسلم (۱۲۷۰/ ۳۰۶۹) میں عاصم الاحول کی سند سے روایت کیا ہے، اس کی دوسری سندوں کے لیے دیکھئے صحیح البخاری (۱۵۹۷، ۱۶۰۵، ۱۶۱۰) وغیرہ۔

فائدہ: اس صحیح حدیث سے دو باتیں صاف ثابت ہیں:

۱: ہر وقت توحید پر ثابت قدم رہنا چاہیے اور یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ نفع ونقصان کا مالک صرف ایک اللہ ہے، رہیں مخلوقات تو وہ سب اللہ کے پیدا کردہ اسباب کے ماتحت ہیں۔

۲: اتباعِ سنت کو ہر اتباع پر ہمیشہ مقدم کرنا اور سمجھنا چاہیے۔

غلام رسول سعیدی بریلوی صاحب نے اس توحید وسنت سے لبریز صحیح حدیث کو تارپیڈو (torpedo) مارنے اور رَد کرنے کے لیے ضعیف، غیر ثابت اور مردود روایات واقوال پیش کیے اور بعض احادیث واقوال کو توڑ مروڑ کر پیش کیا ہے۔
(دیکھئے شرح صحیح مسلم: ۳/ ۴۹۵۔۵۰۱)

سعیدی دیگ کے دو چاول بطور نمونہ ورَدپیشِ خدمت ہیں:

۱: وازع بن عامر کہتے ہیں کہ ہم آئے اور کہا گیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو ہم آپ کے ہاتھوں اور پیروں کو بوسہ دینے لگے۔ (دیکھئے شرح صحیح مسلم للسعیدی، ۳/ ۴۹۶ بحوالہ الادب المفرد للبخاری، ص۲۵۳)

اس روایت کی راویہ ام ابان بنت الوازع بن الزارع کی توثیق (ہمارے علم کے مطابق) کسی محدث سے ثابت نہیں اور حافظ ذہبی نے انہیں ''النسوة المجهولات'' یعنی مجہولہ عورتوں میں ذکر کیا۔ (دیکھئے میزان الاعتدال: ۴/ ۶۱۱ ت ۱۱۰۰۴)

۲۔ ''اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں! یہ نفع بھی دیتا ہے اور نقصان بھی دیتا ہے!''
(شرح صحیح مسلم للسعیدی، ۳/ ۴۹۸ بحوالہ زرقانی والحاکم)

اس روایت کی سند کا بنیادی راوی ابو ہارون عمارہ بن جوین العبدی ہے۔ (دیکھئے المستدرک: ۱/ ۴۵۷ ح ۱۶۸۲)

اس کے بارے میں امام حماد بن زید رحمہ اللہ نے فرمایا: ابو ہارون العبدی کذاب تھا، وہ صبح ایک چیز بیان کرتا اور شام کو دوسری چیز بیان کرتا تھا۔ (کتاب الجرح والتعدیل: ۶/ ۳۶۴ [وسندہ صحیح])

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: ''غير ثقة، يكذب'' وہ ثقہ نہیں تھا، وہ جھوٹ بولتا تھا۔ (سوالات ابن الجنید: ۱)

امام یحییٰ بن معین نے مزید فرمایا: ''كانت عنده صحيفة، يقول: هذه، صحيفة الوحي وكان عندهم لا يصدق في حديثه'' اس کے پاس ایک صحیفہ تھا، وہ کہتا تھا: یہ وحی کا صحیفہ ہے اور وہ ان (محدثین) کے نزدیک اپنی حدیثوں میں سچا نہیں تھا۔ (تاریخ ابن معین روایۃ الدوری: ۳۶۲۴، کتاب الجرح والتعدیل: ۶/ ۳۶۴ وسندہ صحیح)

امام احمد بن حنبل نے فرمایا: ''ليس بشيءٍ'' وہ کوئی چیز نہیں۔ (کتاب العلل ومعرفۃ الرجال: ۱/ ۴۲۱ ت ۹۱۹)

ایسے شدید مجروح راوی کی روایت کو غلام رسول سعیدی کا ''الغرض یہ حدیث ضعیف ہے'' کہنا کافی نہیں بلکہ یہ روایت موضوع ہے اور جرح کے بغیر اس کا بیان کرنا حلال نہیں۔

انھی دو روایات پر آپ سعیدی بریلوی صاحب کی دیگر روایات کو قیاس کر لیں اور یقین رکھیں کہ آلِ بدعت کے پاس ضعیف و مردود روایات، باطل تاویلات اور غلط استدلالات کے سوا کچھ بھی نہیں۔

[۱۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَبِيحٍ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ: إِنِّي لَأَحْسِبُ أَنَّكُمْ تَأْكُلُونَ شَجَرَتَيْنِ يَعْنِي خَبِيثَتَيْنِ الْبَصَلَ وَالثُّومَ فَإِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ فَاعِلِينَ فَاقْتُلُوهُمَا بِالنُّضْجِ ثُمَّ كُلُوهُمَا فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَجِدُ رِيحَهُ مِنَ الرَّجُلِ فَيَأْمُرُ بِهِ فَيَخْرُجُ إِلَى الْبَقِيعِ .

سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں سمجھتا ہوں کہ تم دو درخت یعنی دو خبیث (پودوں) میں سے کھاتے ہو: پیاز اور لہسن۔ پس اگر تم ضرور یہ کام کرنے والے ہو تو ان دونوں کو پکا کر (ان کی بدبو) مار دیا کرو، پھر انھیں کھا لیا کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، جب آپ کسی آدمی سے اس کی بُو محسوس کرتے تو حکم دیتے تو پھر اسے بقیع کی طرف نکال دیا جاتا تھا۔

[۱۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِثْلَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَمْ يَذْكُرْ حُصَيْنٌ مَعْدَانَ .

یہ روایت بھی پچھلی روایت کی مثل ہے۔ حصین نے اس سند میں معدان بن ابی طلحہ کا ذکر نہیں کیا۔

تحقیق و تخریج » صحیح

اسے امام مسلم: ۵۶۷ (۱۲۵۸) نے بھی قتادہ بن دعامہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

فائدہ: امام شعبہ نے یہی حدیث امام قتادہ سے بیان کی۔ (دیکھئے صحیح مسلم: ۵۶۷، دارالسلام: ۱۲۵۹) [1]

اس حدیث میں خبیث کا لفظ بدبو پر استعمال ہوا ہے، یہاں حرمت مراد نہیں جیسا کہ دوسری احادیث سے ثابت ہے۔

رسول اللہ ﷺ سے لہسن (تھوم) کے بارے میں پوچھا گیا: کیا یہ حرام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، لیکن میں اسے اس کی بدبو کی وجہ سے ناپسند کرتا ہوں۔'' (صحیح مسلم: ۲۰۵۳، دارالسلام: ۵۳۵۶)

ایک اور روایت میں آیا ہے کہ آپ نے لہسن اور پیاز کے بارے میں فرمایا: ((کلوہ......)) اسے کھاؤ۔

(سنن ابی داود: ۳۸۲۳ و سندہ حسن، صحیح ابن خزیمہ: ۱۶۶۹، صحیح ابن حبان: ۳۱۸، نیز دیکھئے مسند الحمیدی: ۳۴۰)

[1] یہی روایت شعبہ عن قتادہ کی سند سے تفصیل کے ساتھ طبقات ابن سعد (۳/۳۳۵) میں بھی موجود ہے۔ [تنویر الحق]

تنبیہ: اس روایت کی دوسری سند (۱۱) میں سالم بن ابی الجعد اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان معدان بن ابی طلحہ الیعمری کا واسطہ موجود نہیں اور صحیح یہی ہے کہ یہ واسطہ موجود ہے جیسا کہ المزید فی متصل الاسانید کے اصول سے ثابت ہے۔

[۱۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ أَوَّلَا قَبْلَ أَنْ نَلْقَى الزُّهْرِيَّ عَنِ ابْنِ شِهَابِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ: أَتَيْتُ بِمِائَةِ دِيْنَارٍ أَبْغِي بِهَا صَرْفًا، فَقَالَ طَلْحَةُ: عِنْدَنَا صَرْفٌ انْتَظِرْ تَأْتِي خَازِنُنَا مِنَ الْغَابَةِ وَأَخَذَ مِنِّي الْمِائَةَ دِيْنَارٍ فَقَالَ لِي عُمَرُ: لَا تُفَارِقْهُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا إِلَّا هَا وَهَا، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَا وَهَا، وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا إِلَّا هَا وَهَا، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَا وَهَا**)) فَلَمَّا جَاءَ الزُّهْرِيُّ لَمْ يَذْكُرْ هٰذَا الْكَلَامَ.

مالک بن اوس بن الحدثان رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں ایک سو (۱۰۰) دینار لے کر آیا، میں انھیں تبدیل کرانا چاہتا تھا تو طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارے پاس تبدیلی رقم موجود ہے، انتظار کرو حتی کہ ہمارا خزانچی جنگل سے آجائے۔ انھوں نے مجھ سے سو دینار لیے، پھر (سیدنا) عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم دیا: تم (جب تک رقم نہ لے لو) ان سے جدا نہ ہونا، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''سونا چاندی کے بدلے میں سود ہے الا یہ کہ دست بدست (ہاتھوں ہاتھ) ہو اور گندم گندم کے بدلے میں سود ہے الا یہ کہ نقداً نقد ہو، جو جو کے بدلے میں سود ہے الا یہ کہ نقداً نقد ہو اور کھجور کھجور کے بدلے میں سود ہے الا یہ کہ نقداً نقد ہو۔''

وَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ مَالِكَ ابْنَ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِيَّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا إِلَّا هَا وَهَا، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَا وَهَا، وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا إِلَّا هَا وَهَا، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَا وَهَا)).

سفیان کہتے ہیں: میں نے امام زہری رحمہ اللہ کو فرماتے سنا کہ میں نے مالک بن اوس بن حدثان سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''سونا چاندی کے بدلے میں سود ہے، الا یہ کہ دست بدست ہو۔ گندم گندم کے بدلے میں سود ہے، الا یہ کہ دست بدست ہو۔ جو جو کے بدلے میں سود ہے، الا یہ کہ دست بدست ہو اور کھجور کھجور کے بدلے میں سود ہے الا یہ کہ دست بدست ہو۔''

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: قَالَ سُفْيَانُ: وَهٰذَا أَصَحُّ حَدِيْثٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هٰذَا يَعْنِي فِي الصَّرْفِ.

حمیدی نے فرمایا: سفیان (بن عیینہ) نے فرمایا: تبدیلی رقم کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیثوں میں یہ حدیث سب سے زیادہ صحیح ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

صحیح البخاری (۲۱۳۴، ۲۱۷۰، ۲۱۷۴) صحیح مسلم (۱۵۸۶[۴۰۵۹])

امام ابن شہاب الزہری رحمہ اللہ نے یہاں مسند حمیدی میں مالک بن اوس سے سماع کی تصریح کردی ہے۔ والحمدللہ

[۱۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: أَخْبَرَنِي طَاوُسٌ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: بَلَغَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَنَّ سَمُرَةَ بَاعَ خَمْرًا فَقَالَ: قَاتَلَ اللّٰهُ سَمُرَةَ أَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا فَبَاعُوْهَا**)) يَعْنِيْ أَذَابُوْهَا.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو پتا چلا کہ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے شراب بیچی ہے، تو انھوں نے فرمایا: قاتل اللہ سمرۃ![1] کیا اسے معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہودیوں پر اللہ کی لعنت ہو، ان پر چربیاں حرام ہوئیں تو اُنھوں نے اِنھیں پگھلا کر بیچ دیا۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

صحیح البخاری (۲۲۲۳ عن الحمیدی) صحیح مسلم (۱۵۸۲/۴۰۵۰)

فائدہ: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث معلوم نہیں تھی، لہٰذا ان کا مذکورہ فعل ان کی اجتہادی لغزش ہے اور اس صحیح حدیث کی رُو سے شراب (خمر) کا خریدنا بیچنا وغیرہ دینِ اسلام میں ممنوع ہے۔

[۱۴] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ أَخْبَرَنِي قَالَ: فُلَانٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ بِيَدِهِ عَلَى الْمِنْبَرِ هٰكَذَا -يَعْنِي يُحَرِّكُهَا يَمِيْنًا وَشِمَالًا- عُوَيْمِلٌ لَنَا بِالْعِرَاقِ، عُوَيْمِلٌ لَنَا بِالْعِرَاقِ خَلَطَ فِيْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ أَثْمَانَ الْخَمْرِ وَالْخَنَازِيْرِ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا فَبَاعُوْهَا يَعْنِي أَذَابُوْهَا**)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر دیکھا، آپ اپنے ہاتھ کو اس طرح دائیں بائیں ہلاتے ہوئے فرما رہے تھے: ہمارے ایک چھوٹے سے عامل (گورنر) نے عراق میں، ہمارے ایک چھوٹے سے عامل (گورنر) نے عراق میں مسلمانوں کے مالِ غنیمت میں شراب اور خنزیروں کی رقم ملا دی ہے، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہودیوں پر اللہ کی لعنت ہو! ان پر چربیاں حرام ہوئیں تو انھوں نے انھیں پگھلا کر بیچ دیا۔''

---

[1] صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں ''قاتل اللہ فلانًا'' وغیرہ کے الفاظ ہوں تو امام ابن حبان رحمہ اللہ کی توضیح کے مطابق اس سے مراد یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے شہادت کی موت عطا فرمائے۔ (دیکھئے صحیح ابن حبان، الاحسان: ۱۵۲/۲ تحت ح ۴۱۳) [تنویر الحق]

تحقیق وتخریج » سنده ضعيف

اسے ابو نعیم الاصبہانی نے حلیۃ الاولیاء (۷/ ۲۴۵ عن الحمیدی) میں اور بیہقی نے السنن الکبریٰ (۹/ ۲۰۵، ۲۰۶) میں سفیان بن عیینہ کی سند سے بیان کیا ہے۔

اس سند میں عبدالملک بن عمیر کے استاد اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد (فلان) کا نام معلوم نہیں، لہٰذا یہ سند ضعیف ہے اور حدیث سابق (۱۳) اس ضعیف روایت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

[امام بیہقی رحمہ اللہ نے فرمایا: ''وهذا منقطع'' اور یہ منقطع ہے۔ (السنن الصغیر (۲/ ۳۱۳ ح ۲۱۳۳)/ معاذ]

[**١٥**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يَسْأَلُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ فَقَالَ: زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُوْلُ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَرَأَيْتُهُ يُبَاعُ، فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَشْتَرِيْهِ؟ فَقَالَ: ((**لَا تَشْتَرِهِ، وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ**)).

اسلم (مولیٰ عمر) سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ایک گھوڑا سواری کے لیے فی سبیل اللہ (کسی کو) دے دیا، پھر میں نے اس (گھوڑے) کو فروخت ہوتا دیکھا تو رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: میں اسے خرید لوں؟ آپ نے فرمایا: ''تم اسے نہ خریدو اور اپنا صدقہ واپس نہ لو۔''

تحقیق وتخریج » سنده صحيح

صحیح البخاری (۲۶۳۶ عن الحمیدی) صحیح مسلم (۱۶۲۰ [۴۱۶۳])

[**١٦**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوْبَ السِّخْتِيَانِيِّ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: رَآهَا تُبَاعُ أَوْ بَعْضَ نِتَاجِهَا.

ابن سیرین نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اسی طرح بیان کیا ہے، مگر اس میں یہ اضافہ ہے کہ انھوں نے اسے (گھوڑے کو) یا اس کی اولاد کو بکتے ہوئے دیکھا تھا۔

تحقیق وتخریج » صحيح

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ۲۳ھ میں شہید ہوئے اور محمد بن سیرین ۳۳ھ میں پیدا ہوئے تھے، لہٰذا یہ سند سخت منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے، لیکن السنن الماثورہ للشافعی (روایۃ الطحاوی: ص ۳۳۱ ح ۳۸۱) اور شرح معانی الآثار للطحاوی (۴/ ۷۹) کی صحیح روایت میں یہ اضافہ ہے: ((لَا تَشْتَرِهِ وَلَا شَيْئًا مِنْ نِتَاجِهِ)) ''اسے نہ خریدو اور نہ اس کی اولاد میں سے کچھ خریدو۔'' اس حدیث کی سند بالکل صحیح ہے۔ جب سفیان بن عیینہ سے امام شافعی روایت کریں تو ان کی روایت سماع پر محمول ہوتی ہے، لہٰذا یہاں پر سفیان عن زید بن أسلم سماع ہی پر محمول ہے، جس سے درج بالا روایت بھی صحیح ہے۔ والحمدللہ

[١٧] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعُمَرِيُّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّ مُتَابَعَةً بَيْنَهُمَا يَزِيْدَانِ فِي الْأَجَلِ، وَيَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ الْخَبَثَ)).

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حج اور عمرہ پے در پے کرتے رہو کیونکہ ان دونوں کا پے در پے کرنا عمر کو زیادہ کر دیتا ہے، غربت (فقر) اور گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جس طرح بھٹی میل کچیل ختم کر دیتی ہے۔''

قَالَ سُفْيَانُ: هٰذَا الْحَدِيْثُ حَدَّثَنَاهُ عَبْدُالْكَرِيْمِ الْجَزَرِيُّ، عَنْ عَبْدَةَ، عَنْ عَاصِمٍ فَلَمَّا قَدِمَ عَبْدَةُ أَتَيْنَاهُ لِنَسْأَلَهُ عَنْهُ فَقَالَ: إِنَّمَا حَدَّثَنِيْهِ عَاصِمٌ وَهٰذَا عَاصِمٌ حَاضِرٌ فَذَهَبْنَا إِلَى عَاصِمٍ فَسَأَلْنَاهُ عَنْهُ فَحَدَّثَنَا بِهِ هٰكَذَا، ثُمَّ سَمِعْتُهُ مِنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَمَرَّةً يَقِفُهُ عَلَى عُمَرَ وَلَا يَذْكُرُ فِيْهِ عَنْ أَبِيْهِ وَأَكْثَرُ ذٰلِكَ كَانَ يُحَدِّثُهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث ہمیں عبدالکریم (بن مالک) الجزری نے عبدہ عن عاصم (بن عبیداللہ) کی سند سے بیان کی تھی، پھر جب عبدہ تشریف لائے تو ہم نے ان سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا۔ انھوں نے کہا: ہمیں تو یہ حدیث عاصم (بن عبیداللہ) نے سنائی ہے اور یہ عاصم موجود ہیں۔ پھر ہم عاصم کے پاس گئے اور ان سے اس حدیث کا پوچھا تو انھوں نے ہمیں اسی طرح حدیث سنائی، پھر میں نے بعد میں انھیں یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، وہ اسے کبھی عمر رضی اللہ عنہ تک موقوف بیان کرتے تھے اور کبھی عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کے بعد عن ابیہ کا ذکر نہیں کرتے تھے اور عام طور پر عبداللہ بن عامر (بن ربیعہ) عن ابیہ عن عمر عن النبی ﷺ کی سند سے (یہ حدیث) بیان کرتے تھے۔

قَالَ سُفْيَانُ: وَرُبَّمَا سَكَتْنَا عَنْ هٰذِهِ الْكَلِمَةِ يَزِيْدَانِ فِي الْأَجَلِ فَلَا نُحَدِّثُ بِهَا مَخَافَةَ أَنْ يَحْتَجَّ بِهَا هٰؤُلَاءِ- يَعْنِي الْقَدَرِيَّةَ- وَلَيْسَ لَهُمْ فِيْهَا حُجَّةٌ.

سفیان نے فرمایا: بعض اوقات ہم یہ کلمہ ''عمر کو زیادہ کر دیتا ہے'' بیان نہیں کرتے، اس خوف کی وجہ سے کہ کہیں منکرین تقدیر اس سے حجت نہ پکڑیں اور (حقیقت میں) یہ حدیث ان کی دلیل نہیں ہے۔

تحقیق وتخریج »» صحیح

اسے ابن ماجہ (٢٨٨٧) احمد (المسند: ١/ ٢٥، ٣/ ٤٤٧) اور بیہقی (شعب الایمان: ٤٠٩٥، نسخہ اخریٰ: ٣٨٠١) نے روایت کیا ہے۔ یہ سنداً اگر چہ عاصم بن عبیداللہ العمری کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے، کیونکہ اسے جمہور محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ (دیکھئے مجمع الزوائد للہیثمی: ٣/ ٢٧٧)

لیکن سنن النسائی (۲۶۳۱، ۲۶۳۲ وسندہ حسن) اور سنن الترمذی (۸۱۰) وغیرہما میں مرفوع حدیث کے قوی شواہد ہیں، جن کے ساتھ یہ حدیث بھی صحیح ہے۔

[**۱۸**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ حَفِظْنَاهُ مِنْهُ غَيْرَ مَرَّةٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ شَقِيْقَ بْنَ سَلَمَةَ يَقُوْلُ كَثِيْرًا مَا يَقُوْلُ: ذَهَبْتُ أَنَا وَمَسْرُوْقٌ إِلَى الصُّبَيِّ بْنِ مَعْبَدٍ نَسْتَذْكِرُهُ هَذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ الصُّبَيُّ: كُنْتُ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمْتُ فَخَرَجْتُ أُرِيْدُ الْحَجَّ فَلَمَّا كُنْتُ بِالْقَادِسِيَّةِ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيْعًا، فَسَمِعَنِي سَلْمَانُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَزَيْدُ بْنُ صُوْحَانَ فَقَالَا: لَهَذَا أَضَلُّ مِنْ بَعِيْرِ أَهْلِهِ، فَكَأَنَّمَا حُمِّلَ عَلَيَّ بِكَلِمَتِهِمَا جَبَلٌ، فَلَقِيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَأَخْبَرْتُهُ. فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمَا فَلَامَهُمَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ: هُدِيْتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ هُدِيْتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ.

عبدہ بن ابی لبابہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے ابووائل شقیق بن سلمہ رحمہ اللہ کو بارہا یہ فرماتے سنا: میں اور مسروق (دونوں) صُبي بن معبد کے پاس گئے، ہم ان سے یہ حدیث پوچھ رہے تھے تو صُبی نے کہا: میں نصرانی (عیسائی) تھا، پھر مسلمان ہوگیا تو حج کے ارادے سے نکلا۔ جب میں قادسیہ کے مقام پر پہنچا تو میں نے حج اور عمرے (یعنی قران) کا احرام باندھ کر لبیک شروع کی۔ سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان نے جب مجھے (یہ لبیک کہتے ہوئے سنا) تو کہا: یہ تو اپنے اونٹ سے بھی زیادہ ناسمجھ ہے۔ ان کے اس کلام کی وجہ سے گویا مجھ پر ایک پہاڑ گر گیا تھا۔ پھر جب میری عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو میں نے انھیں یہ بتا دیا۔ انھوں نے ان دونوں کی طرف رخ کرتے ہوئے انھیں ملامت کی، پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تیری تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی طرف رہنمائی کی گئی ہے۔ تیری تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی طرف رہنمائی کی گئی ہے۔

قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِيْ أَنَّهُ قَدْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَجَازَهُ وَلَيْسَ أَنَّهُ فَعَلَهُ هُوَ.

سفیان (بن عیینہ) نے فرمایا: یعنی انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج اور عمرہ اکٹھا کیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جائز قرار دیا تھا، اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرے کو جمع (حج قران) کیا تھا۔

تحقیق تخریج » سنده صحيح

اسے ابن ماجہ (۲۹۷۰) نے عبدہ بن ابی لبابہ سے، اور ابوداود (۱۷۹۸۔۱۷۹۹) وغیرہ نے منصور عن أبي وائل شقيق بن سلمة کی سند سے روایت کیا ہے۔

اس حدیث کو ابن حبان (الاحسان: ۹۸۵۔۹۸۶) اور دارقطنی (کتاب العلل: ۲/۱۶۶) نے صحیح قرار دیا ہے۔

[۱۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَبِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيْرٍ: حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ وَهُوَ بِوَادِي الْعَقِيْقِ: ((أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي، فَقَالَ: صَلِّ فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقَالَ: عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ)).

سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وادیٔ عقیق میں یہ فرماتے ہوئے سنا: ''آج رات میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والے (فرشتے) نے آ کر کہا: اس مبارک وادی میں نماز پڑھیں اور فرمایا: عمرہ حج میں (داخل) ہے۔''

تحقیق وتخریج » سنده صحيح

اسے البخاری (۱۵۳۴، عن الحمیدی) نے بھی روایت کیا ہے اور حسین بن مسعود البغوی رحمہ اللہ نے فرمایا: ''هـذا حديث صحيح'' (شرح السنۃ: ۷/۳۷ ح ۱۸۸۳)

فائدہ: عقیق ایک وادی کا نام ہے جو مدینہ طیبہ سے چار میل کے فاصلہ پر بقیع کے قریب ہے۔

(دیکھئے ارشاد الساری للقسطلانی ۳/۱۰۳)

[۲۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هَاهُنَا، وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هَاهُنَا، وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ)).

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اس طرف سے رات آ جائے اور اس طرف سے دن واپس چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزے دار اپنا روزہ افطار کر دے۔''

تحقیق وتخریج » سنده صحيح

اسے البخاری (۱۹۵۴، عن الحمیدی) اور مسلم (۱۱۰۰/ ۲۵۵۸) نے روایت کیا ہے۔

فائدہ: ثابت ہوا کہ سورج غروب ہو جانے کے فوراً بعد روزہ افطار کر دینا چاہیے، یعنی افطار میں جلدی کرنی چاہیے۔

[۲۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَعْمَرٍ وَغَيْرِهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ حُوَيْطِبِ بْنِ عَبْدِالْعُزَّى، عَنِ ابْنِ السَّعْدِيِّ، أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِنَ الشَّامِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَلِيْ أَعْمَالًا مِنْ أَعْمَالِ الْمُسْلِمِيْنَ فَتُعْطَى عُمَالَتَكَ فَلَا تَقْبَلُ، فَقُلْتُ: أَجَلْ إِنَّ لِيْ أَفْرَاسًا أَوْ لِيْ أَعْبُدٌ وَأَنَا بِخَيْرٍ، وَأُرِيْدُ أَنْ يَكُوْنَ عَمَلِيْ صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ، فَقَالَ عُمَرُ: فَلَا تَفْعَلْ فَإِنِّي قَدْ أَرَدْتُ مِثْلَ الَّذِيْ أَرَدْتَ وَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَأَقُوْلُ: أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَحْوَجُ إِلَيْهِ مِنِّيْ، وَإِنَّهُ أَعْطَانِيْ مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ: أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَحْوَجُ إِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ: ((يَا عُمَرُ مَا أَتَاكَ اللّٰهُ بِهِ مِنْ هٰذَا الْمَالِ عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَلَا إِشْرَافِ نَفْسٍ فَخُذْهُ، فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ، وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ)).

عبداللہ بن سعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ شام سے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: کیا مجھے جو معلوم ہوا ہے (وہ صحیح ہے) کہ تمھیں مسلمانوں کے اعمال میں سے کسی پر والی (نگران) بنایا جاتا ہے، پھر تمھیں اس کا وظیفہ دیا جاتا ہے اور تم اسے قبول نہیں کرتے؟ میں نے کہا: جی ہاں! میرے پاس گھوڑے یا غلام ہیں، میں خوشحال ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ میرا کام مسلمانوں کے لیے صدقہ ہو جائے۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا نہ کرو، کیونکہ میں نے بھی وہی ارادہ کیا تھا جو تمہارا ارادہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ عطا فرماتے تو میں کہتا: آپ یہ اسے دے دیں جو مجھ سے زیادہ محتاج ہے اور ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کوئی مال پیش کیا تو میں نے کہا: آپ یہ اسے دے دیں جو مجھ سے زیادہ محتاج ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے عمر! اس مال میں سے اللہ تعالیٰ تجھے جو کچھ دے، اسے لے لیا کرو، جبکہ نہ تو تم نے اس کا سوال کیا ہو اور نہ خواہش مند ہی ہو، پھر اسے اپنی ملکیت میں لینے کے بعد صدقہ کردو۔ جو چیز خود بخود نہ ملے تو اس کے پیچھے نہ پڑو۔“

تحقیق وتخریج » صحیح

اسے امام بخاری نے صحیح البخاری (۷۱۶۳) میں تفصیل سے بیان کیا اور امام ابن شہاب الزہری رحمہ اللہ نے سماع کی تصریح کردی ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی سند میں چار صحابۂ کرام نے ایک دوسرے سے روایت بیان کی ہے۔ سیدنا سائب بن یزید، سیدنا حویطب بن عبدالعزیٰ، سیدنا عبداللہ بن السعدی اور سیدنا عمر بن الخطاب۔ رضی اللہ عنہم

[۲۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ، وَمَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ سَمِعَ مَالِكَ بْنَ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: إِنَّ أَمْوَالَ بَنِي النَّضِيْرِ

سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بنو نضیر (یہودیوں کے ایک محارب قبیلے) کے اموال (بغیر کسی قتال کے) بطور مالِ فے عطا فرمائے تھے، ان میں گھوڑے اور گھڑ سوار استعمال نہیں ہوئے، پس یہ

كَانَتْ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُوْلِهِ مِمَّا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَالِصَةً، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ مِنْهُ نَفَقَةَ سَنَةٍ وَمَا بَقِيَ جَعَلَهُ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ.

رسول اللہ ﷺ کے لیے (خاص طور پر، خالص) تھے۔ رسول اللہ ﷺ ان میں سے اپنے گھر والوں کے لیے سالانہ خرچ کرتے اور جو باقی بچ جاتا اسے اللہ کے راستے میں گھوڑوں اور ہتھیاروں کی تیاری پر لگا دیتے تھے۔

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيْثِ: يَحْبِسُ مِنْهُ نَفَقَةَ سَنَتِهِ.

ابوبکر (الحمیدی) نے کہا: بعض اوقات سفیان بن عیینہ اس حدیث میں یہ الفاظ بیان فرماتے تھے: آپ ان میں سے ایک سال کا خرچ رکھ لیتے تھے۔

تحقیق تخریج» سنده صحيح

اسے البخاری (۲۹۰۴) اور مسلم (۱۷۵۷/۴۵۷۵) نے بھی روایت کیا ہے۔

فائدہ: بنونضیر یہودیوں کا وہ قبیلہ تھا جنھوں نے نبی کریم ﷺ کو شہید کرنے اور اسلام کو مٹانے کی پوری کوشش کی تھی لہٰذا غزوۂ خندق کے بعد ان کے خلاف کارروائی کی گئی اور اللہ تعالیٰ کی مدد سے اہلِ ایمان کو بغیر جنگ کے فتح حاصل ہوئی۔

[۲۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ السِّخْتِيَانِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ السُّلَمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: أَلَا لَا تُغْلُوْا صُدُقَ النِّسَاءِ فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا، أَوْ تَقْوَى عِنْدَ اللّٰهِ كَانَ أَوْلَاكُمْ أَوْ أَحَقَّكُمْ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ، مَا عَلِمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ، وَلَا أَنْكَحَ ابْنَةً مِنْ بَنَاتِهِ عَلَى أَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أُوْقِيَّةً، وَإِنَّ أَحَدَكُمُ الْيَوْمَ لَيُغْلِي بِصَدُقَةِ الْمَرْأَةِ حَتَّى تَكُوْنَ لَهَا عَدَاوَةٌ فِي نَفْسِهِ وَيَقُوْلُ: كَلِفْتُ إِلَيْكَ عَلَقَ الْقِرْبَةِ قَالَ: وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًّا فَلَمْ أَدْرِ مَا عَلَقُ الْقِرْبَةِ.

ابوالعجفاء السُّلمی (صدوق حسن الحدیث راوی) سے روایت ہے کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: سن لو! عورتوں کے حق مہر میں غُلو (زیادتی) نہ کرو، کیونکہ اگر یہ دنیا میں عزت اور آخرت میں تقویٰ والی بات ہوتی تو تم میں سے اس کے سب سے زیادہ مستحق نبی ﷺ ہوتے۔ میرے علم میں نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بارہ اوقیے چاندی سے زیادہ (حق مہر پر) کسی بیوی سے نکاح کیا اور نہ اس سے زیادہ (حق مہر پر) کسی بیٹی کا نکاح کیا تھا۔ آج کل تم میں سے ہر آدمی اپنی بیوی کے حق مہر میں غلو کرتا ہے حتیٰ کہ (بعد میں) اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان عداوت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ کہتا ہے: میں نے تیرے لیے بڑی تکلیف برداشت کی ہے۔ یہاں تک کہ مجھے مشکیزے کی رسی بھی

اٹھانی پڑی۔ (ابوالعجفاء نے) کہا: میں نوجوان لڑکا تھا، لہٰذا میں نہیں جانتا تھا کہ علق القربۃ (مشک کی رسی) سے کیا مراد ہے؟

قَالَ: وَأُخْرَى يَقُولُونَهَا لِبَعْضِ مَنْ يُقْتَلُ فِي مَغَازِيكُمْ هَذِهِ قُتِلَ فُلَانٌ شَهِيدًا، أَوْ مَاتَ فُلَانٌ شَهِيدًا، وَلَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ قَدْ أَوْقَرَ دَفَّ رَاحِلَتِهِ أَوْ عَجُزَهَا ذَهَبًا، أَوْ وَرِقًا يَلْتَمِسُ التِّجَارَةَ فَلَا تَقُولُوا ذَاكُمْ، وَلَكِنْ قُولُوا كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، أَوْ كَمَا قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ: ((مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ))

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور دوسری بات جو (عموماً) لوگ تمہارے ان بعض ساتھیوں کے بارے میں کہتے ہیں جو ان جنگوں میں قتل ہو جاتے ہیں: فلاں شہید ہو گیا یا فلاں شہادت کی موت مرا ہے، حالانکہ ممکن ہے اس نے اپنے اونٹ پر آگے پیچھے سونے چاندی کا بوجھ لاد رکھا ہو، اس سے وہ تجارت کا خواہاں ہو۔ پس تم یہ نہ کہو، بلکہ اس طرح کہو جس طرح محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ کے راستے میں قتل کیا جائے تو وہ جنت میں ہے۔“

قَالَ سُفْيَانُ: كَانَ أَيُّوبُ أَبَدًا يَشُكُّ فِيهِ هَكَذَا وَقَالَ سُفْيَانُ: فَإِنْ كَانَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَ بِهِ هَكَذَا وَإِلَّا فَلَمْ يُحْفَظْ.

سفیان نے فرمایا: (راویٔ حدیث) ایوب ہمیشہ اس روایت کے الفاظ میں شک میں رہے ہیں، نیز سفیان نے کہا: اگر حماد بن زید نے بھی اسی طرح اس روایت کو بیان کیا ہے (تو یہ محفوظ ہے) ورنہ یہ محفوظ نہیں۔

تحقیق وتخریج » حسن

اسے ابوداود (۲۱۰۶) ترمذی (۱۱۱۴ وقال: هذا حديث حسن صحيح) نسائی (۳۳۴۹) اور ابن ماجہ (۱۸۸۷) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے اور حاکم اور ذہبی (المستدرک: ۲/ ۱۰۹، ۱۷۵، ۱۷۶) اور ابن حبان (الاحسان: ۴۶۰۱) نے صحیح قرار دیا ہے۔

بعض سندوں میں محمد بن سيرين عن أبي العجفاء ہے اور بعض میں: ابن سيرين نبئت عن أبي العجفاء ہے لیکن مسند احمد (۱/ ۴۸) التاریخ الصغیر للبخاری (الاوسط: ۱/ ۲۶۹) اور النکت الظراف (۸/ ۱۱۴) میں محمد بن سیرین کی ابوالعجفاء سے تصریحِ سماع موجود ہے اور ابوالعجفاء جمہور کے نزدیک موثق ہونے کی وجہ سے صدوق حسن الحدیث راوی ہیں۔

[٢٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيْدَ، أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: أَرْسَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى شَيْخٍ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ مِنْ أَهْلِ دَارِنَا قَدْ أَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ فَجِئْتُ مَعَ الشَّيْخِ إِلَى عُمَرَ وَهُوَ فِي الْحِجْرِ، فَسَأَلَهُ عُمَرُ عَنْ وِلَادٍ مِنْ وِلَادِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ الشَّيْخُ: أَمَّا النُّطْفَةُ فَمِنْ فُلَانٍ، وَأَمَّا الْوَلَدُ فَعَلَى فِرَاشِ فُلَانٍ، فَقَالَ عُمَرُ صَدَقْتَ وَلَكِنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَضَى بِالْفِرَاشِ فَلَمَّا وَلَّى الشَّيْخُ دَعَاهُ عُمَرُ فَقَالَ أَخْبِرْنِي عَنْ بِنَاءِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ: إِنَّ قُرَيْشًا تَقَوَّتْ لِبِنَاءِ الْكَعْبَةِ فَعَجَزُوْا وَاسْتَقْصَرُوْا فَتَرَكُوْا بَعْضَهَا فِي الْحِجْرِ فَقَالَ عُمَرُ: صَدَقْتَ.

ابو یزید المکی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ہمارے اہلِ خانہ میں سے بنو زہرہ کے ایک شیخ کو پیغام بھیج کر بلایا، جنہوں نے جاہلیت (قبل از اسلام کے دور) کو پایا تھا۔ میں اس شیخ کے ساتھ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور وہ حجر (بیت اللہ کے پہلو) میں تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے جاہلیت کی اولادوں کے بارے میں پوچھا، اس شیخ نے کہا: نطفہ تو فلاں شخص کا تھا اور فلاں شخص کے بستر پر پیدا ہوا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تُو نے سچ کہا لیکن رسول اللہ ﷺ نے بستر والے کے بارے میں فیصلہ فرمایا تھا۔ پھر جب وہ شیخ واپس لوٹا تو عمر رضی اللہ عنہ نے اسے بلایا اور کہا: مجھے کعبہ کی تعمیر کے بارے میں بتاؤ، تو اس نے کہا: قریش کے پاس تعمیر کعبہ کے لیے رقم کم تھی، لہٰذا وہ عاجز آ گئے اور انھوں نے کمی کی۔ حجر (حطیم) کا بعض حصہ انھوں نے چھوڑ دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تُو نے سچ کہا ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے ابن ماجہ (۲۰۰۵) نے بھی مختصراً روایت کیا ہے۔ ابو یزید المکی کی توثیق درج ذیل علماء سے ثابت ہے:

العجلی (تاریخ الثقات: ۲۲۸۷ وقال: ''مکي تابعي ثقة'') ترمذی (۱۸۱۰ وقال: ھذا حدیث حسن صحیح غریب) ابن خزیمہ (الصحیح: ۱۶۷۱) ابن حبان (الاحسان: ۲۰۹۳، الثقات: ۵/ ۵۷۸، ۷/ ۶۵۷) حاکم والذہبی (المستدرک: ۴/ ۲۳۷، ۲۳۸ ح ۷۵۹۱) اور بوصیری (مصباح الزجاجہ زوائد ابن ماجہ: ۲۰۰۵)

[٢٥] أَخْبَرَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، وَكَانَ فِيمَا أُنْزِلَ

سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے منبر پر فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا اور آپ پر کتاب نازل فرمائی اور اس (کتاب) میں رجم والی آیت تھی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے (شادی شدہ زانیوں کو) رجم کیا تھا اور ہم نے آپ کے بعد (ایسے لوگوں کو) رجم کیا۔

عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ فَرَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ. قَالَ سُفْيَانُ: فَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ بِطُوْلِهِ فَحَفِظْتُ مِنْهُ أَشْيَاءَ وَهٰذَا مِمَّا لَمْ أَحْفَظْ مِنْهَا يَوْمَئِذٍ.

سفیان (بن عیینہ) نے کہا: میں نے زہری سے یہ طویل حدیث سنی تھی، پھر میں نے اس میں سے کچھ چیزیں یاد رکھیں اور یہ حدیث میں نے اس دن یاد نہیں رکھی تھی۔

تحقیق وتخریج » صحیح

اسے بخاری (۷۳۲۳) اور مسلم (۱۶۹۱[۴۴۱۸]) نے بھی روایت کیا ہے۔ امام ابن شہاب الزہری نے صحیح مسلم میں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے سماع کی تصریح کردی ہے۔

فائدہ: امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے یہ لمبی حدیث بذاتِ خود امام زہری رحمہ اللہ سے سنی تھی لیکن حدیث کا مذکورہ حصہ انھوں نے امام معمر بن راشد رحمہ اللہ سے سنا تھا، جیسا کہ وضاحت فرمادی۔

[۲۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: أَتَيْنَا الزُّهْرِيَّ فِيْ دَارِ ابْنِ الْجَوَّازِ، فَقَالَ: إِنْ شِئْتُمْ حَدَّثْتُكُمْ بِعِشْرِيْنَ حَدِيْثًا، وَإِنْ شِئْتُمْ حَدَّثْتُكُمْ بِحَدِيْثِ السَّقِيْفَةِ وَكُنْتُ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَاشْتَهَيْتُ أَنْ لَا يُحَدِّثَ بِهِ لِطُوْلِهِ فَقَالَ الْقَوْمُ: حَدِّثْنَا بِحَدِيْثِ السَّقِيْفَةِ فَحَدَّثَنَا بِهِ الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ فَحَفِظْتُ مِنْهُ أَشْيَاءَ، ثُمَّ حَدَّثَنِيْ بَقِيَّتَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ مَعْمَرٌ.

سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ہم ابن الجواز کے گھر میں زہری کے پاس آئے تو انھوں نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمھیں بیس (۲۰) حدیثیں سناتا ہوں اور اگر چاہو تو سقیفہ (بنی ساعدہ) والی حدیث سناتا ہوں۔ میں لوگوں میں سب سے چھوٹا تھا، لہٰذا میں یہ چاہتا تھا کہ وہ یہ لمبی حدیث بیان نہ کریں، تو لوگوں نے کہا: آپ ہمیں سقیفہ والی حدیث سنائیں، پھر ہمیں زہری نے اس سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی تو میں نے کچھ چیزیں یاد کرلیں، پھر بعد میں باقی حدیث مجھے معمر (بن راشد) نے سنائی تھی۔

تحقیق وتخریج » صحیح

دیکھئے حدیث سابق: ۲۵

[۲۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ: أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ:

سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے منبر پر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''میرے بارے میں اس طرح مبالغہ مت کرنا، جس طرح نصاریٰ نے (عیسیٰ) ابن مریم علیہ السلام کے بارے میں مبالغہ کیا، میں تو اللہ کا بندہ

((لَا تُطْرُوْنِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ فَقُوْلُوْا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ)).

ہوں لہٰذا یوں کہو: اس (اللہ) کا بندہ اور اس کا رسول۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے بخاری (۳۴۴۵ عن الحمیدی) نے بھی روایت کیا اور صحیح البخاری میں حدیث کے آخری الفاظ درج ذیل ہیں:
"فقولوا: عبد الله ورسوله" پس تم لوگ یوں کہو: اللہ کے بندے اور اس کے رسول ﷺ۔

[**۲۸**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ يُخْبِرُ بِذَلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ)).

سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے منبر پر حدیث بیان کی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اعمال تو صرف نیتوں کے ساتھ ہیں اور ہر آدمی کے لیے وہی ہے جس کی وہ نیت کرتا ہے، پس جس نے اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے اور جس نے دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے اپنا گھر بار چھوڑا تو اس کی ہجرت اسی (مقصد) کے لیے ہے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے بخاری (ح:۱ عن الحمیدی مختصراً) اور مسلم (۱۹۰۷[۴۹۲۷]) نے بھی روایت کیا ہے۔
فائدہ: یہی حدیث ابویعلی النسفی اور عمر بن محمد سہروردی الصوفی نے البخاری عن الحمیدی کی سند سے مکمل متن سے بیان کی ہے۔
دیکھئے القند فی ذکر علماء سمرقند (ص ۱۵۹) اور عوارف المعارف (ص ۲۵۱)

[٢٩] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَبِيحٍ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ عَلَى الْمِنْبَرِ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ دِيكًا نَقَرَنِي ثَلَاثَ نَقَرَاتٍ أَوْ نَقَدَنِي ثَلَاثَ نَقَدَاتٍ فَقُلْتُ: أَعْجَمِيٌّ وَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُ هَذَا الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِي إِلَى هَؤُلَاءِ السِّتَّةِ الَّذِينَ قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ عُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَالزُّبَيْرُ، وَطَلْحَةُ، وَعَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فَمَنِ اسْتُخْلِفَ فَهُوَ الْخَلِيفَةُ.

معدان بن ابی طلحہ یعمری سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے منبر پر فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا، گویا ایک مرغ نے مجھے تین بار ٹھونگے لگائے تو میں نے کہا: کیا عجمی (غیر عربی) ہے؟ اور میں نے اس بات (خلافت) کو اپنے بعد ان چھ آدمیوں کے سپرد کر دیا ہے جن سے رسول اللہ ﷺ اپنی وفات تک راضی تھے: عثمان، علی، زبیر، طلحہ، عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم لہٰذا یہ جسے خلیفہ بنائیں تو وہی خلیفہ ہے۔

تحقیق وتخریج » صحیح

اسے امام مسلم (٥٦٧[١٢٥٨]) نے قتادہ کی سند سے طویل متن کے ساتھ بیان کیا ہے اور اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! میں نے شہروں کے امراء کو اس لیے مقرر کیا ہے کہ ((**لیعدلوا بینھم ولیعلموا الناس دینھم وسنة نبیھم** ﷺ)) تا کہ وہ لوگوں کے درمیان انصاف کریں، انہیں دین اور نبی ﷺ کی سنت سکھائیں۔

یہ حدیث امام شعبہ نے بھی امام قتادہ سے بیان کی ہے۔ دیکھئے صحیح مسلم (١٢٥٩) لہٰذا قتادہ کی یہ روایت سماع پر محمول ہے، وللہ الحمد۔ نیز دیکھئے حدیث سابق: ١٠

نیز یہ حدیث مسند ابوعوانہ (٤١٠/١) میں بھی امام حمیدی کی سند سے موجود ہے۔

[٣٠] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ: أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِذَا صَلَّى صَلَاةً جَلَسَ لِلنَّاسِ فَمَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ كَلَّمَهُ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ حَاجَةٌ قَامَ فَدَخَلَ قَالَ: فَصَلَّى صَلَوَاتٍ لَا يَجْلِسُ لِلنَّاسِ فِيهِنَّ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَحَضَرْتُ الْبَابَ فَقُلْتُ: يَا يَرْفَأُ أَبِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ جب نماز پڑھتے تو لوگوں کے لیے بیٹھ جاتے، پھر جس کی کوئی ضرورت ہوتی تو اس سے باتیں کرتے اور اگر کسی کی ضرورت نہ ہوتی تو کھڑے ہو کر (اپنے گھر تشریف لے جاتے۔ پھر آپ نے کئی نمازیں پڑھیں لیکن ان کے بعد وہ لوگوں کے لیے نہیں بیٹھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: پھر میں دروازے کے پاس گیا تو (سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے غلام سے) کہا: اے یرفا!

شَكَاةٌ؟ فَقَالَ: مَا بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ شَكْوَى فَجَلَسْتُ، فَجَاءَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَجَلَسَ فَخَرَجَ يَرْفَأُ فَقَالَ: قُمْ يَا ابْنَ عَفَّانَ، قُمْ يَاابْنَ عَبَّاسٍ فَدَخَلَا عَلَى عُمَرَ فَإِذَا بَيْنَ يَدَيْهِ صُبَرٌ مِنْ مَالٍ عَلَى كُلِّ صُبْرَةٍ مِنْهَا كَتِفٌ فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي نَظَرْتُ فِي أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ فَوَجَدْتُكُمَا مِنْ أَكْثَرِ أَهْلِهَا عَشِيْرَةً، فَخُذَا هَذَا الْمَالَ فَاقْتَسِمَاهُ، فَمَا كَانَ مِنْ فَضْلٍ فَرُدَّا، فَأَمَّا عُثْمَانُ فَحَثَا وَأَمَّا أَنَا فَجَثَوْتُ لِرُكْبَتَيَّ، وَقُلْتُ: وَإِنْ كَانَ نُقْصَانًا رَدَدْتَ عَلَيْنَا، فَقَالَ عُمَرُ شِنْشِنَةٌ مِنْ أَخْشَنَ -يَعْنِي حَجَرًا مِنْ جَبَلٍ- أَمَا كَانَ هَذَا عِنْدَ اللهِ إِذْ مُحَمَّدٌ وَأَصْحَابُهُ يَأْكُلُوْنَ الْقِدَّ فَقُلْتُ: بَلَى وَاللهِ لَقَدْ كَانَ هَذَا عِنْدَ اللهِ وَمُحَمَّدٍ ﷺ حَيٌّ، وَلَوْ عَلَيْهِ فُتِحَ لَصَنَعَ فِيهِ غَيْرَ الَّذِيْ تَصْنَعُ، قَالَ: فَغَضِبَ عُمَرُ وَقَالَ: إِذَنْ صَنَعَ مَاذَا؟ قُلْتُ: إِذًا لَأَكَلَ وَأَطْعَمَنَا، قَالَ: فَنَشَجَ عُمَرُ حَتَّى اخْتَلَفَتْ أَضْلَاعُهُ، ثُمَّ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي خَرَجْتُ مِنْهَا كَفَافًا فَلَا لِي وَلَا عَلَيَّ.

کیا امیر المومنین بیمار ہیں؟ اس نے جواب دیا: امیر المومنین کو کوئی بیماری نہیں۔ تو میں بیٹھ گیا، پھر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ آ کر بیٹھ گئے۔ یرفأ (سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے غلام) نے آ کر کہا: اے ابن عفان! اٹھیں، اے ابن عباس! اٹھیں۔ پھر وہ دونوں عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اندر تشریف لے گئے تو دیکھا کہ ان کے سامنے مال کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں اور ہر ڈھیر پر بکری کی چوڑی پڑی ہوئی ہے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے مدینے والوں کے بارے میں غور و فکر کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ تمہارا خاندان سب سے زیادہ ہے، لہٰذا یہ مال لے کر تقسیم کر دو اور جو باقی رہ جائے تو اسے واپس کر دینا۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے تو چلو بھرنا شروع کر دیئے اور میں نے زمین پر گھٹنے لگا دیئے اور کہا: اور اگر کمی ہوئی تو کیا آپ ہم پر لوٹا دیں گے؟ پس عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پہاڑ کا پتھر ہے۔ کیا یہ اللہ کے پاس نہیں تھا جب محمد ﷺ اور آپ کے صحابہ چمڑہ تک کھاتے تھے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، اللہ کی قسم! یہ اللہ تعالیٰ کے پاس تھا اور محمد ﷺ زندہ تھے اور اگر ان پر اسے کھول دیا جاتا تو رسول اللہ ﷺ وہ نہ کرتے جو آپ رضی اللہ عنہ کرتے ہیں؟ یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ غصے میں آ گئے اور کہا: پھر وہ کیا کرتے؟ میں نے کہا: وہ خود بھی کھاتے اور ہمیں بھی کھلاتے۔ پس سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہچکیوں کے ساتھ زار و قطار رونے لگے، پھر انھوں نے فرمایا: میں چاہتا تھا کہ میں اس ذمہ داری سے برابر برابر نکل جاتا، نہ میرے لیے کچھ ہوتا اور نہ مجھ پر کسی کا بوجھ ہوتا۔

تحقیق و تخریج » سندہ صحیح

اسے ابن سعد (الطبقات: ۳/ ۲۸۸) بزار (البحر الزخار: ۱/ ۲۰۹) اور یعقوب بن سفیان الفارسی (المعرفۃ والتاریخ: ۱/ ۵۲۱ عن الحمیدی) نے روایت کیا ہے۔

شنشنہ اور نشنشہ کے اختلاف کے لیے دیکھئے مسند عمر للامام یعقوب بن شیبہ (ص: ۹۸، ۹۹)

فائدہ: پہاڑ کا پتھر سے مراد یہ ہے کہ تم پہاڑ کے پتھر سے سخت اور جری ہو۔

[۳۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مِسْعَرٍ وَغَيْرِهِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: لَوْ عَلَيْنَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ (۵/ المائدة:۳) لَاتَّخَذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا، فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي لَأَعْلَمُ أَيَّ يَوْمٍ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ نَزَلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ وَفِي يَوْمِ جُمُعَةٍ.

سیدنا طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودیوں میں سے ایک یہودی نے سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر ہم پر یہ آیت نازل ہوتی ''آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے دینِ اسلام پسند کر لیا۔'' تو ہم اس دن کو ضرور عید بنا لیتے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس دن کو جانتا ہوں جب یہ آیت نازل ہوئی تھی، یہ آیت عرفات کے دن (۹/ ذوالحجہ) اور جمعہ کے دن نازل ہوئی تھی۔

تحقیق وتخریج » صحیح

اسے بخاری (۷۲۶۸ عن الحمیدی) اور مسلم (۳۰۱۷ [۷۵۲۵۔۷۵۲۷]) نے بھی روایت کیا ہے۔

تنبیہ: یہ حدیث ابن عیینہ کے دادا استاذ قیس بن مسلم سے ابو عمیس عتبہ بن عبداللہ المسعودی رحمہ اللہ نے بھی بیان کی ہے۔
(دیکھئے صحیح البخاری: ۴۵، صحیح مسلم، دارالسلام: ۷۵۲۷)

لہٰذا یہ حدیث بلا شک وشبہ صحیح ہے۔

نیز امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا:

"سَمِعَ سُفْيَانُ مِنْ مِسْعَرٍ وَمِسْعَرٌ قَيْسًا وَقَيْسٌ طَارِقًا"

یہ حدیث سفیان (بن عیینہ) نے مسعر (بن کدام) سے سنی، مسعر نے قیس (بن مسلم) سے اور قیس نے طارق (بن شہاب رضی اللہ عنہ) سے سنی ہے۔ (صحیح البخاری: ۷۲۶۸)

نیز اس حدیث کے صحیح شواہد بھی ہیں:

۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما. (سنن الترمذی: ۳۰۴۴ وقال: ''حسن غریب'' وسندہ صحیح)

۲: عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ. (تفسیر ابن جریر الطبری: ۴/ ۳۳۶ ح ۱۱۱۲۹، وسندہ حسن)

※ سفیان ثوری (ثقہ مدلس) کی روایت میں یومِ جمعہ کے بارے میں شک کا اظہار کیا گیا ہے اور یقین کے مقابلے میں شک کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔

[۳۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَبِيدٍ، عَنِ ابْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ خَطَبَ النَّاسَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ كَقِيَامِي فِيكُمْ فَقَالَ: ((أَكْرِمُوا أَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَظْهَرُ الْكَذِبُ حَتَّى يَشْهَدَ الرَّجُلُ وَلَمْ يُسْتَشْهَدْ، وَيَحْلِفُ وَلَمْ يُسْتَحْلَفْ، أَلَا لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ فَإِنَّ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ، أَلَا مَنْ سَرَّتْهُ بُحْبُحَةُ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْفَذِّ وَهُوَ مِنَ الِاثْنَيْنِ أَبْعَدُ، أَلَا وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ.))

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے مقام جابیہ پر لوگوں کو خطبہ دیا تو فرمایا: جس طرح میں تمہارے سامنے کھڑا ہوں، اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے کھڑے ہو کر فرمایا: ''میرے صحابہ کی عزت و احترام کرو، پھر وہ جو ان کے قریب ہیں (یعنی تابعین) پھر وہ جو ان کے قریب ہیں (یعنی تبع تابعین) پھر جھوٹ ظاہر ہو جائے گا، حتی کہ آدمی گواہی دے گا اور اس سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی یا قسم کھائے گا اور اس سے قسم کھانے کا مطالبہ نہیں کیا گیا ہوگا۔ خبردار! کوئی آدمی بھی کسی عورت کے ساتھ اکیلا نہ ہو کیونکہ ان دونوں کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ خبردار! جسے وسیع اور خوبصورت جنت چاہیے تو وہ جماعت کو لازم پکڑ لے، کیونکہ اکیلے کے ساتھ شیطان ہوتا ہے اور (اس کی بہ نسبت) وہ دو سے دور ہوتا ہے۔ آگاہ رہو! جسے اپنی نیکی اچھی لگے اور اپنا گناہ برا لگے تو وہ شخص مومن ہے۔''

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے امام شافعی (المسند: ص۲۴۴) نے امام سفیان بن عیینہ کی سند سے روایت کیا اور بغوی نے شرح السنۃ (۹/ ۲۷، ح ۲۲۵۳) میں امام شافعی کی سند سے روایت کیا ہے۔

سلیمان بن یسار رحمہ اللہ ۲۴ھ میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد پیدا ہوئے تھے، لہٰذا یہ سند منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

اس حدیث کا حسن لذاتہ شاہد السنن الکبریٰ للنسائی (۵/ ۳۸۷۔ ۳۸۸ ح ۹۲۲۲) وغیرہ میں ہے، جس کا مفہوم یہی ہے، البتہ بعض الفاظ میں اختلاف اور تقدیم وتاخیر ہے جو یہاں مضر نہیں۔

دوسرا شاہد مسند عبداللہ بن المبارک (ح ۲۵۶) اور مسند احمد (۱/ ۱۸ ح ۱۱۴ وسندہ صحیح) میں ہے، اسے حاکم (المستدرک: ۱/ ۱۱۳، ۱۱۴ ح ۳۸۷) اور ذہبی نے شیخین کی شرط پر صحیح قرار دیا ہے۔

اس صحیح حدیث میں ''فلیلزم الجماعۃ'' سے مراد صرف تین چیزیں ہیں: ۱: نماز باجماعت۔

۲: صحیح العقیدہ مسلمانوں کا اجماع۔ ۳: صحیح العقیدہ مسلمانوں کے مجمع علیہ خلیفہ (مسلمان حاکم وبادشاہ) کی اطاعت۔

٣: أَحَادِيْثُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی احادیث

[٣٣] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنِي نُبَيْهُ بْنُ وَهْبٍ الْحَجَبِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ)).

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (حج یا عمرے کا) احرام باندھنے والا نہ تو نکاح کرے اور نہ منگنی کرے۔

تحقیق وتخریج » سنده صحیح

اسے امام مسلم (١٤٠٩ [٣٤٤٦]) امام مالک (موطأ روایۃ یحییٰ بن یحییٰ: ١/ ٣٤٨۔٣٤٩ ح ٧٨٨، روایۃ ابن القاسم: ٢٦٦ ص ٣٤٨) اور امام بیہقی (السنن الکبریٰ: ٥/ ٦٥۔٦٦ عن الحمیدی مختصراً) وغیرہم نے روایت کیا ہے۔

مؤطا امام مالک اور صحیح مسلم میں اس حدیث کا متن درج ذیل ہے: ((لا ينكح المحرم ولا ينكح ولا يخطب)) احرام باندھنے والا نہ تو اپنا نکاح کرے اور نہ ہی کسی کا نکاح کرائے اور نہ ہی منگنی کرے۔ (واللفظ لمسلم)

[٣٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنِي نُبَيْهُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: اشْتَكَى عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ عَيْنَيْهِ بِمَلَلٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَسْأَلُهُ بِأَيِّ شَيْءٍ يُعَالِجُهُ فَقَالَ لَهُ أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ: اضْمُدْهَا بِالصَّبِرِ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يُخْبِرُ بِذَلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((يُضْمِدُهَا بِالصَّبِرِ)).

نبیہ بن وہب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ مقام ملل پر عمر بن عبیداللہ بن معمر رحمہ اللہ آشوبِ چشم کا شکار ہو گئے، جبکہ وہ حالتِ احرام میں تھے۔ انھوں نے ابان بن عثمان بن عفان کے پاس یہ پوچھنے کے لیے آدمی بھیجا کہ وہ کس چیز سے علاج کریں؟ تو ابان بن عثمان رحمہ اللہ نے فرمایا: صبر (ایلوا یعنی ایک کڑوی بوٹی مصبّر) کا لیپ کرلیں، کیونکہ میں نے (اپنے والد سیدنا) عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اسے صبر (مصبّر) کا لیپ کرلے۔''

تحقیق وتخریج » سندہ صحیح

اسے مسلم (۱۲۰۴/ ۲۸۸۷۔ ۲۸۸۸) ابوداود (۱۸۳۸) ترمذی (۹۵۲ وقال: ''ھذا حدیث حسن صحیح'') اور بیہقی (السنن الکبریٰ: ۵/۶۲ عن الحمیدی) وغیرہم نے روایت کیا ہے۔

[۳۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ: تَوَضَّأَ عُثْمَانُ عَلَى الْمَقَاعِدِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَقَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يُصَلِّي إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الْأُخْرَى حَتَّى يُصَلِّيَهَا)).

عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام حمران رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے مقاعد (بیٹھنے کی اونچی جگہ) پر تین تین دفعہ (پانی ڈال کر) وضو کیا اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص بھی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے، پھر (دو رکعتیں) نماز پڑھے تو اس نماز اور دوسری نماز کے درمیان، اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں حتی کہ وہ دوسری نماز ادا کرلے۔''

تحقیق وتخریج » سندہ صحیح

اسے مسلم (۲۲۷ [۵۴۰۔۵۴۱]) احمد (المسند: ۱/ ۵۷ ح ۴۰۰) اور بیہقی (بیان خطا من أخطا علی الشافعی: ص ۱۱۹۔۱۲۰، من حدیث الحمیدی) نے روایت کیا ہے۔

نیز دیکھئے موطأ امام مالک (روایہ یحییٰ: ۱/ ۳۰، ۳۱ ح ۵۸، الاتحاف الباسم شرح موطا روایہ ابن القاسم بتحقیقی: ۶/ ۴۷)

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو دوسری سند کے ساتھ عروہ بن الزبیر سے روایت کیا ہے۔ (صحیح البخاری: ۱۶۰)

[۳۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ: حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذُبَابٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ صَلَّى بِأَهْلِ مِنًى أَرْبَعًا فَأَنْكَرَ النَّاسُ عَلَيْهِ ذَلِكَ فَقَالَ: إِنِّي تَأَهَّلْتُ بِأَهْلِي بِهَا لَمَّا قَدِمْتُ، وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا تَأَهَّلَ الرَّجُلُ فِي بَلَدٍ فَلْيُصَلِّ بِهِ صَلَاةَ الْمُقِيمِ.))

عبدالرحمٰن ابن ابی ذُباب سے روایت ہے کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے منیٰ والوں کو چار رکعتیں پڑھائیں تو لوگوں نے ان پر اعتراض کیا۔ پھر انھوں نے فرمایا: میں جب یہاں آیا تو اپنی بیوی کی وجہ سے اسے بھی اپنا گھر قرار دے دیا ہے۔ اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب کوئی شخص کسی علاقے میں شادی کرلے تو اسے مقیم شخص کی طرح نماز پڑھنی چاہیے۔''

تحقیق وتخریج » سندہ ضعیف

اسے احمد بن حنبل (المسند :۱/۶۲ ح ۴۴۳) نے بھی روایت کیا ہے۔
اس روایت کی سند دو وجہ سے ضعیف ہے:
① عکرمہ بن ابراہیم الباہلی یا تو اُزدی ضعیف ہے، یا کوئی دوسرا راوی ہے۔
تفصیل کے لیے دیکھئے تعجیل المنفعہ (۲/۲۱-۲۳ مع حاشیۃ المحقق)
② عبدالرحمٰن (بن الحارث) بن ابی ذباب کی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت منقطع ہے۔
امام بیہقی رحمہ اللہ نے فرمایا: ''فھذا منقطع وعکرمة بن إبراھیم ضعیف'' یہ منقطع ہے اور عکرمہ بن ابراہیم ضعیف ہے۔ (معرفۃ السنن والآثار قلمی: ۲/۴۲۵، نسخہ مطبوعہ: ۲/۴۲۹ ح ۱۵۹۷)

اس ضعیف روایت کے مقابلے میں یہ ثابت ہے کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں پوری نماز پڑھی پھر لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! سنت وہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دو ساتھیوں (ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) کی سنت ہے، لیکن اس سال مجھے خوف ہوا کہ لوگ اسے (دو فرضوں کو) ہی سنت یعنی (فرض) نہ سمجھ لیں۔
(السنن الکبریٰ للبیہقی: ۳/۱۴۴، وقال فی معرفۃ السنن الآثار: ۲/۴۴۹ ''باسناد حسن'' وسندہ حسن)

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ دیکھئے صحیح البخاری (۱۰۸۴) اور صحیح مسلم (۶۹۵، ۶۹۶)
سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مکہ میں لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں اور فرمایا: اے مکہ والو! اپنی نماز پوری کرو کیونکہ ہم مسافر ہیں۔ پھر انہوں نے منیٰ میں دو رکعتیں پڑھائیں (امام مالک نے فرمایا:) ہم تک ایسی کوئی بات نہیں پہنچی کہ انہوں نے لوگوں سے اس مقام پر کچھ کہا تھا۔ (مؤطا امام مالک: ۱/۴۰۲، ۴۰۳ ح: ۹۳۰، وسندہ صحیح)
اس سے ثابت ہوا کہ منیٰ میں دو دو رکعتیں ہی نماز پڑھنی چاہیے سوائے مغرب کے جیسا کہ دوسرے دلائل سے ثابت ہے۔

٤: أَحَادِيْثُ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رضي الله عنه
علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی احادیث

[۳۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، أَخْبَرَنِيْ حَسَنٌ، وَعَبْدُاللهِ ابْنَا مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيْهِمَا، أَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وسلم نَهَى عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ، وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ.

محمد بن علی بن ابی طالب (یعنی ابن الحنفیہ رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ (میرے والد محترم) علی رضی اللہ عنہ نے (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاحِ متعہ سے منع فرما دیا تھا اور آپ نے خیبر کے موقع پر گھریلو گدھوں کے گوشت سے بھی منع فرما دیا تھا۔

قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي أَنَّهُ نَهَى عَنْ لُحُوْمِ الْأَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ وَلَا يَعْنِي نِكَاحَ الْمُتْعَةِ.

سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے کہا: مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے موقع پر گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمادیا تھا اور یہ مراد نہیں کہ اس موقع پر ہی نکاح متعہ سے منع فرمادیا تھا۔

تحقیق وتخریج » سنده صحیح

اسے بخاری (۵۱۱۵) مسلم (۱۴۰۷/۳۴۳۳/۳۴۳۳) اور یعقوب بن سفیان الفارسی (کتاب المعرفۃ والتاریخ: ۲/۴۲۷ عن الحمیدی) نے روایت کیا ہے۔

فائدہ: سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بعد میں رجوع کر لیا تھا، لہٰذا متعۃ النکاح کے حرام ہونے پر وہ بھی دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے متفق ہیں۔

امام ابوعوانہ الاسفرائینی نے فرمایا: "حدثنا أحمد بن عبد الرحمن: ثنا عمي ح: وحدثنا محمد بن يحيى: ثنا هارون بن معروف وأبو سعيد الجعفي قال: أنبأ ابن وهب ح: وحدثنا محمد بن عوف: ثنا أصبغ بن الفرج عن عبدالله بن وهب قال: أخبرني يونس...... قال يونس: قال ابن شهاب: وسمعت الربيع بن سبرة يحدث عمر بن عبد العزيز وأنا جالس، أنه قال: ما مات ابن عباس حتى رجع عن هذه الفتيا" ربیع بن سبرہ نے عمر بن عبدالعزیز کے سامنے، میری موجودگی میں کہا: ابن عباس نے وفات سے پہلے اس فتوے سے رجوع کر لیا تھا۔ (مسند ابی عوانہ طبع جدیدہ: ۲/۲۷۳ ح ۳۲۸۲، ۳۲۸۴)

ربیع بن سبرہ بن معبد الجہنی ثقہ تابعی تھے اور امام ابن شہاب الزہری مشہور ثقہ امام ہیں، انہوں نے اس سند میں سماع کی تصریح کر دی ہے۔ یونس بن یزید الایلی جمہور محدثین کے نزدیک ثقہ تھے اور امام عبداللہ بن وہب بن مسلم المصری ثقہ امام ہیں۔ انہوں نے سماع کی تصریح کر دی ہے۔

ابن وہب سے یہ حدیث چار راویوں نے بیان کی ہے: احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب، ہارون بن معروف، ابوسعید الجعفی اور اصبغ بن الفرج، رحمہم اللہ۔ ثابت ہوا کہ یہ سند صحیح ہے۔

[**فائدہ:** مشہور تبع تابعی امام ابن جریج رحمہ اللہ نے بھی نکاح متعہ سے رجوع کر لیا تھا۔

(مسند ابی عوانہ: ۲/۲۷۹ ح ۳۳۱۳ وسندہ صحیح، تحقیقی وعلمی مقالات: ۲/۵۴۶)]

[۳۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُوْلُ: أَرَدْتُ أَنْ أَخْطُبَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ابْنَتَهُ ثُمَّ ذَكَرْتُ أَنَّهُ لَا شَيْءَ لِي ثُمَّ ذَكَرْتُ عَائِدَتَهُ وَفَضْلَهُ فَخَطَبْتُهَا فَقَالَ لِي: ((**هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ تُعْطِيهَا إِيَّاهُ؟**)) قُلْتُ: لَا، قَالَ: ((**فَأَيْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِيَّةُ الَّتِي أَعْطَيْتُكَهَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا؟**)) قُلْتُ: هِيَ عِنْدِي، قَالَ: ((**فَائْتِ بِهَا**)) قَالَ: فَجِئْتُ بِهَا فَأَعْطَيْتُهُ إِيَّاهَا فَزَوَّجَنِيهَا فَلَمَّا أَدْخَلَهَا عَلَيَّ قَالَ: ((**لَا تُحْدِثَا شَيْئًا حَتَّى آتِيَكُمَا**)) فَجَاءَنَا وَعَلَيْنَا كِسَاءٌ أَوْ قَطِيفَةٌ، فَلَمَّا رَأَيْنَاهُ تَخَشْخَشْنَا فَقَالَ: مَكَانَكُمَا فَدَعَا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ فَدَعَا فِيهِ ثُمَّ رَشَّهُ عَلَيْنَا فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَهِيَ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَمْ أَنَا؟ قَالَ: ((**هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْكَ، وَأَنْتَ أَعَزُّ عَلَيَّ مِنْهَا**)) قَالَ أَبُوْ عَلِيٍّ بْنَ الصَّوَّافِ: وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْبَصْرِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ.

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کرنے کا ارادہ کیا تو مجھے یاد آیا کہ میرے پاس تو کچھ بھی موجود نہیں، پھر مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمدردی اور عظمت وفضیلت کا خیال آیا تو میں نے آپ سے ان (فاطمہ رضی اللہ عنہا) کا رشتہ مانگ لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے جو اسے (حق مہر میں دے دو؟'' میں نے کہا: کوئی چیز نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ تمہاری حطمی زرہ کہاں ہے جو میں نے فلاں دن تجھے دی تھی؟'' میں نے کہا: وہ میرے پاس موجود ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اسے لے آؤ۔'' میں اسے لے آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دی تو آپ نے اسے (فاطمہ رضی اللہ عنہا کو) میرے نکاح میں دے دیا، پھر جب اسے رخصت کیا تو فرمایا: ''میرے آنے سے پہلے کسی قسم کی بات چیت نہ کرنا۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، جبکہ ہم پر ایک جھالردار چادر یا کمبل پڑا ہوا تھا۔ جب ہم نے آپ کو دیکھا تو ہم چھپنے کی کوشش کرنے لگے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی جگہ پر رہو۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن منگوایا جس میں پانی تھا، اس پر دعا پڑھی اور وہ پانی ہم پر چھڑک دیا۔ میں نے کہا: یارسول اللہ! آپ اس (فاطمہ رضی اللہ عنہا) سے زیادہ محبت کرتے ہیں یا مجھ سے زیادہ محبت کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے تمہارے مقابلے میں اس سے زیادہ محبت ہے اور اس کے مقابلے میں مجھے تم زیادہ عزیز ہو۔''

یہی روایت دوسری سند سے بھی مروی ہے کہ (راوی نے) سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو کوفہ کے منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا۔ پھر مذکورہ روایت کی طرح بیان کیا۔

تحقیق وتخریج » **سنده ضعیف**

اسے احمد بن حنبل (المسند :۱/۸۰) نسائی (خصائص علی:۱۴۶) اور بیہقی (السنن الکبریٰ: ۷/۲۳۴) وغیرہم نے سفیان بن عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

۱: ابو نجیح کے استاد اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے شاگرد کا نام معلوم نہیں، یعنی وہ مجہول راوی ہے۔

۲: عبداللہ بن ابی نجیح مدلس ہیں، اُن کے سماع کی تصریح مطلوب ہے۔

تنبیہ: حطمی زرہ کہاں ہے؟ والی مختصر حدیث سنن ابی داود (۲۱۲۵) اور سنن النسائی (۳۳۷۷) وغیرہما میں موجود ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

[۳۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ سَمِعْتُ عَائِشَ بْنَ أَنَسٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ يَقُولُ: كُنْتُ أَجِدُ مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً فَأَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَتِ ابْنَتُهُ عِنْدِي فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ، فَأَمَرْتُ عَمَّارًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ: ((إِنَّمَا يَكْفِي مِنْهُ الْوُضُوءُ.))

عائش بن انس فرماتے ہیں کہ میں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کوفے کے منبر پر سنا، وہ فرماتے تھے: مجھے کثرت سے مذی آتی تھی، لہٰذا میں نے ارادہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے (اس کے بارے میں) پوچھوں۔ آپ ﷺ کی بیٹی میرے نکاح میں تھی، لہٰذا میں نے بذاتِ خود آپ سے پوچھنے میں شرم محسوس کی اور عمار (بن یاسر رضی اللہ عنہ) سے کہا کہ وہ آپ سے پوچھیں تو انھوں نے آپ سے پوچھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس سے تو صرف وضو کرنا ہی کافی ہے۔''

تحقیق وتخریج » سندہ ضعیف [1]

اسے نسائی (۱۵۴) احمد (المسند :۴/۳۲۰) اور عقیلی (الضعفاء الکبیر: ۳/۱، نسخہ اخری: ۱/۴۴ من حدیث الحمیدی، [وقال: حديث ابن عيينة ومعمر أولى]) وغیرہم نے روایت کیا ہے۔

اس کی سند میں عائش بن انس مجہول الحال راوی ہے، اس کی توثیق صرف ابن حبان سے ثابت ہے اور ایسے مجہول الحال راویوں کے بارے میں اکیلے ابن حبان کی توثیق کافی نہیں، لہٰذا یہ سند ضعیف ہے۔

[1] عائش بن انس کی ابن حبان (الثقات: ۵/۲۸۵) کے علاوہ مزید توثیق مل گئی ہے، والحمدللہ، لہٰذا یہ روایت حسن ہے۔

امام خطیب بغدادی نے فرمایا: ''وطرق هذه الأحاديث مستقيمة وأسانيدها ثابتة، والقولان جميعا صحيحان'' (الاسماء المبہمہ: ۵/۳۹۰)

امام ابن عبدالبر نے فرمایا: ''والحديث ثابت عند أهل العلم صحيح له طرق شتى عن علي وعن المقداد وعن عمار أيضا كلها صحاح حسان، أحسنها......'' (الاستذکار: ۱/۲۳۹)

امام ابوعلی الطوسی نے فرمایا: ''ويقال: هذا حديث حسن صحيح'' (مختصر الاحکام: ۱/۳۳۰ ح ۹۹)

معلوم ہوا کہ عائش بن انس صدوق حسن الحدیث راوی ہیں۔ والحمدللہ

مسند احمد (۶/۵ ح ۲۳۸۲۵ وسندہ حسن) میں ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ، سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے آپس میں مذاکرہ کیا تھا۔ امام عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات بھول گئی کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا یا سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ کو۔ [معاذ]

صحیح یہ ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیدنا مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((مِنْهُ الْوُضُوْءُ)) ''اس (مذی) کی وجہ سے وضو ہے۔'' (صحیح مسلم: ۶۹۶/۳۰۳)
صحیح البخاری (۲۶۹) میں یوں ہے: ((تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ)) ''وضو کر اور اپنا ذکر دھولے۔''

[۴۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِيفٍ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ: أَخْبَرَنِي أَبُو جُحَيْفَةَ قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: هَلْ عِنْدَكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَيْءٌ سِوَى الْقُرْآنِ؟ فَقَالَ: لَا وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِلَّا أَنْ يُعْطِيَ اللّٰهُ عَبْدًا فَهْمًا فِي كِتَابِهِ، أَوْ مَا فِي الصَّحِيفَةِ قُلْتُ: وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: الْعَقْلُ، وَفِكَاكُ الْأَسِيرِ، وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ.

ابو جُحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ کے پاس قرآن کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (منقول) کوئی چیز ہے؟ تو انھوں نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے دانہ اُگایا اور ذی روح کو پیدا کیا! (کچھ بھی نہیں) سوائے اس کے کہ بندے کو اللہ اپنی کتاب کا فہم عطا فرما دے، یا جو کچھ اس صحیفے میں ہے۔ میں نے کہا: اس صحیفے میں کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: دیت (خون بہا) کے مسائل، قیدیوں کا آزاد کرنا اور یہ کہ مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے۔

تحقیق وتخریج » **سنده صحيح**

اسے بخاری (۶۹۰۳، ۶۹۱۵) نے بھی روایت کیا ہے۔ اس صحیح حدیث سے کئی مسئلے ثابت ہیں، مثلاً:

۱: سلف صالحین کا فہم حجت ہے۔

۲: حدیث بھی وحی ہے۔

۳: احادیث کا لکھنا جائز ہے، لہٰذا ممانعت والا حکم منسوخ ہے۔

۴: اگر کوئی مسلمان کسی کافر کو قتل کر دے تو یہ بہت بڑا جرم ہے اور اسلامی حکومت اسے مناسب سزا دے سکتی ہے لیکن مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔

۵: سیدنا علی رضی اللہ عنہ وصی نہیں تھے۔ وغیر ذلک

[۴۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْكَرِيمِ الْجَزَرِيُّ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُوْلُ: أَمَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے اونٹوں کی نگرانی کروں اور (قربانی کے بعد) ان کی جھولیں اور کھالیں تقسیم کر دوں، ذبح کرنے والے کو ان میں سے

أَنْ أَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ، وَأَنْ أَقْسِمَ جِلالَهَا وَجُلُودَهَا، وَأَنْ لا أُعْطِيَ الْجَازِرَ مِنْهَا شَيْئًا، وَقَالَ: ((نَحْنُ نُعْطِيهِ مِنْ عِنْدِنَا.))

کوئی چیز بھی (اُجرت میں) نہ دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم اسے اُجرت اپنی طرف سے دیں گے۔''

تحقیق تخریج » سنده صحیح

اسے بخاری (۱۷۱۶ب) مسلم (۱۳۱۷/۳۱۸۱) اور ابن عبدالبر (التمہید ۲:۱۱۲ من حدیث الحمیدی) نے بھی روایت کیا ہے۔

[٤٢] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ، وَأَنْ أَقْسِمَ جِلالَهَا وَجُلُودَهَا. قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: قَالَ سُفْيَانُ: لَمْ يَزِدْنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَلَى هَذَا فَأَمَّا عَبْدُالْكَرِيمِ فَحَدَّثَنَا أَتَمَّ مِنْ هَذَا.

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ کے قربانی کے اونٹوں کی نگرانی کروں اور ان کی جھولیں اور کھالیں دونوں تقسیم کر دوں۔ سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے کہا: ابن ابی نجیح نے صرف اتنی ہی حدیث بیان کی، جبکہ عبدالکریم (الجزری) کی حدیث ابن ابی نجیح کی حدیث کے مقابلہ میں زیادہ مکمل ہے۔

تحقیق تخریج » صحیح

اسے بخاری (۱۷۱۶، الف) اور ابن عبدالبر (التمہید ۲:۱۱۲، من حدیث الحمیدي مختصراً) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے حدیث سابق: ۴۱

[٤٣] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ مُجَاهِدًا يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْهُ تُسَبِّحِينَ اللَّهَ عِنْدَ مَنَامِكِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتَحْمَدِينَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ،

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس خادم مانگنے کے لیے آئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تجھے اس سے بہتر چیز نہ بتا دوں؟ سوتے وقت ۳۳ دفعہ سبحان اللہ، ۳۳ دفعہ الحمد للہ اور ۳۴ دفعہ اللہ اکبر پڑھو۔''

وَتُكَبِّرِيْنَ اللّٰهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ)) ثُمَّ قَالَ سُفْيَانُ: إِحْدَاهُنَّ أَرْبَعٌ وَ ثَلَاثُوْنَ، قَالَ عَلِيٌّ فَمَا تَرَكْتُهَا مُنْذُ بَعْدُ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا لَهُ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّيْنَ، قَالَ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّيْنَ.

پھر (بعد میں) سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ان میں سے ایک ۳۴ کا عدد ہے۔ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے جب سے انھیں رسول اللہ ﷺ سے سنا کبھی ترک نہیں کیا۔ لوگوں نے پوچھا: صفین والی رات بھی نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صفین والی رات بھی ترک نہیں کیا۔

تحقیق تخریج » سنده صحیح

اسے بخاری (۵۳۶۲ عن الحمیدی) اور مسلم (۲۷۲۷/۶۹۱۷) نے بھی روایت کیا ہے۔

[٤٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: أَنَّ فَاطِمَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ: ((لَا أُعْطِيْكِ خَادِمًا، وَأَدَعُ أَهْلَ الصُّفَّةِ تَطْوَى بُطُوْنُهُمْ مِنَ الْجُوْعِ، أَلَا أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْهُ)) ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْأَوَّلِ إِلَى آخِرِهِ.

سائب بن مالک الکوفی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی ﷺ کے پاس فاطمہ رضی اللہ عنہا خادم مانگنے کے لیے آئیں تو آپ نے فرمایا: ''میں تجھے خادم نہیں دے سکتا، میں اہلِ صفہ کو چھوڑ دوں؟ جبکہ اہلِ صفہ کے پیٹ بھوک سے دہرے ہو رہے ہیں۔ کیا میں تجھے اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ پھر سائب بن مالک نے عبیداللہ بن ابی یزید جیسی حدیث (۴۳) آخر تک بیان کی۔

تحقیق تخریج » سنده حسن

اسے احمد (المسند: ۱/ ۷۹، ۱۰۶، ۱۰۷) طحاوی (شرح معانی الآثار: ۳/ ۲۳۳، ۲۹۸) اور طبرانی (کتاب الدعاء: ۳۱ من حدیث الحمیدی وغیرہ) نے بھی روایت کیا ہے۔

عطاء بن السائب سے یہ حدیث دو راویوں نے بیان کی ہے: حماد بن سلمہ اور سفیان بن عیینہ۔

جمہور محدثین کے نزدیک حماد بن سلمہ کا عطاء بن السائب سے سماع ان کے اختلاط سے پہلے کا ہے۔

(دیکھئے کتاب: التقیید والایضاح للعراقی ص ۴۴۳، [نیز دیکھئے اضواء المصابیح: ۲/ ۴۷۱، معاذ])

اور حافظ عراقی کے نزدیک سفیان بن عیینہ کا سماع بھی ان (عطاء) کے اختلاط سے پہلے کا ہے۔[1]

(التقیید والایضاح للعراقی: ص ۴۴۳)

---

[1] امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''سمعت عطاء يكثر التلبية فى الطواف، وكان يحرم من الكوفة، وسمعت منه قديما، ثم قدم علينا قدمة فسمعته يحدث ببعض ما كنت سمعت منه فيخلط فيه، فاتقيته واعتزلته''.

(المعرفۃ والتاریخ: ۲/ ۷۰۸ وسندہ صحیح، نیز آنے والی حدیث: ۵۸۳ میں سفیان کا قول دیکھیں) [معاذ]

[٤٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَمَّنْ حَدَّثَهُ قَالَ: فَقَالَ لَهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُتْبَةَ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّيْنَ قَالَ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّيْنَ ذَكَرْتُهَا مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ.

کسی (نامعلوم) راوی سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عتبہ نے (علی رضی اللہ عنہ سے) کہا: اور صفین والی رات بھی آپ رضی اللہ عنہ نے تسبیح نہیں چھوڑی؟ انھوں نے فرمایا: صفین والی رات بھی نہیں، مجھے رات کے آخری حصے میں یاد آ گیا تھا۔

تحقیق وتخریج » سنده ضعيف

اسے طبرانی (کتاب الدعاء: ۲۳۱ من حدیث الحمیدي) نے بھی روایت کیا ہے۔

اس سند میں حصین کا استاد نامعلوم راوی ہے، لہٰذا یہ سند ضعیف ہے۔

[٤٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ زِيَادٍ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيْمِرَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتِ: ائْتِ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ فَسَلْهُ فَإِنَّهُ كَانَ يَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَسَأَلْتُ عَلِيًّا فَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ لِلْمُقِيْمِ، وَثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيْهِنَّ لِلْمُسَافِرِ.))

شریح بن ہانی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے موزوں پر مسح کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر پوچھو، کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوات (جہادی لشکروں) میں شامل رہتے تھے۔ پھر میں نے علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ''مقیم کے لیے (مسح کی مدت) ایک دن رات اور مسافر کے لیے تین دن رات ہے۔''

تحقیق وتخریج » صحيح

اسے عبدالرزاق نے بھی مصنف (۷۸۸) میں روایت کیا ہے۔

یزید بن ابی زیاد چونکہ مشہور ضعیف راوی ہے، لہٰذا یہ سند ضعیف ہے، لیکن اس حدیث کو امام مسلم (۲۷۶/۶۳۹ـ۶۴۱) نے الحكم بن عتيبة عن القاسم بن المخيمرة کی سند سے روایت کیا ہے اور حکم بن عتیبہ کے سماع کی تصریح سنن ابن ماجہ (۵۵۲ وسندہ صحیح) میں موجود ہے، لہٰذا اس صحیح شاہد کی بنا پر مذکورہ روایت بھی صحیح ہے۔

[٤٧] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي أَبُو السَّوْدَاءِ عَمْرُو النَّهْدِيُّ، عَنِ ابْنِ عَبْدِخَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَمْسَحُ ظُهُورَ قَدَمَيْهِ، وَيَقُولُ: لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَسَحَ عَلَى ظُهُورِهِمَا لَظَنَنْتُ أَنَّ بُطُونَهُمَا أَحَقُّ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنْ كَانَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَهُوَ سُنَّةٌ، وَإِنْ كَانَ عَلَى غَيْرِ الْخُفَّيْنِ فَهُوَ مَنْسُوخٌ.

عبد خیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو قدموں کی پشت (اوپر والے حصے) پر مسح کرتے ہوئے دیکھا اور آپ فرما رہے تھے: اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوپر والے حصے پر مسح کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں ضرور یہ گمان کرتا کہ ان کا نچلا حصہ مسح کرنے کا زیادہ حقدار ہے۔

ابوبکر (الحمیدی رحمہ اللہ) نے فرمایا: اگر (اس سے مراد) موزوں پر مسح ہے تو یہ سنت ہے اور اگر اس سے موزے مراد نہیں (یعنی ننگے قدم مراد ہیں) تو یہ منسوخ ہے۔

تحقیق وتخریج » سنده صحيح

اسے ابوداود (جیسا کہ تحفۃ الاشراف: ٧/ ٤١٩ میں ہے) عبداللہ بن احمد بن حنبل (زوائد المسند: ١/ ١١٤، ١٢٤) اور بیہقی (معرفۃ السنن الآثار: ١/ ٢٨٩ ح ١٧٦ من حدیث الحمیدی) نے بھی روایت کیا ہے۔

ابوالسوداء عمرو بن عمران النہدی الکوفی ثقہ ہیں۔ (تقریب التہذیب: ٥٠٨٤)

اور ابن عبد خیر سے مراد مسیّب بن عبد خیر ہیں جو کہ ثقہ تھے۔ (تقریب التہذیب: ٦٦٧٦)

لہٰذا یہ سند صحیح ہے اور اس میں قدمین سے مراد خفین و جوربین ہیں۔ ①

ابراہیم نخعی نے فرمایا: جوربین اور نعلین (دونوں) خفین کے قائم مقام ہیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ١/ ١٨٨ ح ١٩٧٥ وسندہ حسن)

اس مفہوم کا قول (نعلین کے بغیر) امام عطاء بن ابی رباح سے مروی ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ١/ ١٨٩ ح ١٩٩١ وسندہ قوی)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے جرابوں پر مسح کرنا ثابت ہے۔ (الاوسط لابن المنذر: ١/ ٤٦٢ وسندہ صحیح)

نیز دیکھئے حدیث سابق: ٤٦

① امام سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''الجوربين بمنزلة الخفين ، يمسح عليهما'' جورابیں موزوں کے قائم مقام ہیں۔ ان دونوں پر مسح کیا جائے گا۔ (تاریخ ابن ابی خیثمہ، السفر الثالث: ٤٦٥٨ وسندہ صحیح) [تنویر الحق]

[٤٨] حَـدَّثَـنَـا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي أَبُـوْإِسْـحَـاقَ الْهَـمْدَانِيُّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ قَالَ: سَـأَلْـنَـا عَـلِيًّـا بِأَيِّ شَيْءٍ بُعِثْتَ فِي الْحَجَّةِ قَالَ: بُـعِـثْـتُ بِـأَرْبَعٍ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ ، وَلَا يَـطُـوْفُ بِـالْبَيْتِ عُرْيَانٌ ، وَلَا يَجْتَمِعُ مُسْلِمٌ وَمُشْـرِكٌ فِـي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا ، وَمَـنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ عَهْدٌ فَعَهْدُهُ إِلَى مُدَّتِهِ ، وَمَنْ لَـمْ يَكُنْ لَهُ عَهْدٌ فَأَجَلُهُ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ .

زید بن یثیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ کو اس حج (جو کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی قیادت میں کیا گیا تھا) کے دوران میں کسی چیز کے ساتھ بھیجا گیا تھا؟ انھوں نے فرمایا: مجھے چار چیزوں کے ساتھ بھیجا گیا تھا:
① جنت میں صرف مومن انسان ہی داخل ہوگا
② بیت اللہ کا طواف ننگے ہو کر نہ کریں
③ اس سال کے بعد مسلمان اور مشرک مسجد حرام میں اکٹھے نہیں ہو سکتے
④ اور جس شخص کا نبی ﷺ سے کوئی معاہدہ ہے تو یہ معاہدہ اپنی مدت تک جاری رہے گا اور جس کا معاہدہ نہیں تو اس کے لیے چار مہینوں کی مہلت ہے۔

تحقیق وتخریج » سنده ضعیف

اسے ترمذی (۸۷۱، ۳۰۹۲) احمد (المسند: ۱/ ۷۹) حاکم (المستدرک: ۴/ ۱۷۸ ح ۷۳۵۴) اور بیہقی (دلائل النبوۃ ۵/ ۲۹۷ من حدیث الحمیدی) نے روایت کیا ہے۔ حاکم اور ذہبی دونوں نے صحیح کہا اور ترمذی نے فرمایا: ''حدیث حسن''۔

اس روایت کی سند ابو اسحاق السبیعی (ثقہ مدلس) کے عن کی وجہ سے ضعیف ہے اور اس کا ایک ضعیف شاہد سنن النسائی (۲۹۶۱، فیہ مغیرۃ بن مقسم مدلس وعنعن) وغیرہ میں موجود ہے۔ لیکن مستدرک حاکم (۲/ ۳۳۱ ح ۳۲۷۵ وصححہ ووافقہ الذہبی) میں اس حدیث کے بعض متن کا حسن لذاتہ شاہد موجود ہے، جس کا متن درج ذیل ہے:

''لَا يَـدْخُـلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ ، وَلَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ ، وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ ، وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْـنَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَهْـدٌ ، فَإِنَّ أَجَلَهُ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ'' جنت میں صرف مومن داخل ہوگا اور اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کرے گا اور کوئی شخص ننگے ہو کر بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گا اور جس شخص کا رسول اللہ ﷺ کے درمیان معاہدہ ہے تو اس معاہدے کی مدت چار مہینے ہے۔

یہ حسن روایت درج بالا روایت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ (نیز دیکھئے البدایہ والنہایہ ۵/ ۳۸)

[٤٩] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ كَاتِبَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُوْلُ: بَعَثَنِي مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ أَنَا، وَالزُّبَيْرَ، وَالْمِقْدَادَ فَقَالَ: **((انْطَلِقُوْا حَتَّى تَأْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ بِهَا ظَعِينَةٌ مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا))** فَانْطَلَقْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا: أَخْرِجِي الْكِتَابَ، فَقَالَتْ: مَا مَعِيْ مِنْ كِتَابٍ، فَقُلْنَا: لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ، فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا، فَأَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا فِيْهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِمَّنْ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((مَا هٰذَا يَا حَاطِبُ؟))** فَقَالَ حَاطِبٌ: لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَإِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِيْ قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، وَكَانَ مَنْ كَانَ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُوْنَ بِهَا أَهَالِيَهِمْ وَأَمْوَالَهِمْ بِمَكَّةَ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِيْ ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُوْنَ بِهَا قَرَابَتِيْ وَمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ كُفْرًا، وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِيْنِيْ، وَلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ))** فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دَعْنِيْ أَضْرِبُ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ:**

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے مجھے، زبیر (بن العوام) اور مقداد (بن الاسود) کو بھیجا اور فرمایا: ''جاؤ اور جب تم خاخ (ایک مقام) کے باغ تک پہنچ جاؤ گے تو تمھیں وہاں ہودج والی ایک عورت ملے گی جس کے پاس ایک خط ہے تو وہ اس سے لے لو۔'' پس ہم چلے، ہمارے گھوڑے تیز دوڑتے ہوئے ہمیں لے جا رہے تھے حتی کہ ہم باغ تک پہنچ گئے تو دیکھا کہ ہودج والی ایک عورت ہے۔ ہم نے (اسے) کہا: خط نکال دو۔ اس نے جواب دیا: میرے پاس کوئی خط نہیں۔ تو ہم نے کہا: تجھے لازماً خط نکالنا ہوگا، بصورتِ دیگر (تلاشی کے لیے) تجھے اپنے کپڑے اُتارنے پڑیں گے۔ پھر اس نے اپنے بالوں کی چوٹی سے خط نکال دیا۔ پس ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو اس میں یہ لکھا تھا: حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مشرکین مکہ کے کچھ لوگوں کے نام! وہ انھیں اس خط میں نبی ﷺ کے بعض اُمور کے بارے میں کچھ بتا رہے تھے تو نبی ﷺ نے پوچھا: ''اے حاطب! یہ کیا ہے؟'' حاطب نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ میرے بارے میں جلدی میں کوئی رائے قائم نہ کیجیے، میں (مکہ میں) قریش کے ساتھ (حلیف بنا ہوا) رہتا تھا اور میں ان میں سے نہیں ہوں۔ آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں، ان کی وہاں رشتہ داریاں ہیں جن کی وجہ سے ان کے گھر والے اور اموال مکہ میں محفوظ رہتے ہیں، مجھے یہ بات بھلی معلوم ہوئی کہ اگر چہ ان کے ساتھ کوئی نسبی رشتہ نہیں ہے تو میں (اس خط کی وجہ سے) ان پر اپنا ہاتھ رکھوں (احسان جتلاؤں) تا کہ وہ میرے رشتہ داروں کو نقصان نہ پہنچائیں اور میں نے نہ تو یہ کام کفر کی وجہ سے کیا ہے اور نہ ہی میں اپنے دین سے مرتد ہوا ہوں۔ اور نہ ہی

اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ)) قَالَ عَمْرُوْ ابْنُ دِيْنَارٍ: وَنَزَلَتْ فِيْهِ
﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ﴾ (٦٠/ الممتحنة:١) اَلْآيَةَ.

اسلام کے بعد کفر سے کوئی لگاؤ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس نے تم سے سچ بولا ہے۔'' تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! مجھے اجازت دیں کہ میں اس منافق کی گردن اُڑا دوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ بدر میں حاضر تھا اور تجھے کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے بدریوں کے بارے میں مطلع ہونے کے باوجود فرمایا: جو چاہو کرو، میں نے تمھیں معاف کر دیا ہے۔'' عمرو بن دینار (راویٔ حدیث) نے کہا: اور اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ''اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست یار نہ بناؤ۔''

قَالَ سُفْيَانُ: فَلَا أَدْرِيْ أَذٰلِكَ فِي الْحَدِيْثِ أَمْ قَوْلًا مِنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ.

سفیان (بن عیینہ) نے کہا: مجھے معلوم نہیں کہ یہ جملہ حدیث میں شامل ہے یا صرف عمرو بن دینار کا قول ہے۔

تحقیق وتخریج » سنده صحيح

اسے بخاری (۴۸۹۰ عن الحمیدی) اور مسلم (۲۴۹۴/۶۴۰۱) نے روایت کیا ہے۔

[٥٠] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا لَيْثُ ابْنُ أَبِيْ سُلَيْمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِيْ مَعْمَرٍ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَخْبَرَةَ الْأَزْدِيِّ قَالَ: كَانُوْا عِنْدَ عَلِيِّ ابْنِ أَبِيْ طَالِبٍ فَمَرَّتْ بِهِمْ جِنَازَةٌ فَقَامُوْا لَهَا فَقَالَ عَلِيٌّ: مَا هٰذَا؟ فَقَالُوْا أَمْرُ أَبُوْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيُّ فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنَّمَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَرَّةً وَاحِدَةً وَلَمْ يَعُدْ.

ابو معمر عبداللہ بن سخبرہ الازدی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس بعض لوگ موجود تھے۔ ان کے پاس سے جنازہ گزرا تو لوگ اس کے لیے کھڑے ہو گئے۔ علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ تو لوگوں نے کہا: ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ کا حکم ہے۔ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو صرف ایک دفعہ کھڑے ہوئے تھے اور اس کے بعد آپ نے دوبارہ یہ کام نہیں کیا۔

تحقیق وتخریج » سنده ضعيف [1]

اس روایت کو امام احمد بن حنبل (المسند :۱/۱۴۱۔۱۴۲) وغیرہ نے بھی بیان کیا ہے اور اس کی سند لیث بن ابی سُلیم کی وجہ سے ضعیف ہے۔

---

[1] مسند بزار (۳/۱۲۲ ح ۹۰۸ وسندہ صحیح) کی حدیث اس ضعیف روایت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔[تنویر الحق]

ابن الملقن نے لیث بن ابی سلیم کے بارے میں کہا: ''وقد ضعفه الجمهور'' (البدر المنیر: ۷/ ۳۲۷)
بوصیری نے کہا: ''ضعفه الجمهور'' (زوائد سنن ابن ماجہ: ۲۰۸)
سنن النسائی (۱۹۲۴) میں عبداللہ بن ابی نجیح اس کا متابع ہے لیکن ابن ابی نجیح مدلس تھے، نیز ان کے شاگرد سفیان بھی مدلس ہیں، لہٰذا نسائی والی سند بھی ضعیف ہے۔
نیز دیکھئے آنے والی حدیث: ۵۱

[**۵۱**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِنَّمَا قَامَ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ لَمْ يَعُدْ.

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تو صرف ایک دفعہ (جنازے کے لیے) کھڑے ہوئے تھے اور آپ ﷺ نے دوبارہ یہ کام نہیں کیا۔

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ الْحُمَيْدِيُّ: وَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا حَدَّثَنَا بِهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيْحٍ، وَلَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ فَإِذَا وَقَّفْنَاهُ يُدْخِلُ فِي حَدِيْثِ ابْنِ أَبِي نَجِيْحٍ أَبَا مَعْمَرٍ وَكَانَ لَا يَقُوْلُ حَدَّثَنَا إِلَّا أَنْ يَقُوْلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا.

امام ابوبکر حمیدی نے کہا: سفیان بعض اوقات ہمیں ''عن ابن أبي نجيح وليث عن مجاهد عن أبي معمر'' بیان کرتے تھے، پھر جب ہم نے انھیں اس پر آگاہ کیا تو انھوں نے ابن ابی نجیح کی روایت میں ابو معمر کو شامل کر لیا اور حدثنا اسی وقت کہتے جب ان دونوں راویوں نے بھی حدثنا کہا ہوتا۔

تحقیق و تخریج » سنده ضعيف (1)

اسے [ابن ابی خیثمہ (۱/ ۲۳۹ ح ۸۰۷) خطیب بغدادی (الفقیہ والمتفقہ: ۱/ ۱۳۷) اور] حافظ ابن عبدالبر نے التمہید (۲۳/ ۲۶۶) میں امام حمیدی کی سند سے روایت کیا ہے، اس روایت کی سند میں امام سفیان بن عیینہ مدلس ہیں اور سماع کی تصریح نہیں ملی، لہٰذا یہ سند ضعیف ہے۔

یہ روایت دوسرے الفاظ کے ساتھ صحیح ہے، مثلاً صحیح مسلم (۹۶۲/ ۲۲۲۷۔۲۲۳۰) میں درج ذیل الفاظ ہیں: ''قام رسول الله ﷺ ثم قعد'' رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے، پھر (بعد میں) بیٹھے رہے۔

صحیح مسلم (۹۶۲) اور موطا امام مالک (۱/ ۲۳۲) وغیرہما کی صحیح حدیث سفیان بن عیینہ کی معنعن روایت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

(1) مسند بزار (۳/ ۱۲۲ ح ۹۰۸ وسندہ صحیح) کی حدیث اس ضعیف روایت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ [تنویر الحق]

[٥٢] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ سَمِعَهُ مِنِ ابْنِ أَبِي مُوْسَى قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا وَبَعَثَ أَبَا مُوْسَى وَأَمَرَهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَاجَتِهِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا عَلِيُّ سَلِ اللّٰهَ الْهُدَى وَالسَّدَادَ وَأَعْنِي بِالْهُدَى هِدَايَةَ الطَّرِيْقِ، وَالسَّدَادِ تَسْدِيْدَكَ السَّهْمَ)) قَالَ: وَنَهَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَأَنْ أَلْبَسَ خَاتَمِي فِي هٰذِهِ أَوْ فِي هٰذِهِ وَأَشَارَ إِلَى السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى .

ابن ابی موسیٰ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کو سنا، انھوں نے ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ کو کسی کام کی غرض سے بھیجا اور اپنی ضرورت کی چیز کے بارے میں حکم دیا۔ انھیں علی رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے علی! اللہ تعالیٰ سے ہدایت اور درستگی کی دعا مانگو۔ ہدایت سے میری مراد راستے کی ہدایت اور درستگی سے مراد تیرے تیر کا نشانے پر لگنا ہے۔'' اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے ریشمی کپڑے جس پر ترنج کی شکلیں بنی ہوں، سرخ میثرہ (ریشم کی قسم) کے لباس سے منع فرمایا، نیز شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: وَكَانَ سُفْيَانُ يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوْسَى فَقِيْلَ لَهُ: إِنَّمَا يُحَدِّثُوْنَهُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ فَقَالَ: أَمَّا الَّذِيْ حَفِظْتُ أَنَا فَفِي [1] أَبِي بَكْرٍ فَإِنْ خَالَفُوْنِي فِيْهِ فَاجْعَلُوْهُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُوْسَى وَكَانَ سُفْيَانُ بَعْدَ ذٰلِكَ رُبَّمَا قَالَ: عَنِ ابْنِ أَبِي مُوْسَى وَرُبَّمَا نَسِيَ فَحَدَّثَ بِهِ عَلَى مَا سَمِعَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ .

امام حمیدی نے کہا: سفیان اس روایت کو ''عن عاصم بن كليب عن أبي بكر بن أبي موسى'' بیان کرتے تھے۔ ان سے کہا گیا: دیگر محدثین تو ''عن أبي بردة'' بیان کرتے ہیں، انھوں نے کہا: لیکن میں نے تو ''عن أبي بكر'' ہی یاد کیا ہے، اگر اس سلسلے میں دیگر مجھ سے مختلف بیان کرتے ہیں تو آپ یہ الفاظ شامل کر لیں کہ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے سے یہ بھی مروی ہے۔ بعد ازاں سفیان اسے بعض اوقات ''عن ابن أبي موسى'' بیان کرتے اور بعض اوقات بھول جاتے، پھر وہی بیان کرتے جو انھوں نے ''عن أبي بكر'' کے حوالے سے سنا ہوا تھا۔

تحقیق وتخریج » صحیح

اسے امام مسلم (۲۰۷۸ بعد حدیث: ۲۰۹۵/۵۴۹۰-۵۴۹۳) اور ابوعوانہ (المستخرج: ۵/ ۴۹۷ من حدیث الحمیدی) وغیر ہما نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے صحیح البخاری (قبل ح ۵۸۳۸)

تنبیہ: ابن ابی موسیٰ کے تعین میں اختلاف ہے کہ وہ ابوبکر بن ابی موسیٰ ہیں یا ابوبردہ بن ابی موسیٰ؟ اور راجح یہی ہے کہ وہ ابوبردہ بن ابی موسیٰ رحمہ اللہ ہیں۔ یاد رہے کہ ابوبکر بن ابی موسیٰ اور ابوبردہ بن ابی موسیٰ دونوں ثقہ ہیں، لہٰذا یہ سند صحیح ہے۔

[[1] تاریخ ابن ابی خیثمہ (۹۹۷) میں ''أما الذی حفظت أنا فعن أبی بکر'' ہے اور یہی درست ہے۔/ تنویر الحق]

[۵۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ أَعْيَنَ سَمِعَهُ مِنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ: أَتَانِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ وَقَدْ أَدْخَلْتُ رِجْلِي فِي الْغَرْزِ فَقَالَ لِي: أَيْنَ تُرِيْدُ؟ فَقُلْتُ: الْعِرَاقَ [فَقَالَ:]① أَمَا إِنَّكَ إِنْ جِئْتَهَا لَيُصِيْبَنَّكَ بِهَا ذُبَابُ السَّيْفِ فَقَالَ عَلِيٌّ: وَايْمُ اللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَبْلَهُ يَقُوْلُهُ، فَقَالَ أَبُوْ حَرْبٍ فَسَمِعْتُ: أَبِي يَقُوْلُ: فَعَجِبْتُ مِنْهُ وَقُلْتُ: رَجُلٌ مُحَارِبٌ يُحَدِّثُ بِمِثْلِ هٰذَا عَنْ نَفْسِهِ.

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے پاس عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ آئے اور میں اپنا پاؤں رکاب میں رکھ چکا تھا۔ انھوں نے مجھ سے کہا: آپ کہاں جارہے ہیں؟ میں نے کہا: عراق۔ انھوں نے کہا: اگر آپ عراق گئے تو آپ کو تلوار کی دھار کی ضربیں ضرور لگیں گی۔ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ان سے پہلے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔ ابوالاسود الدیلی نے کہا: مجھے (یہ سن کر) بڑا تعجب ہوا اور میں نے کہا: ایک آدمی جنگ کے لیے بھی جارہا ہے اور اپنے بارے میں ایسی بات بھی بیان کررہا ہے۔

تحقیق وتخریج »» سندہ صحیح

اسے ابن حبان (الاحسان: ۶۶۹۸) ابویعلی (المسند: ۴۹۱) اور ابونعیم الاصبہانی (معرفۃ الصحابہ: ۱/۸۴ ح ۳۲۹ من حدیث الحمیدی) نے بھی روایت کیا ہے۔

[① ''فقال'' کا اضافہ معرفۃ الصحابہ لابی نعیم (۳۲۹ من طریق الحمیدی) سے کیا گیا ہے۔/تنویر الحق]

[۵۴] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَدْ تَجَاوَزْتُ لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ.))

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے تمھیں گھوڑوں اور غلاموں کے صدقے (زکوٰۃ) سے معاف کردیا ہے۔''

تحقیق وتخریج »» سندہ ضعیف

اسے ابن ماجہ (۱۸۱۳) احمد بن حنبل (المسند: ۱/ ۱۲۱، ۱۳۲، ۱۴۶) اور بیہقی (معرفۃ السنن والآثار: ۳/ ۲۶۴ ح ۲۳۰۱ من حدیث الحمیدی) نے بھی روایت کیا ہے۔

اس روایت کی سند دو وجہ سے ضعیف ہے۔

① ابواسحاق السبیعی مدلس ہیں اور اس روایت کی کسی سند میں بھی سماع کی تصریح نہیں ملی۔

② حارث الاعور سخت ضعیف ومجروح راوی ہے، لیکن بظاہر وہ اس روایت کے ساتھ منفرد نہیں بلکہ عاصم بن ضمرہ کی

متابعت مروی ہے۔ (دیکھئے سنن الترمذی: ۶۲۰، سنن ابی داود: ۱۵۷۴، وغیرہما)

اس متابعت کی سند میں بھی ابواسحاق مدلس ہیں اور روایت عن سے ہے۔

اس باب میں صحیح البخاری (۱۴۶۳۔۱۴۶۴) اور صحیح مسلم (۹۸۲) کی صحیح حدیث ہے کہ "ليس على المسلم في فرسه وغلامه صدقة" "مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام میں کوئی صدقہ (زکوۃ) نہیں۔

یہ صحیح حدیث درج بالا ضعیف روایت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

[۵۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ: قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَأَنْتُمْ تَقْرَءُوْنَ الْوَصِيَّةَ قَبْلَ الدَّيْنِ .

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وصیت سے پہلے (قرض کی ادائیگی) قرض کے بارے میں فیصلہ کیا اور تم قرض سے پہلے وصیت پڑھتے ہو۔

تحقیق وتخریج » سنده ضعيف

اسے ترمذی (۲۱۲۲) ابن ماجہ (۲۷۱۵) اور احمد (المسند: ۱/ ۷۹، ۱۳۱) نے ابواسحاق السبیعی کی سند سے روایت کیا ہے۔

یہ سند دو وجہ سے ضعیف ہے:

① حارث الاعور جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف راوی ہے۔

② ابواسحاق السبیعی مدلس ہیں اور یہ سند عن سے ہے۔

[۵۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: قَضَى أَنَّ أَعْيَانَ بَنِي الْأُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ .

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ کیا کہ سگے بھائی (ایک دوسرے کے) وارث ہوں گے، سوتیلے (ایک دوسرے کے) وارث نہیں ہوں گے۔

تحقیق وتخریج » سنده ضعيف

اسے ترمذی (۲۰۹۴۔۲۰۹۵) اور حاکم (المستدرک: ۴/ ۳۴۲ من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

یہ سند بھی دو وجہ سے ضعیف ہے، دیکھئے حدیث سابق: ۵۵

فائدہ: یہ مسئلہ بالکل صحیح ہے کہ سگے بھائی ہی ایک دوسرے کے وارث ہوں گے اور سوتیلے بھائی ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے، جیسا کہ اجماع سے ثابت ہے۔ [دیکھئے الاجماع لابن المنذر: ۲۹۶، ۲۹۸/ معاذ]

[٥٧] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مِسْعَرٍ، وَابْنِ أَبِي لَيْلَى، وَشُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: لَمْ يَكُنْ يَحْجُبُهُ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ جُنُبًا.

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو قراءتِ قرآن سے کوئی چیز نہیں روکتی تھی اِلا یہ کہ جب آپ جنبی ہوتے تھے۔ (تو اس حالت میں قراءت قرآن نہیں کرتے تھے)۔

تحقیق وتخریج » حسن

اسے ابوداود (۲۲۹ وسندہ حسن) نسائی (۲۶۶) ترمذی (۱۴۶، وقال: حسن صحیح) اور ابن ماجہ (۵۹۴) وغیرہم نے عمرو بن مرہ کی سند سے روایت کیا ہے اور ابن خزیمہ (۲۰۸) ابن حبان (الاحسان: ۷۹۶۔۷۹۷) ابن الجارود (المنتقی: ۹۴) حاکم (المستدرک: ۱/۱۵۲، ۴/۱۰۷) ذہبی اور بغوی (شرح السنۃ: ۲/۴۱ ح ۲۷۳) وغیرہم نے صحیح قرار دیا ہے۔

اس حدیث کی سند پر دو اعتراض ہیں:

① عبداللہ بن سلمہ کا تفرد۔

اس کا جواب یہ ہے کہ عبداللہ بن سلمہ جمہور کے نزدیک موثق ہونے کی وجہ سے صدوق حسن الحدیث راوی ہیں، لہٰذا ان کا تفرد مضر نہیں۔

② عبداللہ بن سلمہ کا اختلاط

اس کا جواب یہ ہے کہ اس کے اختلاط کا علم عمرو بن مرہ سے ہوا ہے اور عمرو بن مرہ کا یہ حدیث بیان کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ اختلاط سے پہلے کی ہے، نیز جمہور محدثین کا اس حدیث کی تصحیح کرنا بھی اس کی دلیل ہے کہ یہ اختلاط سے پہلے کی ہے۔

اس حدیث کے ایک راوی امام شعبہ رحمہ اللہ نے فرمایا: "هٰذَا ثُلُثُ مَالِي" یہ (حدیث) میرے سرمائے کا ایک تہائی ہے۔ (صحیح ابن خزیمہ ۱/۱۰۴ ح ۲۰۸ وسندہ صحیح)

اور فرمایا: "مَا أُحَدِّثُ بِحَدِيثٍ أَحْسَنَ مِنْهُ" میں اس سے بہتر کوئی حدیث بیان نہیں کرتا۔

(سنن الدارقطنی ۱/۱۱۹ ح ۴۲۳ وسندہ حسن)

حافظ ابن حجر العسقلانی نے فرمایا: "وَالْحَقُّ أَنَّهُ مِنْ قَبِيْلِ الْحَسَنِ يَصْلُحُ لِلْحُجَّةِ" اور حق یہ ہے کہ یہ روایت حسن کی قسم سے ہے (اور) استدلال کے لیے مناسب ہے۔ فتح الباری (۱/۴۰۸ تحت ح ۳۰۵) سنن الدارقطنی (۱/۱۱۸ ح ۴۱۹) مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۱۰۲) اور السنن الکبریٰ للبیہقی (۱/۸۹) میں اس حدیث کا ایک حسن لذاتہ شاہد بھی ہے۔

(نیز دیکھئے میری کتاب: توضیح الاحکام یعنی فتاویٰ علمیہ: ۱/۲۰۱)

[۵۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لَقَدْ عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ الْأُمِّيُّ أَنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ.

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اُمی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ تجھ سے صرف مومن ہی محبت کرے گا اور تجھ سے صرف منافق ہی بغض رکھے گا۔

تحقیق وتخریج » صحیح

اسے مسلم: ۷۸(۲۴۰) نے بھی روایت کیا ہے۔

تنبیہ: یحییٰ بن عیسیٰ الرملی کی روایت سنن الترمذی (۳۷۳۶ وقال: حسن صحیح) میں بھی موجود ہے۔ اس روایت کی سند حسن لذاتہ ہے۔ یحییٰ بن عیسیٰ کو جمہور نے ثقہ وصدوق قرار دیا اور حافظ ذہبی نے فرمایا: ''وھو حسن الحدیث'' اور وہ حسن الحدیث ہیں۔ (العبر فی خبر من غبر ۱/۲۶۳ وفیات: ۲۰۱ھ)

یحییٰ الرملی اس روایت میں منفرد نہیں بلکہ درج ذیل راویوں نے اس کی متابعت کر رکھی ہے:

① وکیع بن الجراح (صحیح مسلم: ۷۸، سنن النسائی: ۵۰۲۵، مسند احمد ۱/ ۹۵ ح ۷۳۱)
② ابو معاویہ الضریر (صحیح مسلم: ۷۸)
③ فضل بن موسیٰ (سنن النسائی: ۵۰۲۱)
④ عبداللہ بن نمیر (سنن ابن ماجہ: ۱۱۴، مسند احمد ۱/ ۸۴ ح ۶۴۲)
⑤ عبیداللہ بن موسیٰ (شرح السنۃ للبغوی ۱۴/ ۱۱۴ ح ۳۹۰۹ وقال: صحیح)

[۵۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُوْ كَثِيْرٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ سَيِّدِيْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ حِيْنَ قَتَلَ أَهْلَ النَّهْرَوَانِ فَكَأَنَّ النَّاسُ قَدْ وَجَدُوْا فِيْ أَنْفُسِهِمْ مِنْ قَتْلِهِمْ فَقَالَ عَلِيٌّ يَأَيُّهَا النَّاسُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَنِيْ: ((أَنَّ نَاسًا يَخْرُجُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، وَلَا يَعُوْدُوْنَ فِيْهِ أَبَدًا أَلَا وَإِنَّ آيَةَ ذٰلِكَ أَنَّ فِيْهِمْ رَجُلًا أَسْوَدَ مُجَدَّعَ الْيَدِ إِحْدَى يَدَيْهِ كَثَدْيِ الْمَرْأَةِ

ابو کثیر (مولیٰ الانصار) سے روایت ہے کہ میں اپنے آقا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جب انھوں نے نہروان والوں (یعنی خارجیوں) کو قتل کیا تھا، گویا لوگوں نے ان کے قتل کی وجہ سے اپنے دلوں میں بوجھ محسوس کیا۔ پھر علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! بے شک اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حدیث سنائی تھی کہ ''کچھ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے اور وہ کبھی اس میں واپس نہیں آئیں گے۔ سن لو! اس کی نشانی یہ ہے کہ ان لوگوں میں ایک سیاہ آدمی ہے جس کا ہاتھ کٹا ہوا ہوگا۔

لَهَا حَلَمَةٌ كَحَلَمَةِ الْمَرْأَةِ)) قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: ((حَوْلَهَا سَبْعُ هُلْبَاتٍ)) فَالْتَمِسُوْهُ فَإِنِّي لَا أُرَاهُ إِلَّا فِيْهِمْ فَوَجَدُوْهُ عَلَى شَفِيْرِ النَّهْرِ تَحْتَ الْقَتْلَى فَقَالَ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، إِنَّ عَلِيًّا لَمُتَقَلِّدٌ قَوْسًا لَهُ عَرَبِيَّةً يَطْعَنُ بِهَا فِيْ مَحْدَجَتِهِ قَالَ: فَفَرِحَ النَّاسُ حِيْنَ رَأَوْهُ وَاسْتَبْشَرُوْا وَذَهَبَ عَنْهُمْ مَا كَانُوْا يَجِدُوْنَ .

اس کا ایک ہاتھ عورت کے پستان کی طرح ہوگا اور اس پر سرِ پستان جیسی نوک بھی ہوگی۔'' اور میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا: ''اور اس کے اردگرد سات بالوں کا ایک گچھا بھی ہوگا۔'' لہٰذا تم اسے تلاش کرو کیونکہ میں یہی سمجھتا ہوں کہ یہ شخص ان لوگوں میں ہوگا۔ پھر انھوں نے اس شخص کو نہر کے کنارے مقتولین میں پالیا تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا۔ علی رضی اللہ عنہ نے اپنی عربی کمان لٹکا رکھی تھی، وہ اس کے کٹے ہوئے (ناتمام) ہاتھ پر اس کمان کی نوک چبھاتے تھے۔ لوگوں نے جب یہ دیکھا تو خوش ہوئے اور ان کے دلوں میں جو بوجھ تھا وہ ختم ہوگیا۔

تحقیق وتخریج » سندہ ضعیف

اسے احمد (المسند: ۱/ ۸۸ ح ۶۷۲) نے بھی روایت کیا ہے۔

اس روایت کا راوی ابوکثیر مجہول الحال ہے، لہٰذا یہ سند ضعیف ہے اور بعض کا یہ خیال ہے کہ ابوکثیر سے مراد سیدنا حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے شاگرد الزبیدی الکوفی ہیں اور اس کا احتمال ہے کہ یہ خیال صحیح ہو۔

(اس احتمال مذکور کے لیے دیکھئے تعجیل المنفعہ ۲/۵۳۴ ت ۱۳۷۸)

ابوکثیر الزبیدی رحمہ اللہ ثقہ وصدوق تھے۔

خوارج کے مذکور شخص اور مقتولین میں اس کا پایا جانا صحیح مسلم (۱۰۶۳، ۱۰۶۴) وغیرہ میں بھی موجود ہے، لیکن اس حدیث کے الفاظ ''گویا لوگوں نے ان (خوارج) کے قتل کی وجہ سے اپنے دلوں میں بوجھ محسوس کیا۔'' میں نظر ہے[1] اور ضعیف روایتوں کے بجائے صحیح وحسن لذاتہ احادیث میں ہی خیر ہے۔

[1] اس کا معنوی شاہد مسند احمد (۱/ ۱۴۰، ۱۴۱ ح ۱۱۸۹ وسندہ صحیح) میں ہے جو اس ضعیف روایت سے بے نیاز کردیتا ہے۔ [تنویر احق]

٥: أَحَادِيْثُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ

زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کی احادیث

[٦٠] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: قَالَ الزُّبَيْرُ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴾ (٣٩/ الزمر:٣١)
قَالَ الزُّبَيْرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتُكَرَّرُ عَلَيْنَا الْخُصُوْمَةُ بَعْدَ الَّذِيْ كَانَ بَيْنَنَا فِي الدُّنْيَا فَقَالَ: ((نَعَمْ)) فَقُلْتُ: إِنَّ الْأَمْرَ إِذًا لَشَدِيْدٌ.

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ”پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس ایک دوسرے سے جھگڑا کرو گے۔“ تو سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! دنیا میں ہماری جو (ایک دوسرے سے) دشمنیاں ہیں، کیا قیامت کے دن دوبارہ ہوں گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہاں۔“ میں (زبیر رضی اللہ عنہ) نے کہا: پھر تو معاملہ بہت ہی سخت ہے۔

تحقیق وتخریج » سندہ حسن

اسے ترمذی (٣٢٣٦ وقال: ھذا حدیث حسن صحیح) احمد (المسند: ١/١٦٤، ١٦٧) اور حاکم (المستدرک: ٢/ ٢٤٩، ٤٣٥، ٤/ ٥٧٢) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے، نیز حاکم اور ذہبی دونوں نے صحیح قرار دیا ہے۔

فائدہ: محمد بن عمرو بن علقمہ اللیثی جمہور کے نزدیک موثق ہونے کی وجہ سے صدوق حسن الحدیث راوی ہیں اور باقی سند صحیح ہے۔

[٦١] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: قَالَ الزُّبَيْرُ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ﴾ (١٠٢/ التكاثر:٨) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَأَيُّ نَعِيْمٍ نُسْأَلُ عَنْهُ؟ وَإِنَّمَا هُمَا الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ قَالَ: ((أَمَا أَنَّ ذٰلِكَ سَيَكُوْنُ.))

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ”پھر اس دن تم سے (دنیا کی) نعمتوں کے بارے میں ضرور بالضرور پوچھا جائے گا۔“ تو زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اور کن نعمتوں کے بارے میں ہم سے پوچھا جائے گا؟ ہمارے پاس تو صرف دو کالی چیزیں ہیں: کھجور اور پانی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہاں! ایسا عنقریب ہو کر رہے گا۔“

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: فَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا قَالَ: قَالَ الزُّبَيْرُ وَرُبَّمَا قَالَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ثُمَّ يَقُوْلُ فَقَالَ الزُّبَيْرُ.

امام حمیدی نے کہا: سفیان بعض اوقات کہتے کہ زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور بعض اوقات کہتے کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا، پھر وہ کہنے لگے: زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے۔

تحقیق وتخریج » سنده حسن

اسے ترمذی (۳۳۵۶ وقال: هذا حديث حسن) ابن ماجه (۴۱۵۸) اور احمد (المسند: ۱/۱۶۴) وغیرہم نے محمد بن عمرو بن علقمہ اللیثی کی سند سے روایت کیا ہے۔

محمد بن عمرو اللیثی کے حالات کے لیے دیکھئے حدیث سابق: ۶۰

فائدہ: پانی کو کالا بطور تغلیباً کہا گیا ہے۔ واللہ اعلم

[۶۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُوْ ضَمْرَةَ أَنَسُ ابْنُ عِيَاضٍ اللَّيْثِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ﴾ (۳۹/ الزمر: ۳۱) قَالَ الزُّبَيْرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتُكَرَّرُ عَلَيْنَا الَّذِيْ كَانَ بَيْنَنَا فِي الدُّنْيَا مَعَ خَوَاصِّ الذُّنُوْبِ فَقَالَ: ((نَعَمْ حَتّٰى تُؤَدُّوْا إِلٰى كُلِّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهُ.))

زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: "پھر قیامت کے دن تم اپنے رب کے پاس ایک دوسرے سے جھگڑا (بحث ومباحثہ اور مجادلہ) کرو گے۔" زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! کیا خاص گناہوں کے ساتھ ہمارے دنیاوی معاملات ہمارے درمیان دوبارہ لوٹ آئیں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہاں تک کہ تمھیں ہر حق والے کو اس کا حق ادا کرنا پڑے گا۔"

تحقیق وتخریج » سنده حسن

دیکھئے حدیث سابق: ۶۰

[۶۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ الْمَخْزُوْمِيُّ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ إِنْسَانٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ لِيَّةَ حَتّٰى إِذَا كُنَّا عِنْدَ السِّدْرَةِ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى

زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لِیَّہ کے علاقے سے آئے یہاں تک کہ جب ہم بیری کے درخت کے پاس پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرنِ اسود کے پاس کھڑے ہوگئے جو اس (بیری) کے سامنے ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام نخب کی طرف رُخ کرکے دیکھا۔

طَرَفِ الْقَرْنِ الْأَسْوَدِ حَذْوَهَا فَاسْتَقْبَلَ نَخْبًا بِبَصَرِهِ وَوَقَفَ حَتَّى اتَّقَفَ النَّاسُ ثُمَّ قَالَ: ((أَنَّ صَيْدَ وَجٍّ وَعِضَاهَهُ حَرَمٌ مُحَرَّمٌ لِلّٰهِ.)) وَذٰلِكَ قَبْلَ نُزُوْلِهِ الطَّائِفَ وَحِصَارِهِ ثَقِيفًا.

آپ ﷺ رک گئے حتیٰ کہ (تمام) لوگ بھی رُک گئے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”وج (طائف کے قریب ایک وادی کا نام) کا شکار اور اس کی جھاڑیاں حرم ہیں، انھیں اللہ نے حرم قرار دیا ہے۔“ یہ بات آپ نے طائف میں داخل ہونے اور ثقیف (قبیلے) کا حصار کرنے سے پہلے فرمائی تھی۔

تحقیق وتخریج » سنده ضعیف

اسے ابو داود (۲۰۳۲) احمد (المسند: ۱/ ۱۶۵) بخاری (التاریخ الکبیر ۱/ ۱۴۰، عن الحمیدی) اور بیہقی (السنن الکبریٰ ۵/ ۲۰۰، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے عبداللہ بن الحارث المخزومی کی سند سے روایت کیا ہے۔

عبداللہ بن انسان لین الحدیث (ضعیف) ہے۔ (دیکھئے تقریب التہذیب: ۳۲۱۵)

اسے جمہور محدثین نے ضعیف وغیر مقبول قرار دیا ہے۔

۶: حَدِيْثُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی احادیث

[٦٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ بَجَالَةَ يَقُوْلُ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوْسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوْسِ أَهْلَ هَجَرٍ.

بجالہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیا حتیٰ کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا تھا۔ (یعنی اس کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں سے جزیہ لیا)

تحقیق وتخریج » صحیح

اسے بخاری (۳۱۵۶) ابوداود (۳۰۴۳) ترمذی (۱۵۸۷، وقال: حسن صحیح) احمد (۱/ ۱۹۰۔ ۱۹۱، ۱۹۴) ابن الجارود (المنتقیٰ: ۱۱۰۵) ابن ابی شیبہ (۱۲/ ۲۴۳) اور بیہقی (الکبریٰ: ۸/ ۲۴۷) وغیرہم نے عمرو بن دینار کی سند سے روایت کیا ہے۔

۱: بجالہ رحمہ اللہ نے یہ حدیث سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی کتاب سے بیان کی ہے اور اگر کتاب میں صریح طعن وجرح نہ ہو تو کتاب سے روایت صحیح ہے، لہٰذا یہ وجادہ صحیحہ ہے۔

۲: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خبر واحد کی قسم: غریب کو بھی حجت سمجھتے تھے، بشرطیکہ راوی ثقہ ہو یعنی اُن کے نزدیک خبر واحد اور صحیح غریب حجت ہے۔

۳: یہ ضروری نہیں کہ ہر عالم کو تمام دلائل معلوم ہوں یا ہر دلیل ہر وقت مستحضر ہو۔

[٦٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ قَالَ: اشْتَكَى أَبُو الرَّدَّادِ فَعَادَهُ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابورداد بیمار ہوئے تو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اُن کی بیمار پرسی کی۔

فَقَالَ أَبُو الرَّدَّادِ: إِنَّ أَخْيَرَهُمْ وَأَوْصَلَهُمْ مَا عَلِمْتُ أَبُو مُحَمَّدٍ فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَقُولُ اللّٰهُ أَنَا اللّٰهُ وَأَنَا الرَّحْمَنُ، خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَاشْتَقَقْتُ لَهَا اسْمًا مِنِ اسْمِي فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ.))

ابورداد نے فرمایا: میرے علم کے مطابق لوگوں میں ابومحمد سب سے زیادہ نیک اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔ پھر عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ فرماتا ہے: میں ہی اللہ ہوں اور میں الرحمٰن ہوں، میں نے رحم کو پیدا کیا ہے اور میرے ناموں میں سے ایک نام رحم سے مشتق ہے۔ پس جو انھیں (رشتہ داریوں کو) ملائے گا تو میں اسے ملاؤں گا اور جو انھیں کاٹے گا تو میں اسے کاٹ دوں گا۔''

تحقیق وتخریج » صحیح

اسے ابوداود (١٦٩٤) ترمذی (١٩٠٧) احمد (المسند :١/١٩٤) اور حاکم (المستدرک:٤/ ١٥٨ ح ٧٢٦٩ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے سفیان بن عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے یہ حدیث ابوالرداد اللیثی سے اور انھوں نے سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف سے بیان کی ہے۔ دیکھئے ابوداود (١٦٩٥) صحیح ابن حبان (الاحسان: ٤٤٤) مسند احمد (١٩٤/١) اور مستدرک حاکم (٤/ ١٥٧، ٧٢٦٨) وغیرہ۔

ابن شہاب الزہری کے سماع کی تصریح مستدرک وغیرہ میں موجود ہے۔ (دیکھئے المستدرک:٤/ ١٥٧ ح ٧٢٦٨، ٧٢٧٠ وغیرہما)

ابوالرداد اللیثی (رداد رضی اللہ عنہ) کو حافظ ابن حبان، ابواحمد الحاکم اور حافظ ابن حجر نے صحابۂ کرام میں شمار کیا۔

(مثلاً دیکھئے الاصابہ: ٤/ ٦٩، القسم الاول)

نیز انھیں ابن حبان نے کتاب الثقات میں ذکر کیا اور حاکم نے فرمایا: یہ ساری حدیثیں صحیح ہیں۔

(مستدرک حاکم: ٤/ ١٥٩ ح ٧٢٧٤)

لہٰذا اس روایت کی سند حسن لذاتہ یا صحیح ہے۔

٧: أَحَادِيْثُ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ
سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی احادیث

[٦٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: مَرِضْتُ بِمَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا أُشْفِيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَأَتَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعُوْدُنِي فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيْرًا، وَلَيْسَ يَرِثُنِيْ إِلَّا ابْنَتِيْ أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ؟ قَالَ: ((لَا)) قُلْتُ: فَالشَّطْرِ قَالَ: ((لَا)) قُلْتُ: فَالثُّلُثِ قَالَ: ((الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ إِنَّكَ أَنْ تَتْرُكَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ، وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا إِلَى فِيْ امْرَأَتِكَ)) فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُخَلَّفُ عَلَى هِجْرَتِيْ فَقَالَ: ((إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِيْ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تُرِيْدُ بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالَى إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ رِفْعَةً وَدَرَجَةً وَلَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِيْ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُوْنَ، اللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ وَلَكِنَّ الْبَائِسُ سَعْدُ ابْنُ خَوْلَةَ)) يَرْثِيْ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ.

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں فتح مکہ والے سال مکہ میں بیمار ہو گیا، حتی کہ مجھے موت کے منہ سے شفا دی۔ میری بیمار پرسی کے لیے رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے کہا: یارسول اللہ! میرے پاس بہت زیادہ مال ہے اور میری ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں، کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے کہا: تو آدھا مال صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے کہا: ایک تہائی صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ''ایک تہائی صدقہ کر دو اور ایک تہائی بھی زیادہ ہے، اگر تم اپنے وارثوں کو امیر اور بے نیاز چھوڑ جاؤ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انھیں غریب ومحتاج چھوڑ جاؤ، وہ لوگوں سے مانگتے پھریں، اور تم (گھر بار میں) جو بھی خرچ کرتے ہو تو اس کا بھی تمھیں اجر ملے گا حتی کہ تم اپنی بیوی کو ایک لقمہ کھلاتے ہو تو اس کا بھی اجر ملے گا۔'' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں اپنی ہجرت سے پیچھے کر دیا جاؤں گا۔

آپ نے فرمایا: ''تمھیں میرے بعد ہرگز پیچھے نہیں کیا جائے گا، پھر تم جو بھی عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کرو گے تو تمھارے درجات بلند ہوں گے اور ہو سکتا ہے کہ تم میرے بعد زندہ رہو، حتی کہ تجھ سے کچھ لوگوں کو فائدہ پہنچے گا اور دوسرے لوگوں کو نقصان ہوگا۔ اے میرے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو جاری رکھ اور انھیں الٹے پاؤں نہ پھیر دینا،

لیکن سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ پر افسوس ہے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے اظہارِ غم فرماتے تھے کہ وہ مکہ میں ہی فوت ہو گئے۔

قَالَ سُفْيَانُ: وَسَعْدُ ابْنُ خَوْلَةَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرِ ابْنِ لُؤَيٍّ.

سفیان بن عیینہ نے کہا: سعد بن خولہ بنو عامر بن لوی میں سے تھے۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۶۷۳۳ عن الحمیدی) اور مسلم (۱۶۲۸) وغیرہما نے روایت کیا ہے۔ نیز یہ روایت موطا امام مالک (روایہ ابن القاسم: ۶۸ بتحقیقی) میں بھی موجود ہے۔

تفصیلی شرح وفوائد کے لیے دیکھئے الاتحاف الباسم (ص ۱۵۲)

[۶۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَعْظَمُ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ أَمْرٍ لَمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ عَلَى النَّاسِ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ.))

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمانوں میں، مسلمانوں کا سب سے بڑا مجرم وہ ہے جس نے کسی ایسی چیز کے بارے میں پوچھا جو حرام نہیں تھی، پھر اس کے سوال کی وجہ سے لوگوں پر حرام کر دی گئی۔''

تحقیق وتخریج» صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۷۲۸۹) اور مسلم (۲۳۵۸) وغیرہما نے امام ابن شہاب الزہری کی سند سے روایت کیا ہے۔

زہری کے سماع کی تصریح صحیح ابن حبان (الاحسان: ۱/۱۶۱ ح ۱۱۰) میں موجود ہے۔

[۶۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَسْمًا فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللَّهِ أَعْطِ فُلَانًا فَإِنَّهُ مُؤْمِنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَوْ مُسْلِمٌ؟)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِ فُلَانًا فَإِنَّهُ مُؤْمِنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَوْ مُسْلِمٌ؟)) فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْطِ فُلَانًا فَإِنَّهُ مُؤْمِنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَوْ مُسْلِمٌ)) ثُمَّ

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مالِ غنیمت کی) ایک تقسیم فرمائی تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فلاں آدمی کو بھی دے دیں کیونکہ وہ مومن ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یا مسلم ہے۔'' پھر میں نے کہا: یا رسول اللہ! فلاں آدمی کو بھی دے دیں کیونکہ وہ مومن ہے۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یا مسلم ہے۔'' میں نے پھر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! فلاں کو بھی دے دیں کیونکہ وہ مومن ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یا مسلم ہے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ: ((إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ مَخَافَةَ أَنْ يَكُبَّهُ اللّٰهُ فِي النَّارِ.))

نے فرمایا: ''میں کسی آدمی کو (مال غنیمت میں سے) دیتا ہوں، حالانکہ دوسرا شخص مجھے اس سے زیادہ پسند ہوتا ہے، اس خوف کی وجہ سے (اسے دیتا ہوں) کہ کہیں اللہ اسے اوندھے منہ آگ میں پھینک دے۔''

[۶۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيْثِ وَزَادَ فِيهِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَنَرَى أَنَّ الْإِسْلَامَ الْكَلِمَةُ، وَأَنَّ الْإِيْمَانَ الْعَمَلُ.

دوسری روایت میں ہے کہ امام زہری رحمہ اللہ نے فرمایا: اسلام کلمہ ہے اور ایمان عمل ہے۔

تحقیق وتخریج » صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۲۷، ۱۴۷۸) مسلم (۱۵۰) اور بیہقی (معرفۃ السنن والآثار: ۵/ ۱۹۹، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے زہری کی سند سے روایت کیا ہے اور امام زہری نے سماع کی تصریح کر دی ہے، جیسا کہ صحیح البخاری وغیرہ میں ہے۔

حدیث نمبر (۶۹) میں عبدالرزاق بن ہمام کے سماع کی تصریح کے لیے دیکھئے صحیح ابن حبان (الاحسان: ۱۶۳) اور المنتخب من مسند عبد بن حمید (ح ۱۴۰)

محمد بن ثور نے عبدالرزاق کی متابعت کر رکھی ہے۔ (سنن ابی داود: ۴۶۸۴ وسندہ صحیح)

[۷۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، وَأَبُو ضَمْرَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ.))

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص (روزانہ) صبح سات عجوہ کھجوریں کھائے تو اس دن اسے نہ زہر نقصان دے گا اور نہ ہی جادو نقصان دے گا۔''

تحقیق وتخریج » سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۵۷۶۹) اور مسلم (۲۰۴۷) نے ہاشم بن ہاشم کی سند سے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں ''من تصبّح کل یوم......'' کے الفاظ ہیں۔ (صحیح البخاری: ۵۴۴۵)

ایک روایت میں مدینے کے بالائی حصے (عجوۃ العالیہ) اور اول صبح کے وقت ان کا استعمال ہے۔ (صحیح مسلم: ۲۰۴۸)
معلوم ہوا کہ عجوہ کھجور کا استعمال تین شرائط کے ساتھ زہر و تیز ابیت سے بچاؤ کا سبب ہے:

۱: بچپن سے لے کر آخر تک ہر روز سات عجوہ کھجوریں کھانا۔
۲: مدینے کے بالائی حصے والی عجوہ کھجوریں کھانا۔
۳: روزانہ صبح کے پہلے حصے میں عجوہ کھجوریں کھانا۔

احادیث میں موجود ان شرائط کے علاوہ دیگر طریقوں سے استعمال کرنے والا خود ذمہ دار ہوگا۔ واللہ اعلم

[۷۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ: بَلَغَنِي عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ هٰذَا الْحَدِيْثُ ثُمَّ لَقِيْتُ سَعْدًا فَحَدَّثَنِي أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ: ((أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى.))

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تمہارا میرے ساتھ وہی مقام ہو جو ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا؟ (لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں)۔''

تحقیق و تخریج » صحیح

اسے احمد بن حنبل (المسند ۱/۱۷۳، ۱۷۵، ۱۷۷، ۱۷۹، فضائل الصحابہ: ۹۵۶، ۹۵۷) نسائی (خصائص علی: ۵۰۔۵۱) اور دورقی (مسند سعد بن ابی وقاص: ۱۰۱، ۱۰۲) وغیرہم نے علی بن زید بن جدعان (ضعیف راوی) سے بیان کیا ہے، لہٰذا یہ سند ضعیف ہے لیکن یہ حدیث شواہد صحیحہ کی وجہ سے صحیح ہے۔
شواہد صحیحہ کے لیے دیکھئے: صحیح البخاری (۴۴۱۶) صحیح مسلم (۲۴۰۴) اور میری کتاب: تحقیقی مقالات (۵/۱۵، ۱۶، ۲۸)

[۷۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ السُّوَائِيَّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ لِسَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ: وَاللّٰهِ لَقَدْ شَكَاكَ أَهْلُ الْكُوْفَةِ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى زَعَمُوْا أَنَّكَ لَا تُحْسِنُ تُصَلِّي بِهِمْ فَقَالَ سَعْدٌ: أَمَا فَوَاللّٰهِ مَا كُنْتُ آلُوْ بِهِمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

جابر بن سمرہ السوائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہوئے سنا: اللہ کی قسم! اہل کوفہ نے ہر چیز کے بارے میں تمھاری شکایات لگائی ہیں حتیٰ کہ وہ کہتے ہیں کہ تم انھیں اچھے طریقے سے نماز نہیں پڑھاتے ہو۔ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تو اللہ کی قسم! ظہر و عصر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے کوتاہی نہیں کرتا: پہلی دو رکعتیں پر سکون (لمبی) پڑھتا ہوں اور آخری

أَرْكُدُ فِي الْأُوْلَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ قَالَ: فَسَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ: ذَلِكَ الظَّنُّ بِكَ ، ذَلِكَ الظَّنُّ بِكَ .

دو رکعتیں مختصر پڑھتا ہوں۔تو میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: تمہارے بارے میں یقین ہے، تمہارے بارے میں یقین ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۷۵۵) مسلم (۴۵۳) اور احمد (المسند: ۱/۱۷۹) وغیرہم نے روایت کیا ہے۔

[**۷۳**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِالْحَمِيْدِ ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مِثْلَهُ ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ ذَلِكَ الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ زَادَ فِيْهِ سُفْيَانُ فَأَمَرَ بِهِ عُمَرُ أَنْ يُوْقَفَ النَّاسِ ، فَجَعَلَ لَا يَمُرُّ عَلَى قَبِيْلَةٍ إِلَّا أَثْنَوْا خَيْرًا حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ لِبَنِي عَبْسٍ فَانْبَرَا شَقِيٌّ مِنْهُمْ يُكْنَى أَبَا سَعْدَةَ فَقَالَ: أَنَا أَعْلَمُهُ لَا يَعْدِلُ فِي الرَّعِيَّةِ ، وَلَا يَخْرُجُ فِي السَّرِيَّةِ ، وَلَا يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ ، فَقَالَ سَعْدٌ: أَمَا اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ كَاذِبًا فَأَطِلْ عُمْرَهُ ، وَأَكْثِرْ وَلَدَهُ ، وَابْتَلِهِ بِالْفَقْرِ وَافْتِنْهُ .

جریر بن عبدالحمید رحمہ اللہ (ایک راوی) کی سند سے مروی روایت میں ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابواسحاق! تمہارے بارے میں یہی یقین ہے۔سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کی روایت میں ہے: پھر عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ لوگوں کو کھڑا کیا جائے، پھر وہ جس قبیلے کے پاس سے گزرتے تو لوگ ان کی تعریف کرتے حتیٰ کہ وہ بنوعبس کی ایک مجلس کے پاس سے گزرے تو ان میں سے ابوسعدہ نامی ایک بدنصیب کھڑا ہو کر کہنے لگا: میں اسے جانتا ہوں، یہ رعایا کے بارے میں انصاف نہیں کرتا، جہاد میں نہیں جاتا اور مال تقسیم کرنے میں عدل وانصاف نہیں کرتا ہے۔تو سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے اللہ! اگر یہ جھوٹا ہے تو اس کی عمر لمبی کر دے، اس کی اولاد زیادہ کر دے اور اسے فقر و فتنے کی آزمائش میں ڈال دے۔

قَالَ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ فَأَنَا رَأَيْتُهُ شَيْخًا كَبِيْرًا يَغْمِزُ الْجَوَارِيَ فِي الطُّرُقِ ، فَيُقَالُ لَهُ فِيْ ذَلِكَ فَيَقُوْلُ: شَيْخٌ كَبِيْرٌ فَقِيْرٌ مَفْتُوْنٌ أَصَابَتْهُ دَعْوَةُ الرَّجُلِ الصَّالِحِ سَعْدٍ لَا تَكُوْنُ فِتْنَةٌ إِلَّا وَثَبَ فِيْهَا .

عبدالملک بن عمیر (راویٔ حدیث، تابعی) نے فرمایا: میں نے اس آدمی کو دیکھا، وہ بوڑھا تھا اور راستوں میں لڑکیوں کو چھیڑتا تھا۔پھر جب اسے ملامت کی جاتی تو کہتا: بوڑھا فقیر آدمی ہوں، فتنے میں مبتلا ہوں۔اسے نیک آدمی سعد رضی اللہ عنہ کی بددعا لگ گئی تھی، وہ ہر فتنے میں کود پڑتا تھا۔

تحقیق وتخریج» صحيح

اسے مسلم (۱۰۱۷/۴۵۳) دورقی (مسند سعد:۲) اور بیہقی (دلائل النبوہ:۶/۱۸۹، ۱۹۰) نے جریر بن عبدالحمید الضبی کی سند سے روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے حدیث سابق:۷۲

[۷۴] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ بَكْرِ بْنِ قِرْوَاشٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَا الثُّدَيَّةِ فَقَالَ: ((شَيْطَانُ الرَّدْهَةِ رَاعِي الْخَيْلِ أَوْ رَاعٍ لِلْجَبَلِ يَحْتَذِرُهُ رَجُلٌ مِنْ بَجِيلَةَ يُقَالُ لَهُ الْأَشْهَبُ أَوِ ابْنُ الْأَشْهَبِ عَلَامَةٌ فِي قَوْمٍ ظَلَمَةٍ)) قَالَ سُفْيَانُ: فَأَخْبَرَنِي عَمَّارٌ الدُّهْنِيُّ: أَنَّهُ جَاءَ بِهِ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ الْأَشْهَبُ أَوِ ابْنُ الْأَشْهَبِ.

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذوثدیہ (پستانوں والے خارجی) کا تذکرہ کیا تو فرمایا: ”وہ ردہہ کا شیطان ہے، گھوڑوں کو چرانے والا یا پہاڑی چرواہا ہے۔ بجیلہ قبیلے کا اشہب یا ابن اشہب نامی شخص اسے کھینچ کر نیچے اتارے گا۔ ظالم قوم میں سے ایک بڑا اور مشہور آدمی ہوگا۔“

امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عمار الدہنی (راوی) نے کہا: ان میں سے ایک آدمی اشہب یا ابن الاشہب اسے لے آیا۔

تحقیق تخریج » سنده حسن

اسے احمد (المسند:۱/۱۷۹) ابن ابی شیبہ (المصنف:۱۵/۳۲۲۔۳۲۳) ابویعلی (المسند:۷۵۳، ۷۸۴) بزار (کشف الاستار:۱۸۵۴) ابن عدی (الکامل:۲/۴۶۲) عقیلی (الضعفاء:۱/۱۵۱) اور حاکم (المستدرک:۴/۵۲۱ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے سفیان بن عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے اور حاکم نے فرمایا: ”ھذا حدیث صحیح الإسناد“ تو ان کے جواب میں حافظ ذہبی نے فرمایا: یہ صحیح ہونے سے کتنی دور اور منکر روایت ہے۔

علاء بن ابی العباس الشیعی جمہور کے نزدیک موثق ہونے کی وجہ سے حسن الحدیث راوی ہے۔

بکر بن قرواش بھی جمہور کے نزدیک موثق ہونے کی وجہ سے صدوق حسن الحدیث ہیں اور باقی سند صحیح ہے۔

نیز دیکھئے مجمع الزوائد (۶/۲۳۴، ۱۰/۷۳) دلائل النبوۃ للبیہقی (۶/۴۳۴) اور البدایہ والنہایہ (۷/۳۰۹)

[۷۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ ابْنِ عَيَّاشٍ قَالَ: تَبَايَعَ رَجُلَانِ عَلَى عَهْدِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ بِسُلْتٍ وَشَعِيرٍ فَقَالَ سَعْدٌ: تَبَايَعَ رَجُلَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِتَمْرٍ وَرُطَبٍ

زید ابن عیاش سے روایت ہے کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے زمانے میں دو آدمیوں نے آپس میں جو اور گیہوں کے مشابہ حجازی (چھلکے کے بغیر) جو کا سودا کیا تو سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں دو آدمیوں نے تر کھجور اور خشک کھجور (چھواروں) کا آپس میں سودا کیا تو

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلْ يَنقُصُ الرُّطَبُ إِذَا يَبِسَ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: ((فَلَا إِذًا)).

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تر کھجور خشک ہو جائے تو کیا اس کے وزن میں کمی آتی ہے؟'' لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر یہ سودا نہ کرو۔''

تحقیق و تخریج » سنده حسن

اسے مالک بن انس (الموطا روایہ یحییٰ بن یحییٰ بتحقیقی: ۲/۶۲۴ ح ۱۳۵۳) ابوداود (۳۳۵۹) ترمذی (۱۲۲۵، وقال: هذا حديث حسن صحيح) نسائی (۷/ ۲۶۸۔ ۲۶۹ ح ۴۵۴۹) ابن ماجہ (۲۲۶۴) احمد (المسند: ۱/ ۱۷۹) ابن الجارود (المنتقی: ۶۵۷) ابن حبان (الاحسان: ۴۹۸۲) دارقطنی (۳/ ۵۰ ح ۲۹۷۷ من حدیث الحمیدی) اور حاکم (المستدرک: ۲/ ۳۸۔ ۳۹ ح ۲۲۶۷) وغیرہم نے عبداللہ بن یزید کی سند سے روایت کیا ہے اور حاکم و ذہبی دونوں نے اسے صحیح کہا ہے۔

زید بن عیاش کو جمہور محدثین نے ثقہ و صدوق قرار دیا ہے، لہٰذا وہ حسن الحدیث ہیں اور باقی سند صحیح ہے۔

(نیز دیکھئے موطا مالک روایہ ابن القاسم بتحقیقی: ۳۸۰ ص ۴۵۳)

[۷۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي نَهِيْكٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ)) قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي يَسْتَغْنِيْ بِهِ.

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص خوش الحانی سے قرآن نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔'' سفیان بن عیینہ نے فرمایا: یعنی اس سے مراد استغنا ہے۔

تحقیق و تخریج » صحیح

اسے ابوداود (۱۴۷۰) احمد (المسند: ۱/ ۱۷۹) حاکم (المستدرک: ۱/ ۵۶۹ ح ۲۰۹۱ من حدیث الحمیدی) اور بیہقی (السنن الکبریٰ ۱۰/ ۲۳۰، شعب الایمان: ۲۶۱۳) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے اور حاکم و ذہبی دونوں نے اسے صحیح کہا ہے۔ اس روایت کی سند حسن لذاتہ ہے اور اس کے صحیح شواہد بھی ہیں جن کے ساتھ یہ حدیث بھی صحیح ہے۔

تغنی بالقرآن کے دو معنی ہیں:

۱: قرآن مجید کو خوش الحانی اور بہت اچھے طریقے سے پڑھنا۔

۲: تمام سابقہ آسمانی کتابوں پر ایمان لانا اور یہ یقین کرنا کہ وہ تغیر و تبدل کا شکار ہیں، صرف قرآن مجید کو مضبوطی سے تھامنا، اسے لاریب کتاب سمجھنا اور اس پر عمل کرنا۔

ان میں سے پہلا معنی بہت زیادہ مشہور ہے۔

[٧٧] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي نَهِيْكٍ قَالَ: لَقِيَنِي سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي السُّوْقِ فَقَالَ: اتِّجَارٌ كَسْبَةٌ اتِّجَارٌ كَسْبَةٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ.))

عبیداللہ بن ابی نھیک رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ مجھے بازار میں ملے تو انھوں نے فرمایا: کیا مال کمانے والے تاجر ہو؟ کیا مال کمانے والے تاجر ہو؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو شخص قرآن کے ساتھ غنی نہ ہو (یا خوش الحانی سے قرآن نہ پڑھے) تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

تحقیق وتخریج » صحیح

اسے حاکم (المستدرک: ١/٥٦٩ ح ٢٠٩٢) اور دورقی (مسند سعد بن ابی وقاص: ح ١٣٠ وسندہ قوی) وغیرہما نے ابن جریج کی سند سے کچھ اختلاف کے ساتھ روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے حدیث سابق: ٧٦

[٧٨] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُوْلُ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَابِعَ سَبْعَةٍ وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا الْحُبْلَةُ وَوَرَقُ السَّمُرِ حَتَّى لَقَدْ قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا حَتَّى إِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهُ خِلْطٌ، ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُوْ أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الدِّيْنِ لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَخَابَ عَمَلِي.

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں نے سب سے پہلے اللہ کے راستے میں تیر پھینکا تھا اور مجھے (وہ بات) یاد ہے کہ میں اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات آدمیوں میں سے ایک دیکھتا تھا اور ہماری خوراک ثقیل ترکاری اور کیکر کے پتے اور چھلکے تھی، حتیٰ کہ انھیں کھانے اور چبانے کی وجہ سے ہمارے منہ زخمی ہو گئے (پھر) اگر ہم میں سے کوئی آدمی قضائے حاجت کرتا تو (وہ انسانوں کے پاخانے کی طرح نہیں بلکہ) بکری کی (مینگنیوں کی) طرح خشک ہوتا تھا۔ اب بنو اسد مجھے دین سکھانا چاہتے ہیں (اور میری عیب جوئی کرتے ہیں، اگر ایسا ہی ہے) میں تو پھر گمراہ ہو گیا اور میرا عمل ضائع ہو گیا۔

تحقیق وتخریج » سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (٣٧٢٨) مسلم (٢٩٦٦) اور ابونعیم الاصبہانی (معرفۃ الصحابہ: ١/٢٠٧ ح ٥٢٢ من حدیث الحمیدی مختصراً) وغیرہم نے روایت کیا ہے۔

[۷۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ يَعْفُوْرٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِيْ فَطَبَّقْتُ فَنَهَانِيْ وَقَالَ: قَدْ كُنَّا نَفْعَلُهُ فَنُهِيْنَا يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ.

مصعب بن سعد بن ابی وقاص رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد محترم، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز پڑھی اور (رکوع میں) تطبیق کی (یعنی گھٹنوں کے درمیان ہتھیلیاں ملا لیں) تو انھوں نے مجھے منع کیا اور فرمایا: ہم (پہلے) یہ کام کرتے تھے، پھر ہمیں منع کر دیا گیا، یعنی نبی ﷺ نے منع کیا تھا۔

تحقیق وتخریج» سنده صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۷۹۰) مسلم (۵۳۵) اور ابونعیم الاصبہانی (المسند المستخرج علی صحیح مسلم: ۲/ ۱۳۵، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے روایت کیا ہے۔

[۸۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُوْسَى الْجُهَنِيِّ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ يُسَبِّحُ مِائَةً أَوْ يُكَبِّرُ مِائَةً فَهِيَ أَلْفُ حَسَنَةٍ.))

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی اس کام سے عاجز ہے کہ وہ روزانہ ہزار نیکیاں کمائے؟ سو دفعہ سبحان اللہ اور سو دفعہ تکبیر (اللہ اکبر) کہے تو یہ ہزار نیکیاں ہیں۔''

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے مسلم (۲۶۹۳) ترمذی (۳۴۶۳ وقال: هذا حدیث حسن صحیح) اور طبرانی (کتاب الدعاء: ۱۷۰۳، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے روایت کیا ہے۔

٨: أَحَادِيْثُ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ الْعَدَوِيِّ

سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی رضی اللہ عنہ کی احادیث

[٨١] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيْلَ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ.**))

سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کھمبی (فقعہ) اس مَن کی قسم سے ہے جو اللہ نے بنی اسرائیل پر نازل فرمایا تھا اور اس کا پانی آنکھ (کی بیماری) کے لیے شفا ہے۔''

تحقیق وتخریج » سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۴۴۷۸) مسلم (۲۰۴۹) اور ابوعوانہ (المستخرج ۵/۴۰۱ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے روایت کیا ہے۔

[٨٢] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ، وَالْعَجْوَةُ نَزَلَ بَعْلُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيْهَا شِفَاءٌ مِنَ السَّمِّ.

شہر بن حوشب (تابعی) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کھمبی مَن سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لیے شفا ہے، عجوہ کا تخم جنت سے اُترا ہے اور اس میں زہر سے شفا ہے۔''

تحقیق وتخریج » سنده ضعيف

اس روایت کی سند میں دو علتیں (وجہ ضعف) ہیں:

۱: روایت مرسل یعنی منقطع ہے۔

۲: سلیمان بن مہران الاعمش ثقہ مدلس تھے، انھیں طبقہ ثانیہ میں ذکر کرنا غلط ہے اور تحقیق راجح میں وہ طبقۂ ثالثہ کے مدلس ہیں، لہٰذا یہ معنعن روایت ضعیف ہے۔

اس روایت کا پہلا حصہ حدیث سابق (۸۱) اور دیگر صحیح احادیث کی وجہ سے صحیح ہے، اور دوسرا حصہ ''نَزَلَ بَعْلُهَا مِنَ الْجَنَّةِ'' یعنی اس کا تخم جنت سے نازل ہوا ہے۔ یہ ضعیف ہے۔

فائدہ: ایک حسن لذاتہ یعنی صحیح حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيْهَا شِفَاءٌ مِنَ السَّمِّ)) عجوہ جنت (کے پھلوں میں) سے ہے اور اس میں زہر سے شفا ہے۔ (سنن الترمذی: ۲۰۶۶ وقال: ھذا حدیث حسن غریب)

[۸۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، أَخْبَرَنِي طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ عَوْفٍ ابْنُ أَخِي عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْأَرْضِ شِبْرًا طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِيْنَ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ.))

سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ظالمانہ طریقے سے کسی کی ایک بالشت زمین پر قبضہ کرے گا تو اسے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا اور جو شخص اپنے مال کا دفاع کرتے ہوئے مارا گیا تو وہ شہید ہے۔''

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قِيْلَ لِسُفْيَانَ فَإِنَّ مَعْمَرًا يُدْخِلُ بَيْنَ طَلْحَةَ وَبَيْنَ سَعِيْدٍ رَجُلًا فَقَالَ سُفْيَانُ: مَاسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ أَدْخَلَ بَيْنَهُمَا أَحَدًا.

امام حمیدی رحمہ اللہ نے فرمایا: سفیان سے کہا گیا کہ معمر نے طلحہ اور سعید کے درمیان ایک اور شخص (راوی) کا اضافہ کیا ہے تو سفیان نے فرمایا: میں نے زہری سے نہیں سنا کہ انھوں نے ان دونوں کے درمیان کسی اور (واسطے) کا ذکر کیا ہو۔

تحقیق وتخریج » صحیح

اسے ابو داود (۴۷۷۲) ترمذی (۱۴۲۱، وقال: ھذا حدیث حسن صحیح) نسائی (۴۰۹۵، ۴۰۹۹) ابن ماجہ (۲۵۸۰) اور احمد (المسند: ۱/ ۱۸۷) وغیرہم نے طلحہ بن عبداللہ بن عوف کی سند سے مختصراً ومطولاً روایت کیا ہے، نیز بخاری (۲۴۵۲) وغیرہ نے الزهري حدثني طلحة بن عبد الله أن عبد الرحمن بن عمرو بن سهل أخبره أن سعيد بن زيد رضی اللہ عنہ قال:......'' کی سند سے روایت کیا ہے۔ یہ روایت دونوں سندوں سے صحیح ہے۔

[۸۴] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يِسَافٍ، عَنِ ابْنِ ظَالِمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عَشَرَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ فِي الْجَنَّةِ: أَنَا فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ،

سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قریش کے دس آدمی جنت میں (اکٹھے) ہیں: میں جنت میں ہوں، ابوبکر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، عمر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، عثمان رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، علی رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، زبیر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، طلحہ رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں۔''

وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ سَكَتَ سَعِيْدٌ فَقَالُوْا مَنِ الْعَاشِرُ؟ فَقَالَ سَعِيْدٌ أَنَا .

پھر سعید رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے تو لوگوں نے کہا: دسواں کون ہے؟ انھوں نے فرمایا: میں۔

تحقیق تخریج »» صحیح

اسے ابوداود (۴۶۴۸) ترمذی (۳۷۵۷، وقال: ھذا حدیث حسن صحیح) نسائی (السنن الکبریٰ: ۸۱۹۰) ابن ماجہ (۱۳۴) احمد (المسند: ۱/ ۱۸۸) بغوی (شرح السنۃ: ۱۴/ ۱۲۹ ح ۱۹۲۷ من حدیث الحمیدی) اور ابن حبان (الاحسان: ۶۹۵۷) وغیرہم نے کئی سندوں کے ساتھ ہلال بن یساف سے روایت کیا ہے۔ اور بعض نے ہلال اور عبداللہ بن ظالم کے درمیان ابن حیان (لا یعرف ولم یسم) راوی کا اضافہ کیا ہے، جو کہ المزید في متصل الأسانید کے باب میں سے ہے، لہٰذا یہ سند معلول ہے۔ لیکن اس حدیث کے کئی صحیح شواہد بھی ہیں، مثلاً دیکھئے سنن الترمذی (۳۷۵۷ وقال: ''ھذا حدیث حسن''، ۳۷۴۷، ۳۷۴۸) اور سنن ابی داود (۴۶۵۰) وغیرہما۔ ان شواہد کے ساتھ یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے۔

۹: أَحَادِيْثُ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رضی اللہ عنہ

ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی احادیث

[**۸۵**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْمُوْنٍ مَوْلَى آلِ سَمُرَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**أَخْرِجُوْا يَهُوْدَ الْحِجَازِ مِنَ الْحِجَازِ.**))

ابوعبیدہ بن الجراح سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حجاز کے یہودیوں کو حجاز سے نکال دو۔''

تحقیق تخریج »» سندہ صحیح

اسے احمد (المسند: ۱/ ۱۹۵) ابویعلی (المسند: ۸۷۲) اور ابن عبدالبر (التمہید: ۱۲/ ۱۵، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے ابراہیم بن میمون کی سند سے روایت کیا ہے۔ ابونعیم الاصبہانی نے معرفۃ الصحابہ (۲/ ۳۴ ح ۵۹۶) میں حمیدی کی سند سے روایت کیا ہے اور ابونعیم والی روایت کے الفاظ درج ذیل ہیں: ((أَخْرِجُوْا يَهُوْدَ نَجْرَانَ مِنَ الْحِجَازِ)) نجران کے یہودیوں کو حجاز سے نکال دو۔ یہ سند حسن یا صحیح ہے۔

١٠ : أَحَادِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی احادیث

[٨٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْبَيْتِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّوْنَ نُصُبًا فَجَعَلَ يَطْعَنُهَا بِعُوْدٍ فِيْ يَدِهِ وَيَقُوْلُ: ﴿جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ﴾ (سبا: ٤٦) ﴿جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا﴾ (بنی اسرائیل: ٨١)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فتح مکہ والے دن مکہ میں داخل ہوئے اور بیت اللہ کے اردگرد تین سو ساٹھ بُت تھے، آپ ﷺ اس چھڑی سے جو آپ کے ہاتھ میں تھی، انھیں کچوکے مار رہے تھے اور فرما رہے تھے: ”حق آ گیا اور باطل نہ شروع میں کچھ پیدا کر سکتا ہے اور نہ بعد میں اسے دوبارہ آ سکتا ہے۔“ حق آ گیا اور باطل مٹ گیا، باطل مٹنے والا ہے۔“

تحقیق وتخریج » صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (٤٧٢٠ عن الحمیدی) اور مسلم (١٧٨١) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[٨٧] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شِقَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اشْهَدُوا اشْهَدُوْا.))

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چاند کے دو ٹکڑے ہوئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”گواہ رہو، گواہ رہو۔“

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ: أَثْبَتَ لَنَا ابْنُ أَبِيْ نَجِيْحٍ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ عَنْ أَبِيْ مَعْمَرٍ.

حمیدی فرماتے ہیں کہ سفیان نے کہا: یہ دو حدیثیں ہمارے لیے ابن ابی نجیح نے ابو معمر (کے واسطے) سے تحریر کرائی ہیں۔

تحقیق وتخریج » صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (٣٦٣٦) اور مسلم (٢٨٠٠) وغیرہما نے روایت کیا ہے، نیز بخاری نے (ایک روایت میں) حمیدی سے بھی بیان کیا ہے۔ (دیکھئے تحفۃ الاشراف: ٧/ ٦٧ ح ٩٣٣٦)

اس حدیث کی دوسری سندیں بھی ہیں۔ (مثلاً دیکھئے صحیح البخاری: ٣٨٦٩)

[٨٨] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ، أَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ قَلِيلٌ فِقْهُ قُلُوبِهِمْ، كَثِيرٌ شَحْمُ بُطُونِهِمْ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ: أَتَرَوْنَ اللّٰهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ؟ فَقَالَ الْآخَرُ: يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا، وَلَا يَسْمَعُ إِنْ أَخْفَيْنَا، فَقَالَ الْآخَرُ: إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرْنَا فَإِنَّهُ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا، قَالَ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ﴾ (٤١/ فصلت:٢٢) الْآيَةَ.

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیت اللہ کے پاس تین آدمی اکٹھے ہوئے: دو قریشی اور ایک ثقفی تھا یا دو ثقفی اور ایک قریشی تھا۔ یہ تینوں عقل وشعور اور فہم وفراست سے خالی دلوں والے اور ان کے پیٹوں کی بڑھی ہوئی بہت زیادہ چربی والے یعنی موٹے تھے۔ ان میں سے ایک نے کہا: کیا تم سمجھتے ہو کہ اللہ ہماری باتیں سنتا ہے؟ دوسرے نے کہا: جب ہم اونچی آواز سے بولتے ہیں تو سنتا ہے اور جب خفیہ باتیں کرتے ہیں تو نہیں سنتا ہے۔ تیسرے نے کہا: اگر وہ ہماری اونچی باتیں سنتا ہے تو وہ ہماری خفیہ باتیں بھی سنتا ہے۔ پھر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اور تم اپنے آپ کو اس سے اس لیے نہیں چھپا سکتے تھے کہ تمہارے کان اور تمھاری آنکھیں تمہارے خلاف گواہی دیں گی۔''

وَكَانَ سُفْيَانُ أَوَّلًا يَقُولُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ أَوِ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ أَوْ حُمَيْدٌ الْأَعْرَجُ أَحَدُهُمْ أَوِ اثْنَانِ مِنْهُمْ ثُمَّ ثَبَتَ عَلَى مَنْصُورٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ.

سفیان شروع میں (شک کی بنا پر) کہا کرتے کہ یہ حدیث ہمیں منصور یا ابن ابی نجیح یا حمید الاعرج نے بیان کی، ان میں سے کسی ایک یا دو نے بیان کی ہے، پھر یقین سے کہنے لگے کہ یہ حدیث منصور (بن معتمر) ہی نے بیان کی ہے۔

تحقیق وتخریج» صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۴۸۱۷ عن الحمیدی) اور مسلم (۲۷۷۵) نے بھی روایت کیا ہے۔

[٨٩] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا وَحَفِظَهَا وَبَلَّغَهَا، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرُ فَقِيهٍ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ، ثَلَاثٌ لَا يَغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ، وَمُنَاصَحَةُ أَئِمَّةِ**

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اس بندے کے چہرے کو تروتازہ رکھے جو ہمارا کلام سنتا ہے، پھر اسے یاد کرتا ہے اور محفوظ کر لیتا ہے، اور اسے دوسرے لوگوں تک پہنچاتا ہے، بعض اوقات حاملِ فقہ غیر فقیہ ہوتا ہے اور بعض اوقات جس کے پاس فقہ ہوتا ہے وہ اسے اس شخص تک پہنچا دیتا ہے جو اس سے زیادہ فقیہ (سمجھدار) ہوتا ہے۔ تین چیزوں سے مسلمانوں کا دل کبھی

الْمُسْلِمِينَ، وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِهِمْ فَإِنَّ الدَّعْوَةَ تُحِيطُ مَنْ وَرَاءَ هُمْ.))

خیانت نہیں کرتا ہے: ا: اخلاصِ عمل ۲: مسلمانوں کے اماموں (مسلمان حکمرانوں) کے لیے خیر خواہی۔ ۳: مسلمانوں کی جماعت (اجماع یا خلافت) کو مضبوطی سے پکڑنا، کیونکہ ان کی دعوت و دعا بعد والے لوگوں کو بھی گھیرے رکھتی ہے۔''

تحقیق و تخریج» صحیح

اسے ترمذی (۲۶۵۸ وقال: هذا حديث حسن صحيح) شافعی (المسند: ص ۲۴۰) بغوی (شرح السنة: ۱/ ۲۳۵ ح ۱۱۲، من حدیث الشافعی) اور ابن عبدالبر (التمہید: ۲۱/ ۲۷۸، جامع بیان العلم وفضلہ: ۱/ ۴۰ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے سفیان بن عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے اور سماک بن حرب نے عبدالملک بن عمیر کی متابعت کی ہے۔

(سنن الترمذی: ۲۶۵۷ وقال: هذا حديث حسن صحيح، سنن ابن ماجہ: ۲۳۲ وغیرہما)

اس روایت کی سند عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود کے عن کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن سنن الترمذی (۲۶۵۶) اور مسند احمد (۵/ ۱۸۳ ح ۲۱۵۹۰) وغیرہما میں اس کے صحیح شواہد ہیں، جن کی بنا پر یہ حدیث بھی صحیح ہے۔

(دیکھئے اضواء المصابیح: ۱/ ۲۹۳ ح ۲۲۸۔ ۲۲۹)

[۹۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْجَابِرُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَاجِدٍ الْحَنَفِيَّ يَقُوْلُ: كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ بِشَارِبٍ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ: تَرْتِرُوْهُ أَوْ مَزْمِزُوْهُ وَاسْتَنْكِهُوْهُ فَقَالَ فَتُرْتِرَ أَوْمُزْمِزَ وَاسْتُنْكِهَ فَإِذَا هُوَ سَكْرَانُ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: احْبِسُوْهُ، فَحُبِسَ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ جِيْءَ بِهِ، وَجِئْتُ فَدَعَا عَبْدُاللّٰهِ بِسَوْطٍ فَأُتِيَ بِسَوْطٍ لَهُ ثَمَرَةٌ فَأَمَرَ بِهَا فَقُطِعَتْ ثُمَّ دُقَّ طَرَفُهُ حَتَّى آضَتْ لَهُ مِخْفَقَةٌ، قَالَ: فَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ كَذَا، وَقَالَ لِلَّذِيْ يَضْرِبُ: اضْرِبْ وَأَرْجِعْ يَدَكَ، وَأَعْطِ كُلَّ عُضْوٍ حَقَّهُ، وَجَلَدَهُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ وَإِزَارٌ أَوْ قَمِيصٌ

ابو ماجد الحنفی سے روایت ہے کہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ایک آدمی کسی شرابی کو لے آیا تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے ہلا جُلا کر اور سونگھ کر دیکھو۔ پھر جب اسے ہلا جلا کر اور سونگھ کر دیکھا گیا تو ثابت ہو گیا کہ وہ نشے میں ہے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے گرفتار کر کے بند کر دو تو اسے بند کر دیا گیا، پھر اگلے دن اسے لایا گیا تو عبداللہ نے ایک کوڑا منگوایا، پھر ایک کوڑا لایا گیا جس کی ایک نوک تھی، تو انھوں (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے (اسے کاٹنے کا) حکم دیا تو وہ نوک کاٹ دی گئی، پھر اس کے کنارے کو کوٹ کر برابر کر دیا گیا حتی کہ وہ (سیدھا سادا) کوڑا بن گیا۔ پھر انھوں نے انگلی کے ساتھ اشارہ کیا اور مارنے والے سے کہا: اسے مار اور ہاتھ واپس کر لے اور عضو کو اس کا پورا حق

وَسَرَاوِيْلُ، ثُمَّ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: إِنَّهُ لا يَنْبَغِيْ لِوَالِيْ أَمْرٍ أَنْ يُوْتَى بِحَدٍّ إِلَّا أَقَامَهُ اللّٰهُ عَفُوٌّ يُحِبُّ الْعَفْوَ.

دے دے۔ اس نے اسے کوڑے مارے اور شرابی نے قمیص وازار یا قمیص وشلوار پہن رکھی تھی، پھر عبداللہ نے فرمایا: ولی الامر (صاحب اقتدار) کے لیے یہ جائز نہیں کہ اس کے سامنے کوئی قابلِ حد مسئلہ آئے تو وہ حد قائم نہ کرے، اللہ معاف فرمانے والا ہے اور معافی پسند کرتا ہے۔

فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمَنِ! إِنَّهُ لابْنُ أَخِيْ وَمَالِيَ مِنْ وَلَدٍ، وَإِنِّيْ لَأَجِدُ لَهُ مِنَ اللَّوْعَةِ مَا أَجِدُ لِوَلَدِيْ، فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ: بِئْسَ لَعَمْرُ اللّٰهِ إِذًا وَالِي الْيَتِيْمِ أَنْتَ مَا أَحْسَنْتَ الْأَدَبَ، وَلَا اسْتَرْتَ الْخَرِبَةَ ثُمَّ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: إِنِّيْ لَأَعْلَمُ أَوَّلَ رَجُلٍ قَطَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أُتِيَ بِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ سَرَقَ فَقَطَعَهُ.

پھر اس آدمی نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! میری کوئی اولاد نہیں اور یہ میرا بھتیجا ہے، مجھے اس کے بارے میں اس طرح دلی تکلیف ہوئی ہے جس طرح کہ اپنی اولاد پر ہوتی ہے۔ تو عبداللہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ بُری بات ہے، تم یتیم کے سرپرست ہو۔ نہ تم نے اسے اچھے طریقے سے ادب سکھایا اور نہ اس کے جرم پر پردہ ڈالا۔ عبداللہ نے فرمایا: میں اُس پہلے شخص کو جانتا ہوں جس کا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے حکم پر کاٹا گیا تھا۔ آپ کے پاس ایک انصاری آدمی لایا گیا جس نے چوری کی تھی تو آپ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیا۔ پھر

فَكَأَنَّمَا أُسِفَّ فِيْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الرَّمَادُ، وَأَشَارَ سُفْيَانُ بِكَفِّهِ إِلَى وَجْهِهِ وَقَبَضَهَا شَيْئًا، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَأَنَّكَ كَرِهْتَ فَقَالَ: ((وَمَا يَمْنَعُنِيْ أَنْ تَكُوْنُوْا أَعْوَانًا لِلشَّيْطَانِ عَلَى أَخِيْكُمْ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ لِوَالِيْ أَمْرٍ أَنْ يُؤْتَى بِحَدٍّ إِلَّا أَقَامَهُ، وَاللّٰهُ عَفُوٌّ يُحِبُّ الْعَفْوَ))، ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

﴿وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ۭ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ﴾

(٢٤/ النور:٢٢)

گویا رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ مبارک پر بہت زیادہ افسردگی چھا گئی۔ سفیان (بن عیینہ، راوی) نے اپنی ہتھیلی کے ساتھ اپنے چہرے کی طرف اشارہ کیا اور اسے کچھ بند کرلیا۔ لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! گویا آپ پریشان ہوگئے ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں پریشان کیوں نہ ہوں، جب تم اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار بن جاتے ہو؟ ولی الامر (صاحبِ اقتدار) کے لیے یہ جائز نہیں کہ اس کے سامنے کوئی قابلِ حد مسئلہ آئے

تو وہ حد قائم نہ کرے[1]، اللہ معاف فرمانے والا ہے اور معافی پسند کرتا ہے۔"

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (درج ذیل آیت) تلاوت فرمائی: "اور وہ معاف کریں اور درگزر کریں، کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمھیں معاف کر دے؟"

قَالَ سُفْيَانُ: أَتَيْتُ يَحْيَى الْجَابِرَ فَقَالَ لِيْ: أَخْرِجْ أَلْوَاحَكَ، فَقُلْتُ: لَيْسَ مَعِيْ أَلْوَاحٌ فَحَدَّثَنِي بِهَذَا الْحَدِيْثِ، وَأَحَادِيْثَ مَعَهُ فَلَمْ أَحْفَظْ هَذَا الْحَدِيْثَ حَتَّى أَعَادَهُ عَلَيَّ، قَالَ سُفْيَانُ فَحَفِظْتُهُ فِيْ مَرَّتَيْنِ.

سفیان نے کہا: میں یحییٰ الجابر کے پاس آیا تو اس نے مجھ سے کہا: تم اپنی تختی نکالو، میں نے کہا: میرے پاس کوئی تختی نہیں تو اس نے مجھے یہ حدیث سنائی اور اس کے ساتھ دیگر احادیث بھی سنائیں، میں اسے یاد نہ کر پاتا حتیٰ کہ اس نے مجھے دوبارہ بیان کی۔ سفیان نے فرمایا: میں نے اس (حدیث) کو دو مرتبہ یاد کیا ہے۔

تحقیق وتخریج » سنده ضعيف

اسے احمد (المسند: ۱/۴۱۹، ۴۳۸) ابویعلی (المسند: ۵۱۵۵) اور حاکم (المستدرک: ۴/۳۸۲-۳۸۴) نے یحییٰ بن عبداللہ الجابر سے اختصار اور طوالت کے ساتھ روایت کیا ہے۔

حاکم نے اسے صحیح کہا۔

اور ہیثمی نے فرمایا: "وأبو ماجد الحنفي ضعيف" (مجمع الزوائد: ۶/۲۷۵)

حافظ ابن حجر نے کہا: "مجهول، لم يرو عنه غير يحيى الجابر" (تقریب التهذيب: ۸۳۳۴)

یحییٰ بن عبداللہ الجابر جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف راوی ہے۔ (حاشیۃ علی تہذیب الکمال: ۸/۵۶-۵۷)

---

[1] حدیث کے اس ٹکڑے کے حسن شاہد کے لیے دیکھئے سنن ابی داود (۴۳۹۴ وسندہ حسن) وغیرہ [تنویر الحق]

[۹۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ وَكُنَّا لَقِيْنَاهُ بِمَكَّةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ أَعُوْدُهُ، فَأَرَادَ غُلَامٌ لَهُ أَنْ يُدَاوِيَهُ فَنَهَيْتُهُ، فَقَالَ: دَعْهُ فَإِنِّي سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ دَوَاءً.))

عطاء بن السائب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں ابوعبدالرحمٰن السلمی کے پاس اُن کی بیمار پرسی کے لیے گیا، پھر ان کے ایک لڑکے یا غلام نے اُنہیں دوا پلانے یا کھلانے کی کوشش کی تو میں نے اسے منع کر دیا تو انھوں نے فرمایا: اسے چھوڑ دو (منع نہ کرو) کیونکہ میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ ”اللہ نے جو بیماری اتاری ہے تو اس کی دوا بھی اُتاری ہے۔“

وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: شِفَاءً عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ، وَجَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ.

سفیان بن عیینہ بعض اوقات فرماتے تھے: شفا اُتاری ہے، جس نے علاج کو جان لیا پس جان لیا، جو اس سے بے خبر رہا پس وہ بے خبر رہا۔

تحقیق وتخریج » سندہ حسن

اسے ابن ماجہ (۳۴۳۸) احمد (المسند: ۱/ ۳۷۷، ۴۱۳، ۴۵۳) ابن حبان (الاحسان: ۶۰۳۰) حاکم (المستدرک: ۴/ ۱۹۶۔۱۹۷، ۳۹۹) اور بیہقی (السنن الکبریٰ: ۹/ ۳۴۳) نے کئی سندوں کے ساتھ عطاء بن السائب سے روایت کیا ہے۔

حاکم اور ذہبی دونوں نے اسے صحیح کہا اور بوصیری نے کہا: اس کی سند صحیح ہے اور راوی ثقہ ہیں۔ (زوائد ابن ماجہ: ۳۴۳۸)

فائدہ: سفیان بن عیینہ کا عطاء بن السائب سے سماع عطاء کے اختلاط سے پہلے کا ہے۔

(دیکھئے الکواکب النیرات: ص ۳۲۷، نیز دیکھئے حدیث سابق: ۴۴ کا حاشیہ)

[۹۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: الَّذِي حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: تَعَاهَدُوْا هَذَا الْقُرْآنَ فَلَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بِئْسَ مَا لِأَحَدِهِمْ أَنْ يَقُوْلَ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ.))

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: اس قرآن کا مسلسل دور کرتے رہا کرو کیونکہ یہ رسی تڑوا کر بھاگنے والے اونٹوں سے بھی زیادہ تیز لوگوں کے سینوں سے نکل جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی آدمی کا یہ کہنا کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا ہوں، یہ کہنا بہت بُری بات ہے، بلکہ اسے یہ کہنا چاہئے: بھلا دیا گیا ہے۔“

تحقیق وتخریج » سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۵۰۳۹،۵۰۳۲) مسلم (۷۹۰) اور ابن عبدالبر (التمہید :۱۴/ ۱۳۵، من حدیث الحمیدی) نے روایت کیا ہے۔

[۹۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ حَدَّثَنَا ذَرٌّ الْهَمْدَانِيُّ، عَنْ وَائِلِ بْنِ مُهَانَةِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَأَنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ فَقَامَتِ امْرَأَةٌ لَيْسَتْ مِنْ عِلْيَةِ النِّسَاءِ فَقَالَتْ: لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لِأَنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ.

ثُمَّ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: مَا وُجِدَ مِنْ نَاقِصِ الْعَقْلِ وَالدِّيْنِ أَغْلَبَ لِلرِّجَالِ ذَوِي الرَّأْيِ عَلَى أُمُوْرِهِمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَ: فَقِيْلَ: يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَمَا نُقْصَانُ عَقْلِهَا وَدِيْنِهَا؟ قَالَ: أَمَّا نُقْصَانُ عَقْلِهَا فَجَعَلَ اللّٰهُ شَهَادَةَ امْرَأَتَيْنِ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ، وَأَمَّا نُقْصَانُ دِيْنِهَا فَإِنَّهَا تَمْكُثُ كَذَا يَوْمًا لَا تُصَلِّي لِلّٰهِ سَجْدَةً.

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عورتوں کی جماعت! تم صدقہ کیا کرو، اگرچہ تمہارے زیوروں میں سے ہی ہو کیونکہ تم میں سے اکثریت جہنم میں جائے گی۔'' پھر ایک عورت کھڑی ہو گئی تو بلند قامت عورتوں میں سے نہیں تھی (یا بڑے حسب نسب والی نہیں تھی) تو اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! ایسا کیوں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیونکہ تم کثرت سے لعن طعن کرتی ہو اور شوہروں کی ناشکری کرتی ہو۔''

پھر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (مکلف مخلوق میں سے عورتوں سے بڑھ کر) ناقص العقل اور ناقص الدین اور کوئی چیز نہیں پائی گئی، اپنے معاملات کو چلانے والے مردوں پر عورتوں سے غالب کوئی نہیں دیکھا گیا۔ پھر کہا گیا: اے ابوعبدالرحمٰن! ان کی عقل اور دین کے نقصان سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے فرمایا: اُن کی عقل کے نقصان سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر قرار دی ہے اور ان کے دین کا نقصان یہ ہے کہ وہ اتنے اتنے دن اللہ کے لیے ایک سجدہ بھی نہیں کرتی، یعنی حالتِ ماہواری میں نماز نہیں پڑھتی۔''

تحقیق وتخریج » سندہ حسن

نسائی (السنن الکبریٰ: ۹۲۵۶۔ ۹۲۵۷) احمد (المسند :۱/ ۳۷۶، ۴۲۳، ۴۲۵، ۴۳۳، ۴۳۶) ابن حبان (الاحسان: ۳۳۱۳) ابویعلی (المسند :۵۱۱۲، ۵۱۴۴، ۵۲۸۴) حاکم (المستدرک :۴/ ۶۰۲، ۶۰۳) اور ابن عبدالبر (التمہید :۳/ ۳۲۵ من حدیث الحمیدی) نے ذر بن عبداللہ الہمدانی کی سند سے اسے روایت کیا ہے۔ حاکم اور ذہبی دونوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ وائل بن مہانہ کو ابن حبان، حاکم اور ذہبی تینوں نے ثقہ قرار دیا ہے، لہٰذا وہ کم از کم حسن الحدیث ضرور ہیں۔

[٩٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ، وَعَبْدُالْمَلِكِ بْنُ أَعْيَنَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ أَحَدٍ لَا يُؤَدِّي زَكٰوةَ مَالِهِ إِلَّا مُثِّلَ لَهُ شُجَاعًا أَقْرَعَ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ: ﴿ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ﴾ (٣/ آل عمران: ١٨٠) الْآيَة.

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن اس کا مال گنجے سانپ کی شکل میں اسے بطورِ طوق پہنایا جائے گا۔'' پھر اسی کے مصداق رسول اللہ ﷺ نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی: ''بخل کرنے والے یہ نہ سمجھیں کہ اللہ نے جو مال انہیں اپنے فضل سے دیا ہے وہ ان کے لیے بہتر ہے، بلکہ وہ ان کے لیے بُرا ہے، عنقریب انہیں قیامت کے دن اس چیز کا طوق پہنایا جائے گا جس میں انھوں نے بخل کیا۔''

تحقیق وتخریج » سنده صحيح

ترمذی (٣٠١٢ وقال: هذا حديث حسن صحيح) نسائی (٢٤٤٣) ابن ماجہ (١٧٨٤) شافعی (المسند: ص ٨٧) ابن خزیمہ (الصحیح: ٢٢٥٦) اور بیہقی (السنن الکبریٰ: ٨١/٤) وغیرہم نے سفیان بن عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

[٩٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ ابْنُ أَبِي النَّجُوْدِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ نَأْتِيَ أَرْضَ الْحَبَشَةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا، فَلَمَّا رَجَعْنَا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَأَخَذَنِيْ مَا قَرُبَ وَمَا بَعُدَ، فَجَلَسْتُ حَتّٰى قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصَّلَاةَ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ سَلَّمْتُ عَلَيْكَ وَأَنْتَ تُصَلِّيْ فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ، فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ قَدْ يُحْدِثُ مِنْ أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ، وَإِنَّهُ فِيْمَا أَحْدَثَ أَنْ لَا تَكَلَّمُوْا فِي الصَّلَاةِ))

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سرزمین حبشہ جانے سے پہلے رسول اللہ ﷺ کو حالتِ نماز میں بھی سلام کہہ دیتے تھے اور آپ ﷺ ہمیں اس کا جواب دیتے تھے، پھر جب ہم حبشہ سے واپس آئے تو میں نے آپ کو سلام کہا، جبکہ آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے، پس آپ نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا تو مجھے اگلے پچھلے اندیشوں نے آلیا (کہ کوئی غلطی تو نہیں ہوگئی) ہے؟ پھر میں بیٹھ گیا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھ لی۔ میں نے کہا: یارسول اللہ! میں نے آپ کو سلام کہا ہے اور آپ نماز پڑھ رہے تھے، لیکن آپ نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اپنے احکامات میں سے جو چاہتا ہے نیا حکم نازل فرمادیتا ہے اور اب نیا حکم یہ نازل فرمایا کہ تم نماز میں کلام نہ کرو۔''

قَالَ سُفْيَانُ: هٰذَا مِنْ أَجْوَدِ مَا وَجَدْنَا عِنْدَ عَاصِمٍ فِي هٰذَا الْوَجْهِ.

سفیان بن عیینہ نے کہا: اس سند کے ساتھ یہ عاصم (بن ابی النجود) کی بیان کردہ بہترین حدیثوں میں سے ہے جو ہمیں ملی ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده حسن

ابوداود (۹۲۴) نسائی (۱۲۲۲) شافعی (المسند: ص۱۸۳۔۱۸۴) احمد (المسند: ۱/ ۳۷۷) ابن المنذر (الاوسط: ۳/ ۲۲۹ ح ۱۵۶۴، من حدیث الحمیدی) طحاوی (شرح معانی الآثار: ۱/ ۴۵۵) اور ابن عبدالبر (التمہید: ۱/ ۳۵۳۔۳۵۴ من حدیث الحمیدی) نے اسے عاصم بن ابی النجود بہدلہ القاری کی سند سے روایت کی ہے، نیز امام بخاری (قبل ح ۷۵۲۲) نے اسے تعلیقاً ذکر کیا ہے۔

[۹۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ أَعْيَنَ، وَجَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنِ اقْتَطَعَ مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنٍ كَاذِبَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ**)) قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَيْمَانِهِمْ﴾ (۳/ آل عمران:۷۷) اَلْآيَةَ.

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی مسلمان کا مال جھوٹی قسم کے ذریعے سے ہتھیا لے تو وہ اللہ کے دربار میں اس حالت میں پیش ہوگا کہ اللہ اس پر غضبناک ہوگا۔'' عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمارے سامنے اسی کے مصداق اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن) سے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''بلاشبہ جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے عوض تھوڑی قیمت لیتے ہیں۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۷۴۴۵ عن الحمیدی) اور مسلم (۱۳۸) وغیرہما نے سفیان بن عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

[۹۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ غَيْرَ مَرَّةٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ، وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَجَدَهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ.

علقمہ (بن قیس النخعی رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سلام کے بعد سہو کے دو سجدے کیے اور بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دونوں سجدے سلام کے بعد کیے تھے۔

قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ طَوِيْلًا فَهَذَا الَّذِيْ حَفِظْتُ مِنْهُ .

سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ لمبی حدیث تھی جس سے میں نے یہی حصہ یاد کیا ہے۔

تحقیق وتخریج» صحیح (متفق علیه)

اسے ابن ماجہ (۱۲۱۸) نے سفیان بن عیینہ کی سند سے اور بخاری (۴۰۱) ومسلم (۵۷۲) دونوں نے منصور بن معتمر کی سند سے روایت کیا ہے۔

[**۹۸**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ أَتَتِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَتْ لَهُ: بَلَغَنِيْ أَنَّكَ لَعَنْتَ ذَيْتَ وَذَيْتَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَإِنِّيْ قَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَلَمْ أَجِدِ الَّذِيْ تَقُوْلُ، وَإِنِّي لَأَظُنُّ عَلَى أَهْلِكَ مِنْهَا، فَقَالَ لَهَا عَبْدُاللهِ: فَادْخُلِيْ فَانْظُرِيْ، فَدَخَلَتْ فَنَظَرَتْ، فَلَمْ تَرَ شَيْئًا قَالَ: فَقَالَ لَهَا عَبْدُاللهِ: أَمَا قَرَأْتِ: ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ (۵۹/ الحشر:۷) قَالَتْ: بَلَى، قَالَ: فَهُوَ ذَلِكَ .

علقمہ (بن قیس النخعی رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ بنو اسد کی ایک عورت نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہا: مجھے پتا چلا ہے کہ آپ نے فلاں فلاں پر لعنت بھیجی ہے اور سوئی کے ذریعے سے جسم گودنے اور گدوانے والیوں پر لعنت بھیجی ہے، میں نے یقیناً تو دو گتوں کے درمیان پورا قرآن پڑھ لیا، لیکن مجھے اس میں آپ والی بات نہیں ملی اور میں سمجھتی ہوں کہ آپ کے گھر والوں میں بھی یہی چیزیں پائی جاتی ہوں گی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس عورت (ام یعقوب) سے کہا: گھر میں جا کر دیکھو۔ اس خاتون نے (گھر میں) داخل ہو کر دیکھا، لیکن ایسا کچھ بھی نہ پایا پھر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: کیا تو نے یہ آیت نہیں پڑھی: ''اور رسول تمہیں جو (حکم) دیں اسے لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز آجاؤ۔'' اس نے کہا: کیوں نہیں (پڑھی ہے)۔ آپ نے فرمایا: پھر یہی بات ہے۔

تحقیق وتخریج» صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۴۸۸۶) اور مسلم (۲۱۲۵) وغیرہما نے منصور بن معتمر کی سند سے روایت کیا ہے۔

[۹۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الْهَجَرِيُّ أَبُوْ إِسْحَاقَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْأَحْوَصِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيِسَ أَنْ تُعْبَدَ الْأَصْنَامُ بِأَرْضِكُمْ هَذِهِ أَوْ بِبَلَدِكُمْ هَذَا، وَلَكِنَّهُ قَدْ رَضِيَ مِنْكُمْ بِالْمُحَقَّرَاتِ مِنْ أَعْمَالِكُمْ، فَاتَّقُوا الْمُحَقَّرَاتِ فَإِنَّهُنَّ مِنَ الْمُوْبِقَاتِ أَوَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَثَلٍ؟ ذَلِكَ مَثَلُ رَكْبٍ نَزَلُوْا فَلَاةً مِنَ الْأَرْضِ لَيْسَ بِهَا حَطَبٌ فَتَفَرَّقُوْا فَجَاءَ ذَا بِعُوْدٍ، وَجَاءَ ذَا بِعَظْمٍ، وَجَاءَ ذَا بِرَوْثَةٍ حَتَّى أَنْضَجُوا الَّذِي أَرَادُوْا فَكَذَلِكَ الذُّنُوْبُ.))

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک شیطان اس بات سے مایوس ہو گیا ہے کہ تمہاری اس زمین پر یا اس علاقے میں بتوں کی عبادت کی جائے گی، لیکن وہ اس بات پر خوش ہے کہ تم بعض اعمال کو حقیر سمجھتے ہو، لہٰذا چھوٹے چھوٹے گناہوں سے بھی بچ جاؤ کیونکہ یہ ہلاک کر دینے والے ہیں۔ کیا میں تمہیں اس کی مثال بیان نہ کروں؟ مثال یہ ہے کہ کچھ لوگ کسی ایسے علاقے میں اُتر جاتے ہیں جہاں لکڑیاں نہیں ہوتیں، چنانچہ وہ (لکڑیوں کی تلاش میں اِدھر اُدھر) بکھر جاتے ہیں۔ کوئی ایک لکڑی لے آتا ہے اور دوسرا ایک ہڈی لے آتا ہے اور تیسرا گوبر یا لید لے آتا ہے حتی کہ وہ ان سے آگ جلا لیتے ہیں، اسی طرح گناہوں کا معاملہ ہے۔“

تحقیق وتخریج » سنده ضعيف [1]

ابویعلی الموصلی (المسند: ۵۱۲۲) نے اسے ابراہیم بن مسلم الہجری کی سند سے روایت کیا ہے اور ابراہیم الہجری جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف راوی ہے۔ (دیکھئے ماہنامہ الحدیث حضرو: ۸۵ ص ۷، تحفۃ الاقویاء فی تحقیق کتاب الضعفاء للبخاری: ص ۱۱)

مسند احمد (۱/۴۰۲، ۵/۳۳۱) وغیرہ میں اس روایت کے ضعیف شواہد بھی ہیں، جن کے ساتھ مل کر یہ مکمل روایت ضعیف ہی ہے۔ جزیرہ عرب میں شیطان کی عبادت نہ ہونے کے بارے میں دیکھئے صحیح مسلم (۲۸۱۲) اور اضواء المصابیح (۷۲) وغیرہ۔

---

[1] اس روایت کے بعض صحیح و حسن شواہد صحیح مسلم (۲۸۱۲، عن جابر) مسند احمد (۲۲۸۰۸ وسندہ صحیح، ۱۷۱۴۰) اور مسند بزار (۴۱۲۶، عن ابی الدرداء) میں موجود ہیں۔ نیز دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ (۳۴۵۲۸ وسندہ حسن موقوف)۔ یہ مرفوع و موقوف شواہد مندرجہ بالا ضعیف روایت سے مستغنی کر دیتے ہیں۔
بعض مقامات پر ہم نے ثقہ و متقن محدث شیخ رحمہ اللہ سے تحقیق حدیث میں اختلاف کیا ہے، اس سے قطعاً کوئی یہ نہ سمجھے کہ ہم نے اُن کی شان میں تنقیص کی ہے یا ہمارا علم اُن سے زیادہ ہے۔ ہم یہاں وہی کہیں گے جو صدیوں پہلے امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: ”... وبهم ذكرنا وبشعاع ضيائهم تبصرنا وباقتفائنا واضح رسومهم تميزنا وبسلوك سبيلهم عن الهمج تحيزنا وما مثلهم ومثلنا ...“ انھی کی وجہ سے ہمارا بھی تذکرہ کیا جاتا ہے، اُن کی پھیلائی ہوئی روشنیوں کی بدولت ہم بھی دیکھنے کے قابل ہوئے۔ اُن کے واضح اور دوٹوک منہج کو اپنانے کی وجہ سے ہم بھی اچھے اور بُرے میں تمیز کے قابل ہوئے۔ اور اُن کی راہوں کو اپنانے کی وجہ سے ہی ہم جہالت و بے وقوفی سے دُور ہوئے۔ ہماری اور اُن کی مثال ابوعمرو الشیبانی کے اس شعر کے مصداق ہے: ”ما نحن فيمن مضى إلا كبقل في أصول نخل طوال“ علمائے سلف کے سامنے ہماری یہی حیثیت ہے جو قد آور کھجوروں کی تہہ میں سبزے کی ہے۔ (موضح اوہام الجمع والتفریق: ۱/۵، وسندہ صحیح) ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا: ”شيخ الإسلام حبيب إلينا، والحق أحب إلينا منه“ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ ہمیں محبوب ہیں مگر حق ہمیں اُن سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ (مدارج السالکین: ۲/۲۶۲) [تنویر الحق]

[١٠٠] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَلَى غَيْرِ مَا حَدَّثَنَا بِهِ الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((**لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا أَوْ يُعَلِّمُهَا**)).

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حسد (یعنی رشک) صرف دو آدمیوں سے جائز ہے: (۱) ایک وہ آدمی جسے اللہ نے مال دیا، پھر اسے حق کے راستے میں خرچ کرنے کی طاقت دی، (۲) اور دوسرا شخص جسے اللہ نے حکمت عطا فرمائی تو وہ اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہے یا دوسروں کو اس کی تعلیم دیتا ہے۔

تحقیق وتخریج » سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۷۳ عن الحمیدی) اور مسلم (۸۱۶) نے روایت کیا ہے۔

[١٠١] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ فَأَرَدْنَا أَنْ نَخْتَصِيَ فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ.

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر (کافروں کے خلاف) جہاد کرتے تھے اور ہمارے پاس عورتیں نہیں ہوتی تھیں تو ہم نے خصی ہونے کا ارادہ کیا، پس آپ ﷺ نے ہمیں اس سے منع کر دیا۔

تحقیق وتخریج » سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۴۶۱۵، ۵۰۷۱، ۵۰۷۵) مسلم (۱۴۰۴) اور ابونعیم الاصبہانی (المستخرج: ۴/۶۶ من حدیث الحمیدی وغیرہ) وغیرہم نے روایت کیا ہے۔

[١٠٢] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَبْدِاللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ: اقْرَأْ فَقَالَ: أَقْرَأُ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ؟ قَالَ: إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي قَالَ: فَقَرَأْتُ سُورَةَ النِّسَاءِ حَتَّى بَلَغَ ﴿**فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَّجِئْنَابِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا**﴾ (٤/ النساء: ٤١) اسْتَعْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَكَفَّ

قاسم (بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا: (قرآن میں سے کچھ) ''پڑھو۔'' انہوں نے کہا: میں آپ کے سامنے پڑھوں اور آپ پر قرآن نازل ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں چاہتا ہوں کہ کسی دوسرے سے سنوں۔'' انہوں نے کہا: پھر میں نے آپ کے سامنے سورۃ النساء کی تلاوت کی۔حتی کہ عبداللہ جب اس آیت پر پہنچے:

عَبْدُاللّٰهِ .

”پھر کیسے ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو ان سب پر گواہ بنائیں گے۔“ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو بہنے لگے تو عبداللہ رضی اللہ عنہ (قراءت سے) رک گئے۔

تحقیق تخریج » صحیح

اسے ابن جریر طبری نے تفسیر (۶۰/۵) میں سفیان بن عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے۔اس روایت کی سند انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، لیکن صحیح البخاری (۴۵۸۲) اور صحیح مسلم (۸۰۰) وغیرہما میں اس کے شواہد ہیں جن کے ساتھ مل کر یہ روایت بھی صحیح ہے۔

[**۱۰۳**] قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ الْمَسْعُوْدِيُّ: وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مَّا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ .

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں تھا گواہ اُن پر جب تک میں ان میں رہا، پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو تُو ہی ان پر نگران تھا اور تو ہر چیز پر گواہ ہے۔“

تحقیق تخریج » صحیح

اسے ابن جریر الطبری نے سفیان بن عیینہ سے (التفسیر: ۶۰/۵) اور حاکم (المستدرک: ۳۱۹/۳ ح ۵۳۹۴) نے جعفر بن عون عن المسعودی کی سند سے روایت کیا ہے، نیز امام مسلم (۸۰۰) نے معن عن جعفر بن عمرو کی سند سے روایت کیا ہے۔
حاکم اور ذہبی دونوں نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔
تنبیہ: جعفر بن عون کا عبدالرحمٰن المسعودی سے سماع مسعودی کے اختلاط سے پہلے کا ہے۔

(دیکھئے التقیید والایضاح للعراقی: ص ۴۵۴)

أَخْبَرَنَا أَبُوْ الطَّاهِرِ عَبْدُالْغَفَّارِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ زَيْدٍ الْمُؤَدِّبُ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ فِي سَنَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ وَأَرْبَعِمِائَةٍ فَأَقَرَّ بِهِ أَنْبَأَنَا أَبُوْ عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ ابْنُ الصَّوَّافِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ فَأَقَرَّ بِهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَلِيٍّ بِشْرُ بْنُ مُوْسَى قَالَ:

[١٠٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ شَيْخًا مِنَ النَّخَعِ يُسَمَّى عَمْرًا وَيُكْنَى بِأَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: الْإِيْمَانُ بِاللّٰهِ، وَجِهَادٌ فِي سَبِيْلِهِ قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ الصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ: فَأَيُّ الْكَبَائِرِ أَكْبَرُ؟ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ أَجْلِ أَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ أَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا﴾ الْآيَةَ.

(٢٥/ الفرقان: ٦٨)

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ پر ایمان اور اس کے راستے میں جہاد۔“ میں نے کہا: پھر کون سا (عمل) ہے؟ آپ نے فرمایا: ”نماز کے وقت پر نماز پڑھنا۔“ میں نے پوچھا: پھر کون سا (عمل) ہے؟ آپ نے فرمایا: ”والدین کے ساتھ نیکی (اچھا سلوک) کرنا۔“ میں نے کہا: کبیرہ گناہوں میں سے کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تو اللہ کا شریک بنالے، حالانکہ اللہ نے تجھے پیدا کیا ہے۔“ میں نے کہا: پھر کون سا (گناہ) ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تو اپنی اولاد کو اس وجہ سے قتل کر دے کہ وہ تیرے ساتھ مل کر کھائیں گے۔“ میں نے کہا: پھر کون سا (گناہ) ہے؟ آپ نے فرمایا: ”پھر یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور نہ کسی جان کو ناحق قتل کرتے ہیں جس کا قتل اللہ نے حرام قرار دیا ہے اور نہ وہ زنا کرتے ہیں، اور جو شخص یہ کام کرے گا تو گناہ کی سزا ملے گی۔“

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (وأصله متفق عليه)

اسے نسائی (٦١٢) نے بھی سفیان بن عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے۔ ابومعاویہ النخعی سے مراد عمرو بن عبداللہ بن وہب رحمہ اللہ ہیں اور ابوعمرو الشیبانی سے مراد سعد بن ایاس الکوفی رحمہ اللہ ثقہ مخضرم ہیں۔

اس حدیث کی اصل صحیح البخاری (٥٢٧، ٢٧٨٢، ٥٩٧٠، ٧٥٣٤) اور صحیح مسلم (٨٥) میں ہے۔

[١٠٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ.

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے۔“

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۶۰۴۴) اور مسلم (۶۴) نے بھی منصور بن معتمر کی سند سے روایت کیا ہے۔

[۱۰۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَهُ أَبِي: أَأَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: النَّدَمُ تَوْبَةٌ؟ فَقَالَ عَبْدُاللَّهِ: نَعَمْ! أَنَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((النَّدَمُ تَوْبَةٌ)).

عبداللہ بن معقل سے روایت ہے کہ میں اپنے والد محترم کے ساتھ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو میرے والد نے اُن سے کہا: کیا آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: ''ندامت توبہ ہے؟'' تو سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''ندامت توبہ ہے۔''

قَالَ سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، وَالَّذِي حَدَّثَنَا بِهِ عَبْدُالْكَرِيمِ أَحَبُّ إِلَيَّ لِأَنَّهُ أَحْفَظُ مِنْ أَبِي سَعْدٍ.

[امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہی روایت ہمیں ابوسعد نے عبداللہ بن معقل عن عبداللہ بن مسعود کی سند سے اسی کی مثل بیان کی ہے، لیکن جو روایت ہمیں عبدالکریم نے بیان کی ہے وہ ہمیں ابوسعد کی روایت سے زیادہ محبوب ہے کیونکہ عبدالکریم الجزری ابوسعد سے زیادہ احفظ ہیں۔]

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے ابن ماجہ (۴۲۵۲) احمد (المسند: ۱/ ۳۷۶) اور حاکم (المستدرک: ۴/ ۲۴۳ ح ۷۶۱۳ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے سفیان بن عیینہ کی سند سے بیان کیا ہے۔ اس حدیث کو حاکم، ذہبی اور بوصیری نے صحیح کہا ہے۔

فائدہ: زیاد سے مراد ابن الجراح ہو یا ابن ابی مریم ہو، دونوں ثقہ ہیں، لہٰذا ان کے تعین میں اختلاف مضر نہیں۔

[۱۰۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَارٍ فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ ﴿وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا﴾ (۷۷/ المرسلات: ۱) فَأَخَذْتُهَا مِنْ فِيهِ وَإِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا فَمَا أَدْرِي بِأَيَّتِهِمَا خَتَمَ ﴿فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار میں تھا کہ سورۂ مرسلات نازل ہوئی: اور پس میں نے یہ سورت آپ کے منہ سے سن کر یاد کر لی اور اس وقت آپ کا منہ اس کے ساتھ تر و تازہ تھا، پھر مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے کس آیت کے ساتھ اس کا خاتمہ پڑھا: پس اس کے بعد کون سی حدیث پر وہ ایمان لائیں گے؟ اور جب انھیں

يُؤْمِنُوْنَ﴾ (٧٧/ المرسلات: ٥٠) أَوْ ﴿وَإِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ﴾ (٧٧/ المرسلات: ٤٨) قَالَ: وَخَرَجَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ مِنْ جُحْرٍ فَأَفْلَتَتْنَا وَدَخَلَتْ جُحْرًا آخَرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَقَدْ وُقِيتُمْ شَرَّهَا، وَوُقِيَتْ شَرَّكُمْ.

کہا جاتا ہے کہ رکوع کرو تو وہ رکوع نہیں کرتے۔ پھر ایک سوراخ سے ایک سانپ ہمارے سامنے آ گیا، پھر وہ ہم سے چھپ کر دوسرے سوراخ میں داخل ہو گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم اس کے شر سے بچ گئے اور وہ تمھاری مار سے بچایا گیا ہے۔“

تحقیق و تخریج » سندہ حسن (حدیث صحیح)

اسے احمد (المسند: ۱/ ۳۷۷) ابو یعلیٰ (المسند: ۴۹۷۰) ابن حبان (الاحسان: ۷۰۵) اور طبرانی (معجم الکبیر: ۱۰/ ۱۴۵) وغیرہم نے سفیان بن عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے۔ نیز صحیح البخاری (۱۸۳۰) اور صحیح مسلم (۲۲۳۴) وغیرہما میں اس حدیث کی دوسری سندیں بھی ہیں، جن کے ساتھ یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے۔

[١٠٨] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ يَقُوْلُ: كُنَّا جُلُوْسًا نَنْتَظِرُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَأَتَانَا يَزِيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ النَّخَعِيُّ فَقَالَ: مَا لَكُمْ؟ قُلْنَا: نَنْتَظِرُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ: أَيْنَ تَرَوْنَهُ؟ قُلْنَا: فِي الدَّارِ، قَالَ: أَفَلَا أَذْهَبُ فَأُخْرِجَهُ إِلَيْكُمْ؟ قَالَ فَذَهَبَ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ خَرَجَ عَبْدُاللّٰهِ حَتَّى قَامَ عَلَيْنَا وَمَعَهُ يَزِيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ إِنِّي لَأُخْبَرُ بِمَجْلِسِكُمْ فَمَا يَمْنَعُنِي أَنْ أَخْرُجَ إِلَيْكُمْ إِلَّا كَرَاهِيَةُ أَنْ أُمِلَّكُمْ، وَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ كَرَاهَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا.

ابو وائل شقیق بن سلمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ہمارے پاس یزید بن معاویہ النخعی رحمہ اللہ تشریف لائے تو کہا: تمھیں کیا ہوا ہے؟ ہم نے کہا: ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا انتظار کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا: تمھارا کیا خیال ہے کہ وہ کہاں ہوں گے؟ ہم نے کہا: ہمارا خیال ہے کہ وہ گھر میں ہیں۔ انہوں نے کہا: کیا میں جا کر انھیں تمہارے پاس لے نہ آؤں؟ پھر وہ گئے تو تھوڑی دیر بعد عبداللہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے، حتی کہ ہمارے پاس کھڑے ہو گئے اور ان کے ساتھ یزید بن معاویہ (النخعی) بھی تھے۔ پھر عبداللہ نے فرمایا: مجھے تمہاری مجلس کا پتا گیا تھا مگر میں اس وجہ سے باہر نہیں آیا کہ میں کہیں تمھیں اکتاہٹ میں مبتلا نہ کر دوں؟ اور بے شک رسول اللہ ﷺ ہمیں بعض دنوں میں وعظ کرتے تھے، آپ ﷺ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ ہم اکتاہٹ میں مبتلا ہو جائیں۔

تحقیق وتخریج » سنده صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (٦٨) مسلم (٢٨٢١) اور ترمذی (٢٨٥٥ وقال: هذا حديث حسن صحیح) وغیرہم نے سلیمان بن مہران الاعمش کی سند سے روایت کیا ہے۔

[١٠٩] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ: قِيْلَ: يَـا رَسُوْلَ اللَّهِ أَنُؤَاخَذُ بِمَا كَانَ مِنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ فَـقَـالَ مَـنْ أَحْسَنَ مِنْكُمْ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَمَنْ أَسَاءَ أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ.

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا: کیا ہماری جاہلیت کے کاموں پر بھی پکڑ ہوگی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تم میں سے نیکیاں کرے گا تو جاہلیت کے اعمال پر نہیں پکڑا جائے گا اور جس نے بُرائیاں کیں تو وہ اول اور آخر سب کے بارے میں پکڑا جائے گا۔

تحقیق وتخریج » صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (٦٩٢١) اور مسلم (١٢٠) نے اعمش ومنصور عن ابی وائل کی سند سے روایت کیا ہے۔ سلیمان الاعمش کے سماع کی تصریح مسند احمد (١/٤٣١ ح ٤١٠٣) میں ہے۔

[١١٠] حَـدَّثَـنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْـمَـشِ، عَـنْ أَبِـيْ وَائِـلٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَـالَ: لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ فَإِنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ.

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی (تنہائی میں) سرگوشیاں نہ کریں، کیونکہ یہ حرکت اسے پریشان کرے گی۔''

تحقیق وتخریج » صحیح (متفق علیه)

اسے مسلم (٢١٨٤) نے سفیان بن عیینہ سے اور بخاری (٦٢٩٠) نے شقیق ابووائل کی سند سے بیان کیا ہے۔ سلیمان الاعمش کے سماع کی تصریح الادب المفرد للبخاری (١١٦٩) میں ہے۔

[١١١] حَـدَّثَـنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْـمَـشِ، عَـنْ أَبِـيْ وَائِـلٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مَسْـعُـوْدٍ قَالَ: قَسَمَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ قَسْـمًا فَقَالَ رَجُـلٌ: إِنَّ هٰـذِهِ لَـقِسْمَةٌ مَا أُرِيْدَ بِهَا وَجْهُ اللَّهِ قَالَ: فَـقَـالَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: فَمَا مَلَكْتُ نَفْسِيْ أَنْ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مالِ غنیمت کی) ایک تقسیم فرمائی تو ایک آدمی نے کہا: یہ ایسی تقسیم ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی مطلوب نہیں تھی۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (یہ بات سُن کر) مجھے اپنے آپ پر کنٹرول نہ رہا، حتی کہ میں نے

أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ، فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ، أَوْ قَالَ لَوْنُهُ قَالَ عَبْدُاللَّهِ: فَتَمَنَّيْتُ أَنِّي كُنْتُ أَسْلَمْتُ يَوْمَئِذٍ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: قَدْ أُوْذِيَ مُوْسَى بِأَشَدَّ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ.

نبی ﷺ کے پاس آ کر آپ کو یہ بات بتادی، پھر آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک کا رنگ تبدیل ہوگیا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر میں نے یہ خواہش کی کہ کاش میں اسی دن مسلمان ہوتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''موسیٰ علیہ السلام کو اس سے زیادہ تکلیفیں پہنچائی گئی تھیں تو انہوں نے صبر کیا تھا۔''

تحقیق وتخریج » صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۳۴۰۵ وصرح الاعمش بالسماع) اور مسلم (۱۰۶۲) نے اعمش کی سند سے روایت کیا ہے اور اعمش نے سماع کی تصریح کردی ہے۔

[۱۱۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوْسُفَ يَقُوْلُ: لَا تَقُوْلُوْا سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَلَا سُوْرَةُ كَذَا فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيْدَ النَّخَعِيِّ فَقَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيْدَ، أَنَّهُ مَشَى مَعَ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فِي بَطْنِ الْوَادِيْ فَلَمَّا أَتَى الْجَمْرَةَ جَعَلَهَا عَنْ يَمِيْنِهِ ثُمَّ اعْتَرَضَهَا فَرَمَاهَا، فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمَنِ إِنَّ نَاسًا يَرْمُوْنَهَا مِنْ فَوْقِهَا، فَقَالَ مِنْ هَاهُنَا وَالَّذِيْ لَا إِلَهَ غَيْرُهُ رَأَيْتُ الَّذِيْ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ رَمَاهَا.

(سلیمان بن مہران) الاعمش سے روایت ہے کہ میں نے حجاج بن یوسف (ظالم مُبیر) کو یہ کہتے ہوئے سنا: سورۃ البقرہ نہ کہو اور نہ یہ کہو کہ فلاں سورت ہے۔ پھر میں نے جب ابراہیم بن یزید النخعی سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے عبدالرحمٰن بن یزید نے حدیث سنائی کہ وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ (منیٰ کی وادی کے درمیان چلے، پھر وہ جب جمرے (جسے کنکریاں ماری جاتی ہیں) تک پہنچے تو اسے اپنے دائیں طرف کرلیا پھر اسے سامنے سے کنکریاں ماریں۔ میں نے اُن سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! لوگ تو اسے اوپر والی طرف سے کنکریاں مارتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے سوا دوسرا کوئی الٰہ (معبود برحق) نہیں! میں نے اسے (جمرے کو) یہاں سے کنکریاں مارتے ہوئے دیکھا ہے جس پر سورۃ البقرۃ نازل ہوئی تھی۔

تحقیق وتخریج » سندہ صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۱۷۵۰) اور مسلم (۱۲۹۶) نے اعمش کی سند سے روایت کیا ہے۔

[١١٣] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْأَعْـمَـشُ، عَـنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَدِمَ عَبْدُاللَّهِ الشَّامَ فَقَرَأَ سُوْرَةَ يُوْسُفَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: مَا هٰـكَـذَا أُنْزِلَتْ قَالَ: فَقَالَ عَبْدُاللَّهِ: وَيْحَكَ أَوْ وَيْـلَكَ قَـرَأْتُهَـا عَـلَـى رَسُوْلِ اللَّـهِ ﷺ فَـقَالَ: أَحْسَـنْـتَ فَبَيْنَا هُوَ يُرَاجِعُهُ إِذْ وَجَدَ عَبْدُاللَّهِ مِنْهُ رِيحَ الْـخَـمْـرِ فَـقَـالَ عَبْـدُاللَّـهِ أَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْقُرْآنِ؟ لَا أَبْرَحُ حَتَّى تُجْلَدَ فَجُلِدَ.

علقمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ملک شام گئے تو سورۂ یوسف کی تلاوت کی، پھر ایک آدمی نے انہیں کہا: یہ اس طرح نازل نہیں ہوئی۔ تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیری خرابی ہو یا بربادی ہو! میں نے اسے رسول اللہ ﷺ کے سامنے پڑھا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ''تو نے بہت اچھی تلاوت کی ہے۔'' پھر وہ ایک دوسرے سے باتیں ہی کر رہے تھے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو معلوم ہو گیا کہ اس شخص نے شراب پی رکھی ہے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو شراب پیتا ہے اور قرآن کو جھٹلاتا ہے؟ جب تک تجھے کوڑے نہیں لگ جاتے تب تک میں آرام سے نہیں بیٹھوں گا۔ پھر اس شخص کو کوڑے لگائے گئے۔

تحقیق وتخریج» صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۵۰۰۱) اور مسلم (۸۰۱) نے روایت کیا ہے۔

[١١٤] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْأَعْـمَشُ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَبْـرَأُ إِلَـى كُـلِّ خَلِيْلٍ مِنْ خِلِّهِ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَـلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا، وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ لَخَلِيْلُ اللَّهِ يَعْنِي نَفْسَهُ.

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں ہر خلیل (جگری یار) کی یاری سے بری ہوں اور اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیل بناتا، اور آپ ﷺ نے اپنے بارے میں فرمایا: ''تمہارے ساتھی (یعنی نبی ﷺ) تو یقیناً اللہ کے خلیل ہیں۔''

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے مسلم (۲۳۸۳/۶۱۷۶) نے اعمش کی سند سے روایت کیا ہے۔

اس حدیث کی دوسری اسانید کے لیے دیکھیے صحیح مسلم (۲۳۸۳) وغیرہ۔

[١١٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى صَلَاةً إِلَّا لِوَقْتِهَا إِلَّا بِالْمُزْدَلِفَةِ فَإِنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، وَصَلَّى الصُّبْحَ يَوْمَئِذٍ فِي غَيْرِ وَقْتِهَا وَقَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي فِي غَيْرِ وَقْتِهَا الَّذِي كَانَ يُصَلِّيهَا فِيْهِ قَبْلَ ذَلِكَ.

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مزدلفہ (کی وادی) کے سوا نماز کے وقت کے بغیر نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا، کیونکہ آپ ﷺ نے مغرب اور عشاء کی دو نمازیں اکٹھی کیں اور اس دن صبح کی نماز اس کے (عام) وقت کے بغیر پڑھی۔ یعنی اس سے پہلے جس وقت آپ ﷺ یہ نماز پڑھتے تھے، اس کے بغیر (یعنی اس سے پہلے) یہ نماز پڑھی۔

تحقیق وتخریج » صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (١٦٨٢) اور مسلم (١٢٨٩) وغیرہما نے بھی اعمش کی سند سے روایت کیا ہے اور انہوں نے (صحیح البخاری میں) سماع کی تصریح کر دی ہے۔

[١١٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ ابْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَنْكِحْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَا فَلْيَصُمْ فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَاءٌ.

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ''اے نوجوانو! تم میں سے جو شخص شادی کی طاقت رکھتا ہے تو وہ شادی کر لے، کیونکہ یہ سب سے زیادہ نظر کو جھکانے والی اور شرمگاہ کو سب سے زیادہ محفوظ کرنے والی ہے۔ اور جو شخص اس کی طاقت نہیں رکھتا تو وہ روزے رکھے، کیونکہ روزہ اس کی خواہشات نفسانی کو توڑ دے گا۔''

تحقیق وتخریج » صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (٥٠٦٦) اور مسلم (١٤٠٠) وغیرہما نے اعمش کی سند سے روایت کیا ہے اور سلیمان بن مہران الاعمش کے سماع کی تصریح صحیح البخاری میں موجود ہے۔

[۱۱۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ أَوْ أُخْبِرْتُ عَنْهُ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ يَعْنِي عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: قِيْلَ لِعَبْدِاللّٰهِ إِنَّ فِي الْمَسْجِدِ رَجُلًا يَقُوْلُ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَصَابَ النَّاسَ دُخَانٌ يَأْخُذُ بِأَسْمَاعِ الْكُفَّارِ وَيَأْخُذُ الْمُؤْمِنِيْنَ كَالزُّكْمَةِ قَالَ: وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ لِمَا لَا يَعْلَمُ، اللّٰهُ أَعْلَمُ، فَإِنَّ مِنْ عِلْمِ الْمَرْءِ أَنْ يَقُوْلَ لِمَا لَا يَعْلَمُ، اللّٰهُ أَعْلَمُ، فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ لِنَبِيِّهِ: ﴿قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ﴾ (۳۸/ ص:۸۶) إِنَّ قُرَيْشًا لَمَّا أَبْطَئُوْا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالْإِسْلَامِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ اكْفِنِيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ فَأَصَابَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ، وَحَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا مِثْلَ الدُّخَانِ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ○ يَّغْشَى النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ (٤٤/ الدخان:١١) قَالَ اللّٰهُ: ﴿اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ﴾ (٤٤/ الدخان:١٥) كَانَ هٰذَا فِي الدُّنْيَا أَفَيُكْشَفُ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ ثُمَّ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: وَقَدْ مَضَى الدُّخَانُ، وَمَضَى اللِّزَامُ وَمَضَى الْقَمَرُ، وَمَضَى الرُّوْمُ وَمَضَتِ الْبَطْشَةُ.

مسروق رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: مسجد میں ایک آدمی ہے جو کہتا ہے: جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگوں پر دخان (دھواں) چھا جائے گا جو کفار کے کان بہرے کردے گا اور مومنوں کو زکام جیسی تکلیف ہوگی۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ٹیک لگائے ہوئے تھے، پھر اٹھ بیٹھے اور کہا: اے لوگو! تم میں سے جسے علم ہو تو علم کی بات کرے اور جو نہیں جانتا تو کہہ دے: اللہ سب سے زیادہ جانتا ہے۔ پس اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: ”کہہ دیجئے! میں تم لوگوں سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور نہ ہی میں تکلف کرنے والوں میں سے ہوں۔“ جب قریش کے لوگوں نے اسلام قبول کرنے سے ٹال مٹول کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے میرے اللہ! میرے لیے یہی کافی ہے کہ تُو ان پر سات سال قحط بھیج دے۔ پھر جب قحط کا پہلا سال آیا تو ہر چیز ختم ہوگئی حتیٰ کہ لوگوں نے ہڈیاں کھانا شروع کردیں اور آدمی آسمان کو دیکھتا تھا تو اپنے اور آسمان کے درمیان دخان (دھواں) پاتا تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”پس انتظار کرو اُس دن کا جب آسمان پر واضح طور پر دھواں چھا جائے گا، وہ لوگوں کو ڈھانپ لے گا۔ یہ دکھ دینے والا عذاب ہے۔“ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم عذاب کو تھوڑی دیر کے لیے ہٹاتے ہیں، پھر تم دوبارہ وہی حرکتیں کرو گے۔“ یہ دنیا میں تھا تو کیا قیامت کے دن اُن سے عذاب ہٹایا جائے گا؟ پھر عبداللہ نے فرمایا: دخان (دھواں) لزام (عذاب کی ایک قسم) شقِ قمر، اور بطشہ (پکڑ والا عذاب) گزر چکے ہیں۔

تحقیق و تخریج » **صحیح (متفق علیه)**

اسے بخاری (۴۶۹۳ عن الحمیدی) اور مسلم (۲۷۹۸) وغیرہما نے اعمش کی سند سے روایت کیا ہے۔ اعمش نے سماع

کی تصریح کردی ہے اور منصور بن معتمر نے ان کی متابعت کر رکھی ہے۔ (دیکھئے سنن الترمذی: ۳۲۵۴ وقال: ھذا حدیث حسن صحیح)

[۱۱۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ مَسْرُوْقٍ فِي دَارِ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ فَرَأَى مَسْرُوْقٌ فِي صُفَّتِهِ تَمَاثِيْلَ فَقَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ.

مسلم بن صبیح سے روایت ہے کہ ہم مسروق کے ساتھ یسار بن نمیر کے گھر میں تھے کہ مسروق نے ان کے گھر میں اُن کے کمرے میں تصویریں دیکھیں تو کہا: میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ کے نزدیک قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ عذاب تصویریں بنانے والے کو ہوگا۔''

تحقیق وتخریج» صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۵۹۵۰ عن الحمیدی) اور مسلم (۲۱۰۹) نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۱۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْهَا لِأَنَّهُ سَنَّ الْقَتْلَ أَوَّلًا.

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو بھی ظلم کے ساتھ قتل کیا جاتا ہے تو اس کا گناہ کا ایک حصہ آدم علیہ السلام کے بیٹے (قابیل) کو بھی ملتا ہے؟ کیونکہ اس نے سب سے پہلے قتل کا طریقہ جاری کیا تھا۔''

تحقیق وتخریج» صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۳۳۲۱) اور مسلم (۱۶۷۷) نے بھی روایت کیا ہے۔

اعمش نے سماع کی تصریح کردی ہے۔ (صحیح البخاری: ۳۳۳۵)

[۱۲۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَّا فِي إِحْدَى ثَلَاثٍ: رَجُلٍ كَفَرَ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمان آدمی لا الٰہ الا اللّٰہ اور میرے (محمد ﷺ کے) رسول ہونے کی گواہی دیتا ہے اُس کا خون بہانا حلال نہیں مگر تین وجہ سے (خون بہایا جائے گا):

(۱) جو شخص اسلام لانے کے بعد کافر ہو جائے۔

بَعْدَ إِسْلَامِهِ، أَوْ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانِهِ، أَوْ نَفْسٍ بِنَفْسٍ)).

(۲) جو شادی شدہ ہو کر بھی زنا کرے۔
(۳) جو کسی شخص کو (ناحق) قتل کردے۔"

تحقیق و تخریج » صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۶۸۷۸) مسلم (۱۶۷۶) اور بیہقی (معرفۃ السنن والآثار: ۶/ ۲۹۷ ح: ۵۰۲۱ من حدیث الحمیدی) نے بھی روایت کیا ہے۔ اعمش نے سماع کی تصریح کر دی ہے۔ (سنن النسائی: ۴۷۲۵)

[۱۲۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: أَمَا أَنَّا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ يَعْنِيْ أَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ، فَقِيْلَ جُعِلَتْ فِيْ أَجْوَافِ طَيْرٍ خُضْرٍ تَأْوِيْ إِلَى قَنَادِيْلَ تَحْتَ الْعَرْشِ، تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ، فَاطَّلَعَ إِلَيْهِمْ رَبُّكَ اطِّلَاعَةً، فَقَالَ: هَلْ تَسْتَزِيْدُوْنِيْ شَيْئًا فَأَزِيْدَكُمْ؟ فَقَالُوْا: وَمَا نَسْتَزِيْدُكَ وَنَحْنُ فِي الْجَنَّةِ نَسْرَحُ مِنْهَا حَيْثُ نَشَاءُ؟ ثُمَّ اطَّلَعَ إِلَيْهِمْ رَبُّكَ اطِّلَاعَةً فَقَالَ: هَلْ تَسْتَزِيْدُوْنِيْ شَيْئًا فَأَزِيْدَكُمْ؟ فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُ لَا بُدَّ أَنْ يَسْأَلُوْهُ، قَالُوْا: تَرُدُّ أَرْوَاحَنَا فِيْ أَجْسَادِنَا، فَنُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِكَ مَرَّةً أُخْرَى.

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے تو اس یعنی شہداء کی روحوں کے بارے میں پوچھا تھا تو کہا گیا: ان کی روحیں سبز پرندوں کے پیٹوں میں رکھی جاتی ہیں، وہ روحیں جنت میں جدھر چاہیں گھومتی رہتی ہیں پھر عرش کے نیچے قندیلوں میں آرام کرتی ہیں۔ پھر تمہارا رب اُن سے کلام فرماتا ہے: کیا تم مزید نعمتیں چاہتے ہو تو میں تمہارے لیے اضافہ کردوں؟ پس وہ کہتی ہیں: ہم تجھ سے اور کیا مانگیں؟ ہم تو جنت میں ہیں اور جہاں چاہتی ہیں گھومتی رہتی ہیں۔ پھر تمہارا رب ان (شہداء) سے کلام فرماتا ہے: کیا تم مزید نعمتیں چاہتے ہو کہ میں تمہیں دے دوں؟ پھر جب وہ دیکھتے ہیں کہ ضرور بالضرور ان سے مطالبہ کیا جا رہا ہے تو کہتے ہیں: ہماری روحیں ہمارے جسموں میں لوٹا دی جائیں، تاکہ ہم تیرے راستے میں دوبارہ قتل ہو جائیں۔

تحقیق و تخریج » صحیح

اسے مسلم (۱۸۸۷) ترمذی (۳۰۱۱ وقال: ھذا حدیث حسن صحیح) ابن ماجہ (۲۸۰۱) دارمی (السنن: ۲/ ۲۰۶ ح ۲۴۱۵) اور ابوعوانہ (المستخرج: ۵/ ۵۳ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے سلیمان الاعمش کی سند سے روایت کیا ہے۔

اس حدیث کو اعمش سے شعبہ نے بھی روایت کیا ہے۔ (سنن الدارمی: ۲۴۱۵)

[۱۲۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ مِثْلَهُ وَزَادَ وَتُقْرِئُ نَبِيَّنَا مِنَّا السَّلَامَ، وَتُخْبِرُ قَوْمَنَا إِنَّا قَدْ رَضِينَا وَرُضِيَ عَنَّا.

سابق حدیث کی ابوعبیدہ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما والی سند میں یہ اضافہ ہے: اور ہماری طرف سے ہمارے نبی کو سلام پہنچا دے اور ہماری قوم والوں کو بتا دے کہ ہم راضی ہیں اور اللہ ہم سے راضی ہے۔

تحقیق وتخریج» سندہ ضعیف

اسے ترمذی (۳۰۱۱ب وقال: ھذا حدیث حسن) اور ابن جریر طبری (التفسیر: ۱۱۴/۴) وغیرہما نے سفیان بن عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے۔ ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود نے اپنے والد سے کچھ نہیں سنا۔

(دیکھئے سنن الترمذی: ۱۰۶۱، اور کتاب الثقات لابن حبان: ۵/ ۵۶۱ وغیرہما)

[۱۲۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ سَعْدِ بْنِ الْأَخْرَمِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوْا فِي الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ عَبْدُاللَّهِ: وَبِرَاذَانَ مَا بِرَاذَانَ وَبِالْمَدِيْنَةِ مَا بِالْمَدِيْنَةِ.

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: ”جائیدادیں بنانے میں مت لگ جانا ورنہ دنیا میں مگن ہو جاؤ گے۔“

پھر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: راذان (کی جائیداد) کیا ہے، مدینہ (کی جائیداد) کیا ہے۔

تحقیق وتخریج» حسن

اسے ترمذی (۲۳۲۸ وقال: ھذا حدیث حسن) ابن ابی شیبہ (المصنف: ۱۳/ ۲۴۱) احمد (المسند: ۱/ ۳۷۷، ۴۲۶، ۴۴۳) ابن حبان (الاحسان: ۷۰۸) اور حاکم (المستدرک: ۴/ ۳۲۲ من حدیث شعبہ عن الاعمش) وغیرہم نے اعمش کی سند سے روایت کیا ہے) اور حاکم وذہبی دونوں نے صحیح قرار دیا ہے۔ یہ حدیث امام شعبہ نے سلیمان الاعمش سے روایت کی ہے لہٰذا ثابت ہوا کہ اعمش کی شمر بن عطیہ سے یہ روایت سماع پر محمول ہے۔

مغیرہ بن سعد بن اخرم اور ان کے والد دونوں ثقہ وصدوق ہیں، انہیں امام معتدل عجلی (معرفۃ الثقات: ۱۷۷۳، ۵۵۹) نیز ابن حبان وترمذی وغیرہم نے ثقہ وصدوق قرار دیا ہے۔

راذان سے مراد مدینہ کا ایک علاقہ ہے۔ [نیز دیکھئے الزہد والرقائق لابن المبارک: ۵۰۵]

[١٢٤] أَخْبَرَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: قَالَ لِي مَسْرُوقٌ، أَخْبَرَنِي أَبُوكَ، أَنَّ شَجَرَةً أَنْذَرَتِ النَّبِيَّ ﷺ بِالْجِنِّ.

مسروق نے ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ مجھے تمہارے والد نے بتایا تھا کہ نبی ﷺ کو ایک درخت نے جنوں کے بارے میں بتایا تھا۔

تحقیق وتخریج » صحیح

اسے ابن حبان (الاحسان: ٦٢٨٧، دوسرا نسخہ: ٦٣٢١) وغیرہ نے بھی سفیان بن عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے۔
سفیان بن عیینہ کے سماع کی تصریح نہیں ① ملی لیکن صحیح البخاری (٣٨٥٩) اور صحیح مسلم (٤٥٠) میں مسروق (تابعی) سے روایت ہے کہ مجھے تمہارے والد (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے بتایا تھا کہ جنوں کی اطلاع آپ ﷺ کو ایک درخت نے دی تھی۔ اس شاہد کے ساتھ حمیدی والی روایت بھی صحیح ہے۔

[١٢٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ قَدْ أُوتِيَ نَبِيُّكُمْ عِلْمَهُ إِلَّا مِنْ خَمْسٍ إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ.

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تمہارے نبی ﷺ کو ہر چیز ② کا علم دیا گیا ہے، سوائے پانچ کے:

١: بے شک اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے،
٢: وہی بارش نازل فرماتا ہے،
٣: وہی جانتا ہے جو کچھ ارحام میں ہے،
٤: اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کمائے گا؟
٥: اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کب مرے گا؟

تحقیق وتخریج » حسن

اسے احمد (المسند: ١/٣٨٦ ح ٣٦٥٩، ١/ ٤٣٨ ح ٤١٦٧، ١/ ٤٤٥ ح ٤٢٥٣) اور ابویعلی (المسند: ٥١٥٣) وغیرہما نے کئی سندوں کے ساتھ عمرو بن مرہ سے روایت کیا ہے۔

ابن کثیر نے فرمایا: اور یہ سند حسن ہے، سنن کی شرط پر ہے۔ (تفسیر ابن کثیر: ٣/٤٥٤)

فائدہ: عبداللہ بن سلمہ المرادی حسن الحدیث راوی ہیں۔ (دیکھئے حدیث سابق: ٤٣، ٤٤، ٥٧)

① یہی روایت امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ سے امام شافعی رحمہ اللہ نے بھی بیان کر رکھی ہے۔ (دیکھئے معرفۃ السنن والآثار للبیہقی: ٢٠٨٨٠)
والد محترم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "رواية الشافعي عن سفيان بن عيينة محمولة على أن سفيان سمعه" (مسند الحمیدی: ١٦) [معاذ]
② والد محترم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ "اللہ ہی عالم الغیب ہے اور وہی الغیب جانتا ہے، نیز اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں اور رسولوں کو بعض غیب کی اطلاع فرمائی تھی۔" تفصیلی بحث کے لیے دیکھئے فتاویٰ علمیہ المعروف توضیح الاحکام (٣/ ٤٧ تا ٥٥) [معاذ]

[۱۲۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ مُرَّةَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ الْيَشْكُرِيِّ، عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ حَبِيْبَةَ: اللَّهُمَّ أَمْتِعْنِيْ بِزَوْجِيْ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ، وَبِأَبِيْ أَبِيْ سُفْيَانَ وَبِأَخِيْ مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: دَعَوْتِ اللَّهَ لِآجَالٍ مَضْرُوْبَةٍ، وَلِآمَادٍ مَبْلُوْغَةٍ، وَلِأَرْزَاقٍ مَقْسُوْمَةٍ لَا يَتَقَدَّمُ مِنْهَا شَيْءٌ قَبْلَ أَجَلِهِ، وَلَا يَتَأَخَّرُ مِنْهَا شَيْءٌ بَعْدَ حِلِّهِ، وَلَوْ كُنْتِ سَأَلْتِ اللَّهَ أَنْ يُنْجِيَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ، أَوْ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا أَوْ أَفْضَلَ.

قَالَ: وَسُئِلَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيْرِ تَرَاهُمْ مِنْ نَسْلِ الَّذِيْنَ كَانُوْا مُسِخُوْا أَوْ مِنْ شَيْءٍ كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ: لَا بَلْ مِنْ شَيْءٍ كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ يُهْلِكْ قَوْمًا قَطُّ فَيَجْعَلُ لَهُمْ نَسْلًا وَلَا عَاقِبَةً، وَلٰكِنَّهُمْ مِنْ شَيْءٍ كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ.

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے میرے اللہ! مجھے، میرے شوہر رسول اللہ ﷺ، والد ابوسفیان اور بھائی معاویہ کے ساتھ فائدہ پہنچا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تُو نے اللہ سے ان چیزوں کی دعا مانگی ہے جن کی میعادیں مقرر ہیں، مدتیں متعین ہیں اور رزق تقسیم ہو چکے ہیں۔ ان میں سے کوئی چیز بھی نہ اپنے وقت سے پہلے آئے گی اور نہ وقت ہونے کے بعد لیٹ ہوگی۔ اگر تُو اللہ سے یہ دعا کرتی کہ وہ تجھے آگ کے عذاب سے بچالے یا قبر کے عذاب سے بچالے تو یہ بہتر اور افضل ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ سے بندروں اور خنزیروں کے بارے میں پوچھا گیا: کیا آپ کے خیال میں یہ انہی لوگوں کی نسل میں سے ہیں جنہیں مسخ کر دیا گیا تھا؟ یا یہ مخلوقات پہلے (دنیا میں) موجود ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! بلکہ یہ پہلے (دنیا میں) موجود ہیں[1]۔ اللہ تعالیٰ نے جس قوم کو بھی ہلاک کیا تو ان کی نسل آگے نہیں چلائی اور نہ ان کا کوئی شخص باقی بچا، لیکن یہ مخلوقات تو پہلے سے موجود تھیں۔“

تحقیق وتخریج » صحیح

اسے مسلم (۲۶۶۳) اور ابن عبدالبر (التمہید: ۱۷/ ۶۸ عن حدیث الحمیدی مختصراً) وغیرہما نے روایت کیا ہے۔ اسے حاکم (المستدرک: ۲/ ۳۸۱۔۳۸۲ ح ۳۴۴۰) اور ذہبی دونوں نے صحیح کہا ہے۔

---

[1] یہ عظیم الشان روایت ڈارون کے نظریہ ارتقاء پر زبردست رد ہے۔ والحمدللہ [معاذ]

[۱۲۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ: ((إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِيْ بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا، فَيَكُوْنَ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ إِلَيْهِ الْمَلَكَ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَقُوْلُ اكْتُبْ عَمَلَهُ، وَأَجَلَهُ، وَشَقِيًّا أَوْ سَعِيْدًا، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحُ، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلَ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُوْنَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقَ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلَهَا، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا))

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ الصادق المصدوق نے حدیث بیان کی: ''بے شک تم میں سے ہر ایک کی خلقت (ابتدائی حالت میں) اس کی ماں کے پیٹ (رَحم) میں چالیس دن تک (بحالت نطفہ) جمع رہتی ہے پھر اسی طرح (بحالت) علَقہ (گوشت کا لوتھڑا) بن کر چالیس دن رہتا ہے، پھر (بحالت) مُضغہ (گوشت کا ٹکڑا) بن کر چالیس دن رہتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ چار باتوں کا حکم دے کر فرشتہ بھیجتا ہے: (۱) اس کا عمل لکھ دو، (۲) اس کی موت کا وقت لکھ دو، (۳) یہ لکھ دو کہ یہ شقی (بدنصیب) ہوگا، (۴) یا خوش قسمت ہوگا۔ پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! آدمی جہنمیوں کے اعمال کرتا رہتا ہے، حتی کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو کتاب کا لکھا ہوا غالب آتا ہے اور وہ شخص جنتیوں کے اعمال کر کے جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور ایک آدمی جنتیوں کے اعمال کرتا رہتا ہے، حتی کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ جتنا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس کی کتاب کا لکھا ہوا غالب آتا ہے اور وہ شخص جہنمیوں کے اعمال کر کے جہنم میں داخل ہو جاتا ہے۔''

تحقیق وتخریج » **صحیح (متفق علیہ)**

اسے بخاری (۳۲۰۸، ۳۳۳۲ وصرح الاعمش بالسماع) اور مسلم (۲۶۴۳) نے سلیمان الاعمش کی سند سے روایت کیا ہے اور اعمش نے سماع کی تصریح دی ہے۔

[۱۲۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ أَنَّهُ قَالَ: لَا يَجْعَلَنَّ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ مِنْ صَلَاتِهِ جُزْءًا يَرَى أَنَّ حَتْمًا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ يَعْنِي إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَكْثَرُ مَا يَنْصَرِفُ عَنْ شِمَالِهِ.

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم میں سے کوئی آدمی بھی اپنی نماز میں شیطان کا حصہ بالکل مقرر نہ کرے، جو یہ سمجھتا ہے کہ نماز میں سلام پھیرنے کے بعد ضرور بالضرور اس نے دائیں طرف ہی پھرنا ہے اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے، آپ ﷺ عام طور پر بائیں طرف سے پھرتے تھے۔

تحقیق و تخریج » صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۸۵۲ من حدیث شعبہ عن سلیمان الاعمش) اور مسلم (۷۰۷) نے روایت کیا ہے۔

۱۱: أَحَادِيثُ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رضی اللہ عنہ

ابوذر الغفاری رضی اللہ عنہ کی احادیث

[۱۲۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: سَمِعْتُ أَبَا الْأَحْوَصِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصَى. قَالَ سُفْيَانُ: فَقَالَ لَهُ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: مَنْ أَبُو الْأَحْوَصِ؟ كَالْمُغْضَبِ عَلَيْهِ حِينَ حَدَّثَ عَنْ رَجُلٍ مَجْهُولٍ لَا يَعْرِفُهُ فَقَالَ لَهُ الزُّهْرِيُّ: أَمَا تَعْرِفُ الشَّيْخَ مَوْلَى بَنِي غِفَارٍ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِي الرَّوْضَةِ، الَّذِي، الَّذِي، وَجَعَلَ يَصِفُهُ لَهُ وَسَعْدٌ لَا يَعْرِفُهُ.

ابوذر الغفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں کھڑا ہوتا ہے کہ (اللہ کی) رحمت اس کے سامنے ہوتی ہے، لہٰذا وہ کنکریوں کو ہاتھ نہ لگائے۔'' [سفیان کہتے ہیں کہ سعد نے زہری سے کہا: یہ ابوالاحوص کون ہے؟ گویا وہ زہری پر اس وجہ سے ناراض ہو رہے تھے کہ وہ مجہول آدمی سے کیوں روایت کر رہے ہیں جسے سعد نہیں پہچانتے تھے۔ تو زہری نے اُن سے کہا: کیا آپ اس آدمی کو نہیں پہچانتے جو مولی بنی غفار میں سے ہیں؟ جو فلاں باغ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ زہری اس کا تعارف کرتے جا رہے تھے اور سعد اسے نہیں پہچان رہے تھے۔]

تحقیق و تخریج » سندہ حسن

اسے ابوداود (۹۴۵) ترمذی (۳۷۹ وقال: حدیث حسن) نسائی (۱۱۹۲) ابن ماجہ (۱۰۲۷) احمد (المسند: ۵/۱۵۰،

۱۶۳، ۱۷۹) ابن خزیمہ (الصحیح: ۹۱۳، ۹۱۴) ابن حبان (الاحسان: ۲۲۷۱) عبداللہ بن المبارک (کتاب الزہد: ۱۱۸۵) ابن ابی شیبہ (المصنف: ۲/۴۱۰، ۴۱۱) ابن الجارود (المنتقی: ۲۱۹) بغوی (شرح السنۃ: ۳/ ۱۵۸ ح ۶۶۳ وقال: وھذا حدیث حسن) اور یعقوب بن سفیان الفارسی (کتاب المعرفۃ والتاریخ: ۱/ ۴۱۵، ۶۸۱ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے امام ابن شہاب الزہری کی سند سے روایت کیا ہے۔

حافظ ابن حجر نے اسے "بإسناد صحیح" قرار دیا ہے۔ (بلوغ المرام: ۲۵۴)

ابوالاحوص کو جمہور محدثین نے تصحیح و تحسین کے ذریعے سے صدوق حسن الحدیث قرار دیا ہے۔ لہٰذا یہ سند حسن لذاتہ ہے اور سعد بن ابراہیم کا ابوالاحوص کو مجہول سمجھنا جمہور کی توثیق کے بعد یہاں جرح نہیں ہے۔

[۱۳۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ: أَخْبَرَنِي يَزِيْدُ بْنُ جُعْدُبَةَ اللَّيْثِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مِخْرَاقٍ يَحدِّثُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ خَلَقَ فِي الْجَنَّةِ رِيْحًا بَعْدَ الرِّيْحِ بِسَبْعِ سِنِيْنَ، وَإِنَّ مِنْ دُوْنِهَا بَابًا مُغْلَقًا، وَإِنَّمَا يَأْتِيْكُمُ الرِّيْحُ مِنْ خَلَلِ ذَلِكَ الْبَابِ وَلَوْ فُتِحَ لَأَذْرَتْ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ وَهِيَ عِنْدَ اللَّهِ الْأَزْيَبُ وَهِيَ فِيْكُمُ الْجَنُوْبُ.

ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے سات سال ہوا چلانے کے بعد جنت میں ایک اور ہوا پیدا کی ہے اور اسے ایک دروازے کے پیچھے بند کر رکھا ہے۔ تمہارے پاس اس دروازے کے جوڑوں میں سے ہوا آتی ہے اور اگر یہ دروازہ کھول دیا جائے تو یہ ہوا آسمان وزمین کی ہر چیز کو یہ ہوا اُڑا کے لے جائے۔ اللہ کے نزدیک یہ جنوب سے آنے والی تیز آندھی ہے اور تمھارے ہاں یہ جنوبی ہوا ہے۔"

تحقیق وتخریج » سندہ ضعیف

اسے بخاری (التاریخ الکبیر: ۵/ ۳۴۷) ابن عدی (الکامل: ۷/ ۲۷۱۸ ترجمہ: یزید بن عیاض) بیہقی (السنن الکبریٰ: ۳/ ۳۶۴) اور بزار (کشف الاستار: ۲/ ۴۵۰۔۴۵۱ ح ۲۰۸۸) وغیرہم نے سفیان بن عیینہ کی سند سے مختصر اور مطول روایت کیا ہے۔ ابن ابی حاتم نے اسے حمیدی کی سند سے ذکر کیا ہے۔ (علل الحدیث: ۲/ ۲۱۴ ح ۲۱۳۲)

یزید بن جعدبہ اللیثی سے دو آدمی مراد ہو سکتے ہیں:

۱: یزید بن عیاض کا دادا یزید بن جعدبہ اور یہ شخص مجہول ہے۔

۲: بذاتِ خود یزید بن عیاض اور یہ شخص کذاب ہے۔

اگر پہلا راوی مراد ہو تو یہ سند ضعیف ہے اور اگر دوسرا راوی مراد ہو تو یہ سند موضوع ہے۔

[۱۳۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ بَرَكَةَ هَلْ رَأَيْتَ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنَ الْأَوْدِيَّ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، كَانَ يَنْزِلُ عَلَيْنَا فَقُلْتُ: هَلْ سَمِعْتَ مِنْهُ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ: كُنْتُ أَمْشِي خَلْفَ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لِيْ: يَا أَبَا ذَرٍّ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ؟ فَقُلْتُ: بَلَى يَا رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ**))

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے چل رہا تھا تو آپ نے مجھے فرمایا: ''اے ابوذر! کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتادوں؟'' میں نے کہا: ضرور بتائیں اے اللہ کے رسول! تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''**لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ** تبدیلی اور طاقت صرف اللہ ہی کے پاس ہے۔''

تحقیق تخریج » سنده صحيح

اسے نسائی (عمل الیوم واللیلہ :۱۴، السنن الکبریٰ:۹۸۴۲) احمد (المسند :۵/۱۵۰) ابن ابی شیبہ (المصنف :۱۳/۵۱۶) اور ابن حبان (الاحسان :۸۱۷) وغیرہم نے سفیان بن عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

[۱۳۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ: أَخْبَرَنِي أَبِيْ، عَنْ أَبِي مُرَاوِحٍ الْغِفَارِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: إِيْمَانٌ بِاللَّهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيْلِ اللَّهِ قَالَ: قُلْتُ: فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: أَغْلَاهَا أَثْمَانًا وَأَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَقْدِرْ عَلَى ذَلِكَ؟ قَالَ: فَتُعِيْنُ جَائِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَسْتَطِعْ ذَلِكَ؟ قَالَ فَتَكُفُّ أَذَاكَ عَنِ النَّاسِ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَنْ نَفْسِكَ.

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا: یارسول اللہ! کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ پر ایمان اور اس کے راستے میں جہاد۔'' میں نے کہا: پھر کون سے غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو بلحاظ قیمت بہت مہنگے ہوں اور اپنے مالکوں کو بہت پیارے ہوں۔'' میں نے کہا: اگر میں اس کی طاقت نہ رکھوں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بھوکے کی مدد کر یا نادان/اناڑی کا کام کر دے۔'' میں نے کہا: اگر میں اس کی بھی طاقت نہ رکھوں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر تیرا لوگوں کو تکلیف دینے سے رک جانا، کیونکہ یہ تیری طرف سے تیری جان پر صدقہ ہے۔''

تحقیق تخریج » سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۲۵۱۸) مسلم (۸۴) اور ابن عبدالبر (التمہید :۲۲/۱۵۹۔۱۶۰ من حدیث الحمیدی) نے روایت کیا ہے۔

[١٣٣] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْمُرَقِّعِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: إِنَّمَا كَانَ فَسْخُ الْحَجِّ مِنْ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ لَنَا خَاصَّةً.

ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حج کو فسخ کرنا تو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے (صرف) ہمارے لیے خاص اجازت تھی۔

تحقیق وتخریج » صحیح

اسے ابن عبدالبر نے بھی تمہید (۳۶۲/۲۳) میں امام حمیدی کی سند سے روایت کیا ہے۔ نیز بیہقی (السنن الکبریٰ: ۴۱/۵ وسندہ صحیح) نے بھی روایت کیا ہے۔ صحیح مسلم (۱۲۲۴) میں اس کا شاہد بھی ہے۔

تنبیہ: دوسرے دلائل سے ثابت ہے کہ حج کو فسخ کرنے کی اجازت (تمتع) عام تھی۔

دیکھئے صحیح البخاری (۱۵۶۳) اور سنن الترمذی (۸۲۴) وغیرہما

[١٣٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عَاصِمِ بْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ سَبَقَ أَهْلُ الْأَمْوَالِ الدَّثْرِ بِالْأَجْرِ يَقُوْلُوْنَ كَمَا نَقُوْلُ، وَيُنْفِقُوْنَ وَلَا نُنْفِقُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: أَوْ لَا أَدُلُّكَ عَلَى عَمَلٍ إِذَا أَنْتَ قُلْتَهُ أَدْرَكْتَ مَنْ قَبْلَكَ وَفُتَّ مَنْ بَعْدَكَ، إِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ قَوْلِكَ تُسَبِّحُ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَتَحْمَدُ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَتُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ.

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا: یارسول اللہ! مال ودولت والے لوگوں نے تو بڑا ثواب کما لیا، وہ وہی دعائیں پڑھتے ہیں جو ہم پڑھتے ہیں اور وہ (اللہ کے راستے میں) خرچ کرتے ہیں اور ہم خرچ نہیں کرسکتے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تجھے ایسا عمل نہ بتاؤں؟ اگر تم یہ الفاظ پڑھو تو اگلے لوگوں کے درجے تک پہنچ جاؤ اور بعد والوں سے بڑھ جاؤ گے اِلا یہ کہ کوئی تمہارے جیسا عمل کرے: ہر نماز کے بعد ۳۳ دفعہ سبحان اللہ، ۳۳ دفعہ الحمد للہ اور ۳۴ دفعہ اللہ اکبر کہو۔ اور سونے سے پہلے بھی یہی کلمات پڑھو۔''

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ ثُمَّ قَالَ سُفْيَانُ: إِحْدَاهُنَّ أَرْبَعٌ وَثَلَاثِيْنَ، وَعِنْدَ مَنَامِكَ مِثْلُ ذَلِكَ.

سفیان بن عیینہ نے کہا: ان میں سے ایک ۳۴ دفعہ ہے۔

تحقیق وتخریج » سندہ صحیح

اسے ابن ماجہ (۹۲۷) ابن خزیمہ (الصحیح: ۷۴۸) ابن المنذر (الاوسط: ۲۲۶/۳ ح ۱۵۵۸ من حدیث الحمیدی) اور حسین بن حسن المروزی نے زوائد زہد ابن المبارک (ح ۱۱۵۷، وعنہ ابن ماجہ) میں سفیان بن عیینہ کی سند سے اور احمد (المسند: ۱۵۸/۵) نے عمر بن سعید کی سند سے دونوں نے بشر بن عاصم سے روایت کیا ہے۔

[۱۳۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ أَبِي فَقَرَأَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَوَّلُ؟ قَالَ: الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قُلْتُ: كَمْ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: أَرْبَعُوْنَ سَنَةً قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ حَيْثُ أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ فَإِنَّ الْأَرْضَ كُلَّهَا مَسْجِدٌ.

ابراہیم (بن شریک) التیمی سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ پیدل جا رہا تھا کہ انہوں نے سجدے والی آیت پڑھی پھر (فوراً وہیں) سجدہ کیا اور فرمایا: میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے کہا: یارسول اللہ! زمین پر کون سی مسجد سب سے پہلے بنائی گئی تھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مسجد حرام۔“ میں نے کہا: پھر کون سی بنائی گئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مسجد اقصیٰ۔“ میں نے کہا: ان دونوں کے درمیان کتنے سال کا فاصلہ تھا؟ آپ نے فرمایا: ”چالیس سال۔“ میں نے کہا: پھر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”پھر جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے تو نماز پڑھ لیا کر، کیونکہ ساری زمین مسجد ہے۔“

تحقیق وتخریج» صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۳۳۶۶ وصرح الاعمش بالسماع) مسلم (۵۲۰) اور ابن عبدالبر (التمہید: ۵/۲۲۲۔۲۲۳ من حدیث الحمیدی مختصراً) نے روایت کیا ہے۔ اعمش نے سماع کی تصریح کر دی ہے۔

[۱۳۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنِ الْمُرَقِّعِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّمَا كَانَ فَسْخُ الْحَجِّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَنَا خَاصَّةً.

ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حج کو فسخ کرنا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے (صرف) ہمارے لیے خاص اجازت تھی۔

تحقیق وتخریج» یہ حدیث (۱۳۳) پر گزر چکی ہے۔

[۱۳۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ، وَحَكِيمُ بْنُ جُبَيْرٍ، سَمِعَاهُ مِنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ أَخْوَالِهِ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْحَوْتَكِيَّةِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: مَنْ حَاضِرُنَا يَوْمَ الْقَاحَةِ إِذْ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِأَرْنَبٍ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ: أَنَا أَتَى أَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ ﷺ بِأَرْنَبٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُهَا تَدْمَى قَالَ فَكَفَّ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يَأْكُلْ، وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَأْكُلُوا وَاعْتَزَلَ الْأَعْرَابِيُّ فَلَمْ يَطْعَمْ وَقَالَ: إِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَمَا صَوْمُكَ؟ قَالَ ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ: فَأَيْنَ أَنْتَ عَنِ الْبِيضِ الْغُرِّ ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ.

(یزید) ابن الحوتکیہ سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قاحہ والے دن جب نبی ﷺ کے سامنے خرگوش پیش کیا گیا تو ہمارے ساتھ کون موجود تھا؟ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تھا۔ نبی ﷺ کے پاس ایک اعرابی ایک خرگوش لے آیا تو کہا: یارسول اللہ! اسے حیض کا خون آتا ہے؟ پس نبی ﷺ رک گئے اور اس میں سے نہیں کھایا اور اپنے صحابہ کو حکم دیا کہ تم اسے کھالو۔ اعرابی بھی پیچھے ہٹ گیا اور اس نے نہیں کھایا اور کہا: میں روزے سے ہوں۔ پھر نبی ﷺ نے کہا: ”تیرا کیسا روزہ ہے؟“ اس نے کہا: ہر مہینے میں تین دن آپ نے فرمایا: ”تم روشن راتوں والے دنوں تیرہ، چودہ اور پندرہ (ایامِ بیض) کے روزے کیوں نہیں رکھتے ؟“

تحقیق و تخریج » سندہ حسن

اسے نسائی (۴۳۱۶) اور ابن خزیمہ (الصحیح: ۲۱۲۷) نے بھی سفیان بن عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

یزید بن الحوتکیہ کو ابن خزیمہ اور ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔[1]

خرگوش کی حلّت (حلال ہونے) کے لیے دیکھئے صحیح البخاری (۲۵۷۲، ۵۴۸۹) وصحیح مسلم (۱۹۵۳)

[۱۳۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ ابْنَ الْحَوْتَكِيَّةِ.

اسے امام ابن عیینہ نے عمرو بن عثمان عن موسی بن طلحہ عن ابی ذر کی سند سے اسی کی مثل بیان کیا ہے، موسی بن طلحہ اور سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کے درمیان ابن الحوتکیہ کا واسطہ بیان نہیں کیا۔

تحقیق و تخریج » دیکھئے حدیث سابق (۱۳۷)

---

[1] اس روایت کو امام ابن خزیمہ (۲۱۲۷) ابن جریر الطبری (تہذیب الآثار، مسند عمر: ۲/ ۸۳۸، ۸۳۹) ابن حبان (الاحسان: ۸/ ۴۱۱) ضیاء المقدسی (المختارۃ: ۱/ ۴۲۰ ح ۲۹۹، ۳۰۰) ابن کثیر الدمشقی (مسند الفاروق: ۱/ ۲۳۶ ح ۲۸۶) اور ابن حجر عسقلانی (فتح الباری: ۹/ ۶۶۴) نے صحیح قرار دیا ہے۔ [معاذ]

[۱۳۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ أُرَاهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ وَدِيعَةَ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: مَنِ اغْتَسَلَ فَأَحْسَنَ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، أَوْ تَطَهَّرَ فَأَحْسَنَ الطُّهُوْرَ، ثُمَّ لَبِسَ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهِ، وَمَسَّ مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مِنْ طِيبِ أَهْلِهِ، ثُمَّ رَاحَ إِلَى الْجُمُعَةِ، وَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ.

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے جمعہ کے دن اچھے طریقے سے غسل کیا یا اچھے طریقے سے وضو کیا پھر اپنے اچھے کپڑے پہن لیے اور اپنے گھر والوں کی خوشبو لگائی جو اللہ نے اسے عطا فرمائی ہے، پھر جمعہ (پڑھنے) کے لیے گیا اور دو آدمیوں کو جدا نہیں کیا تو اس کے دو جمعوں کے درمیان والے اور مزید تین دن زیادہ کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔''

تحقیق وتخریج» حسن

اسے ابن ماجہ (۱۰۹۷) احمد (المسند: ۵/ ۱۷۷، ۱۸۱) ابن خزیمہ (۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۸۱۲) اور حاکم (المستدرک: ۱/ ۲۹۰) نے محمد بن عجلان کی سند سے روایت کیا ہے اور ابن عجلان نے مسند احمد (۵/ ۱۷۷ ح ۲۱۸۷۲ وسندہ حسن) میں سماع کی تصریح کر رکھی ہے۔ حاکم اور ذہبی دونوں نے اسے صحیح مسلم کی شرط پر صحیح کہا اور بوصیری نے فرمایا: ''اسنادہ صحیح ورجالہ ثقات''۔

[۱۴۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ الْعَمِّيُّ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا طَبَخْتَ فَأَكْثِرِ الْمَرَقَةَ، وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ أَوِ اقْسِمْ فِيْ جِيْرَانِكَ.

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ''اے ابوذر! جب تُو (ہانڈی) پکائے تو شوربا زیادہ کرلیا کرو اور پڑوسیوں کا خیال رکھو یا اسے پڑوسیوں میں تقسیم کردیا کرو۔''

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے مسلم (۲۶۲۵) ترمذی (۱۸۳۳) ابن ماجہ (۳۳۶۲) نسائی (الکبریٰ: ۶۶۹۰) بخاری (الادب المفرد: ۱۱۴، عن الحمیدی) اور احمد (المسند: ۱/ ۱۴۹) وغیرہم نے ابوعمران الجونی کی سند سے روایت کیا ہے۔

فائدہ: نیز امام مسلم (۲۶۲۶) نے اس حدیث کا ایک دوسرا ٹکڑا ((لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ)) روایت کیا ہے، کسی نیکی کو قطعاً حقیر نہ سمجھنا، اگرچہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملنا ہی کیوں نہ ہو۔

[۱۴۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: هُمُ الْأَسْفَلُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ قُلْتُ: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الْأَكْثَرُونَ إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَقَلِيلٌ مَا هُمْ.

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ کو فرماتے ہوئے سنا: ''رب کعبہ کی قسم! وہی سب کے نچلے طبقے میں ہوں گے۔'' میں نے کہا: یارسول اللہ! کون لوگ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جن کے پاس مال بہت زیادہ ہے اور یہ لوگ تھوڑے ہی ہیں۔''

تحقیق وتخریج » **صحیح (متفق علیہ)**

اسے بخاری (۶۶۳۸) اور مسلم (۹۹۰) نے سلیمان الاعمش کی سند سے روایت کیا ہے۔

۱۲: أَحَادِيثُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ

عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کی احادیث

[۱۴۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْجِنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ.

عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم جنازہ دیکھو تو اس کے لیے کھڑے ہو جایا کرو، حتی کہ وہ جنازہ تم سے آگے چلا جائے یا رکھ دیا جائے۔''

تحقیق وتخریج » **سندہ صحیح (متفق علیہ)**

اسے بخاری (۱۳۰۷، عن الحمیدی وغیرہ) مسلم (۹۵۸) اور حافظ ابن حجر (تغلیق التعلیق: ۲/۴۷۳ من حدیث الحمیدی) نے روایت کیا ہے۔

[۱۴۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو روزے کی حالت میں اتنی مرتبہ مسواک کرتے ہوئے دیکھا ہے جسے میں شمار نہیں کر سکتا ہوں۔

مَا لا أُحْصِي يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ.

تحقیق وتخریج» سنده ضعیف

اسے ترمذی (۷۲۵ وقال: ''حدیث حسن''!) ابوداود (۲۳۶۴) احمد (المسند: ۳/ ۴۴۵ - ۴۴۶) ابن خزیمہ (الصحیح: ۲۰۰۷ وقال: "وأنا برئ من عهدة عاصم") دارقطنی (۲/ ۲۰۲) اور بیہقی (الکبریٰ: ۴/ ۲۷۲) وغیرہم نے عاصم بن عبیداللہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

عاصم بن عبیداللہ بن عاصم بن عمر بن الخطاب العدوی المدنی جمہور کے نزدیک ضعیف راوی ہے۔

نووی، ہیثمی اور عینی نے کہا: "ضعفه الجمهور" (خلاصة الاحکام: ۱/ ۸۷ ح ۹۸، مجمع الزوائد: ۸/ ۱۵۰، عمدة القاری: ۱۱/ ۱۳)

فائدہ: روزے کی حالت میں مسواک کرنا جائز ہے، جیسا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ثابت ہے۔ (ابن ابی شیبہ: ۳/ ۳۵ وسندہ صحیح)

تازہ مسواک بھی جائز ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ۳/ ۳۷ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما وسندہ حسن)

[نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روزے کی حالت میں مسواک کرنا ثابت ہے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''أن النبي صلی اللہ علیہ وسلم تسوك وهو صائم'' بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں مسواک کی۔

(مسند احمد بن منیع کما فی المطالب العالیہ: ۱۰۶۶ وسندہ حسن، وصححہ ضیاء المقدسی فی المختارۃ: ۱۱/ ۲۲۹ ح ۲۲۵)]

۱۳: أَحَادِيثُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ

عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی احادیث

[۱۴۴] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَى الْمَنَاكِبِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَضَرْتُ سُفْيَانَ وَسَأَلَهُ عَنْهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ فَحَدَّثَهُ وَقَالَ فِيهِ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ ثُمَّ قَالَ: حَضَرْتُ إِسْمَاعِيلَ بْنَ أُمَيَّةَ أَتَى الزُّهْرِيَّ فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ النَّاسَ يُنْكِرُونَ عَلَيْكَ حَدِيثَيْنِ تُحَدِّثُ بِهِمَا فَقَالَ:

عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کندھوں تک تیمّم کیا۔ امام ابوبکر الحمیدی فرماتے ہیں کہ میں امام سفیان بن عیینہ کے پاس موجود تھا، تو ان سے امام یحییٰ بن سعید القطان نے اس روایت کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے یہ روایت امام زہری کی سند سے بیان کی۔ امام سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ میں پھر اسماعیل بن امیہ کے پاس گیا اور وہ امام زہری کے پاس آئے تو کہا: اے ابوبکر (یعنی الزہری)! آپ جو دو حدیثیں بیان کرتے ہیں،

وَمَا هُمَا؟ قَالَ تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْمَنَاكِبِ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ: وَحَدِيثُ عُمَرَ أَنَّهُ أَمَرَ بِالْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الْإِبْطِ، فَرَأَيْتُ الزُّهْرِيَّ كَأَنَّهُ أَنْكَرَهُ، وَقَدْ كَانَ عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ حَدَّثَنَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَبْلَ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُهُ لِعَمْرٍو فَقَالَ: بَلٰى قَدْ حَدَّثَنَا بِهِ.

لوگ ان کا انکار کرتے ہیں۔ انہوں (زہری) نے کہا: وہ کون سی دو حدیثیں ہیں؟ انہوں (اسماعیل بن امیہ) نے کہا: ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ کندھوں تک تیمّم کیا۔ تو زہری نے فرمایا: مجھے یہ حدیث عبید اللہ بن عبداللہ (بن عتبہ) نے اپنے والد سے، انہوں نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے بیان کی۔ (اسماعیل بن امیہ نے) کہا: اور عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ انہوں نے اس بات کا حکم دیا کہ جو بغل کو چھوئے وہ وضو کرے تو میں نے دیکھا کہ زہری نے گویا اس بات کا انکار کیا اور امام ابن عیینہ کہتے ہیں کہ ہمیں عمرو بن دینار نے یہ حدیث اس سے پہلے زہری سے بیان کی تھی پھر میں نے عمرو بن دینار سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: بلکہ ضرور انہوں نے ہمیں یہ حدیث بیان کی تھی۔

تحقیق وتخریج» صحیح [1]

ابن ماجہ (۵۶۶) یعقوب بن سفیان الفارسی (المعرفة والتاریخ: ۲/ ۷۲۹ عن الحمیدی) بیہقی (الکبریٰ: ۱/ ۱۳۸، من حدیث یعقوب بن سفیان) اور طحاوی (شرح معانی الآثار: ۱/ ۱۱۰۔۱۱۱) وغیرہم نے یہ حدیث زہری سے بیان کی ہے۔

نیز ابوداود (۳۲۰) اور نسائی (۳۱۵) نے یہ حدیث ابن شهاب الزهري حدثني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس عن عمار کی سند سے بیان کی ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

---

[1] بعض محدثین نے اس روایت کی تصحیح کی ہے تاہم راجح یہی ہے کہ یہ روایت مضطرب و معلول ہے۔ نہایت اختصار کے ساتھ اس کی علل درج ذیل ہیں:
اس حدیث کے راوی امام زہری رحمہ اللہ نے فرمایا: ''ولا يعتبر بهذا الناس'' (سنن ابی داود: ۳۲۰، مسند احمد: ۴/ ۲۶۳، ۲۶۴) ابن عیینہ نے کہا:
''فرأيت الزهري كأنه أنكره'' ایک روایت میں یوں ہے: ''فكان الزهري عنه كالمنكر له وأنكره'' (المعرفہ: ۲/ ۷۲۹، الحمیدی: ۱۴۴)
ابن عیینہ رحمہ اللہ نے کہا: ''لا يؤخذ بهذا'' (مختصر الطوسی: ۱/ ۳۸۵) ترمذی رحمہ اللہ نے کہا: ''فضعف بعض أهل العلم'' (سنن الترمذی: ۱۴۴)
ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے کہا: ''كل ما يروى في هذا الباب عن عمار فمضطرب مختلف فيه'' (التمہید: ۱۹/ ۲۸۷) ابن رجب حنبلی نے کہا:
''وهذا حديث منكر جدا، لم يزل العلماء ينكرونه، وقد أنكره الزهري راويه'' (فتح الباری لابن رجب: ۲/ ۲۵۲)
یہ روایت عمار رضی اللہ عنہ سے تین طریقوں سے مروی ہے: اوّل: الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن أبيه عن عمار. دوم: الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس عن عمار. سوم: الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن عمار. امام ابوحاتم و ابوزرعہ الرازیان نے دوسرے طریق کو خطا کہا اور اس کے مقابلے میں طریق اوّل کو راجح قرار دیا (العلل لابن ابی حاتم: ۶۱)
طریق سوم ویسے ہی منقطع ہے، دیکھئے فتح الباری لابن حجر (۱/ ۴۴۵) [تنویر الحق]

[١٤٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي خُفَافٍ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ عَمَّارٌ لِعُمَرَ: أَمَا تَذْكُرُ إِذْ كُنْتُ أَنَا وَأَنْتَ فِي الْإِبِلِ فَأَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ فَتَمَعَّكْتُ كَمَا تَمَعَّكُ الدَّابَّةُ، ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ مِنْ ذَلِكَ التَّيَمُّمُ.

ابوخفاف ناجیہ بن کعب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عمار رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ کو یاد نہیں کہ میں اور آپ جب اونٹوں میں تھے اور مجھے جنابت یعنی احتلام ہو گیا تھا، پھر میں مٹی پر اس طرح لوٹ پوٹ ہوا تھا جس طرح کہ جانور لوٹ پوٹ ہوتا ہے، پھر میں نبی ﷺ کے پاس آیا تھا تو ہم نے آپ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے لیے اس حالت میں تیمم کرنا کافی تھا۔''

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے نسائی (۳۱۴) احمد (المسند: ۴/ ۲۶۳) ابوداود الطیالسی (۶۴۰) ابویعلی (المسند: ۱۶۰۵، ۱۶۱۹، ۱۶۴۰) اور بیہقی (معرفۃ السنن والآثار: ۱/ ۲۹۵، ۲۹۶ من حدیث الحمیدی، السنن الکبریٰ: ۱/ ۲۲۰) ابواسحاق السبیعی سے روایت کیا ہے۔

ابواسحاق ثقہ مدلس ہیں اور اس روایت میں اُن کے سماع کی تصریح معلوم نہیں، لہٰذا یہ سند ضعیف ہے۔

صحیح البخاری (۳۳۸) اور صحیح مسلم (۳۶۸) وغیرہما میں اس حدیث کے شواہد ہیں، جن کے ساتھ یہ حدیث بھی صحیح ہے۔

[١٤٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَنَمَةَ الْجُهَنِيِّ، أَنَّ رَجُلًا رَأَى عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يُصَلِّي صَلَاةً أَخَفَّهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ أَبَا الْيَقْظَانِ: لَقَدْ صَلَّيْتَ صَلَاةً أَخْفَفْتَهَا فَقَالَ: هَلْ رَأَيْتَنِي نَقَصْتُ مِنْ رُكُوعِهَا وَسُجُودِهَا شَيْئًا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: بَادَرْتُ السَّهْوَ، وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيُصَلِّي الصَّلَاةَ فَيَنْصَرِفُ وَمَا كُتِبَ لَهُ مِنْهَا إِلَّا عُشْرُهَا تُسْعُهَا ثُمُنُهَا سُبُعُهَا سُدُسُهَا خُمُسُهَا رُبُعُهَا ثُلُثُهَا نِصْفُهَا.

عبداللہ بن عنمہ الجہنی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو ہلکی یعنی مختصر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، پھر جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو اس نے کہا: اے ابوالیقظان! آپ نے مختصر سی نماز پڑھی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: کیا میں نے اس کے رکوع یا سجدے میں کوئی کمی کی ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''بندہ جب نماز پڑھ کر فارغ ہوتا ہے تو اسے اس کا دسواں، نواں، آٹھواں، ساتواں، چھٹا، پانچواں، چوتھا، تیسرا یا آدھا اجر ملتا ہے۔''

تحقیق وتخریج» سندہ ضعیف

اسے ابوداود (۷۹۶) نسائی (الکبریٰ: ۶۱۲) بخاری (التاریخ الکبیر: ۷/۲۵) احمد (المسند: ۴/۳۲۱) طحاوی (مشکل الآثار: ۲/۳۰، دوسرا نسخہ: ۳/ ۱۳۸ح ۱۱۰۵) اور بیہقی (الکبریٰ: ۲/ ۲۸۱) نے محمد بن عجلان کی سند سے روایت کیا ہے اور ان کی روایات میں رجل من بنی سلیم کی صراحت عمر بن الحکم سے کی گئی ہے۔

محمد بن عجلان صدوق مدلس ہیں اور یہ سند عن سے ہے لہٰذا ضعیف ہے۔

اس باب میں درج ذیل حدیث حسن یعنی صحیح ہے: إن العبد ليصلّي فما يكتب له إلا عشر صلاته فالتسع فالثمن فالسبع حتى تكتب صلاته تامّة. بندہ جب نماز پڑھتا ہے تو اسے نماز کے ثواب کا صرف دسواں حصہ ملتا ہے، کسی کو نواں، آٹھواں اور ساتواں حصہ ملتا ہے، حتی کہ بعض کو پوری نماز کا اجر ملتا ہے۔ (السنن الکبریٰ للنسائی: ۶۱۴ وسندہ حسن)

[۱۴۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ أَبِيْ أُمَيَّةَ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ: رُئِيَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ يَتَوَضَّأُ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ، فَقِيْلَ لَهُ: أَتُخَلِّلُ لِحْيَتَكَ؟ فَقَالَ: وَمَا يَمْنَعُنِيْ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ؟

حسان بن بلال المزنی سے روایت ہے کہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا گیا، آپ رضی اللہ عنہ اپنی داڑھی کا خلال کر رہے تھے تو آپ سے کہا گیا: کیا آپ اپنی داڑھی کا خلال کر رہے ہیں؟ سیدنا عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایسے کیوں نہ کروں؟ جبکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

[۱۴۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ عَمَّارٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

یہ روایت بھی پچھلی روایت کی مثل ہے۔

تحقیق وتخریج» سندہ ضعیف

پہلی روایت (۱۴۷) کو ترمذی (۲۹) ابن ماجہ (۴۲۹) یعقوب بن سفیان الفارسی (المعرفۃ والتاریخ: ۲/ ۶۹۶ عن الحمیدی) ابوداود الطیالسی (۶۴۵) اور ابویعلیٰ (المسند: ۱۶۰۴) وغیرہم نے سفیان بن عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

یہ سند دو وجہ سے ضعیف ہے۔

۱: ابوامیہ عبدالکریم بن ابی المخارق جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف راوی ہے۔

۲: عبدالکریم بن ابی المخارق نے خلال والی روایت حسان بن بلال سے نہیں سنی۔

تنبیہ: مستدرک حاکم (۱/ ۱۴۹ح ۵۲۸ من حدیث الحمیدی وغیرہ) میں غلطی سے ''عبدالکریم الجزری'' کا نام چھپ گیا ہے اور یہ صراحت تمام روایات مذکورہ کے خلاف ہونے کی وجہ سے غلط ومردود ہے۔

دوسری سند کی طرف یعقوب بن سفیان الفارسی نے معرفہ والتاریخ (۲/ ۶۹۷) میں اشارہ کیا ہے:

اس سند میں چار علتیں ہیں:

۱: سفیان بن عیینہ (ثقہ مدلس) نے سماع کی تصریح نہیں کی۔

۲: سعید بن ابی عروبہ (ثقہ مدلس) نے سماع کی تصریح نہیں کی۔

۳: قتادہ بن دعامہ (ثقہ مدلس) نے سماع کی تصریح نہیں کی۔

۴: قتادہ نے یہ خاص روایت حسان بن بلال سے نہیں سنی۔ (دیکھئے التلخیص الحبیر :۱/۸۶)

فائدہ: داڑھی کا خلال حسن لذاتہ حدیث سے ثابت ہے۔ (دیکھئے سنن الترمذی:۳۱ وقال:"ھذا حدیث حسن صحیح" وسندہ حسن)

۱٤: أَحَادِيثُ صُهَيْبٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

صہیب رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے احادیث

[۱٤۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ بِمِنًى قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى مَسْجِدِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِقُبَاءٍ لِيُصَلِّيَ فِيْهِ، فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ رِجَالُ الْأَنْصَارِ يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ، فَسَأَلْتُ صُهَيْبًا وَكَانَ مَعَهُ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِيْنَ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ؟ فَقَالَ صُهَيْبٌ: كَانَ يُشِيْرُ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ قَالَ سُفْيَانُ: فَقُلْتُ لِرَجُلٍ سَلْهُ أَسَمِعْتَهُ مِنِ ابْنِ عُمَرَ؟ فَقَالَ: يَا أَبَا أُسَامَةَ! أَسَمِعْتَهُ مِنَ ابْنِ عُمَرَ؟ فَقَالَ: أَمَّا أَنَا فَقَدْ كَلَّمْتُهُ وَكَلَّمَنِيْ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ.

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قبا میں عمرو بن عوف کی مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے گئے تو انصاری صحابہ رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے پاس آ کر سلام کہتے۔ پھر میں نے صہیب رضی اللہ عنہ سے جو آپ ﷺ کے ساتھ تھے، پوچھا: جب وہ رسول اللہ ﷺ کو سلام کہتے تھے تو آپ حالتِ نماز میں سلام کا جواب کس طرح دیتے تھے؟ صہیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ ہاتھ کے اشارے سے جواب دیتے تھے۔ سفیان (بن عیینہ) نے کہا: میں نے ایک آدمی سے کہا: زید بن اسلم سے پوچھیں کہ کیا انہوں نے یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنی تھی؟ تو اس آدمی نے کہا: اے ابواسامہ! کیا یہ حدیث آپ نے ابن عمر سے سنی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے تو ان سے کلام کیا تھا اور انہوں نے مجھ سے کلام کیا تھا اور انہوں نے (صراحت سے) یہ نہیں کہا کہ میں نے یہ حدیث ان سے سنی تھی۔

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے نسائی (۱۱۸۸) ابن ماجہ (۱۰۱۷) ابن خزیمہ (الصحیح: ۸۸۸) ابن حبان (الاحسان: ۲۲۵۵) ابن ابی شیبہ (المصنف: ۲/۷۴) احمد (المسند: ۲/۱۰) حاکم (المستدرک: ۳/۱۲ ح ۴۲۷۸ من حدیث الحمیدی) اور بیہقی (الکبریٰ: ۲/۲۵۹) وغیرہم نے سفیان بن عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

حاکم اور ذہبی دونوں نے اسے بخاری ومسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے۔

ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ''زاد عبد الجبار: قال سفیان: قلتُ لزید: سمعت هذا من ابن عمر؟ قال: نعم ''عبدالجبار (بن العلاء) نے یہ اضافہ بیان کیا کہ سفیان (بن عیینہ) نے کہا: میں نے زید (بن اسلم) سے کہا: کیا آپ نے یہ حدیث ابن عمر سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ ثابت ہوا کہ ''میں نے تو ان سے کلام کیا تھا اور انہوں نے مجھ سے کلام کیا تھا'' کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نہیں سنی تھی۔ لہٰذا حافظ ابن عبدالبر (التمہید: ۳/۲۵۰) وغیرہ کا اس بات کی وجہ سے امام زید بن اسلم رحمہ اللہ کو مدلسین میں شامل کرنا صحیح نہیں، بلکہ وہ اسنادی تدلیس سے بَری تھے۔

اس حدیث کے سنن ابی داود (۹۲۵) سنن الترمذی (۳۶۸) اور صحیح مسلم (۵۴۰) وغیرہ میں شواہد بھی ہیں۔

فائدہ: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو بتایا کہ جب نماز میں سلام کہا جائے تو زبان سے جواب نہ دے بلکہ ہاتھ سے اشارہ کرے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ۲/۷۴، السنن الکبریٰ للبیہقی: ۲/۲۵۹ وسندہ صحیح)

١٥: أَحَادِيْثُ بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ مُؤَذِّنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کے موذن بلال بن رباح رضی اللہ عنہ کی احادیث

[١٥٠] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ السِّخْتِيَانِيُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قُلْتُ لِبِلَالٍ أَيْنَ صَلَّى فِي الْبَيْتِ؟ فَقَالَ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ وَنَسِيْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى؟

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ ﷺ نے بیت اللہ میں (داخل ہونے کے بعد) کہاں نماز پڑھی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: دو اگلے ستونوں کے درمیان۔ اور پھر مجھے یہ یاد نہیں رہا کہ میں اُن سے پوچھتا: آپ ﷺ نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں؟

تحقیق وتخریج » سنده صحيح (متفق عليه)

اسے مسلم (١٣٢٩) اور احمد (المسند: ٦/ ١٥ ح ٢٣٩٢٢) وغیر ہما نے سفیان بن عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

نیز امام مالک (الموطا روایہ یحییٰ بن یحییٰ: ١/ ٣٩٨ ح ٩٢١، روایۃ ابن القاسم: ٢٢٦) اور بخاری (٥٠٥) وغیر ہما نے امام نافع کی سند سے روایت کیا ہے۔

[١٥١] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ تَغْلِبَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ بِلَالٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ.

بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں اور خمار یعنی عمامے پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔

تحقیق وتخریج » صحيح

اسے نسائی (١٠٦) احمد (المسند: ٦/ ١٥) اور ابوداود الطیالسی (١١١٦) وغیرہم نے حکم بن عتیبہ (ثقہ مدلس) کی سند سے روایت کیا ہے۔ یہ سند ضعیف ہے۔

لیکن صحیح مسلم (٢٧٥) صحیح ابن خزیمہ (١٨٩) اور صحیح ابن حبان (الاحسان: ١٣٤١) میں اس حدیث کے صحیح شواہد ہیں جن کے ساتھ یہ صحیح لغیرہ ہے۔

١٦: أَحَادِيْثُ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ
خباب بن الارت رضی اللہ عنہ کی احادیث

[١٥٢] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، وَعَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ قَالَ: دَخَلَ نَاسٌ عَلَى خَبَّابٍ يَعُوْدُوْنَهُ، فَقَالُوْا: أَبْشِرْ أَبَا عَبْدِاللّٰهِ تَرِدُ عَلَى مُحَمَّدٍ الْحَوْضَ، فَقَالَ: وَكَيْفَ بِهٰذَا وَهٰذَا؟ وَأَشَارَ إِلَى بُنْيَانِهِ وَإِلَى سَقْفِ الْبَيْتِ وَجَانِبِيهِ وَقَالَ: وَكَيْفَ بِهٰذَا؟ وَقَدْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّمَا كَانَ يَكْفِي أَحَدَكُمْ مِنَ الدُّنْيَا مِثْلُ زَادِ الرَّاكِبِ.

یحییٰ بن جعدہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ خباب رضی اللہ عنہ کی بیمار پرسی کے لیے آئے تو کہا: اے ابوعبداللہ! خوشخبری ہو، آپ محمد ﷺ سے حوض پر ملیں گے، تو انہوں نے فرمایا: ان ان چیزوں کا کیا بنے گا؟ پھر انہوں نے اپنے گھر، گھر کی چھت اور دیواروں کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: ان چیزوں کی موجودگی کے ساتھ کیا بنے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا تھا: ''تمہارے لیے دنیا میں سے اتنا ہی کافی ہے جتنا مسافر اپنے ساتھ سامان لے کر چلتا ہے۔''

تحقیق وتخریج» حسن

اسے ابن ابی شیبہ (المصنف: ١٣/ ٢١٩، حلیۃ الاولیاء: ١/ ٣٦٠) طبرانی (الکبیر: ٤/ ٧٧۔ ٧٨ ح ٣٦٩٥، ابن عیینہ صرح بالسماع عندہ) اور بیہقی (شعب الایمان: ١٠٤٠١) وغیرہم نے سفیان بن عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

[١٥٣] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ خَبَّابٍ قَالَ: شَكَوْنَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا.

خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے (نمازِ ظہر کے بارے میں) دوپہر کی گرمی کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے اس شکایت کو تسلیم نہیں کیا۔

[١٥٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، عَنْ خَبَّابٍ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الرَّمْضَاءَ فَلَمْ يُشْكِنَا.

خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے (نمازِ ظہر کے بارے میں) دوپہر کی گرمی کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے اس شکایت کو تسلیم نہیں کیا۔

تحقیق و تخریج » صحیح

پہلی حدیث کو امام مسلم (۶۱۹) نسائی (۴۹۸) اور احمد (المسند: ۵/ ۱۰۸، ۱۱۰) وغیرہم نے ابواسحاق السبیعی کی سند سے روایت کیا ہے اور ابواسحاق نے سماع کی تصریح کردی ہے۔ (دیکھیے مسند احمد: ۵/ ۱۰۸ ح ۲۱۳۶۶)

دوسری حدیث کو ابن ماجہ (۶۷۵) اور طبرانی (الکبیر: ۴/ ۷۲) نے ابواسحاق کی سند سے روایت کیا ہے اور اس روایت کی سند اگرچہ مدلسین کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن سابق صحیح شاہد کی وجہ سے یہ روایت بھی صحیح ہے۔

[**۱۵۵**] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ: عُدْنَا خَبَّابًا وَقَدِ اكْتَوَى فِي بَطْنِهِ سَبْعًا فَقَالَ لَوْلَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ، ثُمَّ قَالَ: وَإِنَّهُ قَدْ مَضَى قَبْلَنَا أَقْوَامٌ لَمْ يَنَالُوْا مِنَ الدُّنْيَا شَيْئًا، وَإِنَّا بَقِينَا بَعْدَهُمْ حَتَّى نِلْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا لَا يَدْرِي أَحَدُنَا فِي أَيِّ شَيْءٍ يَضَعُهُ إِلَّا فِي التُّرَابِ، وَإِنَّ الْمُسْلِمَ يُؤْجَرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يُنْفِقُهُ، إِلَّا فِيمَا أَنْفَقَ فِي التُّرَابِ.

قیس بن ابی حازم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ہم نے خباب رضی اللہ عنہ کی بیمار پرسی کی اور انہوں نے اپنے پیٹ کو سات جگہوں سے داغ رکھا تھا پھر انہوں نے فرمایا: اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں موت کی دعا کرتا۔ پھر فرمایا: ہم سے پہلے ایسے لوگ (دنیا سے) جاچکے ہیں جنہوں نے دنیا میں سے کچھ بھی حاصل نہیں کیا اور ہم ان کے بعد باقی رہ گئے حتی کہ ہم نے دنیا سے بہت کچھ حاصل کر لیا۔ ہم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ وہ کس چیز پر خرچ کر رہا ہے سوائے مٹی کے اور مسلمان کو ہر چیز میں خرچ کرنے کا ثواب ملتا ہے سوائے اس کے کہ وہ مٹی (یعنی مکان کی بلاضرورت تعمیر) پر خرچ کرے۔

تحقیق و تخریج » سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۵۶۷۲) مسلم (۲۶۸۱) طبرانی (الکبیر: ۴/ ۶۱ من حدیث الحمیدی) اور ابونعیم (حلیۃ الاولیاء: ۱/ ۱۴۶ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے روایت کیا ہے۔

[**۱۵۶**] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُوْلُ: أَتَيْنَا خَبَّابًا نَعُوْدُهُ فَقَالَ: إِنَّا هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نُرِيْدُ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ

ابووائل شقیق بن سلمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ہم خباب رضی اللہ عنہ کے پاس بیمار پرسی کے لیے آئے تو انہوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی ہمارا ارادہ صرف اللہ کی رضامندی کا تھا لہٰذا اللہ ہمیں اس کا اجر دے گا۔ پس ہم میں سے ایسے لوگ (دنیا سے) گزر گئے جنہوں نے دنیاوی کوئی

يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ نَمِرَةً فَكُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ، وَإِذَا غَطَّيْنَا رَأْسَهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ فَأَمَرَنَا رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَأَنْ نَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِنْ إِذْخِرٍ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا.

اجر نہیں لیا، ان میں سے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے جو غزوہ احد والے دن شہید ہوئے۔ ان کے پاس صرف ایک چادر تھی، جب ہم اس سے ان کے پاؤں ڈھانپتے تو سر ننگا ہو جاتا اور جب سر ڈھانپتے تو پاؤں ننگے ہو جاتے تھے، پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ان کا سر ڈھانپ دیں اور ان کے پاؤں پر تھوڑی سی اِذخر گھاس ڈال دیں۔ ہم میں سے ایسے بھی ہیں جن کا پھل پک چکا ہے اور وہ اسے توڑ کر کھا رہے ہیں۔

تحقیق وتخریج» سنده صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۳۸۹۷ عن الحمیدی) اور مسلم (۹۴۰) نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۵۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْنَا خَبَّابًا هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ قَالَ نَعَمْ فَقُلْنَا: بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْرِفُوْنَ ذَلِكَ؟ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ.

ابو معمر عبداللہ بن سخبرہ سے روایت ہے کہ ہم نے خباب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ ظہر وعصر میں قراءت کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! تو ہم نے کہا: آپ لوگوں کو اس کا کس طرح پتا چلتا تھا؟ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کی داڑھی مبارک ہلنے کی وجہ سے۔

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے بخاری (۷۴۶۔۷۶۰ والاعمش صرح بالسماع عنده) ابوداود (۸۰۱) اور ابن ماجہ (۸۲۶) وغیرہم نے اعمش کی سند سے روایت کیا ہے۔ اعمش نے سماع کی تصریح کردی ہے۔

[۱۵۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ بِشْرٍ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَا: سَمِعْنَا قَيْسًا يَقُوْلُ: سَمِعْتُ خَبَّابًا يَقُوْلُ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَقَدْ لَقِينَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شِدَّةً شَدِيْدَةً فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ أَلَا تَدْعُو اللَّهَ لَنَا؟ فَقَعَدَ

خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کعبہ کے سائے میں اپنی چادر کو تکیہ بنائے لیٹے ہوئے تھے اور ہمیں (مکہ کے) مشرکین سے بڑی تکلیفیں پہنچی تھیں تو میں نے کہا: یارسول اللہ! کیا آپ ﷺ ہمارے لیے اللہ سے دعا نہیں فرماتے؟ تو آپ ﷺ بیٹھ گئے اور آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا پھر

وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهُ فَقَالَ: إِنْ كَانَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ لَيُمْشَطُ أَحَدُهُمْ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ عَظْمِهِ مِنْ لَحْمٍ أَوْ عَصَبٍ مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِيْنِهِ، وَيُوْضَعُ الْمِنْشَارُ عَلَى مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِيْنِهِ، وَلَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْأَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو لوگ تم سے پہلے تھے، لوہے کی کنگھیوں کے ساتھ اُن کی ہڈیوں سے گوشت نوچ لیا جاتا تھا: گوشت ہو یا پٹھے، یہ تکالیف انھیں اپنے دین سے ہٹا نہیں سکیں اور بعض کے سر کے درمیان آری رکھ کر اسے دو ٹکڑوں میں چیر دیا جاتا تھا اور یہ تکالیف بھی انھیں اپنے دین سے نہیں ہٹا سکیں۔ اور اللہ تعالیٰ اس دین کو (ایک دن) ضرور پورا (یعنی غالب) کرے گا، حتی کہ (یمن کے علاقے) صنعاء سے ایک سوار حضر موت تک سفر کرے گا اور اسے سوائے اللہ کے کسی کا ڈر نہیں ہوگا۔''

زَادَ بَيَانٌ وَالذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ.

بیان (بن بشر) راوی کی روایت میں یہ اضافہ ہے: اور اسے اپنی بکریوں کے بارے میں صرف بھیڑیے کا ڈر ہوگا۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے بخاری (۳۸۵۲) نے حمیدی سے روایت کیا ہے۔

[۱۵۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: عَادَتْ خَبَّابًا بَقَايَا مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَقَالُوْا: أَبْشِرْ أَبَا عَبْدِاللّٰهِ؛ تَرِدُ عَلَى إِخْوَانِكَ الْحَوْضَ، فَقَالَ: وَعَلَيْهَا رِجَالٌ إِنَّكُمْ ذَكَرْتُمْ لِي أَقْوَامًا، وَسَمَّيْتُمُوْهُمْ لِي إِخْوَانًا مَضَوْا لَمْ يَنَالُوْا مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا، وَإِنَّا بَقِيْنَا بَعْدَهُمْ حَتّٰى نِلْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا نَخَافُ أَنْ يَكُوْنَ ثَوَابَنَا لِتِلْكَ الْأَعْمَالِ.

طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باقی رہ جانے والے صحابہ رضی اللہ عنہم نے خباب رضی اللہ عنہ کی بیمار پرسی کی تو کہا: اے ابو عبداللہ! خوش خبری ہو آپ کے لیے، آپ کل اپنے بھائیوں کے ساتھ حوض پر ملاقات کرنے والے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: تم نے جن لوگوں کا میرے سامنے ذکر کیا ہے اور نام لیے ہیں وہ ایسے لوگ تھے کہ انہوں نے دنیا سے کوئی بھی فائدہ نہیں اٹھایا اور ہم ان کے بعد باقی رہ گئے اور دنیا سے فائدے اٹھائے۔ ہمیں ڈر ہے کہ کہیں یہ ہمارے اعمال کا دنیاوی اجر ہی نہ ہو۔

تحقیق وتخریج» صحيح

اسے طبرانی (الکبیر: ۴/ ۵۵۔ ۵۶ ح ۳۶۱۶) اور ابو نعیم (حلیة الاولیاء: ۱/ ۱۴۵، من حدیث الحمیدی وغیرہ) نے کئی سندوں کے ساتھ مسعر بن کدام سے روایت کیا ہے۔

١٧: أَحَادِيثُ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رضي الله عنها عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فِي الْوُضُوءِ

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی وضو کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث

[١٦٠] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَغْتَسِلُ فِي الْقَدَحِ وَهُوَ الْفَرَقُ وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک پیالہ نما بڑے برتن سے (پانی لے کر) غسل کرتے تھے۔ میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک برتن سے غسل کرتے تھے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (٣١٩) نے سفیان بن عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

[١٦١] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ، فَسَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ، وَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ، فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَتَجْلِسُ فِي الْمِرْكَنِ فَيَعْلُوا الدَّمُ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش کو سات سال استحاضہ کا خون جاری رہا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ حیض کا خون نہیں، یہ رگ (کا خون) ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا تھا کہ غسل کرتی رہیں اور نماز پڑھیں، سو وہ ہر نماز کے لیے غسل کرتی تھیں اور وہ ایک ٹب میں بیٹھتیں تو خون کا رنگ پانی پر غالب ہو جاتا تھا۔“

تحقیق وتخریج» صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (٣٢٧) مسلم (٣٣٤) اور یعقوب بن سفیان الفارسی (المعرفۃ والتاریخ: ٣٦/٢ مختصراً من حدیث الحمیدی) نے روایت کیا ہے۔

[١٦٢] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ قَالَ: تَوَضَّأَ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ: لَهُ أَسْبِغِ الْوُضُوْءَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ! فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ.

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس وضو کیا تو انہوں نے فرمایا: اے عبدالرحمٰن! اچھی طرح وضو کیا کرو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: ”(خشک رہ جانے والی) ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔“

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے ابن ماجہ (۴۵۲) احمد (المسند: ۶/۴۰ ح ۲۴۶۲۴ وسندہ حسن) اور ابن عبدالبر (التمہید: ۲۳/۲۴۹ من حدیث الحمیدی) نے روایت کیا ہے۔ محمد بن عجلان نے (مسند احمد میں) سماع کی تصریح کر دی ہے۔

صحیح مسلم (۲۴۱) وغیرہ میں اس حدیث کے شواہد بھی ہیں۔

[١٦٣] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ عَتِيْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسواک کرنا منہ کے پاک رہنے اور رب کو راضی رکھنے کا سبب ہے۔“

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے شافعی (المسند: ص۱۴) احمد (المسند: ۶/ ۴۷، ۶۲، ۲۳۸) اور ابن عبدالبر (التمہید: ۱۸/۱۰۳، من حدیث الحمیدی) نے روایت کیا ہے۔ ابن اسحاق کے سماع کی تصریح مسند احمد (۶/ ۴۷) میں موجود ہے۔

نیز اس حدیث کی دوسری سندیں بھی ہیں۔ مثلاً دیکھئے سنن النسائی (۵) وغیرہ

[١٦٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهَا فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُشْرِبُ شَعْرَهُ الْمَاءَ ثُمَّ يَحْثِي عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غسلِ جنابت کا ارادہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو برتن میں داخل کرنے سے پہلے دھوتے تھے پھر اپنی شرمگاہ دھوتے (یعنی استنجا کرتے) پھر نماز کی طرح کا وضو کرتے پھر اپنے بالوں تک خوب پانی پہنچاتے پھر سر پر تین لپیں پانی بہاتے تھے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۲۴۸، ۲۶۲، ۲۷۲) مسلم (۳۱۶) اور مالک بن انس (الموطأ روایہ یحییٰ بن یحییٰ: ۱/۴۴ ح ۹۶، روایہ ابن القاسم: ۴۴۹) نے روایت کیا ہے۔

[**١٦٥**] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَـنْ أَبِيْـهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَـانَ رَسُـوْلُ اللَّهِ ﷺ يُـؤْتَـى بِـالصِّبْيَان فَيَدْعُو لَهُمْ، فَأُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَيْهِ فَأَتْبَعَ بَوْلَهُ الْمَاءَ .

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس چھوٹے (شیر خوار) بچے لائے جاتے تو آپ ﷺ ان کے لیے دعا فرماتے تھے، پھر ایک چھوٹا بچہ لایا گیا جس نے آپ ﷺ پر پیشاب کر دیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس جگہ پر پانی بہا دیا جہاں اس (شیر خوار بچے) نے پیشاب کیا تھا۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۲۲۲، ۵۴۶۸، ۶۰۰۲، ۶۳۵۵) مسلم (۲۸۶) اور مالک بن انس (الموطأ روایہ یحییٰ بن یحییٰ: ۱/۶۴ ح ۱۳۷، روایہ ابن القاسم: ۴۶۱) نے روایت کیا ہے۔

[**١٦٦**] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَـامُ بْنُ عُـرْوَةَ، عَـنْ أَبِيْـهِ، عَـنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سَـقَـطَـتْ قِلَادَتُهَـا لَيْـلَـةَ الْأَبْوَاءِ فَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ رَجُلَيْـنِ مِـنَ الْـمُسْـلِمِيْنَ فِيْ طَلَبِهَا فَـحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَلَمْ يَدْرِيَانِ كَيْفَ يَـصْنَعَانِ؟ فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُـضَيْـرٍ: جَـزَاكِ الـلَّـهُ خَيْـرًا مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ قَطُّ تُـكْـرَهِيْـنَـهِ إِلَّا جَـعَلَ اللَّهُ لَكِ مَخْرَجًا، وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ خَيْرًا .

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابواء والی رات اُن کا ہار گم ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی تلاش میں مسلمانوں میں سے دو آدمی بھیجے پھر نماز کا وقت ہو گیا اور ان کے پاس پانی نہیں تھا لہٰذا انہیں سمجھ نہیں آتی تھی کہ وہ کیا کریں؟ پھر تیمّم والی آیت نازل ہوئی تو اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: [ماں جی!] اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، آپ رضی اللہ عنہا کے بارے میں جو معاملہ بھی پیش آیا جسے آپ رضی اللہ عنہا نے ناپسند کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس میں آپ رضی اللہ عنہا کے لیے کشادگی اور مسلمانوں کے لیے اسے خیر بنا دیا۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۳۳۶) مسلم (۳۶۷) اور ابن عبد البر (التمہید: ۱۹/ ۲۶۸) من حدیث الحمیدی) نے روایت کیا ہے۔

[١٦٧] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ يُعْطِيْنِي الْعَظْمَ وَأَنَا حَائِضٌ فَأَتَعَرَّقُهُ، ثُمَّ يَأْخُذُهُ فَيُدِيْرُهُ حَتَّى يَضَعَ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فَمِيْ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مجھے (سالن) سے ہڈی دیتے تھے تا کہ میں اسے اچھی طرح سے چوسوں اور دانتوں کے ذریعے اس کا گوشت علیحدہ کردوں اس حال میں کہ میں حالت حیض میں ہوتی تھی، پھر آپ ﷺ اسے لے کر کھاتے اور جہاں میں نے منہ رکھا ہوتا تھا آپ ﷺ وہیں اپنا منہ مبارک رکھتے تھے، پھر مجھے واپس کردیتے تھے۔

تحقیق وتخریج » سنده صحيح

اسے مسلم (۳۰۰) نے روایت کیا ہے۔

[١٦٨] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْحَجَبِيُّ: أَخْبَرَتْنِي أُمِّي أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ: سَأَلَتِ امْرَأَةٌ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْحَيْضَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: خُذِيْ فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ فَتَطَهَّرِيْ بِهَا فَقَالَتْ: كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا؟ قَالَ: تَطَهَّرِيْ بِهَا قَالَتْ قُلْتُ: كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا؟ فَقَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا: سُبْحَانَ اللَّهِ تَطَهَّرِيْ بِهَا وَاسْتَتَرَ بِثَوْبِهِ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَعَرَفْتُ الَّذِيْ أَرَادَ فَاجْتَذَبْتُهَا، وَقُلْتُ لَهَا: تَتَبَّعِي بِهَا أَثَرَ الدَّمِ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے غسلِ حیض کے بارے میں پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خوشبو لگے کپڑے (یا روئی) کا ایک ٹکڑا لے کر صفائی کرلو۔'' اس نے کہا: میں اس کے ساتھ کیسے صفائی کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے ساتھ صفائی کرلو۔'' اس نے کہا: میں اس کے ساتھ کیسے صفائی کرلوں؟ تو آپ ﷺ نے اس طرح ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے (بطورِ تعجب) فرمایا: ''سبحان اللہ! اس کے ساتھ صفائی کرلو۔'' اور آپ ﷺ نے چادر میں اپنا چہرہ مبارک ڈھانپ لیا۔

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں سمجھ گئی کہ آپ ﷺ اسے کیا تعلیم دینا چاہتے ہیں لہٰذا میں نے اس عورت کو (ایک طرف) کھینچ لیا اور اس سے کہا: اس کپڑے کے ساتھ جہاں جہاں خون کے اثرات ہیں انہیں صاف کرلو۔

تحقیق وتخریج » سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۳۱۴، ۳۱۵، ۷۳۵۷) مسلم (۳۳۲) اور ابونعیم (المسند المستخرج علی صحیح مسلم: ۱/ ۳۷۷ من حدیث الحمیدی) نے روایت کیا ہے۔

[١٦٩] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ، عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَرُبَّمَا قَالَ لِيْ: أَبْقِ لِيْ، أَبْقِ لِيْ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور رسول اللہ ﷺ اکٹھے ایک برتن سے غسل کرتے تھے اور آپ ﷺ بعض اوقات مجھ سے فرماتے: ''میرے لیے پانی چھوڑ دو، میرے لیے پانی چھوڑ دو۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (٣٢١) نے روایت کیا ہے۔

[١٧٠] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَخْبَرَتْنِيْ أُمِّيْ صَفِيَّةُ بِنْتُ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ لَيَضَعُ رَأْسَهُ فِيْ حِجْرِ إِحْدَانَا فَيَتْلُو الْقُرْآنَ وَهِيَ حَائِضٌ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ ہم میں سے بعض بیویوں کی گود میں سر مبارک رکھ کر قرآن کی تلاوت فرماتے تھے اس حالت میں کہ وہ حالت حیض میں ہوتی تھی۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (٢٩٧، ٧٥٤٩) اور مسلم (٣٠١) نے روایت کیا ہے۔

اَحَادِيْثُ عَائِشَةَ فِي الصَّلَاةِ

نماز کے بارے میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی مروی احادیث

[١٧١] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: وَأَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِيْ حُجْرَتِيْ لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ عَلَيْهَا بَعْدُ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھتے تھے اور میرے حجرے میں دھوپ ہوتی تھی، ابھی تک سایہ اس پر غالب نہیں ہوتا تھا۔ (یعنی ابھی تک دیواروں پر سایہ نہیں چڑھتا تھا)

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۵۴۶) مسلم (۶۱۱) اور ابو عوانہ (المستخرج علی صحیح مسلم: ۱/ ۳۴۲، ۳۵۰۔ ۳۵۱ من حدیث الحمیدی) نے روایت کیا ہے۔

[۱۷۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي صَلَاتَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ كَاعْتِرَاضِ الْجِنَازَةِ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو نماز پڑھتے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان اس طرح لیٹی ہوتی تھی جس طرح کہ جنازہ رکھا ہوتا ہے۔

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے مسلم (۵۱۲) اور ابو عوانہ (المستخرج: ۲/ ۵۱ من حدیث الحمیدی) نے روایت کیا ہے، نیز بخاری (۳۸۳) نے بھی روایت کیا ہے اور امام ابن شہاب الزہری نے سماع کی تصریح کر دی ہے۔

[۱۷۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِي خَمِيْصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ فَقَالَ شَغَلَتْنِي أَعْلَامُ هٰذِهِ فَاذْهَبُوْا بِهَا إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَائْتُوْنِي بِأَنْبِجَانِيِّهِ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے دھاری دار کڑھائی (بیل بوٹے) والی ایک چادر میں نماز پڑھی، پھر فرمایا: ''مجھے (کڑھائی کے) ان نشانوں نے مشغول کر دیا تھا لہٰذا اسے ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور میرے لیے (اس کے ہاں سے) انجانیہ (سادہ چادر) لے آؤ۔''

تحقیق وتخریج» صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۳۷۳، ۷۵۲، ۵۸۱۷) مسلم (۵۵۶) اور ابن عبدالبر (التمہید: ۲۰/ ۱۰۹ من حدیث الحمیدی) نے روایت کیا ہے۔ ابن شہاب الزہری کے سماع کی تصریح صحیح مسلم (۱۲۳۹) میں موجود ہے۔

[۱۷٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِي لَبِيْدٍ وَكَانَ مِنْ عُبَّادِ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ: أَيْ أُمَّهْ أَخْبِرِيْنِي عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِاللَّيْلِ وَعَنْ صِيَامِهِ فَقَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ حَتَّى نَقُوْلَ قَدْ صَامَ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُوْلَ قَدْ أَفْطَرَ، وَمَا رَأَيْتُهُ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو کہا: ماں جی! مجھے رسول اللہ ﷺ کی (رات کی) نماز اور آپ ﷺ کے روزے کے بارے میں بتائیں تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ روزے رکھتے رہتے تھے حتی کہ ہم کہتے: آپ ﷺ نے (بہت) روزے رکھ لیے ہیں اور افطار کرتے رہتے تھے حتی کہ ہم کہتے: آپ ﷺ نے (بہت) افطار کر لیا ہے یعنی کافی عرصے سے آپ ﷺ

صَـائِمًا فِيْ شَهْرٍ قَطُّ أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ فِيْ شَعْبَانَ، كَـانَ يَـصُـوْمُـهُ كُلَّهُ، بَلْ كَانَ يَصُوْمُهُ إِلَّا قَلِيْلًا، وَكَـانَـتْ صَلَاتُهُ بِاللَّيْلِ فِيْ رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

نے روزے نہیں رکھے۔ میں نے آپ ﷺ کو (رمضان کے بعد) شعبان سے زیادہ کسی مہینے کے (بہت زیادہ) روزے رکھتے نہیں دیکھا، گویا کہ آپ ﷺ پورے مہینے کے روزے رکھتے تھے یا بہت تھوڑے دن روزہ نہیں رکھتے تھے۔ رمضان اور غیر رمضان میں آپ ﷺ کی رات کی نماز تیرہ (۱۳) رکعتیں ہوتی تھی، اس میں سے صبح کی دو سنتیں بھی شامل ہوتی تھیں۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۷۳۸، ۱۱۵۶) اورابونعیم (المستخرج: ۲/ ۳۳۵، ۳/ ۲۳۲ من حدیث الحمیدی) نے روایت کیا ہے۔

[**۱۷۵**] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّ نِسَاءٌ مِـنَ الْـمُـؤْمِـنَاتِ يُصَلِّيْنَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الصُّبْحَ وَهُـنَّ مُتَـلَـفِّـعَـاتٌ بِـمُـرُوْطِهِنَّ ثُمَّ يَرْجِعْنَ إِلَى أَهْلِيْهِنَّ وَمَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْغَلَسِ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مومنہ عورتیں نبی ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز (اس حالت میں) پڑھتی تھیں اور وہ بڑی چادروں (شالوں) میں لپٹی (چھپی) ہوئی ہوتی تھیں پھر وہ اپنے گھروں کو واپس جاتیں تو اندھیرے کی وجہ سے کوئی بھی انھیں پہچان نہیں سکتا تھا۔

تحقیق وتخریج» صحيح

اسے مسلم (۶۴۵) اورابن المنذر (الاوسط: ۲/ ۳۷۹ ح ۱۰۶۴، من حدیث الحمیدی والزہری صرح بالسماع عندہ) نے روایت کیا ہے، نیز بخاری (۳۷۲) وغیرہما نے کئی سندوں کے ساتھ امام ابن شہاب الزہری سے بیان کیا ہے اورزہری نے سماع کی تصریح کردی ہے۔

[**۱۷۶**] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُـوْ الـنَّـضْـرِ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَـنْ عَـائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ رَكْـعَتَيِ الْفَجْرِ فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِيْ، وَإِلَّا اضْطَجَعَ حَتّٰى يَقُوْمَ إِلَى الصَّلَاةِ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی دو رکعتیں پڑھتے پھر اگر میں بیدار ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے، بصورت دیگر نماز کے لیے جانے تک لیٹ جاتے تھے۔

[۱۷۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَتَّابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

یہ روایت بھی پچھلی روایت کی مثل ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

پہلی سند (۱۷۶) متفق علیہ ہے۔ اسے بخاری (۱۱۶۸) مسلم (۷۴۳) اور ابوعوانہ (المستخرج ج:۲/ ۲۷۸ من حدیث الحمیدی) نے روایت کیا ہے۔ دوسری سند (۱۷۷) کو امام مسلم (۱۷۳۳) نے سفیان بن عیینہ سے روایت کیا ہے، نیز بیہقی (الکبریٰ: ۳/ ۴۶، معرفۃ السنن والآثار: ۲/ ۳۳۳ من حدیث الحمیدی) نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۷۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ اللَّيْثِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي صَلَاتَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ حَرَّكَنِي بِرِجْلِهِ، وَكَانَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ، فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي، وَإِلَّا اضْطَجَعَ حَتَّى يَقُومَ إِلَى الصَّلَاةِ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو (نفل) نماز پڑھتے، میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان (چوڑائی میں) لیٹی ہوتی تھی پھر جب آپ ﷺ وتر ادا کرنے کا ارادہ کرتے تو مجھے اپنے پاؤں کے ساتھ ہلاتے اور آپ ﷺ (فجر کی) دو رکعت پڑھتے تھے پھر اگر میں بیدار ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے، بصورت دیگر نماز کے لیے جانے تک لیٹ جاتے تھے۔

وَكَانَ سُفْيَانُ يَشُكُّ فِي حَدِيثِ أَبِي النَّضْرِ وَيَضْطَرِبُ فِيهِ، وَرُبَّمَا شَكَّ فِي حَدِيثِ زِيَادٍ وَيَقُولُ: تَخَلَّطَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ لَنَا غَيْرَ مَرَّةٍ: حَدِيثُ أَبِي النَّضْرِ كَذَا، وَحَدِيثُ زِيَادٍ كَذَا، وَحَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ كَذَا عَلَى مَا ذَكَرْتُ كُلَّ ذَلِكَ.

امام حمیدی فرماتے ہیں کہ امام سفیان بن عیینہ، ابونضر سالم بن ابی امیہ کی روایت کے بارے میں اضطراب میں مبتلا تھے۔ اور کبھی کبھار زیاد بن سعد کی روایت میں شک کرتے تھے اور فرماتے کہ یہ روایات مجھ پر خلط ملط ہوگئی ہیں۔ انھوں نے ہم سے کئی بار کہا: ابونضر کی حدیث اس طرح ہے، زیاد کی حدیث اس طرح ہے، اور محمد بن عمرو بن علقمہ کی روایت اس طرح ہے جیسا کہ میں نے یہ ساری روایات تمھارے سامنے بیان کردی ہیں۔

تحقیق وتخریج» سندہ حسن

اسے ابوداود (۱۴۷) بیہقی (الکبری: ۲/ ۲۷۶، ۳/ ۴۶) اور یعقوب بن سفیان الفارسی (المعرفۃ والتاریخ: ۲/ ۶۹۷ عن الحمیدی) نے محمد بن عمرو بن علقمہ اللیثی (صدوق حسن الحدیث) کی سند سے روایت کیا ہے۔

محمد بن عمرو بن علقمہ اللیثی کی توثیق کے لیے دیکھئے ماہنامہ اشاعۃ الحدیث حضرو (شمارہ ۱۸ ص ۱۸، شمارہ ۴۶ ص ۱۶) اور الاتحاف الباسم (شرح موطا امام مالک روایہ ابن القاسم: ص ۶۵۵)

[۱۷۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ مَا لا أُحْصِي عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ أَيْ عُمَّالَ النَّاسِ فَكَانُوْا يَرُوْحُوْنَ بِهَيْئَتِهِمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقِيْلَ لَهُمْ: لَوِاغْتَسَلْتُمْ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ (دورِ نبوی میں) لوگ کام کاج کرتے تھے، پھر وہ اسی حال میں جمعہ کے لیے (مسجد میں) آجاتے تھے، لہٰذا انہیں کہا گیا: کاش کہ تم غسل کر لیتے۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۹۰۳) اور مسلم (۸۴۷) نے روایت کیا ہے۔

[۱۸۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَمْرَةَ تُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: أَتَتْ يَهُوْدِيَّةٌ فَقَالَتْ: أَعَاذَكِ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ إِنَّا لَنُعَذَّبُ فِيْ قُبُوْرِنَا؟ فَقَالَ كَلِمَةً أَيْ عَائِذٌ بِاللَّهِ مِنْ ذَلِكَ قَالَتْ: ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فِيْ مَرْكَبٍ فَكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَخَرَجْتُ أَنَا وَنِسْوَةٌ بَيْنَ الْحُجَرِ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ مِنْ مَرْكَبِهِ سَرِيْعًا حَتَّى قَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ وَكَبَّرَ وَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا، وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک یہودیہ عورت (اُن کے پاس) آئی تو کہا: اللہ آپ کو عذابِ قبر سے بچائے۔ تو میں نے کہا: یارسول اللہ! کیا ہمیں قبروں میں عذاب دیا جائے گا؟ تو آپ ﷺ نے یہ بات فرمائی یعنی اس سے اللہ کی پناہ مانگو۔ پھر رسول اللہ ﷺ ایک دن سواروں کے ساتھ نکلے تو سورج کو گرہن لگ گیا۔ میں اور باقی عورتیں حُجروں سے نکل کر (مسجد کی طرف) گئیں۔ رسول اللہ ﷺ اپنے سفر سے جلد ہی واپس لوٹ آئے، حتی کہ آپ ﷺ (مسجد میں) اپنے مصلے پر کھڑے ہوگئے اور آپ ﷺ نے اللہ اکبر کہا۔ اور لمبا قیام کیا پھر لمبا رکوع کیا پھر سر مبارک اٹھایا تو لمبا قیام کیا اور یہ پہلے قیام سے مختصر تھا، پھر لمبا رکوع کیا اور یہ پہلے رکوع سے مختصر تھا۔ (پھر آپ ﷺ نے سر مبارک اٹھایا تو لمبا سجدہ

فَسَجَدَ سُجُوْدًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ ، ثُمَّ سَجَدَ سُجُوْدًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ السُّجُوْدِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ فَعَلَ فِي الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ فَكَانَ صَلَاتُهُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَسَمِعْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ: إِنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِيْ قُبُوْرِكُمْ كَفِتْنَةِ الْمَسِيْحِ أَوْ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ .

کیا) پھر آپ ﷺ نے سر مبارک اٹھایا تو لمبا سجدہ کیا اور یہ پہلے سجدے سے مختصر تھا۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا تو یہ آپ ﷺ کی (سورج گرہن والی) نماز تھی: چار رکوع اور چار سجدے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پھر اس کے بعد میں نے آپ ﷺ کو عذابِ قبر سے پناہ مانگتے ہوئے سنا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک تمھیں تمھاری قبروں میں آزمایا جائے گا، جس طرح کہ مسیح دجال (لعین) کا فتنہ ہے۔''

[۱۸۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ فِيْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فِيْ أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ .

[یہ روایت بھی پچھلی روایت کی مثل ہے کہ آپ ﷺ نے (صلاۃ کسوف میں) چار رکوع اور چار سجدے کیے۔]

قَالَ سُفْيَانُ وَلَمْ يَذْكُرْ غَيْرَ ذَلِكَ .

امام سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ امام ہشام بن عروہ نے اس سے زیادہ بیان نہیں کیا۔

تحقیق وتخریج » سندہ صحیح

پہلی سند (۱۸۰) کو بخاری (۱۰۴۹۔۱۰۵۰) مسلم (۹۰۳) اور بیہقی (الکبریٰ: ۳/۳۲۳ من حدیث الحمیدی) نے بعض اختلاف کے ساتھ روایت کیا ہے۔

دوسری سند (۱۸۱) کو بخاری (۱۰۴۴) اور مسلم (۹۰۱) نے مختلف الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

[۱۸۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَأَقُوْلُ هَلْ قَرَأَ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ مِنَ التَّخْفِيْفِ؟

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تو صبح کی دو رکعتیں اتنی ہلکی پڑھتے تھے کہ میں کہتی: کیا آپ نے ان میں سورۂ فاتحہ بھی پڑھی ہے؟

تحقیق وتخریج » سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۱۱۷۱) مسلم (۷۲۴) اور ابن عبدالبر (التمہید: ۲۴/ ۳۹ من حدیث الحمیدی) نے روایت کیا ہے۔

[١٨٣] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب شام کا کھانا لگا دیا جائے اور نماز کی اقامت ہو جائے تو پہلے شام کا کھانا کھا لیا کرو۔“

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (٦٧١، ٥٤٦٥) اور مسلم (٥٥٨) نے روایت کیا ہے۔

[١٨٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَصِيْرٌ يَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ وَإِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ تَحَجَّرَهُ ① رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلَّى فِيهِ، فَتَتَبَّعَ لَهُ نَاسٌ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهِ، قَالَتْ: فَفَطِنَ بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَتَرَكَ ذٰلِكَ، وَقَالَ: إِنِّي خَشِيْتُ أَنْ يَنْزِلَ فِيهِمْ أَمْرٌ لَا يُطِيقُوْنَهُ ثُمَّ قَالَ: اكْلَفُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُوْنَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوْا قَالَ: وَكَانَ أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا دُوِّمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّ، وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَثْبَتَهَا.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک چٹائی تھی جسے دن کو بچھا لیتے اور رات کو اس کا پردہ بنا لیتے تھے، پھر آپ ﷺ اس میں نماز پڑھتے تھے تو کچھ لوگ بھی آپ کی اقتدا میں نماز پڑھتے تھے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہو گیا تو آپ نے یہ عمل ترک کر دیا اور فرمایا: ”مجھے ڈر ہے کہ اس بارے میں کوئی ایسا حکم نازل نہ ہو جائے جس کی تم طاقت نہیں رکھتے۔“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اُتنے ہی اعمال کرو جتنی طاقت رکھتے ہو کیونکہ اللہ نہیں تھکتا بلکہ تم تھک جاؤ گے۔“ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کے ہاں وہ عمل پسندیدہ ہے جس پر ہمیشگی اختیار کی جائے اگرچہ وہ عمل تھوڑا ہی ہو اور جب آپ ﷺ کوئی نماز پڑھتے تو اس پر ہمیشگی اختیار کرتے تھے۔“

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے ابوداود (١٣٦٨) نے محمد بن عجلان سے اور بخاری (٥٨٦١) ومسلم (٧٨٢) نے سعید مقبری کی سند سے روایت کیا ہے۔ مسند احمد (٦/٢٤١) میں اس کی ایک اور سند بھی ہے جو کہ حسن لذاتہ ہے۔

---

① مقالات (٦/٤١٣) پر خطا کی وجہ سے ”یحجرہ“ لکھا گیا ہے، والد محترم رحمہ اللہ نے مسند الحمیدی کے محقق عربی نسخہ میں مخطوط ظاہریہ کی بنا پر ”تحجرہ“ لکھا ہے۔ لہٰذا مقالات کے اپنے نسخوں میں تصحیح کر لیں، وللہ الحمد۔ ١٤/ رمضان المبارک ١٤٤٧ھ الموافق ٤ مارچ ٢٠٢٦ء [معاذ]

[۱۸۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُعْتَكِفًا فِي الْمَسْجِدِ وَأَخْرَجَ إِلَيَّ رَأْسَهُ فَغَسَلْتُهُ وَأَنَا حَائِضٌ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں اعتکاف کیے ہوئے تھے اور آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک میری طرف باہر کیا تو میں نے اسے دھویا اور میں حالت حیض میں تھی۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۲۰۲۸) مسلم (۲۹۷) اور بیہقی (معرفۃ السنن والآثار: ۱/ ۲۷۷۔۲۷۸ من حدیث الحمیدی) نے روایت کیا ہے۔

[۱۸۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَنْفَتِلْ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبَّ نَفْسَهُ أَوْ قَالَ فَيَدْعُو عَلَى نَفْسِهِ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص (نفل) نماز پڑھ رہا ہو اور اسے اونگھ آنی شروع ہو جائے تو وہ نماز سے چلا جائے کیونکہ اسے پتا ہی نہیں چلے گا وہ اپنے تئیں تو استغفار کر رہا ہوگا مگر اپنے آپ کو گالیاں یا بددعائیں دینا شروع کر دے گا۔“

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۲۱۲) مسلم (۷۸۶) اور ابوعوانہ (المستخرج: ۲/ ۲۹۷ من حدیث الحمیدی) نے روایت کیا ہے۔
نیز دیکھئے موطا امام مالک (روایہ یحییٰ بن یحییٰ: ۱/ ۱۱۸ ح ۲۵۶، روایہ ابن القاسم ۴۵۲ بتحقیقی)

[۱۸۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ: ضَافَ عَائِشَةَ ضَيْفٌ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تَدْعُوهُ، فَقَالُوا لَهَا إِنَّهُ أَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فَذَهَبَ يَغْسِلُ ثَوْبَهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَلِمَ غَسَلَهُ؟ إِنْ كُنْتُ لَأَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

ہمام بن الحارث رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک مہمان آیا (اور مسجد میں رات گزاری) پھر انہوں نے اسے بلایا تو لوگوں نے کہا: اسے احتلام ہوا ہے جس کی وجہ سے وہ اپنے کپڑے دھو رہا ہے۔ پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اور اس نے اپنا کپڑا کیوں دھویا ہے؟ میں تو البتہ رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی کو یقیناً کھرچ دیتی تھی۔

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے مسلم (۲۸۸) اور بیہقی (معرفۃ السنن والآثار: ۲/ ۲۴۲ ح ۱۲۵۷، من حدیث الحمیدی) نے روایت کیا ہے۔

فائدہ: شرح معانی الآثار للطحاوی (۱/۵۱) میں درج ذیل اضافہ موجود ہے: "ثم يصلي فيه" "پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس (کپڑے) میں نماز پڑھتے تھے۔

[**۱۸۸**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو يَعْفُوْرِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نِسْطَاسَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ الْأَوَاخِرُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ أَيْقَظَ أَهْلَهُ وَأَحْيَا اللَّيْلَ وَشَدَّ الْمِيزَرَ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رمضان کا آخری عشرہ داخل ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں کو نیند سے جگاتے، ساری رات قیام کرتے اور ازار بند کس لیتے تھے۔

قَالَ فَقَالَ غَيْرُهُ: وَجَدَّ.

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم عبادت میں بھرپور محنت فرماتے تھے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۲۰۲۴) اور مسلم (۱۱۷۴) نے روایت کیا ہے۔

[**۱۸۹**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو يَعْفُوْرِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نِسْطَاسَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ فَانْتَهَى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے ہر حصے میں وتر پڑھے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا (عام معمول میں) وتر سحری کے وقت ہوتا تھا۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۷۴۵) نے سفیان بن عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے، نیز بخاری (۹۹۶) اور مسلم (۷۴۵) نے مسلم بن صبیح کی سند سے روایت کیا ہے۔

[**۱۹۰**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا أَلْفَى رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ السَّحَرَ الْآخِرَ قَطُّ عِنْدِي إِلَّا نَائِمًا.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سحری کا آخری حصہ اس حالت میں پاتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوئے ہوئے ہوتے تھے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے بخاری (۱۱۳۳) مسلم (۷۴۲) اور ابوعوانہ (المستخرج: ۲/۳۰۶ من حدیث الحمیدی) نے روایت کیا ہے۔

[۱۹۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ خَالَتِهَا عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: هَلْ مِنْ طَعَامٍ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَدَّمْتُ إِلَيْهِ قَعْبًا فِيهِ حَيْسٌ خَبَأْنَاهُ لَهُ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ فَأَكَلَ وَقَالَ أَمَا أَنِّي قَدْ كُنْتُ صَائِمًا.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو کہا: کیا کھانے کے لیے کچھ موجود ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! پھر میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں ایک بڑا پیالہ پیش کیا جس میں حیس (کھجور، ستو اور گھی ملا کھانا) تھا اور اسے ہم نے آپ ﷺ کے لیے سنبھال کر رکھا تھا، پھر رسول اللہ ﷺ نے اس پر ہاتھ مبارک رکھا اور اس سے کھایا اور فرمایا: ''میں تو (نفلی) روزے سے تھا۔''

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے مسلم (۱۱۵۴) نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۹۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ خَالَتِهَا عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ مِنْ طَعَامٍ؟ فَقُلْتُ: مَا عِنْدَنَا مِنْ طَعَامٍ قَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ.

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو کہا: کیا کوئی کھانا موجود ہے؟ میں نے کہا: ہمارے پاس کوئی کھانا موجود نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر میں روزے سے ہوں۔''

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے مسلم (۱۱۵۴[۲۷۱۵]) نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے حدیث سابق: ۱۹۱

[۱۹۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ قَائِمًا فَلَمَّا أَسَنَّ صَلَّى جَالِسًا فَإِذَا بَقِيَتْ عَلَيْهِ ثَلَاثُوْنَ أَوْ أَرْبَعُوْنَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ رَكَعَ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو کھڑے ہو کر (نفل) نماز پڑھتے رہتے تھے، پھر جب آپ ﷺ عمر رسیدہ ہو گئے تو بیٹھ کر نماز پڑھنے لگے، پھر جب تیس یا چالیس آیتیں باقی رہ جاتیں تو کھڑے ہو کر ان کی قراءت کرتے پھر رکوع کرتے تھے۔

تحقیق وتخریج» صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۱۱۱۸) مسلم (۷۳۱) اور مالک بن انس (الموطأ روایہ یحییٰ بن یحییٰ: ۱/ ۱۳۷ ح ۳۰۸، روایہ ابن القاسم: ۴۵۵) نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۹٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَسَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا: إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيضِ، فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي أَوْ قَالَ اغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ کا خون جاری ہو جاتا تھا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ پوچھا: آپ ﷺ نے انھیں فرمایا: ''یہ تو ایک رگ (سے نکلنے والا خون) ہے اور یہ حیض نہیں لہٰذا جب حیض کے دن آجائیں تو نماز پڑھنا چھوڑ دو اور پھر جب یہ دن گزر جائیں تو تم غسل کرو اور نماز پڑھو۔'' یا آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنا خون دھولو اور نماز پڑھو۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۲۲۸، ۳۰۶) مسلم (۳۳۳) اور ابن عبدالبر (التمہید: ۱۶/ ۶۱ ـ ۶۲ من حدیث الحمیدی) نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۹۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي قَطُّ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے پاس عصر کے بعد والی دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑیں۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۵۹۱) اور مسلم (۸۳۵) نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۹٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُوْتِرُ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ پانچ وتر (اس طرح) پڑھتے تھے کہ صرف آخری رکعت میں ہی بیٹھتے تھے۔

تحقیق وتخریج» صحيح

اسے مسلم (۷۳۷) نے بھی روایت کیا ہے۔ (نیز دیکھئے ابوداود: ۱۳۳۸، اور مستدرک حاکم: ۱/ ۳۰۵)

[۱۹۷] قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَرَادَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَسَمِعْتُ بِذَلِكَ فَاسْتَأْذَنْتُهُ فَأَذِنَ لِي ثُمَّ اسْتَأْذَنَتْهُ حَفْصَةُ فَأَذِنَ لَهَا ثُمَّ اسْتَأْذَنَتْهُ زَيْنَبُ فَأَذِنَ لَهَا قَالَتْ: فَكَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ دَخَلَ فِي مُعْتَكَفِهِ فَلَمَّا صَلَّى الصُّبْحَ رَأَى فِي الْمَسْجِدِ أَرْبَعَةَ أَبْنِيَةٍ فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قَالُوْا: لِعَائِشَةَ، وَحَفْصَةَ، وَزَيْنَبَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: آلْبِرَّ يُرِدْنَ بِهَذَا؟ فَلَمْ يَعْتَكِفْ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ تِلْكَ الْعَشْرَةَ وَاعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ فِي هَذَا الْحَدِيْثِ: آلْبِرَّ تَقُوْلُوْنَ بِهِنَّ؟

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کا ارادہ فرمایا، پھر میں نے یہ بات سن لی تو آپ ﷺ سے اعتکاف کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے اجازت دے دی، پھر حفصہ نے اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے اسے بھی اجازت دے دی، پھر زینب نے اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے اسے بھی اجازت دے دی۔ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف کا ارادہ کرتے تو صبح کی نماز پڑھ کر اپنی اعتکاف گاہ میں داخل ہوتے تھے، پھر جب آپ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھی تو مسجد میں چار خیمے دیکھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کس کے لیے ہیں؟ لوگوں نے کہا: عائشہ رضی اللہ عنہا، حفصہ رضی اللہ عنہا اور زینب رضی اللہ عنہا کے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا یہ نیکی چاہتی ہیں؟'' پھر اس عشرے میں رسول اللہ ﷺ نے اعتکاف نہیں کیا اور شوال کے دس دنوں میں اعتکاف کیا۔ سفیان بن عیینہ کی ایک روایت میں ہے: کیا تم کہتے ہو کہ یہ نیکی چاہتی ہیں؟

تحقیق و تخریج » **سندہ صحیح (متفق علیہ)**

اسے بخاری (۲۰۳۳) مسلم (۱۱۷۳) اور ابن عبدالبر (التمہید :۱۱/ ۱۹۱، ۲۴/۲/۷۲ من حدیث الحمیدی) نے روایت کیا ہے۔

فائدہ: ابوبکر سے یہاں مراد امام حمیدی رحمہ اللہ (صاحب الکتاب) ہیں۔

أحاديث عَائشة أم المؤمنين عن رسول الله ﷺ فِي الصَّوْمِ

روزے کے بارے میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی رسول اللہ ﷺ سے مروی احادیث

[۱۹۸] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مَـنْصُوْرٌ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: خَرَجْنَا حُـجَّاجًا فَتَذَاكَرَ الْقَوْمُ الصَّائِمَ يُقَبِّلُ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْـقَـوْمِ: نَـعَمْ، وَقَالَ آخَرُ: قَدْ صَامَ سَنَتَيْنِ، وَقَـامَ لَيْـلَـهُـمَـا لَـقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آخُذَ قَوْسِيْ هَذِهِ فَـأَضْـرِبُكَ بِهَـا، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ دَخَلْنَا عَلَى عَـائِشَةَ فَقَالُوْا: يَا أَبَا شِبْلٍ سَلْهَا، فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَا أَرْفُثُ عِـنْـدَهَـا سَـائِرَ الْيَوْمِ، فَسَمِعَتْ مَقَالَتَهُمْ فَـقَـالَـتْ: مَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ؟ إِنَّمَا أَنَا أُمُّكُمْ، فَقَالُوْا: يَـا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ الصَّائِمُ يُقَبِّلُ؟ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ يُـقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِأَرَبِهِ.

علقمہ بن قیس النخعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ہم حج کے لیے نکلے تو لوگوں نے ایک دوسرے سے بحث ومباحثہ کیا کہ کیا روزہ دار بیوی کا بوسہ لے سکتا ہے؟ لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: جی ہاں! اور دوسرے شخص جس نے دو سال روزے رکھے تھے اور راتوں کو قیام کیا تھا، اس نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ یہ کمان لے کر تجھے اس سے ماروں۔ پھر جب ہم مدینہ پہنچے تو عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے۔ لوگوں نے کہا: اے ابوشبل! آپ اُن سے مسئلہ پوچھ لیں۔ علقمہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اُن کے پاس سارا دن بیہودہ اور لغو کوئی بات نہیں کروں گا۔ پھر جب عائشہ رضی اللہ عنہا نے لوگوں کی یہ گفتگو سن لی تو فرمایا: تم کس بارے میں بات چیت کر رہے تھے؟ میں تو تمہاری ماں ہوں۔ پھر لوگوں نے کہا: اے ام المومنین! کیا روزہ دار بیوی کا بوسہ لے سکتا ہے؟ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ بوسہ بھی لیتے تھے اور (جماع کے بغیر) مباشرت بھی کرتے تھے اور آپ ﷺ روزے سے ہوتے تھے مگر وہ تم سب سے زیادہ اپنی شہوت پر کنٹرول کرنے والے تھے۔

تحقیق وتخریج» صحیح (متفق علیہ)

اسے مسلم (۱۱۰۶) اور ابن عبدالبر (۲۴/ ۲۶۵ من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے منصور سے اور بخاری (۱۹۲۷) نے دوسری سند کے ساتھ ابراہیم نخعی سے بیان کیا ہے۔

[۱۹۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ؟ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: نَعَمْ.

سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے عبدالرحمٰن بن قاسم (بن محمد بن ابی بکر رحمہ اللہ) سے کہا: کیا آپ کے والد (اپنی پھوپھی) عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں بوسہ لیتے تھے؟ تو وہ تھوڑی دیر خاموش رہے، پھر فرمایا: جی ہاں!

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۱۱۰۶) نے بھی سفیان بن عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

[۲۰۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ: كَانَ يُقَبِّلُ بَعْضَ نِسَائِهِ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَ ثُمَّ تَضْحَكُ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں میں سے بعض کا بوسہ لیتے تھے اور آپ ﷺ روزے سے ہوتے تھے۔ پھر وہ (شرم وحیا سے) ہنس پڑیں۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۱۹۲۸) مسلم (۱۱۰۶) اور ابونعیم (المستخرج: ۳/۱۸۰، من حدیث الحمیدی) نے بھی روایت کیا ہے۔

[۲۰۱] قَالَ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا سُمَيٌّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ يُدْرِكُهُ الصُّبْحُ وَهُوَ جُنُبٌ ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ يَوْمَهُ ذَلِكَ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (کبھی کبھار) حالت جنابت میں صبح کرتے تھے پھر غسل فرماتے اور اس دن کا روزہ رکھتے تھے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۱۹۲۵۔۱۹۲۶، ۱۹۳۱) نے سمی سے اور مسلم (۱۱۰۹) نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن کی سند سے روایت کیا ہے۔

[۲۰۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَمْزَةَ ابْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ وَكَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ، فَقَالَ:

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حمزہ بن عمرو الاسلمی رضی اللہ عنہ مسلسل روزے رکھتے تھے، پھر انہوں نے کہا: یارسول اللہ! میں مسلسل روزے رکھتا ہوں تو کیا میں سفر میں بھی روزے

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي أَسْرُدُ الصَّوْمَ أَفَأَصُوْمُ فِي السَّفَرِ؟ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ.

رکھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تمھاری مرضی ہو تو تم روزہ رکھ لو اور اگر تمھاری مرضی نہ ہو تو افطار کرلو۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۱۹۴۲۔۱۹۴۳) اور مسلم (۱۱۲۱) نے بھی روایت کیا ہے۔

[۲۰۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ كِلَاهُمَا عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ يَوْمًا يُصَامُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ شَهْرُ رَمَضَانَ، فَلَمَّا نَزَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ، وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عاشوراء کا دن ایسا دن تھا کہ ماہِ رمضان (کے روزوں کی فرضیت) کا حکم نازل ہونے سے پہلے دورِ جاہلیت میں بھی اس دن کا روزہ رکھا جاتا تھا پھر جب ماہِ رمضان کا حکم نازل ہوا تو پھر جس کی مرضی تھی تو وہ یہ روزہ رکھتا تھا اور جس کی مرضی نہ ہوتی تو وہ یہ روزہ نہیں رکھتا تھا۔

تحقیق وتخریج» صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۲۰۰۱ الزھری صرح بالسماع) مسلم (۱۱۲۵) اور ابونعیم (المستخرج: ۳/۲۰۶ من حدیث الحمیدی) نے بھی روایت کیا ہے۔

اَحَادِيْثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي الْحَجِّ

حج کے بارے میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث

[۲۰۴] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ فَذَكَرْتُ حَيْضَتَهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ أَحَابِسَتُنَا هِيَ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهَا حَاضَتْ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ، قَالَ: فَلْتَنْفِرْ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کو (طوافِ) افاضہ کے بعد ماہواری شروع ہوگئی، پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا یہ ہمیں (سفر سے) روکنے والی ہے؟'' تو میں نے کہا: یارسول اللہ! انھیں افاضہ کے بعد ماہواری شروع ہوئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پس وہ سفر کی تیاری کرے۔''

[۲۰۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا

دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر کوئی

عَبْدُالرَّحْمنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَلَا إِذًا .

حرج نہیں (یعنی سفر کی تیاری کرے)۔“

تحقیق وتخریج » صحیح

پہلی روایت (۲۰۴) کو ابن ماجہ (۳۰۷۲) ابن الجارود (المنتقی: ۴۹۶) اور نسائی (الکبریٰ: ۴۱۸۶) وغیرہم نے بھی سفیان بن عیینہ سے روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے صحیح البخاری (۴۴۰۱، وصرح الزہری بالسماع عندہ)

دوسری روایت (۲۰۵) کی سند صحیح ہے اور اسے مسلم (۱۲۱۱) نے بھی روایت کیا ہے۔

[۲۰۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يُهِلَّ مِنْكُمْ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ ، وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُهِلَّ بِحَجٍّ فَلْيُهِلَّ ، وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْحَجِّ وَأَهَلَّ بِهِ نَاسٌ مَعَهُ ، وَأَهَلَّ نَاسٌ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَأَهَلَّ نَاسٌ بِالْعُمْرَةِ ، وَكُنْتُ فِيمَنْ أَهَلَّ بِالْعُمْرَة .

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (حج کرنے کے لیے) نکلے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص تم میں سے حج اور عمرے کا تلبیہ (لبیک) کہنا چاہے تو وہ کہہ دے اور جو شخص (صرف) حج کا تلبیہ کہنا چاہیے تو وہ کہہ دے اور جو شخص عمرے کا تلبیہ کہنا چاہے تو کہہ دے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حج کا تلبیہ کہا اور کچھ لوگوں نے آپ ﷺ کے ساتھ حج (یعنی حجِ افراد) کا تلبیہ کہا، کچھ لوگوں نے حج اور عمرے (یعنی حجِ قران) کا تلبیہ کہا اور کچھ لوگوں نے عمرے (یعنی حج تمتع) کا تلبیہ کہا۔ اور میں بھی انھی لوگوں میں سے تھی جنھوں نے عمرے کا تلبیہ کہا تھا۔

قَالَ سُفْيَانُ: ثُمَّ غَلَبَنِي الْحَدِيثُ فَهَذَا الَّذِي حَفِظْتُ مِنْهُ .

سفیان (بن عیینہ) نے فرمایا: پھر مجھ پر باتیں غالب آگئیں، میں اس حدیث کا صرف یہی حصہ یاد رکھ سکا۔

تحقیق وتخریج » صحیح

اسے مسلم (۱۲۱۱) اور بیہقی (معرفۃ السنن والآثار: ۳/۵۱۴ ح ۲۷۲۳، من حدیث الحمیدی) نے روایت کیا ہے۔

[۲۰۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ: أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ شَاءَ أَنْ يُهِلَّ مِنْكُمْ بِعُمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ وَأَفْرَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جو شخص عمرے کا تلبیہ کہنا چاہتا ہے تو کہہ دے۔“ رسول اللہ ﷺ نے حج افراد کیا تھا اور آپ ﷺ نے عمرہ نہیں کیا تھا۔

الْحَجَّ وَلَمْ يَعْتَمِرْ .

تحقیق وتخریج» حسن

اسے احمد (المسند :۶/۹۲) اور ابن عبدالبر (التمہید :۸/۲۰۶ من حدیث الحمیدی معلقًا) نے عبدالعزیز بن محمد سے روایت کیا ہے اور عبدالرحمٰن بن ابی الزناد نے ان کی متابعت کر رکھی ہے۔ (دیکھئے شرح معانی الآثار :۲/۱۴۰)

فائدہ: اُم علقمہ کا نام مرجانہ ہے، انہیں ابن حبان اور عجلی نے ثقہ قرار دیا ہے۔

[دونوں مخطوط میں ''عن ابیہ'' ہے، والد محترم رحمہ اللہ محقق نسخہ میں فرماتے ہیں: درست ''عن اُمہ'' ہے جیسا کہ مسند احمد (۶/۹۲) میں ہے۔]

[۲۰۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ اللَّيْثِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ يَتِيمُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمِنَّا مَنْ أَفْرَدَ وَمِنَّا مَنْ قَرَنَ وَمِنَّا مَنِ اعْتَمَرَ، فَأَمَّا مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَلَّ، وَأَمَّا مَنْ أَفْرَدَ أَوْ قَرَنَ فَلَمْ يَحِلَّ حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ .

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (حج ادا کرنے کے لیے) نکلے تو ہم میں سے بعض نے حجِ افراد کیا اور بعض نے حجِ تمتع کیا۔ جس نے بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کر لی تھی تو اس نے احرام کھول دیا اور جس نے حجِ افراد یا حجِ قران کیا تو اس نے جمرے کو کنکریاں مارنے سے پہلے احرام نہیں کھولا۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۱۵۶۲) اور مسلم (۱۲۱۱) نے محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل کی سند سے روایت کیا ہے۔

[۲۰۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ: أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّتِهِ لَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِسَرِفَ أَوْ قَرِيبًا مِنْهَا حِضْتُ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَالَكِ أَنَفِسْتِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ قَالَتْ: وَضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ .

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کے لیے نکلے اور ہمارا ارادہ صرف حج ہی کا تھا پھر جب ہم (مقام) سرف پر یا اس کے قریب پہنچے تو مجھے ماہواری شروع ہو گئی، رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے کیا ہو گیا ہے؟ کیا ماہواری شروع ہو گئی ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں! تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ بات تو اللہ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں پر لازم کر رکھی ہے، لہٰذا حاجی جو اعمال کرتے ہیں تم بھی وہی اعمال کرو، صرف بیت اللہ کا طواف نہیں کرنا۔''

آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائیوں کی قربانی کی تھی۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۲۹۴) مسلم (۱۲۱۱) اور ابونعیم (المستخرج: ۳/ ۳۰۵ من حدیث الحمیدی) نے سفیان بن عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

[۲۱۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ لَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرَفَ أَوْ قَرِيبًا مِنْهَا أَمَرَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلَمَّا كُنَّا بِمِنًى أُتِيْتُ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالُوْا: ذَبَحَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نِسَائِهِ الْبَقَرَ قَالَ يَحْيَى: فَحَدَّثْتُ بِهِ الْقَاسِمَ فَقَالَ: جَاءَتْكَ وَاللَّهِ بِالْحَدِيْثِ عَلَى وَجْهِهِ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ذوالقعدہ کے پانچ دن باقی تھے تو ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (مدینہ سے) صرف حج کرنے کے لیے نکلے پھر جب ہم (مقام) سرف یا اس کے قریب پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ جس کے پاس قربانی کے جانور نہیں تو وہ اس (حج) کو عمرہ بنا دے، پھر جب ہم منیٰ میں تھے تو میرے پاس گائیوں کا گوشت لایا گیا۔ میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں (ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن) کی طرف سے گائیں ذبح کی ہیں۔ یحییٰ بن سعید الانصاری کہتے ہیں کہ پھر میں نے یہ حدیث قاسم (بن محمد بن ابی بکر رحمہ اللہ) کو سنائی تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! اس (عمرہ بنت عبدالرحمٰن رحمہا اللہ) نے تمہیں بالکل ٹھیک حدیث سنائی ہے۔

تحقیق وتخریج» صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۱۷۰۹) مسلم (۱۲۱۱) اور ابونعیم (المستخرج: ۳/ ۳۰۸ من حدیث الحمیدی) نے روایت کیا ہے۔

[۲۱۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اپنے ان دونوں ہاتھوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے قربانی کے جانوروں کی گردنوں کی رسیاں بٹتی تھی، پھر آپ ﷺ کسی چیز سے اجتناب نہیں کرتے تھے جن سے حالت احرام والا شخص اجتناب کرتا ہے۔

تحقیق وتخریج» صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (١٦٩٨) مسلم (١٣٢١) اور ابو نعیم (المستخرج ج:٣/٣٩٥ ح ٣٠٤٩ من حدیث الحمیدی) نے روایت کیا ہے۔

[٢١٢] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ يُخْبِرُ بِهِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ ثُمَّ لَا يَعْتَزِلُ شَيْئًا مِمَّا يَعْتَزِلُهُ الْمُحْرِمُ وَلَا يَتْرُكُهُ قَالَتْ عَائِشَةُ: وَمَا نَعْلَمُ الْحَاجَّ يُحِلُّهُ شَيْءٌ إِلَّا الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اپنے ان ہاتھوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے قربانی کے جانوروں کی گردنوں کی رسیاں بٹتی تھی پھر آپ ﷺ کسی چیز سے اجتناب نہیں کرتے تھے جس سے حالت احرام والا شخص اجتناب کرتا ہے اور نہ اس چیز کو چھوڑتے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اور ہم نہیں جانتے کہ حاجی کو بیت اللہ کے طواف کے علاوہ کوئی چیز حلال (یعنی حالت احرام سے باہر) کرتی ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (١٣٢١) نے روایت کیا ہے۔

[٢١٣] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنُ بْنُ الْقَاسِمِ: أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَبَسَطَتْ يَدَهَا فَقَالَتْ: أَنَا طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ لِحُرْمِهِ حِينَ أَحْرَمَ، وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ. قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: هَذَا الَّذِي نَأْخُذُ بِهِ.

عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ہاتھ پھیلا کر فرمایا: میں نے اپنے ان دو ہاتھوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگائی تھی جب آپ ﷺ نے احرام باندھا تھا اور جب آپ ﷺ نے بیت اللہ کے طواف سے پہلے احرام کھول دیا تھا۔

ابوبکر الحمیدی فرماتے ہیں کہ ہم اسی حدیث پر عمل کرتے ہیں۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (١٧٥٤) نے سفیان بن عیینہ سے اور مسلم (١١٨٩، ١١٩١) نے عبدالرحمٰن بن قاسم کی سند سے روایت کیا ہے۔

[٢١٤] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ فَقَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ لِحُرْمِهِ حِينَ أَحْرَمَ، وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوْفَ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب احرام باندھا تھا تو میں نے اپنے ان دو ہاتھوں کے ساتھ آپ ﷺ کو خوشبو لگائی تھی اور جب آپ ﷺ بیت اللہ کا طواف کر کے حالت احرام سے باہر ہو گئے تھے تو اس سے

بِالْبَيْتِ.

پہلے میں نے آپ کو خوشبو لگائی۔

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَهَذَا مِمَّا لَمْ يَكُنْ يُحَدِّثُ بِهِ سُفْيَانُ قَدِيمًا عَنِ الزُّهْرِيِّ فَوَقَّفْنَاهُ عَلَيْهِ فَقَالَ: قَدْ سَمِعْتُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ.

ابوبکر حمیدی فرماتے ہیں: سفیان بن عیینہ نے زمانہ قدیم میں یہ حدیث زہری سے نہیں بیان کی تھی اور بعد میں بار بار پوچھنے پر فرمایا: میں نے یقیناً اسے زہری سے سنا ہے۔

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے مسلم (۱۱۸۹) اور یعقوب بن سفیان الفارسی (المعرفۃ والتاریخ: ۲/۲۲۷ عن الحمیدی) نے روایت کیا ہے۔

[**۲۱۵**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: إِذَا رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ، وَذَبَحْتُمْ، وَحَلَقْتُمْ فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ كُلُّ شَيْءٍ حَرُمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا النِّسَاءَ وَالطِّيبَ.

قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، وَقَالَتْ عَائِشَةُ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِحُرْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ، وَلِحِلِّهِ بَعْدَ مَا رَمَى الْجَمْرَةَ، وَقَبْلَ أَنْ يَزُورَ قَالَ سَالِمٌ: وَسُنَّةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَحَقُّ أَنْ تُتَّبَعَ.

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم جمرات کی کنکریاں مار لو، قربانی ذبح کر لو اور سر منڈوا لو تو تمہارے لیے (حالت احرام میں ممنوعہ تمام کام حلال ہو گئے، سوائے بیویوں (سے مباشرت) اور خوشبو کے۔

(اس حدیث کے راوی) سالم بن عبداللہ (بن عمر رحمہ اللہ) نے کہا: عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب احرام باندھا تھا تو میں نے احرام سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرات کو کنکریاں ماریں اور طواف زیارت نہیں کیا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی تھی۔ سالم رحمہ اللہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اس کی سب سے زیادہ مستحق ہے کہ اس کی اتباع کی جائے۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے نسائی (۲۶۸۵، المرفوع فقط) بیہقی (الکبریٰ: ۵/۱۳۵) اور ابن عبدالبر (التمہید: ۱۹/۳۰۱ من حدیث الحمیدی مختصراً المرفوع فقط) نے روایت کیا ہے۔

اس حدیث میں ایک طرف خلیفہ راشد کا قول ہے اور دوسری طرف اس کے مقابلے میں مرفوع حدیث ہے۔ امام سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ نے مرفوع حدیث کو ترجیح دی، جس سے ثابت ہوا کہ وہ تقلید کے قائل نہیں تھے بلکہ متبع سنت تھے۔ بس یہی بعینہٖ مسلکِ اہل حدیث ہے۔

[۲۱۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِحُرْمِهِ وَلِحِلِّهِ قُلْتُ: أَيُّ الطِّيبِ؟ قَالَتْ: بِأَطْيَبِ الطِّيبِ.
حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ فَقَالَ لِي عُثْمَانُ ابْنُ عُرْوَةَ: مَا يَرْوِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا عَنِّي.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے احرام سے پہلے اور حالت احرام ختم ہونے کے بعد آپ کو خوشبو لگائی تھی۔ (عروہ نے کہا:) میں نے کہا: کون سی خوشبو؟ انہوں نے فرمایا: سب سے عمدہ خوشبو۔
حمیدی فرماتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ نے کہا: مجھ سے عثمان بن عروہ نے کہا: ہشام بن عروہ یہ حدیث صرف مجھ سے ہی روایت کرتے ہیں۔ (1)

تحقیق و تخریج » سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۵۹۲۸) مسلم (۱۱۸۹/۲۸۳۰) اور ابونعیم (المستخرج ج:۳/۲۷۶ من حدیث الحمیدی) نے روایت کیا ہے۔

[۲۱۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: رَأَيْتُ وَبِيصَ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے بالوں کی مانگ میں تین دن کے بعد بھی خوشبو کی چمک دیکھی اور آپ ﷺ حالت احرام میں تھے۔

تحقیق و تخریج » سندہ ضعیف

اسے نسائی (۲۷۰۳) اور ابن عبدالبر (التمہید: ۳۰۲/۱۹ من حدیث الحمیدی) نے سفیان بن عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے اور یہ سند ابراہیم النخعی کے عن کی وجہ سے ضعیف ہے۔

سنن ابن ماجہ (۲۹۲۸) و سنن النسائی (۲۷۰۴) میں اس کا ضعیف شاہد بھی ہے۔

---

(1) امام عثمان بن عروہ رحمہ اللہ کا یہ قول کہ ''ہشام بن عروہ رحمہ اللہ یہ حدیث صرف مجھ سے ہی بیان کرتے ہیں'' یہ ان کے اپنے علم کی حد تک ہے، جبکہ یہی روایت امام ہشام بن عروہ رحمہ اللہ نے امام قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رحمہ اللہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا کی سند سے بھی بیان کی ہے۔
(دیکھئے تاریخ دمشق لابن عساکر: ۴۲/۶ و سندہ صحیح)

فائدہ: والد محترم رحمہ اللہ، ہشام بن عروہ رحمہ اللہ کے بارے میں لکھتے ہیں: ''رہا مسئلہ تدلیس کا تو قولِ راجح میں وہ 'بریئ من التدلیس' ''تدلیس سے بری ہیں۔'' (صحیح بخاری کا دفاع: ص ۲۴۶، نیز دیکھئے الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین: ۳۰/۱)
امام ابوبکر الحمیدی رحمہ اللہ نے اس مسئلہ کی زبردست تنقیح کر رکھی ہے (دیکھئے الکفایہ للخطیب ص ۳۷۴ و سندہ صحیح) مگر یاد رہے کہ اس کی بنیاد پر قلیل التدلیس اور کثیر التدلیس کے قبول و عدم قبول کے مسئلے گھڑنا کوئی علمی و تحقیقی خدمت نہیں بلکہ محض شوشے ہیں جن کی علمی دنیا میں کوئی حیثیت نہیں۔ [معاذ]

دوسرے دن تک خوشبو کے موجود رہنے کی روایت صحیح البخاری (٢٦٧) اور صحیح مسلم (١١٩٢) میں ہے۔

[٢١٨] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الطِّيبِ لِلْمُحْرِمِ عِنْدَ إِحْرَامِهِ؟ فَقَالَ: مَا أُحِبُّ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا يَنْضَخُ مِنِّي رِيحُ الطِّيبِ، وَلَأَنْ أَتَمَسَّحَ بِالْقَطِرَانِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ قَالَ أَبِي فَأَرْسَلَ بَعْضُ بَنِي عَبْدِاللَّهِ إِلَى عَائِشَةَ؛ لِيُسْمِعَ أَبَاهُ مَا قَالَتْ: فَجَاءَ الرَّسُولُ فَقَالَ: قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَسَكَتَ ابْنُ عُمَرَ.

محمد بن منتشر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا احرام باندھنے والا شخص احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگا سکتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں پسند نہیں کرتا کہ اس حال میں صبح کروں اور مجھ سے خوشبو پھوٹ رہی ہو، (یہاں) مجھے خوشبو کے بجائے تارکول مل لینا زیادہ پسند ہے۔ پھر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے بعض (عبداللہ بن عبداللہ بن عمر) نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف ایک آدمی بھیجا تا کہ اپنے والد کو ان کا جواب سنائے، پھر جواب لانے والا آدمی آیا اور کہا: وہ فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگائی تھی۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔

تحقیق وتخریج» صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (٢٦٧، ٢٧٠) اور مسلم (١١٩٢) نے روایت کیا ہے۔

فائدہ: "ایک آدمی بھیجا" سے مراد عبداللہ بن عبداللہ بن عمر ہیں۔ یہ حدیث محمد بن منتشر رحمہ اللہ نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنی تھی لہٰذا صحیح ہے۔

[٢١٩] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَهْدَى مَرَّةً غَنَمًا.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ قربانی کے لیے بکریاں روانہ کیں۔

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: زَادَنِي أَبُو مُعَاوِيَةَ فِيهِ: فَقَلَّدَهَا.

امام حمیدی فرماتے ہیں کہ ابو معاویہ الضریر نے مجھ سے اس روایت میں یہ اضافہ بیان کیا ہے: پس انھوں نے اُن کی گردنوں میں پٹے ڈالے۔

تحقیق وتخریج» صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (١٧٠١) اور مسلم (١٣٢١/ ٣٦٧) نے روایت کیا ہے۔ ابو معاویہ الضریر کی روایت صحیح مسلم میں بھی موجود ہے۔

[۲۲۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِالْحَمِيْدِ الضَّبِّيُّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْغَنَمِ ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی قربانی کی بکریوں کے گلے کے پٹے بٹتی تھی، پھر آپ کسی ایسی چیز سے اجتناب نہیں کرتے تھے جن سے احرام باندھنے والا شخص اجتناب کرتا ہے۔

تحقیق وتخریج» صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۱۷۰۲-۱۷۰۳) اور مسلم (۱۳۲۱) نے روایت کیا ہے۔

[۲۲۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: قَرَأْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ (۲/ البقرة: ۱۵۸) فَقُلْتُ: مَا أُبَالِيْ أَلَّا أَطَّوَّفَ بِهِمَا، قَالَتْ: بِئْسَمَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي إِنَّمَا كَانَ مَنْ أَهَلَّ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي بِالْمُشَلَّلِ لَا يَطُوْفُوْنَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ (۲/ البقرة: ۱۵۸) فَطَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَطَافَ الْمُسْلِمُوْنَ.

قَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: فَكَانَتْ سُنَّةً، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَحَدَّثْتُ بِهِ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَقَالَ: إِنَّ هٰذَا الْعِلْمُ، وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ: إِنَّمَا كَانَ مَنْ لَا يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنَ الْعَرَبِ يَقُوْلُوْنَ: إِنَّ طَوَافَنَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ، وَقَالَ

عروہ بن الزبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس قراءت کی: ''بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، پس جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان کا طواف کرے۔''

تو میں نے کہا: مجھے کوئی پروا نہیں اگر میں ان کا طواف نہ کروں، انہوں نے فرمایا: اے بھانجے! تو نے بری بات کہی ہے۔ جو لوگ مشلل کے قریب منات بُت کے لیے لبیک کہتے تھے تو صفا ومروہ کا طواف نہ کرتے تھے۔ تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''بے شک صفا ومروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، پس جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان کا طواف کرے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں نے طواف [یعنی صفا مروہ کی سعی] کی۔

سفیان بن عیینہ نے کہا: مجاہد نے کہا: پس یہ سنت بن گئی۔ زہری نے کہا: پھر میں نے یہ حدیث ابوبکر بن عبدالرحمٰن کے سامنے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: بے شک یہ علم ہے میں نے کئی علماء کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ عربوں میں سے جو لوگ صفا ومروہ کا طواف نہ کرتے تو کہتے: ان دو پتھروں کے درمیان ہمارا طواف کرنا جاہلیت کا کام ہے اور دوسرے انصاری

آخَـرُوْنَ مِنَ الْأَنْصَارِ إِنَّمَا أُمِرْنَا بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَـمْ نُـؤْمَـرْ بِالطَّوَافِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾ (البقرة: ١٥٨) قَـالَ أَبُـوْ بَـكْـرِ بْـنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ: فَلَعَلَّهَا نَزَلَتْ فِي هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ.

کہتے: ہمیں تو بیت اللہ کے طواف کا حکم دیا گیا ہے اور صفا و مروہ کے طواف کا حکم نہیں دیا گیا۔ پھر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''بے شک صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔'' ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے فرمایا: ہوسکتا ہے کہ یہ آیت ان میں اور اُن میں (یعنی دونوں کے بارے میں) نازل ہوئی ہو۔

تحقیق و تخریج: **صحیح (متفق علیہ)**

اسے بخاری (۱۷۹۰ عن الحمیدی مختصراً) مسلم (۱۲۷۷/۲۶۱) اور ابونعیم (المستخرج: ۳/۶۱ من حدیث الحمیدی) نے روایت کیا ہے۔

اَحَادِيْثُ عَائِشَةَ فِي الْجَنَائِزِ

جنازہ کے بارے میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی احادیث

[**٢٢٢**] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَـمْـرُوْ بْـنُ دِيْنَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ: حَضَرْتُ جِنَازَةَ أُمِّ أَبَانَ بِنْتِ عُثْمَانَ وَفِي الْجِنَازَةِ عَبْـدُالـلّٰـهِ بْنُ عُمَرَ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ فَجَلَسْتُ بَيْـنَـهُـمَـا فَبَـكَـى الـنِّسَاءُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِنَّ بُكَاءَ الْـحَـيِّ عَـلَى الْمَيِّتِ عَذَابٌ لِلْمَيِّتِ، قَالَ: فَقَالَ ابْـنُ عَبَّاسٍ: صَدَرْنَا مَعَ عُمَرَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا هُوَ بِرَكْبٍ نُزُوْلٍ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَـقَـالَ: اذْهَـبْ يَـا عَبْدَ اللّٰهِ فَانْظُرْ مَنِ الرَّكْبُ ثُمَّ الْـحَـقْـنِـي قَـالَ: فَذَهَبْتُ ثُمَّ جِئْتُ، فَقُلْتُ: هَذَا صُهَيْبٌ مَوْلَى ابْنِ جُدْعَانَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيَلْحَقْنِي، فَـلَـمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ لَمْ يَلْبَثْ عُمَرُ أَنْ طُعِنَ فَجَاءَ صُهَيْـبٌ وَهُـوَ يَـقُـوْلُ وَا أُخَيَّاهْ وَا صَاحِبَاهْ فَقَالَ

ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں ام ابان بنت عثمان کے جنازے میں حاضر ہوا اور جنازے میں ابن عمر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے، پھر میں ان دونوں کے درمیان گیا تو عورتیں رونے لگیں، پھر ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میت پر لوگوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ پھر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ واپس لوٹے، حتیٰ کہ جب ہم مقام بیداء پر پہنچے تو دیکھا کہ ایک درخت کے نیچے کچھ سوار پڑاؤ ڈالے ہوئے ہیں تو انہوں نے فرمایا: اے عبداللہ! جاؤ اور دیکھو کہ یہ کون ہیں؟ اور پھر مجھے آ کر بتاؤ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر میں گیا اور آیا تو کہا: یہ ابن جدعان کے مولیٰ سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ ہیں۔ انہوں نے فرمایا: ان سے کہو کہ وہ میرے پاس آ جائیں، پھر جب ہم مدینہ آئے تو تھوڑے عرصے میں ہی عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی

عُـمَرُ: مَهْ يَا صُهَيْبُ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَـلَيْـهِ، قَـالَ ابْـنُ عَبَّـاسٍ: فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا فَقَالَتْ: يَرْحَمُ اللَّهُ عُمَرَ إِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الـلَّهَ لَيَزِيْدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَـلَيْـهِ، وَقَـدْ قَضَى اللَّهُ ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى﴾ (٦/ الانعام:١٦٤)

کر دیا گیا۔ پھر صہیب رضی اللہ عنہ آئے اور کہنے لگے: اے میرے بھائی! اے میرے ساتھی! تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے صہیب! ایسا نہ کرو، میت پر لوگوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور ان سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اللہ عمر پر رحم کرے، رسول اللہ ﷺ نے تو صرف یہ کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کافر پر اس کے گھر والوں کے بعض رونے پیٹنے کی وجہ سے عذاب زیادہ کر دیتا ہے۔ اور اللہ نے فیصلہ کر دیا ہے: ”اور نہ کوئی بوجھ اُٹھانے والی کسی دوسری کا بوجھ اُٹھائے گی۔“

تحقیق وتخریج» سنده صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۱۲۸۶۔۱۲۸۹) مسلم (۹۲۹/۲۳) اور ابن عبدالبر (التمہید: ۱۷/ ۲۷۶۔۲۷۷ من حدیث الحمیدی) نے ابن ابی ملیکہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

[**۲۲۳**] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُالـلَّـهِ بْـنُ أَبِـي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَـزْمٍ، عَـنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَمْرَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَـقُـوْلُ: إِنَّـمَا قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ لِيَهُوْدِيَّةٍ وَهُمْ يَبْـكُوْنَ عَلَيْهَا إِنَّ أَهْلَهَا الْآنَ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تو ایک یہودیہ عورت کے بارے میں فرمایا تھا، جس کے گھر والے اس پر رو رہے تھے: ”اس کے گھر والے اس پر اب رو رہے ہیں جبکہ اسے اس کی قبر میں یقیناً عذاب ہو رہا ہے۔“

تحقیق وتخریج» صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۱۲۸۹) مسلم (۹۳۲) اور مالک بن انس (الموطأ روایہ یحیٰ بن یحیٰ: ۱/ ۲۳۴ ح ۵۵۶، الاتحاف الباسم شرح موطا روایہ ابن القاسم: ۳۱۶) نے روایت کیا ہے۔

[۲۲۴] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السِّخْتِيَانِيُّ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ يَزِيدَ -رَضِيعِ لِعَائِشَةَ- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ النَّاسِ يَبْلُغُوا أَنْ يَكُونُوا مِائَةً فَيَشْفَعُوا لَهُ إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس بھی (صحیح العقیدہ) میت پر ایک سو (۱۰۰) کی تعداد میں لوگ جنازہ پڑھیں اور اس کے لیے سفارش (کی دعا) مانگیں تو ان کی سفارش اس کے حق میں قبول کی جائے گی۔''

تحقیق وتخریج » سنده صحيح

اسے مسلم (۹۴۷) نے روایت کیا ہے۔

[۲۲۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ حُمَّ أَصْحَابُهُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أَبِي بَكْرٍ يَعُودُهُ فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدُكَ يَا أَبَا بَكْرٍ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: كُلُّ امْرِءٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ . . . وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَدَخَلَ عَلَى عَامِرِ بْنِ فُهَيْرَةَ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُكَ فَقَالَ: وَجَدْتُ طَعْمَ الْمَوْتِ قَبْلَ ذَوْقِهِ . . . إِنَّ الْجَبَانَ حَتْفُهُ مِنْ فَوْقِهِ كَالثَّوْرِ يَحْمِي جِلْدَهُ بِرَوْقِهِ قَالَتْ: وَدَخَلَ عَلَى بِلَالٍ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ فَقَالَ: أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً بِفَجٍّ [1] -وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ- بِوَادِي...... وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ ......وَهَلْ يَبْدُوَنَّ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ دَعَاكَ لِأَهْلِ مَكَّةَ وَأَنَا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ أَدْعُوكَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ مِثْلَ مَا دَعَاكَ لِأَهْلِ مَكَّةَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا،

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ (ہجرت کے بعد) مدینے میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم بخار میں مبتلا ہو گئے پھر نبی ﷺ، ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیمار پرسی کے لیے گئے تو فرمایا: ''اے ابوبکر! تمہارا کیا حال ہے؟'' تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر آدمی اپنے گھر والوں میں صبح کرتا ہے اور موت اس کی جوتی کے تسمے سے زیادہ قریب ہوتی ہے۔ اور آپ عامر بن فُہیرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے تو فرمایا: ''تمہارا کیا حال ہے؟'' تو انہوں نے فرمایا: موت چکھنے سے پہلے ہی میں نے اس کا ذائقہ محسوس کر لیا ہے بزدل کو اوپر سے پکڑ کر موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا ہے جس طرح چوپایہ اپنی جلد کی حفاظت اپنے سینگ سے کرتا ہے۔ اور آپ ﷺ بلال رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو فرمایا: ''تمہارا کیا حال ہے؟'' تو انہوں نے جواب دیا: کاش مجھے معلوم ہوتا کہ میں وادی فخ [1] میں ایک رات گزار سکتا اور بعض اوقات سفیان بن عیینہ اس حدیث میں فرماتے تھے: کاش کہ میں اس وادی میں جا سکتا کہ میرے اردگرد اذخر اور جلیل کی گھاس ہوتی اور کیا ہم کسی دن (مکے کے) مجنہ چشمے

وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِيْنَتِنَا قَالَ سُفْيَانُ وَأُرَى فِيْهِ وَفِي فَرَقِنَا، اللَّهُمَّ حَبِّبْهَا إِلَيْنَا مِثْلَ مَا حَبَّبْتَ إِلَيْنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، وَصَحِّحْهَا، وَانْقُلْ وَبَاءَ هَا وَحُمَّاهَا إِلَى خُمٍّ أَوْ إِلَى الْجُحْفَةِ.

تک پہنچ پائیں گے؟ اور کیا میرے لیے (مکہ کے) شامہ اور طفیل چشمے کا پانی ظاہر ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! بے شک تیرے بندے اور خلیل ابراہیم علیہ السلام نے مکے والوں کے لیے دعا فرمائی اور میں تیرا بندہ اور رسول ہوں، جس طرح انھوں نے مکہ والوں کے لیے دعا مانگی اسی طرح میں مدینہ والوں کے لیے دعا مانگتا ہوں، اے اللہ! ہمارے صاع اور (ماپ تول کے پیمانوں) میں برکت نازل فرما، اے اللہ ہمارے مدینہ میں برکت نازل فرما۔“ سفیان نے کہا: میرا خیال ہے کہ اس میں یہ الفاظ بھی ہیں: اور ہمارے ماپ تول کے پیمانوں میں برکت فرما۔ اے اللہ! جس طرح تو نے ہمارے دلوں میں مکہ کی محبت ڈالی ہے اسی طرح یا اس سے بھی زیادہ مدینہ کی محبت جاگزیں کردے اور اس سے بیماریاں اور وبائیں دُور کردے اور انھیں خم یا جحفہ کی طرف بھیج دے۔

تحقیق و تخریج» سنده صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۳۹۲۶، ۵۶۷۷) مسلم (۱۳۷۶) اور مالک بن انس (الموطأ روایہ یحییٰ: ۲/ ۸۹۰۔۸۹۱ ح ۱۷۱۴، روایہ ابن القاسم: ۴۷۲) نے روایت کیا ہے۔ [① مخطوط میں 'بفج' ہے جبکہ درست 'بفخ' ہے جیسا کہ حمیدی ہی کی سند سے ابن عبدالبر نے التمہید (۲۲/ ۱۹۳) میں روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے الدلائل فی غریب الحدیث للسرقسطی (۳/ ۱۱۱۹)/ تنویر الحق]

[۲۲۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: إِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّهُمْ لَيَعْلَمُوْنَ الْآنَ أَنَّ الَّذِي كُنْتُ أَقُوْلُ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَقٌّ، وَقَدْ قَالَ اللَّهُ لِنَبِيِّهِ ﴿إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى﴾ (۲۷/ النمل: ۸۰)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے (قلیب بدر کے دن) تو صرف یہ فرمایا تھا: ”انھیں میں دنیا میں جو کچھ کہتا تھا وہ اب جانتے ہیں کہ وہ حق ہے۔“ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا: ”بے شک آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے۔“

تحقیق و تخریج» سنده صحیح (أصله متفق علیه)

اسے بخاری (۳۹۷۹) اور مسلم (۹۳۱، ۹۳۲ نے مطولاً) روایت کیا ہے اور حمیدی کا متن بہت مختصر ہے۔

[۲۲۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَلِقَاؤُهُ اللَّهَ بَعْدَ الْمَوْتِ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ سے ملاقات پسند کرتا ہے تو اللہ بھی اس سے ملاقات پسند فرماتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملاقات ناپسند کرتا ہے تو اللہ بھی اُس سے ملاقات ناپسند فرماتا ہے اور اللہ سے ملاقات موت کے بعد ہوگی۔''

تحقیق و تخریج: صحیح

اسے مسلم (۲۶۸۵) نے روایت کیا ہے۔

فِي الطَّلَاقِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

طلاق کے بارے میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی احادیث

[۲۲۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُ سَمِعَهَا تَقُوْلُ: جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ إِلَى رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي، فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ، فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ أَتُرِيْدِيْنَ أَنْ تَرْجِعِيْ إِلَى رِفَاعَةَ؟ لَا حَتَّى تَذُوْقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ قَالَتْ: وَأَبُوْ بَكْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَخَالِدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ، فَنَادَاهُ فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَسْمَعُ إِلَى مَا تَجْهَرُ بِهِ هَذِهِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس رفاعہ القرظی کی بیوی آئی اور کہا: یارسول اللہ! میں رفاعہ القرظی کی بیوی تھی پھر اس نے مجھے طلاق دے دی اور میں نے اپنی طلاق کی عدت گزاری پھر میں نے عبدالرحمٰن بن الزبیر سے شادی کی ہے اور ان کے پاس تو صرف کپڑے کا پلو ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے مسکرا کر فرمایا: ''کیا تو رفاعہ کے پاس دوبارہ جانا چاہتی ہو؟ ہرگز نہیں! یہاں تک کہ تم اس (عبدالرحمٰن) سے لطف اندوز ہو جاؤ اور وہ تجھ سے لطف اندوز ہو جائے۔'' نبی ﷺ کے پاس ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود تھے اور خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ دروازے پر اس انتظار میں تھے کہ اندر آنے کی اجازت مل جائے تو انہوں نے اونچی آواز سے کہا: اے ابوبکر! کیا آپ سن نہیں رہے کہ آپ ﷺ کے پاس یہ اونچی آواز میں کیسی بات کہہ رہی ہے؟

قِيلَ لِسُفْيَانَ فَإِنَّ مَالِكًا لَا يَرْوِيهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِنَّمَا يَرْوِيهِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ رِفَاعَةَ فَقَالَ سُفْيَانُ: لَكِنَّا قَدْ سَمِعْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ كَمَا قَصَصْنَاهُ عَلَيْكُمْ .

سفیان سے کہا گیا کہ بے شک امام مالک اسے امام زہری سے نہیں بیان کرتے ہیں بلکہ وہ اسے مسور بن رفاعہ کی سند سے بیان کرتے ہیں۔تو سفیان نے کہا: مگر یقیناً ہم نے اسے زہری سے ایسے ہی سنا ہے جیسے ہم نے تمھیں بیان کر دیا ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۲۶۳۹، ۵۲۶۰ وغیرہما) مسلم (۱۴۳۳) اور بیہقی (الکبریٰ: ۷/۳۳۳ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے روایت کیا ہے۔

[۲۲۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ .

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو عورت بھی اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتی ہے، اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی بھی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے سوائے اپنے شوہر کے۔

فَقِيلَ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، فَقَالَ سُفْيَانُ لَمْ يَقُلْ لَنَا هَذَا الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ، إِنَّمَا قَالَهُ لَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى فِي حَدِيثِهِ .

سفیان بن عیینہ سے کہا گیا: وہ اس پر چار مہینے اور دس دن سوگ منائے گی۔تو سفیان نے فرمایا: ہمیں یہ الفاظ (امام) زہری نے اپنی حدیث میں بیان نہیں کیے تھے، یہ تو صرف ایوب بن موسیٰ نے اپنی حدیث میں ذکر کیے تھے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۱۴۹۱) نے روایت کیا ہے۔

[۲۳۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَعَبْدُاللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ الْمُزَنِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو عورت بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے گی تو اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، پھر اگر اس نے اس عورت سے جماع کر لیا ہے تو اس عورت کو مہر ملے گا، اس وجہ سے کہ مرد نے عورت سے

بَـاطِـلٌ ، فَـنِـكَـاحُهَا بَاطِلٌ ، فَنِكَاحُها بَاطِلٌ فَإِنْ أَصَـابَهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا ، فَإِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ .

فائدہ اٹھایا ہے اور اگر ان کا آپس میں اختلاف ہو جائے تو جس کا کوئی ولی نہیں اُس کا سلطان (حاکم) ولی ہے۔

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے ابوداود (۲۰۸۳) ترمذی (۱۱۰۲، وقال: حسن) ابن حبان (الاحسان: ۱۲۴۸) اور حاکم (المستدرک: ۲/ ۱۶۸، وصححه علی شرط الشیخین) وغیرہم نے روایت کیا ہے۔

فائدہ: ابن جریج اور ابن شہاب الزہری دونوں کے سماع کی تصریح مستدرک حاکم (۲/ ۱۶۸ ح ۲۷۰۶) میں موجود ہے۔

[**۲۳۱**] حَـدَّثَـنَـا الْـحُـمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَـمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَـا قَالَتْ: جَاءَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَفْلَحُ بْنُ أَبِي الْـقُـعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ بَعْدَمَا ضُرِبَ الْحِجَابُ ، فَـلَـمْ آذَنْ لَهُ ، فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَـرْتُهُ فَقَالَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَأْذَنِي لَهُ .

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے رضاعی چچا افلح بن ابی القعیس پردہ فرض ہونے کے بعد آئے اور میرے پاس تشریف لانے کی اجازت مانگی تو میں نے انہیں اجازت نہیں دی، پھر جب نبی ﷺ تشریف لائے تو میں نے یہ بات انہیں بتائی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تمہارے چچا ہیں، انہیں اجازت دے دیا کرو۔''

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے مسلم (۱۴۴۵) اور ابن عبدالبر (التمہید ۸/ ۲۴۰ من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے سفیان بن عیینہ سے، اور بخاری (۴۷۹۶) نے زہری کی سند سے روایت کیا ہے۔

[**۲۳۲**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنَا هِشَـامُ بْنُ عُـرْوَةَ عَـنْ أَبِيْـهِ عَـنْ عَـائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْـلَـهُ وَزَادَ فِيْـهِ أَنَّهَـا قَـالَـتْ: فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللَّهِ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ هُوَ عَمُّكِ فَأْذَنِي لَهُ .

عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح کی حدیث (۲۳۱) میں یہ اضافہ آیا ہے کہ میں نے کہا: یا رسول اللہ! دودھ تو مجھے عورت نے پلایا تھا، مرد نے تو نہیں پلایا تھا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو، یہ تیرا چچا ہے لہٰذا اسے اجازت دے دو۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۵۲۳۹) مسلم (۱۴۴۵) اور مالک بن انس (الموطا روایہ یحییٰ بن یحییٰ: ۲/ ۶۰۱-۶۰۲، ح: ۱۳۱۴، روایہ ابن القاسم: ۴۶۹) نے روایت کیا ہے۔

[۲۳۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ وَكَانَ مِنْ جَيِّدِ مَا يَرْوِيهِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ أَوْ سَبْعِ سِنِينَ، وَبَنَى بِي وَأَنَا بِنْتُ تِسْعٍ.

سفیان کہتے ہیں کہ ہمیں ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، اور یہ اُس کی اپنے والد محترم سے بیان کردہ عمدہ احادیث میں سے ہے، کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب مجھ سے نکاح کیا تھا تو میں چھ یا سات سال کی تھی اور جب میں نو سال کی ہوئی تو میری رخصتی ہوئی تھی۔

تحقیق و تخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۵۱۳۳-۵۱۳۴) مسلم (۱۴۲۲) اور طبرانی (الکبیر: ۲۳/ ۲۴ من حدیث الحمیدی) نے روایت کیا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث متواتر ہے۔ دیکھئے میری کتاب: صحیح بخاری کا دفاع (ص ۲۸۳)

[۲۳۴] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَعَلَيَّ حَوْفٌ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ تَزَوَّجَنِي فَأَلْقَى عَلَيَّ الْحَيَاءَ قَالَ سُفْيَانُ: وَالْحَوْفُ ثِيَابٌ مِنْ سُيُورٍ تُلْبِسُهُ الْأَعْرَابُ أَبْنَاءَ هُمْ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے نکاح کیا اور میں (ان دنوں) بغیر آستین کے اعرابیوں والا کرتا یا فراک پہنتی تھی پھر مجھ پر شرم و حیا طاری ہو گیا۔

سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ حوف ایسا لباس ہوتا تھا جسے دیہاتی اپنے بچوں کو پہناتے تھے۔

تحقیق و تخریج» سنده ضعيف

اسے ابویعلی (المسند: ۴۸۲۲) بزار (کشف الاستار: ۲۶۶۰) حاکم (المستدرک: ۴/ ۹ ح ۶۷۲۷ وصححه ووافقه الذہبی) اور طبرانی (الکبیر: ۲۳/ ۲۶، ۲۷ ح ۶۴ من حدیث الحمیدی) نے سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

ابوسعد سعید بن المرزبان البقال کے سماع کی تصریح کشف الاستار (۲۶۵۹) میں ضعیف سند سے موجود ہے اور ابوسعد البقال بذاتِ خود جمہور محدثین کے نزدیک مجروح ہونے کی وجہ سے ضعیف راوی ہے۔ (دیکھئے میری کتاب تحقیقی مقالات: ۳/ ۸۵)

[۲۳۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ وَكَانَ طَوِيلًا فَحَفِظْتُ مِنْهُ

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: اے ماں جی! مجھے رسول اللہ ﷺ

هَـذَا: أَخْبَـرَنِي عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: سَـأَلْـتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ: يَا أُمَّهْ أَخْبِرِيْنِي عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ الَّـذِيْ مَـاتَ فِيْـهِ قَـالَتْ: عَلِقَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ يَنْفُثُ كَـمَـا يَـنْـفُـثُ آكِـلُ الـزَّبِيْبِ، وَكَانَ يَدُوْرُ عَلَى نِسَـائِهِ، فَلَمَّا ثَقُلَ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَهُنَّ فِيْ أَنْ يَـكُـوْنَ عِـنْـدِيْ فَـأَذِنَّ لَـهُ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ الـلَّـهِ ﷺ وَهُـوَ مُـتَّـكِـئٌ عَـلَـى رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْـعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: فَحَدَّثْتُ بِـهِ ابْـنَ الْعَبَّاسِ فَقَالَ لَمْ تُخْبِرْكَ بِالْآخَرِ؟ فَقُلْتُ: لَا قَالَ الْآخَرُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

کی اس بیماری کے بارے میں بتائیں جس میں آپ ﷺ نے وفات پائی تھی۔ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنی مرضِ وفات میں بیمار ہوئے، آپ ﷺ [اپنے آپ کو دم کرتے وقت یا پھر شدت بیماری کی وجہ سے] اس طرح پھونکیں مارتے تھے جس طرح منقی (یعنی میوہ) کھانے والا ([اسے صاف کرتے وقت]) پھونکیں مارتا ہے اور آپ اپنی بیویوں کے پاس باری باری تشریف لے جاتے تھے۔ پھر جب بیماری نے شدت اختیار کی اور آپ ﷺ کا درد بھی بڑھ گیا تو آپ ﷺ نے اپنی بیویوں سے اجازت مانگی کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہنا چاہتا ہوں، تو انہوں نے اجازت دے دی۔ پھر رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ نے دو آدمیوں کا سہارا لے رکھا تھا: ان میں سے ایک تو عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ تھے۔ عبیداللہ نے کہا: پھر میں نے یہ حدیث عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو سنائی تو انھوں نے کہا: کیا انھوں نے تجھے یہ نہیں بتایا کہ دوسرا شخص کون تھا؟ میں نے کہا: نہیں۔ تو انھوں نے فرمایا: وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۶۷۹، ۶۸۳، ۷۱۶، ۷۳۰۳) مسلم (۴۱۸) اور ابوعوانہ (المستخرج ج:۲/۱۱۳، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے روایت کیا ہے۔

[۲۳۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِيْ إِسْـمَـاعِيْـلُ بْـنُ أَبِيْ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُـحَـدِّثُ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ قَـدْ خَيَّرَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ نِسَـاءَهُ فَاخْتَرْنَهُ أَوْ كَانَ ذَلِكَ طَلَاقًا؟

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کو (اپنے ساتھ رہنے یا نہ رہنے کا) اختیار دیا تھا اور انھوں نے آپ ﷺ کے ساتھ رہنا اختیار کیا۔ تو کیا یہ طلاق تھی؟

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۵۲۶۳) اور مسلم (۱۴۷۷) نے روایت کیا ہے۔

[۲۳۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى أَحَلَّ لَهُ النِّسَاءَ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس حالت میں فوت ہوئے کہ آپ ﷺ کے لیے عورتیں حلال کر دی گئیں۔ [خواہ جتنی عورتوں سے چاہیں نکاح کرلیں]

تحقیق وتخریج» صحیح [1]

اسے ترمذی (۳۲۱۶، وقال: ھذا حدیث حسن/صحیح) اور نسائی (۳۲۰۶) نے سفیان بن عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے، نیز نسائی (۳۲۰۷) اور احمد (المسند: ۶/۱۸۰) نے ابن جریج عن عطاء عن عبید بن عمیر عن عائشہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

[۲۳۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثُوْنَا عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَوْلَمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ بِشَعِيْرٍ. قَالَ الْحُمَيْدِيُّ فَوَقَّفْنَا سُفْيَانَ فَقَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بعض بیویوں سے شادی کے موقع پر جو کا ولیمہ کیا تھا۔
حمیدی فرماتے ہیں کہ ہم نے سفیان بن عیینہ کو ٹوکا (یعنی آپ نے یہ روایت منصور بن عبدالرحمٰن سے سُنی ہے؟) تو انھوں نے فرمایا کہ میں نے یہ روایت اُن سے نہیں سنی ہے۔

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے نسائی (الکبریٰ: ۶۶۰۶) احمد (المسند: ۶/۱۱۳) اور بیہقی (الکبریٰ: ۷/۲۶۰) وغیرہم نے سفیان ثوری عن منصور بن صفیہ کی سند سے (عن کے ساتھ) روایت کیا ہے۔ نیز امام بخاری نے صحیح البخاری (۵۱۷۲) میں سفیان ثوری عن منصور بن صفیہ عن اُمہ کی سند سے بیان کیا ہے لہٰذا یہ حدیث صحیح ہے۔

---

[1] روایت مذکورہ کو اگرچہ بعض ائمہ نے صحیح وحسن قرار دیا ہے تاہم راجح یہی ہے کہ یہ روایت معلول ہے۔ امام ابوبکر ابن العربی رحمہ اللہ نے فرمایا: ''وھو حدیث واہ ومتعلق ضعیف'' (احکام القرآن: ۳/۶۰۸) امام ابن جریج رحمہ اللہ نے امام عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے پوچھا: آپ کو یہ روایت کس نے بیان کی؟ تو انھوں نے فرمایا: ''مجھے نہیں معلوم۔ میرا گمان ہے کہ میں نے یہ روایت عبید بن عمیر سے سنی ہے۔''
(مسند احمد: ۲۵۶۵۲، مسند اسحاق: ۱۱۸۳، مصنف عبدالرزاق: ۱۴۰۰۱، نیز دیکھئے الفتح المبین طبع جدید، یسر اللہ لنا طبعہ) [تنویر الحق]

[٢٣٩] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَفْوَانَ الْجُمَحِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا خَالَطَتِ الصَّدَقَةُ مَالًا قَطُّ إِلَّا أَهْلَكَتْهُ قَالَ: قَدْ يَكُوْنُ وَجَبَ عَلَيْكَ فِيْ مَالِكَ صَدَقَةٌ فَلَا تُخْرِجُهَا فَيُهْلِكُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو صدقہ بھی مال کے ساتھ مل جائے تو وہ اس مال کو تباہ و برباد کر دیتا ہے۔'' فرمایا: ''جب تیرے مال میں تجھ پر صدقہ یقیناً واجب ہو جائے، پھر تُو اسے اپنے مال سے نہ نکالے تو حرام حلال کو بھی تباہ و برباد کر دے گا۔''

تحقیق و تخریج » **سنده ضعيف**

اسے بیہقی (شعب الایمان: ٣٥٢٢) وغیرہ نے محمد بن عثمان بن صفوان الجمحي کی سند سے روایت کیا ہے۔

محمد بن عثمان الجمحي ضعیف ہے۔ (دیکھئے سنن ابن ماجہ بتحقیقی: ٢٥٤٦، انوار الصحیفہ: ص ٤٧١)

فِي الْأَقْضِيَةِ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها

فیصلوں کے بارے میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی احادیث

[قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ عَبْدُالْغَفَّارِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ زَيْدِ الْمُؤَدِّبُ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ فِي عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ مِنْ سَنَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ وَأَرْبَعِمِائَةٍ، فَأَقَرَّ بِهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الصَّوَّافِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ، فَأَقَرَّ بِهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَلِيٍّ بِشْرُ بْنُ مُوْسَى قَالَ]

[٢٤٠] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ: اخْتَصَمَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِيْ ابْنِ أَمَةِ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ إِنَّ أَخِيْ عُتْبَةَ أَوْصَانِيْ فَقَالَ: إِذَا قَدِمْتَ مَكَّةَ فَانْظُرِ ابْنَ أَمَةِ زَمْعَةَ فَاقْبِضْهُ فَإِنَّهُ ابْنِيْ. وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ أَخِيْ وَابْنُ أَمَةِ أَبِيْ، وَوُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِيْ فَرَأَى

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے زمعہ کی ایک لونڈی کے بارے میں جھگڑا کیا تو سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! میرے بھائی عتبہ (ابن ابی وقاص) نے مجھے وصیت کی تھی تو کہا تھا کہ جب تم مکہ جاؤ تو زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو دیکھنا اور اپنے قبضے میں کر لینا کیونکہ وہ میرا بیٹا ہے۔ اور عبد بن زمعہ نے کہا: یا رسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے اور میرے والد کی لونڈی کا بیٹا ہے اور میرے والد کے بستر پر پیدا

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ وَقَالَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِيْ مِنْهُ يَا سَوْدَةُ فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ فَإِنَّ مَالِكًا يَقُوْلُ: وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ، فَقَالَ سُفْيَانُ لَكِنَّا لَمْ نَحْفَظْ مِنَ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

ہوا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ لڑکا تو عقبہ کے بہت زیادہ مشابہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عبد بن زمعہ! یہ لڑکا تیرا (بھائی) ہے، بچہ جس کے بستر پر (یعنی نکاح یا ملکیت کے تحت) پیدا ہوتا ہے تو اسی کا ہوتا ہے اور اے سودہ! اس لڑکے سے پردہ کرنا۔'' سفیان سے کہا گیا: مالک (بن انس) تو اس حدیث میں یہ اضافہ بھی بیان کرتے ہیں: اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔ سفیان بن عیینہ نے فرمایا: ہم نے تو زہری سے اس حدیث میں یہ الفاظ یاد نہیں رکھے۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۲۴۲۱) مسلم (۱۴۵۷) اور بیہقی (الکبریٰ: ۶/۸۶ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے سفیان بن عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

[**۲۴۱**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ مَسْرُوْرًا فَقَالَ: **((يَا عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ عَلَيَّ فَرَأَى زَيْدًا وَأُسَامَةَ وَعَلَيْهِمَا قَطِيْفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوْسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا، فَقَالَ: إِنَّ هٰذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ))**.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن میرے پاس خوشی کی حالت میں تشریف لائے تو فرمایا: ''اے عائشہ! کیا تجھے پتا نہیں کہ مجزز مدلجی نے کیا کہا ہے؟ وہ میرے پاس آیا تو زید (بن حارثہ رضی اللہ عنہ) اور اسامہ (بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ) کو دیکھا، دونوں پر ایک چادر پڑی ہوئی تھی جس میں انہوں نے سر چھپا رکھے تھے اور ان کے پاؤں نظر آ رہے تھے تو اس (مجزز) نے کہا: یہ پاؤں ایک دوسرے میں سے ہیں۔''

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَقَالَ سُفْيَانُ: وَسَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ بِهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَقَالَ فِيْهِ: أَلَمْ تَرَى أَنَّ مُحَرِّزًا الْمُدْلِجِيَّ فَقُلْتُ: يَا أَبَا الْوَلِيْدِ! إِنَّمَا هُوَ مُجَزِّزٌ الْمُدْلِجِيُّ فَانْكَسَرَ وَرَجَعَ.

پھر سفیان بن عیینہ نے بتایا کہ ابن جریج نے مجزز کو محرز کہہ دیا تھا، پھر جب میں نے انہیں بتایا تو وہ عاجز پڑ گئے اور رجوع کر لیا۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (١٤٧١) اور مسلم (١٤٥٩) نے سفیان بن عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

[٢٤٢] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَـحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِي بَرِيْرَةَ فَأُعْتِقَهَا فَـاشْتَـرَطَ عَلَيَّ مَوَالِيْهَا أَنْ أَعْتِقَهَا وَيَكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُـمْ، فَسَـأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: اشْتَـرِيْهَـا وَأَعْتِقِيْهَا، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ، ثُمَّ خَـطَـبَ الـنَّـاسَ فَـقَـالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُـرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ؟ فَمَنْ شَرَطَ شَرْطًا لَيْـسَ فِـيْ كِتَـابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهُ، وَإِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ، إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو خرید کر آزاد کرنے کا ارادہ کیا تو اس کے مالکوں نے یہ شرط لگائی کہ میں اسے آزاد کروں گی اور آزادی کی نسبت اُن کی طرف ہوگی۔ پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے خرید لو اور آزاد کر دو، اور آزادی کی نسبت اسی کی طرف ہوگی جس نے اسے آزاد کرایا ہے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا تو فرمایا: ''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں۔ پس جس نے بھی کوئی ایسی شرط لگائی جو کتاب اللہ میں نہیں ہے تو اس شرط کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ اگر چہ وہ سو (١٠٠) شرطیں ہوں، آزاد کرانے کی نسبت اسی کی طرف ہوگی جس نے اسے آزاد کرایا ہے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے بخاری (٤٥٦) نے سفیان بن عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

[٢٤٣] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَـامُ بْـنُ عُـرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَـقَـالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَـا سُـفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ وَلَيْسَ لِيْ مِنْهُ إِلَّا مَا أَدْخَـلَ عَـلَـيَّ بَيْتِـيْ، فَـقَـالَ رَسُوْلُ اللّٰـهِ ﷺ: خُذِيْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عتبہ کی بیٹی ہند آئی اور کہا: اے اللہ کے رسول! ابوسفیان خرچ کرنے میں سختی کرنے والے آدمی ہیں، اور میرے پاس اس کے سوا کچھ بھی نہیں ہے جو وہ مجھے دے دیتا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''معروف طریقے سے اتنا مال لے لیا کرو جو تجھے اور تیری اولاد کے لیے کافی ہو جائے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (٢٢١١) اور مسلم (١٧١٤) نے روایت کیا ہے۔

[۲۴۴] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ لَتَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا مِنْ أَجْرٍ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ نَعَمْ.

قَالَ سُفْيَانُ: وَحَفِظَ النَّاسُ عَنْ هِشَامٍ كَلِمَةً لَمْ أَحْفَظْهَا أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا فَمَاتَتْ وَلَمْ أَحْفَظْ مِنْ هِشَامٍ إِنَّمَا هَذِهِ الْكَلِمَةُ أَخْبَرَنِيهَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ هِشَامٍ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے کہا: میری ماں فوت ہوگئی ہے اور میرا خیال ہے کہ اگر وہ بات کرسکتی تو ضرور صدقہ کرتی، لہٰذا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اسے ثواب پہنچے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں!''

سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ لوگ اس روایت میں ہشام بن عروہ سے ایک ایسا کلمہ بھی یاد رکھتے ہیں جو میں ان سے براہ راست یاد نہیں رکھ سکا۔ کہ انھوں نے کہا کہ میری والدہ محترمہ اچانک فوت ہوگئی تھیں۔ یہ کلمہ میں ہشام سے یاد نہیں رکھ سکا۔ اس کلمہ کی خبر مجھے ایوب السختیانی نے ہشام بن عروہ سے دی ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۱۳۸۸، ۲۷۶۰) اور مسلم (۱۰۰۴) نے بھی روایت کیا ہے۔

جَامِعُ أَحَادِيْثِ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

عائشہ رضی اللہ عنہا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جامع احادیث

[۲۴۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرض کے غلبے سے پناہ مانگتے تھے۔

[۲۴۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهِ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَلَمْ يَسْمَعْهُ سُفْيَانُ مِنَ الزُّهْرِيِّ.

سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے، انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھلی روایت کی مثل حدیث بیان کی۔ حمیدی فرماتے ہیں کہ یہ روایت سفیان بن عیینہ نے زہری سے نہیں سنی ہے۔

تحقیق وتخریج » صحیح

پہلی روایت (۲۴۵) کی سند صحیح ہے۔ (نیز دیکھئے صحیح البخاری: ۶۳۶۸، وهذا مختصر منه)

دوسری روایت (۲۴۶) کو بخاری (۸۳۲) اور مسلم (۵۸۹) نے شعیب بن أبي حمزة عن الزهري قال: أخبرني عروة بن الزبير کی سند سے درج ذیل الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے: ''أعوذ بك من الْمأثم والمغرم'' اے اللہ! گناہ اور قرض سے میں تیری پناہ میں آتا ہوں۔ (مغرم قرض کو کہتے ہیں)

[۲۴۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَمَّةٍ لَهُ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: إِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِكُمْ فَكُلُوْا مِنْ كَسْبِكُمْ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک تمہاری اولاد تمہاری پاک ترین کمائی میں سے ہے لہٰذا اپنی کمائی میں سے کھاؤ۔''

تحقیق وتخریج » صحیح

اسے ابوداود (۳۵۲۸) ترمذی (۱۳۵۸، وقال: هذا حديث حسن صحيح) نسائی (۴۴۵۴، ۴۴۵۵) ابن ماجہ (۲۲۹۰) اور

حاکم (۲/۴۶) وغیرہم نے روایت کیا ہے۔ اسے حاکم اور ذہبی دونوں نے صحیح کیا ہے۔ [1]

[۲۴۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: جَلَسَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ إِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَهِيَ تُصَلِّي فَجَعَلَ يُحَدِّثُ وَيَقُوْلُ: اسْمَعِيْ يَا رَبَّةَ الْحُجْرَةِ، فَلَمَّا قَضَتْ صَلَاتَهَا، قَالَتْ لِيْ: يَا ابْنَ أُخْتِيْ أَلَا تَعْجَبُ إِلَى هَذَا وَإِلَى حَدِيْثِهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِنَّمَا كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيْثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ أَحْصَاهُ.

عروہ بن الزبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے پاس بیٹھ گئے اور وہ نماز پڑھ رہی تھیں، پھر وہ حدیثیں بیان کرنے لگے اور کہا: اے حجرے والی! سنیں۔ پھر جب انہوں نے نماز مکمل کر لی تو مجھ (عروہ) سے کہا: اے میرے بھانجے! کیا تم ان پر اور ان کی حدیثوں پر تعجب [2] نہیں کرتے؟ رسول اللہ ﷺ تو ہمیں کوئی حدیث سناتے تو اگر کوئی اسے دہرانا چاہتا تو دہرا سکتا تھا۔

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَلَمْ يَسْمَعْهُ سُفْيَانُ مِنَ الزُّهْرِيِّ.

امام حمیدی فرماتے ہیں کہ یہ روایت امام سفیان بن عیینہ نے امام زہری سے نہیں سنی۔

تحقیق وتخریج » صحیح

اسے بخاری (۳۵۶۷) نے بھی سفیان بن عیینہ سے روایت کیا ہے اور یونس بن یزید وغیرہ نے اسے مطولاً بیان کیا ہے، لہٰذا یہ حدیث بالکل صحیح ہے۔ (مثلاً دیکھئے صحیح البخاری: ۳۵۶۸، صحیح مسلم: ۲۴۹۳)

[۲۴۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَهْطًا مِنَ الْيَهُوْدِ دَخَلُوْا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا: السَّامُ عَلَيْكَ أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ: بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ قَالَتْ: قُلْتُ: أَوَلَمْ تَسْمَعْ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس یہودیوں کا ایک گروہ آیا تو انہوں نے کہا: اے ابو القاسم! (معاذ اللہ) آپ پر السام (موت) ہو۔ تو نبی ﷺ نے (جواب میں) فرمایا: تم پر ہو۔ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا (فوراً) بولیں: بلکہ تم لوگوں پر موت اور لعنت ہو۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! اللہ تعالیٰ ہر معاملے میں نرمی پسند فرماتا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یا رسول اللہ! کیا آپ ﷺ نے

---

[1] اس حدیث کا ایک حسن شاہد سنن ابی داود (۳۵۳۰، قال ابی رحمہ اللہ: سندہ حسن) میں بھی موجود ہے۔ [معاذ]

[2] ماں جی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابو ہریرہ! آپ نبی کریم ﷺ سے وہ احادیث بیان کرتے ہیں جو میں نے نہیں سنیں۔ تو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ماں جی! میں نے انھیں حاصل کر لیا جبکہ آپ کو نبی کریم ﷺ کے لیے بناؤ سنگھار نے ان سے مشغول رکھا۔
(طبقات ابن سعد: ۲/۳۶۴ وسندہ صحیح) [تنویر الحق]

يَـارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا قَالُوْا؟ قَالُوْا: السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ: قَدْ قُلْتُ عَلَيْكُمْ .

نہیں سنا کہ انہوں نے کیا کہا تھا؟ انہوں نے السام علیکم کہا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے کہہ دیا تھا: علیکم یعنی تم پر ہو۔

قَـالَ أَبُـوْ بَـكْـرٍ وَكَـانَ سُـفْيَانُ رُبَّمَا قَالَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَعَلَيْكُمْ فَإِذَا وُقِّفَ عَلَيْهِ تَرَكَ الْوَاوَ .

ابوبکر حمیدی فرماتے ہیں کہ سفیان (بن عیینہ) کبھی کبھار اپنی اس روایت میں ''وعلیکم'' بیان کرتے تھے اور جب ٹوکے جاتے تو ''واؤ'' ترک کردیتے تھے (یعنی صرف ''علیکم'' بیان کرتے تھے)۔

تحقیق وتخریج» صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۶۰۲۴) مسلم (۲۱۶۵) اور بیہقی (شعب الایمان: ۹۰۹۹ من حدیث الحمیدی) نے روایت کیا ہے۔

[**۲۵۰**] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُـحَـمَّـدُ بْـنُ الْـمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُـحَـدِّثُ عَـنْ عَـائِشَةَ أَنَّـهُ سَمِعَهَا تَقُوْلُ: اسْتَأْذَنَ عَـلَـى رَسُـوْلِ اللّٰـهِ ﷺ رَجُـلٌ فَـقَـالَ رَسُـوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ائْـذَنُـوْا لَـهُ فَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ أَوْ قَالَ: أَخُو الْعَشِيْرَةِ فَـلَـمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ أَلَانَ لَـهُ الْقَوْلَ، فَـلَـمَّـا خَـرَجَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ لَهُ الَّذِيْ قُـلْـتَ ثُـمَّ أَلَـنْتَ لَهُ الْقَوْلَ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ أَوْ قَـالَ وَدَعَـهُ الـنَّـاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ . قَالَ سُفْيَانُ: فَـقُـلْـتُ لِـمُـحَـمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ: رَأَيْتُكَ أَنْتَ أَبَدًا تَشُكُّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ .

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے کی اجازت مانگی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے آنے دو، یہ اپنے خاندان میں سب سے برا آدمی ہے۔'' پھر جب وہ آدمی اندر آیا تو آپ ﷺ نے اس کے ساتھ بہت نرمی سے گفتگو فرمائی۔ جب وہ آدمی چلا گیا تو میں نے کہا: آپ ﷺ نے پہلے وہ بات فرمائی تھی پھر اس آدمی کے ساتھ نہایت نرمی سے گفتگو کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے برا وہ شخص ہو گا جسے لوگ (اس کے شر کی وجہ سے) کھلا چھوڑ دیں۔'' یا یوں فرمایا: ''جسے لوگ اس کی بدزبانی کے ڈر سے کھلا چھوڑ دیں۔'' سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن منکدر سے کہا: آپ کو (ودعہ یا ترکہ کے الفاظ میں) ہمیشہ شک رہتا ہے۔ (حالانکہ ان دونوں کا معنی ایک ہی ہے)

تحقیق وتخریج» سنده صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۶۰۵۴) مسلم (۲۵۹۱) اور ابن عبدالبر (التمہید: ۲۴/۲۶۱ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے روایت کیا ہے۔

[۲۵۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَا نَفَعَنَا مَالٌ قَطُّ مَا نَفَعَنَا مَالُ أَبِي بَكْرٍ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے جتنا فائدہ ابوبکر کے مال نے پہنچایا ہے اتنا فائدہ کسی اور کے مال نے نہیں پہنچایا ہے۔''

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّ مَعْمَرًا يَقُوْلُهُ عَنْ سَعِيْدٍ فَقَالَ: مَا سَمِعْنَا مِنَ الزُّهْرِيِّ إِلَّا عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ.

حمیدی فرماتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ سے کہا گیا کہ معمر اسے سعید کی سند سے روایت کرتے ہیں۔ تو سفیان نے کہا: ہم نے جب بھی اسے زہری سے سنا ہے تو وہ صرف اسے عروہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا کی سند سے روایت کرتے ہیں۔

تحقیق وتخریج» سنده ضعيف

اسے عبداللہ بن احمد بن حنبل (فضائل الصحابہ: ۳۰، عن الحمیدی) اور ابن ابی عاصم (السنۃ: ۱۲۳۰) وغیرہما نے روایت کیا ہے۔ ابن شہاب الزہری مدلس ہیں (طبقات المدلسین: ۳/۱۰۲) اور یہ سند عن سے ہے لہٰذا ضعیف ہے۔

سنن ابن ماجہ (۹۴) اور سنن الترمذی (۳۶۶۱) وغیرہما میں اس کے ضعیف شواہد بھی ہیں۔

[۲۵۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدِ اسْتَتَرْتُ بِقِرَامٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ، فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ هَتَكَهُ، وَقَالَ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُشَبِّهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے تصویروں والا ایک پردہ بچھایا یا لٹکایا ہوا تھا، پھر جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو آپ کا رنگ تبدیل ہو گیا پھر آپ ﷺ نے اسے پھاڑ دیا اور فرمایا: ''بے شک قیامت کے دن اللہ کے ہاں ان لوگوں کو سب سے زیادہ عذاب ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق سے مشابہت کرتے تھے۔''

قَالَ سُفْيَانُ فَلَمَّا جَاءَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا بِأَحْسَنَ مِنْهُ وَأَرْخَصَ، وَقَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ عَلَى سَهْوَةٍ لِي بِقِرَامٍ لِي فِيْهِ تَمَاثِيْلُ، فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَزَعَهُ، وَقَالَ: إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ

سفیان بن عیینہ نے کہا: پھر جب عبدالرحمٰن بن القاسم ہمارے پاس آئے تو اس سے زیادہ اچھی اور آسان حدیث سنائی اور کہا کہ مجھے میرے ابو جان نے خبر دی، انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر سے واپس آئے تو میں نے چھوٹے کمرے یا الماری کے سامنے تصویروں والا ایک پردہ لگا رکھا تھا، پھر جب رسول اللہ ﷺ

يُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَتْ: فَقَطَعْنَا مِنْهُ وِسَادَةً أَوْ وِسَادَتَيْنِ .

نے اسے دیکھا تو اتار دیا اور فرمایا: ''بے شک قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب سے زیادہ عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق سے مشابہت کرتے تھے۔''
عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پھر میں نے اسے کاٹ کر سرہانا یا سرہانے بنالیے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحیح

پہلی سند کو بخاری (۶۱۰۹) اور مسلم (۲۱۰۷/ ۵۵۲۵) نے روایت کیا ہے۔
اور دوسری سند کو بخاری (۵۹۵۴) اور مسلم (۲۱۰۷/ ۵۵۲۸) نے سفیان بن عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

[۲۵۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُرَبِّهِ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ، أَوْ كَانَتْ بِهِ قَرْحَةٌ أَوْ جُرْحٌ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: بِأُصْبُعِهِ هٰكَذَا وَوَضَعَ أَبُوْ بَكْرٍ سَبَّابَتَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيْمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا .

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب کوئی انسان بیمار ہوتا، یا اسے پھوڑے پھنسیاں ہوتیں یا زخم ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اپنی شہادت والی انگلی کو اس طرح زمین پر رکھتے (سمجھانے کی غرض سے ابوبکر حمیدی نے اپنی شہادت والی انگلی زمین پر رکھی اور اسے اٹھایا) اور آپ ﷺ فرماتے: اللہ کے نام کے ساتھ، ہماری زمین کی مٹی سے ہمارے بعض کے لعاب کے ساتھ، ہمارے رب کے اذن سے ہمارے بیمار شفایاب ہوجاتے ہیں۔

تحقیق وتخریج» سنده صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۵۷۴۵-۵۷۴۶) مسلم (۲۱۹۴) اور ابوبکر الشافعی (الغیلانیات: قلمی ص ۹۳ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے روایت کیا ہے۔

[۲۵٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ إِبْرَاهِيْمَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّهُ كَانَ فِي الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ مُحَدَّثُوْنَ، فَإِنْ يَكُنْ فِيْ هٰذِهِ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلے اگلی اُمتوں میں مُحدَّث ہوتے تھے (جنہیں الہام ہوتا تھا)، لہٰذا میری اُمت میں اگر کوئی محدث ہے تو وہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔

الْأُمَّةِ فَهُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ .

تحقیق و تخریج» صحیح

اسے مسلم (۲۳۹۸) اور بیہقی (دلائل النبوہ: ۶/۳۶۹ من حدیث الحمیدي) وغیر ہما نے اسی سند سے روایت کیا ہے، نیز امام بخاری (۳۶۸۹،۳۴۶۹) نے اسی سند کے ساتھ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا ہے۔

تنبیہ: یہ دونوں سندیں صحیح اور محفوظ ہیں۔

[۲۵۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَ: سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ زَيْدِ التَّيْمِيُّ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ حَبَشٌ يَلْعَبُونَ بِحِرَابٍ لَهُمْ فَكُنْتُ أَنْظُرُ مِنْ بَيْنَ أُذُنَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعَاتِقِهِ حَتَّى كُنْتُ أَنَا الَّتِي صَدَدْتُ ، زَادَ يَعْقُوبُ بْنُ زَيْدٍ فِي حَدِيْثِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (ﷺ): ((**مَا مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا الشَّيْطَانُ آخِذٌ بِثَوْبِهِ**)) يَقُوْلُ: انْظُرْ ((**فَلَمَّا جَاءَ عُمَرُ تَفَرَّقَتِ الشَّيَاطِيْنُ**)) قَالَتْ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعَبُوْا يَا بَنِي أَرْفِدَةَ يَعْلَمُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارَى أَنَّ فِي دِيْنِنَا فُسْحَةً .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حبشی اپنے حربوں (نیزوں اور بھالوں) کے ساتھ کھیل رہے تھے اور میں انہیں رسول اللہ ﷺ کی اوٹ: کانوں اور کندھوں کے درمیان سے دیکھ رہی تھی، پھر میں خود ہی وہاں سے ہٹ گئی۔ یعقوب بن زید (راوی) کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان میں سے ہر ایک کو شیطان نے اس کے کپڑے سے پکڑ رکھا ہے، کہتا ہے: دیکھتے رہو، پھر عمر آئے تو شیاطین بھاگ گئے ہیں۔'' اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے بنوارفدہ! کھیلو! یہود اور نصاریٰ کو معلوم ہونا چاہیے کہ ہمارے دین میں وسعت و کشادگی ہے۔''

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَمْ أَحْفَظْ مِنْ قَوْلِهِمْ غَيْرَ هَذِهِ الْكَلِمَةِ أَبُوْ الْقَاسِمِ طَيِّبٌ أَبُوْ الْقَاسِمِ طَيِّبٌ .

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے ان (حبشیوں) کی باتوں میں سے صرف یہی بات یاد رکھی ہے: ابوالقاسم بہت اچھے ہیں، ابوالقاسم بہت اچھے ہیں۔

تحقیق و تخریج» حسن

اسے نسائی نے السنن الکبری (۸۹۵۴) میں سفیان بن عیینہ کی حدیث سے مختصراً، بخاری (۳۹۳۱) اور مسلم (۸۹۲) نے ہشام بن عروہ کی سند سے بیان کیا ہے۔

یعقوب بن زید کی روایت کا حسن شاہد مسند احمد (۶/۱۱۶،۲۳۳) میں موجود ہے۔

[٢٥٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْبِطِّيْخِ وَالرُّطَبِ فَيَأْكُلُهُ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہندوانہ اور تر کھجوریں ایک ساتھ کھا رہے تھے۔

تحقیق وتخریج: سندہ صحیح

اسے ابوداود (٣٨٣٦) ترمذی (١٨٤٣، وقال: حسن غریب) اور نسائی (الکبریٰ: ٦٨٢٢) نے ہشام بن عروہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

[٢٥٧] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ يَأْتِيْكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ: يَأْتِيْنِي أَحْيَانًا فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ فَيَفْصِمُ عَنِّي، وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ، وَهُوَ أَشَدُّ مَا يَأْتِيْنِي، وَيَأْتِيْنِي أَحْيَانًا فِي مِثْلِ صُوْرَةِ الْفَتَى فَيَنْبِذُهُ إِلَيَّ فَأَعِيهِ، وَهُوَ أَهْوَنُهُ عَلَيَّ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: آپ پر وحی کس طرح آتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ''بعض اوقات اس طرح آتی ہے جیسے گھنٹی کی آواز ہو (یا فرشتوں کے پر پھڑ پھڑانے کی آواز ہو) پھر یہ حالت ختم ہو جاتی ہے اور میں وحی کو یاد کر چکا ہوتا ہوں، یہ سب سے سخت حالت ہے، اور بعض اوقات ایک نوجوان کی صورت میں (فرشتہ) آتا ہے پھر وہ میرے سامنے بیان کرتا ہے تو میں اسے یاد کر لیتا ہوں اور یہ مجھ پر بہت آسان ہے۔''

تحقیق وتخریج: سندہ صحیح

اسے بخاری (٢) مسلم (٢٣٣٣) اور ابن مندہ (کتاب الایمان: ٦٨٠ من حدیث الحمیدی) نے روایت کیا ہے۔

صلصلۃ الجرس سے دو چیزیں مراد ہیں:

١: لوہے کا زور زور سے کوٹا جانا۔

٢: فرشتوں کے پر پھڑ پھڑانے کی آواز۔ (دیکھئے صحیح البخاری: ٤٨٠٠)

یہ دوسری چیز ہی راجح ہے۔ واللہ اعلم

[٢٥٨] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ أَحَبَّ الشَّرَابِ إِلَى رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ الْحُلْوُ الْبَارِدُ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ٹھنڈا میٹھا مشروب سب سے زیادہ پسند تھا۔

تحقیق وتخریج» سنده ضعيف

اسے ترمذی (السنن:۱۸۹۵، الشمائل:۲۰۳) نسائی (السنن الکبریٰ:۶۸۴۴) اور احمد (المسند :۶/ ۳۸ح ۲۴۱۰۰) نے روایت کیا ہے۔

امام ابن شہاب الزہری مدلس ہیں اور یہ سند عن سے ہے۔ (نیز دیکھئے شمائل ترمذی، مترجم، تحقیق: ص ۲۲۷)

[۲۵۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ مُنْتَصِرًا مِنْ مَظْلِمَةٍ ظُلِمَهَا قَطُّ مَا لَمْ تُنْتَهَكْ مَحَارِمُ اللَّهِ فَإِذَا انْتُهِكَ مِنْ مَحَارِمِ اللَّهِ شَيْءٌ كَانَ أَشَدَّهُمْ فِيْ ذَلِكَ غَضَبًا، وَمَا خُيِّرَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ مَأْثَمًا.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی زیادتی کا بدلہ لیتے ہوئے نہیں دیکھا، بشرط یہ کہ اللہ کی حرام کردہ اشیاء کی حرمت پامال نہ کی جائے اور اگر اللہ کی حرام کردہ کسی چیز کی حرمت پامال ہوتی تو آپ سب سے زیادہ غصہ فرماتے تھے۔ اور آپ کو جب بھی دو چیزوں میں اختیار دیا گیا تو آپ ﷺ ان دونوں میں سے آسان ترین چیز کو اختیار کر لیتے تھے بشرط یہ کہ گناہ نہ ہو۔

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے بخاری (۳۵۶۰، ۶۷۸۶، ۶۸۵۳) مسلم (۲۳۲۷) اور ابن عبدالبر (التمہید :۸/ ۱۴۸۔۱۴۹ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے روایت کیا ہے۔

فائدہ: زہری نے یہ حدیث عروہ سے سنی ہے۔ (دیکھئے مسند احمد:۶/ ۱۱۴)

[۲۶۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَكَثَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ كَذَا وَكَذَا يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَأْتِي أَهْلَهُ وَلَا يَأْتِيْهِمْ قَالَتْ: فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: يَا عَائِشَةُ أَعَلِمْتِ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَفْتَانِيْ فِيْ أَمْرٍ اسْتَفْتَيْتُهُ فِيْهِ، أَتَانِيْ رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رِجْلَيَّ، وَالْآخَرُ عِنْدَ رَأْسِيْ فَقَالَ الَّذِيْ عِنْدَ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اتنا اتنا عرصہ اس حال میں رہے کہ آپ ﷺ یہ خیال فرماتے: میں اپنے گھر والوں کے پاس جا چکا ہوں، حالانکہ آپ ﷺ ان کے پاس نہیں گئے ہوتے تھے پھر آپ ﷺ نے ایک دن فرمایا: ”اے عائشہ! کیا تجھے پتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے میرے سوال کا جواب بتا دیا ہے؟ میرے پاس دو آدمی آئے، ایک تو میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا سر کے پاس بیٹھ گیا،

رِجْلِيَّ لِلَّذِيْ عِنْدَ رَأْسِي: مَا بَالُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوْبٌ قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ أَعْصَمَ قَالَ: وَفِيْمَ؟ قَالَ: فِي جَفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ فِيْ مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ تَحْتَ رَعُوْفَةٍ فِيْ بِئْرِ ذَرْوَانَ قَالَتْ: فَجَاءَ هَا رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ هَذِهِ الْبِئْرُ الَّتِيْ أُرِيتُهَا كَأَنَّ رُءُوْسَ نَخْلِهَا رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ، وَكَأَنَّ مَاءَ هَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ قَالَتْ: فَأَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ فَأُخْرِجَ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ فَهَلَّا قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِيْ تَنَشَّرْتَ فَقَالَ أَمَّا اللَّهُ فَقَدْ شَفَانِيْ، وَأَمَّا أَنَا فَأَكْرَهُ أَنْ أُثِيْرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا قَالَتْ وَلَبِيْدُ بْنُ أَعْصَمَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ زُرَيْقٍ حَلِيْفٌ لِيَهُوْدَ قَالَ سُفْيَانُ وَكَانَ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَاهُ أَوَّلًا قَبْلَ أَنْ نَلْقَى هِشَامًا فَقَالَ: حَدَّثَنِيْ بَعْضُ آلِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ فَلَمَّا قَدِمَ هِشَامٌ حَدَّثَنَاهُ.

پھر جو پاؤں کے پاس تھا، اُس نے اس سے کہا جو سر کے پاس تھا: اس آدمی کو کیا ہوا ہے؟ اس نے کہا: اس پر جادو ہوا ہے۔ اس نے کہا: کس نے جادو کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا: لبید بن اعصم (یہودی) نے، اس نے کہا: کس چیز میں جادو کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا: کھجور کے خوشوں کی تھیلی میں، کھجور کے نرشگوفے پر کنگھی میں، بالوں پر، ذروان کے کنوئیں کے پتھر کے نیچے۔ پھر رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف لے گئے تو فرمایا: ”مجھے یہ کنواں دکھایا گیا ہے، اس کی کھجوروں کے سر اس طرح ہیں جس طرح شیطانوں کے سر ہوتے ہیں اور اس کا پانی مہندی جیسا گدلا ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تو یہ چیزیں کنوئیں سے نکال لی گئیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے کہا: یا رسول اللہ! پس آپ نے اسے لوگوں کے سامنے ظاہر کیوں نہیں کیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے تو مجھے شفا دے دی اور میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ میری وجہ سے لوگوں میں شر و فساد ہو جائے۔ عائشہ نے کہا: لبید بن اعصم بنو زُریق میں سے تھا، وہ یہودیوں کا حلیف تھا۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۶۰۶۳ عن الحمیدی) اور مسلم (۲۱۸۹) نے روایت کیا ہے۔

فائدہ: اس حدیث کو ہشام بن عروہ سے اور ابوضمرہ انس بن عیاض المدنی رحمہ اللہ نے بھی روایت کیا ہے۔ (دیکھئے صحیح البخاری: ۶۳۹۱، [منکرین حدیث کے اعتراضات کے جوابات کے لیے دیکھئے والد محترم رحمہ اللہ کی عظیم الشان کتاب صحیح بخاری کا دفاع، ص ۲۵۷])

[۲۶۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَلْعَبُ بِهَذِهِ الْبَنَاتِ، وَكُنَّ جَوَارِيَ يَأْتِيْنَنِي يَلْعَبْنَ مَعِيْ بِهَا، فَإِذَا رَأَيْنَ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں (کمسن تھی) گڈیوں کے ساتھ کھیلتی تھی، میری (کمسن) سہیلیاں میرے پاس آ کر میرے ساتھ گڈیاں کھیلتی تھیں، پھر جب وہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھتیں تو بھاگ کر چھپ جاتی تھیں، پھر رسول اللہ ﷺ

تَقَمَّعْنَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ.

انہیں میرے پاس لے آتے تھے۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۶۱۳۰) مسلم (۲۴۴۰) اور طبرانی (الکبیر: ۲۳/ ۷۸ امن حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۲۶۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: سَابَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَسَبَقْتُهُ، فَلَمَّا حَمَلْتُ مِنَ اللَّحْمِ سَابَقَنِي فَسَبَقَنِي فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ هٰذِهِ بِتِلْكَ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوڑ لگائی تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نکل گئی پھر جب میرا کچھ وزن بڑھ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ دوڑ لگائی اور مجھ سے آگے نکل گئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عائشہ! یہ (جیت) اس (جیت) کے بدلے میں ہے۔''

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے ابوداود (۲۵۷۸) ابن ماجہ (۱۹۷۹) اور نسائی (الکبری: ۸۹۴۲، ۸۹۴۴) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۲۶۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يَقُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ إِنِّي خَبِيْثُ النَّفْسِ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ إِنِّي لَقِسُ النَّفْسِ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی آدمی بھی (اپنے بارے میں) ہرگز یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہے، بلکہ اسے چاہیے یوں کہے: میری طبیعت بوجھل ہے۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۶۱۷۹) اور مسلم (۲۲۵۰) نے روایت کیا ہے۔

[۲۶٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَتْ لِي عَائِشَةُ: يَا ابْنَ أُخْتِي إِنْ كَانَ أَبَوَاكَ لَمِنَ الَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ، أَبُوْبَكْرٍ، وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ.

عروہ بن الزبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا تھا: اے بھانجے! تیرا نانا اور دادا: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے مصیبت اور تکلیف برداشت کرنے کے بعد بھی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پر لبیک کہا۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۴۰۷۷) اور مسلم (۲۴۱۸) نے بھی روایت کیا ہے۔

[٢٦٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ امْرَأَةٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا ظَهَرَ السُّوْءُ فِي الْأَرْضِ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِأَهْلِ الْأَرْضِ بَأْسَهُ قَالَتْ: فَقُلْتُ: أَنَهْلِكُ وَفِينَا أَهْلُ طَاعَةِ اللَّهِ قَالَ: نَعَمْ ثُمَّ تَصِيرُوْنَ إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب زمین میں برائی پھیل جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ زمین والوں پر عذاب بھیج دیتا ہے۔'' وہ فرماتی ہیں کہ میں نے کہا: کیا ہم اس حالت میں بھی ہلاک ہو جائیں گے اور ہم میں اللہ کی اطاعت کرنے والے بھی موجود ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں! پھر سب (اہل اطاعت) اللہ تعالیٰ کی رحمت کی طرف چلے جائیں گے۔''

تحقیق وتخریج » صحیح

اسے احمد (المسند: ٦/ ٤١) حاکم (المستدرک: ٤/ ٥٢٣) اور ابن ابی شیبہ (المصنف: ١٥/ ٤٢-٤٣) نے بعض اختلاف کے ساتھ سفیان بن عیینہ سے روایت کیا ہے۔

فائدہ: امرأة سے مراد انصاری صحابیہ (ام مبشر رضی اللہ عنہا) ہیں۔ (دیکھئے الاوسط للطبرانی: ٢١١٠، حلیۃ الاولیاء لابی نعیم: ١٠/ ٢١٨)
لہٰذا یہ سند صحیح ہے۔ والحمد للہ

[٢٦٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ خَالَتِهَا عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِصَبِيٍّ مِنْ صِبْيَانِ الْأَنْصَارِ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: طُوْبَى لَهُ عُصْفُوْرٌ مِنْ عَصَافِيرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَعْمَلْ سُوْءًا قَطُّ، وَلَمْ يُدْرِكْهُ ذَنْبٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَوْ غَيْرُ ذَلِكَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ لَهَا أَهْلًا وَخَلَقَهُمْ وَهُمْ فِيْ أَصْلَابِ آبَائِهِمْ، وَخَلَقَ النَّارَ وَخَلَقَ لَهَا أَهْلًا وَخَلَقَهُمْ وَهُمْ فِيْ أَصْلَابِ آبَائِهِمْ.

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس انصاریوں کے بچوں میں سے ایک بچہ لایا گیا تاکہ آپ اس کا جنازہ پڑھیں تو میں نے کہا: اس کے لیے خوش خبری ہے یہ جنت کے پرندوں میں سے ایک پرندہ ہے، اس نے کبھی کوئی برا کام نہیں کیا اور نہ گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''یا اس کے علاوہ دوسری بات ہے، اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نے جنت پیدا فرمائی تو اس کے لیے جنتی بھی پیدا فرمائے اور وہ اپنے باپ دادا کی پیٹھوں میں تھے، اور جہنم پیدا فرمائی تو اس کے لیے جہنمی بھی پیدا فرمائے اور وہ اپنے باپ دادا کی پیٹھوں میں تھے۔''

تحقیق وتخریج » صحیح

اسے مسلم (٢٦٦٢ ب) نے بھی روایت کیا ہے۔

[٢٦٧] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ ذَرِيحٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ إِلَى عَائِشَةَ أَنِ اكْتُبِي إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتِيهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: فَكَتَبَتْ إِلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّهُ مَنْ يَعْمَلْ بِغَيْرِ طَاعَةِ اللَّهِ يَعُودُ حَامِدُهُ مِنَ النَّاسِ ذَامًّا.

شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف لکھ کر بھیجا کہ آپ میری طرف کوئی ایسی حدیث لکھ بھیجیں جسے آپ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا تو انہوں نے لکھ بھیجا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص بھی اللہ کی اطاعت کے بغیر اعمال کرے گا تو اس کی تعریف کرنے والے لوگ بھی مخالف ہو جائیں گے۔“

تحقیق وتخریج» سندہ ضعیف

اسے بیہقی (الزہد الکبیر:٨٨٦) نے الحمیدی کی سند سے روایت کیا ہے۔

تنبیہ: اس سند کے راوی زکریا بن ابی زائدہ شعبی سے کثیر تدلیس کرتے تھے۔ (دیکھئے کتاب الجرح والتعدیل:٣/٥٩٤)

اور یہ معنعن ہے، لہٰذا یہ سند ضعیف ہے۔

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اللہ کو راضی کر کے لوگوں کو ناراض کرے تو اللہ اس کے لیے لوگوں کے مقابلے میں کافی ہو جاتا ہے اور جو شخص لوگوں کی رضامندی کے لیے اللہ کو ناراض کر دے تو اللہ (اسے) لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے۔ (صحیح ابن حبان، الاحسان:٢٧٧، الزہد للبیہقی:٨٩٢ وسندہ حسن قوی)

یہ روایت موقوفاً صحیح سند سے مروی ہے۔ (مسند علی بن الجعد:١٥٩٣)

[٢٦٨] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَرِيَّةً قَطُّ فِيهِمْ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ إِلَّا أَمَّرَهُ عَلَيْهِمْ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی مجاہدین کا کوئی لشکر بھیجتے جن میں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ہوتے تو انہیں ہی امیر لشکر بناتے تھے۔

تحقیق وتخریج» حسن

اسے احمد (فضائل الصحابہ:١٥٣٤) اور حاکم (المستدرک:٣/٢١٥) نے بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے نام کے بغیر یعنی مرسلاً روایت کیا ہے، اور یہ سند ضعیف ہے لیکن السنن الکبری للنسائی (٨١٨٢) وغیرہ میں اس کا ایک حسن لذاتہ شاہد بھی ہے جس کی وجہ سے یہ روایت بھی حسن ہے۔

[۲۶۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي سَهْلَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَدِدْتُ أَنَّ عِنْدِيْ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِيْ فَقُلْتُ: أَلَا نَدْعُوْ لَكَ أَبَا بَكْرٍ؟ قَالَ لَا ثُمَّ قَالَ وَدِدْتُ أَنَّ عِنْدِيْ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِيْ فَقُلْتُ أَلَا نَدْعُوْ لَكَ عُمَرَ؟ قَالَ لَا ثُمَّ قَالَ وَدِدْتُ أَنَّ عِنْدِيْ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِيْ فَقُلْتُ: أَلَا نَدْعُوْ لَكَ ابْنَ عَمِّكَ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ؟ قَالَ: لَا ثُمَّ قَالَ: وَدِدْتُ أَنَّ عِنْدِيْ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِيْ فَقُلْتُ: أَلَا نَدْعُوْ لَكَ عُثْمَانَ؟ فَسَكَتَ، قَالَتْ: فَأَمَرْتُ بِهِ فَدُعِيَ لَهُ فَلَمَّا جَاءَهُ خَلَا بِهِ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ لَهُ وَوَجْهُ عُثْمَانَ يَتَلَوَّنُ قَالَ سُفْيَانُ: وَحَدَّثُوْنِي عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي سَهْلَةَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فِيْ هَذَا الْحَدِيْثِ: فَلَمْ أَحْفَظْ مِنْ قَوْلِهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَإِنْ سَأَلُوْكَ أَنْ تَنْخَلِعَ مِنْ قَمِيْصٍ قَمَّصَكَ اللَّهُ فَلَا تَفْعَلْ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں چاہتا ہوں کہ میرے پاس میرے صحابہ میں سے کوئی آئے۔“ تو میں نے کہا: کیا ہم سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ کے پاس بلالیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں!“ پھر فرمایا: ”میں چاہتا ہوں کہ میرے پاس میرے صحابہ میں سے کوئی آئے۔“ تو میں نے کہا: کیا ہم آپ ﷺ کے پاس عمر رضی اللہ عنہ کو بلالیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں!“ پھر فرمایا: ”میں چاہتا ہوں کہ میرے پاس میرے صحابہ میں سے کوئی آئے۔“ تو میں نے کہا: کیا ہم آپ ﷺ کے پاس آپ کے چچا زاد بھائی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو بلالیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں!“ پھر فرمایا: ”میں چاہتا ہوں کہ میرے پاس میرے صحابہ میں سے کوئی آئے۔“ تو میں نے کہا: کیا ہم آپ ﷺ کے پاس عثمان رضی اللہ عنہ کو بلالیں؟ تو آپ ﷺ خاموش ہوگئے۔ پھر میں نے انہیں (عثمان رضی اللہ عنہ کو) بلایا۔ جب وہ آئے تو نبی ﷺ نے ان سے تنہائی میں ملاقات کی اور ان سے کچھ فرما رہے تھے اور عثمان رضی اللہ عنہ کے چہرے کا رنگ بدل رہا تھا۔ ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تمھیں قمیص پہنائے گا، کچھ لوگ اسے اتارنے کے لیے تمہارے پاس آئیں گے لیکن تو اسے نہ اُتارنا۔“

تحقیق تخریج » صحیح

اسے ابن ماجہ (۱۱۳) وغیرہ نے بعض اختلاف کے ساتھ روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ (۱۲/۴۴۔۴۵) اور طبقات ابن سعد (۳/۶۶۔۶۷)

اسماعیل بن ابی خالد نے سماع کی صراحت کردی ہے۔

ابوسہلہ کو امام عجلی المعتدل اور امام ابن حبان وغیرہما نے ثقہ قرار دیا ہے۔

[۲۷۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيْمٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ فَإِذَا الْمَعَاصِيْ ظَهَرَتْ فَلَمْ تُغَيَّرْ أُخِذَتِ الْعَامَّةُ وَالْخَاصَّةُ.

عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عام لوگوں کو خاص لوگوں کے اعمال کی وجہ سے عذاب نہیں دیتا پھر جب گناہ پھیل جاتے ہیں اور انہیں روکا نہیں جاتا تو پھر خاص اور عام سب پر عذاب آ جاتا ہے۔

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے مالک بن انس (الموطأ روایہ یحییٰ بن یحییٰ: ۲/۹۹۱ ح ۱۹۳۲، وسندہ صحیح) ابن المبارک (الزہد: ۱۳۵۱) احمد بن حنبل (الزہد: ۱۷۰۹) اور ابونعیم (حلیۃ الاولیاء: ۵/ ۲۹۸) نے روایت کیا ہے۔

سفیان بن عیینہ کی متابعت تامہ ابو خالد الاحمر نے (مصنف ابن ابی شیبہ: ۱۳/ ۴۶۹) اور یحییٰ بن سعید الانصاری کی متابعت تامہ امام مالک نے کر رکھی ہے۔

موطا کی روایت میں شروع میں یہ اضافہ ہے۔ ''کان یقال'' کہا جاتا تھا۔

[۲۷۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ إِذَا مُطِرْنَا. قَالَ: اللَّهُمَّ سَيْبًا نَافِعًا.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب بارش ہوتی تو رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ''اے اللہ نفع بخش بارش نازل فرما۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''بارش نازل فرما۔''

قَالَ سُفْيَانُ هَكَذَا حَفِظْتُهُ سَيْبًا، وَالَّذِيْ حَفِظُوْا أَجْوَدُ صَيِّبًا.

سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ مجھے ''سیبا'' ایسے ہی یاد ہے، اور باقیوں نے ''صیبا'' یاد کیا ہے اور یہی زیادہ بہتر ہے۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے ابوداود (۵۰۹۹) ابن ماجہ (۳۸۸۹) نسائی (۱۵۲۴، من حدیث سفیان بن عیینہ) اور طبرانی (کتاب الدعاء: ۱۰۱۰، من حدیث الحمیدی) نے روایت کیا ہے۔

سیبا اور صیبا دونوں کا مطلب بارش ہے اور امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کی کمال امانت، دیانت اور صداقت کہ انہوں نے الفاظ کا فرق بھی علیحدہ علیحدہ بیان کر دیا ہے۔

[۲۷۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ عَاصِمِ ابْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ مِيْرَاثِ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: أَعَنْ مِيْرَاثِ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ تَسْأَلُ؟ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ، وَلَا شَاةً، وَلَا بَعِيرًا، وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً، وَلَا ذَهَبًا، وَلَا فِضَّةً.

زر بن حبیش رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے ترکے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: کیا تم رسول اللہ ﷺ کے ترکے کے بارے میں پوچھتے ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے ترکے میں کچھ بھی نہیں چھوڑا: نہ زرد نہ سفید، نہ بکری نہ اونٹ، نہ غلام نہ لونڈی اور نہ سونا نہ چاندی۔

تحقیق وتخریج » سندہ حسن

اسے ترمذی (الشمائل بتحقیقی: ۴۰۶) ابوداود الطیالسی (۱۵۶۵) اور ابن حبان (الاحسان: ۲:۶۵۷) نے قاری عاصم بن ابی النجود: بہدلہ کی سند سے روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے صحیح مسلم (۱۲۵۶) اور سنن ابن ماجہ (۲۶۹۵) وغیرہما۔

[۲۷۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: ذُكِرَ لِعَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً تَلْبَسُ النَّعْلَيْنِ فَقَالَتْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ رَجُلَةَ النِّسَاءِ.

ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے ایک عورت کا ذکر کیا گیا جو مردوں کی طرح جوتے پہنتی تھی تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مردوں سے مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت بھیجی ہے۔

تحقیق وتخریج » سندہ ضعیف ①

اسے ابوداود (۴۰۹۹) نے روایت کیا ہے۔ ابن جریج کے سماع کی تصریح نہیں ملی اور اس ضعیف روایت سے صحیح البخاری (۵۸۸۵) وغیرہ کی صحیح احادیث بے نیاز کر دیتی ہیں۔

[۲۷۴] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگوں میں سے سب سے ناپسندیدہ وہ شخص ہے جو بہت زیادہ جھگڑالو ہو۔“

---

① اس روایت پر امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے کلام کر رکھا ہے۔ دیکھئے العلل ومعرفۃ الرجال (۵۲۶۵) الورع للمروذی (۵۶۰) [معاذ]

تحقیق وتخریج» صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۲۴۵۷، ۴۵۲۳، ۷۱۸۸) اور مسلم (۲۶۶۸) نے روایت کیا ہے۔
ابن جریج کے سماع کی تصریح صحیح البخاری (۷۱۸۸) میں ہے۔

[**۲۷۵**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: قُلْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ فَأَيْنَ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: عَلَى الصِّرَاطِ يَا بِنْتَ الصِّدِّيْقِ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے کہا: یارسول اللہ! جس دن زمین بدل کر دوسری زمین بنا دی جائے گی (سورہ ابراہیم: ۴۸) تو اس دن لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے صدیق کی بیٹی! (اس وقت) لوگ پل صراط پر ہوں گے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحیح

اسے مسلم (۲۷۹۱) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

[**۲۷۶**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَنْبَأَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ﴾ (۲۳/ المؤمنون: ٦٠) أَهُمُ الَّذِيْنَ يَزْنُوْنَ، وَيَسْرِقُوْنَ، وَيَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ؟ قَالَ: لَا يَا ابْنَةَ الصِّدِّيْقِ وَلٰكِنَّهُمُ الَّذِيْنَ يُصَلُّوْنَ، وَيَصُوْمُوْنَ، وَيَتَصَدَّقُوْنَ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: جو لوگ (اللہ کے راستے میں) جو کچھ دیتے ہیں اور ان کے دل ڈرے ہوئے ہوتے ہیں۔ کیا وہ لوگ ہیں جو زنا کرتے ہیں، چوریاں کرتے ہیں، شراب پیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں اے صدیق کی بیٹی! لیکن یہ لوگ نمازیں پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں اور صدقے کرتے ہیں۔''

تحقیق وتخریج» حسن

اسے ابن ماجہ (۴۱۹۸) اور ترمذی (۳۱۷۵) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے اور حاکم و ذہبی دونوں (المستدرک: ۲/۳۹۳۔۳۹۴) نے صحیح قرار دیا ہے۔

یہ سند منقطع ہے، عبدالرحمٰن بن سعید بن وہب نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو نہیں پایا تھا۔ (دیکھئے المراسیل لابن ابی حاتم ص: ۱۲۷)

فائدہ: اس حدیث کا حسن لذاتہ شاہد طبرانی اوسط (۳۹۷۷) میں موجود ہے، جس کی وجہ سے یہ روایت بھی صحیح ہے۔

[۲۷۷] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْأَعْـمَـشُ، عَـنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَـالَ: إِذَا أَنْـفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْـتِ زَوْجِهَـا غَيْـرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهُ بِمَا اكْتَسَبَ، وَكَانَ لَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب عورت اپنے شوہر کے گھر سے فساد کے بغیر (اللہ کے راستے) میں خرچ کرتی ہے تو اس کے شوہر کو بھی ثواب ملتا ہے، عورت کو بھی ثواب ملتا ہے اور خزانچی کو بھی ثواب ملتا ہے۔''

تحقیق و تخریج » **صحیح (متفق علیہ)**

اسے بخاری (۱۴۳۷، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰) اور مسلم (۱۰۲۴) وغیرہما نے روایت کیا ہے۔
منصور نے اعمش کی متابعت کر رکھی ہے۔

[۲۷۸] حَـدَّثَـنَـا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُـجَـالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمنِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: رَأَيْتُكَ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! وَاضِعًا يَدَكَ عَلَى مِعْرَفَةِ فَرَسٍ وَأَنْتَ قَائِمٌ تُكَلِّمُ دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ فَقَالَ وَقَدْ رَأَيْتِيهِ؟ قَالَتْ: نَـعَـمْ قَالَ فَإِنَّهُ جِبْرِيْلُ وَهُوَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ: وَعَـلَيْـهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَجَزَاهُ اللَّهُ خَيْرًا مِنْ زَايِـرٍ وَمِـنْ دَخِيْـلٍ فَـنِـعْـمَ الـصَّـاحِبُ، وَنِعْمَ الدَّخِيْلُ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: یا رسول اللہ ﷺ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا ہے، آپ ﷺ گھوڑی کے بالوں پر ہاتھ رکھے کھڑے تھے اور دحیہ الکلبی سے باتیں کر رہے تھے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو نے اسے دیکھا ہے؟'' عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ جبریل تھے اور تجھے سلام کہہ رہے تھے۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اور ان پر سلام ہو، اللہ کی رحمت ہو اور جزائے خیر ہو، بہترین مہمان اور تشریف لانے والے، بہتر ساتھی اور بہتر مہمان۔

تحقیق و تخریج » **سندہ ضعیف**

اسے ابونعیم (حلیۃ الاولیاء: ۲/ ۴۶) اور طبرانی (الکبیر: ۲۳/ ۳۶) دونوں نے حمیدی کی سند سے روایت کیا ہے۔
مجالد بن سعید جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف راوی ہے (دیکھئے مجمع الزوائد ۹/ ۲۱۶) لہٰذا یہ سند ضعیف ہے۔

فائدہ: صحیح مسلم (۲۴۴۷) میں حدیث ہے کہ نبی ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''جبریل تجھے سلام کہتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: اور ان پر سلام اور اللہ کی رحمت ہو۔'' یہ صحیح حدیث مجالد کی ضعیف روایت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔[1]

[1] جبریل امین علیہ السلام کا سیدنا دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی صورت میں تشریف لانا صحیح احادیث سے ثابت ہے۔
(دیکھئے صحیح مسلم: ۱۶۷، صحیح ابن حبان، الاحسان: ۷۰۲۸ وسندہ حسن) [تنویر الحق]

[۲۷۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَ تْ سَهْلَةُ ابْنَةُ سُهَيْلٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ إِنِّي أَرَى فِيْ وَجْهِ أَبِيْ حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُوْلِ سَالِمٍ عَلَيَّ كَرَاهِيَةً فَقَالَ أَرْضِعِيْهِ فَقَالَتْ كَيْفَ أُرْضِعُهُ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيْرٌ؟ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيْرٌ قَالَتْ: فَأَرْضَعْتُهُ، ثُمَّ جَاءَ تْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: مَا رَأَيْتُ فِيْ وَجْهِ أَبِيْ حُذَيْفَةَ شَيْئًا أَكْرَهُهُ مُنْذُ أَرْضَعْتُهُ قَالَ عَبْدُالرَّحْمَنِ وَقَدْ شَهِدَ بَدْرًا.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا آئیں تو کہا: میں سالم (مولیٰ ابی حذیفہ) کے گھر میں آنے پر ابو حذیفہ کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھتی ہوں؟ تو آپ نے فرمایا: ''اسے اپنا دودھ پلا دو۔'' انہوں نے پوچھا: میں اسے دودھ کیسے پلا دوں اور وہ بڑا آدمی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے مسکرا کر فرمایا: ''مجھے علم ہے کہ وہ بڑا آدمی ہے۔'' پھر انہوں نے اسے دودھ پلا دیا، پھر نبی ﷺ کے پاس آ کر کہا: میں نے جب سے اسے دودھ پلا دیا ہے تو اب ابو حذیفہ کے چہرے پر اس کے آنے جانے سے ناپسندیدگی کے کوئی آثار نہیں دیکھتی، عبدالرحمٰن بن القاسم رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ (سالم) غزوۂ بدر میں حاضر تھے۔

تحقیق وتخریج » سندہ صحیح

اسے مسلم (۱۴۵۳) اور ابونعیم (المستخرج ج:۴/۱۲۶، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے روایت کیا ہے۔

[۲۸۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ إِبْنَتُ عَبْدِالرَّحْمَنِ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: الْقَطْعُ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کی چوری میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔''

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَاهُ أَرْبَعَةٌ عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ لَمْ يَرْفَعُوْهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ، وَرُزَيْقُ بْنُ حَكِيْمٍ الْأَيْلِيُّ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، وَعَبْدُرَبِّهِ بْنُ سَعِيْدٍ وَالزُّهْرِيُّ أَحْفَظُهُمْ كُلِّهِمْ إِلَّا أَنَّ فِيْ حَدِيْثِ يَحْيَى مَا دَلَّ عَلَى الرَّفْعِ مَا نَسِيْتُ وَلَا طَالَ عَلَيَّ الْقَطْعُ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا.

[سفیان نے کہا: ہمیں چار اساتذہ: عبداللہ بن ابی بکر، رُزیق بن حکیم، یحییٰ بن سعید اور عبدربہ بن سعید نے عمرہ عن عائشہ کی سند سے حدیث بیان کی۔ انھوں نے اسے مرفوع بیان نہیں کیا۔ اور زہری نے اسے مرفوعاً بیان کی اور وہ ان سب سے بڑے حافظ ہیں۔ البتہ یحییٰ بن سعید کی روایت میں ایسی بات ہے جو اس کے مرفوع ہونے پر دلالت کناں ہے: نہ ہی تو میں اسے بھولا ہوں، نہ ہی میری عمر دراز ہوئی ہے۔ ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کی چوری میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔]

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے مسلم (۱۶۸۴) اور طحاوی (شرح معانی الآثار: ۳/۱۶۶، عن الحمیدی) وغیرہما نے روایت کیا ہے۔ نیز بخاری (۶۷۸۹) ومسلم وغیرہما نے دوسری سندوں سے ابن شہاب الزہری سے بیان کیا ہے۔

[**۲۸۱**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر مشروب (پی جانے والی چیز) جو نشہ دے وہ حرام ہے۔''

فَقِيلَ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّ مَالِكًا وَغَيْرَهُ يَذْكُرُوْنَ الْبِتْعَ فَقَالَ: مَا قَالَ لَنَا ابْنُ شِهَابٍ الْبِتْعَ مَا قَالَ لَنَا ابْنُ شِهَابٍ إِلَّا كَمَا قُلْتُ لَكَ.

(حمیدی کہتے ہیں:) سفیان بن عیینہ سے کہا گیا: بے شک امام مالک وغیرہ اس روایت میں البتع (شہد کی نشہ آور نبیذ) کا ذکر کرتے ہیں۔ تو انھوں نے کہا: ہم سے اس روایت میں ابن شہاب نے البتع کا ذکر نہیں کیا۔ انھوں نے ہمیں ایسے ہی روایت بیان کی جیسے میں نے تمھیں بیان کردی۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۲۴۲) مسلم (۲۰۰۱) اور ابوعوانہ (المستخرج: ۵/۲۶۱ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے روایت کیا ہے۔

[**۲۸۲**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَمِعَ قِرَاءَةَ أَبِي مُوْسَى فَقَالَ: لَقَدْ أُوْتِيَ هَذَا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ وَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا شَكَّ فِيهِ فَقَالَ: عَنْ عَمْرَةَ أَوْ عُرْوَةَ لَا يَذْكُرُ فِيهِ الْخَبَرَ ثُمَّ ثَبَتَ عَلَى عُرْوَةَ وَذَكَرَ الْخَبَرَ فِيهِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَتَرَكَ الشَّكَّ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوموسیٰ (الاشعری رضی اللہ عنہ) کی قراءت سنی تو فرمایا: انہیں آلِ داود کی خوش الحانیاں دی گئیں ہیں۔

(حمیدی فرماتے ہیں کہ) سفیان بن عیینہ اس روایت میں کبھی کبھار شک کرتے تھے تو کہتے: عمرہ نے یا عروہ نے بیان کیا۔ پھر اس میں سماع کی صراحت نہیں کرتے تھے۔ پھر بعد میں عروہ کہنے میں پختگی اختیار کر لی تھی اور بارہاں دفعہ اس میں سماع کی صراحت بھی کی اور شک کرنا ترک کردیا تھا۔

تحقیق وتخریج» صحيح

اسے نسائی (۱۰۲۱۔۱۰۲۲) احمد (المسند: ۶/ ۳۷، ۱۶۷) اور ابن حبان (الاحسان: ۱۵۱۷) وغیرہم نے روایت کیا ہے اور اس کی سند زہری کے عن کی وجہ سے ضعیف ہے، لیکن طبقات ابن سعد (۲/ ۳۴۴) سنن النسائی (۱۰۲۰) اور صحیح البخاری (۵۰۴۸) وصحیح مسلم (۷۹۳) وغیرہما میں اس کے صحیح شواہد ہیں جن کی وجہ سے یہ روایت بھی صحیح ہے۔

[**۲۸۳**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ ذَهَبًا كَانَتْ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَتَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ وَهِيَ أَكْثَرُ مِنَ السَّبْعَةِ وَأَقَلُّ مِنَ التِّسْعَةِ فَلَمْ يُصْبِحْ حَتَّى قَسَمَهَا ثُمَّ قَالَ: مَا ظَنُّ مُحَمَّدٍ بِرَبِّهِ لَوْ مَاتَ وَهَذِهِ عِنْدَهُ.

قَالَ سُفْيَانُ: أُرَاهَا صَدَقَةً كَانَتْ أَتَتْهُ أَوْ حَقًّا لِإِنْسَانٍ خَشِيَ أَنْ يَتْوَا.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (مالِ غنیمت کا) سونا آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نیند سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور یہ سات سے زیادہ اور نو سے کم (اشرفیاں) تھیں، پھر صبح سے پہلے انہیں تقسیم کر دیا، پھر فرمایا: ''اگر یہ اشرفیاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتیں اور موت آ جاتی تو اس کا اپنے رب کے بارے میں کیا گمان ہے؟''

سفیان نے کہا: میرا خیال ہے کہ یہ صدقہ کی (اشرفیاں) تھیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں تھیں یا کسی انسان کا حق تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے ضائع ہونے کا ڈر تھا۔

تحقیق وتخریج» حسن

اسے احمد (المسند: ۶/ ۴۹، ۱۸۲) ابن ابی شیبہ (المصنف: ۱۳/ ۲۳۸) ابن سعد (الطبقات: ۲/ ۲۳۸) اور ابن حبان (الاحسان: ۳۲۰۲) وغیرہم نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

[**۲۸٤**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ عَنِ ابْنِهِ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةَ إِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ، فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَلَمَّ بِذَنْبٍ ثُمَّ تَابَ، وَاسْتَغْفَرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ إِنْ كُنْتَ بِذَنْبٍ أَلْمَمْتَ فَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ فَإِنَّ التَّوْبَةَ النَّدَمُ وَالِاسْتِغْفَارُ وَأَكْثَرُ ذَلِكَ يَقُولُ عَلَى الْأَوَّلِ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کہا: ''اے عائشہ! اگر تجھ سے گناہ ہوا ہے تو اللہ سے اپنے گناہ کی معافی مانگ، کیونکہ جب بندہ گناہ کرتا ہے پھر توبہ کر کے اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی معافی مانگتا ہے تو اللہ اسے معاف کر دیتا ہے۔''

سفیان بن عیینہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''اگر تجھ سے گناہ ہوا ہے تو اللہ سے اپنے گناہ کی معافی مانگ، کیونکہ توبہ ندامت اور استغفار ہے۔''

تحقیق وتخریج: صحیح

اسے ابن حبان (الاحسان: ٦٢٣) اور طبرانی (الدعاء: ١٨٠٨، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے روایت کیا ہے۔
نیز بخاری (٢٦٣٧، ٢٦٦١، ٢٨٧٩ وغیر ذلک) اور مسلم (٢٧٧٠) وغیرہما نے بھی مختلف الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے۔

[**٢٨٥**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيهَا قِرَاءَةً**))، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ كَذَالِكُمُ الْبِرُّ، كَذَالِكُمُ الْبِرُّ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں جنت میں داخل ہوا تو اس میں قراءت کی آواز سنی، پھر میں نے کہا: یہ کون ہے؟'' انہوں (فرشتوں) نے کہا: حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ ''اسی طرح نیکی ہے، اسی طرح نیکی ہے۔''

فَقِيلَ لِسُفْيَانَ: هُوَ عَنْ عَمْرَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ لَا شَكَّ فِيهِ كَذَلِكَ قَالَهُ الزُّهْرِيُّ.

سفیان سے کہا گیا: کیا یہ روایت عمرہ سے ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں! یقیناً یہ عمرہ سے ہے، زہری نے ایسے ہی بیان کیا ہے۔

تحقیق وتخریج: سندہ ضعیف

اسے عبداللہ بن وہب (الجامع ص ٢٢) احمد بن حنبل (المسند: ٦/ ٣٦) اور حاکم (المستدرک: ٣/ ٢٠٨، ٤/ ١٥١) وغیرہم نے زہری کی سند سے روایت کیا ہے۔ امام زہری کے سماع کی تصریح باسند صحیح کہیں نہیں ملی، لہٰذا یہ سند ضعیف ہے۔
تنبیہ: اس روایت کی ایک اور سند شعب الایمان للبیہقی (٧٨٥٠) میں ہے لیکن یہ سند علی بن احمد بن محمد بن داود بن موسیٰ کے کذاب بیٹے [1] کی وجہ سے مردود ہے۔

---

[1] یہ والد محترم رحمہ اللہ کی فن اسماء الرجال وعلل الحدیث میں عظیم الشان مہارت اور حذاقت کی دلیل ہے کہ انھوں نے انتہائی باریک بینی سے کام لیتے ہوئے اس علت کو بیان کیا۔ امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ علی بن احمد بن محمد بن داود بن موسی بن بیان، ابوالحسن المعروف بابن طیب الرزاز کے ترجمہ میں فرماتے ہیں: ''وقد شاهدت أنا جزءاً من أصول الرزاز بخط أبيه فيه أمالي عن ابن السماك وفي بعضها سماعه بالخط العتيق، ثم رأيته قد غيّر فيه بعض وقت، وفيه إلحاق بخط جديد، وكان الرزاز مع هذا كثير السماع كثير الشيوخ وإلى الصدق ما هو'' بے شک میں نے علی بن احمد الرزاز کے اصل جزء کا مشاہدہ کیا ہے، جو اس کے باپ کے خط سے لکھا گیا تھا، اس میں ابن سماک کی سند سے املائی روایات ہیں۔ بعض مقامات پر پرانے خط کے ساتھ سماعات کے ساتھ روایات ہیں۔ پھر میں نے بعض مقامات پر تغیر وتبدل اور نئے خط کے ساتھ ملحقات کو پایا، ان سارے معاملات کے باوجود علی بن احمد الرزاز کثیر السماع والشیوخ ہے، اس کا میلان صدق کی طرف ہے۔ (تاریخ بغداد، نسخہ بشار: ١٣/ ٢٣٥، ترجمہ: مفہوماً) خطیب کے استاد ابو محمد الحسن بن محمد الخلال رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''أخرج إلى الرزاز شيئا من مسند مسدد فرأيت سماعه فيه بخط جديد، فرددته عليه'' علی بن احمد الرزاز نے میرے سامنے مسند مسدد میں سے کچھ اجزاء پیش کئے، پس میں نے خط جدید کے ساتھ اس میں سماعات پائیں تو میں نے انکار کرتے ہوئے اسے لوٹا دیا۔ (تاریخ بغداد: ١٣/ ٢٣٤ وسندہ صحیح، ترجمہ: مفہوماً) معلوم ایسے ہوتا ہے کہ علی بن احمد الرزاز بنفسہ اس گھناؤنے فعل سے بَری ہے، اور یہ کاروائی اس کے کذاب ومتروک بیٹے کی ہے۔ چنانچہ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''فيقال: ذلك من فعل ولد له'' کہا جاتا ہے کہ یہ (گھناؤنا) فعل اس کے بیٹے کا ہے۔ (میزان الاعتدال: ٣/ ١١٣) [معاذ]

١٨: أَحَادِيْثُ حَفْصَةَ ابْنَةَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ

ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بنت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی احادیث

[٢٨٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ الْجُمَحِيِّ قَالَ سَمِعْتُ جَدِّيْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ صَفْوَانَ فِيْ إِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي الْحِجْرِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ حَفْصَةَ تَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَيُؤُمَّنَّ هَذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ يَغْزُوْنَهُ حَتَّى إِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِأَوْسَطِهِمْ، فَيُنَادِيْ أَوَّلُهُمْ آخِرَهُمْ فَلَا يَفْلِتُ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا الشَّرِيْدَ الَّذِيْ يُخْبِرُ عَنْهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ لِجَدِّيْ: فَاشْهَدْ أَنَّكَ لَمْ تَكْذِبْ عَلَى حَفْصَةَ وَأَنَّ حَفْصَةَ لَمْ تَكْذِبْ عَلَى رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ عُمَيْرُ بْنُ قَيْسٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ أُمَيَّةَ وَكُنْتُ لَا أَجْتَرِئُ أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْهُ، كَانَ يُجَالِسُ خَالِدَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ شَيْبَةَ وَكَانُوْا مِنْ أَكْبَرِ قُرَيْشٍ يَوْمَئِذٍ وَكَانُوْا يَجْلِسُوْنَ فِيْ سُوْقِ اللَّيْلِ وَهُمْ يَوْمَئِذٍ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ، وَاسْتَعَانَنِيْ أُمَيَّةُ أَنْظُرُ لَهُ خَالِدَ بْنَ مُحَمَّدٍ فَمَا أَدْرِيْ وَجَدْتُهُ لَهُ أَمْ لَا، فَلَمَّا اسْتَعَانَنِيْ اجْتَرَأْتُ عَلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِيْ بِهِ.

حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیت اللہ پر ایک لشکر حملہ کرے گا، پھر جب وہ مقام بیداء کے قریب پہنچیں گے تو اس لشکر کا درمیانی حصہ دھنسا دیا جائے گا، پھر اگلے، پچھلوں کو آواز دیں گے اور اس لشکر سے کوئی نہیں بچے گا سوائے ایک آوارہ وسرکش شخص کے جو ان کے بارے میں لوگوں کو بتائے گا۔ امیہ بن صفوان کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے میرے دادا جان عبداللہ بن صفوان سے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ حفصہ رضی اللہ عنہا پر جھوٹ نہیں بول رہے اور حفصہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ نہیں بول رہیں۔ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ یہ روایت عمیر بن قیس نے امیہ بن صفوان سے بیان کی اور مجھے یہ جرات نہ ہوئی کہ ان سے اس بارے پوچھ سکوں۔ وہ خالد بن محمد اور عبداللہ بن شیبہ کی مجالس میں بیٹھا کرتے تھے اور یہ لوگ اس زمانے میں قریش کے اکابر میں سے تھے۔ وہ رات کے ابتدائی حصے میں مسجد کے دروازے کے پاس بیٹھا کرتے تھے۔ امیہ نے مجھ اس حوالے سے مدد طلب کی کہ میں انھیں خالد بن محمد سے وقت لے کر دوں۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ میں یہ بات کر پاؤں گا یا نہیں کر پاؤں گا۔ تو جب انھوں نے مجھ سے مدد طلب کی تو مجھ میں بھی یہ جرأت پیدا ہوگئی کہ میں نے امیہ سے یہ سوال کر ہی لیا۔ تو امیہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق وتخریج » **صحیح**

اسے مسلم (۲۸۸۳) اور طبرانی (الکبیر: ۲۳/۲۰۲ من حدیث الحمیدی) وغیر ہمانے بھی روایت کیا ہے۔

[۲۸۷] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مَـنْـصُـوْرٌ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَـكَلٍ، عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَنَالُ مِنْ وَجْهِ بَعْضِ نِسَائِهِ وَهُوَ صَائِمٌ.

حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں (بھی) اپنی بعض بیویوں کے چہرے کا بوسہ لے لیتے تھے۔

تحقیق وتخریج: **سندہ صحیح**

اسے مسلم (۱۱۰۷) اور طبرانی (الکبیر: ۲۳/۳۰۴ من حدیث الحمیدی) وغیر ہمانے بھی روایت کیا ہے۔

[۲۸۸] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مَـنْ لَا أُحْـصِيْ مِنْ أَصْحَابِ نَافِعٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْـنِ عُـمَـرَ قَـالَ: وَأَخْبَـرَتْـنِي حَفْصَةُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَضَاءَ لَهُ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب فجر (کاذب) کی روشنی (فجر صادق سے) ظاہر ہوتی تو رسول اللہ ﷺ دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

تحقیق وتخریج: **صحیح**

اسے ابن عبدالبر (التمہید: ۱۵/۳۱۰) نے حمیدی کی سند سے روایت کیا ہے، نیز امام مسلم (۷۲۳) وغیرہ نے دوسری سندوں کے ساتھ بیان کیا ہے۔

١٩ : أَحَادِيثُ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَاسْمُهَا هِنْدُ بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ الْمَخْزُومِيِّ

ام المومنین سیدہ ام سلمہ ہند بنت ابی امیہ المخزومیہ رضی اللہ عنہا کی احادیث

[٢٨٩] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي نَبْهَانُ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَ لِإِحْدَاكُنَّ مُكَاتَبٌ وَكَانَ عِنْدَهُ مَا يُؤَدِّي فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ قَالَ سُفْيَانُ انْتَهَى حِفْظِي مِنَ الزُّهْرِيِّ إِلَى هَذَا.

فَأَخْبَرَنِي بَعْدُ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ نَبْهَانَ قَالَ: كُنْتُ أَقُودُ بِأُمِّ سَلَمَةَ بَغْلَتَهَا، فَقَالَتْ لِي: يَا نَبْهَانُ كَمْ بَقِيَ عَلَيْكَ مِنْ مُكَاتَبَكَ؟ فَقُلْتُ: أَلْفُ دِرْهَمٍ قَالَ: فَقَالَتْ: أَفَعِنْدَكَ مَا تُؤَدِّيْ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَتْ: فَادْفَعْهَا إِلَى فُلَانٍ أَخٍ لَهَا أَوِ ابْنُ أَخٍ لَهَا وَأَلْقَتِ الْحِجَابَ وَقَالَتْ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبْهَانُ! هَذَا آخِرُ مَا تَرَانِي إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَ لِإِحْدَاكُنَّ مُكَاتَبٌ وَعِنْدَهُ مَا يُؤَدِّيْ فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ فَقُلْتُ: مَا عِنْدِيْ مَا أُؤَدِّيْ وَلَا أَنَا مُؤَدٍّ.

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم میں سے کسی کی ملکیت میں کوئی غلام ہو جس کے ساتھ آزادی کی تحریر و کتابت ہو چکی ہو اور اگر اس غلام کے پاس اتنا مال موجود ہو جس سے وہ آزاد ہو سکتا ہے تو اسے اس سے پردہ کرنا چاہیے۔

معمر بن راشد کی روایت میں ہے کہ نبہان (مولی ام سلمہ) نے کہا: میں ام سلمہ کے خچر کو لے جا رہا تھا اور وہ خچر پر موجود تھیں تو انہوں نے فرمایا: اے نبہان! تمہارے لین دین کی کتنی رقم باقی ہے؟ میں نے کہا: ایک ہزار درہم، تو انہوں نے پوچھا: کیا تیرے پاس اتنا مال موجود ہے کہ تم یہ رقم ادا کر دو؟ میں نے کہا: جی ہاں! انہوں نے فرمایا: یہ خچر میرے فلاں بھائی یا بھتیجے کے حوالے کر دو اور انہوں نے پردہ حائل کر لیا اور کہا: اے نبہان! تجھ پر سلامتی ہو، یہ آخری موقع تھا جو تُو نے مجھے دیکھا ہے۔ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم میں کسی کی ملکیت میں کوئی غلام ہو جس کے ساتھ آزادی کی تحریر و کتابت ہو چکی ہو اور اگر اس غلام کے پاس اتنا مال موجود ہو جس سے وہ آزاد ہو سکتا ہے تو اس سے پردہ کرنا چاہیے۔ تو میں نے کہا: میرے پاس نہ ادا کرنے کے لیے کچھ رقم ہے اور نہ میں ادا کرنے والا ہوں۔

تحقیق وتخریج» حسن

اسے ابوداود(۳۹۲۸) ترمذی (۱۲۶۱، وقال: حسن صحیح) ابن ماجہ (۲۵۲۰) ابن حبان (الاحسان:۴۳۰۷) حاکم (المستدرک:۲/۲۱۹وصححہ ووافقہ الذہبی،[صرح الزہری بالسماع عندہ فی روایۃ معمر عنہ]) وغیرہم نے ابن شہاب الزہری کی سند سے روایت کیا ہے اور انہوں نے سماع کی تصریح کر دی ہے۔

نبہان مولیٰ ام سلمہ کو ابن حبان، ترمذی اور حاکم نے ثقہ قرار دیا ہے اور حافظ ذہبی نے فرمایا: ''ثقہ'' (الکاشف:۳/۱۷۵) لہٰذا نبہان کو مجہول کہنا غلط ہے اور یہ سند حسن لذاتہ ہے۔

[۲۹۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمَّارٌ الدُّهْنِيُّ لَمْ نَجِدْهُ عَنْ غَيْرِهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمنِ يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَقَوَائِمُ مِنْبَرِي رَوَاتِبُ فِي الْجَنَّةِ .

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرے منبر کے پائے جنت میں قائم ہیں۔''

تحقیق وتخریج» سنده حسن

اسے نسائی (۶۹۷) ابن حبان (موارد الظمان:۱۰۳۴) اور بیہقی (دلائل النبوۃ:۲/۵۶۴) وغیرہم نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن لذاتہ ہے۔

صحیح البخاری (۱۱۹۵، ۱۱۹۶من غیرہما) ومسلم (۱۳۹۰، ۱۳۹۱) میں اس کے شواہد بھی ہیں، جن کے ساتھ یہ حدیث صحیح ہے۔

[۲۹۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا مَاتَ أَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ: غَرِيْبٌ وَبِأَرْضِ غُرْبَةٍ لَأَبْكِيَنَّهُ بُكَاءً يُتَحَدَّثُ عَنْهُ قَالَتْ: فَتَهَيَّأْتُ لِلْبُكَاءِ ، وَجَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الصَّعِيْدِ تُرِيْدُ أَنْ تُسْعِدَنِي ، فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَلَقَّاهَا وَقَالَ: تُرِيْدِيْنَ أَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا قَدْ أَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنْهُ ، أَتُرِيْدِيْنَ أَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا قَدْ أَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنْهُ قَالَتْ

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب میرے شوہر ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو میں نے کہا: گھر بار سے دُور اور اجنبی زمین میں فوت ہوئے ہیں لہٰذا میں ان پر اس طرح رؤوں پیٹوں گی کہ اس کا چرچا ہوگا، پھر میں رونے کے لیے تیار ہوگئی اور ایک عورت بھی میرے ساتھ رونے پیٹنے میں میرا ساتھ دینے کے لیے آ گئی تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا، تو سامنے آ کر فرمایا: ''کیا تو چاہتی ہے کہ اس گھر میں شیطان کو دوبارہ داخل کر دے جس سے اللہ نے اسے نکال دیا ہے؟ کیا تو چاہتی ہے کہ اس گھر میں شیطان کو دوبارہ داخل کر دے جس

أُمُّ سَلَمَةَ: فَتَرَكْتُ الْبُكَاءَ فَلَمْ أَبْكِ.

سے اللہ نے اسے نکال دیا ہے؟'' ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پھر میں نے رونا پیٹنا چھوڑ دیا، پھر میں نہیں روئی۔

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے مسلم (۹۲۲) ابن حبان (الاحسان:۳۱۴۴) اور ابونعیم (المستخرج:۳/۹ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۲۹۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَحَدَّثَنَاهُ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ هِنْدِ ابْنَةِ الْحَارِثِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ذَاتَ لَيْلَةٍ سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا وَقَعَ مِنَ الْفِتَنِ؟ وَمَا فُتِحَ مِنَ الْخَزَائِنِ، فَأَيْقِظُوا صَوَاحِبَاتِ الْحُجَرِ فَرُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات فرمایا: ''سبحان اللہ! کس قدر فتنے اُترے ہیں؟ اور کتنے خزانے کھل گئے ہیں؟ حجروں میں رہنے والیوں کو جگاؤ، دنیا میں کتنی ہی لباس پہننے والیاں قیامت کے دن ننگی ہوں گی۔''

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے بخاری (۱۱۲۶، وغیرہ) ترمذی (۲۱۹۶ وقال: حسن صحیح) حاکم (المستدرک:۴/ ۵۰۸-۵۰۹ من حدیث الحمیدی وصححہ علی الشرط الشیخین ووافقہ الذہبی) اور بغوی (شرح السنہ:۴/۳۴ ح ۹۲۱ وقال: ھذا حدیث صحیح) وغیرہم نے روایت کیا ہے۔

امام ابن شہاب زہری نے سماع کی تصریح کردی ہے۔ (صحیح البخاری:۳۵۹۹)

[۲۹۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهِ، وَلَا بَشَرِهِ شَيْئًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ قِيلَ لِسُفْيَانَ: إِنَّ بَعْضَهُمْ لَا يَرْفَعُهُ قَالَ: لَكِنِّي أَنَا أَرْفَعُهُ.

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب (ذوالحجہ کا) عشرہ داخل ہو جائے اور تم میں سے کسی کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو اپنے بال نہ کاٹے اور نہ ہی (ناخنوں وغیرہ میں سے) کوئی چیز کاٹے۔'' حمیدی فرماتے ہیں کہ بے شک بعض راوی اسے مرفوع بیان نہیں کرتے۔ تو سفیان نے کہا: مگر میں اسے مرفوع ہی بیان کرتا ہوں۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے مسلم (۱۹۷۷) اور ابوعوانہ (المستخرج: ۵/۲۰۶ من حدیث الحمیدی) وغیرہمانے روایت کیا ہے۔

[۲۹۴] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: إِنِّي امْرَأَةٌ أَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِي أَفَأَنْقُضُهُ لِغَسْلِ الْجَنَابَةِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لا إِنَّمَا يَكْفِيكِ أَنْ تُحْثِي عَلَى رَأْسِكِ ثَلاثَ حَثَيَاتٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ تُفِيضِي عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِي أَوْ قَالَ: فَإِذَا أَنْتِ قَدْ طَهُرْتِ.

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: میں اپنے سر کے بالوں کی کثرت وشدت کے ساتھ چوٹیاں باندھنے والی عورت ہوں تو کیا میں غسل جنابت کے لیے یہ چوٹیاں کھول دیا کروں؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، تمہارے لیے یہی کافی ہے کہ سر پر تین لپیں پانی ڈال لو پھر سارے جسم پر پانی بہالو تو تم یقیناً پاک ہو جاؤ گی۔“

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے مسلم (۳۳۰) ترمذی (۱۰۵، وقال: ھذا حدیث حسن صحیح) اور ابوعوانہ (المستخرج: ۱/۳۰۱، ۳۱۶ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے روایت کیا ہے۔

[۲۹۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي لَبِيدٍ وَكَانَ مِنْ عُبَّادِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَكَانَ يَرَى الْقَدَرَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ الْمَدِينَةَ فَبَيْنَا هُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ إِذْ قَالَ يَا كَثِيرَ بْنَ الصَّلْتِ: اذْهَبْ إِلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَسَلْهَا عَنْ صَلاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: فَذَهَبْتُ مَعَهُ، وَبَعَثَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ عَبْدَاللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ مَعَنَا فَقَالَ: اذْهَبْ فَاسْمَعْ مَا تَقُولُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ. قَالَ أَبُو سَلَمَةَ:

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ مدینے آئے، پھر ایک دن وہ منبر پر تھے کہ کہنے لگے: اے کثیر بن صلت! ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور ان سے اور ان دو رکعتوں کے بارے میں پوچھو جنھیں رسول اللہ ﷺ نماز عصر کے بعد پڑھتے تھے۔

ابوسلمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: پھر میں اُن کے ساتھ گیا اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے ہمارے ساتھ عبداللہ بن الحارث کو (بھی) بھیجا تو کہا: جا کر سنو کہ ام المومنین کیا جواب دیتی ہیں؟ ابوسلمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: پھر وہ ان کے پاس گیا اور ان سے پوچھا انھوں نے فرمایا: میرے پاس ان کے بارے میں

فَجَاءَ هَا فَسَأَلَهَا فَقَالَتْ: لَا عِلْمَ لِيْ وَلَكِنِ اذْهَبْ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَاسْأَلْهَا فَذَهَبْتُ مَعَهُ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَأَلَهَا فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَصَلَّى عِنْدِيْ رَكْعَتَيْنِ، وَلَمْ أَكُنْ أَرَاهُ يُصَلِّيْهِمَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ لَقَدْ صَلَّيْتَ صَلَاةً لَمْ أَكُنْ أَرَاكَ تُصَلِّيْهَا قَالَ: إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، وَإِنَّهُ قَدِمَ عَلَيَّ وَفْدُ بَنِي تَمِيْمٍ أَوْ صَدَقَةٌ فَشَغَلُوْنِي عَنْهُمَا فَهُمَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ.

کوئی علم نہیں، تم ایسے کرو کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور ان سے ان کے بارے میں پوچھو۔ ابو سلمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں کثیر بن صلت کے ساتھ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور اُن سے اس کے بارے میں سوال کیا۔ تو اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ عصر کے بعد میرے پاس تشریف لائے تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور اس سے پہلے میں نے آپ کو یہ رکعتیں پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا تھا تو میں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ نے ایسی نماز پڑھی ہے جو میں نے اس سے پہلے آپ کو پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں ظہر کے بعد دو رکعتیں پڑھتا تھا اور میرے پاس بنو تمیم کا ایک وفد یا صدقے کا مال آیا تو میں ان کے ساتھ مصروف ہو گیا، پس یہ وہی (ظہر والی) دو رکعتیں ہیں۔“

تحقیق وتخریج » **سنده صحيح**

اسے امام شافعی (المسند ص۸۴۔۸۵، ۱۶۷۔۱۶۸) بغوی (شرح السنہ: ۳/۳۳۳ ح ۷۸۱) اور ابن عبدالبر (التمہید: ۱۳/ ۳۹۔۴۰ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے سفیان بن عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے اور بغوی نے فرمایا: ”هذا حديث متفق على صحته أخرجاه عن كريب أن ابن عباس والمسور بن مخرمة و عبد الرحمن بن أزهر أرسلوه إلى أم سلمة فذكرته“۔

حدیث کریب کے لیے دیکھئے صحیح البخاری (۱۲۳۳) اور صحیح مسلم (۸۳۴)

[۲۹۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ إِلَيَّ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُوْنَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَيُّكُمْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيْهِ بِشَيْءٍ فَلَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ بِهِ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ.

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں تو بشر ہوں اور تم میرے پاس اپنے جھگڑے لے کر آتے ہو اور تم میں سے بعض بہت چرب زبان اور تیز طرار ہوتے ہیں، وہ اپنی دلیل منوا لیتے ہیں تو جس شخص کے بارے میں، مَیں نے اس کے بھائی کے حق میں سے فیصلہ کر دیا تو وہ اسے مت لے، کیونکہ میں تو اسے آگ کا ایک ٹکڑا دے رہا ہوں۔“

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۲۶۸۰) مسلم (۱۷۱۳) اور مالک بن انس (الموطا روایہ یحییٰ بن یحییٰ: ۲/ ۷۱۹ ح ۱۴۶۰، روایہ ابن القاسم: ۴۷۸) وغیرہم نے روایت کیا ہے۔

[۲۹۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدِيْ مُخَنَّثٌ فَسَمِعَهُ يَقُوْلُ لِعَبْدِ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِمَيَّةَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَعَلَيْكُمْ بِابْنَةِ غَيْلَانَ؛ فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ قَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اسْمُهُ هِيتٌ.

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس ایک مخنث (ہجڑا) موجود تھا جو عبداللہ بن ابی امیہ سے کہہ رہا تھا: اے عبداللہ! اگر اللہ نے کل تمہیں طائف پر فتح دے دی تو غیلان کی بیٹی کو تم حاصل کر لینا، کیونکہ جب وہ آتی ہے تو اس کے جسم پر چار بل پڑتے ہیں اور جب جاتی ہے تو آٹھ بل پڑتے ہیں۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ لوگ تمہارے پاس ہرگز کبھی نہ آئیں۔“ ابن جریج نے کہا: اس کا نام ہیت ہے۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۴۳۲۴ عن الحمیدی) اور مسلم (۲۱۸۰) نے روایت کیا ہے۔

[۲۹۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا هِيَ احْتَلَمَتْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا رَأَتْ إِحْدَاكُنَّ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: وَهَلْ تَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ فَبِمَ يَكُوْنُ الشَّبَهُ؟))

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ! بے شک اللہ حق سے شرم نہیں کرتا، اگر عورت کو احتلام ہو جائے تو کیا وہ بھی غسل کرے گی؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی عورت منی کا پانی دیکھے تو غسل کرے۔“ ام سلمہ نے کہا: کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”تیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو۔ پھر یہ تشبیہ کیوں ہوتی ہے؟“

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۱۳۰، ۲۸۲ وغیرہما) مسلم (۳۱۳) اور ابو نعیم (المستخرج ج: ۱/۳۶۴ من حدیث الحمیدی) نے روایت کیا ہے۔

[۲۹۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي عَمْرُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ مَوْلًى لِأُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ بَعْدَ الصُّبْحِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا طَيِّبًا، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا.

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کے بعد یہ الفاظ پڑھتے تھے: اے اللہ! میں تجھ سے نفع پہنچانے والا علم، پاک رزق اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں۔"

تحقیق وتخریج» سندہ ضعیف

اسے ابن ماجہ (۹۲۵) اور ابن عبدالبر (جامع بیان العلم وفضلہ: ۱/۸۶۲، دوسرا نسخہ: ۱/۱۹۶، من حدیث الحمیدی/ صح) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

اس سند میں مولیٰ ام سلمہ مجہول ہے اور کسی صحیح سند سے اس کا عبداللہ بن شداد ہونا ثابت نہیں۔ تفصیل مسند الحمیدی کی مطول تخریج میں ہے۔ [یسر اللہ لنا طبعہ/ معاذ]

تنبیہ: اس روایت کا انوار الصحیفہ میں صفحہ (۴۱۱) پر اضافہ کر دینا چاہیے اور آخری تحقیق یہی ہے کہ یہ سند ضعیف ہے۔[1]

(۲۳/ ذوالقعدہ ۱۴۳۳ھ بمطابق: ۱۰/ اکتوبر: ۲۰۱۲ء)

[۳۰۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ: أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ - رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ أُمِّ سَلَمَةَ - أَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ خَاصَمَ رَجُلًا إِلَى رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ فَقَضَى النَّبِيُّ ﷺ لِلزُّبَيْرِ فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنَّمَا قَضَى لَهُ لِأَنَّهُ ابْنُ عَمَّتِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا

اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے خاندان کے سلمہ نامی آدمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے (زمین کو پانی لگانے کے بارے میں) ایک شخص سے بحث ومباحثہ کیا تو نبی ﷺ نے زبیر کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ پھر اس شخص نے کہا: آپ ﷺ نے اس کے حق میں اس لیے فیصلہ کیا ہے کہ وہ آپ ﷺ کی پھوپھی کا بیٹا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "پس نہیں! آپ کے رب کی قسم ہے، وہ

[1] یہ دعا معمولی کی بیشی کے ساتھ صبح کے وقت کی قید کے بغیر طبرانی اوسط (۲/۸۱ ح ۱۳۱۵ وسندہ حسن) میں موجود ہے۔ الفاظ یوں ہیں: "اللّٰهم إني أسألك علما نافعًا، وعملًا متقبلًا"۔ [تنویر الحق]

مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ (٤/ النساء:٦٥)

مومن نہیں ہوں گے، یہاں تک کہ آپ کو اس میں فیصلہ کرنے والا مان لیں جو ان کے درمیان جھگڑا پڑ جائے، پھر اپنے دلوں میں اس سے کوئی تنگی محسوس نہ کریں جو فیصلہ آپ کریں اور تسلیم کرلیں، اچھی طرح تسلیم کرنا۔''

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے ابن جریر (تفسیر طبری:۵/۱۰۱) اور طبرانی (الکبیر:۲۳/۲۹۴۔۲۹۵) وغیرہما نے سفیان بن عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے اور اس کی سند سلمہ بن عبداللہ بن عمر بن ابی سلمہ کی وجہ سے حسن ہے، اور صحیح البخاری (۲۳۶۰،۲۷۰۸) وصحیح مسلم (۲۳۵۷) وغیرہما میں اس کے شواہد بھی ہیں۔

[۳۰۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ: أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ -رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ أُمِّ سَلَمَةَ- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَا أَسْمَعُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ذَكَرَ النِّسَاءَ فِي الْهِجْرَةِ بِشَيْءٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى﴾ (٣/ آل عمران: ١٩٥) اَلْآيَةَ.

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کی ہجرت کے (ثواب کے) متعلق کچھ فرمایا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''پھر ان کے رب نے ان کی دعا قبول کر لی کہ بلاشبہ میں کسی عمل کرنے والے کا عمل ضائع نہیں کرتا، خواہ مرد ہو خواہ عورت۔''

تحقیق وتخریج» حسن

اسے ترمذی (۳۰۲۳) حاکم (المستدرک:۲/۳۰۰، وصححہ علی شرط البخاری ووافقہ الذہبی) اور طبرانی (الکبیر:۲۳/۲۹۴) وغیرہم نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن لذاتہ ہے۔

[۳۰۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ تُسْتَحَاضُ فَسَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِالْحَيْضَةِ، وَلٰكِنَّهُ عِرْقٌ وَأَمَرَهَا أَنْ تَدَعَ الصَّلَاةَ قَدْرَ أَقْرَائِهَا أَوْ قَدْرَ حَيْضَتِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ،

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ (فاطمہ) بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کا خون جاری تھا، پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ حیض نہیں بلکہ رگ کا خون ہے۔'' اور آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ ''ماہواری کے دنوں میں نماز پڑھنا چھوڑ دے پھر غسل کر، پھر اگر (ماہواری کے بعد والا) خون تیزی سے جاری ہو تو کپڑا

فَإِنْ غَلَبَهَا الدَّمُ اسْتَذْفَرَتْ بِثَوْبٍ وَصَلَّتْ.

باندھ لے اور نماز پڑھے۔“

تحقیق وتخریج» سنده ضعيف

اسے مالک (الموطأ، روایہ یحییٰ بن یحییٰ: ۱/۶۲ ح ۱۳۳) ابوداود (۲۷۴۔۲۷۸) نسائی (۲۰۸، ۳۵۴۔۳۵۵) ابن ماجہ (۶۲۳) اور ابن عبدالبر (التمہید: ۱۶/ ۵۷ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے روایت کیا ہے۔ سلیمان بن یسار نے ام سلمہ سے کچھ نہیں سنا اور ان الفاظ کے بغیر اصل حدیث صحیح ہے جو کہ صحیح البخاری (۲۲۸) وصحیح مسلم (۳۳۳) وغیرہما میں موجود ہے۔

[۳۰۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا فُضَيلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ أَنْ أَزِلَّ، أَوْ أَضِلَّ، أَوْ أَظْلِمَ، أَوْ أُظْلَمَ، أَوْ أَجْهَلَ، أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ.

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے گھر سے باہر نکلتے تو فرماتے: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ غلطی کروں یا گمراہ ہو جاؤں، میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، میں جہالت کی بات کروں یا میرے خلاف جہالت کا ارتکاب کیا جائے۔

تحقیق وتخریج» سنده ضعيف

اسے ابوداود (۵۰۹۴) ترمذی (۳۴۲۷ وقال: هذا حديث حسن صحيح) نسائی (۵۵۴۱) ابن ماجہ (۳۸۸۴) اور حاکم (المستدرک: ۱/ ۵۱۹ وصححہ علی الشرط الشیخین ووافقہ الذہبی) وغیرہم نے روایت کیا ہے۔

امام شعبی رحمہ اللہ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نہیں سنا، لہٰذا یہ سند منقطع یعنی ضعیف ہے۔

[۳۰٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَتِي مَاتَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَإِنَّهَا تَشْتَكِي عَيْنَهَا، أَفَتَكْتَحِلُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ لَتَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ وَإِنَّمَا هِيَ الْآنَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَ يَحْيَى فَقُلْتُ لِحُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ مَا قَوْلُهُ: إِنْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ لَتَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی ﷺ کے پاس آ کر کہا: یا رسول اللہ! میری بیٹی کا شوہر فوت ہو گیا ہے اور اس کی آنکھیں دکھتی ہیں تو کیا میں اسے سرمہ لگا دوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے بعض عورتیں تو سال کے بعد ایک مینگنی پھینکتی تھیں اور اب یہ تو چار مہینے اور دس دن ہیں۔“

حمید بن نافع (راوی) نے اس کی تشریح میں فرمایا: جاہلیت میں عورت گندے کپڑے پہنتی پھر گندی کوٹھڑی میں بیٹھ جاتی، پھر جب سال کا اختتام آتا تو وہ ایک مینگنی لے کر کسی کی

رَأْسِ الْحَوْلِ؟ فَقَالَ: كَانَتِ الْمَرْأَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَلْبَسُ مِنْ ثِيَابِهَا أَطْمَارَهَا مِنْ أَدْنَى ثِيَابِهَا ثُمَّ تَدْخُلُ أَدْنَى بُيُوْتِهَا فَإِذَا كَانَ عِنْدَ رَأْسِ الْحَوْلِ أَخَذَتْ بَعْرَةً فَرَمَتْ بِهَا عَلَى ظَهْرِ غَيْرِهَا كَذَا وَرُبَّمَا قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: إِلَى خَلْفٍ وَقَالَتْ: قَدْ حَلَلْتُ.

پیٹھ پر مارتی تھی اور کہتی: میں حلال ہوگئی ہوں۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۵۳۳۶) اور مسلم (۱۴۸۸) نے روایت کیا ہے۔

۲۰: أَحَادِيْثُ أُمِّ حَبِيْبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ

ام المومنین سیدہ ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا کی احادیث

[۳۰۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ شَوَّالٍ، عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ نُغَلِّسُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مِنًى.

سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مزدلفہ سے منیٰ کو اندھیرے میں جاتی تھیں۔

قَالَ سُفْيَانُ وَسَالِمُ بْنُ شَوَّالٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ لَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يُحَدِّثُ عَنْهُ إِلَّا عَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ بِهَذَا الْحَدِيْثِ.

سفیان بن عیینہ نے کہا: سالم بن شوال مکہ کے ایک آدمی ہیں، میں نے عمرو بن دینار کے سوا کسی ایک کو بھی اُن سے حدیث بیان کرتے نہیں سنا۔ اور عمرو بھی اُن سے یہی حدیث بیان کرتے تھے۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے مسلم (۱۲۹۲) اور طبرانی (الکبیر ۲۳/۲۴۲ من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے روایت کیا ہے۔

[٣٠٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ: لَمَّا جَاءَ نَعْيُ أَبِي سُفْيَانَ مِنَ الشَّامِ دَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِصُفْرَةٍ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَمَسَحَتْ بِهِ عَارِضَيْهَا وَذِرَاعَيْهَا، وَقَالَتْ: إِنِّي كُنْتُ عَنْ هَذَا لَغَنِيَّةً لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَقِيلَ لِسُفْيَانَ فَإِنَّ مَالِكًا يَقُولُ فِيهِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَعَنْ صَفِيَّةَ، وَأُمِّ حَبِيبَةَ فَقَالَ سُفْيَانُ مَا قَالَ لَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى إِلَّا أُمَّ حَبِيبَةَ.

زینب بنت ابی سلمہ سے روایت ہے کہ جب شام سے ابوسفیان کی وفات کی خبر آئی تو تیسرے دن ام حبیبہ نے زرد خوشبو منگوائی پھر اسے اپنے رخساروں اور بازووں پر مل لیا اور فرمایا: مجھے ان چیزوں کی کوئی ضرورت نہیں، میں نے تو یہ اس لیے کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ اور روز آخرت پر ایمان لانے والی کسی عورت کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے سوائے شوہر کے، وہ اس پر چار مہینے اور دس دن سوگ منائے گی۔''

حمیدی فرماتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ سے کہا گیا کہ بلاشبہ مالک اسے حمید بن نافع عن زینب بنت جحش وصفیہ وام حبیبہ کی سند سے بیان کرتے ہیں۔ تو سفیان نے کہا: ایوب بن موسیٰ نے یہ روایت ہمیں صرف ام حبیبہ کی سند سے ہی بیان کی ہے۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے بخاری (١٢٨٠، عن الحمیدی) مسلم (٦٢/١٤٨٦[٣٧٣٤]) اور مالک بن انس (الموطأ روایہ یحییٰ بن یحییٰ: ٥٩٦/٢۔٥٩٧ح١٣٠٦) وغیرہم نے روایت کیا ہے۔

[٣٠٧] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ هَلْ لَكَ فِي دُرَّةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ؟ قَالَ فَأَفْعَلُ مَاذَا؟ قَالَتْ: قُلْتُ: تَنْكِحُهَا قَالَ: أَوَتُحِبِّينَ ذَلِكِ؟ قُلْتُ: لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ يَشْرَكُنِي فِيكَ أُخْتِي قَالَ: فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي قُلْتُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَخْطُبُ زَيْنَبَ

نبی ﷺ کی بیوی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: یا رسول اللہ! کیا آپ ﷺ کو ابوسفیان کی بیٹی درہ میں دلچسپی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا مطلب؟'' انھوں نے عرض کی: آپ ﷺ ان سے شادی کر لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم یہ بات پسند کرتی ہو؟'' انھوں نے کہا: میں صرف اکیلی آپ ﷺ کی بیوی تو نہیں ہوں اور میں یہ پسند کرتی ہوں کہ میری بہن بھی اس فضیلت میں میری شریک ہو جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ میرے لیے

بِـنْـتَ أَبِيْ سَلَمَةَ فَقَالَ: ابْنَةُ أُمِّ سَلَمَةَ ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَـالَ: فَـوَالـلّـهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيْبَتِيْ فِيْ حَجْرِيْ مَا حَلَّتْ لِيْ لَقَدْ أَرْضَعَتْنِيْ وَأَبَاهَا ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ .

حلال نہیں۔'' (ام حبیبہ کہتی ہیں) میں نے کہا: مجھے یہ بات یقیناً پہنچی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسلمہ کی بیٹی سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ام سلمہ کی بیٹی؟'' میں نے کہا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پس اللہ کی قسم! اگر وہ میری بیوی کی بیٹی نہ ہوتی تو پھر بھی میرے لیے حلال نہیں تھی، مجھے اور اس کے باپ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا، لہٰذا اپنی بیٹیاں اور بہنیں میرے سامنے مت پیش کیا کرو۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۵۱۰۶ عن الحمیدی) اور مسلم (۱۴۴۹) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

۲۱: أَحَادِيْثُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ الْأَسَدِيَّةِ

زینب بنت جحش الاسدیہ رضی اللہ عنہا کی احادیث

[۳۰۸] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ لَا نَحْتَاجُ فِيْهِ إِلَى أَحَدٍ: أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَـنْ زَيْـنَـبَ بِنْتِ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ حَبِيْبَةَ بِـنْـتِ أُمِّ حَبِيْبَةَ عَـنْ أُمِّهَا أُمِّ حَبِيْبَةَ، عَنْ زَيْنَبَ إِبْنَةِ جَـحْشٍ قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ نَوْمٍ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ؛ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ وَعَقَدَ سُفْيَانُ عَشَرَةً ، قُـلْـتُ: يَـا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ؟ قَالَ: نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخُبْثُ قَالَ سُفْيَانُ: أَحْـفَظُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَرْبَعَ نِسْوَةٍ مِنَ الزُّهْرِيِّ

زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک سرخ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے: ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، عربوں کے لیے ہلاکت ہے اس شر سے جو قریب آ گیا ہے۔ آج یاجوج و ماجوج کی دیوار سے اتنی جگہ کھل گئی ہے۔''

سفیان بن عیینہ (راوی) نے دس انگلیاں بند کر کے اس کی وضاحت کی۔ میں نے فرمایا: ہاں! جب خبیث لوگ زیادہ ہو جائیں گے۔

سفیان نے فرمایا: اس حدیث میں چار صحابیات کا ذکر ہے جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا: دو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں

وَقَدْ رَأَيْنَ النَّبِيَّ ﷺ ثِنْتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِهِ أُمُّ حَبِيْبَةَ وَزَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ وَثِنْتَيْنِ رَبِيْبَتَيْهِ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ وَحَبِيْبَةَ بِنْتَ أُمِّ حَبِيْبَةَ أَبُوْهَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَحْشٍ مَاتَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ.

ہیں: ام حبیبہ اور زینب بنت جحش۔ اور دو آپ ﷺ کی بیویوں کی بیٹیاں ہیں: زینب بنت ام سلمہ اور حبیبہ بنت ام حبیبہ۔ ان کا (سگا) والد عبد اللہ بن جحش سرزمین حبشہ میں فوت ہو گیا تھا۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۳۳۴۶، ۳۵۹۸، ۷۰۵۹، ۷۱۳۵) مسلم (۲۸۸۰) اور طبرانی (الکبیر:۲۴/۵۲۔۵۳ من حدیث الحمیدي) وغیرہم نے روایت کیا ہے۔

فائدہ: امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کا سند کے شروع میں یہ فرمانا کہ "ہمیں یہ حدیث زہری نے سنائی ہے اور ہمیں کسی دوسرے کی کوئی ضرورت نہیں" اس بات کی دلیل ہے کہ وہ امام زہری رحمہ اللہ کو بہت اعلیٰ درجے کا ثقہ راوی سمجھتے تھے۔

۲۲: أَحَادِيْثُ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ

ام المومنین سیدہ میمونہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا کی احادیث

[۳۰۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ: أَخْبَرَنِي أَبُوْ الشَّعْثَاءِ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: أَخْبَرَتْنِي مَيْمُوْنَةُ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ هِيَ وَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ ثُمَّ قَالَ سُفْيَانَ: هٰذَا الْإِسْنَادُ كَانَ يُعْجِبُ شُعْبَةَ سَمِعْتُ، أَخْبَرَنِيْ، سَمِعْتُ، أَخْبَرَنِيْ كَأَنَّ اشْتَهَى تَوْصِيْلَهُ.

میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اور نبی ﷺ ایک برتن سے (پانی لے کر اکٹھے) غسل کرتے تھے۔
سفیان بن عیینہ نے فرمایا: (تصریح سماع والی) سند شعبہ کو اچھی لگتی تھی (جس میں یہ ہو کہ) میں نے سنا، اُس نے مجھے خبر بیان کی، میں نے سنا، اس نے مجھے خبر بیان کی۔ شعبہ سند کا اتصال پسند کرتے تھے۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے مسلم (۳۲۲) ترمذی (۶۲ وقال: ھذا حدیث حسن صحیح) اور ابوعوانہ (المستخرج ج:۱/۲۸۴ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے روایت کیا ہے، نیز امام بخاری (۲۵۳) نے میمونہ رضی اللہ عنہا کے ذکر کے بغیر روایت کیا ہے۔

[۳۱۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي مَنْبُوذٌ الْمَكِّيُّ، عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ: كُنَّا عِنْدَ مَيْمُونَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَتْ: أَيْ بُنَيَّ مَالِيْ أَرَاكَ شَعِثًا رَأْسُكَ؟ قَالَ: إِنَّ مُرَجِّلَتِيْ أُمَّ عَمَّارٍ حَائِضٌ فَقَالَتْ: أَيْ بُنَيَّ وَأَيْنَ الْحَيْضَةُ مِنَ الْيَدَيْنِ؟ كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ لَيَضَعُ رَأْسَهُ فِيْ حِجْرِ إِحْدَانَا وَهِيَ حَائِضٌ ثُمَّ يَتْلُوْ الْقُرْآنَ، وَإِنْ كَانَتْ إِحْدَانَا لَتَقُوْمُ إِلَيْهِ بِخُمْرَتِهِ فَتَبْسُطُهَا لَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَيُصَلِّيْ عَلَيْهَا أَيْ بُنَيَّ فَأَيْنَ الْحَيْضَةُ مِنَ الْيَدِ؟.

منبوذ بن ابی سلیمان المکی رحمہ اللہ کی ماں سے روایت ہے کہ میں میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی کہ ان کے پاس ابن عباس رضی اللہ عنہما تشریف لائے تو انہوں (میمونہ) نے کہا: بیٹے! کیا وجہ ہے کہ تمہارے سر کے بال بکھرے ہوئے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میری کنگھی کرنے والی ام عمار ایام ماہواری میں ہے۔ انہوں (میمونہ) نے فرمایا: بیٹے! ماہواری (کے خون) کا ہاتھوں کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں میں سے بعض کی گود میں سر رکھ دیتے تھے اور وہ ایام ماہواری میں ہوتی تھیں پھر آپ ﷺ تلاوتِ قرآن فرماتے۔ آپ ﷺ کی بیویوں میں سے کوئی بیوی آپ ﷺ کی چٹائی لا کر بچھا دیتیں اور آپ ﷺ اس پر نماز پڑھتے تھے، حالانکہ چٹائی لانے والی ایام ماہواری میں ہوتی تھی۔ بیٹے! ماہواری (کے خون) کا ہاتھ کے ساتھ کیا تعلق ہے؟!

تحقیق تخریج » سندہ ضعیف

اسے نسائی (۲۷۴) احمد (المسند: ۶/۳۳۱) اور طبرانی (الکبیر: ۲۴/۱۴ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے روایت کیا ہے۔ منبوذ بن ابی سلیمان کی والدہ کی توثیق معلوم نہیں، لہٰذا یہ سند اس وجہ سے ضعیف ہے۔

[۳۱۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ أَوْ يَزِيْدَ بْنِ الْأَصَمِّ، سُفْيَانَ الَّذِيْ يَشُكُّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ.

میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ چٹائی پر نماز پڑھتے تھے۔

تحقیق تخریج » صحیح

اسے بخاری (۳۸۱) ابن ماجہ (۱۰۲۸) اور طبرانی (الکبیر: ۲۴/ ۸، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۳۱۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ عَنْ مَيْمُوْنَةَ أَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِيْ سَمْنٍ فَمَاتَتْ، فَسُئِلَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ عَنْهَا، فَقَالَ: أَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْهُ.

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ گھی میں ایک چوہا گر کر مر گیا تو رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''چوہے کو اور جہاں چوہا مرا تھا ارد گرد کا گھی پھینک دو اور (باقی کو) کھا لو۔''

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ فَإِنَّ مَعْمَرًا يُحَدِّثُهُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ سُفْيَانُ: مَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُهُ إِلَّا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مِرَارًا.

ابو بکر حمیدی فرماتے ہیں: سفیان بن عیینہ سے کہا گیا کہ معمر اسے زہری عن سعید عن ابی ہریرہ کی سند سے بیان کرتے ہیں۔ تو سفیان بن عیینہ نے کہا: میں نے تو اسے امام زہری کو صرف عبیداللہ بن عبد اللہ عن ابن عباس عن میمونہ عن النبی ﷺ کی سند سے ہی بیان کرتے سنا اور یہ سند میں نے اُن سے یقیناً بار بار سنی ہے۔

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے بخاری (۵۵۳۸ عن الحمیدی) نے بھی روایت کیا ہے۔

[۳۱۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِّ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ: صَلَّى رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ فِيْ ثَوْبِ مِرْطٍ كَانَ بَعْضُهُ عَلَيْهِ وَبَعْضُهُ عَلَيَّ، وَأَنَا حَائِضٌ.

میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اونی چادر میں نماز پڑھی، چادر کا بعض حصہ آپ پر تھا اور کچھ حصہ مجھ پر تھا اور میں حائضہ تھی۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے بخاری (۳۳۳، ۳۷۹، ۳۸۱، ۵۱۷، ۵۱۸) مسلم (۵۱۳) اور طبرانی (الکبیر: ۲۴/ ۸۔۹ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۳۱٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ سُلَيْمَانَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ ابْنُ أَخِيْ يَزِيْدَ بْنِ الْأَصَمِّ الْأَكْبَرُ مِنْهُمَا عَنْ عَمِّهِ يَزِيْدَ بْنِ الْأَصَمِّ،

میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے؟ اگر بکری کا چھوٹا بچہ (آپ ﷺ کے بازوؤں اور پیٹ مبارک کے) نیچے سے گزرنا چاہتا تو گزر سکتا تھا۔ کیونکہ

عَنْ مَيْمُوْنَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ لَوْ أَرَادَتْ بَهْمَةٌ أَنْ تَمُرَّ مِنْ تَحْتِهِ لَمَرَّتْ مِمَّا يُجَافِي.

آپ ﷺ اتنا کھلا سجدہ فرماتے تھے۔

تحقیق وتخریج » صحیح

اسے مسلم (۴۹۶) ابوداود (۸۹۸) اور طبرانی (الکبیر: ۲۳/ ۴۳۵۔۴۳۶ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے روایت کیا ہے۔

[**۳۱۵**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِشَاةٍ لِمَوْلَاةٍ قَدْ أُعْطِيَتْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ مَيِّتَةٍ فَقَالَ: مَا عَلَى أَهْلِ هَذِهِ لَوْ أَخَذُوْا إِهَابَهَا فَدَبَغُوْهُ، فَانْتَفَعُوْا بِهِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللَّهِ: إِنَّهَا مَيِّتَةٌ، فَقَالَ: إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا.

میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک مُردہ بکری کے پاس سے گزرے جو میمونہ کی لونڈی کو صدقے میں ملی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے مالکوں کو کیا ہوا ہے کہ اس کا چمڑا لے کر اسے دباغت دے لیتے پھر اس سے فائدہ اٹھا لیتے؟'' لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! یہ مردار ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا صرف کھانا حرام ہے۔''

فَقِيلَ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّ مَعْمَرًا لَا يَقُوْلُ فِيهِ فَدَبَغُوْهُ وَيَقُوْلُ: كَانَ الزُّهْرِيُّ يُنْكِرُ الدِّبَاغَ، فَقَالَ سُفْيَانُ: لَكِنِّي قَدْ حَفِظْتُهُ، وَإِنَّمَا أَرَدْنَا مِنْهُ هَذِهِ الْكَلِمَةَ الَّتِي لَمْ يَقُلْهَا غَيْرُهُ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا وَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ مَيْمُوْنَةَ فَإِذَا وُقِّفَ عَلَيْهِ قَالَ فِيهِ مَيْمُوْنَةُ.

حمیدی فرماتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ سے کہا گیا کہ بے شک معمر اس روایت میں ''فدبغوہ'' کے الفاظ بیان نہیں کرتے۔ اور وہ کہتے تھے کہ زہری دباغت کا انکار کرتے تھے۔ سفیان نے کہا: لیکن میں نے اسے یقیناً ایسے ہی یاد رکھا ہے۔ اور ہم نے زہری سے صرف اسی کلمہ کے سماع کا ہی ارادہ کیا تھا۔ کیونکہ اُن کے علاوہ اسے کوئی بیان نہیں کرتا کہ ''اور اسے صرف کھانا حرام ہے (دباغت حرام نہیں ہے)''۔ اور کبھی کبھار سفیان بن عیینہ اس سند میں سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں کرتے تھے۔ جب اُنھیں ٹوکا جاتا تو اس میں میمونہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کرتے تھے۔

تحقیق وتخریج » سندہ صحیح

اسے مسلم (۳۶۳) ابوداود (۴۱۲۰) اور طبرانی (الکبیر: ۲۳/ ۴۲۷ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۳۱۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ دَلَكَ بِهَا الْحَائِطَ ثُمَّ غَسَلَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ غَسَلَ رِجْلَيْهِ.

میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے غسلِ جنابت کرنے کا ارادہ کیا تو اپنے ہاتھ مبارک سے استنجا کیا، پھر آپ ﷺ نے (مٹی کی) دیوار پر ہاتھ رگڑا پھر اسے دھویا، پھر نماز کے وضو کی مثل وضو کیا، پھر جب غسل سے فارغ ہوئے تو اپنے دونوں پاؤں مبارک دھوئے۔

تحقیق وتخریج » **صحیح (متفق علیہ)**

اسے بخاری (۲۶۰ عن الحمیدی) اور مسلم (۳۱۷) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

۲۳: أَحَادِيث جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ

ام المومنین جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا کی احادیث

[۳۱۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ بْنُ السَّبَّاقِ أَنَّهُ سَمِعَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ تَقُولُ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: هَلْ مِنْ طَعَامٍ؟ فَقُلْتُ: لَا إِلَّا عَظْمٌ قَدْ أُعْطِيَتْهُ مَوْلَاةٌ لَنَا مِنَ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ قَرِّبِيهِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا.

جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو فرمایا: ''کیا کوئی کھانا موجود ہے؟'' میں نے کہا: نہیں؟ سوائے اس ہڈی کے جو ہماری ایک لونڈی کو صدقے میں ملی ہے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ مجھے دے دو، یہ اپنے مقام پر پہنچ چکی ہے۔''

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَعْنِي لَيْسَ هِيَ الْآنَ صَدَقَةً.

ابو بکر حمیدی نے کہا: یعنی وہ اب صدقے میں سے نہیں۔

تحقیق وتخریج » **سندہ صحیح**

اسے مسلم (۱۰۷۳) ابن حبان (الاحسان: ۵۰۹۵-۵۰۹۶) حاکم (المستدرک: ۴/ ۲۸ وصححہ علی شرط الشیخین) اور طبرانی (الکبیر: ۲۴/ ۶۴ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

٢٤: أَحَادِيْثُ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَرِضْوَانِهِ

اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہا کی احادیث

[٣١٨] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُوْلُ: أَخْبَرَتْنِي أَسْمَاءُ إِبْنَةُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ قَالَتْ: أَتَتْنِي أُمِّي رَاغِبَةً فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَصِلُهَا؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ سُفْيَانُ وَفِيْهَا نَزَلَتْ ﴿لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ﴾ (٦٠/ الممتحنة:٨) الْآيَةَ.

اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قریش مکہ اور آپ ﷺ کے درمیان طے پانے والے عہد و پیمان کے دور میں میرے پاس میری ماں کسی وجہ سے آئی تو میں نے آپ ﷺ سے پوچھا: کیا میں اس سے صلہ رحمی کروں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' سفیان بن عیینہ نے فرمایا: اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ''جن لوگوں نے تم سے جنگ نہیں کی، اللہ ان سے (صلہ رحمی والے تعلقات سے) منع نہیں کرتے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (٥٩٧٨ عن الحمیدی) اور مسلم (١٠٠٣) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[٣١٩] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ امْرَأَتَهُ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْذِرِ تُحَدِّثُ عَنْ جَدَّتِهَا أَسْمَاءَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يَنَلْ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ.

اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو چیز دستیاب ہی نہ ہو اس سے شکم سیری کا دعویٰ کرنے والا ایسا ہے جیسے کسی نے جھوٹ کے دو کپڑے پہن رکھے ہوں۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (٥٢١٩) مسلم (٢١٣٠) اور بیہقی (شعب الایمان: ٤٨٢٤ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے روایت کیا ہے۔

[٣٢٠] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ امْرَأَتَهُ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْذِرِ تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتْ أَسْمَاءَ إِبْنَةَ أَبِي بَكْرٍ تَقُوْلُ: إِنَّ امْرَأَةً

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے ماہواری کے خون کے بارے میں پوچھا جو کپڑے کو لگ جاتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے رگڑ کر صاف کرو، پھر اس پر پانی ڈال کر نچوڑ دو، پھر اس پر پانی

سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: حُتِّيْهِ ثُمَّ اقْرُصِيْهِ بِالْمَاءِ ثُمَّ رُشِّيْهِ بِالْمَاءِ وَصَلِّيْ فِيْهِ.

چھڑک دو اور اس میں نماز پڑھو۔''

تحقیق وتخریج: سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۲۲۷، ۳۰۷) مسلم (۲۹۱) اور بیہقی (الکبریٰ: ۲/ ۴۰۶ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[**۳۲۱**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْذِرِ تَقُوْلُ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ تَقُوْلُ: سَأَلَتِ امْرَأَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَتِيْ أَصَابَتْهَا الْحَصْبَةُ فَأَمَّرَقَ شَعْرُهَا، وَإِنِّيْ زَوَّجْتُهَا أَفَأَصِلُ فِيْهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُوْلَةَ.

اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ! میری بیٹی کو خسرے کی بیماری لگی ہے جس نے اس کے سر کے بال گرا دیئے ہیں اور میں نے اس کی شادی کرائی ہے تو کیا میں اسے مصنوعی بال لگا دوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مصنوعی بال لگانے اور لگوانے والی پر اللہ نے لعنت فرمائی ہے۔''

تحقیق وتخریج: سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۵۹۴۱ عن الحمیدی) اور مسلم (۲۱۲۲) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[**۳۲۲**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ إِبْنَةِ الْمُنْذِرِ، عَنْ جَدَّتِهَا أَسْمَاءَ قَالَتْ: نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَكَلْنَاهُ.

اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک گھوڑا ذبح کیا اور اسے کھایا تھا۔

تحقیق وتخریج: سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۵۵۱۹ عن الحمیدی) اور مسلم (۱۹۴۲) نے بھی روایت کیا ہے۔

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مدینہ میں گھوڑا ذبح کیا تھا اور اسے کھایا تھا۔ (صحیح البخاری: ۵۵۱۱)

[٣٢٣] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ ابْنِ تَدْرُسَ عَنْ أَسْمَاءَ إِبْنَةِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿تَبَّتْ يَدَآ أَبِي لَهَبٍ﴾ (١١١/ المسد:١) أَقْبَلَتِ الْعَوْرَاءُ أُمُّ جَمِيلٍ إِبْنَةُ حَرْبٍ وَلَهَا وَلْوَلَةٌ وَفِي يَدِهَا فِهْرٌ وَهِيَ تَقُوْلُ: مُذَمَّمٌ أَبَيْنَا، وَدِيْنَهُ قَلَيْنَا وَأَمْرَهُ عَصَيْنَا وَرَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ قَرَأَ قُرْآنًا وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ فَلَمَّا رَآهَا أَبُوْ بَكْرٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ قَدْ أَقْبَلَتْ وَأَنَا أَخَافُ أَنْ تَرَاكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّهَا لَنْ تَرَانِي وَقَرَأَ قُرْآنًا اعْتَصَمَ بِهِ، كَمَا قَالَ وَقَرَأَ: ﴿وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُورًا﴾ (١٧/ الاسراء: ٤٥) فَأَقْبَلَتْ حَتَّى وَقَفَتْ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَلَمْ تَرَ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا أَبَا بَكْرٍ إِنِّي أُخْبِرْتُ أَنَّ صَاحِبَكَ هَجَانِي فَقَالَ: لَا وَرَبِّ هَذَا الْبَيْتِ مَا هَجَاكِ قَالَ: فَوَلَّتْ وَهِيَ تَقُوْلُ: قَدْ عَلِمَتْ قُرَيْشٌ أَنِّي بِنْتُ سَيِّدِهَا قَالَ فَقَالَ الْوَلِيْدُ فِي حَدِيْثِهِ أَوْ قَالَ غَيْرُهُ: فَعَثَرَتْ أُمُّ جَمِيلٍ وَهِيَ تَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ: تَعِسَ مُذَمَّمٌ فَقَالَتْ أُمُّ حَكِيْمِ بِنْتِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ: إِنِّي لَحَصَانٌ فَمَا أُكَلَّمُ، وَثَقَافٌ فَمَا أُعَلَّمُ، فَكِلْتَانَا مِنْ بَنِي الْعَمِّ قُرَيْشٌ بَعْدُ أَعْلَمُ.

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ: ''ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ تباہ و برباد ہوگیا'' تو کانی ام جمیل بنت حرب آ گئی، وہ چیخ چلا رہی تھی اور اس کے ہاتھ میں کوٹنے کا پتھر تھا اور وہ کہہ رہی تھی: مذمم کا ہم انکار کرتے ہیں، اس کے دین کو نہیں مانتے اور اس کے حکم کی نافرمانی کرتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد (حرام) میں بیٹھے ہوئے تھے، پھر آپ نے قرآن کی تلاوت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوبکر بھی تھے، پھر جب ابوبکر نے ام جمیل (ابولہب کی بیوی) کو دیکھا تو کہا: یارسول اللہ! وہ آ رہی ہے اور مجھے ڈر ہے کہ وہ آپ کو دیکھ لے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ مجھے نہیں دیکھے گی۔ پھر آپ نے قرآن کی تلاوت فرمائی اور اس کے ساتھ اللہ کی پناہ مانگی، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور جب آپ قرآن پڑھتے ہیں تو ہم آپ کے اور آخرت نہ ماننے والے لوگوں کے درمیان پردہ ڈال دیتے ہیں۔''

پھر وہ آئی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑی ہوگئی، اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا، پھر وہ بولی: اے ابوبکر! مجھے پتہ چلا ہے کہ تمہارے ساتھی نے مجھے بُرا کہا ہے؟ تو ابوبکر نے فرمایا: نہیں، اس محمد کے رب کی قسم! انہوں نے تجھے بُرا نہیں کہا (بلکہ اللہ نے کہا ہے)۔ پھر وہ یہ کہتے ہوئے واپس ہوئی: قریش جانتے ہیں کہ میں ان کے سردار کی بیٹی ہوں۔ ولید یا کسی دوسرے (راوی) نے کہا: ام جمیل بیت اللہ کا طواف کر رہی تھی کہ اپنی چادر میں پاؤں آنے کی وجہ سے گر گئی تو کہنے لگی: مذمم تباہ ہو۔ پھر ام حکیم بنت عبدالمطلب نے کہا: میں پاک دامن ہوں، مجھ پر الزام عائد نہیں کیا جاسکتا۔ میں معاملہ فہم ہوں، مجھے سکھایا نہیں جاسکتا۔ ہم دونوں (خواتین)

چچازاد ہیں اور قریش اس بات سے بخوبی واقف ہیں۔

تحقیق وتخریج» حسن ①

اسے حاکم (المستدرک:۲/۳۶۱ وصححه ووافقه الذہبی) اور بیہقی (دلائل النبوہ:۲/۱۹۵۔۱۹۶) وغیر ہما نے بھی روایت کیا ہے۔
ابن تدرس کی توثیق حاکم وذہبی نے تصحیح حدیث کے ذریعے کردی ہے۔[حافظ ابن حجر نے کہا: ''وقد أخرجه أبويعلى بإسناد حسن'' (فتح الباری:۷/۱۳۴، نسخہ اخریٰ:۷/۱۶۹)]
نیز دیکھئے آنے والی حدیث:۳۲۴

تنبیہ: مسند بزار[۱/ ۶۸، ۲۱۲] (کشف الاستار:۳/۸۳۔۸۴، ح:۲۲۹۴)، میں اس روایت کا ایک ضعیف شاہد بھی ہے جسے بزار نے ''احسن الاسناد'' یا ''حسن الاسناد'' قرار دیا اور حافظ ابن حجر نے اس ضعیف شاہد کو ''باسناد حسن'' قرار دیا۔
(فتح الباری:۸/ ۳۸۷ قبل ح:۴۹۷۴)!!

[۳۲۴] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ، عَنِ ابْنِ تَدْرُسَ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُمْ قَالُوْا لَهَا: مَا أَشَدُّ مَا رَأَيْتِ الْمُشْرِكِيْنَ بَلَغُوْا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ قَعَدُوْا فِي الْمَسْجِدِ يَتَذَاكَرُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي آلِهَتِهِمْ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَامُوْا إِلَيْهِ، وَكَانُوْا إِذَا

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے لوگوں نے کہا: مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ تکلیف کون سی پہنچائی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: مشرکین مسجد میں بیٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ وہ ان کے خداؤں کے بارے میں باتیں کرتے ہیں، وہ اسی حالت میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو وہ اٹھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور وہ جو بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے

① ابن تدرس کی توثیق بذریعہ تصحیح حدیث ابن کثیر دمشقی رحمہ اللہ نے بھی کی ہے۔(دیکھئے مسند ابی بکر الصدیق:ص۲۹۱، ۲۹۲)
یاد رہے کہ امام مزی رحمہ اللہ وغیرہ نے سیدہ اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما کے شاگردوں میں ابن تدرس کا ذکر نہیں کیا بلکہ محمد بن مسلم بن تدرس کے دادا ''تدرس'' کا ذکر کیا ہے۔ ہمارے علم کے مطابق روایت مذکورہ کی تمام اسانید میں ''ابن تدرس'' ہے نہ کی ''تدرس''۔ اور راجح یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان سے مراد ''ابوالزبیر محمد بن مسلم بن تدرس'' ہیں جیسا کہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے اتحاف المہر ہ (۱۶/ ۸۴۸ ح ۲۱۳۰۱) میں صراحت کی ہے۔ نیز دیکھئے المعرفہ والتاریخ للفارسی (۲/۲۲)۔
اگر یہ ابوالزبیر ہیں اور راجح یہی معلوم ہوتا ہے تو پھر یہ روایت منقطع ہے۔ اگر یہ دوسرے راوی ہیں تو پھر ان کی توثیق حاکم، ذہبی، ابن کثیر اور ابن حجر عسقلانی نے بذریعہ تصحیح وتحسین حدیث کردی ہے۔
روایت مذکور کا مختصر حسن لذاتہ شاہد دلائل النبوہ للبیہقی (۲/ ۱۹۶) میں موجود ہے جو کہ اس مطول روایت سے بے نیاز کردیتا ہے۔ اس روایت کے راوی کثیر بن عبید صدوق ہیں، ان کی توثیق ابن حبان (الثقات: ۵/ ۳۳۰)، حاکم (المستدرک: ۶۷۲۹، ۷۶۴۳) اور ابن کثیر (مسند ابی بکر الصدیق: ص۵۹۲) نے بذریعہ تصحیح حدیث کردی ہے۔ ابوالحصین محمد بن الحسین بن حبیب الوادعی ثقہ ہیں۔[تنویر الحق]

سَـأَلُـوْا عَنْ شَيْءٍ صَدَقَهُمْ، فَقَالُوْا: أَلَسْتَ تَقُوْلُ كَـذَا وَكَـذَا فَقَالَ: بَلَى فَتَشَبَّثُوْا بِهِ بِأَجْمَعِهِمْ فَأَتَى الـصَّـرِيْـخُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقِيْلَ لَهُ: أَدْرِكْ صَاحِبَكَ فَخَرَجَ مِنْ عِنْدِنَا، وَإِنَّ لَهُ غَدَائِرَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَهُـوَ يَـقُـوْلُ: وَيْلَكُمْ أَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا أَنْ يَقُوْلَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ، قَالَ: فَلَهَوْا عَنْ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ وَأَقْبَلُوْا عَلَى أَبِي بَكْرٍ فَرَجَعَ إِلَيْـنَا أَبُوْ بَكْرٍ فَجَعَلَ لَا يَمَسُّ شَيْئًا مِنْ غَدَائِرِهِ إِلَّا جَـاءَ مَـعَـهُ وَهُـوَ يَـقُـوْلُ: تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ.

پوچھتے تھے آپ اس کی تصدیق فرماتے تھے۔ انہوں نے کہا: تم یہ اور یہ نہیں کہتے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''بالکل ضرور کہتا ہوں۔'' پھر انہوں نے آپ ﷺ پر اکٹھا حملہ کر دیا تو کسی نے پکار کر ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی، اپنے ساتھی کے پاس پہنچو۔ پھر وہ ہمارے پاس سے نکلے ہیں اور ان کے بالوں کی چوٹیاں تھیں، پھر وہ مسجد میں داخل ہوئے اور کہہ رہے تھے: تم سب ہلاک ہو جاؤ، کیا تم ایسے آدمی کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے میرا رب اللہ ہے، اور وہ تمہارے رب کی طرف سے واضح دلیلیں لے کر آ رہا ہے؟!

پھر وہ رسول اللہ ﷺ سے ہٹ کر ابوبکر رضی اللہ عنہ پر پل پڑے پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے، آپ رضی اللہ عنہ اپنی چوٹیوں میں سے جسے ہاتھ لگاتے تو بال اکھڑ کر ہاتھ میں آ جاتے اور وہ کہہ رہے تھے: اے ذوالجلال والاکرام! تُو برکتوں والا ہے۔

تحقیق وتخریج »» حسن [1]

اسے ابونعیم الاصبہانی نے بھی حلیۃ الاولیاء (۱/۳۰۱۔۳۰۲) میں حمیدی کی سند سے روایت کیا ہے۔ حافظ ابن حجر نے کہا: ''وقد أخرجه أبو يعلى بإسناد حسن مطولا'' (فتح الباری: ۷/۱۳۴، [نسخہ اخری: ۷/۱۶۹])

ابن تدرس کی توثیق کے لیے دیکھئے حدیث سابق: ۳۲۳

نیز شواہد کے لیے دیکھئے صحیح البخاری (۳۸۵۶) وغیرہ۔

[۳۲۵] حَـدَّثَـنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّـوْبَ السَّـخْتِيَـانِـيِّ، عَـنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهَا: يَا أَسْمَاءُ لَا تُوْكِي فَيُوْكَا عَلَيْكِ.

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: اے اسماء! اپنے تھیلے کو گرہ نہ لگانا (یعنی کنجوسی نہ کرنا) ورنہ تمہارے مال پر بھی گرہیں لگا دی جائیں گی۔ (یعنی اللہ تجھ پر بھی سختی کر دے گا)

---

[1] دیکھئے حاشیہ حدیث سابق (۳۲۳) [تنویر الحق]

تحقیق تخریج» صحیح

اسے ابوداود (۱۶۹۹۔۱۷۰۰) ترمذی (۱۹۶۰ وقال: ھذا حدیث حسن صحیح) اور نسائی (الکبریٰ: ۹۱۹۲) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

فائدہ: ابن ابی ملیکہ نے سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے سماع کی تصریح کردی ہے۔ (دیکھئے سنن ابی داود: ۱۶۹۹)
نیز دوسری سندوں کے لیے دیکھئے: صحیح البخاری (۱۴۳۳) اور صحیح مسلم (۱۰۲۹) وغیرہما

[**۳۲۶**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الْمُحَيَّاةِ، عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا قَتَلَ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوْسُفَ، عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ دَخَلَ الْحَجَّاجُ عَلَى أَسْمَاءَ إِبْنَةَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لَهَا: يَا أُمَّهْ إِنَّ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَوْصَانِي بِكِ، فَهَلْ لَكِ مِنْ حَاجَةٍ؟ قَالَتْ: مَالِيْ مِنْ حَاجَةٍ وَلَسْتُ لَكَ بِأُمٍّ وَلَكِنِّيْ أُمُّ الْمَصْلُوْبِ عَلَى رَأْسِ الثَّنِيَّةِ وَلَكِنِ انْتَظِرْ أُحَدِّثْكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: يَخْرُجُ مِنْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيْرٌ فَأَمَّا الْكَذَّابُ فَقَدْ رَأَيْنَاهُ تَعْنِي الْمُخْتَارَ وَأَمَّا الْمُبِيْرُ فَأَنْتَ فَقَالَ الْحَجَّاجُ: مُبِيْرٌ لِلْمُنَافِقِيْنَ.

ابوالمحیاہ (یحییٰ بن یعلیٰ التیمی) کی ماں سے روایت ہے کہ جب حجاج بن یوسف نے سیدنا عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تو حجاج، اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور کہا: اے اماں! امیر المومنین (عبدالملک بن مروان) نے مجھے تیرے بارے میں حکم دیا ہے، کیا تمہاری کوئی ضرورت ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: نہ میری کوئی ضرورت ہے اور نہ ہی میں تیری ماں ہوں۔ میں تو اس کی ماں ہوں جسے پہاڑی راستے پر سولی دی گئی ہے۔ لیکن ٹھہر! میں تجھے وہ حدیث سناتی ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی: ثقیف میں ایک کذاب اور ایک ہلاک کرنے والا نکلے گا۔ کذاب تو ہم نے دیکھ لیا یعنی مختار اور ہلاک کرنے والا تو ہے۔ حجاج نے کہا: منافقوں کے لیے ہلاک کرنے والا ہوں۔

تحقیق تخریج» حسن

اسے بیہقی نے دلائل النبوہ (۶/۴۸۱۔۴۸۲) میں روایت کیا ہے، مطبوعہ نسخہ ① میں ''عبید اللہ بن الزبیر الحمیر ی المکی'' ہے جبکہ درست یہ ہے کہ ان سے مراد عبداللہ بن الزبیر الحمیدی المکی ہیں۔ واللہ اعلم

[① تاریخ دمشق لابن عساکر (۶۹/۲۲) میں بیہقی ہی کی سند سے ''عبداللہ بن الزبیر الحمیدی المکی'' ہے اور یہی درست ہے۔/ معاذ]

نیز بخاری نے التاریخ الکبیر (۸/۴۱۶، میں حمیدی سے بعض اختلاف (ابوالحیاہ عن ابیہ کی سند) سے روایت کیا ہے۔
صحیح مسلم (۲۵۴۵) وغیرہ میں اس حدیث کے شواہد ہیں جن کے ساتھ یہ حسن ہے۔

[**۳۲۷**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

أَخُوْ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا مَعْشَرَ الْمُؤْمِنَاتِ لَا تَرْفَعَنَّ امْرَأَةٌ مِنْكُنَّ رَأْسَهَا قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ الْإِمَامُ رَأْسَهُ؛ مِنْ ضِيْقِ ثِيَابِ الرِّجَالِ.

نے فرمایا: ''اے مومنہ عورتو! تم میں سے کوئی عورت بھی امام کے سر اٹھا لینے سے پہلے اپنا سر نہ اٹھائے، مردوں کے کپڑوں کی تنگی کی وجہ سے۔''

تحقیق وتخریج » **سنده ضعيف**

اسے ابوداود (۸۵۱) وغیرہ نے عبداللہ بن مسلم اخی الزہری عن مولی اسماء بنت ابی بکر عن اسماء کی سند سے روایت کیا ہے اور یہ سند مبہم ومجہول راوی کی وجہ سے ضعیف ہے۔

اس باب میں صحیح مسلم (۴۴۱) اور صحیح البخاری (۳۶۲) وغیرہما کی حدیث اس روایت سے بے نیاز کر دیتی ہے، اس کا متن درج ذیل ہے: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا، مردوں نے ازاروں کی تنگی کی وجہ سے بچوں کی طرح اپنے ازار اپنی گردنوں میں باندھ رکھے تھے۔ تو ایک آدمی نے کہا: اے عورتو! مردوں کے اُٹھ جانے سے پہلے اپنے سر نہ اُٹھانا۔

۲۵: أَحَادِيْثُ أُمِّ كُلْثُوْمِ ابْنَةِ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ

ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ عنہا کی احادیث

[۳۲۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: أَخْبَرُوْنِي عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أُمِّهِ أُمِّ كُلْثُوْمِ بِنْتِ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الْكَاشِحِ.

ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بہترین صدقہ وہ ہے جو اس رشتہ دار پر کیا جائے جو دشمن ہو۔''

قَالَ سُفْيَانُ: وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ. قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: الْكَاشِحُ الْعَدُوُّ.

سفیان بن عیینہ نے کہا: میں نے یہ روایت زہری سے نہیں سنی ہے۔ حمیدی نے کہا: ''کاشح'' سے مراد دشمن ہے۔

تحقیق وتخریج » **سنده ضعيف**

اسے خزیمہ (الصحیح: ۲۳۸۶) حاکم (۱/ ۴۰۶ ح ۱۴۷۵، من حدیث الحمیدی، وصححہ علی شرط مسلم ووافقہ الذہبی) اور بیہقی (۷/ ۲۷) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔ اس سند میں وجہ ضعف یہ ہے کہ امام شہاب الزہری رحمہ اللہ کے سماع کی

تصریح موجود نہیں۔ واللہ اعلم

ایک صحیح حدیث میں آیا ہے کہ مسکین رشتہ دار کو صدقہ دینے کا دہرا ثواب ہے: صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی ہے۔

(دیکھئے آنے والی حدیث: ۸۲۵)

[۳۲۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ أَكْذِبَ أَهْلِي؟ قَالَ: لَا وَلَا يُحِبُّ اللَّهُ الْكَذِبَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسْتَصْلِحُهَا وَأَسْتَطِيبُ نَفْسَهَا قَالَ: لَا جُنَاحَ عَلَيْكَ.

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس آ کر ایک آدمی نے کہا: یارسول اللہ! اگر میں اپنی بیوی سے جھوٹ بولوں تو کیا مجھ پر کوئی گناہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں! اور اللہ جھوٹ نہیں پسند کرتا۔“ اس نے کہا: یارسول اللہ! کیا میں اس کے ساتھ صلح صفائی کے ذریعے سے اسے راضی کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تجھ پر کوئی گناہ نہیں۔“

تحقیق وتخریج» سنده ضعيف

اس روایت کی سند مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے، اس باب میں ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا کی صحیح حدیث اس ضعیف روایت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ (دیکھئے صحیح البخاری: ۲۶۹۲، صحیح مسلم: ۲۶۰۵)

[۳۳۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ بَنِي جَعْفَرٍ تُصِيبُهُمُ الْعَيْنُ أَفَأَسْتَرْقِي لَهُمْ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقُ الْقَدَرِ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ.

اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: یارسول اللہ! جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی اولاد کو نظر لگ جاتی ہے، کیا میں ان کے لیے دم دعا کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت رکھتی تو وہ یقیناً نظر ہوتی۔“

تحقیق وتخریج» صحيح

ترمذی (۲۰۵۹ وقال: ھذا حدیث حسن صحیح) ابن ماجہ (۳۵۱۰) اور طبرانی (الکبیر: ۱۴۳/۲۴، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے سفیان بن عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

ایوب السختیانی نے بھی ان کی متابعت کر رکھی ہے۔ (السنن الکبریٰ للنسائی: ۳۶۵/۴ ح ۷۵۳۷، [نسخہ اخریٰ: ۷۴۹۵])

[ابن عیینہ نے التمہید لابن عبدالبر (بشار: ۲۹۳/۲) میں سماع کی تصریح کر دی ہے اور یہ حمیدی کی ہی روایت ہے۔]

٢٦: أَحَادِيثُ أُمِّ هَانِي بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ

ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا کی احادیث

[٣٣١] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلٍ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ قَالَتْ: أَتَانِي يَوْمَ الْفَتْحِ حَمْوَانِ لِي فَأَجَرْتُهُمَا فَجَاءَ عَلِيٌّ يُرِيدُ قَتْلَهُمَا فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي قُبَّتِهِ بِالْأَبْطَحِ بِأَعْلَى مَكَّةَ فَلَمْ أَجِدْهُ وَوَجَدْتُ فَاطِمَةَ فَلَهِيَ كَانَتْ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ عَلِيٍّ فَقَالَتْ تُؤْوِينَ الْكُفَّارَ وَتُجِيرِينَهُمْ وَتَفْعَلِينَ وَتَفْعَلِينَ، فَلَمْ أَلْبَثْ أَنْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَلَى وَجْهِهِ رَهْجَةُ الْغُبَارِ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ اسْكُبِي لِي غُسْلًا فَسَكَبَتْ لَهُ غُسْلًا فِي جَفْنَةٍ لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَثَرِ الْعَجِينِ فِيهَا ثُمَّ سَتَرَتْ عَلَيْهِ بِثَوْبٍ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مَا رَأَيْتُهُ صَلَّاهَا قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجَرْتُ حَمْوَيْنِ لِي، وَإِنَّ ابْنَ أُمِّي عَلِيٌّ أَرَادَ قَتْلَهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَيْسَ ذَلِكَ لَهُ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ، وَأَمَّنَّا مَنْ أَمَّنْتِ.

ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فتح مکہ والے دن میرے دو دیور میرے پاس آئے تو میں نے انہیں پناہ دے دی پھر علی رضی اللہ عنہ آئے، وہ ان دونوں کو قتل کرنا چاہتے تھے تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی، آپ بالائی مکہ کے علاقے بطحاء میں خیمے میں تھے، پس میں نے آپ کو نہیں دیکھا اور فاطمہ کو دیکھا، وہ علی رضی اللہ عنہ سے بھی زیادہ مجھ پر سختی کرنے لگیں، انہوں نے فرمایا: کیا تُو کافروں کو پناہ دے رہی ہے اور تُو یہ کر رہی ہے، وہ کر رہی ہے؟ تھوڑی دیر کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے چہرۂ مبارک پر غبار کے اثرات تھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے فاطمہ! میرے نہانے کے لیے پانی رکھ دو۔'' پھر انہوں نے ایک برتن میں نہانے کا پانی رکھ دیا، گویا میں دیکھ رہی ہوں کہ اس میں (گوندھے ہوئے) آٹے کا اثرات تھے، پھر انہوں نے ایک پردہ تان لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل فرمایا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑے میں اشتمال کر کے آٹھ رکعت نماز پڑھی۔ میں نے یہ نماز پڑھتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پہلے کبھی دیکھا تھا اور نہ بعد میں۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے اپنے دو دیوروں کو پناہ دے رکھی ہے اور میرے ماں جائے بھائی علی رضی اللہ عنہ ان دونوں کو قتل کرنا چاہتے ہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے اس کا اختیار حاصل نہیں، ہم بھی انھیں پناہ دیتے ہیں جنھیں تُو نے

پناہ دی، ہم بھی انھیں امن دیتے ہیں جنھیں تُو نے امن دیا۔''

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے احمد (المسند: ۶/۴۲۳) ابن الجارود (المنتقی: ۱۰۵۵) اور طبرانی (الکبیر: ۲۴/۴۱۶، ۴۱۷ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے سفیان بن عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے۔[اسے ابن المنذر (الاوسط: ۱۱/۲۶۰) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔]

نیز سنن الترمذی (۱۵۷۹ ب وقال: ھذا حدیث حسن صحیح) میں اس کی دوسری سند بھی ہے اور بخاری (۳۵۷) ومسلم (۳۳۶) وغیرہم نے اسے ابوالنضر کی سند سے روایت کیا ہے۔

[۳۳۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ صَلَّى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ.

ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، میں نے فتح مکہ والے دن رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے ایک کپڑے میں اشتمال کرتے ہوئے آٹھ رکعتیں پڑھیں۔

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے ابن ماجہ (۱۳۷۹) اور احمد (المسند: ۶/۳۴۲، ۴۲۵) وغیرہما نے یزید بن ابی زیاد (ضعیف راوی) کی سند سے روایت کیا ہے۔لہٰذا یہ سند ضعیف ہے۔

یہی حدیث ابن عبداللہ بن الحارث نے بھی عبداللہ بن الحارث سے بیان کی ہے۔(صحیح مسلم: ۳۳۶/۸۱)

لہٰذا یہ حدیث بھی اس متابعت کے ساتھ صحیح ہے۔[اشتمال کی تعریف کے لیے دیکھئے الاتحاف الباسم: ص ۲۸۴]

[۳۳۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْكَرِيْمِ أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ وَلَمْ يَقُلْ لَنَا فِيهِ سَمِعْتُ قَالَ: سَأَلْتُ عَنْ صَلَاةِ الضُّحَى فِيْ إِمَارَةِ عُثْمَانَ وَأَصْحَابُ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ مُتَوَافِرُوْنَ فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا أَثْبَتَ لِيْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا أُمُّ هَانِئٍ قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ صَلَّاهَا مَرَّةً وَاحِدَةً يَوْمَ

سیدنا عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دور میں نماز چاشت کے بارے میں پوچھا تو کسی نے بھی نہیں بتایا، سوائے ام ہانی رضی اللہ عنہا کے، حالانکہ اس وقت بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود تھے۔ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے آپ ﷺ کو صرف ایک دفعہ فتح مکہ کے دن نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، آپ ﷺ نے ایک کپڑے میں اشتمال کرکے آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ پھر میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث سنائی تو انہوں نے

الْـفَتْحِ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ .

قَـالَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَـقَـالَ: إِنْ كُـنْـتُ لَأَمُرُّ عَلَى هَذِهِ الْآيَةِ ﴿يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ﴾ (۳۸/ ص:۱۸) فَأَقُوْلُ: أَيُّ صَلَاةٍ صَلَاةُ الْإِشْرَاقِ فَهَذِهِ صَلَاةُ الْإِشْرَاقِ .

فرمایا: میں اس آیت کی تلاوت کرتا ہوں: ''جو شام اور اشراق کے وقت تسبیح کرتے ہیں۔''

تو میں کہتا ہوں کہ نمازِ اشراق کیا ہے: پس یہ نمازِ اشراق ہے۔

تحقیق و تخریج » سنده ضعیف

اسے طبرانی (الکبیر: ۲۴/ ۴۲۵) نے بھی ابوامیہ عبدالکریم بن ابی المخارق کی سند سے روایت کیا ہے۔

ابوامیہ جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف راوی ہے۔ (دیکھئے ماہنامہ الحدیث حضرو: ۹ ص ۱۴)

۲۷: أَحَادِيْثُ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ امْرَأَةِ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ

عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی بیوی خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا کی احادیث

[۳۳۴] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِبْـرَاهِيْـمُ بْـنُ مَيْسَـرَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي سُوَيْدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ: زَعَمَتِ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ خَـوْلَةُ إِبْـنَةُ حَـكِيْـمِ امْـرَأَةُ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ خَـرَجَ وَهُوَ مُحْتَضِنٌ أَحَدَ ابْنَيِ ابْـنَتِهِ وَهُـوَ يَـقُـوْلُ: وَالـلَّـهِ إِنَّـكُمْ لَتُجَهِّلُوْنَ، وَتُـجَـبِّـنُوْنَ، وَتُبَخِّلُوْنَ، وَإِنَّكُمْ لَمِنْ رَيْحَانِ اللَّهِ وَإِنَّ آخِرَ وَطْأَةٍ وَطِئَهَا رَبُّ الْعَالَمِيْنَ بِوَجٍّ .

سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی نیک سیرت بیوی سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ نے اپنے کسی نواسے کو گود میں اٹھائے سینے سے لگا رکھا تھا اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''اللہ کی قسم! تم انسان کو ضرور نا سمجھ، بزدل اور کنجوس بنا دیتے ہو اور بے شک تم اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہو، اور بے شک اللہ رب العالمین نے (رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں) کفار کی آخری گرفت و سزا مقام وج پر فرمائی۔''

تحقیق و تخریج » سنده ضعیف

اسے ترمذی (۱۹۱۰، وقال: ولا نعرف لعمر بن عبد العزيز سماعًا من خولة) احمد (المسند: ۶/ ۴۰۹) اور طبرانی (الکبیر: ۲۴/ ۲۳۹-۲۴۰) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

یہ روایت عمر بن عبدالعزیز اور خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا کے درمیان انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔[1]

[۳۳۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ إِنْسَانَ يَعْنِي ابْنَ إِنْسَانَ بَطْنٌ مِنَ الْعَرَبِ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِرَبِّهِ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ: إِنَّ وَجَّ مُقَدَّسٌ مِنْهُ عَرَجَ الرَّبُّ إِلَى السَّمَاءِ يَوْمَ قَضَى خَلْقَ الْأَرْضِ.

کعب الاحبار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ (طائف کی وادی) وجّ مقدس ہے، اس سے رب تعالیٰ نے آسمان کی طرف عروج فرمایا جس دن اُس نے زمین کی تخلیق مکمل کر لی تھی۔

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: وَجُّ بِالطَّائِفِ.

حمیدی نے فرمایا: وجّ طائف میں ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده ضعیف

اسے عبداللہ بن عبدربہ مجہول الحال راوی ہے، اسے ہمارے علم کے مطابق صرف ابن حبان نے ہی ثقہ قرار دیا ہے۔
محمد بن عبداللہ بن انسان: لین (یعنی ضعیف) ہے۔ (دیکھئے تقریب التہذیب: ۶۰۰۱)

---

[1] اس ضعیف روایت سے درج ذیل صحیح روایات بے نیاز کر دیتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''إن الولد مبخلة مجبنة محزنة'' بے شک اولاد بندے کو بخیل بنا دیتی ہے، بزدل بنا دیتی ہے، اور غمگین کر دیتی ہے۔ (مستدرک حاکم: ۳/۱۶۴ ح ۴۷۷۱ وسندہ حسن) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ريح الولد من ريح الجنة'' بچے کی خوشبو جنت کی خوشبوؤں میں سے ہے۔ (النفقة على العيال لابن ابی الدنيا: ۲۳۱ وسندہ حسن) [تنویر الحق]

۲۸: أَحَادِيْثُ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ الْعَاصِ

ام خالد بنت خالد بن العاص رضی اللہ عنہا کی احادیث

[۳۳۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ: سَمِعْتُ أُمَّ خَالِدٍ بِنْتَ خَالِدٍ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

سیدہ ام خالد بنت خالد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو عذابِ قبر سے (اللہ کی) پناہ مانگتے ہوئے سنا۔

قَالَ مُوْسَى وَلَمْ أَسْمَعْ مِنْ أَحَدٍ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَهَا.

موسیٰ بن عقبہ رحمہ اللہ نے کہا: میں نے اُم خالد کے سوا کسی صحابی سے کچھ نہیں سنا۔

تحقیق وتخریج » **سنده صحيح**

اسے بخاری (۶۳۶۴ عن الحمیدی) نے بھی روایت کیا ہے۔

[۳۳۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيْدٍ السَّعِيْدِيُّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ قَالَتْ: قَدِمْتُ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَأَنَا جُوَيْرِيَةٌ فَكَسَانِي رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ خَمِيصَةً لَهَا أَعْلَامٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ الْأَعْلَامَ بِيَدِهِ، وَيَقُوْلُ سَنَاهُ سَنَاهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي حَسَنٌ حَسَنٌ.

ام خالد بنت خالد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں سرزمین حبشہ سے واپس آئی اور میں چھوٹی بچی تھی، پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے دھاری دار چادر پہنائی۔ آپ ﷺ نے (دھاریوں پر) ہاتھ رکھا اور فرمایا: ''سناہ سناہ''۔ ابو بکر حمیدی نے ''سناہ'' کی تشریح میں فرمایا: یعنی خوبصورت ہے خوبصورت ہے۔

تحقیق وتخریج » **سنده صحيح**

اسے بخاری (۳۸۷۴ عن الحمیدی) نے بھی روایت کیا ہے۔

[''سناہ'' حبشی زبان کا لفظ ہے۔ حبشہ موجودہ زمانے میں ایتھوپیا/اریٹریا کو کہا جاتا ہے۔/ معاذ]

۲۹: اَحَادِيْثُ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ

ام الفضل بنت الحارث رضی اللہ عنہا کی احادیث

[۳۳۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُمِّهِ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ ﴿وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا﴾ (۷۷/ المرسلٰت:۱)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی والدہ ام الفضل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب (کی نماز) میں والمرسلات عرفاً (سورۂ مرسلات) پڑھتے ہوئے سنا۔

فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ فَإِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ تَمَّامُ بْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: مَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَطُّ ذَكَرَ تَمَّامًا، مَا قَالَ لَنَا إِلَّا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّهِ.

[سفیان بن عیینہ سے کہا گیا کہ لوگ اس سند میں تمام بن عباس کا ذکر کرتے ہیں۔ تو انھوں نے کہا: میں نے امام زہری کو کبھی اس سند میں تمام بن عباس کا ذکر کرتے نہیں سنا۔ انھوں نے جب بھی ہمیں یہ حدیث بیان کی تو ابن عباس عن امہ کے واسطہ سے بیان کی ہے۔]

تحقیق وتخریج » **صحیح (متفق علیہ)**

اسے بخاری (۴۴۲۹) مسلم (۴۶۲) اور ترمذی (۳۰۸ وقال: حدیث حسن صحیح) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۳۳۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَيْرًا مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ: شَكَّ النَّاسُ فِي صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِإِنَاءٍ فِيْهِ لَبَنٌ فَشَرِبَ.

ام الفضل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عرفات کے دن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے بارے میں شک کیا، پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس برتن میں دودھ بھیجا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے پیا۔

وَكَانَ سُفْيَانُ رُبَمَا قَالَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ يَشُكُّ النَّاسُ فِيْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ عَرَفَةَ

حمیدی کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ کبھی یہ الفاظ بیان کرتے کہ لوگوں نے عرفہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے

فَـأَرْسَـلَـتْ إِلَيْهِ أُمَّ الفَضْلِ ، فَإِذَا وُقِّفَ عَلَيْهِ قَالَ: هُوَ عَنْ أُمِّ الفَضْلِ .

بارے میں شک کیا تو ام فضل رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دودھ کا برتن بھیجا۔ حمیدی کہتے ہیں کہ جب سفیان بن عیینہ کو ٹوکا جاتا تو پھر وہ ''عن ام الفضل'' کا اضافہ کرتے تھے۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے بخاری (۵۶۰۴ عن الحمیدی) اور مسلم (۱۱۲۳) نے بھی روایت کیا ہے۔

۳۰: أَحَادِيثُ أُمِّ أَيُّوبَ الأَنْصَارِيَّةِ

اُم ایوب الانصاریہ رضی اللہ عنہا کی احادیث

[۳۴۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيْدَ: أَخْبَرَنِي أَبِي ، أَنَّ أُمَّ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيَّةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: نَزَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ فَتَكَلَّفْنَا لَهُ طَعَامًا فِيْهِ مِنْ بَعْضِ هَذِهِ الْبُقُوْلِ فَكَرِهَهُ وَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: كُلُوْا فَإِنِّيْ لَسْتُ كَأَحَدِكُمْ إِنِّيْ أَكْرَهُ أَنْ أُوْذِيَ صَاحِبِيْ.

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: قَالَ سُفْيَانُ: وَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ فِي النَّوْمِ ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ هَذَا الَّذِيْ يُحَدَّثُ بِهِ عَنْكَ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ بَنُوْ آدَمَ فَقَالَ: حَقٌّ .

ام ایوب الانصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مہمان بنے تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پُر تکلف کھانا تیار کیا، جس میں یہ لہسن پیاز بھی تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسند فرمایا اور اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ''تم کھاؤ، میں تمہارے جیسا نہیں ہوں، میں ناپسند کرتا ہوں کہ اپنے ساتھی (فرشتوں) کو تکلیف پہنچاؤں۔''

سفیان نے کہا: اور میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ حدیث جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی جاتی ہے کہ فرشتوں کو بھی اسی چیز سے تکلیف ہوتی ہے جس سے اولادِ آدم کو تکلیف ہوتی ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ حق ہے۔''

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے ترمذی (۱۸۱۰، وقال: ھذا حدیث حسن صحیح غریب) ابن ماجہ (۳۳۶۴) احمد (المسند: ۶/۴۳۳،۴۶۲) ابن خزیمہ (الصحیح: ۱۶۷۱) ابن حبان (الاحسان: ۲۰۹۰) اور ابن عبدالبر (التمہید: ۶/ ۴۱۸ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے سفیان بن عیینہ کی سند سے بیان کیا ہے۔

ابو یزید المکی ثقہ ہیں، انہیں ابن حبان، ترمذی، ابن خزیمہ، حاکم اور ذہبی نے ثقہ قرار دیا ہے۔ (دیکھئے حدیث:۲۴، ۳۴۸)

[۳۴۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِي يَزِيْدَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُوْلُ: نَزَلْتُ عَلَى أُمِّ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيَّةِ فَأَخْبَرَتْنِي أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ أَيَّهَا قَرَأْتَ أَصَبْتَ.

ابو یزید المکی سے روایت ہے کہ میں ام ایوب الانصاریہ رضی اللہ عنہا کے پاس مہمان بنا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے، تو جس قراءت پر بھی پڑھے گا تو تو درست ہوگا۔''

تحقیق و تخریج» سندہ صحیح

اسے احمد (المسند: ۶/۴۳۳، ۴۶۳، ۴۶۴) وغیرہ نے بھی سفیان بن عیینہ سے روایت کیا ہے۔

۳۱: أَحَادِيْثُ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ نَسِيبَةِ خَدِيْجَةَ

ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کی رشتہ دار امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا کی احادیث

[۳۴۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ أُمَيْمَةَ بِنْتَ رُقَيْقَةَ تَقُوْلُ: بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي نِسْوَةٍ فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَأَطَقْتُنَّ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَرْحَمُ بِنَا مِنْ أَنْفُسِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَايِعْنَا فَقَالَ إِنِّي لَا أُصَافِحُكُنَّ إِنَّمَا قَوْلِي لِمِائَةِ امْرَأَةٍ كَقَوْلِي لِامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ.

سیدہ اُمیمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے دیگر عورتوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جتنی تمھاری استطاعت اور طاقت ہو۔'' (اُمیمہ فرماتی ہیں کہ) اللہ اور اس کا رسول ہم پر ہماری جانوں سے زیادہ مہربان ہیں۔ اے اللہ کے رسول! (ہاتھ بڑھایئے اور) آپ ہماری بیعت فرمائیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہارے ساتھ بالکل مصافحہ نہیں کروں گا۔ ایک سو عورتوں کے لیے میری وہی بات ہے جو ایک عورت کے لیے ہے۔''

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قِيْلَ لِسُفْيَانَ فَإِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ فِيْهِ أُمَيْمَةُ بِنْتُ رُقَيْقَةَ نَسِيْبَةُ خَدِيْجَةَ فَقَالَ سُفْيَانُ هِيَ نَسِيْبَةُ خَدِيْجَةَ وَلَمْ يَقُلْهُ لَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ.

حمیدی کہتے ہیں: سفیان بن عیینہ سے کہا گیا کہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اُمیمہ بنت رُقیقہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی رشتہ دار ہیں۔ تو سفیان نے کہا: جی ہاں! وہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی رشتہ دار ہیں مگر ہمیں یہ بات محمد بن المنکدر نے بیان نہیں کی۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے ترمذی (۱۵۹۷، وقال: هذا حديث حسن صحيح) ابن ماجه (۲۸۷۴) اور طبرانی (الكبير: ۱۸۷/۲۴، من حديث الحميدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے موطأ امام مالک (روایہ یحییٰ بن یحییٰ: ۹۸۲/۲ ح: ۱۹۰۸)

۳۲: أَحَادِيثُ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ
ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا کی احادیث

[۳۴۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: أَرْسَلَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ إِلَى الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ أَسْأَلُهَا عَنْ وُضُوءِ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَهَا فَأَتَيْتُهَا فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ إِنَاءً يَكُوْنُ مُدًّا أَوْ مُدًّا وَرُبُعًا بِمُدِّ ابْنُ هِشَامٍ فَقَالَتْ بِهٰذَا كُنْتُ أُخْرِجُ لِرَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ الْوَضُوْءَ فَيَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا الْإِنَاءَ، ثُمَّ يُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْثِرُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَيَغْسِلُ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ يَمْسَحُ بِرَأْسِهِ مُقْبِلًا وَمُدْبِرًا، وَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَتْ: وَقَدْ جَاءَنِي ابْنُ عَمٍّ لَكَ فَسَأَلَنِي عَنْهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: مَا عَلِمْتُ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا غَسْلَيْنِ وَمَسْحَيْنِ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَوَصَفَ لَنَا سُفْيَانُ الْمَسْحَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى قَرْنَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا إِلَى جَبْهَتِهِ، ثُمَّ رَفَعَهُمَا وَوَضَعَهُمَا عَلَى قَرْنَيْهِ مِنْ وَسَطِ رَأْسِهِ، ثُمَّ مَسَحَ إِلَى قَفَاهُ.

عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب سے روایت ہے کہ مجھے علی بن حسین (بن ابی طالب رحمہ اللہ) نے ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو (کی تفصیل) پوچھنے کے لیے بھیجا اور آپ اُن کے پاس وضو کیا کرتے تھے۔ پھر میں جب ان کے پاس گیا تو انہوں نے میرے سامنے ابن ہشام کے مد کے مطابق ایک مد یا مد اور چوتھائی مد والا ایک برتن نکالا، پھر فرمایا: میں اس برتن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو کا پانی لاتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم برتن میں ہاتھ داخل کرنے سے پہلے انہیں تین دفعہ دھوتے تھے پھر تین تین دفعہ کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے تھے۔ اور اپنا چہرہ تین دفعہ دھوتے پھر دونوں ہاتھ (کہنیوں) تک تین تین دفعہ دھوتے تھے، پھر سر کا مسح کرتے تھے، آگے سے ہاتھ پیچھے لے آتے اور پیچھے سے آگے لے جاتے تھے اور اپنے پاؤں تین تین دفعہ دھوتے تھے۔ انہوں نے کہا: تمہارے چچا کے بیٹے یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے بارے میں پوچھا تھا تو میں نے انہیں بتا دیا تھا، پھر انہوں نے کہا: میں تو کتاب اللہ میں دو (اعضاء کا) دھونا اور دو کا مسح پاتا ہوں۔

قَـالَ سُـفْيَانُ: وَكَانَ ابْنُ عَـجْلَانَ حَدَّثَنَاهُ أَوَّلًا عَنِ ابْـنِ عَـقِيْلٍ، عَنِ الرُّبَيِّعِ فَزَادَ فِي الْمَسْحِ قَالَ: ثُمَّ مَسَـحَ مِـنْ قَـرْنَيْهِ عَلَى عَارِضَيْهِ حَتَّى بَلَغَ طَرَفَ لِـحْيَتِهِ، فَلَمَّا سَأَلْنَا ابْنَ عَقِيْلٍ عَنْهُ، لَمْ يَصِفْ لَنَا فِي الْـمَسْـحِ الْعَارِضَيْنِ، وَكَانَ فِيْ حِفْظِهِ شَيْءٌ فَكَرِهْتُ أَنْ أُلَقِّنَهُ.

سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ ابن عجلان نے پہلے پہل جب ہمیں یہ حدیث ابن عقیل عن ربیع کی سند سے بیان کی تو اس میں مسح کا بھی اضافہ بیان کیا اور کہا: پھر آپ ﷺ نے سر کی دونوں چوٹیوں سے اپنی کنپٹیوں کا مسح کیا۔ یہاں تک کہ جبڑوں تک پہنچے۔ سفیان کہتے ہیں کہ پھر جب ہم نے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے اس بارے میں سوال کیا تو انھوں نے کنپٹیوں کے مسح کا ذکر نہیں کیا۔ اور ابن عقیل کا حافظہ کمزور تھا۔ تو میں نے یہ بات پسند نہیں کی کہ اسے تلقین کروں۔

تحقیق تخریج» سنده ضعيف

اسے ابوداود (۱۲۶۔۱۳۱) ترمذی (۳۳۔۳۴ وقال: ھذا حدیث حسن) ابن ماجہ (۴۱۸، ۴۳۸، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۵۸) اور طبرانی (الکبیر: ۲۴/ ۲۶۷۔۲۶۸ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے عبداللہ بن محمد بن عقیل کی سند سے روایت کیا ہے۔

یہ سند ابن عقیل کی وجہ سے ضعیف ہے، اسے جمہور محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۳۳: أَحَادِيْثُ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مُحْصَنٍ الْأَسَدِيَّةِ أَسَدِ خُزَيْمَةَ

اسد خزیمہ (قبیلے) کی ام قیس بنت محصن الاسدیہ رضی اللہ عنہا کی احادیث

[۳۴۴] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعْتُ الـزُّهْـرِيَّ: أَخْبَـرَنِي عُبَيْدُاللّهِ بْنُ عَبْدِاللّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّـهُ سَـمِـعَ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مُحْصَنٍ الْأَسَدِيَّةَ تَقُوْلُ: دَخَـلْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّهِ ﷺ بِـابْنٍ لِي لَمْ يَأْكُلِ الـطَّـعَـامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّهِ ﷺ بِمَاءٍ فَرَشَّهُ عَلَيْهِ.

ام قیس بنت محصن الاسدیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اپنا (شیرخوار) بچہ لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی، اس نے ابھی تک کھانا کھانا شروع نہیں کیا تھا، پھر اس نے آپ ﷺ پر پیشاب کر دیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوا کر اس پر چھڑک دیا۔

تحقیق تخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۲۲۳) مسلم (۲۸۷) اور ابونعیم (المستخرج: ۱/ ۳۴۶ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٣٤٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتِ مُحْصَنٍ تَقُوْلُ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ بِابْنٍ لِيْ وَقَدْ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: عَلَى مَا تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُمْ بِهَذَا الْعِلَاقِ؟ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ، فَإِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ يُسَعَّطُ مِنَ الْعُذْرَةِ، وَيَلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ.

ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اپنا بیٹا لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی، جس کے تالو کو میں نے حلق کی بیماری کی وجہ سے دبایا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنی اولاد کا حلق اور تالو کیوں دباتی ہو؟ اس عود ہندی (ایک لکڑی) کو استعمال کرو، اس میں سات (بیماریوں کی) شفائیں ہیں: حلق کے لیے ناک میں دوائی ڈالی جاتی ہے اور نمونیے میں اس کا استعمال مفید ہے۔''

قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَسَّرَ لَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ اثْنَيْنِ وَلَمْ يُفَسِّرْ لَنَا خَمْسَةً قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: الْعُوْدُ الْهِنْدِيُّ هُوَ الْقُسْطُ.

زہری نے کہا: عبید اللہ بن عبد اللہ نے ہمیں دو چیزیں بتائی تھیں اور باقی پانچ چیزیں نہیں بتائی تھیں۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۵۶۹۲) اور مسلم (۲۲۱۴) نے بھی روایت کیا ہے۔

٣٤: أَحَادِيْثُ أُمِّ كُرْزٍ الْخُزَاعِيَّةِ

ام کرز الخزاعیہ رضی اللہ عنہا کی احادیث

[٣٤٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيْدَ: أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ سِبَاعَ بْنَ ثَابِتٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ كُرْزٍ الْكَعْبِيَّةَ تَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَقُوْلُ: عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ لَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ أَمْ إِنَاثًا.

ام کرز کعبیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''لڑکے کی طرف سے عقیقہ میں دو بکریاں ہیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہے، وہ مذکر ہوں خواہ مونث ہوں، یہ بات تمھارے لیے باعث نقصان نہیں۔''

تحقیق و تخریج » صحیح

اسے ابوداود (۲۸۳۵) ابن ماجہ (۳۱۶۲) احمد (المسند: ۶/۳۸۱) ابن حبان (الاحسان: ۵۲۸۸) اور ابن عبدالبر (التمہید: ۴/۳۱۵ من حدیث الحمیدی) نے سفیان بن عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے اور یہ سند حسن ہے، لیکن امام احمد وغیرہ نے اسے وہم قرار دیا ہے۔ اسے دوسری سند سے امام احمد (المسند: ۶/۳۸۱) اور ابوداود (۲۸۳۶) وغیرہما نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی (۱۵۱۶) نے فرمایا: ''هذا حديث حسن صحيح''۔

[۳۴۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ: أَخْبَرَنِيْ عَطَاءُ بْنُ أَبِيْ رَبَاحٍ أَنَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ مَيْسَرَةَ الْفِهْرِيَّةِ مَوْلَاتَهُ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ أُمَّ كُرْزٍ الْخُزَاعِيَّةَ تَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: فِي الْعَقِيْقَةِ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافَأَنِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ.

اُم کرز الخزاعیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عقیقہ کے بارے میں فرمایا: ''بچے کی طرف سے ایک جیسی دو بکریاں ہیں اور بچی کی طرف سے ایک بکری ہے۔''

تحقیق و تخریج » صحیح

اسے ابوداود (۲۸۳۴) نسائی (۴۲۲۱) اور ابن عبدالبر (التمہید: ۴/۳۱۵ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے، نیز دیکھئے حدیث سابق: ۳۴۶

[۳۴۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ يَزِيْدَ: أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ أَنَّهُ سَمِعَ سِبَاعَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أُمَّ كُرْزٍ الْخُزَاعِيَّةَ تَقُوْلُ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِالْحُدَيْبِيَةِ أَطْلُبُ مِنْهُ مِنْ لُحُوْمِ الْهَدْيِ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: أَقِرُّوا الطَّيْرَ عَلَى مَكِنَاتِهَا.

ام کرز الخزاعیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں حدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی، میں آپ ﷺ سے قربانی کا گوشت مانگنا چاہتی تھی، پھر میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: [پرندہ جہاں بیٹھا ہوا ہو، اسے وہیں رہنے دو۔ بدشگونی لینے کے لیے اسے نہ اُڑاؤ۔]

تحقیق و تخریج » سندہ حسن [1]

اسے ابوداود (۲۸۳۵) ابن حبان (الاحسان: ۶۰۹۳) اور حاکم (المستدرک: ۴/۲۳۷۔۲۳۸ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔ حاکم اور ذہبی دونوں نے صحیح قرار دیا ہے۔

---

[1] دیکھئے مختصر المزنی (۸/۳۹۳) من طریق ابن علیہ عن عبیداللہ بن ابی یزید۔ [تنویر الحق]

[۳۴۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيْدَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ سِبَاعَ بْنَ ثَابِتٍ يُحَدِّثُ: أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ كُرْزٍ تَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَقُوْلُ: ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ .

ام کرز الخزاعیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نبوت ختم ہوگئی ہے اور مبشرات (بشارت اور خوشخبری والے خواب) رہ گئے ہیں۔''

وَكَانَ سُفْيَانُ يُحَدِّثُ بِهَذَا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلٌ زَمَانًا، ثُمَّ حَدَّثَ بِهِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سِبَاعٍ عَنْ أُمِّ كُرْزٍ، وَذَكَرَ أَنَّهُ كَانَ يَتْرُكُ إِسْنَادَهُ حَتَّى أَثْبَتَهُ بَعْدُ .

حمیدی کہتے ہیں: سفیان بن عیینہ اس روایت کو عبید اللہ بن ابی یزید کی سند سے ایک زمانے تک مرسل بیان کرتے رہے، پھر وہ اسے عبید اللہ بن یزید عن ابیہ عن سباع عن ام کرز کی سند سے بیان کرتے تھے۔ انھوں نے ذکر کیا کہ وہ اس کی سند چھوڑ دیتے تھے۔ بعد میں وہ اسے باسند بیان کرتے تھے۔

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے ابن ماجہ (۳۸۹۶) ابن حبان (الاحسان: ۶۰۱۵) اور ابن عبدالبر (التمہید: ۵/ ۵۷ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن لذاتہ ہے یہ حدیث شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔

[بسم الله الرحمن الرحيم]

[أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زَيْدِ الْمُؤَدِّبُ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، وَأَنَا أَسْمَعُ فِيْ سَنَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِيْـنَ وَأَرْبَـعِـمِـائَةٍ فَـأَقَرَّ بِهِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُوْ عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الصَوَّافُ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ].

۳۵: أَحَادِيْثُ أُمِّ حَرَامٍ

اُم حرام رضی اللہ عنہا کی حدیث

[۳۵۰] حَـدَّثَـنَـا الْـحُـمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَـاوِيَةَ: حَـدَّثَـنَـا هِلَالُ بْـنُ مَيْـمُوْنٍ الْجُهَنِيُّ الـرَّمْـلِيُّ، عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادٍ أَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ أُمِّ حَـرَامٍ قَـالَـتْ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ غُـزَاةَ الْبَحْرِ لِـلْـمَـائِدِ أَجْـرُ شَهِـيْـدٍ، وَلِـلْغَرِقِ أَجْرُ شَهِيْدَيْنَ قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَـجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ، قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا مِنْهُمْ فَغَزَتِ الْبَـحْـرَ فَـلَـمَّـا خَـرَجَتْ رَكِبَتْ دَابَتَهَا فَسَقَطَتْ فَمَاتَتْ.

ام حرام رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بحری مجاہدین کا ذکر کیا تو فرمایا: ''جس شخص کا سمندر میں سر چکرائے اور جی متلائے تو اس کے لیے ایک شہید کا اجر و ثواب ہے اور جو پانی میں ڈوب جائے تو اس کے لیے دو شہیدوں کا اجر و ثواب ہے۔'' ام حرام رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کہا: یارسول اللہ! آپ ﷺ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ میں بھی ان میں سے ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! تُو اسے ان میں شامل فرما دے۔'' پھر انہوں نے سمندری جہاد میں حصہ لیا، پھر جب غزوے کے لیے نکلیں تو سواری پر سوار ہو کر گر پڑیں اور شہادت سے سرفراز ہو گئیں۔

تحقیق و تخریج » **سندہ حسن**

اسے ابوداود (۲۴۹۳) بیہقی (الکبریٰ: ۴/ ۳۳۵) اور طبرانی (الکبیر: ۲۵/ ۱۳۳۔۱۳۴) نے بھی روایت کیا ہے۔

٣٦: حَدِيْثُ أُمِّ شَرِيْكٍ
ام شریک رضی اللہ عنہا کی حدیث

[٣٥١] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ الْحَجَبِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ: أَخْبَرَتْنِي أُمُّ شَرِيْكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الْأَوْزَاغِ.

ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں چھپکلیوں کو قتل کرنے کا حکم دیا۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (٣٣٠٧) مسلم (٢٢٣٧) اور ابن عبدالبر (التمہید: ١٥/١٨٦، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

٣٧: حَدِيْثُ بُقَيْرَةَ
بُقیرہ رضی اللہ عنہا کی حدیث

[٣٥٢] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ بُقَيْرَةَ امْرَأَةِ الْقَعْقَاعِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: يَا هٰؤُلَاءِ إِذَا سَمِعْتُمْ بِجَيْشٍ قَدْ خُسِفَ بِهِ قَرِيْبًا فَقَدْ أَظَلَّتِ السَّاعَةُ.

سیدنا قعقاع بن ابی حدرد الاسلمی رضی اللہ عنہ کی بیوی بقیرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا: ”اے لوگو! جب تم ایک لشکر کے بارے میں سنو کہ وہ قریب ہی دھنسا دیا گیا ہے تو (سمجھ لو کہ) قیامت قریب آ گئی ہے۔“

تحقیق وتخریج» سندہ حسن

اسے احمد (المسند: ٦/٣٧٨-٣٧٩) وغیرہ نے بھی محمد بن اسحاق بن یسار سے روایت کیا ہے۔

٣٨: أَحَادِيْثُ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ

بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا کی احادیث

[٣٥٣] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَ: تَذَاكَرَ أَبِيْ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ مَا يُتَوَضَّأُ مِنْهُ، فَذَكَرَ عُرْوَةُ مَسَّ الذَّكَرِ، فَقَالَ أَبِيْ: إِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ مَا سَمِعْتُ بِهِ قَالَ عُرْوَةُ: بَلٰى، أَخْبَرَنِيْ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ أَنَّهُ سَمِعَ بُسْرَةَ بِنْتَ صَفْوَانَ تَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ فَقُلْتُ لِمَرْوَانَ فَإِنِّيْ أَشْتَهِيْ أَنْ تُرْسِلَ إِلَيْهَا، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا، وَأَنَا شَاهِدٌ رَجُلًا، أَوْ قَالَ حَرَسِيًّا فَجَاءَ الرَّسُوْلُ مِنْ عِنْدِهَا فَقَالَ: إِنَّهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ.

عبداللہ بن ابی بکر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میرے والد اور عروہ بن زبیر نے آپس میں مذاکرہ کیا کہ کس چیز سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، پھر عروہ نے ذکر چھونے کا ذکر کیا تو میرے والد نے کہا: اس چیز کے بارے میں تو میں نے کچھ بھی نہیں سنا۔ عروہ نے کہا: بلکہ ضرور مجھے مروان بن حکم (ابن ابی العاص الاموی) نے حدیث بیان کی، انھوں نے بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا سے سنا، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص اپنے ذکر کو ہاتھ لگائے تو وضو کرے۔'' پھر میں نے مروان سے کہا: میں چاہتا ہوں کہ آپ اُن (بسرہ رضی اللہ عنہا) کے پاس کوئی آدمی (تصدیق کے لیے) بھیجیں تو انھوں نے میری حاضری میں ایک آدمی یا سپاہی بھیجا پھر اس نے آ کر بتایا کہ وہ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے ذکر کو چھوئے تو وضو کرے۔''

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے نسائی (٤٤٥) شافعی (المسند ص١٢) احمد (المسند :٦/٤٠٦۔٤٠٧) اور ابن عبدالبر (التمہید : ١٧/ ١٨٦۔١٨٧، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے موطا امام مالک (روایۃ یحییٰ بن یحییٰ ١/٤٢ ح ٨٨، روایۃ ابن القاسم :٣٠٤) اور سنن ابی داود (١٨١) وغیرہما۔

اسے ابن الملقن نے ''سند ثابت'' (یعنی صحیح) قرار دیا ہے۔ (تحفۃ المحتاج: ١/١٥١ ح ٢٥)

اس روایت کے بارے میں پانچ باتیں بہت اہم ہیں:

١: عروہ بن زبیر نے یہ حدیث مروان بن الحکم الاموی سے سنی تھی اور مروان جمہور کے نزدیک موثق ہونے کی وجہ سے صدوق حسن الحدیث ہیں۔

۲:　عروہ بن الزبیر رحمہ اللہ نے یہ حدیث ایک سپاہی (حرسی) سے بھی سنی تھی جو کہ مجہول الحال ہے، لیکن مروان نے اس کی متابعت کر رکھی ہے۔

۳:　عروہ نے بذاتِ خود یہ حدیث بسرہ رضی اللہ عنہا سے سنی تھی۔ (دیکھئے مسند احمد: ۶/ ۴۰۷، ح: ۲۷۲۹۵ وسندہ صحیح)

۴:　اس حدیث کے بہت سے شواہد بھی ہیں۔ (مثلاً دیکھئے سنن الترمذی بتحقیقی: ۸۲ وقال الترمذی: هذا حديث حسن صحيح")

۵:　امام عروہ بن زبیر رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے اپنی شرمگاہ کو چھوا تو اس پر وضو واجب ہو گیا۔

(الموطا: ۱/ ۴۳ ح ۹۰ ب وسندہ صحیح، نیز دیکھئے الاتحاف الباسم: ص ۳۸۵)

[ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "إِذَا أَفْضَى أَحَدُكُمْ بِيَدِهِ إِلَى فَرْجِهِ، وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا سِتْرٌ وَلَا حِجَابٌ، فَلْيَتَوَضَّأْ" اگر تم میں سے کوئی شخص اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگا دے اور درمیان میں کوئی پردہ یا رکاوٹ نہ ہو تو وہ (دوبارہ) وضو کرے۔ (صحیح ابن حبان، الاحسان: ۱۱۱۵ وسندہ حسن، مستدرک حاکم: ۱/ ۱۳۸، نیز دیکھئے اضواء المصابیح: ۲/ ۳۸۴ ح ۳۲۱)]

۳۹: أَحَادِيْثُ خَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ امْرَأَةِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ

حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی بیوی خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی احادیث

[۳۵۴] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ أَفْلَحَ، عَنْ عُبَيْدٍ سَنُوْطَا قَالَ: سَمِعْتُ خَوْلَةَ بِنْتَ قَيْسٍ امْرَأَةَ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ تَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُذَاكِرُ حَمْزَةَ الدُّنْيَا فَقَالَ: إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ فَمَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا بُوْرِكَ لَهُ فِيْهَا، وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِي مَالِ اللّٰهِ وَمَالِ رَسُوْلِهِ لَهُ النَّارُ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی بیوی خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حمزہ رضی اللہ عنہ سے دنیا کے بارے میں بیان کرتے ہوئے سنا: "یہ دنیا شیریں و رنگیں ہے، پس جس نے اسے اس کے حقوق کے ساتھ حاصل کیا تو اس کے لیے اس میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور بعض اوقات اللہ اور رسول کے مال میں تصرف کرنے والا قیامت کے دن آگ میں ہو گا۔" سفیان بن عیینہ نے کہا: قیامت کے دن۔

تحقیق وتخریج » سندہ حسن

اسے ترمذی (۲۳۷۴ وقال: "هذا حديث حسن صحيح") ابن حبان (الاحسان: ۴۴۹۵) اور طبرانی (الکبیر: ۲۴/ ۲۲۹۔ ۲۳۱ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

٤٠: أَحَادِيثُ كَبْشَةَ رضي الله عنها

کبشہ رضی اللہ عنہا کی احادیث

[٣٥٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ الْأَزْدِيُّ: أَخْبَرَنِي عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ جَدَّتِهِ كَبْشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَشَرِبَ مِنْ فِي قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ وَهُوَ قَائِمٌ. قَالَتْ: فَقَطَعْتُ فَمَ الْقِرْبَةِ.

سیدہ کبشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن میرے پاس تشریف لائے تو پانی کی لٹکی ہوئی مشک سے کھڑے ہو کر پانی پیا۔ کبشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پھر میں نے مشکیزے کا منہ (تبرک کے لیے) کاٹ کر رکھ لیا۔

وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ كَبْشَةُ أَوْ كُبَيْشَةُ وَأَكْثَرُ ذَلِكَ يَقُوْلُ كُبَيْشَةُ.

حمیدی کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ کبھی کبھار کبشہ اور کبھی کبھار کُبیشہ کہتے تھے۔ زیادہ تر کبیشہ کہتے تھے۔

تحقیق وتخریج» سندہ حسن

اسے ترمذی (۱۸۹۲، وقال: ھذا حدیث حسن صحیح غریب) ابن ماجہ (۳۴۲۳) اور احمد (المسند: ۶/۴۳۴) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

٤١: أَحَادِيثُ عَمَّةِ حُصَيْنِ بْنِ مِحْصَنٍ رَحِمَهَا اللَّهُ

حصین بن محصن رضی اللہ عنہ کی پھوپھی رضی اللہ عنہا کی احادیث

[٣٥٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ مِحْصَنٍ، عَنْ عَمَّةٍ لَهُ قَالَتْ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ الْحَاجَةِ فَقَالَ يَا هَذِهِ أَذَاتُ بَعْلٍ أَنْتِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ فَأَيْنَ أَنْتِ مِنْهُ؟

سیدنا حصین بن محصن رضی اللہ عنہ کی پھوپھی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس کسی کام کے لیے آئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے فلاں عورت: کیا تمہارا شوہر ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے ساتھ تیرا رویہ کیسا ہے؟'' تو میں نے کہا: میں اس کی پرواہ

قَـالَـتْ: فَـقُـلْـتُ: مَا آلُوْ إِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ؟ قَالَ فَأَيْنَ أَنْتِ مِنْهُ؟ فَإِنَّهُ جَنَّتُكِ وَنَارُكِ .

نہیں کرتی، سوائے اس کے کہ میں مجبور ہو جاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیرا اس کے ساتھ رویہ کیسا ہے؟ یقیناً وہی تیری جنت اور جہنم ہے۔''

تحقیق وتخریج » سنده صحيح

اسے نسائی (الکبریٰ: ۸۹۶۲۔۸۹۶۹) احمد (المسند: ۴/۳۴۱، ۶/۴۱۹) اور حاکم (المستدرک: ۲/۱۸۹، من حدیث الحمیدي) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔ حاکم اور ذہبی دونوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

فائدہ: بشیر بن یسار اور حصین بن محصن دونوں نے سماع کی تصریح کردی ہے۔ یاد رہے کہ نسائی کی السنن الکبریٰ میں اوزاعی والی روایت میں غلطی سے حصین بن محصن کے بجائے عبداللہ بن محصن (1) چھپ گیا ہے۔ واللہ اعلم

۴۲: أَحَادِيْثُ أُمِّ مَعْبَدٍ

ام معبد رضی اللہ عنہا کی احادیث

[۲۵۷] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ: أَخْبَرَنِي مَعْبَدُ بْنُ كَعْبٍ، عَنْ أُمِّهِ وَكَـانَـتْ قَدْ صَلَّتِ الْقِبْلَتَيْنِ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَـنْـهَـى عَـنِ الْـخَلِيْطَيْنِ التَّمْرِ وَالـزَّبِيْـبِ أَنْ يُـنْـتَبَذَ قَالَ انْتَبِذُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَتِهِ .

معبد بن کعب رحمہ اللہ کی والدہ جنھوں نے قبلۂ اُولیٰ اور بیت اللہ دونوں طرف نمازیں پڑھی ہیں، سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو چیزوں: کھجور اور انگور کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان میں سے ہر چیز کی نبیذ (شربت) علیحدہ علیحدہ بناؤ۔''

تحقیق وتخریج » سنده حسن

اسے احمد (المسند: ۶/۱۸) طبرانی (الکبیر: ۲۵/۱۴۷) اور ابن عبدالبر (التمہید: ۵/۱۶۲، من حدیث الحمیدی) نے بھی روایت کیا ہے۔

(1) امام دارقطنی رحمہ اللہ نے فرمایا: ''وإنما هو حصين بن محصن'' یہ عبداللہ بن محصن کی بجائے حصین بن محصن ہے۔ (العلل: ۱۵/۴۱۹) نیز امام طبرانی رحمہ اللہ نے بھی الاوسط (۱/۱۶۸ ح ۵۲۸) میں امام اوزاعی رحمہ اللہ کی سند سے ہی ''حصين بن محصن'' نقل کیا ہے۔
بشیر بن یسار اور حصین بن محصن کے سماع کی تصریح السنن الکبریٰ للنسائی اور الاوسط للطبرانی میں امام اوزاعی رحمہ اللہ کی سند سے موجود ہے۔ نیز السنن الکبریٰ للنسائی (۸/۱۸۵ ح ۸۹۱۸) میں امام یحییٰ بن سعید الانصاری رحمہ اللہ کی سند سے بھی بشیر بن یسار نے سماع کی تصریح کر رکھی ہے۔ [معاذ]

[۳۵۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ عَمِّهِ أَوْ عَنْ أُمِّهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: تَعَلَّمْنَ يَا هَؤُلَاءِ أَنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيْمَانِ.

معبد بن کعب رحمہ اللہ کے چچا یا امی جان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عورتو! اسے جان لو: یقیناً سادگی ایمان میں سے ہے۔“

تحقیق وتخریج» سنده ضعیف

محمد بن اسحاق بن یسار مدلس ہیں اور یہ سند عن سے ہے لہٰذا ضعیف ہے۔

فائدہ: شرح مشکل الآثار للطحاوی (۱/ ۴۷۸، ۶/ ۱۵۱) اور طبرانی کبیر (۱/ ۲۷۲) کی ایک روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((إن البذاذة من الايمان يعني اتقشف)) بے شک سادگی ایمان میں سے ہے۔ اس روایت کی سند حسن ہے اور یہ درج بالا روایت سے بے نیاز کردیتی ہے۔

٤٣: أَحَادِيْثُ أُمِّ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ

اُم سلیمان بن عمرو بن الاحوص رضی اللہ عنہا کی احادیث

[۳۵۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ أَنَّهُ سَمِعَ سُلَيْمَانَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَرْمِي الْجَمْرَةَ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ وَهُوَ عَلَى بَغْلَةٍ وَهُوَ يَقُوْلُ: أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ لَا يَقْتُلْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا، وَعَلَيْكُمْ مِثْلَ حَصَى الْخَذْفِ.

سلیمان بن عمرو بن الاحوص کی والدہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے خچر پر وادی (منیٰ) کے درمیان سے جمرے کو کنکریاں مارتے ہوئے دیکھا اور آپ ﷺ فرمارہے تھے: ”اے لوگو! سکون اختیار کرو، ایک دوسرے سے نہ لڑو اور چھوٹی کنکریاں استعمال کرو۔“

تحقیق وتخریج» سنده ضعیف

اسے ابوداود (۱۹۶۷۔۱۹۶۸) ابن ماجہ (۳۰۳۱) اور احمد (المسند: ۳/ ۵۰۳، ۵/ ۲۷۰، ۶/ ۳۷۹) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے اور اس کی سند یزید بن ابی زیاد کی وجہ سے ضعیف ہے۔ صحیح مسلم (۱۲۹۹) مسند احمد (۵/ ۳۷۴، ۴/ ۳۴۳) اور السنن الکبریٰ للبیہقی (۵/ ۱۲۷) وغیرہ کی صحیح اور حسن احادیث اس ضعیف روایت سے بے نیاز کردیتی ہیں۔

٤٤: أَحَادِيثُ أُمِّ حُصَيْنٍ

ام حصین رضی اللہ عنہا کی حدیث

[٣٦٠] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ أَبِي إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ، عَنِ الْعِيزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: ((يَخْطُبُ وَهُوَ مُتَلَفِّعٌ بِبُرْدَةٍ، وَعَضَلَتُهُ تَرْتَجُّ)).

ام الحصین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (حجۃ الوداع میں) خطبہ دیتے ہوئے دیکھا، آپ نے ایک چادر لپیٹ رکھی تھی اور آپ کے پٹھے حرکت کر رہے تھے۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے ترمذی (١٧٠٦، وقال: هذا حديث حسن صحيح) احمد (المسند: ٦/٤٠٢-٤٠٣) اور حاکم (المستدرک: ٤/١٨٦) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے اور حاکم وذہبی دونوں نے صحیح قرار دیا ہے۔

فائدہ: حمیدی کی روایت بہت زیادہ مختصر ہے اور مکمل روایت کے لیے سنن الترمذی (١٧٠٦) دیکھیں۔

٤٥: أَحَادِيثُ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ

ام عطیہ الانصاریہ رضی اللہ عنہا کی احادیث

[٣٦١] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ أَبِي تَمِيمَةَ السَّخْتِيَانِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا، وَأَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكِ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا، أَوْ شَيْئًا مِنْ

ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی (فوت شدہ) بیٹی کو غسل دے رہی تھیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے تین پانچ یا اگر تم مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ مرتبہ غسل دینا پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ اور آخری بار اس میں کچھ مشک کافور شامل کر دینا، پھر جب فارغ ہو جائیں تو مجھے اطلاع دینا۔“

كَافُوْرٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ، فَأَلْقَى إِلَيْنَا حَقْوَهُ فَقَالَ: أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ.

پھر جب ہم فارغ ہو گئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ازار دیا اور فرمایا: ''اسے (کفن کے اندر) اس کے جسم پر لپیٹ دو۔''

[٣٦٢] قَالَ سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنَاهُ أَيُّوبُ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، وَزَادَ فِيهِ قَالَتْ: وَجَعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ.

اور ایک روایت میں ہے کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہم نے ان کے سر کی تین مینڈھیاں بنائی تھیں۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۱۲۵۴) اور مسلم (۹۳۹) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[٣٦٣] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ امْرَأَةٍ عَنْ أُخْتِهَا وَكَانَ زَوْجُهَا قَدْ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِضْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَهِيَ مَعَهُ فِي سِتِّ غَزَوَاتٍ مِنْهَا فَقَالَتْ: كُنَّا نُدَاوِي الْكَلْمَى وَنَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى، قَالَتْ: فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ هَلْ عَلَى أَحَدٍ مِنَّا جُنَاحٌ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ أَنْ لَا تَشْهَدَ الْعِيدَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِتُلْبِسْهَا أُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا، وَتَشْهَدِ الْعِيدَ، وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ.

ایک عورت (؟) سے روایت ہے، اس نے اپنی اس بہن سے بیان کیا جس کے شوہر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر دس سے زیادہ غزوات میں حصہ لیا تھا اور وہ بہن ان میں سے چھ غزوات میں اپنے شوہر کے ساتھ تھی، وہ فرماتی ہیں: ہم زخمیوں کا علاج کرتیں اور بیماروں کی نگرانی کرتی تھیں، پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: اگر ہم میں سے کسی کے پاس بڑی چادر نہ ہو اور وہ عید پڑھنے کے لیے نہ جا سکے تو اس حالت میں کوئی گناہ تو نہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے اس کی بہن اپنی چادر اوڑھا دے، وہ نمازِ عید اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہو۔''

تحقیق وتخریج» صحيح

اسے بخاری (۱۶۵۲) اور ابن بشکوال (غوامض الاسماء: ۱/۷۱ من حدیث الحمیدی) نے بھی روایت کیا ہے۔ اس سند میں ''امراۃ'' نامعلوم ہے لیکن اس حدیث کی دوسری صحیح سندیں بھی ہیں۔ مثلاً دیکھئے آنے والی حدیث: ۳۶۴

[٣٦٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: فَسَأَلْنَا أُمَّ عَطِيَّةَ هَلْ سَمِعْتِ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ بِأَبَا. وَكَانَتْ إِذَا حَدَّثَتْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

حفصہ بنت سیرین فرماتی ہیں کہ ہم نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ کیا آپ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث نہیں سُنی ہے؟ تو انھوں نے کہا: جی ہاں! میرے ماں باپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں۔ اور وہ جب بھی روایت

قَالَتْ: بِأَبَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَخْرِجُوا الْعَوَاتِقَ، وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ فَلْيَشْهَدْنَ الْعِيْدَ، وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَلْيَعْتَزِلِ الْحُيَّضُ مُصَلَّى الْمُسْلِمِيْنَ.

بیان کرتی تھیں تو یہی کہتی تھیں کہ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جوان لڑکیوں اور پردے والیوں کو بھی (عید کے لیے) باہر نکالو، تاکہ وہ عید اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہوں اور حائضہ عورتوں پر لازم ہے کہ وہ (عیدگاہ میں) مسلمانوں کی (خاص) نماز والی جگہ سے دُور رہیں۔''

تحقیق و تخریج» سندہ صحیح

اسے بخاری (۳۲۴) اور مسلم (۸۹۰) نے بھی روایت کیا ہے۔

٤٦: أَحَادِيْثُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ الْفِهْرِيَّةِ

فاطمہ بنت قیس الفہریہ رضی اللہ عنہا کی احادیث

[٣٦٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَدِمَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ الْكُوْفَةَ عَلَى أَخِيْهَا الضَّحَاكِ بْنِ قَيْسٍ وَكَانَ عَامِلًا عَلَيْهَا، فَأَتَيْنَاهَا فَسَأَلْنَاهَا، فَقَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِيْ، وَخَرَجَ إِلَى الْيَمَنِ فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ وَطَلَبْتُ النَّفَقَةَ فَقَالَ بِكُمِّهِ هٰكَذَا وَاسْتَتَرَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْمَرْأَةِ، وَرَفَعَ أَبُوْ بَكْرٍ كُمَّهُ فَوْقَ رَأْسِهِ، اسْمَعِي مِنِّيْ يَا بِنْتَ آلِ قَيْسٍ، إِنَّمَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ لِلْمَرْأَةِ إِذَا كَانَ لِزَوْجِهَا عَلَيْهَا رَجْعَةٌ، فَإِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ فَلَا سُكْنَى لَهَا وَلَا نَفَقَةٌ ثُمَّ قَالَ لِيْ: اعْتَدِّيْ عِنْدَ

عامر بن شراحیل الشعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا اپنے بھائی ضحاک بن قیس کے پاس کوفہ آئیں اور وہ کوفہ کے گورنر تھے تو ہم نے اُن کے پاس جا کر اُن سے پوچھا پھر انہوں فرمایا: میں ابوعمرو بن حفص بن مغیرہ کے پاس تھی پھر انہوں نے مجھے طلاق بتہ دے دی اور یمن کی طرف چلے گئے، پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی تو یہ بات بتائی اور نان نفقے کا مطالبہ کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنی آستین کے ساتھ اپنا چہرہ چھپا کر فرمایا: ''میری بات سنو اے آلِ قیس کی بیٹی! سکونت اور نان نفقہ تو اس عورت کے لیے ہوتا ہے جسے اس کے شوہر نے رجعی طلاق دی ہو اور اگر رجعی طلاق نہ ہو تو نہ سکونت ہے اور نہ ہی نان نفقہ ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اُم شریک بنت العکر کے پاس عدت گزار لو۔ پھر فرمایا: ''اس عورت (ام شریک) کے

أُمِّ شَرِيْكٍ بِنْتِ الْعَكَرِ ثُمَّ قَالَ: تِلْكَ امْرَأَةٌ يُتَحَدَّثُ عِنْدَهَا، اعْتَدِّي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ مَحْجُوْبُ الْبَصَرِ فَتَضَعِيْنَ ثِيَابَكِ فَلَا يَرَاكِ.

پاس تو لوگ آتے جاتے رہتے ہیں [کیونکہ یہ بوڑھی ہیں اور کثرت سے صدقہ خیرات کرتی ہیں]، تم ابن ام مکتوم کے پاس عدت گزارو، کیونکہ وہ نابینا ہیں، تم اگر دوپٹہ وغیرہ اتارا کرو گی تو وہ تمہیں نہیں دیکھیں گے۔''

تحقیق وتخریج» سنده ضعیف

اسے ابن عبدالبر (التمہید: ۱۹/۱۵۳-۱۵۴) نے بھی حمیدی کی سند سے روایت کیا ہے، مجالد بن سعید جمہور کے نزدیک ضعیف راوی ہے اور اس باب میں صحیح مسلم (۱۴۸۰) وغیرہ کی صحیح حدیث اس ضعیف روایت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

[۳۶۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَدِمَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ الْفِهْرِيَّةُ الْكُوْفَةَ عَلَى أَخِيْهَا الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ وَكَانَ قَدِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْهَا فَأَتَيْنَاهَا نَسْأَلُهَا فَقَالَتْ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ، فَقَالَ: إِنِّي لَمْ أَخْطُبْكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلٰكِنْ لِحَدِيْثٍ حَدَّثَنِيْهِ تَمِيْمٌ الدَّارِيُّ مَنَعَنِي سُرُوْرُهُ الْقَائِلَةَ حَدَّثَنِي تَمِيْمٌ الدَّارِيُّ عَنْ بَنِي عَمٍّ لَهُ أَنَّهُمْ أَقْبَلُوْا فِي الْبَحْرِ مِنْ نَاحِيَةِ الشَّامِ فَأَصَابَتْهُمْ فِيْهِ رِيْحٌ عَاصِفٌ فَأَلْجَتْهُمْ إِلَى جَزِيْرَةٍ فِي الْبَحْرِ فَإِذَا هُمْ فِيْهَا بِدَابَّةٍ أَهْدَبِ الْقُبَالِ؟ فَقُلْنَا: مَا أَنْتِ يَا دَابَّةُ؟ فَقَالَتْ: أَنَا الْجَسَّاسَةُ فَقُلْنَا: أَخْبِرِيْنَا، فَقَالَتْ: مَا أَنَا بِمُخْبِرَتِكُمْ وَلَا مُسْتَخْبِرَتِكُمْ شَيْئًا، وَلٰكِنْ فِي هٰذَا الدَّيْرِ رَجُلٌ بِالْأَشْوَاقِ إِلَى أَنْ يُخْبِرَكُمْ وَتُخْبِرُوْنَهُ، فَدَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا نَحْنُ بِرَجُلٍ أَعْوَرَ مَوْثُوْقٍ بِالسَّلَاسِلِ يُظْهِرُ الْحُزْنَ كَثِيْرَ التَّشَكِّي، فَلَمَّا رَآنَا قَالَ: أَفَاتَّبَعْتُمْ، فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ: مَا فَعَلَتْ بُحَيْرَةُ

شعبی سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت قیس الفہریہ کوفہ اپنے بھائی ضحاک بن قیس کے پاس آئیں اور وہ کوفہ کے گورنر مقرر کئے گئے تھے تو ہم اُن کے پاس مسائل پوچھنے کے لیے گئے۔ پھر انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے (ایک دن) دوپہر کے وقت ہمیں خطبہ دیا تو فرمایا: ''میں نے کسی ترغیب یا ترہیب کی وجہ سے تمہیں خطبہ نہیں دیا بلکہ تمیم الداری رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث کی خوشی نے مجھے قیلولہ کرنے سے روک دیا ہے، مجھے تمیم داری نے اپنے بارے میں اور اپنے چچا کے بیٹوں کے بارے میں حدیث بیان کی، کہ وہ شام کی طرف سے سمندر میں سفر کرتے ہوئے چلے، تو وہ طوفانی ہوا کے تھپیڑوں کی زد میں آ گئے، پھر وہ ہوا انہیں ایک سمندری جزیرے کی طرف لے گئی تو انہوں نے وہاں ایک جانور دیکھا جس پر بال ہی بال تھے۔ ہم نے کہا: اے جانور تو کیا ہے؟ اس نے کہا: میں جساسہ (جاسوس) ہوں۔ تو ہم نے کہا: ہمیں تفصیل بتاؤ، اس نے کہا: نہ میں تمہیں کچھ بتاتا ہوں اور نہ تم سے کچھ پوچھوں گا لیکن اس ڈیرے (خانقاہ) میں ایک آدمی ہے جو کچھ سننے سنانے کا شوق رکھتا ہے۔ پھر ہم اس ڈیرے میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ ایک کانا آدمی زنجیروں سے

الطَّبَرِيَّةِ؟ قُلْنَا عَلَى حَالِهَا تَسْقِي أَهْلَهَا مِنْ مَائِهَا وَيَسْقِي زَرْعَهُمْ، قَالَ: فَمَا فَعَلَ نَخْلٌ بَيْنَ عَمَّانَ وَبَيْسَانَ؟ فَقَالُوْا: يُطْعِمُ جَنَاهُ كُلَّ عَامٍ، قَالَ: فَمَا فَعَلَتْ عَيْنُ زُغَرَ قَالُوْا: يَشْرَبُ مِنْهَا أَهْلُهَا، وَيَسْقُوْنَ مِنْهَا مَزَارِعَهُمْ قَالَ: فَلَوْ يَبِسَتْ هَذِهِ أَنْفَلَتُّ مِنْ وَثَاقِي هَذَا فَلَمْ أَدَعْ بِقَدَمَيَّ هَاتَيْنِ مَنْهَلًا إِلَّا وَطِئْتُهُ إِلَّا الْمَدِيْنَةَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: فَإِلَى هَذَا انْتَهَى سُرُوْرِي ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْهَا شُعْبَةٌ إِلَّا وَعَلَيْهَا مَلَكٌ شَاهِرٌ سَيْفَهُ يَرُدُّهُ مِنْ أَنْ يَدْخُلَهَا قَالَ الشَّعْبِيُّ: فَلَقِيْتُ الْمُحَرَّرَ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِي ﷺ وَزَادَ فِيْهِ وَمَكَّةَ وَقَالَ: مِنْ نَحْوِ الْمَشْرِقِ وَمَا هُوَ مِنْ نَحْوِ الْمَشْرِقِ وَمَا هُوَ مِنْ نَحْوِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ قَالَ الشَّعْبِيُّ فَلَقِيْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذَلِكَ.

بندھا ہوا ہے اور اس پر غم کے آثار تھے اور وہ دکھ اور تکلیف کی بہت شکایت کر رہا تھا۔ اس نے جب ہمیں دیکھا تو کہا تم نے اتباع کر لی ہے؟ ہم نے اسے بتایا تو اس نے کہا: بحیرۂ طبریہ کا کیا بنا؟ ہم نے کہا: قائم دائم ہے، لوگ اس کا پانی پیتے ہیں اور کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں، اس نے کہا: عمان اور بیسان کے درمیان نخلستان (کھجور کے درختوں) کا کیا بنا؟ تو انہوں نے کہا: ہر سال اپنا پھل دیتا ہے۔ اس نے پوچھا: زغر کے چشمہ کا کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: لوگ اس کا پانی پیتے اور اپنی زمینوں کو سیراب کرتے ہیں۔ اس نے کہا: جب یہ خشک ہو جائے گا تو میری زنجیریں کھل جائیں گی پھر میں اپنے قدموں سے پانی کے ہر گھاٹ کو روندوں گا سوائے مدینہ کے۔''
پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ''میری خوشی یہاں تک ختم ہوگئی۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مدینے کی ہر گھاٹی پر ایک فرشتہ تلوار تانے کھڑا ہوگا، وہ اسے اندر نہیں آنے دے گا۔'' شعبی نے کہا: پھر میں نے محرر بن ابی ہریرہ سے ملاقات کی تو انہوں نے مجھے ابو ہریرہ عن النبی ﷺ کی سند سے اسی طرح کی حدیث سنائی اور اس میں یہ اضافہ کیا: اور وہ مکہ میں بھی داخل نہیں ہو سکے گا۔'' اور فرمایا: ''وہ مشرق کی طرف سے آئے گا۔'' شعبی نے کہا: پھر میں قاسم بن محمد سے ملا تو انھوں نے مجھے اسی کی مثل عائشہ عن النبی ﷺ کی سند سے حدیث بیان کی۔

تحقیق وتخریج» سندہ ضعیف

اسے ابوداود (۴۳۲۷) ابن ماجہ (۴۰۷۴) اور طبرانی (الکبیر: ۲۴/۳۹۳۔۳۹۵) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔
مجالد ضعیف راوی ہے۔ (دیکھئے حدیث سابق: ۳۶۵)
اس باب میں صحیح مسلم (۲۹۴۲) وغیرہ کی صحیح حدیث اس ضعیف روایت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

٤٧: أَحَادِيثُ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ سَكَنٍ الْأَشْهَلِيَّةِ

اسماء بنت یزید بن سکن الاشہلیہ رضی اللہ عنہا کی احادیث

[٣٦٧] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَسْمَاءَ بِنْتَ يَزِيْدَ بْنِ سَكَنٍ تَقُوْلُ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ فَقَرَّبَ أَمْرَهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ إِنِّي لَأَعْجِنُ لِأَهْلِي الْعَجِيْنَ فَمَا أَظُنُّ أَنْ يَبْلُغَ حَتَّى يَخْرُجَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيْجُهُ دُوْنَكُمْ، وَإِنْ يَخْرُجْ بَعْدِيْ فَاللَّهُ خَلِيْفَتِيْ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ.

اسماء بنت یزید بن سکن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دجال کے بارے میں حدیث بیان کی تو فرمایا کہ ”اس کا معاملہ قریب ہے۔“ پھر میں نے کہا: یا رسول اللہ! میں گھر والوں کے لیے آٹا گوندھتی ہوں تو سمجھتی ہوں کہ شاید آٹا گوندھ جانے سے پہلے ہی دجال نکل آئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر میری موجودگی میں دجال نکل آیا تو میں تمہارے لیے کافی ہوں، میں اُسے تم تک پہنچنے سے پہلے روک لوں گا اور اگر دجال میرے بعد نکلا تو اللہ ہی ہر مسلمان کا محافظ ونگہبان ہے۔“

تحقیق وتخریج » سندہ حسن

اسے احمد (المسند: ٦/٤٥٣، ٤٥٥، ٤٥٦) طبرانی (الکبیر: ٢٤/ ١٥٨_١٦١) اور بغوی (شرح السنة: ١٥/ ٦٠_٦١) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

فائدہ: شہر بن حوشب جمہور کے نزدیک موثق ہونے کی وجہ سے صدوق حسن الحدیث راوی ہیں۔

(دیکھیے مقالات الحدیث ص ٣٥٠_٣٦٠)

[٣٦٨] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ بْنِ سَكَنٍ أَنَّهُ سَمِعَهَا تَقُوْلُ: مَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا فِيْ نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا ثُمَّ قَالَ: إِيَّاكُنَّ وَكُفْرَ الْمُنْعِمِيْنَ قُلْتُ: وَمَا كُفْرُ الْمُنْعِمِيْنَ؟ قَالَ لَعَلَّ إِحْدَاكُنَّ أَنْ تَطُوْلَ أَيْمَتُهَا بَيْنَ

اسماء بنت یزید سکن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور میں عورتوں کے ساتھ تھی تو آپ ﷺ نے ہمیں سلام کہا، پھر فرمایا: ”احسان کرنے والوں کی ناشکری سے بچنا۔“ میں نے کہا: احسان کرنے والوں کی ناشکری کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہوسکتا ہے کہ تم میں سے کوئی عورت اپنے والدین کے پاس طویل

أَبَـوَيْهَـا وَتَعْنِسَ، ثُمَّ يَرْزُقُهَا اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ زَوْجًا وَيَـرْزُقُهَـا مِنْـهُ مَـالًا وَوَلَـدًا فَتَـغْضَبَ الْغَضْبَةَ فَتَـكْفُرَهَا، فَتَقُوْلَ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ مَكَانَ يَوْمٍ بِخَيْرٍ قَطُّ.

عرصہ حالت بیوگی یا مطلقہ ہو کر گزارے یا بلوغ کے بعد لمبا عرصہ اپنے گھر میں بغیر شادی کے رہے پھر اللہ تعالیٰ اسے شوہر عطا فرمادے اور اس سے مال و اولاد نصیب فرمائے پھر ایک دن (کسی بات پر) وہ غصہ کر کے یہ کہتے ہوئے ناشکری کرے: میں نے تو آپ سے کبھی ایک بھی اچھی بات ایک دن بھی نہیں دیکھی!''

تحقیق تخریج» سنده حسن

اسے ابوداود (۵۲۰۴) ترمذی (۲۶۹۷، وقال: هذا حديث حسن) اور احمد (المسند: ۶/۴۵۲-۴۵۳، ۴۵۷-۴۵۸) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

فائدہ: امام ترمذی نے امام بخاری سے نقل کیا کہ شہر بن حوشب حسن الحدیث ہیں۔ (دیکھئے سنن الترمذی: ۲۶۹۷)

امام احمد[1] نے فرمایا: عبدالحمید بن بہرام کی شہر بن حوشب سے روایت میں کوئی حرج نہیں۔ (دیکھئے سنن الترمذی: ۲۶۹۷)

[۳۶۹] حَـدَّثَـنَـا الْـحُـمَيْدِيُّ: وسقط من كتاب الشيخ سُفْيَـانُ: وَلَا بُـدَّ مِـنْـهُ حَدَّثَـنَا ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: أَتَيْتُ أَسْمَاءَ بِـنْـتَ يَزِيْدَ فَقَرَّبَتْ إِلَيَّ قِنَاعًا فِيْهِ تَمْرٌ أَوْ رُطَبٌ، فَـقَـالَـتْ: كُلْ، فَقُلْتُ: لَا أَشْتَهِيْهِ، فَصَاحَتْ بِي فَـقَـالَـتْ كُـلْ فَإِنِّي أَنَا الَّتِي قَيَّنْتُ عَائِشَةَ لِرَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ فَـأَتَيْتُـهُ بِهَا فَأَجْلَسْتُهَا عَنْ يَمِيْنِهِ، فَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ بِإِنَاءٍ فِيْهِ لَبَنٌ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَهَا فَطَأْطَأَتْ رَأْسَهَـا وَاسْتَحْيَتْ، فَقُلْتُ: خُذِي مِنْ يَدِ رَسُوْلِ الـلَّـهِ ﷺ فَـأَخَـذَتْ فَشَـرِبَتْ ثُمَّ قَالَ لَهَا نَاوِلِي تِـرْبَكِ فَـقُـلْـتُ: بَلْ أَنْتَ فَاشْرَبْ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ ثُمَّ نَاوِلْهُ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِي، فَأَدَرْتُ الْإِنَاءَ لِأَضَعَ

شہر بن حوشب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں اسماء بنت یزید کے پاس آیا تو انہوں نے میرے سامنے کھجوروں یا چھوہاروں کی ایک طشتری پیش کی اور فرمایا: کھاؤ۔ میں نے کہا: مجھے اس کی ضرورت نہیں، تو انہوں نے اونچی آواز میں فرمایا: کھاؤ، کیونکہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو بناسنگار کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا تھا، پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انہیں لے کر گئی تو میں نے انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف بٹھا دیا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا تو آپ نے اسے پیا، پھر انہیں دینا چاہا تو انہوں (عائشہ رضی اللہ عنہا) نے شرما کر سر جھکا دیا۔ میں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے لے لو، پھر انہوں نے اسے لے کر پیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی سہیلی کو دے دو۔'' تو میں نے کہا: بلکہ یا رسول اللہ!

[1] امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ شہر بن حوشب کے بارے میں فرماتے ہیں: ''وروى عن أسماء بنت يزيد أحاديث حسانًا''
(مسائل حرب الکرمانی: ص ۴۶۷، الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم: ۴/۳۸۲ وسندہ صحیح، تاریخ دمشق لابن عساکر: ۲۳/۲۲۳ وسندہ صحیح) [معاذ]

فَمِي عَلَى مَوْضِعِ فِيهِ ثُمَّ قَالَ أَعْطِي صَوَاحِبَاتِكِ فَقُلْنَ: لا نَشْتَهِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لا يَجْمَعْنَ كَذِبًا وَجُوعًا قَالَتْ: فَأَبْصَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى إِحْدَاهُنَّ سِوَارًا مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ: أَتُحِبِّينَ أَنْ يُسَوِّرَكِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَكَانَهُ سِوَارًا مِنْ نَارٍ قَالَتْ: فَأَعْتَوَنَّا عَلَيْهِ حَتَّى نَزَعْنَاهُ فَرَمَيْنَا بِهِ فَمَا نَدْرِي أَيْنَ هُوَ حَتَّى السَّاعَةِ؟ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَمَا يَكْفِي إِحْدَاكُنَّ أَنْ تَتَّخِذَ جُمَانًا مِنْ فِضَّةٍ ثُمَّ تَأْخُذَ شَيْئًا مِنْ زَعْفَرَانَ تُدِيفُهُ ثُمَّ تَلْطَخَهُ عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ كَأَنَّهُ ذَهَبٌ .

آپ ﷺ خود پئیں، پھر میں نے آپ کو برتن دیا تو آپ نے پیا، پھر آپ ﷺ نے برتن مجھے دے دیا تو میں نے برتن گھمایا تا کہ اپنا منہ اس جگہ پر رکھ دوں پھر (آپ ﷺ نے فرمایا:) ”اپنی سہیلیوں کو دے دو۔“ تو ہم نے کہا: ہمیں اس کی ضرورت نہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بھوک اور جھوٹ کو اکٹھا نہ کیا کرو۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کے ہاتھ میں سونے کا کڑا دیکھا تو فرمایا: ”کیا تُو پسند کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں تجھے آگ کا کڑا پہنا دے؟“ پھر ہم نے اس عورت پر دباؤ ڈال کر وہ کڑا اتار لیا اور اسے پھینک دیا، مجھے ابھی تک پتا نہیں کہ وہ کڑا کہاں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تمہارے لیے یہ کافی نہیں کہ چاندی جڑا ہوا موتیوں کا چھڑا ہو پھر زعفران میں سے کچھ لے کر اس پر مل لے تو گویا یہ سونے جیسا نظر آئے گا۔“

تحقیق وتخریج » حسن

اسے ابن ماجہ (۳۲۹۸) احمد (المسند: ۶/۴۵۲-۴۵۳، ۴۵۸) اور طبرانی (الکبیر: ۲۴/۱۷۱-۱۷۲) نے عبداللہ بن ابی حسین کی سند سے روایت کیا ہے اور بوصیری نے کہا: ”إسناده حسن......“

[۳۷۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَسْمَاءَ بِنْتَ يَزِيدَ تَقُولُ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي نِسْوَةٍ فَقَالَ: فِيمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَأَطَقْتُنَّ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! بَايِعْنَا فَقَالَ: إِنِّي لا أُصَافِحُكُنَّ إِنَّمَا آخُذُ عَلَيْكُنَّ مَا أَخَذَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ .

اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے کچھ عورتوں کے ساتھ مل کر رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”جتنی تمہاری طاقت واستطاعت ہو۔“ پھر ہم نے کہا: یا رسول اللہ! ہماری بیعت فرمائیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں تم سے مصافحہ نہیں کرتا، میں تم سے وہی بیعت لیتا ہوں جو اللہ تعالیٰ کا تم پر حق ہے۔“

تحقیق وتخریج » سنده حسن

اسے احمد (المسند: ۶/۴۵۴، ۴۵۹) طبرانی (الکبیر: ۲۴/۱۶۴، ۱۷۳، ۱۸۰، ۱۸۲) ابونعیم الاصبہانی (اخبار اصبہان: ۱/۲۹۳) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے، نیز دیکھئے حدیث سابق: ۳۴۲

أَحَادِيْثُ رِجَالِ الْأَنْصَارِ — انصاری صحابہ رضی اللہ عنہم کی احادیث

٤٨: حَدِيْثُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

[٣٧١] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ: أَخْبَرَنِيْ مَنْ شَهِدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ حِيْنَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ، يَقُوْلُ: اكْشِفُوْا عَنِّي سِجْفَ الْقُبَّةِ حَتَّى أُحَدِّثَكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ إِلَّا أَنْ تَتَّكِلُوْا عَنِ الْعَمَلِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ يَقِيْنًا مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَلَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ.

جابر بن عبداللہ الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے اس شخص نے حدیث سنائی جو معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت وہاں حاضر تھا، وہ فرما رہے تھے: میرے سامنے خیمے کا پردہ کھول دو، تاکہ میں تمہیں وہ حدیث سناؤں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی، میں نے اس سے پہلے تمہیں یہ حدیث اس وجہ سے نہیں سنائی تھی کہ کہیں تم اسی پر توکل کر کے اعمال کرنا چھوڑ نہ دو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”جو شخص خلوص دل یا دلی یقین سے لا الٰہ الا اللہ کہے گا وہ جنت میں داخل ہوگا اور اسے آگ نہیں چھوئے گی۔“

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے احمد (المسند: ٥/٢٣٦) ابن حبان (الاحسان: ٢٠٠) اور طبرانی (الکبیر: ٢٠/٤١ من حدیث الحمیدی) نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے صحیح البخاری (١٢٨۔١٢٩) اور صحیح مسلم (٣٢) وغیرہما

[٣٧٢] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ الْأَهْوَازِيُّ أَبُوْ هَمَّامٍ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ هِصَّانَ بْنِ كَاهِلٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوْتُ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْجِعُ ذَلِكَ إِلَى قَلْبِ مُوْقِنٍ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ.

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو ذی روح مرتے وقت لا الٰہ الا اللہ اور میرے رسول اللہ ہونے کی دل سے گواہی دے اور اسے کامل یقین ہو تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔“

تحقیق وتخریج» حسن

اسے ابن ماجہ (۳۷۹۶) احمد (المسند: ۵/ ۲۲۹) اور ابن حبان (الاحسان: ۲۰۳) نے بھی روایت کیا ہے۔

تنبیہ: یونس بن عبید کی متابعت حجاج الصواف نے کر دی ہے۔ (دیکھئے عمل الیوم واللیلۃ للنسائی: ۱۳۸، ۱۱۱۱، السنن الکبریٰ لہ: ۱۰۹۷۷)

۴۹: أَحَادِيثُ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی احادیث

[۳۷۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى صَاحِبَ الْخَضِرِ لَيْسَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنَّمَا هُوَ مُوسَى آخَرُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ؛ حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: قَامَ مُوسَى خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ؟ فَقَالَ: أَنَا أَعْلَمُ، فَعَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَقَالَ: إِنَّ لِي عَبْدًا بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوسَى: أَيْ رَبِّ! فَكَيْفَ لِي بِهِ؟ قَالَ: تَأْخُذُ حُوتًا فَتَجْعَلُهُ فِي مِكْتَلٍ ثُمَّ تَنْطَلِقُ، فَحَيْثُمَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَهُوَ ثَمَّ فَأَخَذَ حُوتًا فَجَعَلَهُ فِي مِكْتَلٍ ثُمَّ انْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ بِفَتَاهُ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ حَتَّى إِذَا انْتَهَى إِلَى الصَّخْرَةِ وَضَعَا رُؤُوسَهُمَا فَنَامَا فَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمِكْتَلِ فَخَرَجَ مِنْهُ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ ﴿فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا﴾ (۱۸/ الکہف: ۶۱) وَأَمْسَكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ

سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: نوف بکالی یہ کہتا ہے کہ خضر علیہ السلام کے ساتھی موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل والے موسیٰ علیہ السلام نہیں بلکہ دوسرے موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اس نے جھوٹ بولا ہے، اللہ کا دشمن ہے، ہمیں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''ایک دفعہ موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل میں کھڑے ہو کر خطبہ دیا تو ان سے پوچھا گیا: سب سے زیادہ علم والا کون ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں سب سے زیادہ علم والا ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کا عتاب فرمایا، کیونکہ انہوں نے یوں نہیں فرمایا تھا: اللہ سب سے زیادہ علم والا ہے۔ تو اللہ نے فرمایا: مجمع البحرین میں میرا ایک بندہ ہے جو تجھ سے زیادہ علم والا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: میرے رب! میں اس سے کس طرح ملاقات کر سکتا ہوں؟ اللہ نے فرمایا: ''(اس کا طریقہ یہ ہوگا کہ) آپ ایک مچھلی لیں گے اور ایک ٹوکری میں رکھیں گے، پھر آپ چلیں جائیں گے اور جہاں آپ مچھلی کو گم پائیں گے تو وہیں خضر سے ملاقات ہوگی۔'' پھر انہوں نے مچھلی لے کر ٹوکری میں رکھ لی پھر اپنے ساتھ اپنے ساتھی یوشع بن نون کو لے کر روانہ

الْحُوْتِ جِرْيَةَ الْمَاءِ فَصَارَ عَلَيْهِ مِثْلَ الطَّاقِ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ مُوْسَى نَسِيَ صَاحِبُهُ أَنْ يُخْبِرَهُ بِالْحُوْتِ فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتِهِمَا حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ قَالَ مُوْسَى لِفَتَاهُ ﴿اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا﴾ (١٨/ الكهف:٦٢) قَالَ وَلَمْ يَجِدْ مُوْسَى النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أَمَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ فَقَالَ لَهُ فَتَاهُ: ﴿اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا﴾ (١٨/ الكهف:٦٣) قَالَ وَكَانَ لِلْحُوْتِ سَرَبًا وَلِمُوْسَى وَفَتَاهُ عَجَبًا فَقَالَ مُوْسَى عليه السلام: ﴿ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا﴾ (الكهف: ٦٤) قَالَ رَجَعَا يَقُصَّانِ آثَارَهُمَا حَتَّى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى ثَوْبًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوْسَى فَقَالَ الْخَضِرُ وَأَنَّى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ؟ قَالَ أَنَا مُوْسَى قَالَ مُوْسَى بَنِي إِسْرَائِيْلَ؟ قَالَ: نَعَمْ. أَتَيْتُكَ لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا. قَالَ الْخَضِرُ: ﴿اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا﴾ يَا مُوْسَى إِنِّي عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ عَلَّمَنِيْهِ لَا تَعْلَمُهُ وَأَنْتَ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَا أَعْلَمُهُ. فَقَالَ لَهُ مُوْسَى: ﴿سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا﴾ (١٨/ الكهف:٦٩) قَالَ الْخَضِرُ: ﴿فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰٓى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا﴾ (١٨/ الكهف:٧٠) فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمْ سَفِيْنَةٌ فَكَلَّمُوهُمْ أَنْ

ہوگئے، حتی کہ وہ پتھر کی ایک چٹان پر پہنچے تو (آرام کے لیے) دونوں نے اس پر اپنے سر رکھے اور سو گئے۔ پھر مچھلی نے ٹوکری میں حرکت کی اور نکل کر سمندر یا دریا میں گر گئی اور پانی میں خفیہ راستہ بناتی ہوئی چلی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے اس مچھلی سے پانی کی لہروں کو روکا اور پانی میں راستہ اس کے لیے آلا، تاقچہ کی مثل ہوگیا تو وہ کمان کی طرح اس میں چلی۔ پھر جب موسیٰ بیدار ہوئے تو ان کے ساتھی (یوشع، جنہوں نے مچھلی کا منظر دیکھا تھا) بھی مچھلی کے بارے میں انہیں بتانا بھول گئے۔ پھر باقی دن اور رات وہ دونوں اسی راستے پر چلتے رہے، حتی کہ اگلے دن صبح کو موسیٰ نے اپنے ساتھی سے کہا: صبح کا کھانا لے آؤ، ہم اس سفر میں تھک گئے ہیں۔ موسیٰ کو تھکن اس وقت محسوس ہوئی جب وہ اس مقام سے آگے گزر گئے تھے جس کے بارے میں اللہ نے بتایا تھا۔ ان کے ساتھی نے کہا جب ہم ایک چٹان پر پہنچے تھے تو میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے شیطان نے ہی اس کا ذکر کرنے سے بھلایا تھا اور اس نے عجیب انداز میں سمندر میں راستہ بنایا تھا۔ مچھلی تو سرنگ (نما راستہ) میں چلی تھی اور موسیٰ اور ان کے ساتھی یوشع بن نون کے لیے یہ بات قابل تعجب تھی۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: یہی مقام تو ہماری منزل مقصود ہے۔ پھر دونوں اپنے انہی قدموں کے نشانات پر واپس آئے۔ جب وہ دونوں چٹان کے پاس پہنچے تو دیکھا ایک آدمی چادر اوڑھے لیٹا ہوا ہے، تو موسیٰ نے اسے سلام کہا۔ تو خضر نے کہا: تمہارے علاقے میں سلام کہاں سے آ گیا؟ انہوں نے فرمایا: میں موسیٰ ہوں۔ خضر نے کہا۔ بنی اسرائیل والے موسیٰ؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! میں تمہارے پاس اس لیے آیا ہوں تاکہ تم اپنا رشد وہدایت والا علم مجھے بھی سکھا دو۔ خضر نے کہا: اے موسیٰ! آپ میرے

يَحْمِلُوْهُمْ فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوْهُمْ بِغَيْرِ نَوْلٍ فَلَمَّا رَكِبَا السَّفِيْنَةَ لَمْ يَفْجَأْ مُوْسَى إِلَّا وَالْخَضِرُ قَدْ قَلَعَ لَوْحًا مِنْ أَلْوَاحِ السَّفِيْنَةِ بِالْقَدُوْمِ فَقَالَ مُوْسَى: قَوْمٌ حَمَلُوْنَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلَى سَفِيْنَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا ﴿لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا﴾ (۱۸/ الكهف:۷۱) قَالَ الْخَضِرُ: ﴿أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا﴾ (۱۸/ الكهف: ۷۲) قَالَ لَهُ مُوْسَى: ﴿لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا﴾ (۱۸/ الكهف:۷۳) قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: وَكَانَتِ الْأُوْلَى مِنْ مُوْسَى نِسْيَانًا، قَالَ: وَجَاءَ عُصْفُوْرٌ فَوَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِيْنَةِ فَنَقَرَ فِي الْبَحْرِ نَقْرَةً فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ: مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللهِ إِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هَذَا الْعُصْفُوْرُ مِنْ هَذَا الْبَحْرِ ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِيْنَةِ فَبَيْنَمَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ إِذْ أَبْصَرَ الْخَضِرُ غُلَامًا يَلْعَبُ فِي الْغِلْمَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ فَاقْتَلَعَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ، قَالَ لَهُ مُوْسَى: أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَاكِيَةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا ﴿قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا﴾ (۱۸/ الكهف: ۷۵) قَالَ: وَهَذِهِ أَشَدُّ مِنَ الْأُوْلَى ﴿قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا﴾ (۱۸/ الكهف: ۷۶) قَالَ: ﴿فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ﴾ (۱۸/ الكهف: ۷۷) قَالَ: مَائِلٌ، فَقَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهِ هَكَذَا فَأَقَامَهُ،

ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے۔ مجھے اللہ نے ایک علم سکھایا ہے جو آپ نہیں جانتے اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک علم سکھایا ہے جو میں نہیں جانتا۔ موسیٰ نے کہا: ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے اور میں آپ کی حکم عدولی نہیں کروں گا خضر نے کہا: اگر آپ میرے ساتھ چلنا چاہتے ہیں تو کسی چیز کے بارے میں سوال نہ کرنا، جب تک میں خود ہی آپ کو بتا نہ دوں۔ پھر وہ دونوں سمندر کے ساحل پر چلنے لگے، پھر وہاں سے ایک کشتی گزری تو انہوں نے کہا: ہمیں بھی سوار کرلو۔ ان لوگوں نے خضر کو پہچان لیا تھا لہٰذا بغیر کسی کرائے کے انہیں سوار کرلیا۔ پھر وہ دونوں کشتی میں سوار ہو گئے تو موسیٰ نے اچانک دیکھا کہ خضر نے تیشے کے ساتھ کشتی کا ایک پھٹا اکھاڑ دیا، تو موسیٰ نے کہا: ان لوگوں نے بغیر کرائے کے ہمیں سوار کر لیا ہے اور آپ نے اُن کی کشتی کو پھاڑ دیا ہے تاکہ کشتی والے ڈوب جائیں؟ آپ نے بہت بڑا کام کیا ہے۔ خضر نے کہا: کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے؟ موسیٰ نے انہیں جواب دیا: میری بھول پر مواخذہ نہ کیجئے اور نہ میرے ساتھ سختی سے پیش آئیں۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ پہلی بات موسیٰ علیہ السلام کی بھول کی وجہ سے ہوئی تھی۔ اور ایک چڑیا آ کر کشتی کے کنارے پر بیٹھ گئی اور پانی میں اپنی چونچ ڈالی تو خضر نے کہا: میرا اور آپ کا علم مل کر بھی اللہ کے علم میں اتنی کمی نہیں کر سکتا، جتنا اس چڑیا نے اس سمندر سے پانی لیا ہے۔ پھر وہ دونوں کشتی سے (اتر کر) نکل گئے، وہ ساحل پر چل رہے تھے کہ خضر نے ایک چھوٹا بچہ دوسرے بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے دیکھا تو اسے سر سے پکڑ کر اس کی گردن مروڑ کر قتل کر دیا موسیٰ نے کہا: کیا آپ نے ایک بے گناہ کو بغیر کسی جرم کے قتل کر دیا ہے؟ آپ

فَقَالَ مُوسَى قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ وَلَمْ يُطْعِمُونَا وَلَمْ يُضَيِّفُونَا ﴿لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا ٥ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا﴾ (١٨/ الكهف:٧٧، ٧٨) قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَدِدْنَا أَنَّ مُوسَى عليه السلام كَانَ صَبَرَ حَتَّى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ خَبَرِهِمَا قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ ﴿وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا﴾ وَكَانَ يَقْرَأُ ﴿وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا وَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ﴾

نے بڑا منکر کام کیا ہے۔ خضر نے کہا: کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کرسکیں گے؟ یہ بات پہلے سے سخت تھی۔ موسیٰ نے فرمایا: اگر اس کے بعد میں کسی چیز کے بارے میں آپ سے پوچھوں تو پھر آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھنا۔ میں نے اپنا عذر بیان کردیا ہے۔ پھر وہ دونوں چلے حتیٰ کہ ایک بستی والوں کے پاس پہنچے تو ان لوگوں سے کھانا مانگا لیکن لوگوں نے ان کی میزبانی کرنے سے انکار کردیا، پھر دونوں نے دیکھا کہ ایک دیوار گرنے کے قریب جھکی ہوئی ہے، خضر نے اپنے ہاتھ سے اس دیوار کو کھڑا کردیا تو موسیٰ نے کہا: یہ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے ہمیں کھانا نہیں کھلایا اور نہ ہماری میزبانی کی، اگر آپ چاہتے تو اس کام کی ان سے اجرت لے سکتے تھے۔ خضر نے کہا: میرے اور آپ کے درمیان یہ جدائی کا مقام ہے اور میں عنقریب آپ کو ان کاموں کی تفصیل بتاؤں گا، جن پر آپ صبر نہ کرسکے۔''
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم چاہتے تھے کہ کاش موسیٰ صبر کرتے، حتیٰ کہ ان کا قصہ ہمارے سامنے مزید بیان کیا جاتا۔''
سعید بن جبیر نے کہا: ابن عباس پڑھتے تھے: ان کے پیچھے ایک بادشاہ تھا جو ہر بہترین کشتی پر غاصبانہ قبضہ کرلیتا تھا، اور وہ فرماتے تھے: وہ لڑکا کافر تھا اور اس کے والدین مومن تھے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۲۷۲۲ عن الحمیدی مختصراً) مسلم (۲۳۸۰) اور بیہقی (الاسماء والصفات: ص ۱۱۵۔۱۱۷ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٣٧٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ الزَّرَّادِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا﴾ (١٨/ الكهف: ٨٢) قَالَ: حَفِظَهُمَا بِصَلَاحِ أَبِيْهِمَا مَا ذَكَرَ مِنْهُمَا صَلَاحًا.

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشادِ باری تعالیٰ: کے بارے میں فرمایا: اللہ نے ان کے باپ کی نیکی کی وجہ سے ان کی حفاظت فرمائی، ان بچوں کے نیک ہونے کا کوئی ذکر نہیں فرمایا۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے نسائی (المواعظ بحوالہ تحفۃ الاشراف: ۴/ ۴۲۵) ابن المبارک (الزہد: ۳۳۲) اور حاکم (المستدرک: ۳/ ۳۶۹ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے روایت کیا ہے اور حاکم وذہبی دونوں نے اسے بخاری ومسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے۔

[٣٧٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوْقَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَحْفَظُ بِحِفْظِ الرَّجُلِ الصَّالِحِ وَلَدَهُ وَوَلَدَ وَلَدِهِ وَدُوَيْرَتَهُ الَّتِيْ فِيْهَا وَالدُّوَيْرَاتِ حَوْلَهُ فَمَا يَزَالُوْنَ فِيْ حِفْظٍ مِنَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ سُفْيَانُ: وَزَادَنِيْ فِيْهِ وَسِتْرٍ.

محمد بن المنکدر (تابعی رحمہ اللہ) نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یقیناً نیک آدمی کی وجہ سے اس کی اولاد، پوتوں، اس کے خاندان اور اردگرد والے لوگوں کی حفاظت فرماتا ہے لہٰذا وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتے ہیں، ایک روایت میں ہے اور پردے میں رہتے ہیں۔[1]

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے عبداللہ بن المبارک نے بھی محمد بن سوقہ سے روایت کیا ہے۔ (دیکھئے کتاب الزہد: ۳۳۰ وسندہ صحیح)

[1] امام محمد بن المنکدر رحمہ اللہ کے قول کی معنوی تائید اس حدیث قدسی سے بھی ہوتی ہے جس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نیکوکار لوگوں کے بارے میں فرماتے ہیں: ''هم القوم لا يشقى بهم جليسهم'' یہ وہ سعادت مند لوگ ہیں جن کے پاس بیٹھنے والے بھی نامراد نہیں رہتے۔ (صحیح مسلم: ۲۶۸۹، صحیح البخاری: ۶۴۰۸)

نیز دیکھئے صحیح البخاری (۵۲۵) اور آنے والی حدیث (۴۴۸) [تنویر الحق]

[۳۷۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ وَعَاصِمُ ابْنُ بَهْدَلَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ يَقُوْلُ: سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فَقُلْتُ: يَا أَبَا الْمُنْذِرِ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَحُكُّهُمَا مِنَ الْمُصْحَفِ قَالَ إِنِّي سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ قِيلَ لِي قُلْ فَقُلْتُ: فَنَحْنُ نَقُوْلُ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ .

زر بن حبیش سے روایت ہے کہ میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے معوذتین (آخری دوسورتوں) کے بارے میں پوچھا تو کہا: اے ابوالمنذر! آپ کے بھائی ابن مسعود رضی اللہ عنہ تو انہیں قرآن سے کھرچ (یعنی کاٹ) دیتے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے کہا گیا ہے: قُل (کہہ دو) تو میں کہتا ہوں۔'' ہم تو وہی کہیں گے جس طرح رسول اللہ ﷺ نے کہا تھا۔

تحقیق وتخریج » سنده صحيح

اسے بخاری (۴۹۷۶) اور بیہقی (الکبریٰ: ۲/۳۹۴ من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۳۷۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ وَعَاصِمُ ابْنُ بَهْدَلَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ يَقُوْلُ: قُلْتُ لِأُبَيٍّ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ: رَحِمَ اللَّهُ أَبَا عَبْدِالرَّحْمَنِ إِنَّمَا أَرَادَ أَنْ لَا يَتَّكِلَ النَّاسُ ، وَلَقَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ ثُمَّ حَلَفَ أُبَيٌّ لَا يَسْتَثْنِي أَنَّهَا لَلَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ ، فَقُلْنَا لَهُ: يَا أَبَا الْمُنْذِرِ بِأَيِّ شَيْءٍ عَلَّمْتَهُ؟ قَالَ: بِالْآيَةِ أَوْ بِالْعَلَامَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ أَخْبَرَنَا أَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ صَبِيْحَةَ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَلَا شُعَاعَ لَهَا .

زر بن حبیش سے روایت ہے کہ میں نے ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کے بھائی ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص سارا سال قیام کرے گا تو اسے لیلۃ القدر ملے گی۔ انہوں نے فرمایا: ابوعبدالرحمٰن (عبداللہ بن مسعود) پر اللہ رحم فرمائے، ان کا ارادہ یہ ہے کہ لوگ اسی پر توکل نہ کر بیٹھیں اور انہیں علم ہے کہ یہ رمضان کے آخری عشرے میں ہوتی ہے اور یہ ستائیسویں کی رات ہے۔ پھر سیدنا اُبی رضی اللہ عنہ نے قسم کھا کر بغیر کسی استثنا کے فرمایا: یہ ستائیسویں کی رات ہے۔ ہم نے ان سے کہا: اے ابوالمنذر! آپ رضی اللہ عنہ کو کس چیز سے اس بات کا علم ہوا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اس نشانی یا علامت سے جو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتائی تھی، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتایا تھا کہ لیلۃ القدر کی صبح کو سورج اس طرح طلوع ہوتا ہے کہ اس کی شعائیں نہیں ہوتیں۔

تحقیق وتخریج » سنده صحيح

اسے مسلم (۷۶۲ بعد ح ۱۱۶۹) ابوداود (۱۳۷۸) ترمذی (۷۹۳ وقال: هذا حديث حسن صحيح) اور بیہقی (الکبریٰ: ۴/۳۱۲ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۳۷۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: كَانَ لِي ابْنُ عَمٍّ شَاسِعُ الدَّارِ فَقُلْتُ: لَوِ اتَّخَذْتَ بَيْتًا قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ أَوْ حِمَارًا قَالَ: مَا أُحِبُّ أَنَّ بَيْتِي مُطَنَّبًا بِبَيْتِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَمَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً مُنْذُ أَسْلَمَ كَانَتْ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْهَا فَإِذَا هُوَ يَذْكُرُ الْخُطَا، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: إِنَّ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا إِلَى الْمَسْجِدِ دَرَجَةً.

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے چچا زاد کا گھر (مسجد سے) دور تھا تو میں نے اسے کہا: اگر تم مسجد کے قریب گھر بنالو یا کوئی گدھا خرید لو۔ اس نے کہا: میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میرا گھر محمد ﷺ کے گھر کے قریب ہو، جب سے وہ مسلمان ہوا تھا تو میں نے اس سے زیادہ سخت بات کوئی نہیں سنی تھی۔ پھر وہ کہنے لگا: میں دور سے آتا ہوں تو چلنے والے قدموں کی وجہ سے بڑا ثواب ملتا ہے۔ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے مسجد کی طرف ہر قدم کے بدلے میں ایک درجہ ملتا ہے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۶۶۳) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

۵۰: أَحَادِيثُ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ

ابوایوب (خالد بن زید) الانصاری رضی اللہ عنہ کی احادیث

[۳۷۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هَذَا وَيَصُدُّ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ.

ابوایوب الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ بائیکاٹ کرے پھر جب دونوں آمنے سامنے آئیں تو یہ اپنا چہرہ پھیر دے اور وہ اپنا چہرہ پھیر لے اور ان میں سے بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔''

قَالَ سُفْيَانُ كَانَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا قَبْلَهُ حَدِيثَ أَنَسٍ ثُمَّ أَتْبَعَهُ هَذَا فَقَالَ: فَأَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ.

سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے زہری نے ہمیں انس رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی، اس کے بعد یہ روایت بیان کی کہا: مجھے عطاء بن یزید نے خبر دی۔

تحقیق و تخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۶۰۷۷، ۶۲۳۷) مسلم (۲۵۶۰) اور ترمذی (۹۳۲، وقال: هذا حديث حسن صحيح) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۳۸۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا وَلَكِنْ شَرِّقُوا وَغَرِّبُوا قَالَ أَبُو أَيُّوبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيضَ بُنِيَتْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ وَنَسْتَغْفِرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ.

ابوایوب الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پاخانہ پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف نہ رخ کرو اور نہ پیٹھ کرو، لیکن (مدینہ میں) مشرق یا مغرب کی طرف رُخ کرلو۔'' ابوایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب ہم ملک شام آئے تو دیکھا کہ لیٹرینیں قبلہ رُخ بنی ہوئی ہیں، لہٰذا ہم دوسری طرف رُخ پھیر لیتے تھے اور اللہ سے استغفار کرتے تھے۔

فَقِيلَ لِسُفْيَانَ فَإِنَّ نَافِعَ بْنَ عُمَرَ الْجُمَحِيَّ لَا يُسْنِدُهُ، فَقَالَ: لَكِنِّي أَحْفَظُهُ وَأُسْنِدُهُ كَمَا قُلْتُ لَكَ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الْمَكِّيِّينَ إِنَّمَا أَخَذُوا كِتَابًا جَاءَ بِهِ حُمَيْدٌ الْأَعْرَجُ مِنَ الشَّامِ قَدْ كُتِبَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَوَقَعَ إِلَى ابْنِ جُرَيْجٍ فَكَانَ الْمَكِّيُّونَ يَعْرِضُونَ ذَلِكَ الْكِتَابَ عَلَى ابْنِ شِهَابٍ فَأَمَّا نَحْنُ فَإِنَّمَا كُنَّا نَسْمَعُ مِنْ فِيهِ.

حمیدی فرماتے ہیں: سفیان بن عیینہ سے کہا گیا کہ نافع بن عمر جمحی اس روایت کی سند بیان نہیں کرتے۔ تو سفیان بن عیینہ نے کہا کہ مجھے تو یہ روایت یاد ہے اور میں اسے مسند ہی بیان کروں گا جیسا کہ میں نے تجھ سے کہا ہے۔ پھر سفیان بن عیینہ نے کہا کہ بے شک مکی راوی اس کتاب سے روایت لیتے ہیں جسے حمید الاعرج نے ملک شام میں زہری سے لکھا تھا۔ اور یہ کتاب ابن جُرجہ کے پاس آگئی۔ مکی راوی اس کتاب کو ابن شہاب پر پیش کرتے ہیں جبکہ ہم ابن شہاب کی روایات اُن کی زبان سے سُن کر بیان کرتے ہیں۔

تحقیق و تخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۳۹۴) مسلم (۲۶۴) ترمذی (۸) اور خلیلی (الارشاد: ۱/۳۷۱۔۳۷۲ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۳۸۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: امْتَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ بِالْعَرْجِ فِي الْمُحْرِمِ يَغْسِلُ رَأْسَهُ؟ فَأَرْسَلُونِي إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ فَذَهَبْتُ إِلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ بَيْنَ قَرْنَيِ الْبِئْرِ يَغْتَسِلُ، فَلَمَّا رَآنِي مُقْبِلًا جَمَعَ ثِيَابَهُ إِلَى صَدْرِهِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ: أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ ابْنُ أَخِيكَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَسْأَلُكَ كَيْفَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ فَقَالَ بِيَدَيْهِ فِي رَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ وَقَالَ: هَكَذَا هَكَذَا فَرَجَعْتُ إِلَيْهِمَا فَأَخْبَرْتُهُمَا فَقَالَ الْمِسْوَرُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لَا أُمَارِيكَ أَبَدًا.

عبداللہ بن حنین رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما کے درمیان مقام عرج پر اختلاف ہوا کہ (کیا) احرام باندھنے والا سر دھوسکتا ہے؟ تو انہوں نے مجھے ابوایوب الانصاری رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا، میں گیا تو دیکھا کہ وہ کنویں کی منڈیروں کے قریب غسل کر رہے تھے پھر جب انہوں نے مجھے دیکھا تو کپڑوں کے ساتھ سینے تک کا حصہ ڈھانپ لیا۔ میں نے انہیں دیکھا اور کہا: مجھے آپ کے بھتیجے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ پوچھنے کے لیے بھیجا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت احرام میں کس طرح سر دھوتے ہوئے دیکھا تھا؟ تو انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ سر پر رکھے، آگے لائے اور پیچھے لے گئے اور فرمایا: اس اس طرح کیا تھا پھر میں ان دونوں کے پاس واپس گیا اور حدیث سنا دی تو مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: میں آپ رضی اللہ عنہ سے کبھی بحث مباحثے والا جھگڑا نہیں کروں گا۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۱۸۴۰) مسلم (۱۲۰۵) اور ابونعیم الاصبہانی (المستخرج: ۳/۲۹۵ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۳۸۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَأَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ فَكَأَنَّمَا صَامَ الدَّهْرَ.

ابوایوب الانصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص رمضان اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو گویا اُس نے ساری عمر روزے رکھے ہیں۔

قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ لِسُفْيَانَ أَوْ قِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ يَرْفَعُونَهُ قَالَ: اسْكُتْ عَنْهُ قَدْ عَرَفْتُ ذَلِكَ.

ابوبکر حمیدی نے کہا: میں نے سفیان بن عیینہ سے کہا: لوگ تو اسے مرفوع بیان کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اس سے خاموش ہو جا، مجھے اس کا پتہ ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده حسن موقوف

اسے طحاوی (مشکل الآثار: ۳/ ۱۱۸، دوسرانسخہ: ۶/ ۱۲۲ح ۲۳۴۲) نے حمیدی کی سند سے روایت کیا ہے۔
نیز اس حدیث کو عبدربہ بن سعید (ثقہ) نے بھی عمر بن ثابت سے موقوفاً بیان کیا ہے۔ (دیکھئے السنن الکبریٰ للنسائی: ۲۸۶۵)

[**۳۸۳**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، وَسَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَأَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ فَكَأَنَّمَا صَامَ الدَّهْرَ.

ابوایوب الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو گویا اُس نے ساری عمر روزے رکھے ہیں۔'' ①

[**۳۸۴**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الصَّائِغُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ ذٰلِكَ.

ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ یہ مرفوع روایت بھی پچھلی روایت کی مثل ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده حسن مرفوع

پہلی سند کو مسلم (۱۱۶۴) ابوداود (۲۴۳۳) اور طحاوی (شرح مشکل الآثار طبع جدیدہ: ۶/ ۱۲۳ح ۲۳۴۴ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

دوسری سند کو نسائی (الکبریٰ: ۲۸۶۶) وغیرہ، عتبة بن أبي حكيم: حدثني عبد الملك بن أبي بكر: حدثني يحيى بن سعيد کی سند سے روایت کیا ہے اور نسائی نے کہا: ''عتبة هذا ليس بالقوى'' عرض ہے کہ یہ جرح کئی وجہ سے غلط ہے:

۱: عتبہ جمہور محدثین کے نزدیک موثق ہونے کی وجہ سے صدوق حسن الحدیث ہیں۔
[لیکن جب ان سے بقیہ روایت بیان کریں گے تو روایت ضعیف ہوگی۔ (دیکھئے کتاب الثقات لابن حبان: ۷/ ۲۷۲)]

۲: اسماعیل بن ابراہیم الصائغ نے ان کی متابعت کر رکھی ہے۔

۳: اس روایت کی دوسری حسن لذاتہ سندیں بھی ہیں۔

---

① صحیح مسلم وغیرہ کی اس صحیح حدیث کا رد کرنے کے لیے احناف نے جو جتن کئے اور پاپڑ بیلے ہیں اُن کے رد کے لیے دیکھئے شیخ مکرم رحمہ اللہ کا عظیم الشان اور لاجواب مضمون: ''صحیح الاقوال فی استحباب صیام ستة من شوال'' (تحقیقی مقالات: ۲/ ۳۲۲) [تنویر الحق]

[۳۸۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ يَزِيْدَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ جَمِيْعًا.

ابوایوب الانصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھی تھیں۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۱۶۷۴) اور مسلم (۱۲۸۷) نے بھی روایت کیا ہے۔

[۳۸۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعْدٍ الْأَعْمَى يُحَدِّثُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ يَقُوْلُ: خَرَجَ أَبُوْ أَيُّوْبَ إِلَى عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَهُوَ بِمِصْرَ يَسْأَلُهُ عَنْ حَدِيْثٍ سَمِعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَبْقَ أَحَدٌ سَمِعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ غَيْرُهُ وَغَيْرُ عُقْبَةَ فَلَمَّا قَدِمَ أَتَى مَنْزِلَ مَسْلَمَةَ بْنِ مُخَلَّدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَهُوَ أَمِيرُ مِصْرَ فَأُخْبِرَ بِهِ فَعَجِلَ فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَعَانَقَهُ، ثُمَّ قَالَ: مَا جَاءَ بِكَ يَا أَبَا أَيُّوْبَ؟ قَالَ: حَدِيْثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَبْقَ أَحَدٌ سَمِعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ غَيْرِي وَغَيْرُ عُقْبَةَ فَابْعَثْ مَنْ يَدُلُّنِي عَلَى مَنْزِلِهِ قَالَ فَبَعَثَ مَعَهُ مَنْ يَدُلُّهُ عَلَى مَنْزِلِ عُقْبَةَ فَأُخْبِرَ عُقْبَةُ بِهِ فَعَجِلَ فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَعَانَقَهُ وَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا أَبَا أَيُّوْبَ؟ فَقَالَ حَدِيْثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَبْقَ أَحَدٌ سَمِعَهُ غَيْرِي وَغَيْرُكَ فِي سَتْرِ الْمُؤْمِنِ قَالَ عُقْبَةُ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ سَتَرَ مُؤْمِنًا فِي الدُّنْيَا عَلَى خَزْيَةٍ سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ابوسعد الاعمی نے عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کے سامنے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا: ابوایوب الانصاری رضی اللہ عنہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک حدیث پوچھنے کے لیے مصر گئے، اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے بیان کرنے والوں میں سے ابوایوب اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی بھی زندہ باقی نہیں بچا تھا۔ پھر جب وہ پہنچے تو مسلمہ بن مخلد الانصاری رضی اللہ عنہ امیر مصر کے پاس گئے۔ انہیں جب پتہ چلا تو جلدی باہر آئے اور ان سے معانقہ کیا پھر فرمایا: اے ابوایوب! آپ کیوں آئے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ایک حدیث کے لیے آیا ہوں، جسے رسول اللہ ﷺ سے سننے والوں میں سے میرے اور عقبہ کے سوا کوئی بھی زندہ نہیں، لہٰذا کسی کو بھیج کر مجھے ان کا گھر دکھاؤ، انہوں نے عقبہ رضی اللہ عنہ کا گھر دکھانے والا آدمی ساتھ بھیجا پھر جب عقبہ کو معلوم ہوا تو جلدی باہر تشریف لائے اور ان سے معانقہ کیا اور کہا: اے ابوایوب! آپ کیوں آئے ہیں؟ فرمایا: اس حدیث کے لیے آیا ہوں جسے رسول اللہ ﷺ سے سننے والا میرے اور تمہارے علاوہ کوئی بھی زندہ نہیں، مومن کی پردہ داری کے بارے میں۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

فَقَالَ لَهُ أَبُوْ أَيُّوبَ: صَدَقْتَ، ثُمَّ انْصَرَفَ أَبُوْ أَيُّوبَ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَرَكِبَهَا رَاجِعًا إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَمَا أَدْرَكَتْهُ جَائِزَةُ مَسْلَمَةَ بْنِ مُخَلَّدٍ إِلَّا بِعَرِيْشِ مِصْرَ.

"جو شخص کسی مومن کی غلطی پر دنیا میں پردہ ڈالے گا، اللہ قیامت کے دن اس پر پردہ ڈالے گا۔" تو ابوایوب نے کہا: آپ نے سچ کہا۔ پھر وہ اپنی سواری کی طرف واپس گئے اور سوار ہو کر مدینے کی طرف رُخ کیا۔ مسلمہ بن مخلد کی طرف سے سامانِ ضیافت وغیرہ انہیں مصر (شہر) کے نواحی علاقے میں ہی ملا۔

تحقیق وتخریج ›› سندہ ضعیف

اسے احمد (المسند: ۴/۱۵۳، ۱۵۹) اور خطیب (الرحلہ فی طلب الحدیث: ۳۴ من حدیث الحمیدی) نے بھی روایت کیا ہے۔ ابوسعد الاعمیٰ المکی مجہول ہے۔ (دیکھئے تقریب التہذیب: ۸۱۲۰)

فائدہ: صحیح مسلم (۲۶۹۹) کی حدیث سے ثابت ہے کہ جو شخص کسی مسلمان پر پردہ ڈالے گا، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اُس پر پردہ ڈالے گا۔ والحمد للہ

[۳۸۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ الضَّبِّيُّ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ، عَنْ سَهْمِ بْنِ مِنْجَابٍ، عَنْ قَزَعَةَ، عَنِ الْقَرْثَعِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ يُصَلِّي أَرْبَعًا وَيَقُوْلُ: إِنَّ أَبْوَابَ السَّمَاءِ تُفْتَحُ أَوِ الْجَنَّةِ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ.

ابوایوب الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سورج ڈھل جاتا تو رسول اللہ ﷺ چار رکعتیں پڑھتے اور فرماتے: سورج کے ڈھل جانے پر آسمان یا جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

تحقیق وتخریج ›› سندہ ضعیف

اسے ابوداود (۱۲۷۰) ابن ماجہ (۱۱۵۷) اور ترمذی (الشمائل بتحقیقی: ۲۹۲۔۲۹۳) نے بھی روایت کیا ہے اور امام ابوداود نے فرمایا: "عبیدہ (بن معتب) ضعیف ہے۔" (سنن ابی داود: ۱۲۷۰، نیز دیکھئے تقریب التہذیب: ۴۴۱۶ وکتب اسماء الرجال)

۵۱: أَحَادِيْثُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ کی احادیث

[۳۸۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: سَمِعْتُ مَحْمُوْدَ بْنَ الرَّبِيْعِ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا يَقْرَأُ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

سیدنا عبادہ بن الصامت الانصاری البدری رضی اللہ عنہ [1] سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص نماز میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا اُس کی نماز نہیں ہوتی۔''

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے بخاری (۷۵۶) مسلم (۳۹۴) اور ابوعوانہ (المستخرج: ۲/۱۲۳ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔ اس حدیث کی تشریح میں علامہ خطابی (متوفی ۳۸۸ھ) نے فرمایا: ''عموم هذا القول يأتي على كل صلاة يصليها المرء وحده أو من وراء الإمام، أسر إمامه القراءة أو جهر بها'' اس حدیث کا عموم ہر اس نماز کو شامل ہے جو کوئی ایک شخص اکیلے پڑھتا ہے یا امام کے پیچھے ہوتا ہے، اس کا امام قراءت بالسر کرے یا قراءت بالجہر کرے۔

(اعلام الحدیث فی شرح صحیح البخاری: ۱/۵۰۰)

محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک نماز پڑھی اور میرے پہلو میں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ تھے، تو انہوں نے سورۂ فاتحہ پڑھی، میں نے کہا: اے ابوالولید! کیا میں نے آپ کو سورۂ فاتحہ پڑھتے ہوئے نہیں سنا؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ۱/۳۷۵ ح ۳۷۷۰ من رخص فی القراءۃ خلف الامام، وسندہ صحیح)

یہ راویٔ حدیث کا عمل ہے کہ فاتحہ خلف الامام پڑھنی چاہیے اور یہ ظاہر ہے کہ راوی اپنی روایت کو سب سے زیادہ جانتا ہے۔

---

[1] اس عظیم الشان روایت کو رد کرنے کے لیے آل تقلید نے بہت سے پاپڑ بیلے ہیں، چنانچہ حسین احمد ٹانڈوی کاندھوی دیوبندی، جلیل القدر صحابی رسول ﷺ، سیدنا عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھتے ہیں: ''اس کو عبادہ بن الصامت معنعناً ذکر کرتے ہیں حالانکہ یہ مدلس ہیں اور مدلس کا عنعنہ معتبر نہیں۔'' (توضیح الترمذی: ۱/۴۳۶، ۴۳۷) ٹانڈوی کاندھوی نے دوسری جگہ کہا: ''کیونکہ بعض کے راوی عبادہ ہیں جو مدلس ہیں۔''

(توضیح الترمذی: ۱/۴۳۷ طبع مدنی مشن بک ڈپو، مدنی نگر، کلکتہ: ۵۱)

صحابی رسول ﷺ کو مدلس قرار دینا آل دیوبند کا ہی کام ہے، حالانکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مدلس نہیں قرار دیا جائے گا۔

(دیکھئے بیان الوہم والایہام لابن قطان الفاسی: ۵/۴۹۷، اصول سرخسی: ۱/۳۷۹) [تنویر الحق]

[۳۸۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ: أَخْبَرَنِي أَبُوْ إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُوْلُ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ مَجْلِسٍ فَقَالَ: تُبَايِعُوْنِي أَنْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِقُوْا، وَلَا تَزْنُوا الْآيَةَ فَمَنْ وَفَّا مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ.

عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی ﷺ کے پاس ایک مجلس میں تھے تو آپ نے فرمایا: ''تم میری بیعت کرتے ہو اس پر کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز میں بھی شریک نہیں کرو گے، نہ چوری کرو گے اور نہ زنا کرو گے۔ آیت بیان کی پس تم میں سے جس نے پورا کر دکھایا تو اس کا اجر اللہ کے پاس ہے اور جس نے ان (گناہوں) میں سے کسی کا ارتکاب کیا، پھر اسے سزا مل گئی تو یہی اس کا کفارہ ہے اور جس نے ان میں سے کسی چیز کا ارتکاب کیا پھر اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈال دیا تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے: چاہے تو معاف کر دے اور چاہے تو عذاب دے۔''

قَالَ سُفْيَانُ كُنَّا عِنْدَ الزُّهْرِيِّ فَلَمَّا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيْثِ أَشَارَ إِلَيَّ أَبُوْ بَكْرٍ الْهُذَلِيِّ أَنْ أَحْفَظَهُ فَكَتَبْتُهُ فَلَمَّا قَامَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرْتُ بِهِ أَبَا بَكْرٍ.

سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ جب زہری نے یہ حدیث بیان کی تو ہم ان کے پاس تھے، ہمارے ساتھ ابوبکر الہذلی بھی تھا، ابوبکر الہذلی نے مجھے اشارہ کیا کہ (اُس کے لیے) میں اس روایت کو یاد کرلوں تو میں نے اس روایت کو لکھ لیا، جب زہری کھڑے ہوئے (اور چلے گئے) تو میں نے یہ روایت ابوبکر الہذلی (المتروک) کو بیان کی۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۴۸۹۴) مسلم (۱۷۰۹) اور ابن عبدالبر (التمہید: ۲۳/ ۲۹۸، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۳۹۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنِ الْمُخْدَجِيِّ قَالَ قِيلَ لِعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ: إِنَّ أَبَا مُحَمَّدٍ يَقُولُ: الْوِتْرُ وَاجِبٌ، فَقَالَ عُبَادَةُ كَذَبَ أَبُوْ مُحَمَّدٍ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَقُوْلُ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَمَنْ أَتَى بِهِنَّ لَمْ يَنْتَقِصْ مِنْ حَقِّهِنَّ شَيْئًا لِلْقَادِرِيْنَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ، وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ

مخدجی (ایک راوی) سے روایت ہے کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: ابومحمد کہتا ہے کہ وتر واجب ہے، عبادہ نے فرمایا: ابومحمد کو خطا لگی ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: ''اللہ تعالیٰ نے بندوں پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، لہٰذا جو انہیں ادا کرے گا، استطاعت کے باوجود ان کے حق میں سے کوئی کمی نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے۔ اور جو انہیں ادا نہیں کرے گا تو اس کا اللہ پر کوئی عہد و معاہدہ نہیں، چاہے تو اس سے بخش دے اور چاہے تو عذاب دے۔''

تحقیق وتخریج » حسن

اسے امام مالک (الموطأ روایہ یحییٰ بن یحییٰ: ۱/۱۲۳ ح ۲۶۷، روایہ ابن القاسم: ۵۰۳) ابوداود (۱۴۲۰) نسائی (۴۶۱) ابن ماجہ (۱۴۰۱) اور ابن عبدالبر (التمہید: ۲۳/۲۹۱ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے روایت ہے۔

مخدجی [1] کو ابن حبان اور نووی وغیرہما نے ثقہ قرار دیا اور سنن ابی داود (۴۲۵) وغیرہ میں اس حدیث کے صحیح شواہد بھی ہیں۔

فائدہ: سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نماز کی طرح وتر حتمی (ضروری) نہیں، لیکن یہ سنت ہے، پس اسے نہ چھوڑو۔

(مسند احمد: ۱/۱۰۷ ح ۸۴۲ وسندہ حسن)

[1] مخدجی کو ابن حبان (ثقات: ۵/۵۷۰، الاحسان: ۳/۱۷۳۱) ضیاء المقدسی (المختارۃ: ۸/۳۶۴ ح ۴۴۷، ۴۴۹) نووی (المجموع شرح المہذب: ۴/۲۰، خلاصۃ الاحکام: ۱/۵۴۹) ابن الملقن (البدر المنیر: ۵/۳۸۹، ۳۹۱) وغیرہ نے بذریعہ تصحیح حدیث ثقہ قرار دیا ہے۔ [معاذ]

[۳۹۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: سَمِعْتُ عُبَادَةَ بْنَ الْوَلِيدِ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ، وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ، وَأَنْ نَقُوْلَ بِالْحَقِّ حَيْثُ مَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ.

عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی تھی کہ سنیں گے اور اطاعت کریں گے، خوشحالی اور تنگدستی میں، خوشی اور غمی (ہر حال) میں، حکومت والوں سے جھگڑا نہیں کریں گے اور جہاں ہوں گے وہیں حق بیان کریں گے، اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

تحقیق وتخریج » صحیح

اسے نسائی (الکبریٰ: ۸۶۸۹، الصغریٰ: ۴۱۴۹) اور احمد (المسند: ۵/۳۱۴، ۳۱۹) نے بھی روایت کیا ہے، نیز بخاری (۷۱۹۹) اور مسلم (۱۷۰۹/۴۱ ب بعد ح ۱۸۴۰) وغیرہما نے عبادہ بن الولید عن ابیہ عن عبادہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

[۳۹۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ، وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ، وَالْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ، وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ حَتَّى خَصَّ الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ مِثْلَ بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَهُوَ رِبًا.

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سونا سونے کے بدلے میں برابر برابر، چاندی چاندی کے بدلے میں برابر برابر، کھجور کھجور کے بدلے میں برابر برابر، گندم گندم کے بدلے میں برابر برابر اور جو جو کے بدلے میں برابر برابر، حتیٰ کہ آپ نے نمک نمک کے بدلے میں برابر برابر کی تخصیص فرمائی، پھر جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو وہ سود ہے۔

تحقیق وتخریج » صحیح

اسے ابن عبدالبر (التمہید: ۴/۸۰-۸۱، ۶/۲۸۸-۲۸۹) نے بھی حمیدی کی سند سے روایت کیا ہے اور یہ سند علی بن زید بن جدعان کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن صحیح مسلم (۱۵۸۷) اور سنن النسائی (۴۵۶۴-۴۵۶۶) وغیرہما کی روایات کی وجہ سے یہ بھی صحیح ہے۔ والحمدللہ

٥٢: أَحَادِيثُ أَبِي الدَّرْدَاءِ

ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کی احادیث

[٣٩٣] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ٥ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ﴾ (١٠/ يونس: ٦٤) فَقَالَ: مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْهَا غَيْرُكَ إِلَّا رَجُلًا وَاحِدًا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْهَا فَقَالَ: مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ مُنْذُ نُزِلَتْ غَيْرُكَ إِلَّا رَجُلًا وَاحِدًا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ.

ایک مصری آدمی سے روایت ہے کہ میں نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے ارشادِ باری تعالیٰ: ''وہ لوگ جو ایمان لائے اور پرہیز گاری کرتے تھے، ان کے لیے دنیا کی زندگی اور آخرت میں خوش خبری ہے۔'' کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: جب سے یہ بات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھی تھی اُس وقت سے تیرے سوا صرف ایک آدمی نے پوچھا ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا: ''اس آیت کے بارے میں جب سے یہ نازل ہوئی ہے، تیرے سوا صرف ایک آدمی نے ہی مجھ سے پوچھا ہے۔ اچھا خواب جو مسلمان دیکھتا ہے یا اُسے دکھایا جاتا ہے۔''

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ رُفَيْعٍ فَحَدَّثَنِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

حمیدی کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ نے کہا: میں عبدالعزیز بن رُفیع کو ملا، تو انھوں یہ روایت مجھے ابو صالح عن عطاء بن یسار عن رجل من اہل مصر عن ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سند سے اسی کی مثل بیان کی۔

تحقیق و تخریج ◂ سندہ ضعیف

اسے ترمذی (٣١٠٦، ٢٢٧٣) وقال: ھذا حدیث حسن) احمد (المسند: ٦/ ٤٤٧، ٤٥٢) حاکم (المستدرک: ٤/ ٣٩١ وفی السند خطأ) اور یعقوب بن سفیان الفارسی (کتاب المعرفہ والتاریخ: ٢/ ٦٩٩ عن الحمیدی) وغیرہم نے روایت کیا ہے۔

اس کی سند رجل من اہل مصر (مبہم) کی وجہ سے ضعیف ہے۔

صحیح مسلم (٤٧٩) وغیرہ کی صحیح احادیث اس سے بے نیاز کر دیتی ہیں۔

[۳۹۴] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ.

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو نرمی میں سے اپنا حصہ ملا ہے تو اسے خیر کا حصہ حاصل ہو گیا ہے اور جو شخص نرمی سے محروم ہے تو وہ خیر سے محروم ہے۔''

تحقیق وتخریج» سنده حسن

اسے ترمذی (۲۰۱۳ وقال: هذا حديث حسن صحيح) بخاری (الادب المفرد: ۴۶۴) اور احمد (المسند: ۶/ ۴۵۱) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

فائدہ: یعلی بن مملک رحمہ اللہ کو ابن خزیمہ، ترمذی اور ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے، لہٰذا وہ حسن الحدیث ہیں۔ [1]

[۳۹۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَثْقَلَ شَيْءٍ فِي الْمِيزَانِ خُلُقٌ حَسَنٌ، وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ.

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن میزان (ترازو) میں سب سے بھاری چیز اچھا اخلاق ہو گا اور بے شک اللہ تعالیٰ اُس شخص سے بغض رکھتا ہے جو فحش گو بدزبان ہو۔''

تحقیق وتخریج» سنده حسن

اسے ترمذی (۲۰۰۲ وقال: هذا حديث حسن صحيح) بخاری (الادب المفرد: ۴۱۴) احمد (المسند: ۶/ ۴۵۱) اور ابن عبدالبر (التمہید: ۹/ ۲۳۷ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۳۹۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ

ابوعبدالرحمٰن السلمی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہا: میرے والد مجھے حکم دیتے

---

[1] یعلی بن مملک کی مزید توثیق ابوحاتم الرازی بتصحیح حدیثہ (العلل لابن ابی حاتم: ۵/ ۶۵۰ مسئلہ: ۲۲۳۲) وابن خزیمہ (۱۱۵۸) والحاکم (۱۱۶۵) والذہبی (معجم الشیوخ الکبیر: ۲/ ۸۹) نے بھی کی ہے۔ وللہ الحمد [معاذ]

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ فَقَالَ لَهُ: إِنَّ أَبِي يَأْمُرُنِي بِطَلَاقِهَا، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَقُوْلُ: الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَأَضِعْ ذٰلِكَ أَوِ احْفَظْهُ.

ہیں کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے دوں؟ تو ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جنت کے دروازوں میں سے درمیانی دروازہ والد ہے لہٰذا اگر تو چاہے تو اسے ضائع کر دے یا محفوظ رکھ لے۔“ ①

وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ إِنَّ أُمِّي وَرُبَّمَا قَالَ إِنَّ أُمِّي أَوْ أَبِي.

سفیان بن عیینہ کبھی کبھار یوں بیان کرتے: اس آدمی نے کہا تھا: میری والدہ محترمہ حکم دیتی ہیں، اور بعض اوقات یوں بیان کرتے: میری امی یا میرے ابو مجھے حکم دیتے ہیں۔

تحقیق و تخریج» سنده حسن

اسے ترمذی (۱۹۰۰، وقال: هذا حديث حسن صحيح) ابن ماجه (۲۰۸۹، ۳۶۶۳) ابن حبان (الاحسان: ۴۲۶) اور حاکم (المستدرک: ۴/۱۵۲، من حديث الحميدي وغيره وصححه الحاکم ووافقه الذهبي، وفي متنه تصحيف) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

فائدہ: عطاء بن السائب سے سفیان بن عیینہ کا سماع قبل ② از اختلاط ہے۔ (دیکھئے تحفۃ الاقویاء: ص ۸۷ ت ۲۸۴)

یہ حدیث شعبہ، سفیان ثوری اور حماد بن زید وغیرہم نے بھی روایت کی ہے لہٰذا یہ اُن کے اختلاط سے پہلے کی حدیث ہے۔

[**۳۹۷**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَرَأْتُ بِالشَّامِ ﴿وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى ۝ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى﴾ (۹۲/ الليل: ۱-۲) وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى. فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: هٰكَذَا سَمِعْتَ عَبْدَاللَّهِ يَقْرَؤُهَا؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَهُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَؤُهَا كَذٰلِكَ: وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى.

علقمہ سے روایت ہے کہ میں نے ملک شام میں یہ قراءت کی: ﴿وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى ۝ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى﴾ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى تو ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم نے عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) کو اسی طرح قراءت کرتے ہوئے سنا تھا؟ میں نے کہا: جی ہاں! انہوں نے فرمایا: وہ گواہی دیتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ”وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى“ پڑھتے ہوئے سنا تھا۔

---

① سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے یہ روایت بیان کرنے سے پہلے اس آدمی سے کہا: ”میں نہ تو تجھے یہ حکم دیتا ہوں کہ تُو اپنی بیوی کو طلاق دے اور نہ ہی میں تجھے یہ حکم دیتا ہوں کہ تُو اپنی والدہ کی نافرمانی کر۔“ (شرح السنة للبغوي: ۱۳/۱۰ ح ۳۴۴۲ وسنده حسن، شعب الايمان للبيهقي: ۷۴۶۴) [تنویر الحق]

② امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”سمعت عطاء يكثر التلبية في الطواف، وكان يحرم من الكوفة، وسمعت منه قديما، ثم قدم علينا قدمة فسمعته يحدث بعض ما كنت سمعت منه فيخلط فيه، فاتقيته واعتزلته“.

(المعرفة والتاريخ: ۲/۷۰۸ وسنده صحیح، نیز دیکھئے یہی کتاب: حاشیہ حدیث ۴۴) [معاذ]

تحقیق و تخریج » **صحیح (متفق علیه)**

اسے بخاری (۴۹۴۴) مسلم (۸۲۴) اور ترمذی (۲۹۳۹ وقال: ھذا حدیث حسن صحیح) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

فائدہ: یہی حدیث مغیرہ بن مقسم نے بھی ابراہیم نخعی سے (تصریح سماع کے ساتھ) بیان کی ہے۔

(دیکھئے مسند احمد: ۶/ ۴۴۹ ح ۲۷۵۳۹۶ واللفظ لہ، صحیح مسلم: ۱۹۱۷، ترقیم دار السلام)

نیز عامر الشعبی نے یہی حدیث علقمہ بن قیس سے روایت کی ہے۔ (صحیح مسلم: ۱۹۱۸۔ ۱۹۱۹، ترقیم دار السلام)

[۳۹۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ يَزِيْدَ السَّعْدِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَكْلِ الضَّبُعِ فَقَالَ: أَوَ يَأْكُلُهَا أَحَدٌ؟ فَقُلْتُ: إِنَّ نَاسًا مِنْ قَوْمِي يُحِلُّوْنَهَا فَيَأْكُلُوْنَهَا، فَقَالَ سَعِيْدٌ إِنَّهُ لَا يَصْلُحُ أَكْلُهَا، فَقَالَ شَيْخٌ عِنْدَهُ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُوْلُ: نَهَى رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كُلِّ نُهْبَةٍ، وَعَنْ كُلِّ خَطْفَةٍ، وَعَنِ الْمُجَثَّمَةِ، وَعَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ . فَقَالَ سَعِيْدٌ صَدَقْتَ .

عبداللہ بن یزید سعدی سے روایت ہے کہ میں نے سعید بن المسیب سے لگڑ بھگا کھانے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: کیا کوئی ایسا بھی ہے جو اسے کھاتا ہے؟ میں نے کہا: میرے قبیلے کے کچھ لوگ اسے حلال سمجھتے ہیں لہٰذا کھاتے ہیں۔ سعید بن المسیب نے فرمایا: اس کا کھانا جائز نہیں، پھر وہاں ایک شیخ نے کہا: میں نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر قسم کی لوٹ مار، چھینا جھپٹی، باندھنے کے بعد تیر پھینک کر قتل کرنے اور ہر قسم کے درندوں سے منع فرمایا۔

سعید (بن المسیب) نے کہا: تو نے سچ کہا ہے۔

تحقیق و تخریج » **سنده ضعيف**

اسے احمد (المسند: ۵/ ۱۹۵ ح ۲۱۷۰۶) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

عبداللہ بن یزید السعدی البکری کو ابن حبان نے کتاب الثقات (۷/ ۱۳) میں ذکر کیا اور ہمارے علم کے مطابق کسی دوسرے سے اس کی توثیق ثابت نہیں لہٰذا وہ مجہول الحال ہے۔

٥٣: أَحَادِيثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ

زید بن ثابت الانصاری رضی اللہ عنہ کی احادیث

[٣٩٩] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنْ حُجْرٍ الْمَدَرِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضَى بِالْعُمْرَى لِلْوَارِثِ.

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عُمریٰ کے بارے میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ وارث کو ملے گا۔

تحقیق و تخریج» سنده صحيح

اسے ابوداود (٣٥٥٩) ابن ماجہ (٢٣٨١) ابن حبان (الاحسان: ٥١١٠۔٥١١٢) اور ابن عبدالبر (التمہید: ٧/١٢١، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

فائدہ: عمریٰ کا مطلب یہ ہے کہ اصل مالک کی طرف سے کوئی چیز کسی کی ملکیت میں اس کی زندگی بھر کے لیے دے دی جاتی ہے اور اس کی موت کے بعد وہ چیز اصل مالک یا اصل مالک کے وارثوں کی طرف لوٹ جاتی ہے۔ (دیکھئے القاموس الوحید: ص ١١٢٦)

[٤٠٠] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا.

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرایا (کھجوروں کے درخت) بیچنے کی اجازت دی ہے۔

تحقیق و تخریج» صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (٢١٨٤) مسلم (١٥٣٩) اور طبرانی (الکبیر: ٥/١١٠، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

نیز دیکھئے آنے والی حدیث: ٦٢٢

ابن شہاب الزہری نے سماع کی تصریح کر دی ہے۔

فائدہ: عرایا کھجور کے ان درختوں کو کہتے ہیں جو ایک شخص دوسرے کو دے دیتا ہے پھر وہ ان درختوں کو کھجوروں کے بدلے میں خرید لیتا ہے، اس کا واحد عریہ ہے۔

[٤٠١] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنْ شُرَحْبِيلَ أَبِي سَعْدٍ قَالَ: أَتَانَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَنَحْنُ فِي حَائِطٍ نَنْصِبُ فِخَاخًا لِلطَّيْرِ فَطَرَدَنَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ صَيْدِ الْمَدِينَةِ.

شرحبیل بن سعد سے روایت ہے کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے اور ہم ایک چار دیواری والے باغ میں پرندے پکڑنے کے لیے پھندے لگا رہے تھے تو انہوں نے ہمیں باہر نکال دیا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مدینے میں شکار کرنے سے منع فرمایا ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده ضعيف

اسے احمد (المسند: ۵/۱۹۰) نے بھی سفیان بن عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

شرحبیل بن سعد جمہور کے نزدیک ضعیف راوی ہے۔ (دیکھئے مجمع الزوائد: ۴/۱۱۵، ۲/۱۵۹، تحقیقی مقالات: ۳/۳۹۳)

فائدہ: مدینہ طیبہ میں شکار کرنا جائز نہیں۔ دیکھئے صحیح مسلم (۱۳۶۲) اور صحیح البخاری (۱۸۷۳) وغیرہما

٥٤: أَحَادِيثُ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ

سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ کی احادیث

[٤٠٢] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ: أَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ.

سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص کسی سترے کی طرف نماز پڑھے تو اس کے قریب ہو جائے، شیطان اس کی نماز کو نہیں توڑ سکے گا۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے ابوداود (۶۹۵) ابن خزیمہ (الصحیح: ۸۰۳) ابن حبان (الاحسان: ۲۳۶۷) حاکم (المستدرک: ۱/۲۵۱۔ ۲۵۲ وصححہ الحاکم علی شرط الشیخین ووافقہ الذہبی) اور طبرانی (الکبیر: ۶/۹۸ من حدیث الحمیدی وغیرہ) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٤٠٣] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى ابْنِ حَارِثَةَ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ يَقُوْلُ: نَهَى رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطَبًا.

سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے بدلے میں کھجور بیچنے سے منع فرمایا: سوائے اس کے کہ آپ نے عریہ کو اندازے کے ساتھ بیچنے کے بارے میں اجازت دی تا کہ اس کے مالک تازہ کھجوریں کھا سکیں۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۲۱۹۱) مسلم (۱۵۴۰) اور طبرانی (الکبیر: ۱۰۲/۶، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٤٠٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ يَقُوْلُ وُجِدَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ سَهْلٍ قَتِيْلًا فِي فَقِيْرٍ أَوْ قَلِيْبٍ مِنْ فُقُرِ أَوْ قُلُبِ خَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ أَخُوْهُ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَعَمَّاهُ حُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُوْدٍ فَذَهَبَ عَبْدُالرَّحْمَنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ الْكُبْرَ الْكُبْرَ فَتَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَذَكَرَ مَقْتَلَ عَبْدِاللَّهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ إِنَّا وَجَدْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيْلًا وَإِنَّ الْيَهُوْدَ أَهْلُ كُفْرٍ وَغَدْرٍ فَهُمُ الَّذِيْنَ قَتَلُوْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: فَتَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا وَتَسْتَحِقُّوْنَ صَاحِبَكُمْ أَوْ دَمَ صَاحِبِكُمْ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ كَيْفَ نَحْلِفُ عَلَى مَا لَمْ نَحْضُرْ وَلَمْ نَشْهَدْ؟ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا قَالُوْا: كَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ مُشْرِكِيْنَ؟ قَالَ: فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ قَالَ سَهْلٌ فَلَقَدْ رَكَضَتْنِي بَكْرَةٌ مِنْهَا.

سہل بن حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خیبر کے کسی کنویں یا گڑھے میں عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ اس حالت میں پائے گئے کہ انہیں قتل کر دیا گیا تھا، پھر ان کے بھائی عبدالرحمٰن بن سہل اور دو چچا حویصہ بن مسعود اور محیصہ بن مسعود نبی ﷺ کے پاس آئے تو عبدالرحمٰن بن سہل رضی اللہ عنہ نے گفتگو شروع کی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بڑے کو بات کرنے دو۔'' پھر محیصہ نے بات کی اور بتایا کہ عبداللہ بن سہل قتل ہو گئے ہیں۔ کہا: یارسول اللہ! ہم نے عبداللہ بن سہل کو قتل شدہ حالت میں پایا ہے اور یہودی لوگ کفر اور غداری والے ہیں۔ پس انہوں نے ہی اسے قتل کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پس تم لوگ پچاس قسمیں کھاؤ اور اپنے ساتھی کا خون بہا، یا دیت لے لو؟'' انہوں نے کہا: یارسول اللہ! ہم کس طرح قسمیں کھائیں اور قتل کے وقت ہم حاضر نہیں تھے اور نہ کسی نے دیکھا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''پھر یہودی پچاس قسمیں کھا کر اپنے آپ کو بری کر لیں؟'' لوگوں نے کہا: ہم مشرک لوگوں کی قسموں کا کیا اعتبار کریں؟ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے اُن (عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ) کا خون بہا دے دیا۔

سہل بن حثمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ان اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی نے مجھے لات ماری تھی۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۳۱۷۳) مسلم (۱۶۶۹، مطولاً) اور بیہقی (۸/ ۱۱۹، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

۵۵: أَحَادِيْثُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيِّ

سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کی احادیث

[۴۰۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ شَقِيْقَ بْنَ سَلَمَةَ أَبَا وَائِلٍ يَقُوْلُ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ صِفِّيْنَ وَحَكَمَ الْحَكَمَانِ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُوْلُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! اتَّهِمُوْا رَأْيَكُمْ ، وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ نَسْتَطِيْعُ أَنْ نَرُدَّ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَمْرَهُ لَرَدَدْنَاهُ ، وَايْمُ اللّٰهِ! مَا وَضَعْنَا سُيُوْفَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا مُنْذُ أَسْلَمْنَا لِأَمْرٍ يُفْظِعُنَا إِلَّا أَسْهَلَتْ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ ، وَإِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ وَاللّٰهِ مَا يُسَدُّ فِيْهِ خُصْمٌ إِلَّا انْفَتَحَ عَلَيْنَا مِنْهُ خُصْمٌ آخَرُ .

ابووائل شقیق بن سلمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب صفین کے دن دو فیصلہ کرنے والوں نے فیصلہ کر دیا تو میں نے سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: لوگو! اپنی رائے کو غلط سمجھو، میں نے ابوجندل والے دن رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، اگر ہمیں یہ اختیار ہوتا کہ رسول اللہ ﷺ کی بات رد کر دیں تو اس دن ہم آپ کی بات رد کر دیتے۔ اللہ کی قسم! ہم جب سے مسلمان ہوئے کسی خوفناک کام کے لیے اپنی تلواریں کندھوں پر نہیں رکھیں مگر ہمارا معاملہ آسان ہو گیا اور اللہ کی قسم! یہ ایسا معاملہ ہو چکا ہے کہ ایک سوراخ بند کرتے ہیں تو دوسرا کھل جاتا ہے۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۳۱۸۱، ۷۳۰۸) مسلم (۱۷۸۵) اور ابوعوانہ (المستخرج: ۴/ ۲۴۵، ۲۴۶ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

٥٦: أَحَادِيْثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ الْأَنْصَارِيِّ

رافع بن خدیج الانصاری رضی اللہ عنہ کی احادیث

[٤٠٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: كُنَّا نُخَابِرُ وَلَا نَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا حَتَّى زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْهُ فَتَرَكْنَا ذَلِكَ مِنْ أَجْلِ قَوْلِهِ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم زمین کی بٹائی اور کاشت مقرر شدہ حصوں پر کرتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے حتی کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا تھا، تو ہم نے اس حدیث کی وجہ سے اس کام کو چھوڑ دیا۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے مسلم (١٥٤٧) ابوداود (٣٣٨٩) اور ابن ماجہ (٢٤٥٠) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٤٠٧] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ: أَخْبَرَنِي حَنْظَلَةُ بْنُ قَيْسٍ الزُّرَقِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ يَقُوْلُ: كُنَّا أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ حَقْلًا وَكُنَّا نَقُوْلُ لِلَّذِيْ نُخَابِرُهُ لَكَ هَذِهِ الْقِطْعَةُ وَلَنَا هَذِهِ الْقِطْعَةُ تَزْرَعُهَا لَنَا فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ هَذِهِ وَلَمْ تُخْرِجْ هَذِهِ فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَّا بِوَرِقٍ فَلَمْ يَنْهَنَا فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّ مَالِكًا يَرْوِيْهِ عَنْ رَبِيْعَةَ، عَنْ حَنْظَلَةَ فَقَالَ: وَمَا كَانَ يَرْجُوْ بِهِ إِذَا كَانَ عِنْدَ يَحْيَى وَيَحْيَى أَحْفَظُهُمَا لَكِنَّا حَفِظْنَاهُ مِنْ يَحْيَى.

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصاریوں میں ہماری کھیتیاں سب سے زیادہ تھیں اور ہم جس سے کھیتی باڑی یعنی بٹائی کرتے تو کہتے: یہ ٹکڑا تمہارا ہے اور یہ ٹکڑا ہمارا ہے، تم نے ہمارے لیے کھیتی باڑی کرنی ہے۔ پھر بعض اوقات اس ٹکڑے پر فصل زیادہ ہوتا اور بعض اوقات دوسرے ٹکڑے پر فصل زیادہ ہوتا تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس سے منع فرما دیا اور (سونے) چاندی کے بدلے میں منع نہیں کیا۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (٢٣٢٧، ٢٣٣٢، ٢٧٢٢) اور مسلم (١٥٤٧) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ زمین کو ٹھیکے پر یعنی رقم کے ذریعے سے کاشت کاری کے لیے دینا جائز ہے۔

[٤٠٨] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ أَنَّ عَبْدًا سَرَقَ وَدِيًّا مِنْ حَائِطِ رَجُلٍ فَجَاءَ بِهِ فَغَرَسَهُ فِيْ حَائِطِ أَهْلِهِ فَأَتَى بِهِ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ فَأَرَادَ أَنْ يَقْطَعَهُ فَشَهِدَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ فَأَرْسَلَهُ مَرْوَانُ.

واسع بن حبان رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک غلام نے کھجور کا ایک چھوٹا پودا چُرا لیا، پھر اسے لا کر اپنے گھر والے باغ یا چار دیواری میں گاڑ دیا، پھر اسے مروان بن حکم کے پاس لایا گیا اور انہوں نے یہ ارادہ کیا کہ اس شخص کا ہاتھ کاٹ دینا چاہیے تو سیدنا رافع بن خدیج الانصاری رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پھل اور گابھا (گودا) چرانے پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔“ (یہ حدیث سننے کے بعد) پھر مروان نے اس شخص کو چھوڑ دیا۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے ترمذی (١٤٤٩) ابن ماجہ (٢٥٩٣) ابن حبان (الاحسان: ٤٤٤٩) اور ابن عبدالبر (التمہید: ٢٣/ ٣٠٥ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مروان بن حکم حدیث کی طرف فوراً رجوع کرتے تھے، لہٰذا اس میں مروان کے لیے بڑی فضیلت ہے۔

فائدہ: امام ابوحنیفہ نے ایک دفعہ فتویٰ دیا کہ پھل چُرانے والے کا ہاتھ کاٹ دینا چاہیے۔ پھر جب ابوعوانہ (وضاح بن عبداللہ الیشکری رحمہ اللہ) نے انہیں حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پھل اور گودا چرانے والے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔“ تو امام ابوحنیفہ نے فوراً رجوع کر لیا اور فرمایا: ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ (الطیوریات: ٣/ ١٧٩ ح ٩٠٣ وسندہ صحیح)

اس واقعہ سے کئی باتیں ثابت ہیں:

١: امام ابوحنیفہ حدیث کی طرف رجوع کرتے تھے۔

٢: امام ابوحنیفہ خبر واحد کو حجت سمجھتے تھے۔

٣: امام ابوحنیفہ خبر واحد کے ساتھ قرآن کی تخصیص کے قائل تھے۔

٤: یہ ضروری نہیں کہ ہر عالم کو ہر دلیل معلوم ہو۔

٥: اس واقعہ میں امام صاحب کی فضیلت بھی ثابت ہے۔

[٤٠٩] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ قَالَ: اسْمُ الَّذِيْ سَرَقَ فِيْلٌ.

عبدالکریم نے کہا: چوری کرنے والے کا نام فیل تھا۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح [إلى عبد الكريم]

اسے ابن عبدالبر (التمہید: ۲۳/ ۳۰۵) نے بھی حمیدی کی سند سے روایت کیا ہے۔
عبدالکریم یا تو ابن مالک الجزری ہیں جو کہ ثقہ تھے، یا ابوامیہ ابن ابی المخارق ہے جو کہ ضعیف راوی تھا۔ واللہ اعلم

[۴۱۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَسْفِرُوْا بِصَلَاةِ الْفَجْرِ فَإِنَّ ذٰلِكَ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ أَوْ قَالَ لِأُجُوْرِكُمْ.

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صبح کی نماز روشنی میں پڑھو کیونکہ اس میں تمہارے لیے زیادہ اجر ہے۔''

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے ابوداود (۴۲۴) ابن ماجہ (۶۷۲) ابن حبان (الاحسان: ۱۴۸۷۔۱۴۸۹) ترمذی (۱۵۴، وقال: حدیث حسن صحیح) اور بغوی (شرح السنۃ: ۲/ ۱۹۶، وقال: ھذا حدیث حسن) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے اور اس کی سند یہاں ضعیف ہے، لیکن محمد بن عجلان نے سنن نسائی (۵۴۹) میں سماع کی تصریح کر رکھی ہے۔ لہٰذا یہ حدیث بھی صحیح ہے۔
فائدہ: یہ حدیث سنن ابی داود (۳۹۴) اور مستدرک الحاکم (۱/ ۱۹۰) وغیرہما کی صحیح احادیث کی وجہ سے منسوخ ہے۔

[۴۱۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللَّهِ إِنَّا لَاقُوا الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى أَفَنُذَكِّيْ بِاللِّيْطِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذَكَرْتُمْ عَلَيْهِ اسْمَ اللَّهِ فَكُلُوْهُ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سِنٍّ أَوْ ظُفُرٍ فَإِنَّ السِّنَّ عَظْمٌ مِنَ الْإِنْسَانِ، وَإِنَّ الظُّفُرَ مُدَى الْحَبَشِ.

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! کل ہمارا ہمارے دشمنوں سے آمنا سامنا ہوگا اور ہمارے پاس بڑی چھریاں نہیں تو کیا ہم بانس کی تیز لکڑیوں سے (جانور) ذبح کر سکتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو چیز خون بہا دے اور تم نے اس پر اللہ کا نام لیا ہو تو اسے کھا لیا کرو، سوائے دانتوں اور ناخنوں کے کیونکہ دانت انسان کی ہڈی ہیں اور ناخن حبشیوں کی چھریاں ہیں۔''

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۲۴۸۸) مسلم (۱۹۶۸) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[٤١٢] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ: أَصَبْنَا إِبِلًا وَغَنَمًا، وَكُنَّا نَعْدِلُ الْبَعِيْرَ بِعَشْرٍ مِنَ الْغَنَمِ فَنَدَّ عَلَيْنَا بَعِيْرٌ مِنْهَا فَرَمَيْنَاهُ بِالنَّبْلِ، ثُمَّ سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا نَدَّ مِنْهَا شَيْءٌ فَاصْنَعُوْا بِهِ ذٰلِكَ وَكُلُوْهُ. قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَ فِيْهِ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ فَرَمَيْنَاهُ بِالنَّبْلِ حَتّٰى وَهَصْنَاهُ.

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں مالِ غنیمت میں اونٹ اور بکریاں ملیں اور ہم ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر سمجھتے تھے، پھر ہم سے ایک اونٹ بھاگ نکلا تو ہم نے اسے تیر مارے، پھر رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان اونٹوں میں جنگلی جانوروں کی طرح عادتیں ہوتی ہیں لہٰذا اگر ان میں سے کوئی بھاگ نکلے تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرو اور اسے کھا لو۔'' اسماعیل بن مسلم کی روایت میں ہے: ہم نے اسے تیر مارے (حتی کہ اسے زخمی کر کے گرا لیا)۔

تحقیق وتخریج »» سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۲۴۸۸) مسلم (۱۹۶۸) اور بیہقی (معرفۃ السنن والآثار: ۷/۱۸۴۔۱۸۵ ح ۵۶۰۸ من حدیث الحمیدي) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٤١٣] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مَسْرُوْقٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَبَايَةَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ: أَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ، وَصَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ، وَعُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ، وَالْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ، وَأَعْطٰى عَبَّاسَ بْنَ مِرْدَاسٍ دُوْنَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ سُفْيَانُ فَقَالَ عُمَرُ أَوْ غَيْرُهُ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ مِرْدَاسٍ أَتَجْعَلُ نَهْبِيْ وَنَهْبَ الْعَبِيْدِ...... بَيْنَ عُيَيْنَةَ وَالْأَقْرَعِ فَمَا كَانَ بَدْرٌ وَحَابِسٌ...... يَفُوْقَانِ مِرْدَاسَ فِي الْمَجْمَعِ وَمَا كُنْتُ دُوْنَ امْرِءٍ مِنْهُمَا...... وَمَنْ يُخْفَضِ الْيَوْمَ لَا يُرْفَعِ قَالَ فَأَتَمَّ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِائَةً.

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ حنین کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ابوسفیان بن حرب، صفوان بن امیہ، عیینہ بن حصن (بن حذیفہ بن بدر) اور اقرع بن حابس کو سو سو اونٹ دیئے اور عباس بن مرداس کو ان سے کم دیئے۔ سفیان بن عیینہ نے کہا: عمر (بن سعید) یا کسی دوسرے راوی نے اس حدیث میں بیان کیا کہ عباس بن مرداس نے کہا: کیا میرا اور عبید (میرے گھوڑے) کا حصہ عیینہ اور اقرع میں تقسیم ہو جائے گا؟ آج بدر اور حابس (کی اولاد) مجمع میں مرداس (کے بیٹے) سے بڑھ نہیں سکتی میں ان دونوں میں سے کچھ بھی کم نہیں اور آج جو نیچے گرایا جائے گا وہ کبھی بلند نہیں ہو گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے بھی انہیں سو اونٹ عطا کر دیئے۔

تحقیق وتخریج »» صحیح

اسے مسلم (۱۰۶۰) اور بیہقی (معرفۃ السنن والآثار: ۵/ ۱۹۸، من حدیث الحمیدی) نے بھی روایت کیا ہے۔

۵۷: أَحَادِيثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ الَّذِي أُرِيَ النِّدَاءَ

عبداللہ بن زید الانصاری رضی اللہ عنہ جنہیں خواب میں اذان دکھائی گئی تھی، کی احادیث

[٤١٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَعَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: شُكِيَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ الرَّجُلُ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ الشَّيْءُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَنْفَتِلْ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيْحًا وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ لَا يَنْصَرِفْ.

عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی نے شکایت کی کہ اسے نماز میں کسی چیز (یعنی ہوا کے نکلنے) کا خیال آتا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تک وہ آواز نہ سنے یا بُو نہ سونگھ لے تو نماز جاری رکھے۔“

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۱۳۷) مسلم (۳۶۱) اور بیہقی (الکبریٰ: ۱/ ۱۶۱، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

فائدہ: عبداللہ بن زید سے مراد ابن عبد ربہ بن ثعلبہ الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ نہیں (جنہیں خواب میں اذان دکھائی گئی تھی) بلکہ ابن عاصم بن کعب الانصاری رضی اللہ عنہ ہیں، لہٰذا اس باب میں اس روایت کا ذکر کیا جانا غلط ہے۔

تنبیہ: یہ حدیث اس شخص کے بارے میں ہے جو شک وشبہ میں مبتلا رہتا ہے اور وہم کا مریض ہے۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہوا نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور یاد رہے کہ صحیح احادیث سے صاف ثابت ہے کہ ہوا نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

(نیز دیکھئے میری کتاب: فتاویٰ علمیہ المعروف توضیح الاحکام: ۱/ ۲۲۵۔۲۲۹)

[٤١٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى.

عبداللہ بن زید بن عبد ربہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا، آپ ﷺ نے ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر رکھا ہوا تھا۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۶۲۸۷) اور مسلم (۲۱۰۰) نے بھی روایت کیا ہے۔

[٤١٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي فَحَوَّلَ رِدَاءَهُ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

سیدنا عبداللہ بن زید بن عبد ربہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے تاکہ نمازِ استسقاء ادا کریں۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی چادر الٹ دی، قبلہ کی طرف رُخ فرمایا اور دو رکعتیں ادا کیں۔

[٤١٧] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، وَالْمَسْعُوْدِيُّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ قَالَ الْمَسْعُوْدِيُّ فَقُلْتُ لِأَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَجَعَلَ الْيَمِيْنَ عَلَى الشِّمَالِ أَوِالشِّمَالَ عَلَى الْيَمِيْنِ، أَوْ جَعَلَ أَعْلَاهُ [أَسْفَلَهُ] فَقَالَ: [لَا] بَلْ جَعَلَ الْيَمِيْنَ عَلَى الشِّمَالَ وَالشِّمَالَ عَلَى الْيَمِيْنِ.

ابوبکر بن محمد (بن عمرو بن حزم) کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے (چادر الٹتے وقت چادر کے) دائیں حصے کو بائیں پر اور بائیں کو دائیں پر رکھا تھا۔

[مسعودی کہتے ہیں: میں نے ابوبکر بن محمد سے کہا: کیا آپ ﷺ نے چادر کا دائیں کندھے والا حصہ بائیں کندھے پر رکھا یا بائیں والا دائیں پر؟ اور کیا آپ ﷺ نے چادر کو اوپر سے کیا تھا یا نیچے سے؟ انھوں نے کہا: ایسے نہیں بلکہ دائیں کو بائیں پر اور بائیں کو دائیں پر رکھا۔]

تحقیق وتخریج » سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۱۰۱۲) مسلم (۸۹۴ب) اور بیہقی (۳/۳۵۰ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٤١٨] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَسَنٍ الْمَازِنِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ.

سیدنا عبداللہ بن زید بن عبدربہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا تو اپنا چہرہ تین دفعہ دھویا اور دو دفعہ ہاتھ دھوئے اور سر کا مسح ایک بار کیا اور دونوں پاؤں دھوئے۔

تحقیق وتخریج » سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۱۸۵، من حدیث مالک مطولاً) اور مسلم (۲۳۵) وغیر ہما نے بھی روایت کیا ہے۔

٥٨: أَحَادِيثُ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ

ابوقتادہ الانصاری رضی اللہ عنہ کی احادیث

[٤١٩] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا أُعْرَى مِنْهَا غَيْرَ أَنِّي لَا أُزَمَّلُ فَأَتَيْتُ أَبَا قَتَادَةَ فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَيْهِ فَحَدَّثَنِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَقُوْلُ: الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلْمًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفِتِل عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا، وَيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ مَا رَأَى فَإِنَّهُ لَنْ يَضُرَّهُ.

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں خواب دیکھتا جس میں برہنا ہوجاتا تاایسا کہ مجھ پر چادر بھی نہیں ہوتی، پھر میں نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر اس بات کی شکایت کی تو انہوں نے مجھے حدیث سنائی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور بُرا خواب شیطان کی طرف سے ہے، پس تم میں سے اگر کوئی شخص بُرا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین دفعہ تھتکار لے اور جو خواب دیکھا ہے اُس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے تو اسے یہ خواب کوئی نقصان نہیں دے گا۔

تحقیق تخریج» سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۵۷۴۷ وغیرہ) مسلم (۲۲۶۱) اور طبرانی (کتاب الدعاء: ۱۲۷۲، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے روایت کیا ہے۔[جو آدمی بُرا خواب دیکھے تو وہ دو رکعت نماز پڑھ لے۔ دیکھئے آنے والی حدیث: ۱۱۵۳/ تنویر الحق]

[٤٢٠] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ وَحَدَّثَنَاهُ أَرْبَعَةٌ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ، وَعَبْدُرَبِّهِ، وَيَحْيَى ابْنَا سَعِيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ أَنَّهُمْ سَمِعُوْهُ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلْمًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا، وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ مَا رَأَى فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ.

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور بُرا خواب شیطان کی طرف سے ہے، لہٰذا تم میں سے اگر کوئی شخص برا خواب دیکھے جسے ناپسند کرے تو بائیں طرف تین دفعہ تھتکار دے اور اس خواب کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے تو یہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں دے گا۔“

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ الْحَدِيْثِ كَمَا ذَكَرَهُ الزُّهْرِيُّ وَالزُّهْرِيُّ أَحْفَظُ مِنْهُمْ كُلِّهِمْ.

حمیدی کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ نے فرمایا: اس میں حدیث کا ابتدائی حصہ مذکور نہیں اور زہری ان تمام (محمد بن عبدالرحمٰن، عبدربہ بن سعید، یحییٰ بن سعید اور محمد بن عمرو بن علقمہ) سے بڑے حافظ تھے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے طبرانی نے کتاب الدعاء (۱۲۹۱) میں حمیدی کی سند سے روایت کیا ہے۔

دیکھئے حدیث سابق: ۴۱۹

[٤٢١] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ أَنَّهُمَا سَمِعَا عَامِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ.

سیدنا ابوقتادہ الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھے۔“

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۴۴۴، ۱۱۶۳) مسلم (۷۱۴) اور ترمذی (۳۱۶ وقال: حدیث حسن صحیح) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٤٢٢] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ أَنَّهُمَا سَمِعَا عَامِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يُخْبِرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَؤُمُّ النَّاسَ وَأُمَامَةُ إِبْنَةُ أَبِي الْعَاصِ وَهِيَ ابْنَةُ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ عَلَى عَاتِقِهِ فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا فَإِذَا فَرَغَ مِنَ السُّجُوْدِ أَعَادَهَا.

ابوقتادہ الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا، رسول اللہ ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور زینب رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ کی بیٹی امامہ رضی اللہ عنہا (یعنی آپ ﷺ کی نواسی) آپ ﷺ کے کندھوں پر تھی، پھر جب آپ رکوع کرتے تو اسے (نیچے) رکھ دیتے، پھر جب آپ ﷺ سجدوں سے فارغ ہوتے تو اسے اپنی جگہ لوٹا دیتے تھے یعنی دوبارہ کندھوں پر بٹھا دیتے تھے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۵۱۶) مسلم (۵۴۳) اور بیہقی (الکبریٰ: ۵/ ۱۸۷، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٤٢٣] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ أَفْلَحَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: نَفَّلَنِي رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ سَلَبَ قَتِيْلٍ قَتَلْتُهُ يَوْمَ حُنَيْنٍ.

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے (غزوۂ) حنین والے دن جس (کافر) کو قتل کیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس کا سامان (کپڑے، ہتھیار اور سواری وغیرہ) مجھے عطا فرمایا تھا۔

قَالَ سُفْيَانُ: وَالْحَدِيْثُ طَوِيْلٌ فَحَفِظْتُ مِنْهُ هٰذَا.

سفیان بن عیینہ نے فرمایا: یہ لمبی حدیث ہے، جس سے میں نے یہی یاد رکھا ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے ترمذی (١٥٦٢، وقال: هذا حديث حسن صحيح) اور ابن ماجه (٢٨٣٧) نے سفیان بن عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے۔ طویل حدیث کے لیے دیکھئے صحیح البخاری (٢١٠٠، ٣١٤٢، ٤٣٢١، ٧١٧٠) اور صحیح مسلم (١٧٥١) وغیرہما۔

[٤٢٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُوْلُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْقَاحَةِ وَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَغَيْرُ الْمُحْرِمِ إِذْ بَصُرْتُ بِأَصْحَابِي يَتَرَاءَوْنَ شَيْئًا فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارِ وَحْشٍ فَأَسْرَجْتُ فَرَسِي فَرَكِبْتُ فَأَخَذْتُ رُمْحِي فَسَقَطَ سَوْطِي، فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي نَاوِلُوْنِي وَكَانُوْا مُحْرِمِيْنَ، فَقَالُوْا: لَا وَاللَّهِ لَا نُعِيْنُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ فَتَنَاوَلْتُ سَوْطِي ثُمَّ أَتَيْتُ الْحِمَارَ مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ وَرَاءَ أَكَمَةٍ فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي فَعَقَرْتُهُ فَأَتَيْتُ بِهِ أَصْحَابِي فَقَالَ بَعْضُهُمْ كُلُوْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَأْكُلُوْا وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَامَنَا فَحَرَّكْتُ فَرَسِي فَأَدْرَكْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ هُوَ حَلَالٌ فَكُلُوْهُ.

ابوقتادہ الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں نکلے حتی کہ جب ہم مقام قاحہ پر پہنچے، ہم میں بعض نے احرام باندھ رکھا تھا اور اور بعض نے احرام نہیں باندھا تھا، اتنے میں، میں نے دیکھا کہ میرے ساتھی کسی چیز کی طرف دیکھ رہے ہیں پھر میں نے دیکھا یہ ایک گورخر تھا۔ میں اپنے گھوڑے پر زین رکھ کر سوار ہو گیا اور اپنا نیزہ لے لیا، پھر میری چابک گر گئی تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: مجھے میری چابک مجھے پکڑاؤ۔ وہ حالت احرام میں تھے لہٰذا انہوں نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! ہم تمہارے ساتھ اس میں کوئی تعاون نہیں کریں گے۔ پھر میں نے خود ہی اپنی چابک لے لی اور گورخر کو پچھلی طرف سے جا لیا، وہ ٹیلے کے پیچھے تھا پھر میں نے اسے اپنا نیزہ مارا اور اسے کاٹ دیا (یعنی ذبح کر دیا) پھر اسے لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آیا تو بعض نے کہا: اسے کھاؤ اور بعض نے کہا: نہ کھاؤ۔ نبی ﷺ ہمارے آگے جا رہے تھے پھر میں نے اپنا گھوڑا دوڑا کر آپ ﷺ کی

خدمت میں حاضر ہو کر پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ حلال ہے، اسے کھاؤ۔“

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۱۸۲۳) مسلم (۱۱۹۶) اور ابن عبد البر (التمہید: ۲۱/۱۵۱، من حدیث الحمیدي) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[**٤٢٥**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ ضَرَبْتُ بِسَيْفِي هَذَا فِي سَبِيْلِ اللَّهِ حَتَّى أُقْتَلَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ أَيُكَفِّرُ اللَّهُ عَنِّي خَطَايَايَ؟ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ شَيْءٌ فَلَمَّا أَدْبَرَ الرَّجُلُ قَالَ: تَعَالَ! هَذَا جِبْرِيْلُ يَقُوْلُ: إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ عَلَيْكَ دَيْنٌ.

سیدنا ابوقتادہ الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی نے آ کر کہا: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا خیال ہے، اگر میں اللہ کے راستے میں اپنی یہ تلوار چلاؤں حتی کہ اس حالت میں قتل ہو جاؤں کہ صبر کرنے والا، اللہ سے اجر وثواب کی امید رکھنے والا اور میدانِ جنگ میں پیٹھ نہ پھیرنے والا بلکہ سینہ پیش کرنے والا ہوں تو کیا اللہ میرے گناہ معاف کر دے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہاں!“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر خاموش رہے حتی کہ ہم سمجھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ پھر جب وہ شخص واپس چلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے لے آؤ! (اور فرمایا کہ) جبریل علیہ السلام کہہ رہے ہیں کہ الا یہ کہ تجھ پر کوئی قرض ہو۔

[**٤٢٦**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

عمرو بن دینار نے بھی اسی کی مثل حدیث بیان کی۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۱۸۸۵) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث اس بات کی صریح دلیل ہے کہ حدیث بھی وحی ہے۔

[**٤٢٧**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا

ابوقتادہ الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب نماز کی اقامت ہو جائے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔“

أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتَّى تَرَوْنِي .

تحقیق وتخریج» صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۶۳۷۔۶۳۸، ۹۰۹) مسلم (۶۰۴) اور ترمذی (۵۹۲، وقال: حسن صحیح) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[**٤٢٨**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى أَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ .

ابوقتادہ الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ آدمی اپنی شرمگاہ کو (استنجا میں) دائیاں ہاتھ لگائے۔

قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِيْ فِي الْإِسْتِنْجَاءِ .

سفیان بن عیینہ نے فرمایا: یعنی استنجا کرتے وقت۔

تحقیق وتخریج» صحيح

اسے ترمذی (۱۵، وقال: ھذا حدیث حسن صحیح) بخاری (۱۵۳۔۱۵۴، ۵۶۳۰) اور مسلم (۲۶۷) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[**٤٢٩**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَابُوْرَ، عَنْ أَبِي قَزَعَةَ، عَنْ أَبِي خَلِيْلٍ، عَنْ أَبِي حَرْمَلَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ يُكَفِّرُ هٰذِهِ السَّنَةَ وَالسَّنَةَ الَّتِيْ تَلِيْهَا، وَصِيَامُ عَاشُوْرَاءَ يُكَفِّرُ سَنَةً .

ابوقتادہ الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عرفہ کے دن کا روزہ اس سال اور آیندہ سال (کے گناہوں) کا کفارہ بن جاتا ہے اور عاشوراء کا روزہ ایک سال (کے گناہوں) کا کفارہ ہے۔''

قَالَ سُفْيَانُ قَالَ دَاوُدُ: وَكَانَ عَطَاءٌ لَا يَصُوْمُهُ حَتَّى بَلَغَهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ .

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ داود بن شابور نے کہا: یہ حدیث پہنچنے سے پہلے عطاء بن ابی رباح یہ روزہ نہیں رکھتے تھے۔

تحقیق وتخریج» صحيح

اسے نسائی (الکبریٰ: ۲۸۰۳۔۲۸۰۴) احمد (المسند: ۵/۲۹۶) اور ابن عبدالبر (التمہید: ۷/۲۱۱، ۲۱/۱۶۱۔۱۶۲ من حدیث الحمیدی) نے بھی روایت کیا ہے اور اس روایت کی سند اضطراب وغیرہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

لیکن صحیح مسلم (۱۱۶۲) وغیرہ میں اس کا صحیح شاہد ہے، جس کے ساتھ یہ روایت بھی صحیح ہے۔ والحمد للہ

[۴۳۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ امْرَأَةً أَظُنُّهَا امْرَأَةَ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ -يَشُكُّ سُفْيَانُ- أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ كَانَ يَأْتِيهِمْ فَيَتَوَضَّأُ عِنْدَهُمْ فَيُصْغِي الْإِنَاءَ لِلْهِرِّ فَيَشْرَبُ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ سُؤْرِهَا فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ أَخْبَرَنَا أَنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ فَقَالَ: إِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِيْنَ وَالطَّوَّافَاتِ عَلَيْكُمْ.

غالباً عبداللہ بن ابی قتادہ کی بیوی سے روایت ہے کہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس آتے تو وہیں وضو کرتے، پھر اپنا برتن بلی کے لیے جھکا دیتے، پھر اس سے بلی پی لیتی۔ ہم نے آپ رضی اللہ عنہ سے اس (بلی) کے جوٹھے کے بارے میں پوچھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ ”یہ نجس نہیں“ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ تمہارے پاس بار بار چکر لگانے والوں یا بار بار چکر لگانے والیوں میں سے ہے۔“

تحقیق وتخریج » صحیح

نیز اسے مالک (روایہ یحییٰ بن یحییٰ: ۲۲/۱۔۲۳ ح ۴۱، روایہ ابن القاسم بتحقیقی: ۱۲۳) ابوداود (۷۵) اور ترمذی (۹۲، وقال: حسن صحیح) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے اور ان کی سند صحیح ہے۔

[**فائدہ:** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس برتن میں بلی منہ ڈال لے تو اُسے ایک یا دو مرتبہ دھونا چاہئے۔

(سنن الدارقطنی: ۶۴/۱، ۶۷ وسندہ صحیح، وصححہ الحاکم علی شرط الشیخین ووافقہ الذہبی، المستدرک: ۱۶۰/۱)

اس سے معلوم ہوا کہ بلی کے جوٹھے سے بھی بچنا بہتر ہے۔ واللہ اعلم (الاتحاف الباسم شرح موطا امام مالک: ص ۲۱۱، ۲۱۲)]

۵۹: أَحَادِيْثُ أَبِيْ طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ

ابوطلحہ (زید بن سہل) الانصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث

[۴۳۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيْ طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ.

ابوطلحہ الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا کوئی تصویر ہو۔“

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۳۳۲۲) اور مسلم (۲۱۰۶) نے بھی روایت کیا ہے۔

فائدہ: ان فرشتوں سے مراد رحمت کے فرشتے ہیں۔ واللہ اعلم

٦٠: أَحَادِيثُ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ

خزیمہ بن ثابت الانصاری رضی اللہ عنہ کی احادیث

[**٤٣٢**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي الْغَائِطَ قَالَ: أَوَلَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ ثَلَاثَةَ أَحْجَارٍ.

عروہ بن الزبیر رحمہ اللہ (تابعی) سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے قضائے حاجت کا ارادہ کرنے والے آدمی کے بارے میں فرمایا: کیا تم میں سے ہر آدمی تین ڈھیلے نہیں لے سکتا؟

[**٤٣٣**] فَقَالَ هِشَامٌ: وَأَخْبَرَنِي أَبُو وَجْزَةَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ.

خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان میں گوبر نہیں ہونا چاہیے۔''

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ بِمِثْلِهَا عَنْ هِشَامٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: عَنْ أَبِي خُزَيْمَةَ عَنْ عُمَارَةَ.

وکیع نے بھی اسی کی مثل حدیث بیان کی۔ البتہ انھوں نے ابو وجزہ کے بجائے ابو خزیمہ کہا ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده ضعيف

پہلی روایت (۴۳۲) کو ابن عبدالبر نے التمہید (۲۲/۳۰۹) میں بحوالہ حمیدی ذکر کیا ہے اور اس کی سند مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

دوسری سند (۴۳۳) میں سخت اختلاف ہے اور راجح یہی ہے کہ عمارہ بن خزیمہ سے اسے عمرو بن خزیمہ نے بیان کیا ہے جو کہ مجہول الحال راوی ہے۔ (دیکھئے سنن ابی داود بتحقیقی: ۴۱)

قضائے حاجت کے وقت تین ڈھیلوں کا استعمال صحیح احادیث سے ثابت ہے۔

(دیکھئے صحیح البخاری: ۱۵۶، صحیح مسلم: ۲۶۲، اور سنن ابی داود: ۴۰، وغیرہ)

[٤٣٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنِ الْأَوْدِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ الْجَدَلِيِّ، عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: رَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ لِلْمُسَافِرِ، وَيَوْمٌ وَلَيْلَةٌ لِلْمُقِيْمِ وَلَوِ اسْتَزَدْنَاهُ لَزَادَنَا.

سیدنا خزیمہ بن ثابت الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں موزوں پر مسح کے لیے اجازت دی: مسافر کے لیے تین دن رات اور مقیم کے لیے ایک دن رات، اور اگر ہم آپ سے زیادہ کا مطالبہ کرتے تو آپ زیادہ کی اجازت (بھی) دے دیتے۔

تحقیق وتخریج ◄ سندہ ضعیف ①

اسے ابوداود (۱۵۷) ترمذی (۹۵ وقال: ھذا حدیث حسن صحیح) ابن حبان (۱۳۲۹) اور ابن عبدالبر (التمہید: ۱۱/ ۱۵۵، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

ابراہیم بن یزید بن شریک التیمی ثقہ مدلس ② ہیں۔ (دیکھئے تقریب التہذیب: ۲۶۹)

اور یہ سند عن سے ہے لہٰذا ضعیف ہے۔

تنبیہ: یہ حدیث: ''اور اگر ہم آپ سے زیادہ کا مطالبہ کرتے تو آپ زیادہ کی اجازت دے دیتے۔'' کے اضافے کے بغیر شواہد صحیحہ کی وجہ سے صحیح ہے۔

---

① امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اس روایت کے بارے میں فرمایا: ''ھذا خطأ'' (معجم الکبیر للطبرانی: ۴/ ۹۹ ح ۳۷۸۹ وسندہ صحیح)

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''لا یصح عندی حدیث خزیمة بن ثابت فی المسح لأنه لا یعرف لأبی عبد اللہ الجدلی سماع من خزیمة بن ثابت'' (العلل الکبیر للترمذی: ۶۴، نیز دیکھئے: ۶۵، ھذا الکتاب معتمد عندنا وللتحقیق میدان واسع)

امام ترمذی رحمہ اللہ اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں: ''ولا یصح'' (سنن الترمذی: تحت حدیث ۹۶)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے فرمایا: ''وحدیث خزیمة بن ثابت: إسناده مضطرب'' (معرفۃ السنن والآثار: ۲۰۳۹)

حافظ ابن الملقن رحمہ اللہ نے انقطاع کی طرف اشارہ کیا ہے۔ (البدر المنیر: ۳/ ۳۵)

علامہ نووی رحمہ اللہ نے فرمایا: ''والجواب عن حدیث خزیمة أنه ضعیف بالاتفاق وضعفه من وجهین أحدهما أنه مضطرب والثانی أنه منقطع'' (المجموع شرح المھذب: ۱/ ۴۸۵) [تنویر الحق/ معاذ]

② ہماری تحقیق میں ابراہیم بن یزید بن شریک التیمی رحمہ اللہ کو مدلس قرار دینا ائمہ متقدمین سے ثابت نہیں ہے۔ اور کرابیسی کی کتاب المدلسین امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ وغیرہ کے ہاں مجروح ہے۔ مفصل تحقیق کے لیے دیکھئے الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین، نسخہ غیر مطبوع، یسر اللہ لنا طبعہ۔

[تنویر الحق/ معاذ]

[٤٣٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ الْجَدَلِيِّ، عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: وَلَوْ أَطْنَبَ السَّائِلُ فِي مَسْأَلَتِهِ لَزَادَهُ.

خزیمہ بن ثابت الانصاری رضی اللہ عنہ سے سابق مرفوع حدیث کی طرح روایت مروی ہے، جس میں یہ الفاظ (بھی) ہیں: اور اگر سائل سوال کرتا تو آپ ﷺ اس میں یقیناً اضافہ فرمادیتے۔

تحقیق وتخریج» سندہ ضعیف

اسے طبرانی (الکبیر:۴/۹۲) نے بھی امام حمیدی کی سند سے روایت کیا ہے۔

یہ سند ابراہیم التیمی (مدلس) کے عن کی وجہ سے ضعیف ہے۔ دیکھئے حدیث:۴۳۴

[نیز دیکھئے حاشیہ حدیث سابق:۴۳۴]

[٤٣٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحِي مِنَ الْحَقِّ لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ.

خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ حق (بیان کرنے) سے حیا نہیں کرتا، عورتوں کے ساتھ دُبر میں جماع نہ کرو۔''

تحقیق وتخریج» حسن

اسے نسائی (الکبریٰ: ۸۹۸۲) احمد (المسند:۵/۲۱۳) ابن الجارود (المنتقی:۷۲۸) اور بیہقی (الکبریٰ:۷/۱۹۷، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے روایت کیا ہے۔

اس کی سند میں بہت زیادہ اختلاف واضطراب ہے، لیکن سنن الترمذی (۱۱۶۴) وغیرہ میں اس کا حسن لذاتہ شاہد ہے جس کے ساتھ یہ روایت بھی حسن ہے۔

[سنن الترمذی والی روایت میں ابومعاویہ الضریر ہے جنھوں نے مسند احمد (۳۹/۴۷۰، جامع المسانید لابن کثیر:۴۱/۷۷) میں سماع کی تصریح کردی ہے اور باقی سند حسن ہے۔/ معاذ]

٦١: أَحَادِيْثُ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ
سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٤٣٧] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ: أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَهَا رَوْحَةٌ دَعَا رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ بِالزَّادِ فَلَمْ يُؤْتَ إِلَّا بِسَوِيْقٍ فَلَاكَهُ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ وَلُكْنَاهُ مَعَهُ ثُمَّ مَضْمَضَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ وَمَضْمَضْنَا مَعَهُ ثُمَّ صَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

سیدنا سوید بن نعمان الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے، حتیٰ کہ ہم جب مقام صہباء پر پہنچے، ہمارے اور اس کے درمیان روحہ (کا علاقہ) تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زادِ سفر منگوایا تو صرف ستو ہی لائے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں چبایا اور ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انھیں چبالیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی کی اور ہم نے بھی کلی کی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دوبارہ) وضو نہیں کیا، ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب ادا کی۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح
اسے بخاری (٢١٥) نے بھی روایت کیا ہے۔

٦٢: اَحَادِيْثُ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ غَرَزَةَ
قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٤٣٨] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ، وَعَبْدُالْمَلِكِ بْنُ أَعْيَنَ، وَعَاصِمُ ابْنُ بَهْدَلَةَ أَنَّهُمْ سَمِعُوْهُ مِنْ أَبِي وَائِلٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي غَرَزَةَ يَقُوْلُ كُنَّا

قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دلال (یعنی بازار کا کمیشن ایجنٹ) کہا جاتا تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم بقیع میں تھے، ہمارے پاس عصائیں تھیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَتَانَا وَنَحْنُ بِالْبَقِيْعِ وَمَعَنَا الْعِصِيُّ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ فَاجْتَمَعْنَا إِلَيْهِ فَقَالَ: إِنَّ هٰذَا الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ الْحَلِفُ وَالْكَذِبُ فَشُوْبُوْهُ بِالصَّدَقَةِ .

ہمیں اچھے نام سے پکارا: ''اے تاجروں کی جماعت!'' پس جب ہم اکٹھے ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس خرید وفروخت میں قسمیں اور جھوٹ آجاتا ہے لہٰذا اس (تجارت) کوصدقہ کے ساتھ (پاک صاف) کرلیا کرو۔''

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے ابوداود (۳۳۲۶) ترمذی (۱۲۰۸ وقال: حدیث حسن صحیح) ابن ماجہ (۲۱۴۵) اور حاکم (المستدرک: ۲/۵ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔ اسے حاکم اور ذہبی دونوں نے صحیح کہا ہے۔

٦٣: حَدِيْثُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِحْصَنٍ الْأَنْصَارِيِّ

عبیداللہ بن محصن رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٤٣٩] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي شُمَيْلَةَ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِحْصَنٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ آمِنًا فِي سِرْبِهِ مُعَافًا فِي جِسْمِهِ عِنْدَهُ طَعَامُ يَوْمِهِ فَكَأَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا .

سیدنا عبیداللہ بن محصن الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اس حال میں صبح کی کہ وہ امن میں ہو، اس کا جسم صحت مند ہو، اس کے پاس ایک دن کا رزق موجود ہو تو گویا اس کے پاس دنیا اکٹھی کر آگئی ہے۔''

تحقیق وتخریج» سندہ حسن

اسے ترمذی (۲۳۴۶ من حدیث الحمیدی، وقال: حسن غریب...) ابن ماجہ (۴۱۴۱) اور بخاری (الادب المفرد: ۳۰۰) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

٦٤: حَدِيثُ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ

حُذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی احادیث

[٤٤٠] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ فَرْوَةَ الْجُهَنِيُّ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُكَيْمٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى دِهْقَانًا فَجَاءَهُ بِمَاءٍ فِيْ إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَحَذَفَهُ حُذَيْفَةُ وَكَانَ رَجُلًا فِيهِ حِدَّةٌ، فَكَرِهُوْا أَنْ يُكَلِّمُوْهُ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى الْقَوْمِ فَقَالَ أَعْتَذِرُ إِلَيْكُم مِنْ هٰذَا؛ إِنِّيْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ إِلَيْهِ أَنْ لَا يَسْقِيَنِيْ فِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فِيْنَا فَقَالَ: لَا تَشْرَبُوْا فِيْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ، وَلَا تَلْبَسُوا الدِّيْبَاجَ وَالْحَرِيْرَ؛ فَإِنَّهُ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ.

عبداللہ بن عکیم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ہم حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدائن میں تھے، پھر انہوں نے ایک دہقان (کسان) سے پانی مانگا تو وہ چاندی کے ایک برتن میں پانی لے آیا۔ پھر حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس برتن کو پھینک دیا، آپ رضی اللہ عنہ (کے مزاج) میں کچھ سختی تھی، لہٰذا لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں بات کرنا پسند نہیں کیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی طرف رُخ کیا اور فرمایا: میں تمہارے سامنے یہ عذر پیش کرتا ہوں کہ میں اسے پہلے کہہ چکا تھا کہ مجھے اس (سونے چاندی کے برتنوں) میں نہ پلانا۔ پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر فرمایا: ''سونے اور چاندی کے برتنوں میں نہ پیو، دیباج اور ریشم نہ پہنو، کیونکہ یہ ان (کافروں) کے لیے دنیا میں ہیں اور تمہارے لیے آخرت میں ہیں۔''

[٤٤١] قَالَ سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلَى قَالَ كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً.

یہ روایت بھی پچھلی روایت کی مثل ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (٢٠٦٧) ابن حبان (الاحسان: ٥٣١٥) اور ابن المنذر (الاوسط: ١/ ٣١٧ ح ٢٤٦ من حدیث الحمید) نے سفیان بن عیینہ سے روایت کیا ہے۔

نیز بخاری (٥٤٢٦) اور مسلم وغیرہما نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی سند سے روایت کیا ہے۔

[٤٤٢] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ.

حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے تو منہ میں اچھی طرح مسواک کرتے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۲۴۵، ۸۸۹، ۱۱۳۶) اور مسلم (۲۵۴) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[٤٤٣] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُوْلُ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا فَذَهَبْتُ أَتَنَحَّى عَنْهُ فَجَذَبَنِي إِلَيْهِ حَتَّى كُنْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ فَلَمَّا فَرَغَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ.

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ ایک قوم کے کوڑے کرکٹ کے ڈھیر کے پاس آئے تو کھڑے ہو کر پیشاب کیا، میں آپ ﷺ سے دُور ہونا چاہتا تھا مگر آپ ﷺ نے مجھے کھینچ کر اپنی پشت کی طرف کھڑا کر دیا، پھر جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۲۲۴۔۲۲۶، ۲۴۷۱) اور مسلم (۲۷۳) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[اہل الرائے کے ہاں مستند کتاب مسند ابی حنیفہ میں ہے کہ نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا تھا۔

(دیکھئے مسند الامام اعظم: ص ۲۳ ح ۴)

دیوبندی حضرات اس حدیث کا مذاق اڑاتے ہیں، مقصد صرف امام ابوحنیفہ اور اہل الحدیث پر طعن کرنا ہوتا ہے اور بس!

(امین اوکاڑی کا تعاقب: ص ۳۶، ۳۷)]

[٤٤٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَزِيْدَ النَّخَعِيِّ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَمَرَّ بِنَا رَجُلٌ فَقِيْلَ لِحُذَيْفَةَ: إِنَّ هٰذَا رَجُلٌ يُبَلِّغُ الْأُمَرَاءَ الْحَدِيْثَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ.

ہمام بن حارث سے روایت ہے کہ ہم حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، اتنے میں ایک آدمی ہمارے پاس سے گزرا تو حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: یہ آدمی حکمرانوں تک (لوگوں کی) باتیں پہنچاتا ہے، تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“

قَالَ سُفْيَانُ وَالْقَتَّاتُ النَّمَّامُ.

سفیان بن عیینہ نے کہا: ''قتات'' سے مراد چغل خور ہے۔

تحقیق وتخریج» صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۶۰۵۶) مسلم (۱۰۵) اور ابن مندہ (کتاب الایمان: ۶۱۴ب، من حدیث الحمیدي مختصراً) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٤٤٥] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَـلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَـنْ حُـذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَـنَـامَ وَضَـعَ يَدَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ أَوْ تَبْعَثُ عِبَادَكَ.

حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سونے کا ارادہ کرتے تو اپنا (دایاں) ہاتھ سر کے نیچے رکھتے پھر فرماتے: ''اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے بچانا جس دن تو اپنے بندوں کو اکٹھا کرے گا یا دوبارہ زندہ کرے گا۔''

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے ترمذی (۳۳۹۸ وقال: هذا حديث حسن صحيح) احمد (المسند: ۳۸۲/۵) اور ابن مندہ (کتاب التوحید: ۲/۸۶ من حدیث الحمیدی) نے بھی روایت کیا ہے۔

اور سنن ابی داود (۵۰۴۵) و سنن ابن ماجہ (۳۸۷۷) وغیرہما میں اس کے حسن لذاتہ شواہد بھی ہیں۔

تنبیہ: حمیدی کی سند میں عبدالملک بن عمیر ثقہ مدلس ہیں اور ان کے سماع کی تصریح مطلوب ہے، لہٰذا یہ سند ضعیف ہے لیکن شواہد مذکورہ کی وجہ سے یہ روایت صحیح ہے۔

[٤٤٦] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُـوْإِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نُذَيْرٍ، عَنْ حُـذَيْـفَةَ قَالَ: أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِـأَسْفَلِ مِنْ عَـضَـلَةِ سَاقِي أَوْ سَاقِهِ فَقَالَ: هٰذَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ فَـإِنْ أَبَيْتَ فَأَسْفَلَ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَأَسْفَلَ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْإِزَارِ فِيمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ.

حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میری یا اپنی پنڈلی کا نچلا حصہ پکڑ کر فرمایا: یہ ازار کا مقام ہے اور اگر تم نہیں مانتے تو (تھوڑا) نیچے لے آؤ، پھر اگر نہیں مانتے تو اور نیچے لے آؤ، پھر اگر تم نہیں مانتے تو ٹخنوں سے نیچے ازار کا کوئی حق نہیں۔

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے ترمذی (۱۷۸۳، وقال: هذا حديث حسن صحيح) ابن ماجہ (۳۵۷۲) اور احمد (المسند: ۳۹۶/۵) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے اور ابو اسحاق کے سماع کی تصریح مسند احمد میں موجود ہے۔ اس کی سند حسن ہے اور یہ شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔

[٤٤٧] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ وَأَثْبَتَهُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِحَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جِذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ فَنَزَلَ الْقُرْآنُ فَقَرَءُوا مِنَ الْقُرْآنِ، وَعَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ، ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا، فَقَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَبْقَى أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ فَتُقْبَضُ الأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْمَجْلِ ثُمَّ أَخَذَ حَصَيَاتٍ فَقَالَ بِهِنَّ عَلَى رِجْلِهِ فَدَحْرَجَهُنَّ فَقَالَ دَحْرَجْتُهُ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ، وَيَظَلُّ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ لَيْسَ فِيهِمْ رَجُلٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ، حَتَّى يُقَالَ إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ لَرَجُلًا يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ وَحَتَّى يُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا أَجْلَدَهُ وَمَا أَظْرَفَهُ وَمَا أَعْقَلَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ، وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي وَمَا أُبَالِي أَيَّكُمْ بَايَعْتُ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ إِسْلَامُهُ، وَإِنْ كَانَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا لَيَرُدَّنَّ عَلَيَّ سَاعِيهِ وَمَا أُبَايِعُ الْيَوْمَ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا.

حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو حدیثیں سنائیں، جن میں سے ایک میں نے دیکھ لی ہے اور دوسری کا انتظار ہے، آپ نے ہمیں حدیث سنائی: لوگوں کے دلوں کی جڑ پر (قرآن کی) امانت اتری۔ پس قرآن نازل ہوا تو لوگوں نے قرآن پڑھا اور سنت کا علم حاصل کیا۔ پھر آپ نے ہمیں اس کے اُٹھ جانے کی حدیث بیان کی تو فرمایا: بندہ تھوڑی دیر کے لیے سوئے گا تو اس کے دل سے امانت اُچک لی جائے گی پھر اس کا نشان رہ جائے گا۔ پھر وہ لوٹے گا تو اس کے دل سے (باقی ماندہ) امانت بھی اُٹھالی جائے گی تو اس کا نشان ختم ہو کر چھالے (آبلے) جیسا رہ جائے گا۔ پھر آپ (حذیفہ رضی اللہ عنہ) نے کچھ کنکریاں لے کر اپنے پاؤں پر لڑکائیں (یعنی طاقت کے ساتھ انہیں رگڑا) اور فرمایا: میں نے انہیں لڑکایا ہے تو انہوں نے نشان ڈال دیا اور تم یہ نشان دیکھ رہے ہو اور اس میں کوئی چیز نہیں، لوگ آپس میں خرید و فروخت کرتے رہیں گے اور ان میں سے کوئی آدمی بھی امانت ادا کرنے والا نہیں ہوگا، حتی کہ کہا جائے گا: بنو فلاں (قبیلہ) میں ایک آدمی ہے جو امانت واپس کر دیتا ہے اور کسی آدمی کے بارے میں کہا جائے گا: وہ کتنا مضبوط ہے، کتنا زیادہ ظرف والا ہے اور کتنا زیادہ عقلمند ہے! حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے جتنا ایمان بھی نہیں ہوگا۔ اور میں نے دیکھا ہے، مجھے کوئی پروا نہیں کہ میں تم میں سے کسی سے بھی خرید و فروخت کروں۔ اگر وہ مسلمان تھا تو اس کا اسلام اسے باز رکھے گا اور اگر یہودی یا نصرانی تھا تو اس کا حکمران مجھے میرا حق دلا دے گا اور آج کل تو میں صرف فلاں اور فلاں سے ہی خرید و فروخت کرتا ہوں۔

تحقیق وتخریج » **سندہ صحیح (متفق علیہ)**

اسے بخاری (۶۴۹۷) مسلم (۱۴۳) اور ابن مندہ (کتاب الایمان: ۳۴۸ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٤٤٨] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا جَـامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ، وَسُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِـيْ وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ ابْـنُ الْخَطَّابِ: مَنْ يُحَدِّثُنَا عَنِ الْفِتْنَةِ؟ فَقُلْتُ: أَنَا سَـمِعْتُهُ يَقُوْلَ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ تُـكَـفِّـرُهَـا الـصَّلَاةُ، وَالصَّدَقَةُ، وَالصَّوْمُ فَقَالَ عُـمَـرُ: لَسْـتُ عَـنْ تِلْكَ أَسْأَلُكَ إِنَّمَا أَسْأَلُكَ عَنِ الَّتِـيْ تَمُوْجُ مَوْجَ الْبَحْرِ فَقُلْتُ: إِنَّ مِنْ دُوْنِ ذَلِكَ بَـابًـا مُـغْـلَقًا قَتْلَ رَجُلٍ أَوْ مَوْتَهُ قَالَ أَيُكْسَرُ ذَلِكَ الْبَـابُ أَوْ يُـفْتَحُ؟ فَقُلْتُ: لا بَلْ يُكْسَرُ فَقَالَ عُمَرُ: ذَلِكَ أَجْدَرُ أَنْ لا يُغْلَقَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.
حَـدَّثَنَا الْأَعْمَشُ فَهِبْنَا حُذَيْفَةَ أَنْ نَسْأَلَهُ أَكَانَ عُمَرُ يَـعْـلَمُ أَنَّهُ هُوَ الْبَابُ؟ فَأَمَرْنَا مَسْرُوْقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ: نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُوْنَ غَدٍ اللَّيْلَةَ فَذَاكَ أَنِّيْ حَدَّثْتُهُ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيْطِ.

حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فتنے کی حدیث کے بارے میں مروی حدیث ہمیں کون بیان کرے گا؟ تو میں نے کہا: میں بیان کرتا ہوں۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: آدمی کا فتنہ اس کے اہل وعیال، مال دولت اور پڑوسیوں میں ہوتا ہے جس کا کفارہ نماز، صدقہ اور روزہ بن جاتے ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس کے بارے میں نہیں پوچھتا، میں تو اس فتنے کے بارے میں پوچھتا ہوں جو سمندر کی موجوں کی طرح چارسو پھیل جائے گا۔ تو میں نے کہا: اس فتنے سے پہلے ایک بند دروازہ ہے، ایک آدمی کا قتل یا اس کی موت ہے۔ انھوں نے پوچھا: کیا یہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا۔ میں نے کہا: کھولا نہیں بلکہ توڑا جائے گا۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ دروازہ اس قابل ہے کہ قیامت تک بند نہ ہو۔ (ابووائل شقیق بن سلمہ نے کہا:) پھر ہم حذیفہ سے یہ پوچھنے پر ڈرے کہ کیا عمر رضی اللہ عنہ یہ جانتے تھے کہ یہ دروازہ وہ خود ہیں؟ لہٰذا ہم نے مسروق کو حکم دیا کہ آپ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں پوچھیں۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! جس طرح کہ وہ جانتے تھے کہ کل کے بعد رات آئے گی، یہ اس لیے کہ میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو ایسی حدیث سنائی تھی جس میں غلطیاں نہیں تھیں۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۵۲۵، ۱۴۳۵، ۱۸۹۵، ۳۵۸۶، ۷۰۹۶) اور مسلم (۱۴۴ بعد ح ۲۸۹۲) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[٤٤٩] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ عَاصِمِ ابْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: قُلْتُ لِحُذَيْفَةَ هَلْ صَلَّى رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: أَنْتَ تَقُوْلُ صَلَّى فِيهِ يَا أَصْلَعُ قُلْتُ: نَعَمْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ الْقُرْآنُ، قَالَ حُذَيْفَةُ: هَاتِ مَنِ احْتَجَّ بِالْقُرْآنِ فَقَدْ فَلَجَ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ ﴿سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا﴾ (١٧/ الاسراء:١) فَقَالَ لِي حُذَيْفَةُ: أَيْنَ تَجِدُهُ صَلَّى فِيهِ؟ لَوْ صَلَّى فِيهِ لَكُتِبَتْ عَلَيْكُمُ الصَّلَاةُ فِيهِ كَمَا كُتِبَتْ عَلَيْكُمُ الصَّلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ثُمَّ قَالَ حُذَيْفَةُ: أُتِيَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ بِدَابَّةٍ طَوِيْلِ الظَّهْرِ مَمْدُوْدٍ يُقَالُ لَهَا الْبُرَاقُ خَطْوُهَا مَدُّ الْبَصَرِ فَمَا زَايَلَا ظَهْرَ الْبُرَاقِ حَتَّى رَأَيَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَوَعْدَ الْآخِرَةِ أَجْمَعَ قَالَ وَيَتَحَدَّثُوْنَ أَنَّهُ رَبَطَهُ ثُمَّ أَيَفِرُّ؟ لِمَ أَيَفِرُّ مِنْهُ؟ وَإِنَّمَا سَخَّرَهُ لَهُ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ.

زر بن حبیش رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے حذیفہ سے کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں نماز پڑھی تھی؟ تو حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے گنجے! کیا تو کہتا ہے کہ اس میں نماز پڑھی؟ میں نے کہا: جی ہاں! میرے اور آپ کے درمیان قرآن ہے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: دلیل پیش کر، جو شخص قران کے ساتھ استدلال کرتا ہے تو وہ کامیاب ہے۔ پھر میں نے سورۂ بنی اسرائیل کی پہلی آیت پڑھی: ''پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو راتوں رات سیر کرائی، مسجد حرام سے لے کر مسجد اقصیٰ تک۔'' تو سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہارا کیا خیال ہے، مسجد میں کہاں نماز پڑھی؟ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نماز پڑھی ہوتی تو وہ نماز تم پر بھی لازم ہو جاتی جس طرح کہ مسجد حرام میں نماز لازم ہے۔ پھر سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جانور لایا گیا، لمبی پیٹھ والا جسے براق کہا جاتا ہے۔ اس کا قدم تا حد نظر تک جاتا تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم براق کی پیٹھ سے اس وقت تک علیحدہ نہیں ہوئے جب تک جنت اور جہنم دیکھ نہیں لی اور آخرت کے سارے وعدے دیکھ لیے۔ فرمایا: یہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے باندھ دیا تھا، پھر کیا وہ بھاگ سکتا تھا؟ وہ کیوں بھاگتا؟ اسی تو عالم الغیب والشہادہ (یعنی اللہ تعالیٰ) نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مسخر کر دیا تھا۔

تحقیق وتخریج» سندہ حسن

اسے ترمذی (۳۱۴۷ وقال: ھذا حدیث حسن صحیح) نسائی (الکبریٰ: ۱۱۲۸۰) اور احمد (المسند: ۵/ ۳۸۷) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

حافظ ابن کثیر نے فرمایا: حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جو یہ فرمایا ہے وہ نفی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرے صحابہ نے جو بیان کیا ہے وہ اثبات ہے، حلقے کے ساتھ جانور (براق) کا باندھنا اور بیت المقدس میں نماز پڑھنا، جیسا کہ گزر چکا ہے اور آگے بھی آئے گا وہ ان کے قول پر مقدم ہے۔ واللہ اعلم (تفسیر ابن کثیر: ۴/ ۹۵ بنی اسرائیل: ۱) یعنی اثبات نفی پر مقدم ہے۔

[٤٥٠] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ الثَّقَفِيُّ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: اقْتَدُوْا بِالَّذَيْنِ بَعْدِيْ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ.

حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے بعد ابوبکر اور عمر کی اقتدا کرنا اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے طریقے کو اپنانا اور ابن ام عبد (یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کے عہد و پیمان (یعنی علم) کو مضبوطی سے پکڑنا۔''

تحقیق وتخریج » **حسن** [1]

اسے ترمذی (٣٦٦٢ وقال: ھذا حدیث حسن) احمد (المسند: ٣٨٢/٥) اور بیہقی (الکبریٰ: ٢١٢/٥) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے، نیز حافظ ذہبی نے تلخیص المستدرک (٧٥/٣) میں صحیح کہا ہے۔

اس روایت کی سند عبدالملک بن عمیر کے عن کی وجہ سے ضعیف ہے۔

تنبیہ: سنن الترمذی (٣٦٦٣) صحیح ابن حبان (الاحسان: ٦٨٦٣) الکنی للبخاری (ص ٥٠) طبقات ابن سعد (٣٣٤/٢) مشکل الآثار للطحاوی (٨٩/٢) مسند احمد (٣٨٢/٥، ٣٨٥، ٣٩٩، ٤٠١، ٤٠٢) اور فضائل الصحابہ لعبداللہ بن احمد (١٩٨) وغیرہ میں اس حدیث کا حسن لذاتہ [2] شاہد موجود ہے لہٰذا یہ حدیث بھی حسن ہے۔

---

[1] مسند الحمیدی والی مذکورہ بالا روایت عبدالملک بن عمیر کے عنعن کی وجہ سے ضعیف ہے جیسا کہ شیخ مکرم رحمہ اللہ نے بیان فرمایا ہے۔[تنویر الحق]

[2] سنن الترمذی (٣٦٦٣) وغیرہ میں موجود یہ شاہد بھی ضعیف ہے کیونکہ سالم المرادی قول راجح میں ضعیف عند الجمہور رہے۔ ہماری تحقیق میں ان الفاظ کے ساتھ کوئی روایت ثابت نہیں۔ البتہ صحیح مسلم کی حدیث (٦٨١) اس روایت سے بے نیاز کر دیتی ہے، جس میں ہے کہ ایک موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''إن يطيعوا أبا بكر وعمر يرشدوا'' اگر لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء کرتے تو درستگی کو پالیتے۔[تنویر الحق]

٦٥: أَحَادِيْثُ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ

ابو مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ کی احادیث

[٤٥١] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ.

ابو مسعود عقبہ بن عمرو الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت، فاحشہ زانیہ کی کمائی اور کاہن (نجومی وجادوگر) کی شیرینی سے منع فرمایا ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (٥٣٤٦) مسلم (١٥٦٧) اور طبرانی (الکبیر: ١٧/ ٢٦٥ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے روایت کیا ہے۔

[٤٥٢] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخَّرَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ يَوْمًا الصَّلَاةَ فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: إِنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَأَمَّنِيْ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ نَزَلَ فَأَمَّنِيْ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ نَزَلَ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ حَتَّى عَدَّ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ: اتَّقِ اللَّهَ يَا عُرْوَةُ وَانْظُرْ مَا تَقُوْلُ، قَالَ عُرْوَةُ أَخْبَرَنِيهِ بَشِيْرُ بْنُ أَبِي مَسْعُوْدٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ.

زہری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک دن عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے نماز میں تاخیر کی تو عروہ بن الزبیر رحمہ اللہ (تابعی) نے انہیں کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جبریل نے (آسمان سے) نازل ہوکر مجھے نماز پڑھائی تو میں نے اس کے ساتھ نماز پڑھی، پھر وہ نیچے آئے تو مجھے نماز پڑھائی اور میں نے اس کے ساتھ نماز پڑھی، پھر وہ نازل ہوئے اور مجھے نماز پڑھائی تو میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔“ حتی کہ آپ ﷺ نے پانچ نمازوں کا ذکر کیا۔ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے کہا: اے عروہ! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور دیکھو کہ کیا کہہ رہے ہو؟ عروہ رحمہ اللہ نے کہا: مجھے بشیر بن ابی مسعود نے یہ حدیث بیان کی، انہوں نے اپنے والد (ابو مسعود رضی اللہ عنہ) سے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کی۔

تحقیق وتخریج» صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۵۲۱) مسلم (۶۱۰) اور طبرانی (الکبیر: ۱۷/ ۲۵۸ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے روایت کیا ہے اور امام زہری نے سماع کی تصریح کر دی ہے۔ (دیکھئے صحیح البخاری: ۴۰۰۷)

[۴۵۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ قَالَ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ: ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ فِي الطَّوَافِ فَسَأَلْتُهُ عَنْهُ فَحَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ.

ابو مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص رات کو سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیتیں پڑھے گا وہ اس کے لیے کافی ہیں۔ [عبدالرحمٰن بن یزید کہتے ہیں کہ پھر میں ابو مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ سے دورانِ طواف ملا اور اُن سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا۔ تو انھوں نے مجھے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات پڑھے گا تو وہ اسے اس رات کافی ہو جائیں گی۔'']

تحقیق وتخریج» صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۴۰۰۸) اور مسلم (۸۰۷) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۴۵۴] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأَتَخَلَّفُ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِمَّا يُطَوِّلُ بِنَا فُلَانٌ قَالَ: فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَضِبَ فِي مَوْعِظَةٍ قَطُّ غَضَبَهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ، إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ فَأَيُّكُمْ أَمَّ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ، وَالسَّقِيمَ، وَالضَّعِيفَ، وَذَا الْحَاجَةِ.

ابو مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہا: یا رسول اللہ! فلاں شخص صبح کی نماز بہت لمبی پڑھاتا ہے، اس لیے میں صبح کی نماز اس کے پیچھے پڑھنے سے گریز کر لیتا ہوں؟ ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وعظ کے دوران اتنا غصے میں کبھی نہیں دیکھا جتنا اس دن تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے ایسے لوگ ہیں جو نفرت پھیلاتے ہیں، نفرت پھیلاتے ہیں، تم میں سے ایسے لوگ ہیں جو نفرت پھیلاتے ہیں، نفرت پھیلاتے ہیں، تم میں سے جو شخص بھی لوگوں کو نماز پڑھائے تو اس میں تخفیف کرے کیونکہ مقتدیوں میں بوڑھے، بیمار، کمزور اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۹۰) مسلم (۴۶۶) اور طبرانی (الکبیر: ۱۷/ ۲۰۷ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۴۵۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا تُجْزِي صَلَاةٌ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ.

ابو مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ نماز کفایت نہیں کرتی (یعنی جائز نہیں) جس میں آدمی رکوع اور سجود میں اپنی پیٹھ سیدھی نہ رکھے۔''

قَالَ سُفْيَانُ هَكَذَا قَالَ الْأَعْمَشُ: لَا يُرْجِي لَا تُجْزِي.

[سفیان نے کہا: اعمش نے کہا: ایسی نماز کے بارے میں نہ تو (قبولیت کی) اُمید رکھی جاسکتی ہے نہ ہی یہ کفایت کرتی ہے]

تحقیق وتخریج» صحيح

اسے ابوداود (۸۵۵) ترمذی (۲۶۵ وقال: حسن صحیح) نسائی (۱۰۲۸، ۱۱۱۲) ابن ماجہ (۸۷۰) ابن خزیمہ (الصحیح: ۶۶۶) ابن حبان (الاحسان: ۱۸۸۹۔ ۱۸۹۰) اور طبرانی (الکبیر: ۱۷/ ۲۱۳۔ ۲۱۴ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے اور سلیمان الاعمش نے سماع کی تصریح کردی ہے۔

[۴۵۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسًا يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ النَّاسُ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتٍ وَلَا لِحَيَاةٍ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ وَإِلَى الصَّلَاةِ.

سیدنا ابو مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس دن رسول اللہ ﷺ کے بیٹے ابراہیم رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو سورج کو گرہن لگ گیا۔ لوگوں نے کہا: ابراہیم کے مرنے کی وجہ سے سورج کو گرہن لگ گیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، انہیں کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا، اگر تم یہ (سورج یا چاند گرہن) دیکھو تو اللہ کے ذکر اور نماز کی طرف بھرپور طریقے سے متوجہ ہو جاؤ۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۱۰۴۱، ۱۰۵۷، ۳۲۰۴) مسلم (۹۱۱) اور طبرانی (الکبیر: ۱۷/ ۲۱۰ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٤٥٧] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ يُقِيْمُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُوْلُ: لَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ، وَلْيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ.

قَالَ سُفْيَانُ حَفِظْنَاهُ مِنَ الْأَعْمَشِ وَلَمْ نَجِدْهُ هَاهُنَا بِمَكَّةَ.

ابو مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز (قائم کرنے میں) ہمارے کندھے سیدھے کرتے اور فرماتے: ''اختلاف نہ کرو ورنہ اللہ تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا کر دے گا اور میرے نزدیک سمجھدار اور عقل مند لوگ کھڑے ہوں پھر وہ جو ان سے مرتبے میں کم ہوں، پھر وہ جو ان سے مرتبے میں کم ہوں۔''

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ ہم نے یہ روایت سلیمان الاعمش سے حفظ کی۔ ہم نے اسے مکہ میں نہیں پایا۔

تحقیق و تخریج » صحیح

اسے مسلم (۴۳۲) ابوداود (۶۷۴) اور طبرانی (۱۷/ ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

فائدہ: امام نسائی نے یہ حدیث شعبہ عن الاعمش کی سند سے روایت کی ہے۔ (السنن الصغریٰ: ۸۱۳ وسندہ صحیح)

[٤٥٨] قَالَ سَمِعْتُ إِسْمَاعِيْلَ بْنَ رَجَاءٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً، فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوْا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، فَإِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَكْبَرُهُمْ سِنًّا، وَلَا يَؤُمُّ رَجُلٌ فِي سُلْطَانِهِ، وَلَا يُجْلَسُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ فِيْ بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ.

ابو مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کو نماز وہ پڑھائے جو ان میں سب سے زیادہ قرآن سمجھنے، پڑھنے والا ہو اور اگر وہ قراءت میں برابر ہوں تو پھر وہ پڑھائے جو ان میں سنت کا سب سے بڑا عالم ہو، اور اگر وہ سنت میں برابر ہوں تو پھر وہ پڑھائے جو ان میں سب سے پہلے ہجرت کرنے والا ہو اور اگر وہ ہجرت میں برابر ہوں تو پھر وہ پڑھائے جو عمر میں سب سے بڑا ہو[1] کوئی شخص کسی کی سلطنت (مسجد، گھر وغیرہ) میں اس کی اجازت کے بغیر نماز نہ پڑھائے اور نہ ہی اس کی اجازت کے بغیر اس کے گھر میں اس کے عزت واحترام والی جگہ پر بٹھایا جائے۔''

---

[1] کتاب وسنت کو چھوڑ کر اس مسئلہ میں یہاں بعض الناس نے بعض ایسے حیا سوز مسائل گھڑ لیے ہیں جنھیں یہاں بیان کرتے ہوئے بھی حیا مانع ہے۔ دیکھئے الدر المختار مع کشف الاستار (۱/ ۸۲)

سچ فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے: ''جعل الذلة والصغار على من خالف أمري'' ذلت ورسوائی ہر اُس شخص کا مقدر بنا دی گئی ہے جو میری سنت کی مخالفت کرے۔ (مسند احمد: ۲/ ۵۰ ح ۵۱۱۴ وسندہ حسن) [تنویر الحق]

تحقیق و تخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۶۷۳) ابوداود (۵۸۲۔۵۸۴) اور یعقوب بن سفیان الفارسی (کتاب المعرفة والتاریخ: ۱/۴۴۹ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

فائدہ: ''قال'' کے قائل سلیمان الاعمش ہیں اور ان تک سند سابق حدیث (۴۵۷) میں مذکور ہے۔

[**٤٥٩**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: الْجَفَا وَالْقَسْوَةُ وَغِلَظُ الْقُلُوْبِ فِي الْفَدَّادِيْنَ أَهْلِ الْوَبَرِ عِنْدَ أُصُوْلِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ مِنْ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ.

ابومسعود الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ظلم وزیادتی، کھردراپن اور دلوں کی سختی ان لوگوں میں ہے جو اونٹوں کی دموں والے ہیں یعنی ربیعہ اور مضر (قبیلوں) والے جو اونٹوں والے ہیں۔''

تحقیق و تخریج» صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۳۳۰۲) مسلم (۵۱) اور طبرانی (الکبیر: ۱۷/ ۲۰۸۔۲۰۹ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے روایت کیا ہے اور اسماعیل بن ابی خالد نے سماع کی تصریح کر دی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ الْمُؤَدِّبُ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ مِنْ سَنَةِ تِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ وَأَرْبَعِمِائَةٍ، فَأَقَرَّ بِهِ قَالَ: أنا أَبُوْ عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الصَّوَّافِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ فَأَقَرَّ بِهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَلِيٍّ بِشْرُ بْنُ مُوْسَى قَالَ:]

٦٦: أَحَادِيْثُ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا) عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی احادیث

[٤٦٠] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنِي كَثِيْرُ بْنُ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَرَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ عَلَى بَغْلَتِهِ الَّتِي أَهْدَاهَا لَهُ الْجُذَامِيُّ فَلَمَّا وَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: يَا عَبَّاسُ نَادِ قُلْ: يَا أَصْحَابَ السَّمُرَةِ يَا أَصْحَابَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَكُنْتُ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ: يَا أَصْحَابَ السَّمُرَةِ يَا أَصْحَابَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَرَجَعُوْا عَطْفَةً كَعَطْفَةِ الْبَقَرِ عَلَى أَوْلَادِهَا وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ ثُمَّ قَصَرْتُ الدَّعْوَةَ عَلَى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ يَا بَنِي الْحَارِثِ قَالَ: وَتَطَاوَلَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ فَقَالَ: هَذَا حِيْنَ حَمِيَ الْوَطِيْسُ وَهُوَ يَقُوْلُ: قُدُمًا يَا عَبَّاسُ. ثُمَّ أَخَذَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ حَصَيَاتٍ فَرَمَى بِهِنَّ ثُمَّ قَالَ: انْهَزَمُوْا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ.

عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ حنین کے موقع پر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اس خچر پر سوار تھے جو جذامی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ میں دی تھی۔ جب مسلمانوں نے پیٹھ دکھائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کہا: اے عباس! اونچی آواز سے کہو: اے کیکر کے درخت (یعنی بیعتِ رضوان) والو! اے سورۃ البقرہ والو! میں بلند آواز والا آدمی تھا لہٰذا میں نے پکارا: اے درخت والو! اے سورۃ البقرہ والو! پھر وہ سب ایک ساتھ یوں پلٹے جیسے گائیں اپنے بچوں کے پاس پلٹتی ہیں۔ تو آوازیں بلند ہو گئیں اور وہ کہنے لگے: اے انصاریو! اے انصاریو! پھر میں نے آہستہ آواز میں بنو حارث بن خزرج کو پکارا: اے بنو حارث! پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی خچر پر بلند ہو کر دیکھا تو فرمایا: ''یہ اس وقت ہے جب جنگ کے شعلے بھڑک اُٹھے ہیں۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: ''اے عباس! آگے بڑھو۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ کنکریاں لے کر پھینکیں اور فرمایا: ربِ کعبہ کی قسم! انہیں (کافروں کو) شکست ہو گئی ہے۔

وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ وَرَبِّ مُحَمَّدٍ قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثَنَاهُ الزُّهْرِيُّ بِطُوْلِهِ فَهٰذَا الَّذِيْ حَفِظْتُ مِنْهُ.

سفیان بن عیینہ یہ روایت بیان کرتے وقت کبھی رب کعبہ کی قسم کے بجائے محمد ﷺ کے رب کی قسم کے الفاظ بیان کرتے تھے۔ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ زہری نے ہمیں یہ لمبی روایت بیان کی تھی۔ اس میں سے میں اتنا ہی ٹکڑا یاد رکھ پایا ہوں۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۱۷۷۵) اور یعقوب بن سفیان الفارسی (المعرفہ والتاریخ: ۱/۳۶۱،۲/۳۲۷۔۳۳۷ من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[٤٦١] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ يَقُوْلُ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا طَالِبٍ كَانَ يَحُوْطُكَ وَيَنْصُرُكَ فَهَلْ نَفَعَهُ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ وَجَدْتُهُ فِيْ غَمَرَاتٍ مِنَ النَّارِ فَأَخْرَجْتُهُ إِلَى ضَحْضَاحٍ.

عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا: یارسول اللہ! بے شک ابوطالب آپ ﷺ کا دفاع اور مدد کرتے تھے تو کیا انہیں اس کا فائدہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں! [اتنا ہی فائدہ ہوا کہ] میں نے اسے آگ کی سختیوں میں دیکھا تو انہیں کنارے پر نکال لیا۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۳۸۸۳، ۶۲۰۸، ۶۵۷۲) مسلم (۲۰۹) اور ابن مندہ (کتاب الایمان: ۹۶۰ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٤٦٢] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً أَدْعُوْ بِهِ فَقَالَ: يَا عَبَّاسُ سَلِ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً أَدْعُوْ بِهِ فَقَالَ يَا عَبَّاسُ! يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَلِ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! مجھے کوئی دعا سکھائیں جو میں مانگوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عباس! اللہ سے درگزر کرنے اور عافیت کی دعا مانگا کریں۔'' پھر میں نے کہا: یارسول اللہ! مجھے کوئی دعا سکھائیں جو میں مانگوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عباس! اے میرے چچا! اللہ سے معافی اور عافیت کی دعا مانگیں۔'' انہوں نے (تیسری دفعہ) کہا: یارسول اللہ! مجھے کوئی دعا سکھائیں جو میں

عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُوْ بِهِ فَقَالَ يَا عَبَّاسُ! يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ! سَلِ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ الْحُمَيْدِيُّ وَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا قَالَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ الْعَبَّاسَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَأَكْثَرَ ذٰلِكَ يَقُوْلُ عَنِ الْعَبَّاسِ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ.

مانگوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عباس! اے میرے چچا! اللہ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کی دعا مانگیں۔''

تحقیق وتخریج » سنده ضعیف

اسے ترمذی (۳۵۱۴ وقال: ھذا حدیث صحیح) بخاری (الادب المفرد: ۷۲۶) اور احمد (المسند: ۱/ ۲۰۹) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے اور یہ سند یزید بن ابی زیاد (ضعیف) کی وجہ سے ضعیف ہے۔

طبرانی کبیر (۱۱/ ۳۳۰۔۳۳۱ ح ۱۱۹۰۸) اور مستدرک حاکم (۱/ ۵۲۹ ح ۱۹۳۹ وصححہ ووافقہ الذہبی) میں ایک حسن لذاتہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ((یا عمی! أکثر الدعاء بالعافیة))

اے میرے چچا! کثرت سے عافیت کی دعا مانگیں۔

یہ حسن حدیث درج بالا ضعیف روایت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ والحمد للہ

٦٧: حَدِيْثُ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ

فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٤٦٣] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ: أَنْبَأَنَا كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ رِدْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ قَالَ: لَمْ أَزَلْ أَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُلَبِّيْ حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ.

فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ مزدلفہ سے جمرہ کو کنکریاں مارنے تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی سواری پر) پیچھے بیٹھے ہوئے تھے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلسل تلبیہ پڑھتے سنا حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ کو کنکریاں ماریں۔

تحقیق وتخریج » سنده صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۱۶۷۰) مسلم (۱۲۸۱) اور ابن عبدالبر (التمہید : ۱۳/ ۸۱۔۸۲ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

٦٨: أَحَادِيْثُ ابْنُ عَبَّاسٍ الَّتِي قَالَ فِيهَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی وہ احادیث جن میں انھوں نے یہ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا[1] اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا

[٤٦٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِي يَزِيْدَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: كُنْتُ فِيْمَنْ قَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مِنًى.

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان کمزور اہل خانہ (عورتوں، بچوں) میں شامل تھا جنہیں رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ سے منیٰ کی طرف پہلے ہی روانہ کر دیا تھا۔

[٤٦٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

یہ روایت بھی پچھلی روایت کی مثل ہے۔

تحقیق وتخریج» **سندہ صحیح** (پہلی روایت متفق علیہ ہے)

اسے بخاری (۱۳۵۷) مسلم (۱۲۹۳) اور طبرانی (الکبیر: ۱۱/ ۱۲۸، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے روایت کیا ہے۔

دوسری روایت (۴۶۵) کی سند بھی صحیح ہے اور اسے مسلم (۱۲۹۳) ابن ماجہ (۳۰۲۶) اور ابونعیم الاصبہانی (المستخرج: ۳/ ۳۷۵ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

---

[1] مسعود احمد صاحب بی ایس سی بانی رجسٹرڈ فرقہ نے بھی عجیب وغریب مزاج پایا تھا۔ کبھی دفاع حدیث میں لکھتے تو کبھی منکرین حدیث کی پگڈنڈیوں پر گامزن ہوتے تھے، چنانچہ لکھتے ہیں: ''ابن عباسؓ کو یہ روایت کس طرح پہنچی ہے اس کی وضاحت نہیں ہے۔ الغرض یہ روایت سراسر جھوٹ ہے۔'' (واقعہ صفین اور افسانہ صفین ص ۱۳) امام حمیدی رحمہ اللہ کا یہ باب مسعود احمد بی ایس سی الخارجی التکفیری جیسے لوگوں پر زبردست رد ہے جو صحابہ رضی اللہ عنہم پر طعن وتشنیع کرنے سے بھی باز نہیں آتے۔ مسعود صاحب کا بھی عجیب معاملہ تھا۔ ایک طرف مسئلہ تدلیس کے سرے سے انکاری تھے۔ دوسری طرف سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے سماع کی تصریح طلب کر رہے ہیں۔ سبحان اللہ! [تنویر الحق]

[٤٦٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمِسْعَرٌ، وَغَيْرُهُمَا عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَدَّمَ أُغَيْلِمَةَ بَنِي عَبْدِالْمُطَّلِبِ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مِنًى وَجَعَلَ يَلْطَخُ أَفْخَاذَنَا وَيَقُوْلُ أَبَنِيَّ لَا تَرْمُوْا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنوعبدالمطلب کے چھوٹے بچوں کو مزدلفہ سے منیٰ پہلے ہی بھیج دیا اور آپ ﷺ نے ہماری رانوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: ''میرے بچو! سورج نکلنے سے پہلے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں نہ مارنا۔''

تحقیق وتخریج» سنده ضعيف

اسے ابوداود (١٩٤٠) نسائی (٣٠٦٦) اور ابن ماجہ (٣٠٢٥) نے بھی روایت کیا ہے۔

حسن بن عبداللہ العرنی کی سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت مرسل (منقطع) ہے۔ (دیکھئے تقریب التہذیب: ١٢٥٢)

لہٰذا یہ سند ضعیف ہے۔

[٤٦٧] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَخَرَّ رَجُلٌ عَنْ بَعِيْرِهِ فَوُقِصَ فَمَاتَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ، وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهُ؛ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُهِلُّ أَوْ قَالَ يُلَبِّي.

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، اتنے میں ایک آدمی اونٹ سے گرا، اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ مرگیا۔ یہ شخص حالت احرام میں تھا پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے پانی اور بیری (کے پتوں) سے غسل دو اور اس کی دونوں چادروں میں کفن دے دو، اس کا سر نہ چھپانا کیونکہ یہ قیامت کے دن لبیک لبیک کہتا ہوا اُٹھے گا۔''

[٤٦٨] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ حُرَّةَ النَّصِيْبِيُّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، وَزَادَ فِيْهِ وَلَا تُقَرِّبُوْهُ طِيْبًا.

دوسری روایت بھی سابقہ روایت کی مثل ہے۔ اس میں یہ اضافہ ہے کہ اسے خوشبو کے قریب بھی نہ کرنا۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

پہلی روایت (٤٦٧) متفق علیہ ہے۔ اسے بخاری (١٨٤٩) مسلم (١٢٠٦) اور ابونعیم (المستخرج: ٣/ ٢٩٧ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔ دوسری روایت (٤٦٨) کی سند صحیح ہے۔

[٤٦٩] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو: أَخْبَرَنِي أَبُوْ مَعْبَدٍ وَكَانَ مِنْ أَصْدَقِ مَوَالِيْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ: لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ وَلَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ أَنْ تُسَافِرَ إِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي اكْتُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَإِنَّ امْرَأَتِي انْطَلَقَتْ حَاجَّةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ انْطَلِقْ فَاحْجُجْ مَعَ امْرَأَتِكَ.

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سنا: ''کوئی آدمی کسی (غیر محرم) عورت کے ساتھ ہرگز تنہائی اختیار نہ کرے اور کسی عورت کے لیے بھی محرم (یا شوہر) کے بغیر سفر کرنا حلال نہیں۔'' پھر ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا: یا رسول اللہ! میرا فلاں غزوہ میں نام لکھا گیا ہے اور میری بیوی حج کرنے کے لیے چلی گئی ہے؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جاؤ اور تم اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔''

قَالَ سُفْيَانُ: كَانَ الْكُوْفِيُّوْنَ يَأْتُوْنَ أَبَدًا عُمَرًا فَيَسْأَلُوْنَهُ عَنْ هَذَا الْحَدِيْثِ وَيَقُوْلُوْنَ كَيْفَ حَدِيْثُ اكْتُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا.

[سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ اہل کوفہ ہمیشہ عمرو بن دینار کے پاس آتے اور اس روایت کے بارے میں سوال کرتے کہ وہ حدیث کیسی ہے جس میں ہے کہ ایک آدمی نے کہا کہ میرا فلاں غزوہ میں نام لکھا گیا ہے۔]

تحقیق وتخریج » سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (١٨٦٢، ٣٠٠٦، ٣٠٦١، ٥٢٣٣) مسلم (١٣٤١) اور ابو نعیم (المستخرج: ٤/١٥، من حدیث الحمیدی مختصراً) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٤٧٠] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الشَّعْثَاءِ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يقول: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيْلَ يَعْنِي وَهُوَ مُحْرِمٌ.

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جسے چپل نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے اور جسے تہبند (سفید چادر) نہ ملے تو وہ شلوار پہن لے (یعنی وہ آدمی جو احرام پہننے والا ہو)۔''

تحقیق وتخریج » سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (١٧٤٠، ١٨٤١، ١٨٤٣، ٥٨٠٤، ٥٨٥٣) مسلم (١١٧٨) اور ابن عبد البر (التمہید: ١٥/١١٣، من حدیث

الحمیدي) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٤٧١] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ ثَمَانِيًا جَمِيْعًا وَسَبْعًا جَمِيْعًا فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا الشَّعْثَاءِ أَظُنُّهُ أَخَّرَ الظُّهْرَ، وَعَجَّلَ الْعَصْرَ، وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ، وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ فَقَالَ وَأَنَا أَظُنُّ ذَلِكَ.

ابوالشعثاء جابر بن زید رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے نبی ﷺ کے ساتھ مدینہ میں آٹھ (رکعتیں یعنی ظہر وعصر کی نمازیں) اکٹھی پڑھیں اور سات (رکعتیں بھی مغرب اور عشاء کی نمازیں) اکٹھی پڑھیں۔عمرو بن دینار نے کہا: میں نے ابوالشعثاء سے کہا: میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے ظہر مؤخر (لیٹ) کر کے اور عصر (عام وقت سے) پہلے پڑھیں اور مغرب مؤخر کر کے اور عشاء معجّل (جلدی) کر کے پڑھیں؟ تو ابوالشعثاء (تابعی) نے فرمایا: میرا بھی یہی خیال ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے بخاری (۱۱۷۴،۵۶۲،۵۴۳) مسلم (۷۰۵) اور ابن عبدالبر (التمہید: ۱۲/ ۲۲۰ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٤٧٢] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: أَنْبَأَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ مِنْ غَيْرِ سَفَرٍ وَلَا خَوْفٍ ثَمَانِيًا جَمِيْعًا وَسَبْعًا جَمِيْعًا قُلْتُ: لِمَ فَعَلَ ذَلِكَ؟ قَالَ: أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ.

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ مدینے میں، سفر اور خوف کے بغیر آٹھ (رکعتیں) اکٹھی پڑھیں اور سات (رکعتیں) اکٹھی پڑھیں (سعید بن جبیر رحمہ اللہ) نے کہا: میں نے کہا: آپ ﷺ نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں (ابن عباس رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: آپ ﷺ کا یہ ارادہ تھا کہ اُمت کو حرج نہ ہو۔

تحقیق وتخریج» صحيح

اسے مسلم (۷۰۵) نے بھی روایت کیا ہے اور ابوالزبیر محمد بن مسلم بن تدرس المکی کے سماع کی تصریح صحیح مسلم میں موجود ہے۔

[٤٧٣] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ: أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُوْنَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنٍّ مُعَلَّقٍ وُضُوْءًا خَفِيْفًا، وَجَعَلَ يَصِفُهُ وَيُقَلِّلُهُ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ الَّذِيْ صَنَعَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخْلَفَنِي فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ فَصَلَّى ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ، ثُمَّ أَتَاهُ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ فَخَرَجَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ میمونہ کے گھر میں گزاری تو نبی ﷺ رات کو اُٹھے، پھر آپ ﷺ نے ایک لٹکی ہوئی مشک سے مختصر وضو کیا (یعنی کم پانی استعمال کیا یا اعضاء کو ایک ایک بار دھویا)۔ وہ اس وضو کی حالت بیان کر کے اسے بہت ہی تھوڑا (یعنی مختصر) قرار دیتے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر میں نے کھڑے ہو کر اسی طرح کیا جس طرح آپ ﷺ نے کیا تھا، پھر میں آیا اور آپ ﷺ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ تو آپ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے سے دائیں جانب کیا۔ پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھی پھر لیٹ کر سو گئے حتی کہ خراٹے لینے لگے۔ پھر آپ ﷺ کے پاس بلال رضی اللہ عنہ آئے تو بتایا کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ پھر آپ ﷺ باہر تشریف لے گئے، نماز پڑھائی اور (دوبارہ) وضو نہیں کیا۔

وَقَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنِيْهِ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ إِلَى قَوْلِهِ فَأَخْلَفَنِي فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ فَصَلَّى فَقَالَ لَهُ عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ وَكَانَ فِي الْمَجْلِسِ هِيْهِ زِدْ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فَقَالَ عَطَاءٌ: مَا هِيْهِ؟ هَكَذَا سَمِعْتُ فَقَالَ عَمْرٌو بَلْ أَخْبَرَكَ كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ ثُمَّ أَتَاهُ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ مجھے ابن جریج نے عطاء عن ابن عباس کی سند سے اسی کی مثل روایت بیان کی جس میں یہ الفاظ ہیں: ''نبی ﷺ نے اپنے پیچھے کی طرف سے مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کیا اور نماز ادا فرمائی۔'' سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ جب عطاء بن ابی رباح نے یہ روایت بیان کی تو اسی مجلس میں عمرو بن دینار بھی موجود تھے اور انھوں نے عطاء بن ابی رباح سے کہا: اے ابو محمد! ہمیں اضافہ بھی بیان کرو۔ تو عطاء نے کہا: کیا بیان کروں؟ میں نے تو اسے اسی طرح سنا ہے۔ تو عمرو بن دینار نے کہا کہ مجھے کریب نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ پھر نبی کریم ﷺ لیٹ کر سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ آئے اور آپ ﷺ کو نماز کے لیے بلایا۔ تو نبی ﷺ نے نماز پڑھائی اور نیا وضو نہیں کیا۔

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: فَقَالَ سُفْيَانُ: هٰذَا لِلنَّبِيِّ ﷺ خَاصَّةً لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ .

حمیدی کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ نے فرمایا: یہ نبی ﷺ کا خاصہ ہے (یعنی آپ کا وضوسو جانے سے نہیں ٹوٹتا تھا) کیونکہ آپ ﷺ کی آنکھیں سوتی تھیں اور دل بیدار رہتا تھا۔

تحقیق وتخریج » سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۱۳۸) مسلم (۷۶۳/۱۸۶) اور ابو عوانہ (المستخرج: ۱/ ۲۶۵، ۲/ ۳۱۷۔ ۳۱۹ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔ [سفیان بن عیینہ کی توضیح کی دلیل صحیح البخاری (۷۲۸۱) میں موجود ہے۔/تنویر الحق]

[٤٧٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ وَلِأَنَّ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ: رُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَحْيٌ وَقَرَأَ: ﴿إِنِّيٓ أَرٰى فِي الْمَنَامِ أَنِّيٓ أَذْبَحُكَ﴾ (۳۷/ الصافات: ۱۰۲)

عبید بن عمیر رحمہ اللہ نے فرمایا: نبیوں کے خواب وحی ہیں۔ پھر انھوں نے یہ آیت پڑھی: ”میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔“

تحقیق وتخریج » سندہ صحیح

اسے بخاری (۱۳۸) نے بھی روایت کیا ہے۔

[٤٧٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جِئْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ عَلٰى أَتَانٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي بِعَرَفَةَ فَمَرَرْنَا عَلٰى بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْنَا وَتَرَكْنَاهَا تَرْتَعُ، وَدَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ فَلَمْ يَقُلْ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور میرا بھائی فضل رضی اللہ عنہ ایک گدھی پر سوار ہو کر آئے اور رسول اللہ ﷺ عرفات میں نماز پڑھا رہے تھے، پھر ہم صف کے بعض حصے سے گزرے تو اتر پڑے اور گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز میں داخل ہو گئے اور (بعد میں) رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کچھ بھی نہیں کہا۔

تحقیق وتخریج » سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۷۶) مسلم (۵۰۴) اور یعقوب بن سفیان الفارسی (المعرفۃ والتاریخ: ۱/ ۵۱۸ من حدیث الحمیدی مختصراً) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٤٧٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السِّخْتِيَانِيُّ: سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ صَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيْدِ، ثُمَّ خَطَبَ فَرَأَى أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَأَتَاهُنَّ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ قَائِلٌ بِثَوْبِهِ هَكَذَا قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: كَأَنَّهُ يَتَلَقَّى بِثَوْبِهِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْخَاتَمَ، وَالْخِرْصَ، وَالشَّيْءَ.

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے عید کے دن خطبے سے پہلے نماز پڑھی پھر خطبہ دیا، پھر آپ ﷺ نے دیکھا کہ عورتوں نے خطبہ نہیں سنا تو ان کے پاس تشریف لے گئے تو انہیں وعظ ونصیحت کی اور صدقہ کرنے کا حکم دیا۔ آپ ﷺ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ ایک کپڑا پکڑے ہوئے تھے پھر کوئی عورت اپنی انگوٹھی اس میں ڈال رہی تھی اور کوئی بالی یا دوسری چیز ڈال رہی تھی۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۹۸) اور مسلم (۸۸۴ب) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[٤٧٧] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السِّخْتِيَانِيُّ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَسْجُدُ فِي ص وَلَيْسَتْ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ.

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سورۂ ص میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے اور یہ ضروری سجدوں میں سے نہیں ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے بخاری (۱۰۶۹، ۳۴۲۲) ترمذی (۵۷۷ وقال: هذا حديث حسن صحيح) اور ابن عبدالبر (التمہید: ۱۹/ ۱۲۹۔۱۳۰، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٤٧٨] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ فَخَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ فَأُتِيَ بِطَعَامٍ فَقِيْلَ لَهُ أَلَا تَوَضَّأُ؟ فَقَالَ: لَمْ أُصَلِّ فَأَتَوَضَّأُ.

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے، پھر آپ ﷺ قضائے حاجت سے تشریف لائے تو کھانا حاضر کیا گیا۔ پھر آپ ﷺ سے کہا گیا: کیا آپ ﷺ وضو نہیں کریں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں (اب) نماز تو نہیں پڑھ رہا کہ وضو کروں!''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۳۷۴) ترمذی (الشمائل بتحقیقی: ۱۸۵) اور ابن عبدالبر (التمہید: ۱۳/ ۱۶۰، ۱۷/ ۴۲۔۴۳، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔ [یعنی صرف ہاتھ دھوئے اور وضونہیں کیا۔/تنویر الحق]

[٤٧٩] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَـامُ بْـنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّ عُمَرَ أَتَى الْغَائِطَ ثُـمَّ خَـرَجَ فَأُتِيَ بِطَعَامٍ فَقِيْلَ لَهُ أَلَا تَتَوَضَّأُ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا اسْتَطَيْتُ بِشِمَالِيْ وَإِنَّمَا آكُلُ بِيَمِيْنِي.

عروہ سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قضائے حاجت سے تشریف لائے پھر کھانا لایا گیا تو کہا گیا: کیا آپ رضی اللہ عنہ وضونہیں کریں گے؟ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تو بائیں ہاتھ سے استنجا کرتا ہوں اور دائیں ہاتھ سے کھاتا ہوں۔

تحقیق وتخریج» سنده ضعيف

امام ابوزرعہ الرازی نے فرمایا: عروہ (بن زبیر) کی عمر (بن خطاب رضی اللہ عنہ) سے روایت مرسل (یعنی منقطع) ہے۔

(کتاب المراسیل لابن ابی حاتم ص: ۱۴۹)

یعنی یہ روایت منقطع السند ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

[٤٨٠] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو: أَخْبَرَنِي أَبُوْ مَعْبَدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَـقُـوْلُ: مَـا كُـنَّـا نَـعْـرِفُ انْـقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا بِالتَّكْبِيْرِ.

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا اختتام صرف تکبیر (اللہ اکبر) سے ہی معلوم ہوتا تھا۔

قَالَ عَمْرٌو فَذَكَرْتُ بَعْدَ ذَلِكَ لِأَبِيْ مَعْبَدٍ فَأَنْكَرَهُ، وَقَالَ: لَمْ أُحَدِّثْكَ بِهِ فَقُلْتُ: بَلَى قَدْ حَدَّثْتَنِيْهِ قَبْلَ هٰذَا قَالَ سُفْيَانُ كَأَنَّهُ خَشِيَ عَلَى نَفْسِهِ.

[عمرو بن دینار کہتے ہیں بعد میں، میں نے یہ روایت ابومعبد کے سامنے ذکر کی تو انھوں نے نکیر فرمائی اور کہا: میں نے تجھے یہ بیان نہیں کی ہے۔ عمرو کہتے ہیں کہ میں نے کہا: کیوں نہیں! آپ نے یقیناً اس سے پہلے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے۔ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں: گویا کہ ابومعبد اپنے بارے میں اس حوالے سے خوفزدہ تھے۔]

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۸۴۲) مسلم (۵۸۳) اور ابوداود (۱۰۰۲، ۱۰۰۳) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

تنبیہ: تکبیر سے مراد تکبیر ہی ہے جیسا کہ امام ابوداود کی تبویب سے ظاہر ہے اور یہی پہلا ذکر بعد السلام ہے۔

ابومعبد نافذ یہ حدیث بعد میں بھول گئے تھے لیکن اس سے صحتِ حدیث پر کوئی اثر نہیں پڑتا، لہٰذا یہ حدیث صحیح ہی ہے۔

[٤٨١] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِدَلْوٍ مِنْ زَمْزَمَ فَنُزِعَ لَهُ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا: رسول اللہ ﷺ نے زمزم سے (پانی کا) ایک ڈول (نکالنے) کا حکم دیا تو نکالا گیا، پھر آپ ﷺ نے اس سے پیا اور آپ ﷺ کھڑے تھے۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے مسلم (۲۰۲۷) ترمذی (۱۸۸۲، وقال: ھذا حدیث حسن صحیح) اور بیہقی (معرفۃ السنن والآثار: ۵/۴۱۲ ح ۴۳۵۳ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٤٨٢] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ عَلَى خَالَتِي مَيْمُوْنَةَ وَمَعَنَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَتْ لَهُ مَيْمُوْنَةُ: أَلَا نُقَدِّمُ إِلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ شَيْئًا أَهْدَتْهُ لَنَا أُمُّ عُقَيْقٍ فَأَتَيْتُهُ بِضِبَابٍ مَشْوِيَّةٍ فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ تَفَلَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا، وَأَمَرَنَا أَنْ نَأْكُلَ ثُمَّ أُتِيَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ بِإِنَاءٍ فِيهِ لَبَنٌ فَشَرِبَ وَأَنَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَخَالِدٌ عَنْ يَسَارِهِ، فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: الشَّرْبَةُ لَكَ يَا غُلَامُ وَإِنْ شِئْتَ آثَرْتَ بِهَا خَالِدًا فَقُلْتُ: مَا كُنْتُ لِأُوْثِرَ بِسُؤْرِ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ أَحَدًا، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((**مَنْ أَطْعَمَهُ اللَّهُ طَعَامًا فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَبْدِلْنَا مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ، وَمَنْ سَقَاهُ اللَّهُ لَبَنًا فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ، فَإِنِّي لَا أَعْلَمُ شَيْئًا يُجْزِئُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرَهُ**)).

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا، ہمارے ساتھ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ پھر میمونہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! ہم آپ ﷺ خدمت میں کچھ چیز پیش نہ کریں جسے اُم عقیق رضی اللہ عنہا نے ہمارے پاس بطورِ تحفہ بھیجا ہے؟ پھر وہ بھنے ہوئے سمسار (ضب) لے آئیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو تین دفعہ تھوکا اور اس میں سے کچھ بھی نہ کھایا۔ آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اسے کھائیں، پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس دودھ کا برتن لایا گیا تو آپ ﷺ نے پیا اور میں آپ ﷺ کی دائیں طرف اور خالد بائیں طرف تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے بچے! یہ مشروب تیرے لیے ہے اور اگر چاہو تو خالد رضی اللہ عنہ کو پہلے دے دو۔'' میں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے جوٹھے کو اپنے سے پہلے کسی دوسرے کو نہیں دوں گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جسے اللہ کوئی کھانا کھلائے تو وہ یہ کہے: اے اللہ! اس میں ہمارے لیے برکت ڈال اور اس کے بدلے میں اس سے بہتر عطا فرما۔ اور اللہ تعالیٰ جسے دودھ پلائے تو وہ یہ کہے: اے اللہ! اس میں ہمارے لیے برکت ڈال اور مزید عطا فرما۔

کیونکہ میں ایسی دوسری کوئی چیز نہیں جانتا جو کھانے اور پینے کے لیے کافی ہے۔“

تحقیق تخریج » سندہ ضعیف

اسے ابوداود (۳۷۳۰) ترمذی (۳۴۵۵، الشمائل بتحقیقی :۲۰۴) اور ابن عبدالبر (التمہید :۲۱/۱۲۳، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

اس کی سند علی بن زید بن جدعان کی وجہ سے ضعیف ہے جو کہ جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف راوی ہے۔

سنن ابن ماجہ (۳۳۲۲) اور الصحیحہ للالبانی (۲۳۲۰) میں اس کا ایک ضعیف شاہد بھی ہے۔ (دیکھئے الشمائل بتحقیقی :ص ۲۳۹)

[٤٨٣] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو: قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: إِنَّكُمْ مُلَاقُوا اللّٰهِ مُشَاةً حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا .

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا: ”بے شک تم اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرنے والے ہو کہ ننگے پاؤں پیدل چلتے ہوئے، برہنہ اور ختنہ کے بغیر ہو گے۔“

تحقیق تخریج » سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۶۵۲۴) اور مسلم (۲۸۶۰) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[٤٨٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِي يَزِيْدَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: مَا عَلِمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَامَ يَوْمًا يَتَحَرَّى فَضْلَهُ عَلَى الْأَيَّامِ إِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ يَعْنِي يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَهٰذَا الشَّهْرَ يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ .

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی خاص دن کی فضیلت کو اہتمام سے حاصل کرنے کے لیے کسی دن کا روزہ رکھا ہو سوائے عاشوراء اور رمضان کے روزوں کے۔

تحقیق تخریج » سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۲۰۰۶) مسلم (۱۱۳۲) اور ابونعیم الاصبہانی (المستخرج: ۳/۲۱۲، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٤٨٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَئِنْ بَقِيتُ لَآمُرَنَّ بِصِيَامِ يَوْمٍ قَبْلَهُ أَوْ يَوْمٍ بَعْدَهُ يَعْنِي يَوْمَ عَاشُورَاءَ.

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں آیندہ سال زندہ رہا تو یعنی عاشوراء سے پہلے یا بعد کے روزے کا حکم دوں گا۔''

تحقیق وتخریج» سنده ضعيف

اسے بیہقی (الکبریٰ: ۴/ ۲۸۷) نے بھی حمیدی کی سند سے روایت کیا ہے۔

اس کی سند محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی وجہ سے ضعیف ہے، یہ راوی جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

(دیکھئے زوائد سنن ابن ماجہ للبوصیری: ۸۵۴)

فائدہ: سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''صوموا التاسع والعاشر ولا تتشبهوا بيهود'' نو اور دس (محرم) کے روزے رکھو اور یہودیوں سے مشابہت نہ کرو۔ (السنن الماثورہ للشافعی: ۳۳۷ وسندہ صحیح)

[٤٨٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ وَعْلَةَ الْمِصْرِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ.

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس (بھی حلال جانور کے) اِھاب (چمڑے) کو دباغت دی جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۳۶۶) ترمذی (۱۷۲۸، وقال: حدیث حسن صحیح) اور ابونعیم (المستخرج: ۱/ ۴۰۰ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

تنبیہ: اِھاب کے مفہوم میں درندوں کے چمڑے داخل نہیں اور درندوں کے چمڑے سے ممانعت والی صریح حدیث موجود ہے۔ (دیکھئے السنن الکبریٰ للبیہقی: ۱/ ۲۱ وسندہ حسن، سنن ابی داود: ۴۱۳۲، ۴۱۲۹ وغیرہما)

[٤٨٧] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ الشَّعْبِيِّ الْمَسْجِدَ فَقَالَ هَلْ تَرَى أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِنَا نَجْلِسُ إِلَيْهِ؟ هَلْ تَرَى أَبَا حُصَيْنٍ؟ قُلْتُ: لَا ثُمَّ نَظَرَ فَرَأَى يَزِيدَ بْنَ

الشیبانی (سلیمان بن ابی سلیمان: فیروز) سے روایت ہے کہ میں (عامر بن شراحیل) الشعبی کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا تو انہوں نے فرمایا: کیا ہمارے ساتھیوں میں سے کوئی دیکھتے ہو جس کے پاس ہم بیٹھیں؟ کیا تجھے ابوحصین نظر آ رہے ہیں؟

الْأَصَمِّ فَقَالَ هَلْ لَكَ أَنْ نَجْلِسَ إِلَيْهِ؛ فَإِنَّ خَالَتَهُ مَيْمُونَةُ فَجَلَسْنَا إِلَيْهِ فَقَالَ يَزِيْدُ بْنُ الْأَصَمِّ ذُكِرَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ فِي الضَّبِّ لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ فَغَضِبَ وَقَالَ: مَا بُعِثَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا مُحِلًّا وَمُحَرِّمًا وَقَدْ أُكِلَ عِنْدَهُ.

میں نے کہا: نہیں، پھر انہوں نے یزید کو دیکھ لیا تو کہا: کیا خیال ہے ان کے پاس بیٹھیں؟ کیونکہ ان کی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا ہیں، یزید نے کہا: ابن عباس کے سامنے سمسار (ضب) کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بیان کیا گیا کہ میں نہ تو اسے کھاتا ہوں اور نہ ہی اسے حرام قرار دیتا ہوں۔ پس ابن عباس رضی اللہ عنہ غصہ ہوئے اور فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ہی اس لیے گیا تھا کہ آپ حلال اور حرام کو بیان کر دیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ (سمسار) یقیناً کھایا گیا ہے۔

تحقیق و تخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۱۹۴۸) بیہقی (الکبریٰ: ۹/۳۲۳۔۳۲۴) اور ابو عوانہ (المستخرج: ۵/۱۷۸۔۱۷۹، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٤٨٨] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمَّارٌ الدُّهْنِيُّ، وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِاللَّهِ الْجَابِرُ أَنَّهُمَا سَمِعَا سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ يَقُوْلُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ عَنْ رَجُلٍ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا ثُمَّ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَأَنَّى لَهُ الْهُدَى سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ يَقُوْلُ: يُؤْتَى بِالْمَقْتُوْلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُتَعَلِّقًا بِالْقَاتِلِ تَشْخُبُ أَوْدَاجُهُ دَمًا حَتَّى يَنْتَهِيَ بِهِ إِلَى الْعَرْشِ فَيَقُوْلُ: رَبِّ سَلْ هَذَا فِيمَ قَتَلَنِي؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاللَّهِ لَقَدْ أَنْزَلَهَا اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ ﷺ ثُمَّ مَا نَسَخَهَا مُنْذُ أَنْزَلَهَا.

سالم بن ابی الجعد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر اس شخص کے بارے میں پوچھا جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر دے، پھر توبہ کرے ایمان لائے اور نیک اعمال کرے پھر ہدایت کے راستے پر گامزن رہے؟ تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ہدایت کے راستے پر کیسے گامزن رہا؟ میں نے تمھارے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''قیامت کے دن مقتول کو لایا جائے گا اُس نے قاتل کو پکڑ رکھا ہوگا (اور) اس کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا پھر وہ عرش کے پاس آ کر کہے گا: اے میرے رب! اس سے پوچھ کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا؟''
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ نے اس (آیت یعنی سورۃ النساء: ۹۳) کو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جب سے نازل فرمایا ہے اس کے بعد کسی چیز نے اسے منسوخ نہیں کیا۔

تحقیق و تخریج» حسن

اسے نسائی (۴۰۰۴، ۴۸۷۰) ابن ماجہ (۲۶۴۱) اور احمد (المسند : ۱/ ۲۴۰، ۲۹۴) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔
لیکن صحیح البخاری (۴۵۹۰) اور صحیح مسلم (۳۰۲۳) وغیرہما میں اس کے شواہد بھی ہیں۔ [1]

أَحَادِيثُ ابْنُ عَبَّاسٍ أَيْضًا

ابن عباس رضی اللہ عنہما کی دیگر احادیث

[۴۸۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُحَيْمٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةَ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ، أَلَا إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا، وَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ، وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ.

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پردہ ہٹایا اور لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں باندھے ہوئے تھے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''مبشرات نبوت میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہا سوائے نیک خواب کے جو مسلمان دیکھتا ہے یا اسے دکھایا جاتا ہے۔ سن لو کہ مجھے رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے لہٰذا رکوع میں اپنے رب کی تعظیم بیان کرو اور سجدے میں خوب کوشش کر کے دعا مانگو کیونکہ یہ اس کے زیادہ لائق ہے کہ اسے قبول کیا جائے۔''

---

[1] سالم بن ابی الجعد رحمہ اللہ کا اس روایت میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہے۔ (دیکھئے تفسیر واحدی: ۲۴۲ وسندہ صحیح)
حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے امام علی بن المدینی رحمہ اللہ سے نقل کیا کہ ''ولقي ابن عباس'' اور سالم بن ابی الجعد نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی ہے۔ (سیر اعلام النبلاء: ۵/ ۱۱۰) نیز محدثین کرام کی ایک جماعت کا سالم بن ابی الجعد عن ابن عباس کی سند سے مروی روایات کی تصحیح کرنا بھی اسی کی تائید ہے۔ مثلاً دیکھئے صحیح ابن خزیمہ (۲۳۸۳)، صحیح ابن حبان (۶۵۲۳)، مستدرک حاکم (۳/ ۱۷۱، ووافقہ الذہبی) نیز دیکھئے التمہید (۱۰/ ۲۱۱، ۲۱۲) وغیرہ۔
تنبیہ: میں نے مشیخہ ابراہیم بن طہمان (ص ۶۸ ح ۴۵) کی تحقیق میں لکھا تھا کہ ''سالم بن ابی الجعد کا سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع ثابت نہیں، واللہ اعلم''۔ اب مزید تحقیق کی تو سالم کا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع ثابت ہوگیا۔ ہم اہل الحدیث والد محترم رحمہ اللہ کی طرح حق پرست ہیں، لہٰذا میں اپنی سابقہ بات سے اعلانیہ رجوع کرتا ہوں۔ وللہ الحمد، ۲۹/ دسمبر ۲۰۲۵ء [معاذ]

قَـالَ سُفْيَانُ أَخْبَرَنِيهِ زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ قَبْلَ أَنْ أَسْمَعَهُ فَـقُـلْـتُ لَـهُ: أُقْرِئُ سُلَيْمَانَ مِنْكَ السَّلَامَ؟ فَقَالَ: نَـعَـمْ، فَـلَـمَّـا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ أَقْرَيْتُهُ مِنْهُ السَّلَامَ وَسَأَلْتُهُ عَنْهُ.

[سفیان کہتے ہیں سلیمان بن سحیم سے یہ حدیث سننے سے پہلے مجھے زیاد بن سعد نے یہی حدیث سلیمان کی سند سے بیان کی تھی۔تو میں نے زیاد سے کہا: کیا میں سلیمان کو آپ کا سلام کہہ دوں؟ تو انھوں نے کہا: جی ہاں! تو جب میں مدینہ آیا تو سلیمان کو زیاد کا سلام کہا اور اُن سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا۔ (پھر انھوں نے مجھے یہ حدیث بیان کی)]

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۴۷۹) ابوداود (۸۷۶) ابوعوانہ (المستخرج: ۲/ ۱۷۰، من حدیث الحمیدی) اور بیہقی (الکبریٰ: ۲/ ۸۷۔۸۸ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٤٩٠] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَـمْـرُوْ بْـنُ دِيْـنَارٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ، عَـنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا.

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو اپنا ہاتھ نہ پونچھے حتیٰ کہ اسے (یعنی انگلیاں) چاٹ لے یا چٹوا لے۔“

قَـالَ سُفْيَانُ: فَقَالَ لَهُ عَمْرُوْ بْنُ قَيْسٍ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّـمَـا حَـدَّثَنَاهُ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ فَقَالَ عَمْرٌو: وَاللّٰهِ لَـقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عَطَاءٍ يُحَدِّثُهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَبْلَ أَنْ يَـقْـدَمَ عَلَيْنَا جَابِرٌ مَكَّةَ قَالَ سُفْيَانُ: فَإِنَّمَا لَقِيَ عَـمْـرٌو وَعَطَاءٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ جَابِرًا فِي سَنَةٍ جَاوَرَ فِيْهَا.

[سفیان کہتے ہیں کہ عمرو بن دینار سے عمرو بن قیس نے کہا: اے ابو محمد! یہ حدیث یقیناً ہمیں عطاء نے جابر سے بیان کی ہے۔تو عمرو بن دینار نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے اسے یقیناً عطاء سے سنا، وہ اسے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بیان کر رہے تھے۔ یہ اس سے پہلے کی بات ہے کہ جب جابر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس مکہ میں تشریف لائے تھے۔ سفیان کہتے ہیں: عمرو بن دینار اور عطاء بن ابی رباح دونوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے ان شاء اللہ اسی سال ملاقات کی تھی جب وہ مکہ میں قیام پذیر تھے۔]

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۵۴۵۶) مسلم (۲۰۳۱) اور ابوعوانہ (المستخرج: ۵/ ۳۶۳، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٤٩١] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِشَاةٍ لِمَوْلَاةٍ لِمَيْمُوْنَةَ قَدْ أُعْطِيَتْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ مَيْتَةٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا عَلَى أَهْلِ هَذِهِ لَوْ أَخَذُوْا إِهَابَهَا فَدَبَغُوْهُ وَانْتَفَعُوْا بِهِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللَّهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا .

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک مُردہ بکری کے پاس سے گزرے جو کسی نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی کو صدقہ میں دی تھی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس بکری والوں کو کیا ہوا ہے؟ کاش کہ وہ اس کی کھال اُتار کر اسے دباغت دے لیتے اور اس سے فائدہ اٹھا لیتے۔'' تو لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! یہ مردار ہوگئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے تو صرف کھانا حرام ہے۔''

وَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا ذَكَرَ فِيْهِ مَيْمُوْنَةَ وَرُبَّمَا لَمْ يَذْكُرْهُ فَنَحْنُ نَذْكُرُ كَذَا وَكَذَا .

[حمیدی کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ اس روایت میں کبھی کبھار سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کرتے اور کبھی ذکر نہیں کرتے تھے۔ اور ہم اُن سے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ذکر کے ساتھ اس اس طرح روایت کرتے ہیں۔]

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے مسلم (٣٦٣/١٠٢) اور طبرانی (الکبیر: ١١/ ١٦٧، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[٤٩٢] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَمْرٌو: وَأَعْتَمَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِالْعِشَاءِ فَخَرَجَ عُمَرُ فَقَالَ الصَّلَاةَ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ قَدْ رَقَدَ النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخَّرَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِالْعِشَاءِ فَخَرَجَ عُمَرُ فَنَادَى فَقَالَ: الصَّلَاةَ يَارَسُوْلَ اللَّهِ قَدْ رَقَدَ النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ قَالَ عَمْرٌو فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مَاءً وَهُوَ يَقُوْلُ: إِنَّهُ لَلْوَقْتُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ مَا صَلَّيْتُ إِلَّا هَذِهِ السَّاعَةَ قَالَ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عمرو بن دینار عن عطاء اور ابن جریج عن عطاء کی سند سے روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز (بہت) لیٹ کر دی تو عمر رضی اللہ عنہ نے باہر آ کر کہا: یارسول اللہ! نماز پڑھائیں، عورتیں اور بچے سو گئے ہیں، پھر رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ ''یہ ہے عشاء کا وقت، اگر مجھے مومنین پر مشقت کا ڈر نہ ہوتا تو میں یہ نماز اس وقت سے پہلے نہ ادا کرتا۔''

ابْـنُ جُرَيْجٍ فَخَرَجَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَمْسَحُ الْـمَـاءَ عَـنْ شِـقِّهِ وَهُوَ يَقُوْلُ إِنَّهُ لَلْوَقْتُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي .

ابن جریج کی روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ ایک طرف سے پانی پونچھ رہے تھے اور فرما رہے تھے: ''یہ ہے (عشاء کا) وقت، اگر مجھے اپنی اُمت کی مشقت کا ڈر نہ ہوتا۔''

وَكَـانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَأَدْرَجَهُ عَـنِ ابْـنِ عَبَّـاسٍ عَـنْ عَـمْـرٍو وَابْنِ جُرَيْجٍ مَـا لَـمْ يَذْكُرُ فِيْهِ الْخَبَرَ فَإِذَا قَالَ فِيْهِ حَدَّثَنَا أَوْ سَمِعْتُ أَوْ أَخْبَرَنَا أَخْبَرَ بِهٰذَا عَلَى هٰذَا وَهٰذَا عَلَى هٰذَا .

حمیدی کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ جب اسے سماع کی تصریح کے بغیر بیان کرتے تو عمرو بن دینار اور ابن جریج عن ابن عباس کی سند سے بیان کرتے تو خلط ملط کر دیتے تھے اور جب سماع کی صراحت کے ساتھ بیان کرتے تو دونوں شیوخ کے الفاظ الگ الگ بیان کرتے تھے۔

تحقیق وتخریج» صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۷۲۳۹) مسلم (۶۴۲) اور یعقوب الفارسی (کتاب المعرفة والتاریخ: ۲/۱۰۷ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۴۹۳] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَـمْـرٌو قَـالَ سَـمِـعْـتُ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُمِرَ أَنْ يَسْجُدَ مِنْهُ عَلَى سَبْعٍ وَنُهِيَ أَنْ يَكُفَّ شَعْرَهُ أَوْ ثِيَابَهُ .

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو حکم دیا گیا کہ آپ ﷺ اپنے سات (اعضاء) پر سجدہ کریں اور انھیں اپنے بال اور اپنے کپڑے سمیٹنے سے منع فرمایا گیا۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۸۰۹) اور مسلم (۴۹۰/۲۲۹) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۴۹۴] حَـدَّثَـنَـا الْـحُـمَيْدِيُّ: حَدَّثَـنَـا سُفْيَـانُ: وَحَـدَّثَـنَـا ابْنُ طَاوُسٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أُمِرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُسْجُدَ مِنْهُ عَلَى سَبْعٍ عَلَى يَـدَيْـهِ ، وَرُكْبَتَيْـهِ ، وَأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ ، وَجَبْهَتِهِ ، وَنُهِيَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَكُفَّ الشَّعْرُ وَالثِّيَابُ .

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا: دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، (دونوں پاؤں کی) انگلیوں کے سرے اور پیشانی۔ اور آپ ﷺ کو اگر اللہ نے چاہا تو بال اور کپڑے لپیٹنے سے منع فرمایا گیا۔

قَالَ سُفْيَانُ: وَأَرَانَا ابْنُ طَاوُسٍ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبِيْنِهِ ثُمَّ مَرَّ بِهَا حَتَّى بَلَغَ بِهَا أَنْفِهِ وَكَانَ أَبِي يَعُدُّ هَذَا وَاحِدًا.

سفیان نے کہا: ہمیں عبداللہ بن طاؤس نے پیشانی پر ہاتھ رکھ کر دکھایا پھر وہ اسے ناک تک لے گئے اور فرمایا: میرے والد اسے ایک چیز شمار کرتے تھے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۸۱۲) مسلم (۴۹۰) اور ابونعیم (المستخرج: ۲/۱۰۳، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٤٩٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنِ أَبِي الْمَخَارِقِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُمِرَ أَنْ يَسْجُدَ مِنْهُ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَأُمِرَ أَنْ لَا يَكُفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا.

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنے جسم مبارک کے سات جوڑوں پر سجدہ کریں اور انھیں حکم دیا گیا کہ بال اور کپڑا نہ سمیٹیں۔

تحقیق وتخریج» صحيح

اس روایت کی سند ابوامیہ عبدالکریم بن ابی المخارق کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے، لیکن صحیح البخاری (۸۰۹، ۸۱۰) وغیرہ میں اس کے شواہد ہیں جن کے ساتھ یہ روایت بھی صحیح ہے۔

[٤٩٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ خَالُ ابْنِ أَبِي نَجِيْحٍ قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ حَقٌّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ، اللَّهُمَّ لَكَ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب تہجد پڑھنے کے لیے اٹھتے تو فرماتے: اے میرے اللہ! حمد تیرے ہی لیے ہے، تو آسمانوں زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا نور (یعنی منور) ہے اور تیرے لیے ہی حمد ہے، تو آسمانوں زمین اور جو ان میں ہے سب کا قیم (نگہبان) ہے، تو آسمانوں زمین اور جو ان میں ہے سب کا بادشاہ ہے اور تیرے لیے ہی حمد ہے، تو حق ہے اور تیرا وعدہ برحق ہے، تیری ملاقات حق ہے اور جنت حق ہے، جہنم حق ہے اور قیامت حق ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہیں اور سارے نبی حق ہیں، اے اللہ! میں اسلام لا کر تیرا ہی فرمانبردار ہوں اور تجھ پر ایمان لایا ہوں، تجھ پر توکل کرتا ہوں اور تیری طرف ہی رجوع کرتا ہوں۔

أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ، وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَوْ قَالَ: لا إِلَهَ غَيْرُكَ شَكَّ سُفْيَانُ.

تیری مدد کے ساتھ ہی جہاد کرتا ہوں اور تجھ ہی سے فیصلہ مانگتا ہوں، پس میرا اگلا پچھلا، چھپا اور ظاہر سب کچھ معاف کر دے، تو ہی آگے لانے والا اور پیچھے ہٹانے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں یا تو ہی معبود برحق ہے۔

قَالَ سُفْيَانُ: وَزَادَ فِيهِ عَبْدُ الْكَرِيمِ: وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ وَلَمْ يَقُلْهَا سُلَيْمَانُ.

عبدالکریم کی روایت میں یہ اضافہ ہے: تبدیلی اور طاقت صرف تیرے ہی اختیار میں ہے۔[1]

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (١١٢٠) مسلم (٧٦٩) اور بیہقی (الکبریٰ: ٣/٤، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

---

[1] یادر ہے کہ اس حدیث میں یہ اضافہ ہمارے علم کے مطابق کسی بھی صحیح یا حسن روایت میں ثابت نہیں ہے۔ یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ صحیح البخاری میں یہ اصل روایت کا حصہ نہیں ہیں بلکہ روایت کے آخر میں امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے بطور فائدہ نقل کیا ہے۔ اور نہ ہی عبدالکریم بن ابی مخارق تعلیقات بخاری کا راوی ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے فرمایا: ''ووهم من زعم أنه معلق . . . ولم يقصد البخاری التخريج له، فلأجل ذلك لا يعدونه فی رجاله، وإنما وقعت عنه زيادة فی الخبر غير مقصودة لذاتها''۔ (فتح الباری: ٣/٥ ح ١١٢٠)

فائدہ: صرف یہ ایک روایت ہی صحیحین کے علاوہ سفیان بن عیینہ کے عنعنہ کے رد کے لیے کافی ہے۔ یہ روایت سفیان بن عیینہ نے سلیمان الاحول سے نہیں سنی ہے جیسا کہ خود انھوں نے مسند الحمیدی اور صحیح البخاری وغیرہ میں صراحت کر دی ہے۔ ہمارے علم کے مطابق سفیان بن عیینہ نے جہاں پر بھی یہ روایت سماع کی تصریح کے ساتھ بیان کی، تو اسے سلیمان الاحول سے ان الفاظ کے ساتھ بیان نہیں کیا ہے۔ جبکہ سنن النسائی (١٦٢٠) میں عنعن کے ساتھ سلیمان الاحول کی سند سے یہ الفاظ بیان کیے ہیں۔ اور خود انھوں نے مسند حمیدی وغیرہ میں صراحت کی ہے کہ ''لم يقلها سليمان'' سلیمان الاحول نے سرے سے یہ الفاظ بیان ہی نہیں کیے۔ سفیان بن عیینہ کا عنعنہ تسلیم کرنے والوں کے ہاں بادی النظر میں سنن النسائی والی روایت کے الفاظ ثابت ہیں حالانکہ اس کی نفی خود سفیان بن عیینہ دوسری کتب میں کر رہے ہیں۔ یہ تدلیس کی بدترین مثال ہے۔ صرف ظاہری سند کو دیکھ کر حکم لگانے سے گریز کرنا چاہیے۔ [تنویر الحق]

[٤٩٧] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ: حَدَّثَنَا كُرَيْبٌ أَبُو رِشْدِينَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّهِ ﷺ مِنْ بَيْتِ جُوَيْرِيَةَ حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَكَانَ اسْمُهَا بَرَّةُ فَسَمَّاهَا جُوَيْرِيَةَ كَرِهَ أَنْ يُقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَخَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهَا بَعْدَمَا تَعَالَى النَّهَارُ وَهِيَ جَالِسَةٌ فِي مُصَلَّاهَا فَقَالَ لَهَا: لَمْ تَزَالِيْ فِيْ مَجْلِسِكِ هَذَا قَالَتْ: نَعَمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَّ بِجَمِيْعِ مَا قُلْتِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَى نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ .

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد ام المومنین سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے باہر تشریف لائے، ان کا نام برہ (یعنی نیکوکار) تھا اور آپ ﷺ کو یہ بات اچھی نہیں لگی کہ یہ کہا جائے کہ آپ ﷺ برہ (یعنی نیکیوں) سے باہر نکل آئے ہیں، اس لیے آپ ﷺ نے برہ نام بدل کر جویریہ کر دیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صبح کی نماز پڑھنے کے بعد آپ ﷺ ان کے پاس سے باہر تشریف لائے پھر دن بلند ہونے کے بعد ان کے پاس واپس چلے گئے اور وہ اپنے مصلیٰ پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”کیا تم اس وقت سے لے کر ابھی تک یہیں بیٹھی ہو؟“ انھوں نے کہا: جی ہاں! تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تیرے بعد چار کلمات تین دفعہ پڑھے ہیں، اگر ان کا وزن تمہارے تمام اذکار سے کیا جائے تو وہ کلمات اُن سے بھاری ہیں: سُبْحَانَ اللّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَى نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ پاک ہے اللہ اپنی حمد کے ساتھ، جتنی اس کی مخلوق کی تعداد ہے اور اس کی اپنی رضا مندی ہے، اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات لکھنے کی سیاہی کے برابر۔

تحقیق و تخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۲۱۴۰، ۲۷۲۶) نے بھی روایت کیا ہے۔

فِي الْحَجِّ

ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حج کے بارے میں مروی احادیث

[٤٩٨] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو: سَمِعْتُ عَطَاءً يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّمَا سَعَى رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهُ.

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیت اللہ (کے طواف) اور صفا ومروہ کے درمیان اس لیے دوڑے تھے تاکہ مشرکین کو اپنی قوت وطاقت دکھائیں۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (١٦٤٩، عن الحمیدی مختصرا) اور مسلم (١٢٦٦) وغیر ہمانے بھی روایت کیا ہے۔

[٤٩٩] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَيْسَ الْمُحَصَّبُ بِشَيْءٍ وَإِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ.

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (حج اور عمرہ کے سفر میں) مقام محصّب (پر پڑاؤ کرنا) کوئی (ضروری) چیز نہیں، یہ تو ایک منزل ہے جہاں رسول اللہ ﷺ اُترے تھے۔

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حِينَ حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَحَدَّثَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ فِي الْمُحَصَّبِ وَحَدَّثَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ وَهَذِهِ الْأَحَادِيثُ حَدَّثَنَا بِهَا هَؤُلَاءِ وَلَا يُوجَدُ فِيهَا مِثْلُهَا.

[حمیدی کہتے ہیں: سفیان نے جب یہ اور ہشام بن عروہ کی روایت بیان کی تو اس میں "محصب" کا ذکر کیا، اور ہمیں صالح بن کیسان نے یہ احادیث ان سے ایسے ہی بیان کی ہیں، ان میں "مثلھا" کے الفاظ نہیں ہیں۔]

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (١٧٦٦) مسلم (١٣١٢) اور طبرانی (الکبیر: ١١/ ١٦٧، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔ محصب مقام منیٰ میں کنکریاں مارنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ (دیکھئے القاموس الوحید: ص ٣٤٥)

[٥٠٠] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: أَنْبَأَنَا بِهَذَا الْحَدِيْثِ عَمْرٌو مَرَّتَيْنِ مَرَّةً قَالَ فِيهِ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حالتِ احرام میں سینگی لگوائی۔

وَمَرَّةً سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ

[سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ یہ روایت ہمیں عمرو بن دینار نے دو مرتبہ بیان کی تھی۔ ایک مرتبہ انھوں نے کہا کہ یہ

مُحْرِمٌ وَلا أَدْرِي أَسَمِعَهُ عَمْرٌو مِنْهُمَا أَوْ كَانَتْ إِحْدَى الْمَرَّتَيْنِ وَهْمٌ.

سنی اور ایک مرتبہ کہا کہ یہ روایت میں نے طاؤس بن کیسان عن ابن عباس کی سند سے سنی۔ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ عمرو بن دینار نے اسے دونوں سے سنا ہے یا دو مرتبہ بیان کرتے ہوئے ایک مرتبہ انھیں وہم ہوا ہے۔]

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۱۸۳۵) مسلم (۱۲۰۲) اور یعقوب الفارسی (کتاب المعرفہ والتاریخ: ۲/۷۴۵ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔ [یہ تردد بین الثقتین ہے، جو یہاں مضر نہیں ہے۔/تنویر الحق]

[**۵۰۱**] أَخْبَرَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں تھے۔

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے ابوداود (۲۳۷۴) ترمذی (۷۷۷ وقال: حدیث حسن صحیح) اور ابن ماجہ (۱۶۸۲، ۳۰۸۱) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے اور اس کی سند یزید بن ابی زیاد کی وجہ سے ضعیف ہے، لیکن اس حدیث کے صحیح شواہد ہیں جن کے ساتھ یہ بھی صحیح ہے۔ مثلاً دیکھئے حدیث سابق: ۵۰۰

[**۵۰۲**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ: سَمِعْتُ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ فِي كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ.

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ (حج کرنے کے بعد) ہر طرف سے واپس چلے جاتے تھے، پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی شخص بیت اللہ کا طواف وداع (آخری طواف) کیے بغیر ہرگز واپس نہ جائے۔“

قَالَ سُفْيَانُ: لَمْ أَسْمَعْ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَحْسَنَ مِنْ هَذَا الَّذِي حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ.

[سفیان بن عیینہ نے کہا: میں نے سلیمان الاحول کی اس حدیث سے بہتر کوئی روایت (اُن سے) نہیں سنی۔]

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے مسلم (۱۳۲۷) ابوداود (۲۰۰۲) ابن ماجہ (۳۰۷۰) اور ابونعیم الاصبہانی (المستخرج: ۳/۴۰۱ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٥٠٣] قَالَ سُفْيَانُ: وَأَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَكُوْنَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ.

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں) لوگوں کو حکم دیا گیا کہ مکہ میں اُن کا آخری کام بیت اللہ کا طواف کرنا ہو، سوائے اس کے کہ حائضہ عورت سے تخفیف کردی گئی ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (١٧٥٥) مسلم (١٣٢٨) اور ابونعیم (المستخرج: ٣/٤٠٢ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٥٠٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو: أَخْبَرَنِي أَبُو الشَّعْثَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: نَكَحَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (میمونہ سے) نکاح کیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم محرم (یعنی حالت احرام میں) تھے۔

فَقَالَ أَبُو الشَّعْثَاءِ: مَنْ تُرَاهَا يَا عَمْرُو! فَقُلْتُ: يَزْعُمُوْنَ أَنَّهَا مَيْمُوْنَةُ فَقَالَ أَبُو الشَّعْثَاءِ هِيَهِ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَكَحَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

[ابوشعثاء نے عمرو بن دینا سے کہا: اے عمرو! آپ کا کیا خیال ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کس بیوی سے نکاح کیا تھا؟ عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے کہا: لوگوں کا خیال ہے کہ وہ سیدہ میمونہ تھیں۔ تو ابوالشعثاء نے کہا کہ جی ہاں! یہ وہی تھیں کیونکہ مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے حالت احرام میں نکاح کیا تھا۔]

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (٥١١٤) مسلم (١٤١٠) اور حاکم (المستدرک: ٤/٣٢ من حدیث الحمیدی مطولاً) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

تنبیہ: چونکہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حالت احرام میں نہیں بلکہ حالت حلال میں ہوا تھا جیسا کہ خود میمونہ رضی اللہ عنہا، نیز ابورافع اور یزید بن الاصم سے ثابت ہے لہٰذا یہاں محرم سے مراد داخلِ حرم یعنی مکہ مکرمہ میں ہے۔ واللہ اعلم

[٥٠٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ أَخُو مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ كُرَيْبًا يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: قَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا كَانَ بِالرَّوْحَاءِ لَقِيَ رَكْبًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَرَدُّوا عَلَيْهِ فَقَالَ: مَنِ الْقَوْمُ؟ قَالُوا الْمُسْلِمُونَ فَمَنِ الْقَوْمُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنَا رَسُولُ اللَّهِ فَفَزِعَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ فَرَفَعَتْ إِلَيْهِ صَبِيًّا لَهَا مِنْ مِحَفَّةٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِهَذَا حَجٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: نَعَمْ، وَلَكِ أَجْرٌ.

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (کسی سفر سے) واپس تشریف لا رہے تھے پھر جب مقام روحاء پر پہنچے تو آپ ﷺ کی ملاقات کچھ سواروں سے ہوئی۔ آپ ﷺ نے انہیں سلام کیا تو انھوں نے جواب دیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''آپ کون لوگ ہیں؟'' انھوں نے کہا: مسلمان ہیں۔ (پھر انھوں نے عرض کیا کہ) آپ کون ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اللہ کا رسول ہوں۔'' تب آپ ﷺ کے پاس ایک سہمی ہوئی عورت آئی اور اس نے پالکی سے اپنا چھوٹا بچہ آپ ﷺ کی طرف بلند کر کے کہا: یارسول اللہ! کیا اس کا بھی حج ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں اور تیرے لیے اجر ہے۔''

قَالَ سُفْيَانُ وَكَانَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ حَدَّثَنَاهُ أَوَّلًا مُرْسَلًا فَقِيلَ لِي إِنَّمَا سَمِعَهُ مِنْ إِبْرَاهِيمَ فَأَتَيْتُ إِبْرَاهِيمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْهُ فَحَدَّثَنِي بِهِ وَقَالَ حَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ فَحَجَّ بِأَهْلِهِ كُلِّهِمْ.

[سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ پہلے پہل محمد بن المنکدر رحمہ اللہ نے ہمیں یہ حدیث مرسل بیان کی تھی۔ مجھ سے کہا گیا کہ ابن المنکدر رحمہ اللہ نے یہ روایت ابراہیم بن عقبہ سے سنی ہے۔ تو میں ابراہیم بن عقبہ کے پاس گیا اور ان سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے مجھے یہ حدیث بیان کی اور کہا کہ میں نے جب یہ روایت محمد بن المنکدر رحمہ اللہ کے سامنے بیان کی تو محمد بن المنکدر رحمہ اللہ نے (اس حدیث کی وجہ سے) اپنے تمام گھر والوں کے ساتھ حج کیا۔]

تحقیق و تخریج » **سنده صحيح**

اسے مسلم (١٣٣٦) اور ابن عبدالبر (التمہید: ١/١٠٠-١٠١ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٥٠٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ قَالَ قِيلَ لِابْنِ الْمُنْكَدِرِ: أَتَحُجُّ وَعَلَيْكَ دَيْنٌ؟ فَقَالَ: الْحَجُّ أَقْضَى لِلدَّيْنِ.

محمد بن منکدر رحمہ اللہ سے کہا گیا کیا آپ اس حالت میں بھی حج کریں گے کہ آپ مقروض ہیں؟ انھوں نے فرمایا: حج تو سب سے زیادہ جلدی ادائیگی قرض کا سبب ہے۔

تحقیق و تخریج » **سنده صحيح**

اسے ابن عبدالبر (التمہید :۱/۱۰۱) نے بھی حمیدی سے روایت کیا ہے۔

[۵۰۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ وَأَخْبَرَنِي الْمُنْكَدِرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قِيلَ لَهُ أَتَحُجُّ بِالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ أَعْرِضُهُمْ عَلَى اللَّهِ.

منکدر بن محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ میرے والد محترم محمد بن منکدر رحمہ اللہ سے کہا گیا: کیا آپ بچوں کے ہمراہ حج کریں گے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں انہیں اللہ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

تحقیق وتخریج» سندہ ضعیف

اسے ابن عبدالبر (التمہید :۱/۱۰۱) نے حمیدی کی سند سے روایت کیا ہے۔منکدر بن محمد بن المنکد رضعیف راوی ہے۔ حافظ ابن حجر نے فرمایا: ''لین الحدیث'' وہ حدیث میں کمزور ہے۔(تقریب التہذیب:۶۹۱۶)

[۵۰۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمٍ سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَدَاةَ النَّحْرِ وَالْفَضْلُ رِدْفُهُ فَقَالَتْ: إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَمْسِكَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ تَرَى أَنْ نَحُجَّ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ.

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خثعم (قبیلہ) کی ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے قربانی والی صبح پوچھا اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے (سواری پر) بیٹھے ہوئے تھے۔اُس عورت نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر فرض کردہ فریضہ حج میرے والد محترم کے سر پر ہے اور وہ بہت بوڑھے ہیں یہاں تک کہ وہ سواری پر بیٹھ بھی نہیں سکتے، تو کیا خیال ہے ہم ان کی طرف سے حج کرلیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں!''

قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَاهُ أَوَّلًا عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَزَادَ فِيهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَ يَنْفَعُهُ ذَلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ كَمَا لَوْ كَانَ عَلَى أَحَدِكُمْ دَيْنٌ فَقَضَاهُ فَلَمَّا جَاءَ نَا الزُّهْرِيُّ تَفَقَّدْتُهُ فَلَمْ يَقُلْهُ.

[سفیان نے کہا: جب عمرو بن دینار نے پہلے پہل ہمیں یہ روایت زہری عن سلیمان بن یسار عن ابن عباس کی سند سے بیان کی تو اس میں یہ اضافہ بھی بیان کیا کہ میں نے کہا: یارسول اللہ! کیا اسے اس کا فائدہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! جس طرح کہ تم میں سے کسی پر قرض ہوتا ہے تو کوئی شخص اسے ادا کر دیتا ہے۔سفیان کہتے ہیں: پھر جب زہری ہمارے ہاں آئے تو میں نے اُن کے پاس اس کی جانچ پڑتال کی تو انھوں نے یہ بات نہیں کہی۔]

تحقیق وتخریج» صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۱۵۱۳) مسلم (۱۳۳۴) اور بیہقی (الکبریٰ: ۴/ ۳۲۷ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۵۰۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو: أَخْبَرَنِي طَاوُسٌ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: أَمَّا الَّذِي نَهَى عَنْهُ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ فَهُوَ الطَّعَامُ أَنْ يُبَاعَ حَتَّى يُسْتَوْفَى.

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جس سے منع فرمایا تھا وہ ایسا کھانا (غلہ) ہے جو پورا (تول) لینے سے پہلے بیچ دیا جائے۔

وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ حَتَّى يُكَالَ.

سفیان بن عیینہ کبھی کبھار اس روایت میں یہ الفاظ بیان کرتے: یہاں تک کہ اُسے ماپا تولا جائے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِرَأْيِهِ وَلَا أَحْسَبُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا مِثْلَهُ.

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنی رائے سے فرمایا: اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہر چیز کا یہی معاملہ ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۲۱۳۵) مسلم (۱۵۲۵) اور ابن عبدالبر (التمہید: ۱۲/ ۳۳۱ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۵۱۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ: قُلْتُ لِطَاوُسٍ، يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمَنِ لَوْ تَرَكْتَ الْمُخَابَرَةَ فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْهَا فَقَالَ: أَيْ عَمْرُوْ أَخْبَرَنِي أَعْلَمُهُمْ بِذَلِكَ - يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ- أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَنْهَ عَنْهَا وَلَكِنْ قَالَ لَأَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ أَرْضَهُ خَيْرٌ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا خَرْجًا مَعْلُوْمًا.

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے طاؤس سے کہا: کاش کہ آپ زمین کی بٹائی چھوڑ دیں۔ کیونکہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے یقیناً اس سے منع فرمایا تھا۔ انہوں نے فرمایا: مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ جاننے والے عالم عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی ہے کہ نبی ﷺ نے اس سے منع نہیں کیا تھا، لیکن آپ ﷺ نے یہ فرمایا تھا: ''اگر کوئی شخص اپنے بھائی کو اپنی زمین ویسے ہی دے دے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ اس پر کوئی خاص مال یا معلوم شدہ رقم وصول کرے۔''

وَإِنَّ مُعَاذًا حِيْنَ قَدِمَ الْيَمَنَ أَقَرَّهُمْ عَلَيْهَا ، وَإِنِّي أَيْ عَمْرٌو أُعِيْنُهُمْ وَأُعْطِيهِمْ فَإِنْ رَبِحُوْا فَلِي وَلَهُمْ وَإِنْ نَقِصُوْا فَعَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ وَإِنَّ الْحَقْلَةَ فِي الْأَنْصَارِ فَسَلْ عَنْهَا فَسَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ رِفَاعَةَ فَقَالَ هِيَ الْمُخَابَرَةُ .

یقیناً معاذ رضی اللہ عنہ جب یمن گئے [1] تو انہوں نے اس (بٹائی) پر لوگوں کو برقرار رکھا۔ اور میں یعنی عمرو (بن دینار) ان کے ساتھ تعاون کرتا ہوں اور انہیں (اخراجات) بھی دیتا ہوں پھر اگر نفع ہوتا ہے تو میں اور وہ شریک ہیں اور اگر نقصان ہوتا ہے تو میں اور وہ شریک ہیں۔ کھیتی باڑی انصاریوں میں ہوتی تھی لہٰذا ان سے پوچھ لیں، پھر میں نے علی بن رفاعہ سے پوچھا تو انہوں نے کہا: یہ المخابرہ (یعنی آدھے آدھے پر کھیتی باڑی) ہوتی تھی۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۲۳۳۰) مسلم (۱۵۵۰) اور بیہقی (الکبریٰ: ۶/۱۳۴، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۵۱۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ الدَّارِيِّ ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ فِي التَّمْرِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ سَلَّفَ فَلْيُسْلِفْ فِي تَمْرٍ مَعْلُوْمٍ ، وَوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ ، وَكَيْلٍ مَعْلُوْمٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُوْمٍ .

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے اور لوگ دو سال تین سال کے لیے کھجوروں میں بیع سلف [2] کرتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص بیع سلف کرنا چاہے تو معلوم شدہ کھجوریں مقرر شدہ وزن اور تول کے ساتھ ایک مقرر وقت کے لیے سودا کرے۔''

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۲۲۴۰) اور مسلم (۱۶۰۴) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

ابن ابی نجیح کے سماع کی تصریح صحیح مسلم میں موجود ہے۔ والحمدللہ

---

[1] اگر یہ الفاظ طاؤس بن کیسان کے ہیں اور معلوم یہی ہوتا ہے تو پھر یہ روایت منقطع ہے۔ (دیکھئے المراسیل لابن ابی حاتم: ۳۵۴، ۳۵۷ وسندہما صحیح) اگر یہ الفاظ عمرو بن دینار کے ہیں تب بھی شدید انقطاع ہے۔ کیونکہ عمرو بن دینار ۴۶ھ یا ۵۶ھ میں پیدا ہوئے جبکہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ۱۸ھ میں طاعون عمواس میں شہید ہوگئے تھے۔ اگر یہ الفاظ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے ہوں جو کہ بظاہر معلوم نہیں ہوتے ہیں، تب یہ حصہ ثابت ہے۔ واللہ اعلم [معاذ]

[2] بیع سلم یا بیع سلف یہ ہوتی ہے کہ ایک آدمی کسی دوسرے آدمی کو نقد پیسے دیتا ہے اور اسے کہتا ہے کہ تم ان پیسوں کے بدلہ میں مجھے اتنا غلہ یا فلاں قسم کے چاول یا دالیں وغیرہ اتنے عرصہ کے لیے اتنے وزن میں دو گے۔ (دیکھئے صحیح البخاری، ترجمہ مولانا داود راز رحمہ اللہ: ۳/۳۹۰) [تنویر الحق]

[٥١٢] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ، وَفِطْرٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا الطُّفَيْلِ يَقُوْلُ: كُنْتُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ رَمَلَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَإِنَّهَا سُنَّةٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: صَدَقُوْا وَكَذَبُوْا. زَادَ فِطْرٌ: صَدَقُوْا قَدْ رَمَلَ وَكَذَبُوْا لَيْسَتْ بِسُنَّةٍ.

سیدنا ابوطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کی قوم کے لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کے طواف اور صفا و مروہ کی سعی کے درمیان دوڑے تھے اور یہ سنت ہے۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا اور انہوں نے غلط کہا، انہوں نے سچ کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے رمل فرمایا تھا (یعنی دوڑے تھے) اور غلط کہا، یہ سنت نہیں ہے۔

تحقیق و تخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۱۲۶۴) اور طبرانی (الکبیر: ۱۰/ ۳۲۶، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[٥١٣] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: أَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ بِعَرَفَةَ فَوَجَدْتُهُ يَأْكُلُ رُمَّانًا، فَقَالَ: ادْنُ فَكُلْ لَعَلَّكَ صَائِمٌ؛ إِنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَصُمْ هَذَا الْيَوْمَ.

سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس عرفہ والے دن آیا تو وہ انار کھا رہے تھے، انہوں نے فرمایا: آئیں، قریب ہو جائیں اور کھائیں۔ شاید آپ کا روزہ ہے؟ بے شک رسول اللہ ﷺ نے آج کے دن روزہ نہیں رکھا تھا۔

تحقیق و تخریج» صحيح

اسے نسائی (الکبریٰ: ۲۸۱۴۔۲۸۱۵) اور احمد (المسند: ۱/ ۲۱۷، ۲۷۸، ۳۴۹، ۳۵۹) نے بھی روایت کیا ہے اور اس کی سند میں ایک علت قادحہ ① ہے جس کی وجہ سے یہ ضعیف ہے، لیکن السنن الکبریٰ للنسائی (۲۸۱۷۔۲۸۱۸، ۲۸۲۰) صحیح ابن حبان (الاحسان: ۳۵۹۶) اور مسند احمد (۶/ ۳۳۸) میں اس کا صحیح شاہد موجود ہے لہٰذا یہ حدیث بھی صحیح ہے۔

[① علت قادحہ سے مراد امام ایوب سختیانی اور امام سعید بن جبیر کے درمیان رجل مبہم کا واسطہ ہے۔ دیکھئے مسند احمد (۱/ ۲۷۸ ح ۲۵۱۶)/ تنویر الحق]

[٥١٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حُنَيْنٍ مَوْلَى آلِ الْعَبَّاسِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ يَتَعَجَّبُ مِمَّنْ يَتَقَدَّمُ الشَّهْرَ بِالصِّيَامِ وَيَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَصُوْمُوْا وَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَأَفْطِرُوْا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِيْنَ.

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اس شخص پر تعجب کرتے تھے جو رمضان آنے سے پہلے روزے رکھنا شروع کر دیتا تھا اور کہتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھو تو روزہ افطار کرو (یعنی عید کرو) اور اگر بادل چھا جائیں تو تیس کی گنتی پوری کر لو۔

تحقیق وتخریج » سندہ حسن

اسے نسائی (المجتبیٰ: ۲۱۲۷) ابن الجارود (المنتقی: ۳۷۵) اور احمد (المسند: ۱/۲۲۱) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

یہ سند حسن لذاتہ ہے، نیز اس کے صحیح مرفوع شواہد بھی ہیں۔[1]

[۵۱۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: سَمِعْتُ عُبَيْدَاللَّهِ بْنَ عَبْدِاللَّهِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ عَامَ الْفَتْحِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى إِذَا بَلَغَ الْكَدِيْدَ أَفْطَرَ قَالَ: وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْآخِرِ مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ قَالَ سُفْيَانُ لَا أَدْرِيْ قَالَهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَوْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فتح مکہ والے سال رمضان میں مدینے سے روانہ ہوئے تو آپ ﷺ نے روزہ رکھا، پھر جب مقام کدید ([مکہ سے ۴۲ میل کے فاصلہ پر ایک جگہ]) پر پہنچے تو روزہ افطار کرلیا۔ فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے آخری فعل کو ہی لیا جاتا ہے۔ سفیان بن عیینہ نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں کہ اس کلام کو زہری نے عبید اللہ سے نقل کیا ہے یا ابن عباس سے۔

تحقیق وتخریج » سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۱۹۴۴) مسلم (۱۱۱۳) اور ابونعیم (المستخرج: ۳/۱۹۲، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۵۱۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ: أَخْبَرَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ وَالْيَهُوْدُ تَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ: مَا هَذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ تَصُوْمُوْنَهُ؟ قَالُوا: هَذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ أَنْجَى اللَّهُ فِيْهِ مُوْسَى وَأَغْرَقَ آلَ فِرْعَوْنَ فِيْهِ فَصَامَهُ مُوْسَى شُكْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: فَنَحْنُ أَحَقُّ بِمُوْسَى مِنْكُمْ فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ .

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے اور یہودی عاشوراء کے دن کا روزہ رکھتے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس دن کا روزہ کیوں رکھتے ہو؟'' انھوں نے کہا: یہ بڑا عظیم الشان دن ہے، اس دن اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو نجات دی اور آلِ فرعون کو غرق کیا، موسیٰ علیہ السلام نے شکرانے کے طور پر اس دن کا روزہ رکھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پس تم سے زیادہ ہم موسیٰ علیہ السلام کے قریب ہیں۔'' پھر آپ ﷺ نے روزہ رکھا اور یہ روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ (جب تک کہ رمضان فرض نہیں ہوا تھا)

---

[1] روایت مذکورہ کا راوی محمد بن حنین صدوق ہے، اس کی توثیق ابن الجارود (۳۷۵) اور ضیاء المقدسی (المختارۃ: ۱۳/ ۵۸) نے بذریعہ تصحیح حدیث کی ہے، نیز اسے حاکم اور ابن الاثیر نے ''التابعون الثقات'' میں ذکر کیا ہے۔ (المدخل الی کتاب الاکلیل: ص ۳۸، جامع الاصول: ۱/۱۶۵)
اس حدیث کے شواہد صحیح البخاری (۱۹۰۰) صحیح مسلم (۱۰۸۰) سنن النسائی (۲۱۲۶، ۲۱۲۸ وسندہما صحیح) وغیرہ میں موجود ہیں۔ [تنویر الحق]

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۲۰۰۴) مسلم (۱۱۳۰) اور ابونعیم الاصبہانی (المستخرج: ۳/۲۱۱، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۵۱۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا. فَإِنْ قُدِّرَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ شَيْئًا.

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کاش کہ تم میں سے جب کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے تو یوں کہے: ”بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا“ بسم اللہ، اے اللہ! ہمیں شیطان کے شر سے محفوظ رکھ اور ہماری اولاد کو بھی شیطان کے شر سے محفوظ رکھنا۔ پھر جب ان کی اولاد ہوئی تو شیطان اسے ذرا بھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

تحقیق وتخریج» صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۱۴۱) اور مسلم (۱۴۳۴) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۵۱۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا فَصَمْتُهَا إِقْرَارُهَا.

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ثیبہ (شوہر دیدہ) عورت اپنے ولی سے اپنے بارے میں زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری سے اُس کے معاملہ میں پوچھا جائے گا پھر اس کی خاموشی ہی اس کی رضامندی ہے۔“

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۱۴۲۱/ ۳۴۷۷) اور طبرانی (الکبیر: ۱۰/ ۳۷۳، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۵۱۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ رَجُلًا حِينَ لَاعَنَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فِيهِ عِنْدَ الْخَامِسَةِ.

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جب دو میاں بیوی کے درمیان لعان کرایا تو ایک آدمی کو حکم دیا کہ پانچویں بار وہ ان کے منہ پر ہاتھ رکھے۔

وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ فِيْهِ فَإِنَّهَا مُوْجِبَةٌ .

سفیان کبھی یہ الفاظ بھی بیان کرتے تھے: کیونکہ اب یہ ([تفریق، لعنت اور غضب کو]) واجب قرار دینے والی ہے۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے ابوداود (۲۲۵۵) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

[**۵۲۰**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الزِّنَادِ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ: ذُكِرَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُاللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ: أَهِيَ الَّتِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُهَا؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا! تِلْكَ امْرَأَةٌ أَعْلَنَتْ .

قاسم بن محمد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے لعان شدہ جوڑے کا ذکر کیا گیا تو عبداللہ بن شداد نے ان سے کہا: کیا یہ وہی عورت ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''اگر میں کسی کو بغیر دلیل کے رجم کرتا تو اس عورت کو رجم کرتا۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نہیں! (جس کے بارے میں نبی ﷺ نے مذکورہ بالا ارشاد فرمایا تھا) وہ عورت سر عام فحاشی کی مرتکب تھی۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۶۸۵۵) مسلم (۱۴۹۷) اور طبرانی (الکبیر: ۱۰/ ۳۵۸، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[**۵۲۱**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: خَيْرُ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضُ لِيَلْبَسْهَا أَحْيَاؤُكُمْ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ، وَخَيْرُ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدُ إِنَّهُ يَجْلُوْ الْبَصَرَ، وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ .

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے ملبوسات میں سے بہترین لباس سفید ہے، تمہارے زندہ لوگوں کو چاہیے کہ اسے پہنیں اور تم اپنے فوت شدگان کو اس میں کفن دو۔ اور تمہارے سرموں میں سے بہترین سرمہ اثمد ہے جس سے نظر تیز ہوتی ہے اور پلکیں پھوٹتی ہیں۔''

تحقیق وتخریج» سندہ حسن

اسے ابوداود (۳۸۷۸، ۴۰۶۱) ترمذی (۹۹۴، وقال: ''حسن صحیح''، شمائل ترمذی بتحقیقی: ۵۳) ابن ماجہ (۴۰۶۱) نسائی (۵۱۱۶) اور ابن حبان (الاحسان: ۵۳۹۹) وغیرہم نے روایت کیا ہے۔

تنبیہ: عبداللہ بن عثمان بن خثیم کو امام نسائی نے "لین الحدیث" کہا جبکہ وہ جمہور کے نزدیک موثق ہونے کی وجہ سے صدوق حسن الحدیث راوی ہیں۔

[٥٢٢] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَوْ غَضَّ النَّاسُ فِي الْوَصِيَّةِ إِلَى الرُّبْعِ لَكَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ؛ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ: الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ.

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کاش! لوگ وصیت کرنے میں ایک چوتھائی حصے پر اکتفاء کریں تو یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک تہائی حصہ (کے بارے میں وصیت کی اجازت ہے) اور ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔"

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (٢٧٤٣) مسلم (١٦٢٩) اور طبرانی (الکبیر: ١٠/٣٦١، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٥٢٣] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: اقْضِهِ عَنْهَا.

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے نذر کے بارے میں پوچھا جو ان کی والدہ نے مانی تھی اور اسے پورا کرنے سے پہلے ہی فوت ہوگئی تھیں تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: "تو اسے اُن کی طرف سے پورا کردے۔"

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (٦٦٩٨) اور مسلم (١٦٣٨) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[٥٢٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنْ عَوْسَجَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مَاتَ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا إِلَّا عَبْدًا هُوَ أَعْتَقَهُ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ ﷺ مِيرَاثَهُ.

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک آدمی فوت ہوگیا جس کے وارثوں میں سے کوئی بھی موجود نہیں تھا سوائے اس کے ایک ایسے غلام کے جسے اس نے خود ہی آزاد کردیا تھا، پس نبی ﷺ نے اس کی وراثت اس غلام کو دے دی۔

تحقیق وتخریج» سنده حسن

اسے ابوداود (٢٩٠٥) ترمذی (٢١٠٦ وقال: ھذا حدیث حسن) ابن ماجہ (٢٧٤١) اور نسائی (الکبریٰ: ٦٤٠٩۔٦٤١٠)

نے بھی روایت کیا ہے۔ عوسجہ ① جمہور کے نزدیک موثق ہونے کی وجہ سے صدوق حسن الحدیث راوی ہیں۔

[٥٢٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قُبِضَ عَنْ تِسْعٍ وَكَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ.

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو اس وقت آپ ﷺ کی نو بیویاں تھیں اور آٹھ کے لیے آپ ﷺ نے باریاں مقرر کر رکھی تھیں۔

تحقیق وتخریج» صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (٥٠٦٧ مطولاً وصرح ابن جریج بالسماع عنده) اور مسلم (١٤٦٥) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔
سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دی تھی۔

[٥٢٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعْتُ عَبْدَالْكَرِيْمِ الْجَزَرِيَّ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُنْفَخَ فِي الْإِنَاءِ أَوْ يُتَنَفَّسَ فِيْهِ.

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (کھاتے پیتے وقت ②) برتن میں پھونکیں مارنے یا سانس لینے سے منع فرمایا ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحیح

اسے ابوداود (٣٧٢٨) ترمذی (١٨٨٨، وقال: هذا حديث حسن صحيح) اور ابن ماجہ (٣٤٢٩) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٥٢٧] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَحْوَلُ وَكَانَ ثِقَةً قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: يَوْمُ الْخَمِيْسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ؟ ثُمَّ بَكَى حَتَّى بَلَّ دَمْعُهُ الْحَصَى فَقِيْلَ لَهُ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ! وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ؟ قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ وَجَعُهُ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فَقَالَ:

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جمعرات کا دن اور کیا ہی جمعرات کا دن (باعث غم وحزن) تھا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ روتے حتی کہ آپ رضی اللہ عنہ کے آنسو کنکریاں تر کر دیتے۔ پھر ان سے کہا گیا: اے ابو عباس! جمعرات کا دن کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جمعرات کے دن رسول اللہ ﷺ کی بیماری تیز ہوگئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: (کاغذ) لے آؤ، میں تمہارے لیے ایک تحریر لکھوا دیتا ہوں پھر اس کے بعد تم کبھی گمراہ نہیں ہو

① اس روایت کی تصحیح وتحسین ترمذی (٢١٠٦) حاکم والذہبی (المستدرک: ٨٠١٣) اور ضیاء المقدسی (المختارۃ: ١٣/٣٣) نے کی ہے۔ اس روایت پر بعض ائمہ (مثلاً بخاری، احمد بن حنبل، ابوحاتم الرازی، نسائی، دارقطنی، عقیلی وغیرہ) نے عدم اطمینان کا اظہار کیا ہے اور یہی راجح ہے۔ واللہ اعلم [تنویر الحق]
② دیکھیے مستدرک حاکم (٧٢٠٧) مسند ابی یعلی (١٢/٢٩ ح ٦٦٧٧) وسندہ حسن [تنویر الحق]

ائْتُوْنِيْ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ أَبَدًا فَتَنَازَعُوْا وَلَا يَنْبَغِيْ عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ، فَقَالَ مَا شَأْنُهُ؟ أَهَجَرَ؟ اسْتَفْهِمُوْهُ فَرَدُّوْا عَلَيْهِ فَقَالَ: دَعُوْنِيْ فَالَّذِيْ أَنَا فِيْهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُوْنِيْ إِلَيْهِ قَالَ: فَأَوْصَاهُمْ بِثَلَاثٍ فَقَالَ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، وَأَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيْزُهُمْ.

گے۔ پھر وہاں اختلاف ہو گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اختلاف کرنا مناسب نہیں تھا۔ پھر (ایک شخص نے) کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم (ہم سے ہمیشہ کے لیے) جدا ہو رہے ہیں؟ تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لیں، پھر جب لوگوں نے آپ سے کلام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے چھوڑو، میں جس (حالت) میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کی طرف تم مجھے بلا رہے ہو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو تین وصیتیں کیں تو فرمایا: جزیرۃ العرب سے مشرکین [1] کو نکال دو اور وفود کی خاطر مدارت اسی طرح کرنا جس طرح میں کرتا ہوں۔

قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ سُلَيْمَانُ: لَا أَدْرِيْ أَذَكَرَ سَعِيْدٌ الثَّالِثَةَ فَنَسِيْتُهَا أَوْ سَكَتَ عَنْهَا.

[سفیان کہتے ہیں کہ سلیمان نے کہا: مجھے نہیں معلوم کہ سعید بن جبیر نے تیسری بات ذکر کی تھی یا نہیں، یا تو میں اسے بھول گیا ہوں یا انھوں نے اس بات سے خاموشی اختیار کی تھی۔]

تحقیق و تخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۳۰۵۳) اور مسلم (۱۶۳۷) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

جزیرۃ العرب سے مراد مکہ مدینہ، یمامہ اور یمن یعنی سعودی عرب اور یمن وغیرہ کا علاقہ ہے۔

فائدہ: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری میں، جس میں آپ فوت ہوئے تھے کاغذ منگوایا تا کہ اپنی اُمت کے لیے کچھ تحریر لکھوا دیں، نہ تو لوگ خود گمراہ ہوں اور نہ دوسروں کو گمراہ کریں۔ جب گھر میں شور ہوا اور باتیں ہوئیں تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کلام [2] کیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارادہ ترک کر دیا۔ (طبقات ابن سعد: ۲/۲۴۳ وسندہ صحیح)

---

[1] مشرکین کے ساتھ ساتھ یہود و نصاریٰ بھی مراد ہیں۔ (دیکھئے مسند احمد: ۱۶۹۱ وسندہ صحیح، نیز دیکھئے یہی کتاب: ح ۸۵) [تنویر الحق]

[2] یعنی لوگوں کو خاموش کرانے کے لیے کلام کیا۔ نیز دیکھئے دلائل النبوۃ للبیہقی (۷/۱۸۴) [تنویر الحق]

[۵۲۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ وَكَانَ مِنَ الثِّقَاتِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ يُرِيدُ أَنْ يَحْفَظَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ۝ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ﴾.

(۷۵/ القيامة:۱۶ ـ ۱۷)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب قرآن نازل ہوتا تو آپ اسے یاد کرنے کے لیے اپنی زبان مبارک کو حرکت دیتے پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”آپ اس کو جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں، بے شک اس کا اکٹھا کرنا اور اس کا پڑھانا ہمارے ذمہ ہے۔“

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۴۹۲۷ عن الحمیدی، خلق افعال العباد: ص ۶۸) اور مسلم (۴۴۸) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۵۲۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو: عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ يَعْجَلُ بِهِ يُرِيدُ أَنْ يَحْفَظَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ﴾

(۷۵/ القيامة:۱۷) الْآيَةَ

سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب قرآن نازل ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے یاد کرنے کے لیے جلدی کرتے، پھر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”آپ اس کو جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں، بے شک اس کا اکٹھا کرنا ہمارے ذمہ ہے۔“

قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَعْلَمُ خَتْمَ السُّورَةِ حَتَّى يُنْزَلَ عَلَيْهِ ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات تب تک معلوم نہیں تھی کہ سورۃ کہاں ختم ہو رہی ہے جب تک کہ اللہ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نازل نہیں فرمائی تھی۔

تحقیق وتخریج» صحيح [1]

اسے ابوداود (المراسیل: ۳۶) اور طحاوی (مشکل الآثار: ۲/۱۵۳) نے بھی مرسلا روایت کیا ہے، نیز ابوداود (۷۸۸) اور نسائی (الکبریٰ: ۱۱۶۳۶) نے متصلاً روایت کیا ہے اور ان کی سند صحیح [1] ہے۔

[1] ہماری تحقیق میں اس روایت کا مرسل ہونا ہی راجح ہے۔ جیسا کہ امام ابوداود کے قول سے عیاں ہوتا ہے (المراسیل: ۳۶)۔ ہمارے علم کے مطابق سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ جہاں بھی سماع کی تصریح کرتے ہیں تو مرسلاً بیان کرتے ہیں اور جب سماع کی تصریح کے بغیر بیان کرتے ہیں تو متصل بیان کرتے ہیں۔ وللتحقیق میدان واسع۔ اس حدیث کا ابتدائی ٹکڑا متعدد صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ (دیکھئے صحیح البخاری: ۵) وغیرہ [تنویر الحق]

[۵۳۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ وَسَمِعْتُهُ يَذْكُرُ مَشْهَدًا شَهِدَهُ ثُمَّ يَتَنَفَّسُ وَيَبْكِي فِيهِ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ وَمِقْسَمٌ فَقَالَ لَهُمْ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: أَكُلُّكُمْ سَمِعَ مَا يُقَالُ فِي الطَّعَامِ فَقَالَ مِقْسَمٌ: حَدِّثِ الْقَوْمَ يَا أَبَا عَبْدِاللَّهِ! فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ فِي وَسَطِ الطَّعَامِ فَكُلُوا مِنْ نَوَاحِيهِ، وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ وَسَطِهِ.

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث عطاء بن السائب نے بیان کی، اور اس سے پہلے میں نے اُن سے سنا، وہ (کفار سے) اپنی کسی معرکہ کا ذکر کرتے اور ٹھنڈی آہیں بھرتے اور زاروقطار روتے اور فرماتے کہ اس معرکہ میں فلاں بھی تھے، فلاں بھی تھے، فلاں بھی تھے اور فلاں بھی تھے۔ اور مقسم بھی تھے۔ ان سب سے سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے کہا کہ آپ سب نے کھانے کے بارے میں کیا حدیث سن رکھی ہے؟ مقسم نے اُن سے کہا: اے ابوعبداللہ! آپ ہی اس بارے میں قوم کو بیان کریں۔ تو انھوں نے کہا: میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک خیر و برکت کھانے کے درمیان میں نازل ہوتی ہے۔ لہٰذا (پہلے) کناروں سے کھاؤ، (ابتداء میں ہی) درمیان میں سے نہ کھاؤ۔''

تحقیق وتخریج» سنده حسن

اسے ابو داود (۳۷۷۲) ترمذی (۱۸۰۵، وقال: ھذا حدیث حسن صحیح) ابن ماجہ (۳۲۷۷) اور حاکم (المستدرک: ۴/ ۱۱۶، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔ [نیز دیکھئے مسند احمد: ۲۷۳۰، وفیہ شعبہ عن عطاء بن السائب/ تنویر الحق]
یہ حدیث عطاء بن السائب نے اختلاط سے پہلے بیان کی ہے۔ [نیز دیکھئے حدیث سابق: ۴۴]

[۵۳۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ.

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارے لیے بُری مثال نہیں ہے، جو شخص کسی کو کوئی چیز دیتا ہے پھر واپس لے لیتا ہے تو اس کی مثال اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے چاٹ لیتا ہے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحیح

اسے بخاری (۲۶۲۲) نے بھی روایت کیا ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ہبہ واپس لینا حرام ہے۔
[والد بیٹے سے عطیہ واپس لے سکتا ہے، دیکھئے سنن ابی داود: ۳۵۳۹ وسندہ صحیح/ تنویر الحق]

[٥٣٢] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عُذِّبَ وَكُلِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا وَلَيْسَ بِفَاعِلٍ، وَمَنْ تَحَلَّمَ كَاذِبًا عُذِّبَ وَكُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَلَيْسَ بِعَاقِدٍ، وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيْثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ صُبَّ فِي أُذُنِهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی (جاندار کی) تصویر بنائے گا تو اسے عذاب دیا جائے گا اور اسے اس بات کا مکلّف بنایا جائے گا کہ وہ اس میں روح پھونکے، اور وہ ایسا ہرگز نہیں کر سکے گا۔ جس نے خواب دیکھنے کا جھوٹا دعویٰ کیا تو اسے عذاب دیا جائے گا اور اس بات کا مکلّف بنایا جائے گا کہ وہ جو کے دو دانوں کو آپس میں گرہ لگائے اور وہ ہرگز ایسا نہیں کر سکے گا۔ اور جس نے لوگوں کی باتیں سننے کے لیے ٹوہ لگائی (یعنی جاسوسی کی) اور وہ لوگ (ان باتوں کے پھیل جانے کو) ناپسند کرنے والے تھے تو اس کے کانوں میں قیامت کے دن سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔“

قَالَ سُفْيَانُ: الْآنُكُ الرَّصَاصُ.

سفیان بن عیینہ نے کہا: ”الآنک“ سے مراد سیسہ ہے۔

تحقیق وتخریج » سنده صحيح

اسے بخاری (٧٠٤٢) اور بیہقی (الآداب: ٩٨٨ من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[٥٣٣] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ: كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ يَحْضُرَانِ الْفَتْحَ يُسْهَمُ لَهُمَا؟ وَعَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ، وَعَنِ الْيَتِيْمِ مَتَى يَنْقَطِعُ عَنْهُ اسْمُ الْيُتْمِ؟ وَعَنْ ذَوِي الْقُرْبَى مَنْ هُمْ؟ فَقَالَ: اكْتُبْ يَا يَزِيْدُ فَلَوْلَا أَنْ يَقَعَ فِيْ أُحْمُوْقَةٍ مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ، أُكْتُبْ! كَتَبْتَ إِلَيَّ تَسْأَلُنِي عَنْ ذَوِي الْقُرْبَى مَنْ هُمْ؟ وَإِنَّا كُنَّا نَزْعُمُ أَنَّا هُمْ وَأَبَى ذَلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا، وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي

یزید بن ہرمز رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ نجدہ بن عامر (حروری خارجی) نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف خط بھیجا، جس میں وہ عورت اور غلام کے حصے کے بارے میں پوچھ رہا تھا جو فتح کے موقع پر حاضر ہوتے ہیں کہ کیا اُن کا حصہ مقرر کیا جائے گا؟ اور اس نے بچوں کے قتل، یتیم سے حالت یتیم کب ختم ہو گی؟ اور ذوالقربیٰ کون ہیں؟ ان کے بارے میں پوچھا تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے یزید لکھو! اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ (وہ میری خاموشی کی وجہ سے) مزید حماقت میں مبتلا ہو جائے گا تو میں اس کے خط کا جواب نہ دیتا۔ اے یزید لکھو! اے نجدہ حروری! تُو نے ذوالقربیٰ کے بارے میں

عَنِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ يَحْضُرَانِ الْفَتْحَ هَلْ يُسْهَمُ لَهُمَا بِشَيْءٍ؟ وَإِنَّهُ لَا يُسْهَمُ لَهُمَا، وَلَكِنْ يُحْذَيَانِ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْيَتِيمِ مَتَى يَنْقَطِعُ عَنْهُ اسْمُ الْيُتْمِ؟ وَأَنَّهُ لَا يَنْقَطِعُ عَنْهُ اسْمُ الْيُتْمِ حَتَّى يَبْلُغَ وَيُؤْنَسَ مِنْهُ رُشْدًا، وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنْ قَتْلِ الصِّبْيَانِ وَإِنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَقْتُلْهُمْ وَأَنْتَ لَا تَقْتُلْهُمْ إِلَّا أَنْ تَعْلَمَ مِنْهُمْ مَا عَلِمَ صَاحِبُ مُوْسَى مِنَ الْغُلَامِ الَّذِيْ قَتَلَهُ.

پوچھا ہے کہ وہ کون ہیں؟ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہم ہیں لیکن ہماری قوم نے اس کا انکار کیا ہے۔تُو نے عورت اور غلام کے حصے کے بارے میں پوچھا ہے جو کہ فتح کے وقت حاضر ہوتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ ان کا کوئی حصہ نہیں ہوتا لیکن انہیں بطور تحفہ کچھ دے دیا جائے۔تُو نے یتیم کے بارے میں پوچھا ہے کہ اس سے حالت یتم کب ختم ہوتی ہے تو (جواب یہ ہے کہ) جب تک وہ بالغ نہ ہو جائے اور اس کی سمجھداری معلوم نہ ہو جائے تب تک وہ حالت یتم میں ہے۔تُو نے بچوں کے قتل کے بارے میں پوچھا ہے، رسول اللہ ﷺ نے بچوں کو نہیں قتل کیا اور نہ ہی تُو انہیں قتل کرا الا یہ کہ تُو بھی وہ بات جان لے جو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی (سیدنا خضر علیہ السلام) نے اس بچے کے بارے میں جان لی تھی جسے انھوں نے قتل کیا تھا۔

تحقیق وتخریج» سنده صحیح

اسے مسلم (۱۸۱۲) اور طبرانی (الاوسط: ۱۰/ ۴۰۸ من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[٥٣٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: لَمَّا بَلَغَ ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ عَلِيًّا أَحْرَقَ الْمُرْتَدِّيْنَ -يَعْنِي الزَّنَادِقَةَ- قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَوْ كُنْتُ أَنَا لَقَتَلْتُهُمْ؛ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ: مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ وَلَمْ أَحْرِقْهُمْ؛ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ: لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يُعَذِّبَ بِعَذَابِ اللَّهِ.

عکرمہ رحمہ اللہ مولی ابن عباس سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو جب یہ بات پہنچی کہ علی رضی اللہ عنہ نے مرتدین یعنی زنادقہ کو جلا دیا ہے تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں ہوتا تو ان (مرتد زنادقہ) کو قتل کر دیتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ”جو شخص اپنا دین بدل دے تو اسے قتل کر دو۔“ اور رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث کی وجہ سے میں انھیں نہیں جلاتا کہ ”کسی کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اللہ کے عذاب (یعنی آگ) جیسا عذاب دے۔“

قَالَ سُفْيَانُ فَقَالَ عَمَّارٌ الدُّهْنِيُّ -وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ مَجْلِسِ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ- وَأَيُّوْبُ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ إِنَّ عَلِيًّا لَمْ يَحْرِقْهُمْ إِنَّمَا حَفَرَ لَهُمْ أَسْرَابًا وَكَانَ يُدَخِّنُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا حَتَّى قَتَلَهُمْ .

[سفیان کہتے ہیں کہ عمار الدہنی، عمرو بن دینار کی مجلس میں تھے۔ تو وہاں ایوب سختیانی نے مذکورہ بالا روایت بیان کی تو عمار الدہنی نے کہا: علی رضی اللہ عنہ نے انھیں آگ میں جلایا نہیں تھا بلکہ ان کے لیے سرنگیں کھدوا کر انھیں ان میں بند کر دیا اور ان پر سخت دھواں چھوڑ دیا تھا۔ یہاں تک کہ (وہ اس کی گھٹن) کی وجہ سے مر گئے تھے۔

فَقَالَ عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ أَمَا سَمِعْتَ قَائِلَهُمْ وَهُوَ يَقُوْلُ: لِتَرْمِ بِيَ الْمَنَايَا حَيْثُ شَاءَتْ . . . إِذَا لَمْ تَرْمِ بِيْ فِي الْحُفْرَتَيْنِ إِذَا مَا قَرَّبُوْا حَطَبًا وَنَارًا . . . هُنَاكَ الْمَوْتُ نَقْدًا غَيْرَ دَيْنِ .

عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے عمار الدہنی کی یہ بات سن کر کہا کہ آپ نے اس شاعر کا یہ شعر نہیں سنا ہے کہ موتیں مجھے جہاں چاہیں پھینک دیں، بس وہ مجھے گڑھے میں نہ پھینکیں جب انہوں نے لکڑیاں اور آگ قریب کی، وہاں نقدا نقد موت ہے، قرض نہیں۔'']

تحقیق وتخریج» صحیح

پہلی روایت (۱/۵۳۴) کی سند صحیح ہے اور اسے بخاری (۳۰۱۷) ابوداود (۴۳۵۱) ترمذی (۱۴۵۸، وقال، هذا حديث حسن صحيح) ابن حبان (الاحسان: ۴۴۵۹، ۵۵۷۷) اور ابن عبدالبر (التمہید: ۵/ ۳۱۶۔۳۱۷، من حديث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

عمار الدہنی کی بیان کردہ دوسری روایت (۲/۵۳۴) کی سند منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ نیز تہذیب الآثار لابن جریر الطبری (۴/۸۲ ح ۱۴۷) میں اس کا ایک ضعیف[1] شاہد بھی ہے۔

[[1] اس کی ایک سند المخلصیات (۱/ ۳۳۵ ح ۵۴۶) میں بھی موجود ہے لیکن عبداللہ بن زبیر بن عمر الاسدی کی وجہ سے معلول ہے۔/تنویر الحق]

[۵۳۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: سَمِعْتُ أَبَا الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيَّ يَقُوْلُ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ عَنِ الْبَاذَقِ وَأَنَا وَاللّٰهِ أَوَّلُ الْعَرَبِ سَأَلَهُ فَقَالَ: سَبَقَ مُحَمَّدٌ ﷺ الْبَاذَقَ وَمَا أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ .

ابوالجویریہ الجرمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے باذق (انگوروں کے شیرہ) کے بارے میں پوچھا، اور وہ اس وقت کعبے سے اپنی پیٹھ کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے، اور اللہ کی قسم! میں عربوں میں سے پہلا آدمی ہوں جس نے اُن سے اس کے بارے میں پوچھا ہے۔ تو انھوں نے فرمایا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم نشہ آور چیزوں کا نام باذق پڑنے سے پہلے ہی دنیا سے تشریف لے گئے تھے۔ البتہ نشہ آور اشیاء کا حکم پہلے سے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرما چکے ہیں کہ جو چیز بھی نشہ دے وہ حرام ہے۔

تحقیق و تخریج» سنده صحيح

اسے بخاری (۵۵۹۸) نے بھی روایت کیا ہے۔

[۵۳۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ وَكَانَ مِنْ أَسْنَانِي أَوْ أَصْغَرَ مِنِّي، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ سَأَلَ جِبْرِيْلَ أَيَّ الْأَجَلَيْنِ قَضَى مُوْسَى؟ فَقَالَ: أَتَمَّهُمَا وَأَكْمَلَهُمَا.

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا: موسیٰ علیہ السلام نے دو مدتوں میں سے کون سی مدت[1] پوری کی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: ”جو زیادہ کامل اور پوری تھی۔“ (یعنی دس سال کا عرصہ)

تحقیق و تخریج» سنده حسن

اسے حاکم (المستدرک: ۲/ ۴۰۷۔۴۰۸ وصححہ) اور ابونعیم (حلیۃ الاولیاء: ۷/ ۳۱۷ من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

ابراہیم بن یحییٰ بن ابی یعقوب کو ابن حبان (وقال: وکان رجلا صالحا) اور حاکم نے بذریعہ تصحیح حدیث ثقہ قرار دیا۔ اور سفیان بن عیینہ نے ”رجل صالح“ کہا۔ (دیکھئے السنن الکبریٰ للبیہقی: ٦/ ۱۱۷، [المعرفہ والتاریخ: ۲/ ٦۹۰])
لہٰذا وہ مجہول نہیں بلکہ صدوق حسن الحدیث ہیں اور باقی سند حسن لذاتہ ہے۔

[1] قرآن مجید میں ہے کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے سسر نے اُن سے کہا: ”بے شک میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک کا نکاح آپ سے کردوں، اس (شرط) پر کہ آپ آٹھ سال میرے ہاں مزدوری کریں گے، پھر اگر آپ دس سال پورے کریں گے تو وہ آپ کی طرف سے ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ آپ کو مشقت میں ڈالوں، اگر اللہ نے چاہا تو یقیناً آپ مجھے نیک لوگوں میں سے پائیں گے۔“ (۲۸/ القصص: ۲۷) [تنویر الحق]

[٥٣٧] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ فَلَمَّا كَانَ فِي آخِرِ زَمَانِ سُفْيَانَ أَثْبَتَ فِيهِ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ مُنْصَرَفَهُ مِنْ أُحُدٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُ ظُلَّةً تَنْطِفُ سَمْنًا وَعَسَلًا وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهُ فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنْهُ وَالْمُسْتَقِلُّ، وَرَأَيْتُ سَبَبًا وَاصِلًا إِلَى السَّمَاءِ أَخَذْتَ بِهِ فَأَعْلَاكَ اللَّهُ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَعَلَا، ثُمَّ آخَرُ مِنْ بَعْدِهِ فَعَلَا، ثُمَّ آخَرُ مِنْ بَعْدِهِ فَقُطِعَ بِهِ، ثُمَّ وُصِلَ لَهُ فَعَلَا، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعْنِي أَعْبُرْهَا، قَالَ اعْبُرْهَا قَالَ أَمَّا الظُّلَّةُ فَالْإِسْلَامُ، وَأَمَّا يَنْطِفُ سَمْنًا وَعَسَلًا وَالنَّاسُ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهُ فَهُوَ الْقُرْآنُ حَلَاوَتُهُ وَلِينُهُ فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنْهُ وَالْمُسْتَقِلُّ، وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ إِلَى السَّمَاءِ فَهُوَ مَا أَنْتَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ أَخَذْتَ بِهِ فَأَعْلَاكَ اللَّهُ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ آخَرُ مِنْ بَعْدِهِ فَيَعْلُو ثُمَّ آخَرُ مِنْ بَعْدِهِ فَيُقْطَعُ بِهِ ثُمَّ يُوصَلُ لَهُ فَيَعْلُو يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَصَبْتُ قَالَ أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا قَالَ أَقْسَمْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ لَا تُقْسِمْ يَا أَبَا بَكْرٍ.

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ غزوہ اُحد سے تشریف لائے تو ایک آدمی نے آپ ﷺ کے پاس آ کر کہا: یارسول اللہ! میں نے (خواب میں) دیکھا کہ ایک سائبان ہے جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے اور لوگ اس سے چلو بھر کر لے رہے ہیں، کوئی زیادہ لے رہا ہے اور کوئی تھوڑا۔ اور میں نے ایک رسی دیکھی جو کہ (زمین سے) آسمان تک پہنچی ہوئی ہے جسے آپ ﷺ نے پکڑا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بلند کر دیا، پھر آپ ﷺ کے بعد ایک اور آدمی نے وہ رسی پکڑی اور وہ اوپر چڑھ گیا، پھر ایک اور آدمی نے وہ رسی پکڑی اور وہ اوپر چڑھ گیا، پھر ایک اور آدمی نے رسی پکڑی تو اس کے لیے اسے کاٹ دیا گیا۔ پھر اس رسی کو اس کے لیے جوڑا گیا اور وہ بھی اوپر چڑھ گئے۔ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! مجھے اس خواب کی تعبیر بیان کرنے کی اجازت دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تعبیر بیان کریں تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: سائبان سے مراد اسلام ہے، گھی اور شہد ٹپکنے اور لوگوں کے اسے لینے سے مراد قرآن، اس کی مٹھاس اور نرمی ہے جسے کوئی زیادہ لے رہا ہے اور کوئی کم لے رہا ہے۔ آسمان تک پہنچی ہوئی رسی سے مراد وہ حق ہے جس پر آپ ﷺ ہیں، پھر اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ آپ ﷺ کو بلند فرمائے گا۔ پھر آپ ﷺ کے بعد ایک آدمی اسے (خلافت کو) لے گا تو اسے بھی اللہ بلند فرمائے گا۔ پھر دوسرا آدمی اسے لے کر چڑھے گا تو یہ رسی کٹ جائے گی پھر (خود بخود) جڑ جائے گی۔ اے اللہ کے رسول! کیا میں نے یہ تعبیر درست بیان کی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے کچھ صحیح بیان کی ہے اور کچھ میں غلطی لگی ہے۔“ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! میں آپ ﷺ کو قسم دیتا ہوں (کہ آپ ﷺ غلطی کی درستگی

فرمادیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابوبکر! قسم نہ دیں۔''

تحقیق وتخریج» صحیح (متفق علیه)
اسے بخاری (۷۰۰۰، ۷۰۴۶) اور مسلم (۲۲۶۹) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

٦٩: أَحَادِيثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کی احادیث

[۵۳۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ خَالِدٍ الْمَخْزُوْمِيُّ: أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَقُوْلُ: لَمَّا جَاءَ نَعِيُّ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اصْنَعُوْا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا؛ فَقَدْ جَاءَ هُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ.

عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میرے والد محترم جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آلِ جعفر کے لیے کھانا تیار کرو کیونکہ ان پر ایسا معاملہ آن پڑا ہے جس نے انھیں مشغول کردیا ہے۔''

تحقیق وتخریج» سنده حسن
اسے ابوداود (۳۱۳۲) ترمذی (۹۹۸ وقال: هذا حديث حسن صحیح) ابن ماجہ (۱۶۱۰) حاکم (المستدرک: ۱/۳۷۲، من حدیث الحمیدی وصححه ووافقه الذهبی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۵۳۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ خَالِدٍ: أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَقُوْلُ: مَرَّ بِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنَا وَغُلَامٌ مِنْ بَنِي عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَحَمَلَنَا عَلَى دَابَّةٍ فَكُنَّا ثَلَاثَةً.

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے اور بنو عبدالمطلب کے ایک لڑکے کے پاس سے گزرے تو ہم دونوں کو سواری پر بٹھالیا، پس اب ہم سواری پر تین ہو گئے۔

تحقیق وتخریج» سنده حسن
اسے نسائی (الکبریٰ: ۱۰۹۰۵، ۱۰۹۱۲) احمد (المسند: ۱/۲۰۵) اور حاکم (المستدرک: ۳/۵۶۷ وصححه ووافقه الذهبی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے صحیح مسلم (۲۴۲۸)

[٥٤٠] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ: أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ فَهْمٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَنَحَرَ لَنَا جَزُوْرًا فَقَالَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ: إِنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُلَقَّى اللَّحْمَ قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: أَطْيَبُ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّهْرِ.

فہم قبیلے کے ایک آدمی سے روایت ہے کہ ہم مزدلفہ میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ انھوں نے ہمارے لیے ایک اونٹ ذبح کیا پھر عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت کے تحائف پیش کیے جاتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے اچھا گوشت پیٹھ کا گوشت ہوتا ہے۔''

تحقیق وتخریج: حسن

اسے ابن ماجہ (۳۳۰۸) ترمذی (شمائل بتحقیقی: ۱۷۰) اور حاکم (المستدرک: ۴/۱۱۱، وصححہ الحاکم ووافقہ الذہبی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

فہمی آدمی سے مراد محمد بن عبداللہ بن ابی رافع الفہمی ① ہیں جنھیں حاکم اور ذہبی نے تصحیح حدیث کے ذریعے سے ثقہ قرار دیا، لہٰذا یہ سند حسن لذاتہ ہے۔ [① نیز ضیاء المقدسی نے بذریعہ تصحیح حدیث اس کی توثیق کی ہے۔ (المختارۃ: ۹/۱۹۴، ۱۹۷)/ تنویر الحق]

[٥٤١] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَقُوْلُ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ.

سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم تر کھجوریں کھیرے/ ککڑی کے ساتھ تناول فرما رہے تھے۔

تحقیق وتخریج: سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۵۴۴۰، ۵۴۴۷، ۵۴۴۹) اور مسلم (۲۰۴۳) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

۷۰: أَحَادِيْثُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی احادیث

[۵۴۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ.

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا اور نہ کافر مسلمان کا وارث ہوتا ہے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۶۷۶۴) مسلم (۱۶۱۴) اور طبرانی (الکبیر: ۱/ ۱۶۷، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۵۴۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يَقُوْلُ: أَشْرَفَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ: هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى؟ إِنِّي لَأَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ.

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلہ پر جلوہ افروز ہوئے تو فرمایا: ''کیا تم وہ دیکھتے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟ میں یقیناً دیکھتا ہوں کہ تمہارے گھروں میں فتنے اس طرح اُتر رہے ہیں جس طرح کہ (بارش) کے قطرے گرتے ہیں۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۱۸۷۸) اور مسلم (۲۸۸۵) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[٥٤٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ كَمْ مَرَّةٍ لَا أُحْصِيهِ لَا أَعُدُّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: سُئِلَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ - وَكَانَ رِدْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ - كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسِيْرُ حِيْنَ دَفَعَ؟ قَالَ كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ؟ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ.

عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ میں اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے پہلے میں موجود تھا تو ان سے پوچھا گیا، اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (سواری پر) پیچھے بیٹھ کر عرفہ سے مزدلفہ سفر کیا تھا۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح سفر کیا تھا؟ انھوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم (سواری پر) تیز چلتے ہوئے روانہ ہوئے تھے اور جب کشادہ جگہ آتی تو گویا دوڑنے والی رفتار ہو جاتی تھی۔

قَالَ سُفْيَانُ قَالَ هِشَامٌ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ.

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ ہشام بن عروہ نے کہا: ''النص'' سواری کو تیز بھگانے کی ایسی رفتار ہے جو ''العنق'' سے بھی زیادہ ہے۔

تحقیق و تخریج» سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (١٦٦٦) اور مسلم (١٢٨٦) وغیرہمانے بھی روایت کیا ہے۔

[٥٤٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ: سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُوْلُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى سَعْدٍ يَسْأَلُهُ عَنِ الطَّاعُوْنِ وَعِنْدَهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ أُسَامَةُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: هُوَ عَذَابٌ أَوْ رِجْزٌ أُرْسِلَ عَلَى أُنَاسٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَوْ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ فَهُوَ يَجِيْءُ أَحْيَانًا، وَيَذْهَبُ أَحْيَانًا فَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا فِرَارًا مِنْهُ، وَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ فِي أَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا.

ایک آدمی نے سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے طاعون کے بارے میں پوچھا تو اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ جو وہاں موجود تھے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''یہ عذاب ہے یا آفت ہے جو اگلے لوگوں یا بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا تھا۔ بعض اوقات یہ آ جاتا ہے اور بعض اوقات چلا جاتا ہے، لہٰذا یہ اگر کسی ایسے علاقے میں آ جائے جہاں تم موجود ہو تو وہاں سے راہِ فرار اختیار کرتے ہوئے مت نکلو اور اگر کسی دوسرے علاقے میں اس کا آ جانا سن لو تو وہاں مت جاؤ۔''

فَقَالَ عَمْرٌو: فَلَعَلَّهُ لِقَوْمٍ عَذَابٌ أَوْ رِجْزٌ وَلِقَوْمٍ شَهَادَةٌ قَالَ سُفْيَانُ فَأَعْجَبَنِي قَوْلُ عَمْرٍو هَذَا.

عمرو بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ہوسکتا ہے کہ یہ ایک قوم کے لیے عذاب و آفت ہو اور ایک قوم کے لیے شہادت ہو۔ سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے عمرو بن دینار کا یہ قول بہت اچھا لگا۔

تحقیق وتخریج » سندہ صحیح

اسے بخاری (۶۹۷۴) مسلم (۲۲۱۸) اور مالک (الموطأ روایہ یحییٰ بن یحییٰ: ۲/ ۸۹۶) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٥٤٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيْدَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الرِّبَا فِي النَّسِيْئَةِ.

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(عام طور پر) سود اُدھار میں ہے۔“

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا لَمْ يَرْفَعْهُ؟ فَقِيْلَ لَهُ فِي ذَلِكَ؟ فَقَالَ: أَتَّقِيْهِ أَحْيَانًا لِكَرَاهِيَةِ الصَّرْفِ؟ فَأَمَّا مَرْفُوْعٌ فَهُوَ مَرْفُوْعٌ.

[حمیدی کہتے ہیں: سفیان بن عیینہ کبھی کبھارا سے مرفوع بیان نہیں کرتے تھے۔ جب اُن سے کہا گیا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں تو انھوں نے فرمایا: بعض اوقات میں بیع صرف کو ناپسند کرنے کی وجہ سے بچتا ہوں۔ باقی جہاں تک روایت کے مرفوع ہونے کا معاملہ ہے تو یہ مرفوع ہی ہے۔]

تحقیق وتخریج » سندہ صحیح

اسے مسلم (۱۰۲/۱۵۹۶) اور طبرانی (الکبیر: ۱/ ۱۷۵، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔
نیز دیکھئے صحیح البخاری (۲۱۷۸۔۲۱۷۹) اور صحیح مسلم (۱۵۹۶) وغیرہما۔

[٥٤٧] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَمَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَا تَرَكْتُ بَعْدِي عَلَى أُمَّتِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ.

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے بعد میری اُمت کے مردوں کے لیے عورتوں سے زیادہ نقصان دہ فتنہ کوئی نہیں۔“

تحقیق وتخریج» **صحیح (متفق علیه)**

اسے بخاری (۵۰۹۶، وسليمان التيمي صرح بالسماع عنده) اور مسلم (۲۷۴۰) وغیرہمانے بھی روایت کیا ہے۔

[۵۴۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُوْلُ: قِيْلَ لِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَلَا تُكَلِّمُ عُثْمَانَ؟ فَقَالَ: تَرَوْنَ أَنِّي لَا أُكَلِّمُهُ إِلَّا سَمْعَكُمْ؟ إِنِّي لَأُكَلِّمُهُ دُوْنَ أَنْ أَفْتَحَ بَابًا أَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَا إِنِّي لَا أَقُوْلُ لِرَجُلٍ أَنْ كَانَ عَلَيَّ أَمِيْرًا أَنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يُؤْتَى بِرَجُلٍ كَانَ وَالِيًا فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُهُ فَيَدُوْرُ فِي النَّارِ كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِالرَّحَا، فَيُجْمَعُ إِلَيْهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُوْلُوْنَ: أَلَسْتَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ، وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ؟ فَيَقُوْلُ: كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا آتِيْهِ، وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيْهِ)).

ابووائل رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کیا آپ عثمان رضی اللہ عنہ سے بات کیوں نہیں کرتے؟ تو انہوں نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ میں تمہیں سنا کر ہی اُن سے بات کیا کروں؟ میں تو اُن سے ضرور بات کرتا ہوں لیکن فتنہ اور تنقید کا دروازہ کھول کر نہیں بلکہ (خیر خواہی اور جذبہ خیر سگالی کے ساتھ) بات کرتا ہوں۔ اور تم کیا چاہتے ہو کہ میں ہی یہ (منحوس) دروازہ کھولوں؟ پھر انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث سننے کے بعد میں کسی کے بارے میں یہ نہیں کہتا کہ وہ لوگوں میں سب سے بہتر ہے خواہ وہ میرا امیر وحکمران ہی کیوں نہ ہو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص ولی عہد وحاکم تھا، تو اسے (قیامت کے دن) لا کر (جہنم کی) آگ میں پھینک دیا جائے گا، اس کی انتڑیاں باہر نکلی ہوئی ہوں گی پھر وہ آگ میں اس طرح چکر کاٹ رہا ہوگا جس طرح گدھا① چکی پر چکر کاٹتا ہے، پھر اس کے پاس جہنمی اکٹھے ہو کر کہیں گے: کیا تو وہی نہیں جو ہمیں نیکی کا حکم دیتا تھا اور برائی سے منع کرتا تھا؟ تو وہ کہے گا: میں تمہیں تو نیکی کا حکم دیتا تھا مگر خود نیکی نہیں کرتا تھا، اور تمھیں تو برائی سے منع کرتا تھا مگر خود برائی کرتا تھا۔''

تحقیق وتخریج» **سنده صحيح (متفق عليه)**

اسے بخاری (۳۲۶۷، ۷۰۹۸) اور مسلم (۲۹۸۹) وغیرہمانے بھی روایت کیا ہے۔

① پرانے زمانے میں چکی کے گرد گدھا یا بیل ایسے چکر کاٹتے تھے جیسے آج کل کولہو وغیرہ کے گرد بیل گھومتا ہے۔ [تنویر الحق]

[٥٤٩] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ أَحَدُهُمَا أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُسَامَةَ وَقَالَ الْآخَرُ: أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ، عَنْ أُسَامَةَ وَكَانَ رِدْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ قَالَ: دَفَعْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ فَلَمَّا أَتَى الشِّعْبَ نَزَلَ؟ فَبَالَ وَلَمْ يَقُلْ هَرَاقَ الْمَاءَ، ثُمَّ آتَيْتُهُ بِالْإِدَاوَةِ فَتَوَضَّأَ وَضُوءًا خَفِيفًا؟ فَقُلْتُ الصَّلَاةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ أَمَامَكُمْ فَلَمَّا أَتَى جَمْعًا صَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ حَطُّوا رِحَالَهُمْ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ.

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھ کر عرفات سے مزدلفہ آئے تھے۔ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عرفات سے روانہ ہوا پھر جب آپ ﷺ گھاٹی کے پاس آئے تو اُتر کر پیشاب کیا۔ راوی نے ”بال“ کے الفاظ بیان کئے، ”ھراق الماء“ کے الفاظ بیان نہیں کئے۔ اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میں آپ ﷺ کے پاس برتن لے آیا تو آپ ﷺ نے ہلکا سا وضو کیا۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! نماز کا وقت ہو چکا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نماز آگے جا کر پڑھیں گے۔“ پھر جب آپ ﷺ مزدلفہ پہنچے تو مغرب پڑھی پھر لوگوں نے کجاوے اُتار لیے۔ پھر آپ ﷺ نے عشاء (کی نماز) پڑھی۔

قَالَ سُفْيَانُ: لَمْ يَخْتَلِفْ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ وَمُحَمَّدٌ فِي شَيْءٍ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ إِلَّا أَنَّ ذَا قَالَ كُرَيْبٌ عَنْ أُسَامَةَ وَقَالَ: هَذَا كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ.

[سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ اس حدیث کے متن کے الفاظ میں ابراہیم بن عقبہ اور محمد بن ابی حرملہ کے الفاظ میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ البتہ ایک نے کریب عن اسامہ کی سند سے بیان کیا اور دوسرے نے کریب عن ابن عباس عن اسامہ کی سند سے بیان کیا۔]

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے نسائی (٦١٠) نے بھی سفیان بن عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے، نیز بخاری (١٣٩) اور مسلم (١٢٨٠) وغیرہما نے بھی دوسری سند کے ساتھ کریب عن اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۷۱: أَحَادِيْثُ أَبِيْ رَافِعٍ مَوْلَى رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ابو رافع رضی اللہ عنہ کی احادیث

[۵۵۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ قَالَ: لَمْ يَأْمُرْنِيْ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَنْزِلَ ثَمَّ -يَعْنِي الْأَبْطَحَ- وَلٰكِنِّيْ أَنَا ضَرَبْتُ قُبَّتَهُ ثُمَّ جَاءَهُ فَنَزَلَ.

ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے وہاں یعنی ابطح میں پڑاؤ کرنے کا حکم نہیں دیا لیکن میں نے وہاں آپ ﷺ کے لیے خیمہ نصب کیا پھر آپ ﷺ تشریف لائے اور وہاں پڑاؤ کیا۔

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَقَالَ: وَكَانَ عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ فَلَمَّا قَدِمَ صَالِحٌ عَلَيْنَا قَالَ لَنَا عَمْرٌو: اذْهَبُوْا إِلَيْهِ فَاسْأَلُوْهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

[حمیدی کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ پہلے ہمیں یہ روایت عمرو بن دینار نے صالح بن کیسان ...... کی سند سے بیان کی تھی۔ جب ہمارے ہاں صالح بن کیسان تشریف لائے تو عمرو بن دینار نے کہا کہ جاؤ! تم خود ان سے اس روایت کے بارے میں پوچھ سکتے ہو۔ (پھر اسی لیے سفیان بن عیینہ نے اسے عالی سند سے بیان کیا)]

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے مسلم (۱۳۱۳) اور طبرانی (الکبیر: ۱/۳۱۰ من حدیث الحمیدی) وغیر ہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[فائدہ: نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کسی مسلمان میت کو غسل دے اور اس کے عیبوں پر پردہ ڈالے، تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اسے چالیس بار معاف فرماتا ہے، جو کسی مسلمان کی قبر کھودے اور اس پر مٹی ڈالے، اسے اس کے بدلے قیامت تک کے لیے ایسا اجر دیا جاتا ہے گویا اس نے اس کے لیے گھر بنا کر اسے آباد کیا اور جو اسے کفن دے، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن جنت کے موٹے اور پتلے ریشمی لباس سے نوازے گا۔''

(السنن الکبریٰ: ۵۶۵۵ وسندہ صحیح)/ تنویر الحق]

[٥٥١] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ مُرْسَلًا قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَأْتِيهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُوْلُ لَا أَدْرِي مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللَّهِ اتَّبَعْنَاهُ.

ابورافع رضی اللہ عنہ سے (متصلاً) اور محمد بن المنکدر سے (مرسلاً) روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم میں سے کسی کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ وہ تکیہ لگائے ہو، اس کے پاس میرے احکام میں سے کوئی حکم یا ممانعت آئے تو وہ کہے: میں نہیں جانتا (نہ ہی میں مانتا ہوں)۔ ہم تو جو کچھ کتاب اللہ میں پائیں گے اُسی کی اتباع کریں گے۔''

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: قَالَ سُفْيَانُ: وَأَنَا لِحَدِيْثِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ أَحْفَظُ لِأَنِّي سَمِعْتُهُ أَوَّلًا وَقَدْ حَفِظْتُ هَذَا أَيْضًا.

[حمیدی کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ نے کہا: میں نے محمد بن المنکدر کی حدیث کو سالم ابوالنضر کی حدیث کے مقابلے میں زیادہ اچھی طرح یاد رکھا ہے۔ کیونکہ میں نے پہلی مرتبہ یہ روایت انھی کی سند سے سنی تھی۔ اور مجھے سالم ابونضر کی روایت بھی اچھی طرح یاد ہے۔]

تحقیق و تخریج» سندہ صحیح

اسے ابوداود (٤٦٠٥) ترمذی (٢٦٦٣، وقال: ھذا حدیث حسن صحیح) ابن ماجہ (١٣) ابن حبان (الاحسان: ١٣) حاکم (المستدرک: ١/ ١٠٨۔١٠٩، من حدیث الحمیدی، وصححہ الحاکم علی شرط الشیخین ووافقہ الذہبی) اور بغوی (شرح السنۃ: ١/ ٢٠٠۔٢٠١، وقال: ھذا حدیث حسن) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے اور یہ روایت کتاب الرسالہ للشافعی (٢٩٥، ٦٢٢، ١١٠٦) اور مسند احمد (٤/ ١٣٢) وغیرہما میں بھی موجود ہے۔

[٥٥٢] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الشَّرِيْدِ يَـقُـوْلُ: أَخَـذَ الْـمِسْوَرُ بْنُ الْمَخْرَمَةِ بِيَدِيْ فَقَالَ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَخَرَجْتُ مَعَهُ وَإِنَّ يَـدَهُ لَـعَـلَـى أَحَدِ مَنْكِبَيَّ فَجَاءَ إِلَيْهِ أَبُوْ رَافِعٍ فَقَالَ لِلْمِسْوَرِ: أَلَا تَأْمُرُ هَذَا -يَعْنِي سَعْدًا- يَشْتَرِيْ مِـنِّـي بَيْتِي الَّذِيْنَ فِيْ دَارِهِ فَقَالَ سَعْدٌ: لَا وَاللَّهِ لَا أَزِيْـدُ عَـلَى أَرْبَعِمِائَةِ دِيْنَارٍ إِمَّا قَالَ مُقَطَّعَةً، وَإِمَّا قَالَ مُنَجَّمَةً قَالَ: فَقَالَ لَهُ أَبُوْ رَافِعٍ: وَاللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَأَمْـنَـعُـهَـا مِـنْ خَمْسِمِائَةِ دِيْنَارٍ نَقْدًا؟ وَلَوْلَا أَنِّي سَـمِـعْـتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَـقُـوْلُ: الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ مَا بِعْتُكَ.

عمرو بن شرید رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا: چلو! سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس چلتے ہیں۔ تو میں ان کے ساتھ چلا اور ان کا ایک ہاتھ میرے کندھے پر تھا، پھر ابورافع رضی اللہ عنہ، مسور رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا: آپ سعد رضی اللہ عنہ سے یہ کیوں نہیں کہتے کہ وہ میرے وہ دو مکان خرید لیں جو ان کے گھر کے پاس ہیں؟ پھر سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، اللہ کی قسم! میں چار سو دینار سے زیادہ نہیں دو گا۔ وہ بھی قسطوں میں دوں گا۔ ابورافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تو پانچ سو دینار نقد پر بھی یہ مکان کبھی نہ بیچتا اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا: ''پڑوسی اپنے پڑوسی کا سب سے زیادہ حقدار ہے۔'' تو میں تمھیں یہ نہ بیچتا۔

تحقیق وتخریج » **سنده صحيح**

اسے بخاری (۲۲۵۸، ۶۹۷۷، ۶۹۷۸، ۶۹۸۰) اور ابونعیم الاصبہانی (معرفۃ الصحابہ: ۲/ ۲۴۰ ح ۸۵۸، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

۷۲: أَحَادِيْثُ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ

حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی احادیث

[٥٥٣] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الـزُّهْـرِيُّ: أَخْبَـرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيْدُ بْنُ الْـمُسَيَّبِ أَنَّهُـمَـا سَـمِعَا حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ يَقُوْلُ: سَـأَلْـتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ فَـأَعْـطَـانِـي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَـأَعْـطَـانِـي ثُـمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هَذَا

حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے (مال) مانگا تو آپ ﷺ نے مجھے دے دیا پھر مانگا تو دے دیا پھر مانگا تو پھر دے دیا اور فرمایا: ''یہ مال بڑا شاداب اور میٹھا ہے، پس جس شخص کو یہ مال بے رغبتی اور دل کی عدم آمادگی کے ساتھ بن مانگے دیا گیا تو اس کے لیے اس میں

الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِطِيْبِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَـهُ فِيْـهِ ، وَمَـنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيْـهِ ، وَكَانَ كَالَّذِيْ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى .

برکت ڈال دی جاتی ہے اور جس شخص نے اسے سوال کرتے ہوئے اس طرح حاصل کیا کہ وہ اس کے حصول کے لیے دل میں چاہت رکھتا تھا اور اس کے لیے بے چین تھا تو اس میں اس کے لیے برکت نہیں رکھی جاتی اور ایسے آدمی کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا تو ہے مگر اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔''

قَالَ سُفْيَانُ: لَمْ أَسْمَعْ إِلَّا هٰذَا .

[سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ میں نے اس بارے میں صرف یہی سنا ہے۔]

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۱۴۷۲) مسلم (۱۰۳۵) اور طبرانی (الکبیر: ۳/۱۸۹، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

فائدہ: پھر حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے وفات تک کسی سے کچھ بھی نہیں مانگا، جیسا کہ صحیح البخاری (۱۴۷۲) وغیرہ میں ہے۔

[٥٥٤] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ سَمِعَ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ يَـقُوْلُ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِنِّيْ أَعْتَقْتُ فِي الْـجَـاهِـلِيَّةِ أَرْبَـعِـيْـنَ مُـحَـرَّرًا ، فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَبَقَ مِنْ خَيْرٍ .

حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے دورِ جاہلیت میں چالیس غلام آزاد کیے تھے؟ (کیا میرے لیے اس میں اجر وثواب ہے) تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''تو نے سابقہ خیر پر ہی اسلام قبول کیا ہے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۲۵۳۸) مسلم (۱۲۳) اور طبرانی (الکبیر: ۳/۱۹۰، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

۷۳: أَحَادِيْثُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی احادیث

[۵۵۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِيْ يُمْحَى بِيَ الْكُفْرُ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِيْ، وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِيْ لا نَبِيَّ بَعْدَهُ.

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے یقیناً (کئی) نام ہیں، میں محمد ہوں، احمد ہوں، میں ماحی ہوں جس کے ساتھ کفر مٹایا دیا جائے گا، میں حاشر ہوں میرے سامنے لوگوں کو (قیامت کے دن) اکٹھا کیا جائے گا، اور میں عاقب ہوں ایسا عاقب کہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔“

تحقیق و تخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۳۵۳۲، ۴۸۹۶) مسلم (۲۳۵۴) اور طبرانی (الکبیر: ۲/۱۲۱، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۵۵۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ.

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز مغرب میں سورۃ الطّور پڑھتے ہوئے سنا۔

قَالَ سُفْيَانُ: قَالُوْا فِيْ هَذَا الْحَدِيْثِ: إِنَّ جُبَيْرًا قَالَ: سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَا مُشْرِكٌ فَكَادَ قَلْبِيْ أَنْ يَطِيْرَ وَلَمْ يَقُلْهُ لَنَا الزُّهْرِيُّ.

سفیان نے کہا: باقی راوی اس حدیث میں کہتے ہیں کہ بلاشبہ جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے جس وقت یہ سورت نبی ﷺ سے سنی تو اس وقت میں مشرک تھا اور قریب تھا کہ (خوف سے) میرا دل اُڑ جاتا یعنی پھٹ پڑتا۔ مگر زہری نے ہمیں یہ الفاظ بیان نہیں کیے۔

تحقیق و تخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۴۸۵۴، عن الحمیدی) مسلم (۴۶۳) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔
[زہری کے سماع کی تصریح صحیح ابن خزیمہ: ۵۱۴ وغیرہ میں موجود ہے۔]
تنبیہ: دوسری روایت یعنی دل اُڑنے والی روایت نامعلوم راویوں کی وجہ سے ضعیف ہے اور اس کے ضعیف شواہد بھی ہیں، جن کے ساتھ یہ ضعیف ہی ہے۔ واللہ اعلم

[۵۵۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ قَالَ سُفْيَانُ تَفْسِيرُهُ قَاطِعُ رَحِمٍ.

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۵۹۸۴) مسلم (۲۵۵۶) اور طبرانی (الکبیر: ۲/ ۱۱۸، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔
فائدہ: قطع رحمی کرنے والے سے مراد وہ شخص ہے جو بغیر کسی شرعی دلیل اور سبب کے رشتہ داروں سے تعلقات کاٹ دیتا ہے۔ [نیز دیکھئے سنن ابی داود: قبل ح ۴۹۱۷]

[۵۵۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ وَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ -إِنْ شَاءَ اللَّهُ- قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَوْ كَانَ مُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِي فِي هَؤُلَاءِ النَّتْنَى أَوْ فِي هَؤُلَاءِ الْأُسَارَى لَأَطْلَقْتُهُمْ لَهُ -يَعْنِي أُسَارَى بَدْرٍ.

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا پھر ان قیدیوں یعنی غزوہ بدر کے قیدیوں کے بارے میں مجھ سے بات کرتا تو میں انہیں آزاد کر دیتا۔“

وَكَانَ سُفْيَانُ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَذَكَرَ فِيهِ الْخَبَرَ قَالَ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا يَدَعُهُ، فَإِنْ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْخَبَرَ فَرُبَّمَا قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَرُبَّمَا لَمْ يَقُلْهُ.

[حمیدی فرماتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ جب یہ روایت سماع کی تصریح کے ساتھ بیان کرتے تو ”ان شاء اللہ“ کے الفاظ نہیں چھوڑتے تھے۔ اور جب سماع کی تصریح کے بغیر (معنعناً) بیان کرتے تو کبھی ”ان شاء اللہ“ کے الفاظ بیان کرتے تھے اور کبھی بیان نہیں کرتے تھے۔]

تحقیق و تخریج» سنده صحيح

اسے بخاری (۳۱۳۹، ۴۰۲۴) اور طبرانی (الکبیر: ۲/ ۱۱۷، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

فائدہ: قیدیوں سے مراد کفار مکہ کے قیدی ہیں جو غزوۂ بدر میں گرفتار ہو گئے تھے۔

[۵۵۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: أَضْلَلْتُ بَعِيْرًا لِي يَوْمَ عَرَفَةَ فَخَرَجْتُ أَطْلُبُهُ بِعَرَفَةَ فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ وَاقِفًا مَعَ النَّاسِ بِعَرَفَةَ فَقُلْتُ: هَذَا مِنَ الْحُمْسِ مَا شَأْنُهُ هَاهُنَا .

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عرفات کے دن میں نے اپنا اونٹ گم پایا تو میں اسے تلاش کرنے کے لیے عرفات میں نکلا، میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ عرفات میں کھڑے تھے۔ میں نے کہا: یہ تو حمس (پکے دیندار قریشیوں) میں سے ہیں، یہ یہاں کیوں کھڑے ہیں؟

قَالَ سُفْيَانُ: وَالْأَحْمَسُ الشَّدِيْدُ عَلَى دِيْنِهِ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تُسَمَّى الْحُمْسَ وَكَانَ الشَّيْطَانُ قَدِ اسْتَهْوَاهُمْ فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّكُمْ إِنْ عَظَّمْتُمْ غَيْرَ حَرَمِكُمُ اسْتَخَفَّ النَّاسُ بِحَرَمِكُمْ فَكَانُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْحَرَمِ .

سفیان بن عیینہ نے فرمایا: ''حمس'' اس شخص کو کہتے ہیں جو اپنے دین پر بہت پکا ہو اور قریشیوں کو حمس کہا جاتا تھا۔ شیطان نے انہیں یہ کہہ کر بہکا دیا تھا کہ اگر تم اپنے حرم کے علاوہ کسی دوسرے مقام کی تعظیم و عزت کرو گے تو لوگ تمہارے حرم کو کمتر سمجھ لیں گے (اس وجہ سے) وہ حرم سے باہر نہیں نکلتے تھے۔

تحقیق و تخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۱۶۶۴) اور مسلم (۱۲۲۰) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۵۶۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ الْأَعْرَجُ أَخُوْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ مَوْلَى بَنِي فَزَارَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقِفُ سِنِيْهِ كُلِّهَا بِعَرَفَةَ .

مجاہد بن جبر تابعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہر سال عرفات میں قیام فرماتے تھے۔

تحقیق و تخریج» سنده ضعيف

اسے محمد بن عبداللہ بن احمد الازرقی نے بھی سفیان بن عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے۔ (دیکھئے اخبار مکہ: ۲/ ۱۹۶)

یہ سند امام مجاہد تک ثابت ہے لیکن مرسل یعنی منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

[٥٦١] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَاللَّهِ بْنَ بَابَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَوْ يَا بَنِي عَبْدِمَنَافٍ إِنْ وُلِيتُمْ مِنْ هَذَا الْأَمْرِ شَيْئًا فَلا تَمْنَعُوْا أَحَدًا طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى أَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ .

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے بنو عبدالمطلب! اے بنو عبد مناف! اگر اس معاملے (مکہ مکرمہ) کا اقتدار اختیار تمہارے پاس آ گیا تو کسی کو بھی بیت اللہ کے طواف سے مت روکنا، اور نہ ہی [طواف کے بعدوالی] نماز سے روکنا، چاہے دن ہو یا رات کا کوئی بھی حصہ ہو۔''

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے ابوداود (۱۸۹۴) ترمذی (۸٦٨ وقال: حدیث حسن صحیح) اور حاکم (المستدرک: ۱/ ۴۴۸، من حدیث الحمیدی وصححہ الحاکم علیٰ شرط مسلم ووافقہ الذہبی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

٧٤: خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ

خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٥٦٢] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ: أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ نَجِيْحٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ: تَنَاوَلَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ بِشَيْءٍ فَكَلَّمَهُ فِيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقِيْلَ لَهُ: أَغْضَبْتَ الْأَمِيْرَ فَقَالَ خَالِدٌ: إِنِّيْ لَمْ أُرِدْ أَنْ أُغْضِبَهُ وَلَكِنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَشَدُّهُمْ عَذَابًا لِلنَّاسِ فِي الدُّنْيَا .

ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کسی علاقے کے کسی آدمی کو بُرا بھلا کہا تو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے ان سے بات چیت کی تو اُن سے کہا گیا: آپ نے امیر کو ناراض کر دیا ہے۔ خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: میرا ارادہ انھیں ناراض کرنے کا نہیں تھا لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص دنیا میں لوگوں کو زیادہ عذاب دے گا تو اللہ قیامت کے دن اسے زیادہ عذاب دے گا۔''

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے احمد (المسند: ۴/۹۰) بخاری (التاریخ الکبیر: ۳/۱۴۳) اور طبرانی (الکبیر: ۴/۱۱۰، ۱۹۵، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

٧٥: عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ

عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٥٦٣] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَوْسٍ الثَّقَفِيُّ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُرْدِفَ عَائِشَةَ فَيُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ.

عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ (اپنی بہن) عائشہ کو سواری پر پیچھے بٹھالیں پھر تنعیم سے عمرہ کرائیں۔

قَالَ سُفْيَانُ: وَهَذَا بَابُهُ شُعْبَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَخْبَرَهُ يَقُولُ: مُتَّصِلٌ.

[(سفیان بن عیینہ سے لے کر آخر تک اس سند میں سماع مسلسل ہے) سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں: یہ شعبہ رحمہ اللہ کا طریقہ کار تھا کہ فلاں راوی نے اُنھیں خبر دی، فلاں نے اسے خبر دی۔ یہاں تک کہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچ جائے۔ وہ کہتے تھے کہ یہ سند متصل ہوتی ہے۔]

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (١٧٨٤) مسلم (١٢١٢) اور ابونعیم (المستخرج: ٣/ ٣١١ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

٧٦: حَدِيثُ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ

صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٥٦٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْكَرِيمِ أَبُو أُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ قَالَ: عَرَّسَ بِيْ أَبِيْ فِيْ إِمَارَةِ عُثْمَانَ فَدَعَا النَّاسَ فِيْ

عبداللہ بن حارث بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جب میری والدہ کی شادی ہوئی تو میرے والد نے لوگوں کو اپنے ولیمے پر بلایا، ان میں صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ بھی آئے تو

وَلِيـمَةٍ لَنَـا، فَـكَـانَ فِيْمَنْ أَتَانَا صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ فَـقَالَ: انْتَهِسُوا اللَّحْمَ نَهْسًا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَقُوْلُ: هُوَ أَشْهَى وَأَمْرَأُ أَوْ أَهْنَأُ وَأَبْرَأُ.

کہا: دانتوں سے گوشت کاٹ (یعنی نوچ) کر کھاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''یہ زیادہ مزیدار اور پسندیدہ ہوتا ہے۔'' یا فرمایا: ''یہ زیادہ مزیدار اور مفید ہوتا ہے۔''

تحقیق وتخریج» سنده ضعيف

اسے ترمذی (۱۸۳۵، وذکر کلامًا) احمد (المسند: ۳/ ۴۰۰، ۶/ ۴۶۴۔ ۴۶۵) اور طبرانی (الکبیر: ۸/ ۵۷ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔ یہ سند ابوامیہ عبدالکریم بن ابی المخارق کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے اور سنن ابی داود (۳۷۷۸۔ ۳۷۷۹) وغیرہ میں اس کے ضعیف شواہد بھی ہیں۔

فائدہ: یہ بات ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے گوشت کو دانتوں سے کاٹ کر کھایا ہے۔ (دیکھئے صحیح البخاری: ۳۳۴۰، صحیح مسلم: ۱۹۴)

۷۷: عُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ الْحَجَبِيِّ

عثمان بن طلحہ حجبی رضی اللہ عنہ کی حدیث

[۵۶۵] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْحَجَبِيُّ: أَخْبَرَنِي خَالِي مُسَـافِعُ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ أُمِّي صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ: أَخْبَـرَتْـنِـي امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ وَلَّدَتْ عَامَّةَ أَهْلِ دَارِهِـمْ أَنَّهَـا سَـأَلَـتْ عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ عَنْ دُعَاءِ رَسُـوْلِ اللَّهِ ﷺ إِيَّـاهُ بَـعْدَ دُخُوْلِهِ الْكَعْبَةَ فَقَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: إِنِّي كُنْتُ رَأَيْتُ قَرْنَي الْكَبْشِ فِـي الْبَيْـتِ فَـنَسِيْـتُ أَنْ آمُـرَكَ أَنْ تُخَمِّـرَهُـمَـا فَخَمِّرْهُمَا فَإِنَّهُ لا يَنْبَغِي أَنْ يَكُوْنَ فِي الْبَيْتِ شَيْءٌ يَشْغَلُ الْمُصَلِّيَ.

بنوسُلیم کی ایک (دائیہ) عورت سے روایت ہے جس نے اپنے محلے کے عام بچے جنوائے تھے، انہوں نے عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب آپ کو کعبہ میں داخل ہونے کے بعد بلوایا تھا تو آپ ﷺ نے آپ سے کیا کہا تھا؟ تو انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''میں نے بیت اللہ میں مینڈھے کے دو سینگ دیکھے تھے پھر میں بھول گیا تھا کہ تجھے کہوں کہ تم انھیں ڈھانپ دو، پس انھیں ڈھانپ دینا کیونکہ یہ بات جائز ہی نہیں ہے کہ بیت اللہ میں ایسی کوئی چیز ہو جو نمازی کو مشغول کر دے۔''

تحقیق وتخریج» سنده حسن

اسے ابوداود (۲۰۳۰) نے بھی روایت کیا ہے۔ بنوسلیم کی عورت غالباً صحابیہ ہیں۔ واللہ اعلم

[فائدہ: امراۃ من بنی سلیم کو ابونعیم اصبہانی نے صحابیات میں ذکر کیا ہے۔ (معرفۃ الصحابہ: ۶/ ۳۵۳۸)
اور عینی حنفی نے کہا: ”هي صحابية لا تضر جهالتها“ (نخب الافکار: ۶/ ۱۸۴)
نیز حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اس روایت کو ”اسنادہ حسن“ قرار دیا۔ (المہذب: ۳۸۰۹)
اور عینی حنفی نے ”اسنادہ صحیح“ کہا۔/ معاذ]

۷۸: عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ

عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ کی حدیث

[۵۶۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُسَاوِرٌ الْوَرَّاقُ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ الْمَخْزُومِيُّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عِمَامَةً سَوْدَاءَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ.

سیدنا عمرو بن حریث مخزومی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے فتح مکہ والے دن رسول اللہ ﷺ (کے سر مبارک) پر کالا عمامہ دیکھا۔

تحقیق و تخریج » سنده صحيح

اسے مسلم (۱۳۵۹) نے بھی روایت کیا ہے۔

[۵۶۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سَرِيعٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ: ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ﴾ (۸۱/ التكوير: ۱۷)

عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے صبح کی نماز میں رسول اللہ ﷺ کو وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ (یعنی سورہ تکویر) پڑھتے ہوئے سنا۔

تحقیق و تخریج » سنده صحيح

اسے مسلم (۴۵۶) اور ابونعیم الاصبہانی (المستخرج: ۲/ ۶۷ من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

۷۹: أَحَادِيْثُ مُطِيْعِ بْنِ الْأَسْوَدِ

مطیع بن الاسود رضی اللہ عنہ کی احادیث

[٥٦٨] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ: أَخْبَرَنِي عَبْدُاللَّهِ ابْنُ مُطِيعٍ عَنْ أَبِيهِ مُطِيعِ بْنِ الْأَسْوَدِ وَكَانَ مِنْ عُصَاةِ قُرَيْشٍ مِمَّنْ يُسَمَّى الْعَاصِ فَسَمَّاهُ النَّبِيُّ ﷺ مُطِيْعًا وَلَمْ يُدْرِكِ الْإِسْلَامَ مِنْ عُصَاةِ قُرَيْشٍ غَيْرُهُ يَقُوْلُ: مِمَّنْ يُسَمَّى بِالْعَاصِ: قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ يَقُوْلُ: لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ أَبَدًا .

مطیع بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت اور وہ قریش کے ان لوگوں میں سے تھے جن کے نام عاص تھے، پھر نبی ﷺ نے ان کا نام بدل کر مطیع کر دیا تھا اور عاص نام والوں میں سے ان کے سوا کوئی بھی مسلمان نہیں ہوا، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فتح مکہ والے دن یہ فرماتے ہوئے سنا: ''کسی قریشی (یعنی قریشی کافر) کو آج کے بعد باندھ کر کبھی قتل نہ کیا جائے۔''

قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي عَلَى الْكُفْرِ .

سفیان بن عیینہ نے فرمایا: یعنی کفر پر۔

تحقیق وتخریج ›› سندہ صحیح

اسے مسلم (۱۷۸۲) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

[زکریا بن ابی زائدہ کے سماع کی تصریح مسند احمد (۱۵۴۰۹) میں موجود ہے۔]

٨٠: عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ

عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٥٦٩] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَمْعَةَ بْنِ الْأَسْوَدِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ الَّذِي عَقَرَ النَّاقَةَ فَقَالَ: انْتَدَبَ لَهَا رَجُلٌ ذُوْ عِزٍّ وَمَنَعَةٍ فِي قَوْمِهِ كَأَبِي زَمْعَةَ.

ثُمَّ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ النِّسَاءَ فَقَالَ: يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى امْرَأَتِهِ فَيَضْرِبُهَا ضَرْبَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُعَانِقُهَا مِنْ آخِرِ النَّهَارِ.

وَعَاتَبَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ فِي ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ: وَلِمَ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ.

عبداللہ بن زمعہ بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس (بدبخت) شخص کا تذکرہ کیا جس نے (صالح علیہ السلام کی) اونٹنی کی کونچیں کاٹ دی تھیں۔ فرمایا: وہ شخص آگے بڑھا جو اپنی قوم میں ابوزمعہ کی طرح عزت اور طاقت والا تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کا تذکرہ کیا تو فرمایا: ''تم میں سے بعض لوگ اپنی بیوی کو غلاموں کی طرح مارتے ہیں اور دن کے آخری حصے میں اس کے ساتھ معانقہ کر لیتے ہیں۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو اس بات پر ہنسنے سے سرزنش کی کہ وہ کسی کی ہوا خارج ہونے پر ہنس رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایک ایسے کام پر کیوں ہنستا ہے جو کام وہ خود کرتا ہے؟''

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے بخاری (٣٣٧٧، ٤٩٤٢، ٥٢٠٤، ٦٠٤٢) اور مسلم (٢٨٥٥) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

٨١: عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ

عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کی احادیث

[٥٧٠] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا نُعَيْمٍ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ يَقُوْلُ: كُنْتُ

عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی زیر نگرانی اور زیر تربیت یتیم بچہ تھا اور (کھانا کھاتے وقت) میرا ہاتھ تھالی میں ہر طرف جاتا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے

غُلَامًا يَتِيمًا فِيْ حَجْرِ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ يَدِيْ تَـطِيْشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: يَا غُلَامُ إِذَا أَكَـلْتَ فَسَمِّ اللَّهَ، وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ فَقَالَ: فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِيْ بَعْدَهُ.

مجھ سے فرمایا: ''اے بچے! جب تُو کھانا کھائے تو بسم اللہ پڑھا کر اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھا اور اپنے سامنے سے کھا۔'' عمر بن ابی سلمہ فرماتے ہیں: پھر ہمیشہ میرا کھانے کا یہی طریقہ رہا۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۵۳۷۶) مسلم (۲۰۲۲) اور ابوعوانہ (المستخرج: ۵/۳۶۲-۳۶۳ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[**۵۷۱**] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَـامُ بْـنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ قَـالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهِ.

عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (اپنی ماں) ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک کپڑے میں اشتمال کیے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۳۵۴-۳۵۶) اور مسلم (۵۱۷) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[**فائدہ:** اشتمال سے مراد یہ ہے کہ چادر کو دائیں ہاتھ اور دائیں مونڈھے، پھر بائیں ہاتھ اور بائیں مونڈھے پر اس طرح ڈال کر لپیٹنا کہ کندھوں سے لے کر ٹخنوں تک سارا جسم چھپ جائے۔ (الاتحاف الباسم شرح موطا امام مالک ۲۸۴)]

۸۲: حَدِيْثُ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ الْبَرْصَاءِ

حارث بن مالک بن البرصاء رضی اللہ عنہ کی احادیث

[**۵۷۲**] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْـنِ مَـالِكِ ابْـنِ الْبَـرْصَـاءِ قَـالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَـوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ يَقُوْلُ: لَا تُغْزَى مَكَّةُ بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ أَبَدًا.

حارث بن مالک بن برصاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فتح مکہ والے دن فرماتے ہوئے سنا: ''آج کے دن کے بعد مکہ (والوں) کے خلاف کبھی جہاد نہیں ہوگا۔''

قَالَ سُفْيَانُ تَفْسِيْرُهُ عَلَى الْكُفْرِ.

سفیان بن عیینہ نے فرمایا: اس کی تفسیر یہ ہے کہ کفر پر جہاد نہیں ہوگا۔

تحقیق وتخریج» حسن

اسے ترمذی (۱۶۱۱، وقال: ھذا حدیث حسن صحیح...) اور حاکم (المستدرک: ۳/ ۶۲۷ من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے اور اس کی سند زکریا بن ابی زائدہ (ثقہ مدلس) کے عن کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن مسند احمد (۳/ ۴۱۲، ۴/ ۲۱۳) وغیرہ میں اس کا حسن لذاتہ شاہد ہے جس کے ساتھ یہ بھی حسن ہے۔

[یہی روایت زکریا بن ابی زائدہ ثقہ مدلس سے یحییٰ بن سعید القطان نے بھی بیان کر رکھی ہے۔ (مسند احمد: ۱۵۰۴۴، سنن الترمذی: ۱۶۱۱)

امام یحییٰ بن سعید القطان کی زکریا بن ابی زائدہ سے روایت سماع پر محمول ہوتی ہے۔

(فتح الباری لابن حجر: ۱/ ۳۰۹، الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین: ۴۷/ ۲) / تنویر الحق]

[۵۷۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنِ ابْنِ الْخَوَارِ مَوْلَى لِبَنِيْ عَامِرٍ: سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ مَالِكِ بْنِ الْبَرْصَاءِ فِي الْمَوْسِمِ يُنَادِيْ فِي النَّاسِ قَالَ سُفْيَانُ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ أَحَدٍ يَحْلِفُ عَلَى يَمِيْنٍ كَاذِبَةٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا حَقَّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ.

سیدنا حارث بن مالک بن برصاء رضی اللہ عنہ نے حج کے دنوں میں منادی کرتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بھی جھوٹی قسم کھائے گا تا کہ مسلمان آدمی کا حق دبا لے تو وہ جب اللہ کے سامنے پیش ہوگا اللہ اس سے ناراض ہوگا۔''

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے طبرانی (الکبیر: ۳/ ۲۵۶ ح ۳۳۳۱) نے بھی حمیدی کی سند سے روایت کیا ہے۔ مستدرک حاکم (۴/ ۲۹۴۔۲۹۵) وغیرہ میں اس کا صحیح شاہد بھی ہے، جسے حاکم اور ذہبی دونوں نے صحیح کہا ہے۔

[فائدہ: والد محترم رحمہ اللہ نے مسند الحمیدی کی عربی تحقیق والے رجسٹر میں لکھا: ''اسنادہ صحیح متصل''۔ یہ بھی فرمایا کہ ابن ابی الخوار نے یہ روایت حارث بن مالک بن البرصاء سے براہ راست بھی سنی ہے اور عبید بن جریج کے واسطہ سے بھی سنی ہے۔ یہ روایت دونوں سندوں سے صحیح ہے۔ / معاذ]

٨٣: حَدِيثُ كُرْزِ بْنِ عَلْقَمَةَ الْخُزَاعِيِّ

کرز بن علقمہ الخزاعی رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٥٧٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ كُرْزَ بْنَ عَلْقَمَةَ الْخُزَاعِيَّ يَقُوْلُ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ هَلْ لِلْإِسْلَامِ مِنْ مُنْتَهًى؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: نَعَمْ أَيُّمَا أَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْعَرَبِ أَوِ الْعَجَمِ أَرَادَ اللَّهُ بِهِمْ خَيْرًا أَدْخَلَ عَلَيْهِمُ الْإِسْلَامَ قَالَ: ثُمَّ مَهْ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ قَالَ: ثُمَّ تَقَعُ الْفِتَنُ كَأَنَّهَا الظُّلَلُ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: كَلَّا وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: بَلَى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَيَعُوْدُنَّ فِيْهَا أَسَاوِدَ صُبًّا يَضْرِبُ بَعْضُهُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

کرز بن علقمہ الخزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا اسلام کی کوئی انتہا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں! عرب یا عجم کے جس گھر کے بارے میں اللہ خیر کا ارادہ کرے گا تو وہاں اسلام داخل کر دے گا۔'' انہوں نے کہا: پھر کیا ہوگا اے اللہ کے رسول؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر بادلوں کی طرح فتنے چھا جائیں گے۔'' تو اس آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! ان شاء اللہ ایسا ہرگز نہیں ہوگا اللہ کی قسم! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا ضرور ہوگا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! پھر اس فتنہ کے دَور میں لوگ ضرور ایک دوسرے کے آمنے سامنے ایسے آئیں گے جیسے کالے ناگ پھنپھناتے پھنکارتے ہوئے ایک دوسرے کے مقابل آتے ہیں۔ پھر وہ لوگ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹیں گے۔''

قَالَ الزُّهْرِيُّ وَالْأَسْوَدُ الْحَيَّةُ إِذَا أَرَادَتْ أَنْ تَنْهَشَ تَنْتَصِبُ هَكَذَا وَرَفَعَ الْحُمَيْدِيُّ يَدَهُ ثُمَّ تَنْصَبُّ، قَالَ سُفْيَانُ حِيْنَ حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيْثِ: لَا تُبَالِيْ أَنْ لَا تَسْمَعَ هَذَا مِنِ ابْنِ شِهَابٍ.

زہری نے فرمایا: اسود سانپ کو کہتے ہیں جب ڈسنے کے لیے سر اُٹھا کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور حمیدی نے ہاتھ اٹھا کر دکھایا۔ [(حمیدی کہتے ہیں کہ) سفیان بن عیینہ جب یہ روایت بیان کرتے تو فرماتے: تجھے یہ فکر اور آرزو نہیں ہونی چاہیے کہ تُو نے یہ روایت زہری کی زبان سے کیوں نہیں سنی۔]

تحقیق وتخریج » سندہ صحیح

اسے احمد (المسند: ۴/ ۴۷۷) ابوداود طیالسی (۱۲۹۰) اور طبرانی (الکبیر: ۱۹/ ۱۹۷۔۱۹۸، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔ ابن حبان (الاحسان: ۵۹۲۵) اور حاکم (المستدرک: ۱/ ۳۴) نے صحیح قرار دیا ہے۔

٨٤: حَدِيثُ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ ثُمَّ الْخُزَاعِيِّ

ابوشریح الکعبی الخزاعی رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٥٧٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: أَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنْ إِلَى جَارِهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ.

ابوشریح الکعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو اسے لازم ہے کہ وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو اس پر لازم ہے کہ اچھی بات کہے یا چپ رہے اور جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ اپنے مہمان کی عزت وتکریم کرے۔''

تحقیق وتخریج: سنده صحيح

اسے مسلم (٤٨) اور طبرانی (الکبیر: ٢٢/١٩٢، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[٥٧٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلِهِ وَزَادَ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا زَادَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَجَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتَّى يُحْرِجَهُ.

ابو شریح الکعبی رضی اللہ عنہ سے پچھلی روایت (٥٧٥) کی مثل روایت ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے: ''ضیافت (میزبانی) تین دن ہے پھر اس سے زیادہ ہو تو وہ صدقہ ہے اور اس کا انعام (بہترین میزبانی) ایک دن رات ہے اور اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ اس کے پاس ڈیرہ لگالے حتی کہ اسے تنگ کر دے۔''

تحقیق وتخریج: حسن

اسے ترمذی (١٩٦٨، وقال: حسن صحیح) نے بھی روایت کیا ہے اور محمد بن عجلان کی معنوی متابعت مسند احمد (٤/٣١ ح١٦٣٧) میں موجود ہے، نیز اس حدیث کی اصل صحیح البخاری (٦٠١٩) اور صحیح مسلم (٤٨) میں موجود ہے۔

[ابن عجلان نے الفوائد لابی محمد الفاکہی (٢٢) میں سماع کی تصریح کردی ہے۔/ تنویر الحق]

٨٥: حَدِيثُ ابْنِ مِرْبَعٍ الْأَنْصَارِيِّ
زید بن مربع الانصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٥٧٧] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَـمْـرُوْ بْـنُ دِيْنَارٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُوْ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ الْجُمَحِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ أَخْوَالِهِ مِنَ الْأَزْدِ يُـقَالَ لَهُ يَزِيْدُ بْنُ شَيْبَانَ قَالَ: أَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْأَنْـصَارِيُّ وَنَحْنُ بِعَرَفَةَ فِيْ مَكَانٍ يُبَاعِدُهُ عَمْرُوْ مِنْ مَوْقِفِ الْإِمَامِ قَالَ: فَقَالَ: إِنِّي رَسُوْلُ، رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلَيْكُمْ يَقُوْلُ: كُوْنُوْا عَلَى مَشَاعِرِكُمْ هَذِهِ فَإِنَّكُمْ عَلَى إِرْثٍ مِنْ إِرْثِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

یزید بن شیبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس زید بن مربع الانصاری رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ہم عرفات میں امام سے دور ایک مقام پر ٹھہرے ہوئے تھے تو انھوں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ تم لوگ مناسک حج کے انھی مقامات پر رہو، کیونکہ تم جس جگہ ہو یہ ابراہیم علیہ السلام کے مقرر کردہ مقامات میں سے ایک مقام ہے۔

قَـالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا قَالَ اثْبُتُوْا وَرُبَّمَا قَالَ أَبِيْكُمْ إِبْرَاهِيْمَ.

[ابوبکر حمیدی کہتے ہیں: سفیان بن عیینہ کبھی ''اثبتـوا'' کے الفاظ بیان کرتے تھے اور کبھی کہتے: ''أبیکم إبراهیم'']

تحقیق و تخریج » سندہ صحیح

اسے ابوداود (١٩١٩) ترمذی (٨٨٣ وقال: حدیث حسن صحیح) حاکم (المستدرک: ١/٤٦٢ وصححہ الحاکم ووافقہ الذہبی) اور یعقوب بن سفیان الفارسی (کتاب المعرفۃ والتاریخ: ٢/٢١٠، من حدیث الحمیدی مختصراً) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

٨٦: حَدِيثُ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ
مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٥٧٨] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي كَثِيْرُ بْـنُ كَثِيْرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ بَعْضِ أَهْلِهِ أَنَّهُ

سیدنا مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بنو سہم کے دروازے کے پاس نماز پڑھتے

سَمِعَ جَدَّهُ الْمُطَّلِبَ بْنَ أَبِي وَدَاعَةَ يَقُوْلُ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ مِمَّا يَلِيْ بَابَ بَنِيْ سَهْمٍ وَالنَّاسُ يَمُرُّوْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّوَافِ سُتْرَةٌ.

ہوئے دیکھا اور آپ ﷺ کے سامنے سے لوگ گزر رہے تھے، آپ ﷺ کے اور طواف والی جگہ کے درمیان کوئی سترہ نہیں تھا۔

قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَاهُ أَوَّلًا عَنْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ الْمُطَّلِبِ فَلَمَّا سَأَلْتُهُ عَنْهُ قَالَ: لَيْسَ هُوَ عَنْ أَبِيْ إِنَّمَا أَخْبَرَنِيْ بَعْضُ أَهْلِيْ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنَ الْمُطَّلِبِ.

[سفیان بن عیینہ کہتے ہیں: پہلے پہل یہ روایت ہمیں ابن جریج نے کثیر بن کثیر عن ابیہ عن مطلب کی سند سے بیان کی تھی۔ پھر جب میں نے اُن سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے کہا: اس میں کثیر کے والد کثیر بن مطلب کا واسطہ نہیں ہے۔ بلکہ مجھے یہ کثیر بن کثیر نے اپنے خاندان کے کسی فرد سے بیان کی ہے۔ اُس نے اسے مطلب سے سنا ہے۔]

تحقیق وتخریج » سنده ضعيف

اسے احمد بن حنبل (المسند: ۶/۳۹۹) ابوداود (۲۰۱۶) ابن ماجه (۲۹۵۸) اور یعقوب الفارسی (المعرفه والتاریخ: ۲/۲۰۷، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

اس سند میں کثیر بن کثیر بن مطلب کے ''بعض اہل خانہ'' مجہول ومبہم ہیں، لہٰذا یہ سند ضعیف ہے۔ اور اس کے ضعیف شواہد بھی ہیں۔

۸۷: عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ النَّوْفَلِيِّ

عقبہ بن الحارث النوفلی رضی اللہ عنہ کی حدیث

[۵۷۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ يَقُوْلُ: تَزَوَّجْتُ ابْنَةَ أَبِيْ إِهَابٍ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ: إِنِّيْ قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا

عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابواھاب کی بیٹی سے نکاح کیا پھر ایک سیاہ فام عورت نے آ کر کہا: میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا تھا۔ عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آپ ﷺ کی دائیں طرف

فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عَنْ يَمِيْنِهِ فَسَأَلْتُهُ فَأَعْرَضَ عَنِّي، ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنْ عَنْ يَسَارِهِ فَسَأَلْتُهُ، فَأَعْرَضَ عَنِّي، ثُمَّ اسْتَقْبَلْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهَا سَوْدَاءُ وَإِنَّهَا وَإِنَّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كَيْفَ وَقَدْ قِيْلَ.

سے آیا اور مسئلہ پوچھا تو آپ ﷺ نے اپنا رُخ مجھ سے پھیر لیا پھر بائیں طرف سے آیا اور مسئلہ پوچھا تو آپ ﷺ نے چہرہ پھیر لیا پھر میں نے سامنے سے آ کر پوچھا تو کہا: یارسول اللہ! وہ سیاہ فام ایسی ہے ویسی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اب کیا ہوسکتا ہے؟ اب جو کہہ دیا گیا ہے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے بخاری (۸۸، ۲۰۵۲، ۲۶۴۰، ۲۶۵۹۔ ۲۶۶۰، ۵۱۰۴) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔ پھر عقبہ اس لڑکی سے (جس سے نکاح ہوا تھا) علیحدہ ہوگئے اور اس لڑکی نے دوسرے آدمی سے شادی کر لی جیسا کہ صحیح البخاری سے ثابت ہے۔

۸۸: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی احادیث

[۵۸۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عِيْسَى بْنَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ: ارْمِ وَلَا حَرَجَ فَقَالَ آخَرُ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ.

فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ: هٰذَا مِمَّا حَفِظْتَ مِنَ الزُّهْرِيِّ فَقَالَ: نَعَمْ كَأَنَّهُ يَسْمَعُهُ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ طَوِيْلًا فَحَفِظْتُ هٰذَا مِنْهُ فَقَالَ لَهُ بُلَيْلٌ فَإِنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ ابْنَ مَهْدِيٍّ يُحَدِّثُ عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ لَمْ أَحْفَظْهُ فَقَالَ صَدَقَ لَمْ أَحْفَظْهُ كُلَّهُ فَأَمَّا هٰذَا فَقَدْ أَتْقَنْتُهُ.

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یارسول اللہ! میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی ذبح کر دی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اب کنکریاں مار لو اور اس میں کوئی حرج نہیں۔'' دوسرے نے کہا: میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اب ذبح کر لو اور کوئی حرج نہیں۔''

[حمیدی کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ سے کہا گیا: کیا آپ نے زہری سے یہ روایت یاد رکھی ہے؟ تو انھوں نے کہا: جی ہاں! گویا کہ انھوں نے اسے سنا ہے۔ مگر یہ لمبی حدیث تھی۔ میں اس کا صرف یہی حصہ یاد رکھ سکا ہوں۔ حمیدی کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ سے بلیل بن حرب نے کہا: عبدالرحمٰن بن مہدی آپ کے حوالے سے یہ بات ذکر کرتے ہیں کہ آپ

نے کہا ہے کہ مجھے یہ روایت یاد نہیں ہے۔ سفیان نے کہا: عبدالرحمٰن بن مہدی نے سچ کہا ہے۔ مجھے مکمل روایت یاد نہیں ہے۔ البتہ اس کا یہی حصہ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔]

تحقیق تخریج» سنده صحيح

اسے بخاری (۸۳) مسلم (۱۳۰۶) اور بیہقی (الکبریٰ: ۵/۱۴۱، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۵۸۱] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَـامُ بْـنُ عُـرْوَةَ: أَخْبَـرَنِـي أَبِـيْ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْـدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰـهَ عَزَّ وَجَلَّ لا يَـقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِـزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنْ قُلُوْبِ الرِّجَالِ، وَلٰكِنْ يَقْبِضُهُ بِـقَبْـضِ الْعُلَمَاءِ فَإِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُ وْسًـا جُهَّـالًا فَسَـأَلُـوْهُـمْ فَأَفْتَوْهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَأَضَلُّوْا .

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ علم کو اچانک لوگوں کے دلوں سے چھین کر نہیں لے گا بلکہ وہ اسے علماء کے اٹھا لینے کے ساتھ اٹھاتا جائے گا پھر جب وہ کسی عالم کو نہیں چھوڑے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا بڑا/ پیشوا بنالیں گے اور ان سے مسئلے پوچھیں گے، پھر وہ علم کے بغیر فتوے دیں گے، تو خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔“

قَـالَ عُرْوَةُ: ثُمَّ لَبِثْتُ سَنَةً، ثُمَّ لَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَـمْـرِو بْـنِ الْـعَـاصِ فِـي الـطَّوَافِ فَسَأَلْتُهُ عَنْهُ فَأَخْبَرَنِي بِهِ .

عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ میں یہ روایت سننے کے بعد سال بھر ٹھہرا رہا۔ سال بعد پھر عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے دوران طواف ملا تو میں نے ان سے اس روایت کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے مجھے پھر یہ روایت بیان کی۔

تحقیق تخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۱۰۰) اور مسلم (۲۶۷۳) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

صحیح البخاری (۷۳۰۷) کی ایک روایت میں آیا ہے: ”فیفتون برأیهم“ پھر وہ اپنی رائے سے فتویٰ دیں گے تو لوگوں کو گمراہ کریں گے اور خود بھی گمراہ ہوں گے۔

[۵۸۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي الْعِيَاضِ ① عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: لَمَّا نَهَى رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْأَوْعِيَةِ قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ سِقَاءً فَرَخَّصَ لَهُمْ فِي الْجَرِّ غَيْرِ الْمُزَفَّتِ

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان برتنوں سے منع کیا (جن میں نشہ آور چیزیں رکھی جاتی تھیں) تو کہا گیا: یا رسول اللہ! ہر آدمی کے پاس مشکیزہ تو نہیں ہوتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑوں کی اجازت دے دی اور مزفت کی اجازت نہیں دی۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۵۵۹۳) اور مسلم (۲۰۰۰) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۵۸۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ: أَخْبَرَنِي أَبِي سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: خَصْلَتَانِ هُمَا يَسِيْرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ، وَلَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالُوْا: وَمَا هُمَا يَا رَسُوْلَ اللَّهِ قَالَ: تُسَبِّحُ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَتُكَبِّرُ عَشْرًا وَتَحْمَدُ عَشْرًا أَوْ تُسَبِّحُ عِنْدَ مَنَامِكَ ثَلَاثَةً وَثَلَاثِيْنَ، وَتَحْمَدُ ثَلَاثَةً وَثَلَاثِيْنَ، وَتُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ . ثُمَّ قَالَ سُفْيَانُ: إِحْدَاهُنَّ أَرْبَعًا وَثَلَاثُوْنَ فَذَلِكَ مِائَتَانِ وَخَمْسِيْنَ بِاللِّسَانِ، وَأَلْفَانِ وَخَمْسِمِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ قَالَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ عَمْرٍو: فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ: فَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو آسان سی خصلتیں ہیں اور ان پر عمل کرنے والے تھوڑے ہی ہیں اور جو مسلمان ان پر محافظت کرے گا تو وہ جنت ہی میں داخل ہوگا۔ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نماز کے بعد دس دس دفعہ تسبیح، تکبیر اور الحمد للہ پڑھنا ہے۔ اور سوتے وقت تینتیس دفعہ سبحان اللہ، تینتیس دفعہ الحمد للہ اور چونتیس دفعہ اللہ اکبر پڑھنا ہے۔

سفیان بن عیینہ نے فرمایا: ان دونوں میں سے ایک چونتیس ہے اور زبان سے پڑھی جانے والی یہ کل دو سو پچاس نیکیاں ہیں اور میزان میں دو ہزار پانچ سو نیکیاں ہوں گی۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ اذکار ہاتھ پر پڑھتے تھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں

① مخطوط ظاہریہ میں ''ابی العاص'' اس طرح لکھا ہے جس سے ''ابی العیاض'' کا اشتباہ بھی ممکن ہے کیونکہ یہ مخطوط اکثر و بیشتر غیر منقوط ہے، اس مخطوط میں لفظ ''عیاض'' لکھنے کا بعض مقامات پر انداز ایسا ہے کہ ''ع'' اور ''ا'' کے درمیان ''ی'' واضح نہیں ہوتی، مثلاً مخطوط میں دیکھئے ص (۴۳ ب، ۱۵۸ اب) وغیرہ۔ دوسرے مخطوط میں ''ابی العاص'' ہے۔ درست ''ابی العیاض'' ہی ہے جیسا کہ صحیحین، فتح الباری (۱۰/ ۵۹) اور کتب اسماء الرجال سے عیاں ہے۔ مقالات (۶/ ۱۵۴ فقرہ: ۲۱) میں اشتباہ اور حدیث کی اصل سند میں ابو العیاض ہونے کی بنا پر ''ابی العیاض'' ہی لکھا گیا۔ مقالات میں ابو العیاض کی جگہ اعظمی صاحب کی سیکڑوں غلطیوں میں سے ایک غلطی اسی کتاب کے صفحہ (۱۱) پر والد محترم رحمہ اللہ کے مسند الحمیدی کے عربی محقق نسخہ سے ہی نقل کردی گئی ہے۔ مقالات کے آئندہ ایڈیشن میں اسے بڑی بریکٹوں [ ] میں شامل کردیا جائے گا اور حاشیہ میں تصحیح کا اشارہ بھی کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ [معاذ]

أَلْفَيْ سَيِّئَةٍ وَخَمْسِمِائَةِ سَيِّئَةٍ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ لَا نُحَافِظُ عَلَيْهَا قَالَ: يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ لَهُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا حَتَّى يَقُوْمَ وَلَمْ يَقُلْهَا .

سے کون ایسا ہے جو دن رات میں دو ہزار پانچ سو خطائیں کرنے والا ہے؟ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم ان پر محافظت کیوں اختیار نہیں کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کسی کے پاس شیطان آ کر کہتا ہے: یہ بات یاد کرو، وہ بات یاد کرو، پھر وہ اٹھتا ہے اور یہ اذکار نہیں پڑھتا۔“

قَالَ سُفْيَانُ: هٰذَا أَوَّلُ شَيْءٍ سَأَلْنَا عَطَاءً عَنْهُ، وَكَانَ أَيُّوْبُ أَمَرَ النَّاسَ حِيْنَ قَدِمَ عَطَاءٌ الْبَصْرَةَ أَنْ يَأْتُوْهُ فَيَسْأَلُوْهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ .

[سفیان بن عیینہ نے کہتے ہیں: یہ وہ سب سے پہلی روایت ہے جس کے بارے میں ہم نے عطاء سے سوال کیا تھا۔ وہ یوں کہ عطاء بن السائب جب بصرہ میں تشریف لائے تو ایوب سختیانی نے لوگوں سے کہا کہ جاؤ اور عطاء سے خود بھی اس روایت کے بارے میں پوچھ لو۔]

تحقیق وتخریج » سنده حسن

اسے ابوداود (۵۰۶۵) ترمذی: ۳۴۱۰ وقال: هذا حديث حسن صحيح وقد روى شعبة والثوری عن عطاء بن السائب هذا الحديث الخ) اور ابن حبان (الاحسان: ۲۰۰۹، 2015) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

فائدہ: عطاء بن السائب رحمہ اللہ نے یہ حدیث اختلاط سے پہلے بیان کی تھی۔ [نیز دیکھئے حاشیہ حدیث سابق: ۴۴/ معاذ]

[أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ عَبْدُالْغَفَّارِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ زَيْدٍ الْمُؤَدِّبُ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ فِيْ سَنَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ وَأَرْبَعِمِائَةٍ، فَأَقَرَّ بِهِ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ:]

[۵۸۴] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! جِئْتُ أُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَتَرَكْتُ أَبَوَيَّ يَبْكِيَانِ، قَالَ: فَارْجِعْ إِلَيْهِمَا وَأَضْحِكْهُمَا كَمَا أَبْكَيْتَهُمَا .

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی نے آ کر کہا: یا رسول اللہ! میں آیا ہوں تاکہ ہجرت کرنے پر آپ ﷺ کی بیعت کر لوں اور میں اپنے والدین کو روتا ہوا چھوڑ کر آیا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان کے پاس واپس جاؤ اور انہیں ہنساؤ جس طرح کہ تُو نے انھیں رُلایا تھا۔“

تحقیق وتخریج » سنده حسن

اسے ابوداود (۲۵۲۸) ابن ماجه (۲۷۸۲) ابن حبان (الاحسان: ۴۲۰، ۴۲۴) اور حاکم (المستدرک: ۴/ ۱۵۲، وصححه الحاكم

ووافقہ الذہبی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

تنبیہ: یہ حدیث عطاء بن السائب نے اختلاط سے پہلے بیان کی ہے۔[نیز دیکھئے حاشیہ حدیث سابق: ۴۴/ معاذ]

[۵۸۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ السَّائِبِ بْنِ فَرُّوْخَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ.

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سابق حدیث (۵۸۴) کی طرح روایت میں آیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''پس ان (کی خدمت) میں جہاد کر۔'' [1]

تحقیق وتخریج» صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۳۰۰۴ وحبیب بن ابی ثابت صرح بالسماع عندہ) اور مسلم (۲۵۴۹) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۵۸۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: ثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيْحٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا، وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيْرِنَا.

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا حق نہ پہچانے۔''

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے ابوداود (۴۹۴۳) اور حاکم (المستدرک: ۱/ ۶۲، من حدیث الحمیدی، وفی المطبوع تصحیف) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے اور حاکم وذہبی دونوں نے صحیح مسلم کی شرط پر صحیح قرار دیا ہے۔

---

[1] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''من سعى على والديه ففي سبيل الله'' جو اپنے والدین کے لیے تگ ودو/ محنت مشقت کرے، وہ اللہ کی راہ میں ہے۔ (شعب الایمان للبیہقی: ۱۳/ ۲۰ ح ۲۸۹۲ وسندہ حسن) [تنویر الحق]

[۵۸۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: أَخْبَرَنِي صُهَيْبٌ مَوْلَى عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَتَلَ عُصْفُورَةً فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا سَأَلَهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ عَنْ قَتْلِهَا، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ: يَذْبَحُهَا فَيَأْكُلُهَا، وَلَا يَقْطَعُ رَأْسَهَا، فَيَرْمِي بِهَا.

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی چڑیا یا اس سے کمتر چیز کو ناحق قتل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے اس قتل کے بارے میں پوچھے گا۔'' لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! اس کے حق سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے ذبح کر کے کھائے اور محض اس کا سر کاٹ کر پھینک نہ دے۔''

فَقِيلَ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّ حَمَّادَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ فِيهِ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، عَنْ صُهَيْبٍ الْحَذَّاءِ، فَقَالَ سُفْيَانُ: مَا سَمِعْتُ عَمْرًا قَالَ قَطُّ: صُهَيْبٌ الْحَذَّاءُ مَا قَالَ إِلَّا: صُهَيْبٌ مَوْلَى عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَامِرٍ.

[سفیان بن عیینہ سے کہا گیا کہ حماد بن زید جب اسے عمرو بن دینار سے بیان کرتے ہیں تو وہ صہیب الحذاء کہتے ہیں۔ سفیان کہتے ہیں کہ میں نے عمرو بن دینار سے کبھی بھی صہیب الحذاء نہیں سنا ہے۔ میں نے جب بھی ان سے یہ روایت سنی تو انھوں نے صہیب مولی عبداللہ بن عامر ہی کہا ہے۔]

تحقیق وتخریج ◄ سندہ حسن

اسے نسائی (۴۳۵۴، ۴۴۵۰) حاکم (المستدرک: ۴/۲۳۳ وصححہ الحاکم ووافقہ الذہبی) اور یعقوب بن سفیان الفارسی (المعرفۃ والتاریخ: ۲/۲۰۳، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۵۸۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: أَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَوْسٍ الثَّقَفِيُّ سَمِعْتُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمُقْسِطُونَ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ، وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ، وَمَا وُلُّوا.

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انصاف کرنے والے قیامت کے دن عرش کے دائیں طرف نور کے منبروں پر ہوں گے اور اللہ کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں، یہ لوگ اپنی حکومت واقتدار کے دوران میں اور اپنے گھر والوں کے ساتھ انصاف کرتے تھے۔''

تحقیق وتخریج ◄ سندہ صحیح

اسے مسلم (۱۸۲۷) نے بھی روایت کیا ہے۔

[۵۸۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ الثَّقَفِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، يَقُوْلُ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ، وَكَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا، وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ، كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَيَقُوْمُ ثُلُثَهُ، وَيَنَامُ سُدُسَهُ.

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ”اللہ کے نزدیک سب سے بہترین روزے داود علیہ السلام کے روزے ہیں، وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور دوسرے دن افطار کرتے تھے اللہ کے نزدیک سب سے محبوب نماز داود علیہ السلام کی نماز ہے، وہ آدھی رات تک سو جاتے، ایک تہائی قیام کرتے اور چھٹا حصہ سو جاتے۔“

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۱۱۳۱) مسلم (۱۱۵۹) اور بیہقی (الکبریٰ: ۳/۳ من حدیث الحمیدی) نے بھی روایت کیا ہے۔

[۵۹۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ الْأَعْمَى، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو، يَقُوْلُ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ، بَيْتِيَّ فَقَالَ: أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ وَتَصُوْمُ النَّهَارَ، قُلْتُ: إِنِّيْ لَأَفْعَلُ ذَلِكَ، قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ، فَإِنَّ لِعَيْنَيْكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمَتْ عَيْنُكَ، وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ، فَقُمْ، وَنَمْ، وَصُمْ، وَأَفْطِرْ.

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس میرے گھر میں آئے تو فرمایا: ”مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم رات کو قیام کرتے ہو اور دن کو روزہ رکھتے ہو؟“ میں نے کہا: میں بالکل اسی طرح کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پس ایسا مت کرو، تمہاری آنکھوں کا تم پر حق ہے اور تمہارے جسم کا تم پر حق ہے، اور تمہارے گھر والوں کا تم پر حق ہے۔ اور اگر تم ایسا کرو گے تو تمہاری آنکھیں دھنس جائیں گی اور تمہاری جان کاہل وسست ہو جائے گی، لہٰذا قیام بھی کر اور سو بھی، روزے بھی رکھ اور افطار بھی کر۔“

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۱۱۵۳) اور مسلم (۱۱۵۹) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۵۹۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو: أَخْبَرَنِي أَبُوْ قَابُوْسَ، مَوْلَى عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: الرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ، ارْحَمُوْا أَهْلَ الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ أَهْلُ السَّمَاءِ .

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رحم کرنے والوں پر رحمٰن رحم کرے گا، تم زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔''

تحقیق وتخریج» سندہ حسن

اسے ابوداود (۴۹۴) ترمذی (۱۹۲۴، وقال: هذا حديث حسن صحيح) بخاری (کتاب الکنی: ص ۶۴، عن الحمیدی) اور حاکم (المستدرک: ۴/ ۱۵۹، وصححه الحاکم ووافقه الذہبی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

فائدہ: بخاری عن حمیدی کی روایت میں ہے: ''ارحموا من في الأرض يرحمكم من في السماء'' جو زمین پر ہیں تم ان پر رحم کرو، جو آسمان پر ہے وہ تم پر رحم کرے گا۔ (کتاب الکنی: ص ۶۴)

[۵۹۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: أَخْبَرَنِي أَبُوْ قَابُوْسٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: الرَّحِمُ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ، فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللَّهُ، وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللَّهُ .

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رحم رحمٰن سے مشتق ہے، جو اسے ملائے گا تو اللہ اسے ملائے گا اور جو اسے توڑے گا تو اللہ اسے توڑ دے گا۔''

تحقیق وتخریج» سندہ حسن

اسے ترمذی (۱۹۲۴، وقال: هذا حديث حسن صحيح) نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے حدیث سابق: ۵۹۱

رحم سے مراد رشتہ داریاں بھی ہیں اور رحم کرنا بھی ہے۔

[۵۹۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ سَلْمَانَ أَبُوْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ، عَنْ مُحَرَّزِ بْنِ قَيْسِ بْنِ السَّائِبِ، أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو أَمَرَ بِشَاةٍ فَذُبِحَتْ، فَقَالَ لِقَيِّمِهِ: هَلْ أَهْدَيْتَ لِجَارِنَا الْيَهُوْدِيِّ شَيْئًا؟ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُوْلُ: مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ.

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ایک بکری ذبح کرنے کا حکم دیا تو وہ ذبح کردی گئی پھر انہوں نے اس کے نگران سے کہا: کیا تُو نے ہمارے یہودی پڑوسی کو کچھ (گوشت) تحفہ بھیجا ہے؟ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جبریل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے بارے میں مسلسل وصیت کرتے رہے حتی کہ میں نے گمان کیا کہ وہ اسے عنقریب وارث بھی قرار دے دیں گے۔''

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے ابوداود (۵۱۵۲) ترمذی (۱۹۴۳، وقال: ھذا حدیث حسن غریب) اور بیہقی (شعب الایمان: ۸۴/۷ ح ۹۵۶۲، من حدیث الحمیدی) نے مجاہد عن عبداللہ بن عمرو کی سند سے روایت کیا ہے اور مجاہد نے سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے سماع کی تصریح کردی ہے۔ (دیکھئے البر والصلہ لابن المبارک: ۲۱۷، مشکل الآثار للطحاوی: ۲۶۱/۴)

تنبیہ: اصل مخطوط اور دوسرے مخطوطے میں ''مجاہد بن جبر عن محرر بن قیس بن السائب'' ہے جو کہ خطا یا وہم ہے۔ ہوسکتا[1] ہے کہ مجاہد بن جبر محرر بن قیس بن السائب ہو۔ واللہ اعلم

[۵۹۴] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا بَشِيْرُ بْنُ سَلْمَانَ أَبُوْ إِسْمَاعِيلَ، وَفِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ الْحَنَّاطُ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِيءِ، وَلَكِنَّ الْوَاصِلُ الَّذِيْ إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا.

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''برابری کی سطح پر صلہ رحمی کرنے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے۔ بلکہ صلہ رحمی کرنے والے وہ ہے جس سے رشتہ داری کاٹی جائے تو وہ تب بھی اسے دوبارہ جوڑے۔''

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے بخاری (۵۹۹۱) نے بھی روایت کیا ہے۔

فائدہ: مجاہد بن جبر کے سماع کی تصریح حلیۃ الاولیاء لابی نعیم الاصبہانی (۳۰۱/۳۔۳۰۲) میں موجود ہے۔

---

[1] یہی راجح معلوم ہوتا ہے جیسا کہ امام حمیدی رحمہ اللہ نے فرمایا: ''مجاهد بن جبر مولى قيس بن السائب المخزومي''۔ (المعرفہ والتاریخ: ۷۱۲/۱ وسندہ صحیح) [تنویر الحق]

[٥٩٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، يَقُوْلُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَنَا عِنْدَهُ، جَالِسٌ فَجَعَلَ يَتَخَطَّأَ رِقَابَ النَّاسِ حَتَّى جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: حَدِّثْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا تُحَدِّثْنِي عَنِ الْعِدْلَيْنِ، فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُوْلُ: الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ السُّوْءَ، أَوْ قَالَ: مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ.

عامر بن شراحیل الشعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آ کر ان کے سامنے بیٹھ گیا پھر کہنے لگا: مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو اور (آپ رضی اللہ عنہ کو جنگ یرموک میں اہل کتاب کی کتب کے جو دو صندوق ملے تھے) اُن دونوں صندوقوں والی کتب سے بیان نہ کریں۔ تو عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو برائی چھوڑ دے۔'' یا فرمایا کہ ''ایسے کام چھوڑ دے جن سے اللہ نے منع کیا ہے۔''

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرِ الْعِدْلَيْنِ.

[سفیان کہتے ہیں: اسماعیل بن ابی خالد نے ہمیں شعبی عن عبداللہ بن عمرو عن النبی ﷺ کی سند سے روایت بیان کی، اور اس میں ''عدلین'' کا ذکر نہیں کیا۔]

تحقیق وتخریج » سندہ صحیح

اسے بخاری (۱۰، ۶۴۸۴) نے بھی روایت کیا ہے۔

[٥٩٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، سَمِعْتُهُ مِنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُوْرَ، وَيَعْقُوْبَ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي كَنْزٍ وَجَدَهُ رَجُلٌ: إِنْ كُنْتَ وَجَدْتَهُ فِي قَرْيَةٍ مَسْكُوْنَةٍ أَوْ فِي سَبِيْلٍ مِيْتَاءٍ فَعَرِّفْهُ وَإِنْ كُنْتَ وَجَدْتَهُ فِي خَرِبَةٍ جَاهِلِيَّةٍ أَوْ فِي قَرْيَةٍ غَيْرِ مَسْكُوْنَةٍ أَوْ غَيْرِ سَبِيْلٍ مِيْتَاءٍ فَفِيْهِ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ.

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس خزانے کے بارے میں فرمایا: ''جسے کوئی آدمی پالیتا ہے: اگر تو اسے آباد گاؤں میں یا عام (عوامی) راستے پر پائے تو (ایک سال تک) اعلان کرتا رہے اور اگر اسے جاہلیت کے کھنڈرات، کسی غیر آباد گاؤں یا ایسے راستے پر پائے جو عوامی گزرگاہ نہ ہو تو اس میں اور دفینے میں سے خمس (پانچواں حصہ صدقہ) ہے۔''

تحقیق وتخریج » سندہ حسن

اسے امام شافعی (المسند:ص ۹۶، ۹۷) حاکم (المستدرک:۲/۶۵، من حدیث الحمیدی وقال الذہبی: صحیح) اور ترمذی (۱۲۸۹، وقال: ھذا حدیث حسن) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

فائدہ: عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ جمہور محدثین کے نزدیک حسن سند ہے۔

[۵۹۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَابُوْرَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، وَأَنَا لِحَدِيْثِ ابْنِ عَجْلَانَ أَحْفَظُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْثَالَ الذَّرِّ فِيْ صُوَرِ النَّاسِ، يَعْلُوْهُمْ كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الصَّغَارِ، يُسَاقُوْنَ إِلَى سِجْنٍ فِي النَّارِ يُقَالُ لَهُ بُوْلَسُ، تَعْلُوْهُمْ نَارُ الْأَنْيَارِ، يُسْقَوْنَ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ عُصَارَةِ أَهْلِ النَّارِ.

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تکبر کرنے والے روز قیامت انسانی صورتوں میں چیونٹیوں جتنے اجسام کے ساتھ اٹھائے جائیں گے، ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی ان کے مقابلہ میں برتر ہوگی۔ انہیں جہنم کے بولس نامی قید خانے کی طرف ہانکا جائے گا، آگوں کی آگ ان پر چھائی ہوگی (اور) جہنمیوں کی پیپ کا نچوڑ پلایا جائے گا۔''

تحقیق وتخریج ◂◂ **حسن**

اسے ترمذی (۲۴۹۲ وقال: ھذا حدیث حسن) نے بھی روایت کیا ہے۔

محمد بن عجلان (صدوق مدلس) کی متابعت داود بن شابور نے کر دی ہے، لہٰذا یہ حدیث حسن ہے۔

[۵۹۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ وَهْبِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَقُوْتُ.

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کے گناہگار ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ جنھیں وہ رزق (نان نفقہ) دے رہا تھا اُن سے (بغیر کسی شرعی عذر کے) روک دے۔''

تحقیق وتخریج ◂◂ **صحیح**

اسے [مسلم: ۹۹۶] ابوداود (۱۶۹۲) ابن حبان (الاحسان: ۴۲۲۶) حاکم (المستدرک: ۱/۴۱۵، ۴/۵۰۰-۵۰۱ وصححه الحاکم ووافقه الذہبی) اور احمد (المسند: ۲/۱۶۰، ۱۹۴، ۱۹۵) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

ابو اسحاق السبیعی نے سماع کی تصریح کر دی ہے۔ (دیکھئے مسند ابوداود الطیالسی: ۲۲۸۱)

[اس روایت کے شان ورود کے لیے دیکھئے مسند ابوداود الطیالسی: ۲۲۸۱/ تنویر الحق]

٨٩: حَدِيثُ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ

معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کی احادیث

[٥٩٩] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ فِي يَوْمِ عَاشُورَاءَ وَهُوَ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ أَخْرَجَ مِنْ كُمِّهِ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ، فَقَالَ: أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ، وَقَالَ: إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَهَا نِسَاؤُهُمْ.

حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے عاشوراء کے دن رسول اللہ ﷺ کے منبر پر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو دیکھا، انہوں نے اپنی آستین سے بالوں کا ایک گچھا نکالا تو کہا: اے مدینہ والو! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس سے منع فرماتے ہوئے سنا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب بنی اسرائیل کی عورتوں نے انہیں استعمال کیا تو اس وجہ سے وہ ہلاک ہو گئے۔“

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (٣٤٦٨) اور مسلم (٢١٢٧) وغیرہما نے روایت کیا ہے۔

[٦٠٠] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمَنِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ فِي يَوْمِ عَاشُورَاءَ [وَهُوَ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ] يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَقُولُ: إِنِّي صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ.

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے عاشوراء کے دن رسول اللہ ﷺ کے منبر پر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”میرا روزہ ہے، پس تم میں سے جو شخص یہ روزہ رکھنا چاہتا ہے تو رکھ لے۔“

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (٢٠٠٣) مسلم (١١٢٩) اور طبرانی (الکبیر: ١٩/ ٣٢٨ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٦٠١] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَيْرِيْزٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تُبَادِرُوْنِي بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ، فَإِنِّي قَدْ بَدُنْتُ، فَمَهْمَا أَسْبِقْكُمْ بِهِ إِذَا رَكَعْتُ فَإِنَّكُمْ تُدْرِكُوْنِي بِهِ إِذَا رَفَعْتُ، وَمَهْمَا أَسْبِقُكُمْ بِهِ إِذَا سَجَدْتُ، فَإِنَّكُمْ تُدْرِكُوْنِي بِهِ إِذَا رَفَعْتُ.

معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھ سے پہلے نہ رکوع کرو اور نہ سجدہ کرو کیونکہ میرا جسم بھاری ہو گیا ہے، لہٰذا میں تم سے جتنا بھی پہلے رکوع کروں تو میرے اٹھنے سے پہلے تم رکوع میں میرے ساتھ مل جاؤ گے اور میں تم سے جتنا بھی پہلے سجدہ کروں تو میرے اٹھنے سے پہلے تم میرے ساتھ سجدے میں مل جاؤ گے۔“

تحقیق وتخریج» سنده صحیح

اسے ابن خزیمہ (۳/۴۵ ح ۱۵۹۴) نے بھی روایت کیا ہے۔

[٦٠٢] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: فَإِنِّي قَدْ بَدَّنْتُ.

دوسری روایت بھی پچھلی روایت (۶۰۱) کی مثل ہے۔ اس میں ہے کہ میرا جسم یقیناً بھاری ہو گیا ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده حسن

اسے ابوداود (۶۱۹ وصرح محمد بن عجلان بالسماع عنده) ابن خزیمہ (۱۵۹۴) ابن حبان (الاحسان: ۲۲۲۶، ۲۲۲۷) ابن الجارود (المنتقی: ۳۲۴) اور ابن عبدالبر (التمہید ۶/۲۲۴۔۲۲۵ من حدیث الحمیدی مطولاً) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٦٠٣] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو: سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ فِي دَارِهِ بِصَنْعَاءَ، قَالَ: وَأَطْعَمَنِي مِنْ جَوْزَةٍ فِي دَارِهِ يُحَدِّثُ، عَنْ أَخِيهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: لَا تُلْحِفُوا فِي الْمَسْأَلَةِ، فَوَاللَّهِ لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجُ لَهُ مِنِّي الْمَسْأَلَةُ، فَأُعْطِيهِ إِيَّاهُ وَأَنَا لَهُ كَارِهٌ، فَيُبَارَكُ لَهُ فِي الَّذِي أَعْطَيْتُهُ.

عمرو بن دینار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے وہب بن منبہ سے صنعاء (یمن) میں ان کے گھر میں سنا اور انہوں نے مجھے اپنے گھر کے درخت کے اخروٹ کھلائے تھے، وہ اپنے بھائی (ہمام بن منبہ) سے، وہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لپٹ لپٹ کر بالکل سوال نہ کرو کیونکہ اللہ کی قسم! تم میں سے کوئی بھی مجھ سے کوئی چیز مانگتا ہے تو میں اسے وہ دے دیتا ہوں اور میں اس کا سوال کرنا پسند نہیں کرتا ہوں، پھر اس چیز میں جو میں نے اسے دی ہے، کیسے برکت ہو سکتی ہے؟''

تحقیق وتخریج » سندہ صحیح

اسے مسلم (١٠٣٨) اور طبرانی (الکبیر: ١٩/ ٣٤٨ من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[٦٠٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حُجَيْرٍ، عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: هَذِهِ حُجَّةٌ عَلَى مُعَاوِيَةَ، قَوْلُهُ: قَصَرْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمِشْقَصِ أَعْرَابِيٍّ عِنْدَ الْمَرْوَةِ، يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ: حِينَ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ.

معاویہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے ایک اعرابی کے تیز پھل (نیزے یا تیر) سے مروہ کے پاس رسول اللہ ﷺ کے بال کاٹے۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ حدیث معاویہ رضی اللہ عنہ کے اپنے خلاف دلیل ہے، کیونکہ انہوں نے حج تمتع سے منع کیا تھا۔

تحقیق وتخریج » سندہ صحیح

اسے مسلم (١٢٤٦) اور طبرانی (الکبیر: ١٩/ ٣٠٨، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[٦٠٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَمِّهِ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، فَإِذَا قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، يَقُولُ: وَأَنَا أَشْهَدُ، وَإِذَا قَالَ:

سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب مؤذن اللہ أکبر اللہ أکبر کہتا تو آپ ﷺ اللہ أکبر، اللہ أکبر کہتے، پھر جب وہ أشهد أن لا إله إلا الله کہتا تو آپ ﷺ فرماتے: اور میں بھی گواہی دیتا ہوں۔ پھر جب وہ أشهد أن محمدًا رسول الله کہتا تو آپ ﷺ

أَشْهَـدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ، قَالَ: وَأَنَا أَشْهَدُ ، ثُمَّ يَسْكُتُ .

فرماتے: اور میں بھی گواہی دیتا ہوں۔ پھر خاموش ہو جاتے۔

[٦٠٦] قَـالَ سُـفْيَـانُ: وَحَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَحْيَى الْأَنْـصَـارِيُّ ، عَـنْ أَبِـيْ أُمَـامَةَ بْنِ سَهْلٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، بِمِثْلِهِ .

یہ روایت بھی پچھلی روایت کی مثل ہے۔

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے بخاری (٦١٢ من حدیث عیسیٰ بن طلحہ، ٩١٤ من حدیث ابی امامہ بن سہل بن حنیف) نے بھی روایت کیا ہے اور حمیدی کی سند حسن لذاتہ ہے۔

٩٠: حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی احادیث

[٦٠٧] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الـزُّهْرِيُّ غَيْرَ مَرَّةٍ: أَشْهَدُ لَكَ عَلَيْهِ: أَخْبَرَنِيْ سَالِمُ ابْـنُ عَبْـدِ اللّـٰـهِ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُوْنَ أَمَامَ الْجِنَازَةِ .

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا۔

تحقیق وتخریج» سنده صحیح

اسے ابوداود (٣١٧٩) ترمذی (١٠٠٧) اور ابن عبدالبر (التمہید: ١٢/ ٨٥ من حدیث الحمیدی) نے بھی روایت کیا ہے۔

[٦٠٨] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الـزُّهْـرِيُّ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ، عَنْ أَبِيْهِ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ .

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص جمعہ (پڑھنے) کے لیے آئے تو لازم ہے کہ وہ غسل کرے۔“

تحقیق وتخریج» سنده صحیح

یہ روایت سنن الترمذی (۴۹۲، وقال: حدیث حسن صحیح) نیز صحیح البخاری (۸۹۴) اور صحیح مسلم (۸۴۴) میں بھی موجود ہے۔

[۶۰۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

یہ روایت بھی پچھلی روایت (۶۰۸) کی مثل ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے احمد بن حنبل (المسند: ۲/ ۳۷) نے بھی بیان کیا ہے۔

[۶۱۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، وَأَيُّوبُ السِّخْتِيَانِيُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

یہ روایت بھی پچھلی روایت (۶۰۸) کی مثل ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

یہ روایت صحیح البخاری (۸۷۷) اور صحیح مسلم (۸۴۴) وغیرہما میں بھی موجود ہے۔

[۶۱۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنَّ بِلالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى تَسْمَعُوا أَذَانَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک بلال رات کو اذان دیتے ہیں لہٰذا تم اس وقت تک کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کی اذان سن لو۔“

تحقیق وتخریج» صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۶۱۷) اور مسلم (۱۰۹۲) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۶۱۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: إِذَا اسْتَأْذَنَتْ أَحَدَكُمُ امْرَأَتُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلا يَمْنَعْهَا.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب کسی آدمی کی بیوی اس سے مسجد جانے کی اجازت مانگے تو وہ اسے منع نہ کرے۔“

قَالَ سُفْيَانُ: يَرَوْنَ أَنَّهُ بِاللَّيْلِ.

سفیان بن عیینہ نے فرمایا: ان (محدثین) کا خیال ہے کہ یہ (حدیث) رات کے بارے میں ہے۔

تحقیق وتخریج» **صحيح (متفق عليه)**

اسے بخاری (۵۲۳۸) مسلم (۴۴۲ وصرح الزہری بالسماع عندہ) اور بیہقی (الکبریٰ: ۵/۲۲۴، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[**٦١٣**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ وَحْدِي وَلَيْسَ مَعِي وَلَا مَعَهُ أَحَدٌ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ بَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی غلام کو بیچے اور اس (غلام) کے پاس مال ہو تو یہ اس کا ہے جس نے (غلام) بیچا ہے الا یہ کہ خریدار شرط لگالے (کہ یہ مال بھی میرا ہے) اور جو شخص کھجوروں کے درخت پھل لگ جانے کے بعد بیچے تو یہ پھل بیچنے والے کا ہے الا یہ کہ خریدار شرط لگالے۔''

تحقیق وتخریج» **سنده صحيح (متفق عليه)**

اسے بخاری (۲۳۷۹) اور مسلم (۱۵۴۳/۸۰) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

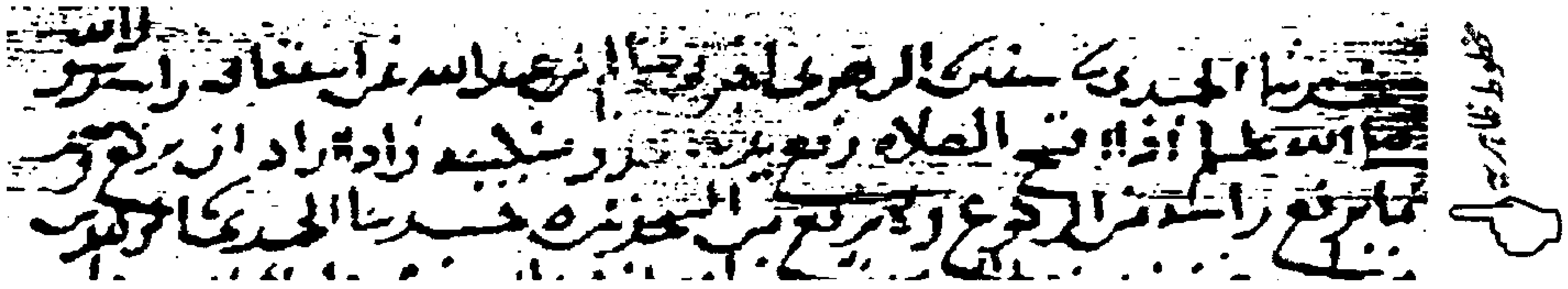

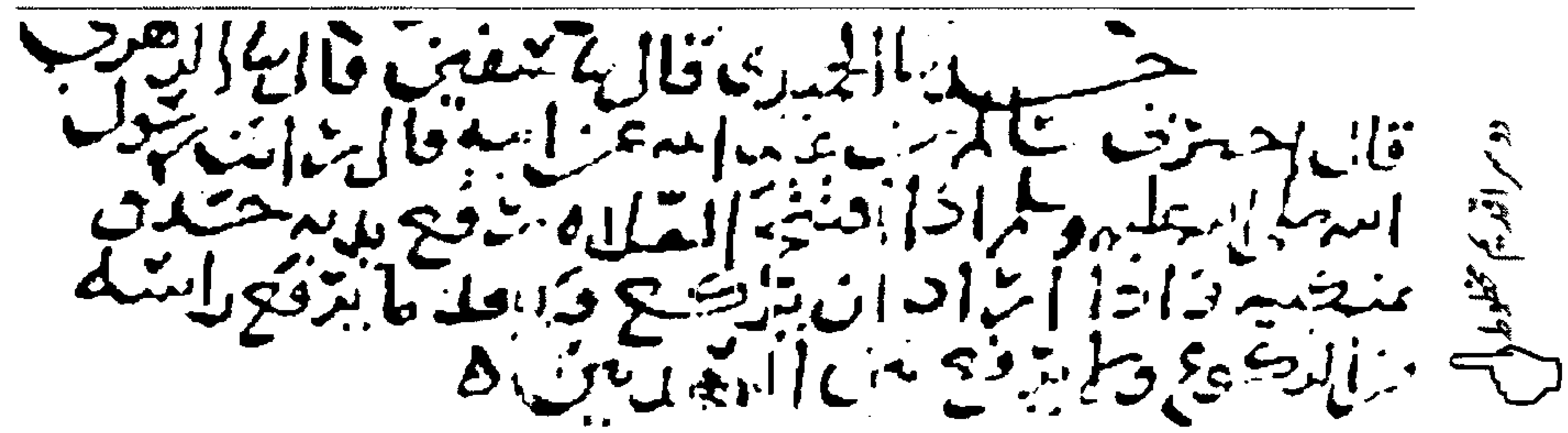
حدثنا الحميدي قال ثنا سفين قال ثنا الزهري
قال اخبرني سالم بن عبد الله عن ابيه قال رأيت رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذا افتتح الصلاة يرفع يديه حذو
منكبيه واذا اراد ان يركع وبعد ما يرفع راسه
من الركوع ولا يرفع بين السجدتين

[**٦١٤**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَبَعْدَمَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو کندھوں تک رفع یدین کرتے اور جب رکوع کا ارادہ کرتے اور جب آپ ﷺ رکوع سے سر اٹھاتے (تو رفع یدین کرتے تھے) اور آپ ﷺ سجدوں میں رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

تحقیق وتخریج» **سنده صحيح**

اسے ابونعیم الاصبہانی نے المستخرج علیٰ صحیح مسلم (۱۲/۲) میں حمیدی کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ نیز امام مسلم (۳۹۰) وغیرہ نے کئی بلکہ متواتر سندوں کے ساتھ امام سفیان بن عیینہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ امام بخاری (۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۸) اور امام مسلم وغیرہما نے متواتر سندوں کے ساتھ یہی حدیث اسی مفہوم کے ساتھ امام الزہری سے بیان کی ہے۔

علامہ حازمی نے فرمایا: زہری والی روایت میں نہ تو اختلاف ہے اور نہ متن میں اضطراب ہے۔

(الناسخ والمنسوخ من الآثار ص: ۱۰، الوجہ: ۱۹)

حافظ ابن حجر العسقلانی نے فرمایا: اس سند کے ساتھ یہ روایت قطعیت تک پہنچتی ہے۔ یعنی یقینی اور متواتر ہے۔

(لسان المیزان: ۵/ ۳۲۷، ترجمۃ محمد بن عکاشہ)

زہری کے علاوہ یہی حدیث سلیمان الشیبانی نے بھی سالم بن عبداللہ سے بیان کی ہے۔

(حدیث السراج: ۲/ ۳۴۔۳۵ ح ۱۱۵، وسندہ صحیح)

اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ حبیب الرحمٰن اعظمی دیوبندی کا مستدل نسخۂ دیوبندیہ نیز نسخۂ راشدیہ سندھیہ اور برصغیر کے جدید مخطوطات میں اس روایت کا متن غلط و محرف ہے، جس سے استدلال جائز نہیں۔

تنبیہ: مسند حمیدی کے تمام قدیم مخطوطوں پر یہ حدیث درج بالا متن و مفہوم اور اثبات رفع یدین کے ساتھ ہی موجود ہے۔

نیز دیکھئے حسین سلیم اسد کی تحقیق سے شام و عرب ممالک میں شائع شدہ نسخۂ مسند الحمیدی (۱/ ۵۱۵ ح ۶۲۶)

[۶۱۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَاقِدٍ، يُحَدِّثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ: كَانَ إِذَا أَبْصَرَ رَجُلًا يُصَلِّيْ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ حَصَبَهُ حَتَّى يَرْفَعَ يَدَيْهِ.

نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب کسی کو دیکھتے کہ وہ (رکوع کے لیے) نیچے جاتے اور اٹھتے وقت رفع یدین نہیں کرتا تو وہ اسے کنکریاں مارتے تھے یہاں تک کہ وہ رفع یدین کرنا شروع کر دیتا۔

تحقیق و تخریج » صحیح

اسے امام بخاری نے جزء رفع الیدین (ح ۱۵، بتحقیقی) میں حمیدی سے درج ذیل متن کے ساتھ روایت کیا ہے: "ان ابن عمر كان اذا رائى رجلا لا يرفع يديه واذا ركع و إذا رفع رماه بالحصى" امام احمد کے مشہور شاگرد امام ابوبکر الاثرم نے یہ اثر امام احمد بن حنبل سے درج ذیل سند و متن کے ساتھ روایت کیا ہے: "وحدثنا أبو عبد الله يعني أحمد بن حنبل قال: حدثنا الوليد بن مسلم قال: سمعت زيد بن واقد قال: سمعت نافعًا قال: كان ابن عمر إذا رأى رجلا لا يرفع يديه حصبه وأمر أن يرفع" ابن عمر رضی اللہ عنہ جب کسی آدمی کو دیکھتے کہ رفع یدین نہیں کرتا تو اسے کنکریاں مارتے اور حکم دیتے کہ رفع یدین کرو۔ (التمہید لابن عبدالبر: ۹/ ۲۲۴، [وسندہ صحیح])

ابن عبدالبر کی سند کے دوراویوں عبدالحمید بن احمد بن عیسٰی الوراق اور خضر بن داود[1] کی حدیث کو حافظ ابن حجر نے صحیح قرار دیا ہے۔ (دیکھئے تغلیق التعلیق: ۵/۴۹)

اثرم والی روایت میں دو اہم فائدے ہیں:

۱: اس سند میں سماع مسلسل ہے۔

۲: رفع یدین کا حکم موجود ہے۔

جزء رفع الیدین والی روایت کو نووی نے بھی صحیح کہا ہے۔ (دیکھئے المجموع شرح المہذب: ۳/۴۰۵)

تنبیہ: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ترکِ رفع یدین قطعاً ثابت نہیں اور اس سلسلے میں ابوبکر بن عیاش کی روایت وہم وخطأ ہونے کی وجہ سے باطل و بے اصل ہے۔ تفصیل کے لیے میری کتاب: نور العینین (ص ۱۶۷، اور ۲۰۵) کا مطالعہ کریں۔

[۶۱۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ، عَنِ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، جب آپ کو سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر لیتے تھے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۱۱۰۶) مسلم (۷۰۳) اور ابونعیم (المستخرج: ۲/۲۹۳، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۶۱۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا حَسَدَ إِلَّا فِيْ اثْنَيْنِ: رَجُلٍ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٍ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حسد (جائز) نہیں مگر صرف دو چیزوں کے بارے میں (رشک جائز) ہے: ایک آدمی کو اللہ نے قرآن (کا علم) دیا ہے تو وہ رات کو اس کے ساتھ قیام کرتا ہے اور دن کو اسے پڑھتا پڑھاتا ہے۔ دوسرا آدمی جسے اللہ نے مال دیا ہے تو وہ دن رات اسے خرچ کرتا ہے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۷۵۲۹) مسلم (۸۱۵) اور یعقوب الفارسی (المعرفۃ والتاریخ: ۲/ ۶۱۷، من حدیث الحمیدی) وغیرہم

[1] عبدالحمید بن احمد بن عیسٰی الوراق اور خضر بن داود، دونوں کی روایت کے بارے میں امام ابن عبدالبر فرماتے ہیں: ''هذا إسناد صحيح، كل مذكور فيه ثقة معروف بالعلم'' (التمہید: ۱۷/ ۱۹۳) نیز دیکھئے بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم (حاشیہ ص ۱۵، طبع ۲۰۲۳ء) [تنویر الحق]

نے بھی روایت کیا ہے۔

[٦١٨] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوْتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُوْنَ.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم سونے لگو تو (اس وقت) اپنے گھروں میں (جلتی ہوئی) آگ مت چھوڑو۔''

تحقیق وتخریج» صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (٦٢٩٣) مسلم (٢٠١٥) اور ابن عبدالبر (التمہید: ١٢/ ١٧٥، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٦١٩] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَاهُ وَاللَّهِ الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَا جُنَاحَ فِي قَتْلِهِنَّ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ: الْغُرَابُ، وَالْحِدَأَةُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْفَأْرَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حرم ہو یا حرم سے باہر کا علاقہ ہو، پانچ جانوروں کے قتل کرنے میں کوئی گناہ نہیں: کوا، چیل، بچھو، چوہا اور باؤلا/ ہڑکایا کتا۔''

فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ: إِنَّ مَعْمَرًا يَرْوِيْهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ فَقَالَ: حَدَّثَنَا ـ وَاللَّهِ ـ الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ مَا ذَكَرَ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ.

[سفیان بن عیینہ سے کہا گیا کہ معمر اسے زہری عن عروہ عن عائشہ کی سند سے بیان کرتے ہیں تو سفیان نے کہا: اللہ کی قسم! زہری نے ہمیں یہ روایت سالم عن ابیہ کی سند سے بیان کی ہے۔ انھوں نے عروہ عن عائشہ کا ذکر نہیں کیا ہے۔]

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے مسلم (١١٩٩) اور ابن عبدالبر (التمہید: ١٥/ ١٥٦، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[٦٢٠] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سانپوں، سیاہ سفید دھاری دار، زہریلے سانپوں اور چھوٹی دُم والے موذی سانپوں کو قتل کر دو، کیونکہ یہ نظر اُچک لیتے ہیں اور حمل گرا دیتے ہیں۔''

قَالَ: وَكَانَ عَبْدُاللَّهِ يَقْتُلُ كُلَّ حَيَّةٍ وَجَدَهَا، فَأَبْصَرَهُ أَبُو لُبَابَةَ، أَوْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُطَارِدُ حَيَّةً، فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ.

سالم بن عبداللہ بن عمر رحمہ اللہ نے کہا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہر ہی سانپ کو قتل کر دیتے جسے دیکھ لیتے تھے پھر (ایک دن) ابولبابہ رضی اللہ عنہ یا زید بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا، وہ ایک سانپ کا پیچھا کر رہے تھے تو کہا: گھروں میں رہنے والے سانپوں (کے قتل) سے منع کیا گیا ہے۔

قَالَ سُفْيَانُ: كَانَ الزُّهْرِيُّ أَبَدًا يَقُوْلُ فِيْهِ: زَيْدٌ، أَوْ أَبُوْ لُبَابَةَ.

[سفیان بن عیینہ نے کہا: زہری اس سند میں ہمیشہ زید بن خطاب یا ابولبابہ کہتے تھے۔]

تحقیق وتخریج» صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۳۲۹۷۔۳۲۹۹) مسلم (۲۲۳۳) اور ابن عبدالبر (التمہید: ۱۷/ ۲۹۔۳۰ من حدیث الحمیدي مختصراً) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[**۶۲۱**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الشُّؤْمُ فِيْ ثَلَاثٍ: فِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالدَّارِ فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ فِيْهِ: عَنْ حَمْزَةَ. قَالَ سُفْيَانُ: مَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ ذَكَرَ فِيْ هَذَا الْحَدِيْثِ حَمْزَةَ قَطُّ.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نحوست (اگر ہوتی تو) تین چیزوں میں ہوتی: گھوڑا، عورت اور گھر۔“

[سفیان بن عیینہ سے کہا گیا کہ دوسرے راوی اسے بیان کرتے ہوئے الزهري عن حمزة کہتے ہیں۔ تو سفیان نے کہا: میں نے اس سند میں زہری کو حمزہ کا واسطہ ذکر کرتے کبھی نہیں سنا۔]

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے مسلم (۲۲۲۵) اور ابن عبدالبر (التمہید: ۹/ ۲۸۱ من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے روایت کیا ہے۔

[**۶۲۲**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ: نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ، وَنَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پھل پکنے سے پہلے پھل بیچنے سے منع فرمایا اور درختوں پر لگی ہوئی کھجوروں کو خشک کھجوروں کے بدلے میں بیچنے سے منع فرمایا (یعنی بیع مزابنہ سے منع فرمایا)۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَأَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا .

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع عرایا کی اجازت دی ہے۔

تحقیق وتخریج » صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۲۱۸۳۔۲۱۸۴) اور مسلم (۱۵۳۹) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے حدیث سابق: ۴۰۰

[بیع مزابنہ کی تعریف کے لیے دیکھئے صحیح البخاری (۲۱۸۵) نیز دیکھئے حدیث سابق (۷۵)

عرایا کی تعریف کے لیے دیکھئے حدیث سابق (۴۰۰) اور الاتحاف الباسم شرح موطا امام مالک (ص ۲۴۶)]

[٦٢٣] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَيُهِلُّ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَيُهِلُّ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ . قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَذُكِرَ لِي وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ .

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں، اہل شام جُحفہ سے احرام باندھیں اور اہل نجد قرن المنازل سے احرام باندھیں۔''

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں، اور میں نے یہ حدیث بذات خود آپ ﷺ سے نہیں سنی تھی۔

تحقیق وتخریج » صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۱۵۲۷۔۱۵۲۸) مسلم (۱۱۸۲) اور ابونعیم (المستخرج ج:۳/ ۲۶۹، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

تنبیہ: میقات یلملم والی روایت بھی صحیح وثابت ہے۔ دیکھئے صحیح البخاری (۱۵۲۴) اور صحیح مسلم (۱۱۸۱)

[٦٢٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ عُمَرَ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيْهِ، فَقَالَ: أَلَا إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ فَقَالَ عُمَرُ: فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا بَعْدُ، ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا .

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سنا کہ عمر رضی اللہ عنہ اپنے باپ کی قسم کھا رہے ہیں تو فرمایا: ''خبردار! اللہ تمہیں باپ دادا کی قسمیں کھانے سے منع فرماتا ہے۔'' پھر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے نہ جان بوجھ کر ایسی قسم کبھی کھائی اور نہ کسی کی طرف سے بیان کی۔

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: قَالَ سُفْيَانُ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ، وَكَانَ بَصِيْرًا

حمیدی کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ نے کہا: میں نے محمد بن عبد الرحمٰن مولی آل طلحہ سے سنا جو کہ عربی میں ماہر تھے، انھوں نے

بِـالْـعَـرَبِيَّةِ، يَقُوْلُ: وَلَا آثِرًا آثُرُهُ عَنْ غَيْرِيْ أُخْبِرُ عَنْهُ أَنَّهُ حَلَفَ بِهَا.

فرمایا: اٰثرًا سے مراد ہے کہ کسی دوسرے کی قسم کو بطورِ حکایت بیان کرنا۔

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے بخاری (۶۶۴۷) مسلم (۱۶۴۶) اور ابونعیم (معرفۃ الصحابہ: ۱/ ۲۱۷ ح ۱۹۴ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔ [زہری کے سماع کی تصریح مستخرج ابوعوانہ (۵۸۹۷) وغیرہ میں موجود ہے۔]

[۶۲۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي الـزُّهْـرِيُّ، عَـنْ سَـالِـمٍ، عَنْ أَبِيْـهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ، سَـمِـعَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيْمَانِ.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سنا، ایک آدمی اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں وعظ ونصیحت کر رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک حیا ایمان میں سے ہے۔''

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے مسلم (۳۶) وغیرہ نے اور بخاری (۶۱۱۸) وغیرہ نے سفیان بن عیینہ سے دوسری سند کے ساتھ ابن شہاب الزہری سے روایت کیا ہے اور زہری نے سماع کی تصریح کر دی ہے۔

(دیکھئے مشیخۃ البرزالی: ح ۵۲، ثلاث من کتب المشیخات ص ۲۹۷ وسندہ حسن)

نیز صحیح مسلم اور سنن الترمذی (۲۰۰۹) وغیرہما میں اس کے شواہد بھی موجود ہیں۔

[۶۲۶] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّ رَجُلًا قَامَ إِلَى رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ، فَسَـأَلَـهُ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَ: لَا يَلْبَسُ الْقَمِيْصَ، وَلَا الْعِمَامَةَ، وَلَا السَّـرَاوِيْـلَ، وَلَا الْبُـرْنُـسَ، وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْـفَـرَانٌ، وَلَا وَرْسٌ، وَلَا خُفَّيْنِ، إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَـجِـدْ نَـعْـلَيْنِ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُوْنَ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: احرام باندھنے والا کون سے کپڑے پہنے؟ تو آپ نے فرمایا: ''نہ قمیص پہنے اور نہ عمامہ باندھے، نہ شلوار پہنے اور نہ ٹوپی یا رومال اوڑھے، نہ زعفران اور زرد خوشبو لگا ہوا کپڑا پہنے اور نہ موزے پہنے سوائے اس کے جسے (کھلے) جوتے نہ ملیں تو یہ پہن لے اور انہیں کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کر دے۔''

تحقیق وتخریج» صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۵۸۰۶، والزہری صرح بالسماع عندہ) مسلم (۱۱۷۷) اور بیہقی (معرفة السنن والآثار: ۴/ ۱۱، من حدیث الحمیدي مختصراً) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[**۶۲۷**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، وَأَيُّوبُ السِّخْتِيَانِيُّ، وَأَيُّوبُ بْنُ مُوسَى، وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ، إِلَّا أَنَّهُمْ قَالُوا: وَلَا ثَوْبٌ مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ، وَلَا وَرْسٌ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ.

امام نافع کی سند کے ساتھ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سابق حدیث کی مثل روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اور ایسا کپڑا نہ پہنے جسے زعفران یا پیلے رنگ کی ایک بوٹی سے رنگ دیا گیا ہو۔" [پھر انھوں نے آخر تک حدیث بیان کی۔]

تحقیق وتخریج» سنده صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۱۳۴، وغیرہ) اور مسلم (۱۱۷۷) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[**۶۲۸**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ وَحَدَّثَنَا عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "رات کی نماز دو دو (رکعت) ہے، پھر جب تجھے صبح کا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لے۔"

تحقیق وتخریج» صحیح

یہ صحیح مسلم (۷۴۹/ ۱۴۶) وغیرہ میں ہے اور اسے بیہقی (معرفة السنن والآثار: ۴/ ۱۱، من حدیث الحمیدی مختصراً) نے بھی روایت کیا ہے۔

[**۶۲۹**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

یہ حدیث پچھلی حدیث (۶۲۸) کی مثل ہے۔

تحقیق وتخریج» صحیح

یہ صحیح مسلم (۷۴۹/۱۴۶) وغیرہ میں موجود ہے اور اسے ابونعیم الاصبہانی (المستخرج: ۳۴۴/۲ من حدیث الحمیدی باختلاف یسیر) نے بھی روایت کیا ہے۔

[۶۳۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي لَبِيْدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

یہ حدیث پچھلی حدیث (۶۲۸) کی مثل ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

یہ سنن النسائی (۱۶۷۰) اور سنن ابن ماجہ (۱۳۲۰) میں موجود ہے۔

[۶۳۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْأَلُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ كَيْفَ يُصَلِّي أَحَدُنَا بِاللَّيْلِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خَشِيْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ تُوْتِرُ لَكَ مَا مَضَى مِنْ صَلَاتِكَ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا، ایک آدمی رسول اللہ ﷺ سے پوچھ رہا تھا اور آپ ﷺ منبر پر تھے: ہم رات کو کس طرح نماز پڑھیں؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”دو دو کر کے پھر اگر تجھے صبح (ہونے) کا ڈر ہو تو ایک وتر پڑھ لے، یہ تمہاری سابقہ نماز کو وتر (طاق) بنا دے گا۔“

قَالَ سُفْيَانُ: وَهَذَا أَجْوَدُهَا.

سفیان بن عیینہ نے فرمایا: یہ ان سب سے اچھی روایت ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے ابن ماجہ (۱۳۲۰) اور بیہقی (الکبریٰ: ۲۲/۳ من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۶۳۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ، أَوْ مَاشِيَةٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص شکاری یا مویشیوں کے کتے کے سوا کوئی اور کتا پالتا ہے تو اس کی نیکیوں میں سے روزانہ دو قیراط کا نقصان ہوتا ہے۔“

تحقیق وتخریج» صحيح

اسے مسلم (۱۵۷۴/۵۱) نے بھی روایت کیا ہے۔

[٦٣٣] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ دِيْنَارٍ، قَالَ: ذَهَبْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ إِلَى بَنِيْ مُعَاوِيَةَ، فَنَبَحَتْ عَلَيْنَا كِلَابُهُمْ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ، يَقُوْلُ: مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ، أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ.

عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بنو معاویہ کی طرف گیا تو ہم پر اُن کے کتے بھونکے، پھر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص شکاری یا مویشیوں کے کتے کے سوا کوئی اور کتا پالتا ہے تو اس کی نیکیوں میں سے روزانہ دو قیراط ثواب کم ہوتا ہے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے احمد (المسند: ۲/ ۳۷) نے بھی سفیان بن عیینہ سے روایت کیا ہے۔
نیز دیکھئے صحیح البخاری (۵۴۸۰) اور صحیح مسلم (۱۵۷۴)

[٦٣٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنِّي أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَتْ، فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، فِي الْوِتْرِ مِنْهَا أَوْ فِي السَّبْعِ الْبَوَاقِيْ.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے پاس آ کر کہا: میں نے خواب دیکھا ہے کہ فلاں فلاں رات کو لیلۃ القدر ہے، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں دیکھتا ہوں کہ تمھارے خواب موافق ومطابق ہوئے، لہٰذا اسے (یعنی لیلۃ القدر کو) آخری عشرے کی طاق راتوں یا باقی سات راتوں میں تلاش کرو۔''

قَالَ سُفْيَانُ: الشَّكُّ مِنِّي لَا مِنَ الزُّهْرِيِّ.

سفیان بن عیینہ نے کہا: اس روایت میں شک مجھے ہوا ہے، زہری کو نہیں ہوا۔

تحقیق وتخریج» صحيح

اسے مسلم (۱۱۶۵/ ۲۰۷، صرح الزہری بالسماع فی الروایۃ الثانیہ فی صحیح مسلم: ۲۰۸) اور بیہقی (دلائل النبوہ: ۷/ ۳۲ من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[٦٣٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کھائے تو اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب پیئے تو اپنے دائیں ہاتھ سے پیئے کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور اپنے بائیں ہاتھ

فَلْيَأْكُلْ بِيَمِيْنِهِ، وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ.

سے پیتا ہے۔"

قَالَ سُفْيَانُ: وَسَمِعْتُ مَعْمَرًا يُحَدِّثُهُ بَعْدُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا عُرْوَةَ إِنَّمَا هُوَ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ، فَقَالَ مَعْمَرٌ: إِنَّا عَرَضْنَاهُ، وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: هٰذَا مِمَّا عَرَضْنَاهُ.

[سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ پھر میں نے ایک مدت بعد ابوعروہ معمر بن راشد سے سنا، وہ اس روایت کو زہری عن سالم عن ابیہ کی سند سے بیان کرتے تھے۔ میں نے اُن سے کہا: اے ابوعروہ! یہ روایت تو صرف زہری عن ابی بکر بن عبیداللہ عن ابن عمر کی سند سے ہے۔ معمر نے کہا: ہم نے اس روایت کو بطور عرض [1] زہری پر پیش کیا تھا۔ سفیان بن عیینہ کبھی کبھار یوں کہتے (کہ معمر نے کہا): یہ اُن روایات میں سے ہے جسے ہم نے زہری پر بطور عرض پیش کیا تھا۔]

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے مسلم (۲۰۲۰) نے بھی روایت کیا ہے۔

[1] اصول حدیث میں اگر راوی محدث کی زبان سے حدیث سنے تو اسے سماع کہتے ہیں۔ اگر شاگرد خود یا اس کے ساتھی استاذ پر پڑھیں تو اسے عرض کہتے ہیں۔ دیکھئے اختصار علوم الحدیث (ص ۸۱-۸۳، بتحقیق شیخنا رحمہ اللہ)/تنویر الحق]

[۶۳۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، قَالَ: بَعَثَنِيْ أَبِيْ إِلَى عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ بِغَيْرِ إِذْنٍ، فَعَلَّمَنِيْ، فَقَالَ: إِذَا جِئْتَ فَاسْتَأْذِنْ، فَإِذَا أُذِنَ لَكَ فَسَلِّمْ إِذَا دَخَلْتَ.

وَمَرَّ ابْنُ ابْنِهِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ وَاقِدِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ، وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ جَدِيْدٌ يَجُرُّهُ، فَقَالَ لَهُ: أَيْ بُنَيَّ ارْفَعْ إِزَارَكَ، فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ

زید بن اسلم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میرے والد نے مجھے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تو میں بغیر اجازت کے اندر (گھر میں) چلا گیا پھر انہوں نے مجھے سکھایا: جب تو آئے تو اجازت مانگ پھر جب اجازت مل جائے تو داخل ہو اور سلام کہہ۔ پھر انہوں نے اپنے پوتے عبداللہ بن واقد بن عبداللہ بن عمر کو دیکھا، وہ نیا کپڑا پہنے اسے گھسیٹتا ہوا جا رہا تھا تو کہا: اے بچے! ازار اوپر کر، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "جو شخص تکبر سے اپنا کپڑا گھسیٹے گا تو اللہ اس کی طرف (رحمت سے) نہیں دیکھے گا۔"

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے احمد (المسند :۲/ ۹۔۱۰) نے سفیان بن عیینہ سے روایت کیا ہے، نیز بخاری (۵۷۸۳ مختصراً) ومسلم (۲۰۸۵ مختصراً) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۶۳۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا صَاحِبُ هَذِهِ الدَّارِ الَّتِي فِي الْحُرِّ أُمَيَّةُ بْنُ حُفَيْصِ ابْنِ مُحْلِفًا، مَوْلَى آلِ مَاجِدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ يَنَاقَ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَلَى بَابِ دَارِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ أَسِيدٍ، فَمَرَّ شَابٌّ قَدْ أَسْبَلَ إِزَارَهُ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: ارْفَعْ إِزَارَكَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ.

مسلم بن یناق رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں عبداللہ بن خالد بن اسید کے دروازے پر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا، اتنے میں ایک نوجوان گزرا جس نے اپنا ازار لٹکایا ہوا تھا تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اسے کہا: اپنا ازار اوپر اُٹھاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص تکبر سے اپنا کپڑا گھسیٹے گا تو اللہ اس کی طرف (رحمت سے) نہیں دیکھے گا۔''

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے مسلم (۲۰۸۵/ ۴۵) وغیرہ نے کئی سندوں کے ساتھ مسلم بن یناق سے روایت کیا ہے۔

[۶۳۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي لَبِيْدٍ، وَكَانَ مِنْ عُبَّادِ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمَنِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ، يَقُوْلُ: لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ، فَإِنَّمَا هِيَ الْعِشَاءُ، وَإِنَّمَا يُسَمُّوْنَهَا الْعَتَمَةَ؛ لِأَنَّهُمْ يُعْتِمُوْنَ عَنِ الْإِبِلِ، أَوْ قَالَ: بِالْإِبِلِ.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اعرابی لوگ تمہاری اس نماز یعنی عشاء کے نام میں تم پر غالب نہ ہو جائیں حالانکہ اس کا نام عشاء ہے، وہ اسے عتمہ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ رات کو دیر سے اپنے اونٹ روک لیتے ہیں۔''

قَالَ سُفْيَانُ: هَكَذَا قَالَ ابْنُ أَبِي لَبِيْدٍ بِالشَّكِّ.

[سفیان بن عیینہ نے کہا: ''عن الإبل'' اور ''بالإبل'' کا شک ابن ابی لبید کو ہوا۔]

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے مسلم (٦٤٤) اور ابونعیم (المستخرج: ٢/ ٢٣٨ من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[٦٣٩] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، سَمِعْنَاهُ مِنْهُ يُعِيدُهُ، وَيُبْدِيهِ، قَالَ: سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ، يَقُوْلُ: نَهَى رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ، وَعَنْ هِبَتِهِ.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ شُعْبَةَ اسْتَحْلَفَ عَبْدَ اللَّهِ عَلَيْهِ، قَالَ: لَكِنَّا لَمْ نَسْتَحْلِفْهُ سَمِعْنَا مِنْهُ مِرَارًا، ثُمَّ ضَحِكَ سُفْيَانُ.

[(حمیدی کہتے ہیں کہ) سفیان سے کہا گیا: شعبہ نے اس روایت پر عبداللہ بن دینار سے قسم لی۔ سفیان بن عیینہ نے کہا ہم تو ان سے قسم نہیں لیں گے کیونکہ ہم نے ان سے یہ روایت متعدد بار سنی ہے۔ پھر سفیان مسکرا دیئے۔]

تحقیق و تخریج » سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (٢٥٣٥) اور مسلم (١٥٠٦) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

ولاء کا مطلب یہ ہے: غلام آزاد کرنے کا انتساب و تعلق۔

[٦٤٠] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ دِينَارٍ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَكُنَّا إِذَا بَايَعْنَاهُ يُلَقِّنُنَا، فَيَقُوْلُ: فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت سمع و طاعت (سننے اور اطاعت کرنے) پر کی اور جب ہم آپ ﷺ کی بیعت کرتے تو آپ ﷺ ہمیں ان الفاظ کی تلقین کرتے اور کہتے: جتنی تمہاری استطاعت ہو۔

تحقیق و تخریج » سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (٧٢٠٢) اور مسلم (١٨٦٧) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[٦٤١] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَصَالِحُ بْنُ قُدَامَةَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الضَّبِّ، فَقَالَ: لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے سمسار (ضب) کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہ میں اسے کھاتا ہوں اور نہ ہی حرام قرار دیتا ہوں۔“

تحقیق وتخریج» صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (٥٥٣٦) اور مسلم (١٩٤٣) وغیرہما نے بھی عبداللہ بن دینار کی سند سے روایت کیا ہے۔

[٦٤٢] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

یہ روایت بھی پچھلی روایت کی مثل ہے۔

تحقیق وتخریج» صحیح

یہ سند مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن سابق صحیح شاہد کی وجہ سے صحیح ہے۔

[٦٤٣] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ أَوْ غَزْوَةٍ، فَأَوْفَى عَلَى فَدْفَدٍ مِنَ الْأَرْضِ، قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، آيِبُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب حج، عمرے یا غزوے سے واپس آتے تو بلند زمین پر قدم رکھ کر یا چڑھ کر فرماتے: ''ایک اللہ وحدہ لاشریک کے سوا کوئی الٰہ (معبود برحق) نہیں، اُسی کی بادشاہت وملکیت ہے اور اسی کے لیے حمد وثنا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، ہم ان شاء اللہ آنے والے ہیں، توبہ تائب اور عبادت کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد بیان کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد فرمائی اور لشکروں کو اکیلے شکست دے دی۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحیح

اسے بخاری (٢٩٩٥) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے حدیث: ٦٤٤

[٦٤٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ [1] بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَقُلْ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

دوسری سند کے ساتھ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سابقہ حدیث کی مثل روایت ہے اور اس میں ان شاء اللہ کے الفاظ نہیں۔

---

[1] دونوں مخطوطات میں ''عبداللہ بن عمر'' ہے لیکن تخریج سے ظاہر ہے کہ یہاں خطا ہے، واللہ اعلم۔ ابن عیینہ کی سند سے متعدد راویوں نے یہی روایت ''عبیداللہ بن عمر'' سے نقل کی ہے۔ دیکھئے نسائی کبریٰ (١٠٢٩٨) مستخرج ابوعوانہ (٢١٥٥) الدعاء للطبرانی (٨٤٨) وغیرہ۔ [تنویر الحق]

قِيلَ لِسُفْيَانَ: فِيهِ سَاجِدُونَ، فَقَالَ: مَا أَحْلَقَهُ وَلَا أَحْفَظُهُ .

سفیان بن عیینہ سے کہا گیا: اس حدیث میں ''ساجدون'' کا لفظ بھی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ لفظ کتنا مناسب ہے! لیکن مجھے (اس روایت میں) یاد نہیں ہے۔

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے بخاری (۱۷۹۷) اور مسلم (۱۳۴۴) وغیرہما نے بھی کئی سندوں کے ساتھ امام نافع سے روایت کیا ہے۔

[**٦٤٥**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَصَالِحُ بْنُ قُدَامَةَ الْجُمَحِيُّ الْمَدَنِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ .

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تین آدمی ہوں تو دو، تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی نہ کریں۔''

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے مالک (الموطأ روایہ یحییٰ بن یحییٰ: ۲/ ۹۸۸ ح ۱۹۲۲، روایہ ابن القاسم: ۲۹۶) نے بھی روایت کیا ہے۔

[**٦٤٦**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ (1) بْنُ عُمَرَ بِأَحْسَنَ مِنْهُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ .

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تین آدمی ہوں تو دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی نہ کریں۔''

قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُنَاجِيَ وَهُمْ ثَلَاثَةٌ دَعَا رَابِعًا .

نافع نے کہا: ابن عمر جب کسی سے راز کی بات کرنا چاہتے اور وہاں تین آدمی ہوتے تو آپ رضی اللہ عنہ چوتھے کو بلا لیتے تھے۔

تحقیق وتخریج» صحیح

دیکھئے حدیث سابق: ۶۴۵۔ نیز دیکھئے موطا امام مالک (روایہ یحییٰ: ۲/ ۹۸۸ ح ۱۹۲۲، وسندہ صحیح)

---

(1) ظاہریہ کے مخطوط میں ''عبداللہ بن عمر'' ہے، دوسرے قدیم مخطوط میں ''عبیداللہ بن عمر'' ہے اور یہی درست ہے جیسا کہ دوسری کتب احادیث وکتب اسماء الرجال سے عیاں ہے۔ مثلاً دیکھئے التمہید لابن عبدالبر (۱۵/ ۲۸۹) وغیرہ۔ امام مزی نے تہذیب الکمال میں عبیداللہ بن عمر العمری کے تلامذہ میں سفیان بن عیینہ کو ذکر کیا ہے جبکہ عبداللہ بن عمر العمری کے تلامذہ میں ابن عیینہ کو ذکر نہیں کیا اور نہ ہی ابن عیینہ کے اساتذہ میں اسے ذکر کیا۔ معلوم شد کہ اسماء الرجال کی کسی بھی کتاب میں کسی راوی کے تمام اساتذہ اور تلامذہ کا استیعاب نہیں ہوتا تاہم امام مزی مشہور اساتذہ وتلامذہ ذکر کرتے ہیں۔ واللہ اعلم [تنویر الحق]

[٦٤٧] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لِيَحْيَى بْنِ حَبَّانَ: أَمَا تَرَوْنَ الْقَتْلَ شَيْئًا وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ.

قاسم بن محمد بن ابی بکر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے یحییٰ بن حبان سے فرمایا: کیا تم قتل کو کوئی چیز نہیں سمجھتے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''جب تین آدمی ہوں تو دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں۔''

تحقیق وتخریج » صحیح

اسے طبرانی (الکبیر: ۱۲/ ۲۷۷) نے بھی سفیان (بن عیینہ) کی سند سے روایت کیا ہے۔

نیز دیکھئے صحیح البخاری (٦٢٨٨) اور صحیح مسلم (۲۱۸۳) وغیرہما۔

[ابن عیینہ کی متابعت یزید بن ہارون نے مسند احمد (۲/ ۳۲ ح ۴۸۷۱) میں اور عبداللہ بن المبارک نے اپنی مسند (۲۶۳) میں کر رکھی ہے لیکن اس میں رجل مبہم ہے۔ اس روایت کا مرفوع ٹکڑا صحیح ہے جیسا کہ والد محترم رحمہ اللہ نے فرمایا ہے۔/ معاذ]

[٦٤٨] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُعَاوِيُّ، قَالَ: صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ، فَقَلَّبْتُ الْحَصَى، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ: لَا تُقَلِّبِ الْحَصَى، فَإِنَّ تَقْلِيْبَ الْحَصَى مِنَ الشَّيْطَانِ، وَافْعَلْ كَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُ، قُلْتُ: وَكَيْفَ رَأَيْتَ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُ؟ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى.

علی بن عبدالرحمٰن المعافری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز پڑھی تو میں کنکریاں الٹتا پلٹتا رہا پھر جب میں نماز سے فارغ ہوا تو انہوں نے فرمایا: کنکریاں نہ الٹا پلٹا کرو کیونکہ کنکریوں کا الٹنا پلٹنا شیطان سے ہے اور وہ کام کرو جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو کیا کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ تو انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھا۔

وَضَمَّ أَبُوْ بَكْرٍ ثَلَاثَ أَصَابِعَ وَنَصَبَ السَّبَّابَةَ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى وَبَسَطَهَا. قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَاهُ عَنْ مُسْلِمٍ، فَلَمَّا لَقِيْتُ مُسْلِمًا حَدَّثَنِيْهِ، وَزَادَ فِيْهِ وَهِيَ مَذَبَّةُ الشَّيْطَانِ لَا يَسْهُو أَحَدٌ، وَهُوَ يَقُوْلُ: هَكَذَا وَنَصَبَ الْحُمَيْدِيُّ إِصْبَعَهُ.

ابوبکر (الحمیدی) نے تین انگلیاں بند کر لیں اور شہادت والی انگلی کو اٹھا لیا۔ انہوں نے اپنا بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھ کر پھیلا دیا۔ ایک روایت میں ہے: اور یہ شیطان کو دور ہٹانے (دھتکارنے) والا ہے۔ اس سے کسی کو بھی بھولنا نہیں چاہیے۔

قَالَ مُسْلِمٌ: وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ أَنَّهُ رَأَى الْأَنْبِيَاءَ مُمَثَّلِينَ فِي كَنِيسَةٍ بِالشَّامِ فِي صَلَاتِهِمْ قَائِلِينَ: هَكَذَا، وَنَصَبَ الْحُمَيْدِيُّ إِصْبَعَهُ.

مسلم (بن ابی مریم) نے کہا: مجھے ایک آدمی نے بتایا کہ اس نے ملک شام کے ایک کنیسا میں نبیوں کی تصویریں دیکھی تھیں جو نماز پڑھ رہے تھے اور اس طرح اشارہ کر رہے تھے۔

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے مسلم (۵۸۰/۱۱۶) اور ابونعیم (المستخرج:۲/۱۸۱، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

تنبیہ: اس روایت کا آخری حصہ جس میں نبیوں کی تصویروں کا ذکر ہے، نامعلوم آدمی یعنی مجہول راوی کی وجہ سے ضعیف ہے۔

[۶۴۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْإِزَارِ مَا ذَكَرَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ إِزَارِي يَسْقُطُ مِنْ أَحَدِ شِقَّيَّ فَقَالَ: إِنَّكَ لَسْتَ مِنْهُمْ.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ازار کے بارے میں ارشاد فرمایا تو ابو بکر (الصدیق رضی اللہ عنہ) نے کہا: میرا ازار ایک طرف سے (بعض اوقات) گر جاتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم ان لوگوں (یعنی تکبر کرنے والوں) میں سے نہیں ہو۔''

[۶۵۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

یہ روایت بھی پچھلی روایت کی مثل ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحیح

اسے بخاری (۳۶۶۵) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

دوسری سند (۶۵۰) مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن سابق شاہد کے ساتھ صحیح ہے۔

[۶۵۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ عُبَيْدُ بْنُ جُرَيْجٍ كَانَ يَصْحَبُ ابْنَ عُمَرَ، أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهُ، رَأَيْتُكَ لَا تُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ

عبید بن جریج کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: میں نے آپ کو ایسا کام کرتے ہوئے دیکھا ہے جو آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے کوئی بھی نہیں کرتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ (حج کے لیے) سواری روانہ کرنے کے بعد (یعنی ۸/ ذوالحجہ کے دن) ہی لبیک شروع کرتے ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ بغیر بالوں والے جوتے پہنتے ہیں اور ان میں وضو کرتے ہیں،

بِكَ رَاحِلَتُكَ ، وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ هَذِهِ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَتَوَضَّأُ فِيهَا ، وَرَأَيْتُكَ لَا تَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ ، وَرَأَيْتُكَ تُصَفِّرُ لِحْيَتَكَ ، فَأَجَابَهُ ابْنُ عُمَرَ ، فَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَا يُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ ، وَرَأَيْتُهُ يَلْبَسُ هَذِهِ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا ، وَرَأَيْتُهُ لَا يَسْتَلِمُ مِنْ هَذَا الْبَيْتِ إِلَّا هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ ، وَرَأَيْتُهُ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ .

آپ رضی اللہ عنہ بیت اللہ کے صرف دو رکنوں (ارکانِ یمانی) کا استلام ہی کرتے ہیں اور داڑھی کو زرد رنگ (یعنی مہندی) لگاتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ سواری روانہ کرتے وقت ہی لبیک کہتے تھے، میں نے آپ ﷺ کو بغیر بالوں والے جوتے پہنتے اور ان میں وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے، میں نے دیکھا ہے کہ آپ ﷺ بیت اللہ کے صرف دو رکنوں (ارکان یمانی) کا ہی استلام کرتے تھے اور میں نے دیکھا ہے کہ آپ ﷺ داڑھی کو زرد مہندی لگاتے تھے۔

تحقیق وتخریج: **صحیح (متفق علیه)**

اسے بخاری (۱۶۶) اور مسلم (۱۱۸۷) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۶۵۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ ① بْنُ عُمَرَ مُنْذُ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ سَنَةً ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: جَاءَ عُمَرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ مَالًا لَمْ أُصِبْ قَطُّ مِثْلَهُ ، تَخَلَّصْتُ الْمِائَةَ سَهْمٍ الَّتِي بِخَيْبَرَ ، وَإِنِّي قَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَتَقَرَّبَ بِهَا إِلَى اللَّهِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا عُمَرُ! احْبِسِ الْأَصْلَ ، وَسَبِّلِ الثَّمَرَةَ .

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس عمر رضی اللہ عنہ آئے تو کہا: مجھے اتنا مال حاصل ہوا ہے جتنا مال پہلے مجھے کبھی نہیں ملا تھا، میں اللہ کے قرب کے لیے خیبر کے سو (۱۰۰) حصوں سے دستبردار ہوتا ہوں تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے عمر! اصل کو روک لو اور پھل پھیلا دو یعنی صدقہ کر دو۔''

تحقیق وتخریج: **صحیح**

اسے نسائی (۳۶۳۳۔۳۶۳۴) ابن ماجہ (۲۳۹۷) اور شافعی (المسند: ص ۳۰۸، [السنن الماثورۃ للشافعی: ۵۳۲]) وغیرہ نے بھی سفیان کی سند سے روایت کیا ہے۔

① دوسرے قدیم مخطوط میں ''عبیداللہ'' ہے، حمیدی کی سند سے ابوبکر النجاد (مسند عمر: ۴۶، وسندہ صحیح) میں بھی عبیداللہ بن عمر العمری ہی ہے اور یہی درست ہے۔ نسائی اور ابن ماجہ کی سند میں ابن عیینہ نے ''عبیداللہ'' سے ہی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے حاشیہ حدیث: ۶۴۶ [تنویر الحق]

[٦٥٣] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ فِيْ أَصْحَابِ الْحِجْرِ: لَا تَدْخُلُوْا عَلَى هَؤُلَاءِ الَّذِيْنَ عُذِّبُوْا إِلَّا وَأَنْتُمْ بَاكُوْنَ، فَإِنْ لَمْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَيْهِمْ، فَإِنِّيْ أَخَافُ أَنْ يُصِيْبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحابِ حجر کے بارے میں فرمایا: ''یہ وہ لوگ ہیں جنہیں عذاب دیا گیا تھا اُن کے علاقے میں صرف روتے ہوئے ہی داخل ہونا اور اگر تم رونے والے نہیں بن سکتے تو ان کے علاقے میں مت داخل ہونا کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں تمھیں بھی ان جیسا عذاب نہ پہنچے۔''

تحقیق وتخریج»　سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۴۳۳) اور مسلم (۲۹۸۰) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[٦٥٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَتَيْتُ نَافِعًا وَطَرَحَ لِيْ حَقِيْبَةً، فَجَلَسْتُ عَلَيْهَا فَأَمْلَى عَلَيَّ فِيْ أَلْوَاحِيْ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ الْبَيْعَ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا، أَوْ يَكُوْنُ بَيْعُهُمَا عَلَى خِيَارٍ. قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا ابْتَاعَ الْبَيْعَ فَأَرَادَ أَنْ يَجِبَ لَهُ مَشَى قَلِيْلًا ثُمَّ رَجَعَ.

ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نافع کے پاس گیا تو انہوں نے میرے لیے کمبل نما کوئی چادر بچھائی تو میں اس پر بیٹھ گیا پھر انہوں نے مجھے تختیوں پر حدیثیں لکھوائیں۔ نافع نے کہا کہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب دکاندار اور گاہک ایک دوسرے سے سودا کریں تو ہر ایک کو جدا ہونے سے پہلے تک اختیار حاصل ہوتا ہے، یا یہ کہ سودے میں ہی اختیار ہو۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب سودا خریدتے اور چاہتے کہ سودا پکا ہو جائے تو وہ تھوڑا چلے جاتے تھے پھر واپس آ جاتے۔

تحقیق وتخریج»　سنده صحيح

اسے مسلم (۱۵۳۱/ ۴۵) اور بیہقی (الکبریٰ: ۵/ ۲۶۹، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[٦٥٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ دِيْنَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: الْبَائِعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا، أَوْ يَكُوْنُ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ، فَإِذَا كَانَ عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دکاندار اور گاہک کو اختیار حاصل ہوتا ہے جب تک وہ دونوں جدا نہ ہو جائیں یا اختیاری سودا ہو اور اگر سودے میں اختیار دے دیا جائے تو جاری ہو گیا۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۲۱۱۳) اور مسلم (۱۵۳۱) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[**٦٥٦**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ دِيْنَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكَ الْيَهُوْدِيُّ، فَإِنَّمَا يَقُوْلُ: السَّامُ عَلَيْكَ**)) فَقُلْ: عَلَيْكَ قَالَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ دِيْنَارٍ: فَكَانَ رَجُلٌ يَهُوْدِيٌّ ثُمَّ أَسْلَمَ، وَكَانَ يُسَلِّمُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْهِ لا يَزِيْدُ إِذَا رَدَّ عَلَيْهِ أَنْ يَقُوْلَ: عَلَيْكَ، فَيَقُوْلُ: يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمَنِ! إِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ، فَلا يَزِيْدُهُ عَلَى أَنْ يَقُوْلَ: عَلَيْكَ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تمہیں کوئی یہودی سلام کہے تو وہ السام علیک کہتا ہے لہٰذا تم بھی کہہ دو: وعلیک (یعنی تجھ پر ہو) عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ ایک یہودی مسلمان ہو گیا تھا اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو سلام کہتا تھا تو وہ صرف ''علیک'' کے ساتھ جواب دیتے تھے۔ وہ کہتا: اے عبدالرحمٰن! میں مسلمان ہو گیا ہوں۔ مگر وہ اسے صرف ''علیک'' کے ساتھ ہی جواب دیتے تھے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۶۲۵۷) اور مسلم (۲۱۶۴) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[**٦٥٧**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ دِيْنَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: سَأَلَ عُمَرُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ أَيَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَ: نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ وَيَطْعَمُ إِنْ شَاءَ.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کیا ہم میں سے جو جنبی ہو وہ (اس حالت میں) سو سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں!'' اگر وضو کرے اور کھانا کھا سکتا ہے اگر وہ چاہے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۲۸۷) مسلم (۳۰۶) اور ابن عبدالبر (التمہید: ۱۷/ ۳۵۔۳۶، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٦٥٨] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْـدُالـلّٰـهِ بْـنُ دِيْنَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَـأْتِي قُبَاءَ مَاشِيًا وَرَاكِبًا كُلَّ سَبْتٍ وَرَأَيْـتُ ابْـنَ عُمَرَ يَأْتِي قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا كُلَّ سَبْتٍ.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتے کو پیدل اور سوار ہو کر مسجد قباء جاتے تھے۔
عبداللہ بن دینار نے کہا: اور میں نے دیکھا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ہر ہفتے کو پیدل اور سوار ہو کر مسجد قباء جاتے تھے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۱۱۹۴) مسلم (۱۳۹۹) اور ابو نعیم (المستخرج: ۴/۶۰، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٦٥٩] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُـوْسَـى بْـنُ عُـقْبَةَ، قَـالَ: سَـمِـعْتُ سَـالِمَ بْنَ عَبْـدِالـلّٰـهِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: هٰذِهِ الْبَيْـدَاءُ الَّتِـي تَكْذِبُوْنَ فِيْهَا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَالـلّٰـهِ مَــا أَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰـهِ ﷺ إِلَّا مِـنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ، مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ.

ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: یہ بیداء جس کے بارے میں تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں غلط بیانی کرتے ہو، اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ذوالحلیفہ کی مسجد سے ہی احرام باندھا یا تلبیہ پڑھا تھا۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے بخاری (۱۵۴۱) اور مسلم (۱۱۸۶) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[٦٦٠] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّـوْبُ السَّـخْتِيَـانِـيُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُوْلُ: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَـرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْـحَـمْـدَ وَالـنِّـعْـمَةَ لَكَ وَالْـمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ. قَـالَ: وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ يَزِيْدُ، فَـيَـقُـوْلُ: لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَـعْـدَيْكَ، لَبَّيْكَ وَالْـخَـيْـرُ بِيَدَيْكَ، أَوْ فِي يَدَيْكَ. كَذَا كَانَ يَقُوْلُ سُفْيَانُ: لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا: ''حاضر ہوں اے اللہ حاضر ہوں، حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، حمد وثنا اور نعمت تیرے ہی لیے ہے اور تیری سلطنت میں کوئی بھی تیسرا شریک نہیں۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ان کلمات میں یہ اضافہ کرتے تھے: حاضر ہوں حاضر ہوں حاضر ہوں، تیری رضا مندی چاہیے حاضر ہوں، خیر تیرے ہی ہاتھوں میں ہے، حاضر ہوں، تیری طرف ہی رغبت ہے اور تیرے لیے ہی عمل کرتے ہیں۔''

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے احمد (المسند :۲/ ۴۸) اور ابن خزیمہ (۲۶۲۱) وغیرہما نے ایوب سختیانی سے روایت کیا ہے، نیز بخاری (۱۵۴۹) اور مسلم (۱۱۸۴) وغیرہما نے نافع کی سند سے روایت کیا ہے۔

[**٦٦١**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَعْنِي قَالَ: لَوْ عَلِمَ النَّاسُ مِنَ الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ، مَا سَرَى رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ أَبَدًا.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رات کو اکیلے سفر کرنے کے بارے میں جو کچھ (ضرر اور نقصان) میں جانتا ہوں اگر وہ لوگوں کو معلوم ہوتا تو کوئی سوار بھی رات کو کبھی بھی اکیلے سفر نہ کرتا۔''

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے بخاری (۲۹۹۸) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

[**٦٦٢**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ مُنْقِذًا سُفِعَ فِي رَأْسِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَأْمُوْمَةً، فَخَبَلَتْ لِسَانَهُ، فَكَانَ إِذَا بَايَعَ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((**بَايِعْ وَقُلْ: لَا خِلَابَةَ، ثُمَّ أَنْتَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثًا**)).
قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَسَمِعْتُهُ يُبَايِعُ، وَيَقُوْلُ: لَا خِذَابَةَ.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ منقذ (بن عمرو الانصاری) کو زمانۂ جاہلیت میں سر پر کوئی سخت چوٹ لگی تھی جس کے اندرونی زخم سے ان کی زبان توتلی ہوگئی تھی، پھر وہ جب سودا بیچتے تو دھوکے کا شکار ہو جاتے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: سودا بیچتے وقت ''لاخلابہ'' (کوئی دھوکا نہیں) کہہ دو، پھر تمہیں تین دن تک (سودا واپس کرنے کا) اختیار ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اسے سودا بیچتے ہوئے یہ الفاظ کہتے ہوئے سنتا: لاخذابہ (یعنی منقذ زبان کی لکنت کی وجہ سے لام کی جگہ ذال کہتے تھے)۔

تحقیق وتخریج» حسن

اسے احمد (المسند :۲/ ۱۲۹۔۱۳۰ ح ۶۱۳۴) نے محمد بن اسحاق بن یسار کی سند کے ساتھ اس مفہوم میں روایت کیا ہے اور ابن اسحاق نے سماع کی تصریح کر دی ہے۔
نیز اسے ابن الجارود (المنتقی: ۵۶۷) اور ذہبی (تلخیص المستدرک :۲/ ۲۲) نے بھی صحیح قرار دیا ہے۔

[٦٦٣] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: تَجِدُوْنَ النَّاسَ كَإِبِلٍ مِائَةٍ لَيْسَ فِيْهَا رَاحِلَةٌ.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم لوگوں کو اونٹوں کی طرح پاؤ گے، سو (۱۰۰) میں سے ایک بھی (بہترین) سواری کے لیے نہیں ملے گا۔''

تحقیق وتخریج » صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۶۴۹۸) مسلم (۲۵۴۷) اور ابو سلیمان الخطابی (العزلہ: ص ۴۸ ح ۶۷ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٦٦٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ [1] بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يُقِيْمَنَّ أَحَدُكُمُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ، وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی آدمی بھی کسی دوسرے آدمی کو اس کی جگہ سے اُٹھا کر خود قطعاً نہ بیٹھے، بلکہ مجلس میں کشادگی اور وسعت اختیار کرو۔''

تحقیق وتخریج » سنده صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۶۲۶۹۔۶۲۷۰) اور مسلم (۲۱۷۷) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[٦٦٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَمُرُّ بِشَجَرَةٍ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ، كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَظِلُّ فِيْهَا فَيَحْمِلُ لَهَا الْمَاءَ مِنَ الْمَكَانِ الْبَعِيْدِ حَتّٰى يَصُبَّهُ تَحْتَهَا.

ابن عمر رضی اللہ عنہ مکہ اور مدینہ کے درمیان اس درخت (کیکر) کے پاس سے گزرتے جس کے سایہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آرام کیا تھا تو ابن عمر رضی اللہ عنہ دُور سے پانی لا کر اس کی جڑوں میں ڈالتے تھے۔

تحقیق وتخریج » سنده صحیح

اسے ابن حبان (الاحسان: ۷۰۳۳، دوسرا نسخہ: ۷۰۷۴) نے بھی عبیداللہ بن عمر کی سند سے روایت کیا ہے۔

---

[1] مخطوط ظاہریہ میں ''عبداللہ'' ہے اور دوسرے قدیم مخطوط میں ''عبیداللہ'' ہے اور یہی درست ہے۔ نیز دیکھئے حاشیہ حدیث سابق: ۶۴۶ [تنویر الحق]

[٦٦٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَمْ مَرَّةٍ، قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: لَسْتُ أَنْهَى أَحَدًا صَلَّى أَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ، وَلَكِنِّيْ إِنَّمَا أَفْعَلُ كَمَا رَأَيْتُ أَصْحَابِيْ يَفْعَلُوْنَ، وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ، وَلَا غُرُوْبَهَا.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں کسی کو منع نہیں کرتا، رات ہو یا دن جس وقت مرضی ہے نماز پڑھ لے لیکن میں وہی کرتا ہوں جو میرے ساتھی (صحابہ رضی اللہ عنہم) کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جان بوجھ کر سورج نکلتے وقت اور سورج غروب ہوتے وقت نماز نہ پڑھو۔''

قِيْلَ لِسُفْيَانَ: هَذَا يُرْوَى عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: مَاسَمِعْتُ هِشَامًا ذَكَرَهُ قَطُّ.

[سفیان بن عیینہ سے کہا گیا کہ کیا یہ روایت ہشام سے بھی مروی ہے؟ تو انھوں نے کہا کہ میں نے یہ روایت ہشام سے کبھی نہیں سنی۔]

تحقیق وتخریج » سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۱۱۹۲) مسلم (۸۲۸) اور ابن عبدالبر (التمہید: ۲۲/ ۳۲۸، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٦٦٧] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْمُ عَلَى الصَّفَا فِيْ مَكَانٍ أَظُنُّ ذَلِكَ: وَاللَّهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَقُوْمُ فِيْهِ.

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو صفا پر ایک جگہ دیکھا اور اللہ کی قسم! میں سمجھتا ہوں کہ یہ وہی جگہ ہے جہاں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے دیکھا تھا۔

تحقیق وتخریج » سندہ ضعیف

یہ سند ابن جریج (ثقہ مدلس) کے عن کی وجہ سے ضعیف ہے۔

[٦٦٨] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ، قَالَ: سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ اعْتَمَرَ وَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، أَيَقَعُ بِامْرَأَتِهِ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا، وَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ اللّٰهُ ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (٣٣/ الاحزاب:٢١)

عمرو بن دینار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ہم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو ایسا عمرہ کرے کہ بیت اللہ کے سات چکر لگا کر طواف کرے اور صفا و مروہ کی سعی نہ کرے تو کیا وہ اپنی بیوی سے جماع کرسکتا ہے؟ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ (مکہ) تشریف لائے، آپ ﷺ نے بیت اللہ کے سات چکر لگائے، مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا و مروہ کی سعی کی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کے طریقے میں بہترین نمونہ ہے۔

قَالَ عَمْرٌو: وَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ: لَا تَقْرَبْهَا حَتّٰى تَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ ہم نے جابر بن عبداللہ الانصاری رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انھوں نے فرمایا: جب تک صفا و مروہ کی سعی نہ کرلے تُو اس (بیوی) کے قریب مت جانا۔''

تحقیق تخریج » سندہ صحیح

اسے بخاری (١٧٩٣ـ١٧٩٤) اور مسلم (١٢٣٤) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[٦٦٩] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ، قَالَ: قِيْلَ لِابْنِ عُمَرَ: إِنَّ أَبَا نَهِيْكٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يَأْكُلُ أَكْلًا كَثِيْرًا، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ لَنَا: أَمَّا أَنَا فَأُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ.

عمرو بن دینار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: مکہ کا ایک آدمی ابونہیک بہت زیادہ کھاتا ہے؟ تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن ایک آنت میں (یعنی کم) کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں (یعنی بہت زیادہ) کھاتا ہے۔'' پھر اس آدمی (ابونہیک) نے ہمیں کہا: میں تو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں۔

تحقیق تخریج » سندہ صحیح

اسے بخاری (٥٣٩٥) نے بھی روایت کیا ہے۔

[٦٧٠] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَيُّمَا عَبْدٍ كَانَ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَأَعْتَقَ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ، فَإِنْ كَانَ مُوسِرًا فَإِنَّهُ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ بِأَعْلَى الْقِيمَةِ أَوْ قَالَ: قِيمَةً لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ ثُمَّ يَغْرَمُ لِصَاحِبِهِ حِصَّتَهُ ثُمَّ يُعْتِقُ.
قَالَ سُفْيَانُ: كَانَ عَمْرٌو يَشُكُّ فِيهِ هَكَذَا.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص دو آدمیوں کا غلام ہے پھر ان میں سے ایک آدمی اپنا حصہ آزاد کردے تو اگر وہ صاحب استطاعت ہے تو باقی حصے کی زیادہ سے زیادہ قیمت کا حساب لگایا جائے، نہ کمی ہو اور نہ زیادتی ہو پھر اس کے دوسرے مالک کو حصہ دے کر وہ آزاد ہو جائے گا۔''
[سفیان بن عیینہ کہتے ہیں عمرو بن دینار اس روایت میں اسی طرح شک کا اظہار کرتے تھے۔]

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے بخاری (۲۵۲۱) مسلم (۱۵۰۱/۵۰ بعد ح ۱۶۶۷) اور بیہقی (الکبریٰ: ۱۰/ ۲۷۵، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔
اگر ایک شریک اپنے حصے کا آدھا حصہ آزاد کردے تو باقی آدھے حصے کی رقم ادا کر کے غلام کو آزاد کر دیا جائے گا۔ واللہ اعلم

[٦٧١] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ، يَقُوْلُ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ: حِسَابُكُمَا عَلَى اللَّهِ، أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ مَالِيْ مَالِيْ قَالَ: لَا مَالَ لَكَ، إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَلِكَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهُ، أَوْ قَالَ: مِنْهَا.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعان کرنے والے دونوں میاں بیوی سے کہا: تمہارا حساب اللہ کے ذمہ ہے، تم میں سے ایک جھوٹا ہے، اب تیرے لیے اس عورت پر کوئی اختیار نہیں رہا۔ تو اس (مرد) نے کہا: میرا مال میرا مال؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرا کوئی مال نہیں، اگر تُو نے اسے حق مہر میں دیا تھا تو اس کے بدلے میں تُو نے اس کی شرمگاہ اپنے لیے حلال کر لی تھی اور اگر تُو نے جھوٹ بولا ہے تو یہ مال تجھ سے اور زیادہ دُور ہے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۵۳۱۲) مسلم (۱۴۹۳) اور بیہقی (الکبریٰ: ۷/۴۰۴، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٦٧٢] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا:

أَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ ، يَقُوْلُ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمَنِ رَجُلٌ لَاعَنَ امْرَأَتَهُ ، فَقَالَ لِيْ ابْنُ عُمَرَ بِيَدِهِ هٰكَذَا بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى: فَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي عَجْلَانَ ، وَقَالَ: اللّٰهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟ قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ أَيُّوْبُ حَدَّثَنَاهُ أَوَّلًا فِيْ مَجْلِسِ عَمْرٍو ، ثُمَّ حَدَّثَ عَمْرٌو بِحَدِيْثِهِ هٰذَا ، فَقَالَ لَهُ أَيُّوْبُ: أَنْتَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! أَحْسَنُ لَهُ حَدِيْثًا مِنِّيْ .

اے ابوعبدالرحمٰن! ایک آدمی نے اپنی بیوی سے لعان کیا ہے؟ تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ یعنی شہادت اور درمیانی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے جواباً کہا: رسول اللہ ﷺ نے بنوعجلان کے دو آدمیوں کے درمیان لعان کروایا تھا اور فرمایا: ”اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے، کیا تم میں سے کوئی توبہ کرنے والا ہے؟“

[سفیان کہتے ہیں کہ پہلے پہل یہ روایت ہمیں ایوب نے عمرو بن دینار کی مجلس میں بیان کی تھی، پھر عمرو بن دینار یہ روایت بیان کرتے تھے۔ ان سے ایوب سختیانی نے کہا: اے ابومحمد! آپ یہ روایت بیان کرنے میں مجھ سے زیادہ اچھے ہیں۔]

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۵۳۱۱۔۵۳۱۲) اور مسلم (۱۴۹۳) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[٦٧٣] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ: سَمِعْتُ إِسْمَاعِيْلَ الشَّيْبَانِيَّ ، يَقُوْلُ: بِعْتُ مَا فِيْ رُءُوْسِ نَخْلِيْ بِمِائَةِ وَسْقٍ ثُمَّ إِنْ زَادَ فَلَهُمْ ، وَإِنْ نَقَصَ فَعَلَيْهِمْ ، فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ ، فَقَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا .

اسماعیل الشیبانی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے درختوں پر لگی ہوئی کھجوریں سو (۱۰۰) وسق کے عوض بیچ دیں کہ اگر اس سے زیادہ ہوں گی تب بھی خریداروں کی ہیں اور اگر کم ہوں گی تب بھی نقصان ان (گاہکوں) کا ہے۔ پھر میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور آپ ﷺ نے بیع عرایا کی اجازت دی ہے۔

تحقیق وتخریج» حسن

اسے احمد (المسند: ۲/۱۱) اور شافعی (الام: ۳/۵۳ وعنده: عن إسماعيل الشيباني أو غيره) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔ اس روایت کی سند یہاں صحیح ہے لیکن امام شافعی کی روایت میں شک کی وجہ سے یہ معلول ہے۔

اس کے شواہد موجود ہیں لہٰذا یہ حسن ہے۔ واللہ اعلم

[عرایا کی تعریف کے لیے دیکھئے حدیث سابق: ۴۰۰، اور الاتحاف الباسم شرح موطا امام مالک: ص ۲۴۶]

[٦٧٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو، قَبْلَ أَنْ نَلْقَى الزُّهْرِيَّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ، وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَذُكِرَ لِي وَلَمْ أَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي حِينَ يُضِيءُ لَهُ الْفَجْرُ رَكْعَتَيْنِ.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے، ظہر سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے اور ظہر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے، مغرب کے بعد دو رکعتیں پڑھتے اور عشاء کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بتایا گیا ہے، میں نے خود اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پو پھوٹے وقت (یعنی فجر ہونے کے بعد صبح کی) دو رکعت (سنت) پڑھتے تھے۔

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے مسلم (۸۸۲/۷۲ مختصراً) اور ابونعیم (المستخرج: ۲/ ۳۱۸۔۳۱۹، ۴۶۷، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[٦٧٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَكُنْتُ عَلَى بَكْرٍ صَعْبٍ لِعُمَرَ، فَكَانَ يَغْلِبُنِي فَيَتَقَدَّمُ أَمَامَ الْقَوْمِ، فَيَزْجُرُهُ عُمَرُ وَيَرُدُّهُ، ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيَزْجُرُهُ عُمَرُ وَيَرُدُّهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعُمَرَ: بِعْنِيهِ، قَالَ: هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: بِعْنِيهِ فَبَاعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے، میں (اپنے والد) عمر رضی اللہ عنہ کی ایک نوجوان اڑیل اور سرکش اونٹنی پر سوار تھا جو مجھ سے بے قابو ہو جاتی تھی پھر وہ لوگوں سے آگے نکل جاتی تھی تو عمر رضی اللہ عنہ اسے ڈانٹ کر پیچھے کرتے پھر وہ آگے نکل جاتی تو عمر رضی اللہ عنہ اسے ڈانٹ کر پیچھے کرتے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: ''یہ اونٹنی مجھے بیچ دو۔'' انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تحفہ ہے۔ آپ نے فرمایا: ''یہ مجھے بیچ دو۔'' پھر انہوں نے یہ اونٹنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ دی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عبداللہ بن عمر! یہ تمہاری ہوگئی ہے، لہٰذا جو چاہتے ہو کرو۔''

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے بخاری (۲۶۱۱) نے بھی حمیدی سے روایت کیا ہے۔

[٦٧٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، ثُمَّ أَلْقَاهُ وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَصُّهُ مِنْهُ، وَجَعَلَ فَصَّهُ مِنْ بَاطِنِ كَفِّهِ، وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَنَهَى أَنْ يَنْقُشَ أَحَدٌ عَلَيْهِ، فَهُوَ الَّذِي سَقَطَ مِنْ مُعَيْقِيبٍ فِي بِئْرِ أُرَيْسَ.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی بنوائی پھر اسے پھینک دیا اور چاندی کی انگوٹھی بنائی جس میں چاندی کا ہی نگینہ تھا اور آپ ﷺ انگوٹھی کے نگینہ کو اپنی ہتھیلی مبارک کے اندر والی طرف رکھتے تھے اور اس پر (بطور مہر) محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا اور آپ ﷺ نے یہی عبارت لکھنے سے منع فرمایا۔ یہی وہ انگوٹھی تھی جو معیقیب رضی اللہ عنہ سے اریس کے کنویں میں گر گئی تھی۔

تحقیق وتخریج » سنده صحيح

اسے مسلم (۲۰۹۱/۵۵) اور بیہقی (شعب الایمان: ۶۳۵۵ من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[٦٧٧] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ إِلَى الثَّنِيَّةِ فَمَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأُتِيَ بِجُمَّارٍ، فَقَالَ: إِنِّي لَأَعْلَمُ شَجَرَةً مَثَلُهَا كَمَثَلِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ، فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ، ثُمَّ نَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا أَصْغَرُ الْقَوْمِ فَسَكَتُّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هِيَ النَّخْلَةُ.

مجاہد بن جبر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ثنیہ (یعنی مدینہ) تک ہم سفر رہا تو میں نے انہیں رسول اللہ ﷺ سے صرف ایک حدیث کے سوا کوئی روایت بیان کرتے ہوئے نہیں سنا۔ انہوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے پاس تھے کہ کھجور کا ایک گابھا (بالکل نئی اور تازہ پھوٹی ہوئی ٹہنی) لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں ایک ایسا درخت جانتا ہوں جس کی مثال مسلمان آدمی کی طرح ہے۔'' میرے دل میں آیا کہ اس سے مراد کھجور کا درخت ہے لہٰذا میں نے بات کرنی چاہی پھر میں نے دیکھا کہ میں ہی لوگوں میں سب سے کم عمر ہوں لہٰذا میں خاموش ہو گیا۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ کھجور (کا درخت) ہے۔''

تحقیق وتخریج » صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۷۲) اور مسلم (۲۸۱۱) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[٦٧٨] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: فَقَالَ لِيْ عُمَرُ: لَأَنْ تَكُوْنَ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا، أَوْ قَالَ: مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: اگر تم یہ بات کہہ دیتے تو مجھے یہ بات اتنے اتنے، یا کہا: سرخ اونٹوں سے زیادہ پسند ہوتی۔

تحقیق وتخریج» صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (١٣١) اور مسلم (٢٨١١) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[٦٧٩] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوْسَى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَأَيُّوْبُ السِّخْتِيَانِيُّ سَمِعُوْا نَافِعًا يَقُوْلُ: أَهَلَّ ابْنُ عُمَرَ بِالْعُمْرَةِ حِيْنَ خَرَجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ، وَقَالَ: إِنْ صَدَدْتُ فَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِيْ فَعَلَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَيْدَاءَ، قَالَ: مَا شَأْنُهُمَا؟ أَلَا وَاحِدٌ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِيْ، قَالَ: ثُمَّ قَدِمَ مَكَّةَ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا، وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ، وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ فَعَلَ، زَادَ أَيُّوبُ بْنُ مُوْسَى فِي الْحَدِيْثِ: فَلَمَّا بَلَغَ قُدَيْدًا اشْتَرَى بِهِ هَدْيًا، فَسَاقَهُ.

نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب مدینہ سے نکلے ([اس دور میں جب حجاج بن یوسف نے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کا محاصرہ کیا ہوا تھا]) تو عمرہ کی لبیک کہی اور فرمایا: اگر مجھے روک دیا گیا تو میں اسی طرح کروں گا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیداء پہنچ کر کیا تھا۔ انہوں نے فرمایا: (حج اور عمرہ) ان کا معاملہ ایک ہی ہے، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرے کے ساتھ حج کا ارادہ بھی کر لیا ہے، پھر وہ مکہ آئے تو بیت اللہ کے سات چکر لگائے اور مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا و مروہ کی سعی کی، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ ایوب بن موسیٰ (ثقہ راوی) کی روایت میں ہے پھر جب آپ مقام قُدید پر پہنچے تو قربانی کے جانور خرید کر اپنے ساتھ لے گئے۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے نسائی (٢٩٣٦) اور ابونعیم الاصبہانی (المستخرج: ٣/ ٣٢٩، من حديث الحميدي مختصراً) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے صحیح البخاری (١٨٠٦) صحیح مسلم (١٢٣٠) اور موطا امام مالک (روایہ یحییٰ بن یحییٰ: ١/ ٣٦٠ ح ٨١٨)

[٦٨٠] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَبْصَرَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ حُلَّةً سِيَرَاءَ عَلَى عُطَارِدٍ، وَكَرِهَهَا لَهُ وَنَهَاهُ عَنْهَا، ثُمَّ أَنَّهُ كَسَا عُمَرَ مِثْلَهَا، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ وَتَكْسُوْنِي هَذِهِ؟ قَالَ: إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا إِنَّمَا أَعْطَيْتُكَهَا لِتَكْسُوَهَا النِّسَاءَ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عطارد رضی اللہ عنہ کو ایک ریشمی دھاری دار جوڑا پہنے دیکھا، تو آپ ﷺ نے اس (جوڑے) کو ناپسند کیا اور عطارد رضی اللہ عنہ کو اسے پہننے سے منع فرما دیا، پھر آپ ﷺ نے ایسا جوڑا عمر رضی اللہ عنہ کو دیا تو انہوں نے کہا: یارسول اللہ! آپ ﷺ نے عطارد کے ایسے جوڑے کے بارے میں وہ بات فرمائی تھی پھر آپ ﷺ مجھے یہ (پہننے کے لیے) دے رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تجھے یہ پہننے کے لیے نہیں دیا ہے، یہ تو اس وجہ سے دے رہا ہوں کہ عورتوں کو پہنا دو۔''

تحقیق و تخریج» سندہ صحیح

نیز دیکھئے صحیح البخاری (٨٨٦) اور صحیح مسلم (٢٠٦٨)

[٦٨١] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ إِسْمَاعِيلَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُؤَيْبٍ الْأَسَدِيَّ، يَقُوْلُ: خَرَجْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ إِلَى الْحِمَى فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ هِبْنَا أَنْ نَقُوْلَ لَهُ: انْزِلْ فَصَلِّ، فَلَمَّا غَابَ الشَّفَقُ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ بِنَا ثَلَاثًا ثُمَّ سَلَّمَ، وَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا، فَقَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ فَعَلَ.

اسماعیل بن عبدالرحمٰن بن ابی ذویب الاسدی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ہم ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ چراگاہ کی طرف نکلے پھر جب سورج غروب ہوگیا تو ہم اُن سے یہ بات کہنے میں مرعوب ہو رہے تھے اور بوجھ محسوس کر رہے تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ سواری سے اُتریں اور نماز ادا کرلیں۔ پھر جب (آسمان سے) شفق (بھی) غائب ہوگئی تو وہ اُترے تو ہمیں مغرب کی تین رکعتیں پڑھائیں پھر سلام پھیرا اور عشاء کی دو رکعتیں پڑھائیں پھر ہماری طرف رُخ کر کے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ كَثِيْرًا إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيْثِ لا يَقُوْلُ فِيْهِ: فَلَمَّا غَابَ الشَّفَقُ، يَقُوْلُ: فَلَمَّا ذَهَبَ بَيَاضُ الْأُفُقِ وَفَحْمَةُ الْعِشَاءِ نَزَلَ فَصَلَّى، فَقُلْتُ لَهُ، فَقَالَ: إِنَّمَا قَالَ إِسْمَاعِيْلُ: غَابَ الشَّفَقُ وَلَكِنِّي أَكْرَهُهُ، فَإِذَا أَقُوْلُ هَكَذَا لِأَنَّ مُجَاهِدًا حَدَّثَنَا أَنَّ الشَّفَقَ النَّهَارُ، قَالَ سُفْيَانُ: فَأَنَا أُحَدِّثُ بِهِ هَكَذَا مَرَّةً، وَهَكَذَا مَرَّةً.

[سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ ابن ابی نجیح اس روایت کو بیان کرتے وقت اکثر و بیشتر ''فلما غاب الشفق'' کے الفاظ بیان نہیں کرتے تھے۔ بلکہ ''فلما ذهب بياض الافق وفحمة العشاء نزل فصلى'' کے الفاظ بیان کرتے تھے۔ تو میں نے اُن سے بات چیت کی تو انھوں نے کہا: اسماعیل ''غاب الشفق'' کے الفاظ بیان کرتے ہیں مگر میں یہ الفاظ پسند نہیں کرتا۔ میں یہ کیسے کہہ سکتا ہوں جبکہ مجاہد بن جبر نے ہمیں بتایا کہ شفق تو دن میں ہوتی ہے۔ سفیان بن عیینہ نے کہا: میں اس روایت کو کبھی یوں بیان کرتا ہوں اور کبھی یوں بیان کرتا ہوں۔]

تحقیق وتخریج: سنده صحيح

اسے نسائی (۵۹۲) اور احمد (المسند :۲/۱۲) نے بھی سفیان بن عیینہ سے روایت کیا ہے۔

[**٦٨٢**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ رَجُلٍ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَصُمْهُ، وَحَجَجْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمْ يَصُمْهُ، وَحَجَجْتُ مَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَصُمْهُ، وَحَجَجْتُ مَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَصُمْهُ، وَأَنَا لا أَصُوْمُهُ وَلَا آمُرُ بِهِ وَلَا أَنْهَى عَنْهُ.

ایک آدمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عرفہ کے روزے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ حج کیا ہے اور ان میں سے کسی نے بھی یہ روزہ نہیں رکھا، میں نہ تو یہ روزہ رکھتا ہوں اور نہ ہی اس کا حکم دیتا ہوں اور نہ ہی اس سے منع کرتا ہوں۔

تحقیق وتخریج: سنده ضعيف

اسے ترمذی (۷۵۱، وقال: ھذا حدیث حسن) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

یہ روایت دو وجہ سے ضعیف ہے:

۱: رجل مجہول ہے۔

۲: ابن ابی نجیح مدلس (طبقہ ثالثہ: ۷۷/۳) ہیں اور سند عن سے ہے۔

تنبیہ: سنن ترمذی سے عن رجل کا واسطہ کسی کی غلطی کی وجہ سے گر گیا ہے۔

[٦٨٣] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنْ أَبِي الثَّوْرَيْنِ الْجُمَحِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنه عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ: فَنَهَانِي.

ابو الثورین (محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر) جمحی سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عرفہ کے روزے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھے منع کر دیا۔

تحقیق و تخریج» سنده حسن

اسے نسائی (الکبریٰ: ۲۸۲۳) نے بھی سفیان بن عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

ابو الثورین کو ابن حبان اور ضیاء المقدسی (المختارۃ: ۱۳/ ۶۱ ح ۹۴، بتصحیح حدیثہ) نے ثقہ قرار دیا ہے لہٰذا وہ حسن الحدیث ہیں۔ [ابن عبدالبر نے کہا: ''مكي تابعي ثقة'' (الاستغناء: ۱/ ۴۹۸) احمد بن حنبل نے کہا: ''رجل من أهل مكة مشهور'' (العلل ومعرفۃ الرجال: ۱۲۱۰) ذہبی نے کہا: ''صدوق...... فقوي'' (المغنی: ۵۷۳۳، ۷۳۶۹، میزان: ۳/ ۶۳۰) بوصیری نے کہا: ''إسناده صحيح رجاله ثقات'' (مصباح الزجاجہ: ۳/ ۲۰۸)۔/تنویر الحق]

[٦٨٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَحْلِبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ امْرِئٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ، أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يُؤْتَى إِلَى بَابِ مَشْرُبَتِهِ فَيُكْسَرَ بَابُهَا، فَيُنْتَثَلَ طَعَامُهُ، أَلَا إِنَّمَا أَطْعِمَتُهُمْ فِي ضُرُوْعِ مَوَاشِيهِمْ.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی آدمی کسی بھی آدمی کی اجازت کے بغیر اس کے مویشی کا دودھ نہ نکالے۔ کیا کوئی آدمی یہ بات پسند کرتا ہے کہ کوئی شخص اس کے غلے کے ذخیرے کے پاس آ کر دروازہ توڑ کر سارا غلہ لے جائے؟ سن لو (کئی ایک) لوگوں کا کھانا پینا ان کے مویشیوں کے تھنوں میں ہوتا ہے۔''

تحقیق و تخریج» سنده صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۲۴۳۵) اور مسلم (۱۷۲۶) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔ [1]

---

[1] سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو بکری کا دودھ دوہ رہا تھا۔ تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''إذا حلبت فأبق لولدها ، فإنها من أبر الدواب'' جب تُو دودھ دوہے تو اس کے بچے کے لیے بھی دودھ چھوڑ دیا کر۔ کیونکہ یہ جانوروں کے ساتھ حسن سلوک ہے۔ (طبرانی اوسط: ۸۸۵ و سندہ صحیح)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی کسی کا سامان اس کی اجازت کے بغیر نہ لے۔ نہ بطور مزاح، اور نہ اسے تنگ کرنے کے لیے۔

(مسند احمد: ۴/ ۲۱۱ ح ۱۷۹۴۰ و سندہ صحیح) [تنویر الحق]

[٦٨٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَبَّقَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ الْخَيْلِ، فَأَرْسَلَ مَا أُضْمِرَ مِنْهَا مِنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ، وَأَرْسَلَ مَا لَمْ تُضْمَرْ مِنْهَا مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَكُنْتُ فِيمَنْ سَابَقَ فَاقْتَحَمَ بِي فَرَسِي فِي جَرْفٍ فَصَرَعَنِي.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑ دوڑ کا مقابلہ کروایا، پھر جو گھوڑے دوڑنے کے لیے تیار کیے گئے تھے تو انہیں مقام حفیاء سے مسجد بنی زُریق تک دوڑایا اور جو تیار نہیں کیے گئے تھے تو انہیں مقام ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زُریق تک دوڑایا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے بھی اس دوڑ میں حصہ لیا، میں آگے بڑھ گیا تھا پھر ایک کنارے پر میرے گھوڑے نے چھلانگ لگائی تو مجھے گرادیا۔

تحقیق وتخریج » سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (٤٢٠) اور مسلم (١٨٧٠) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[٦٨٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَطَّعَ فِي أَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ وَحَرَّقَ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنونضیر (یہودیوں) کی کھجوریں کاٹ دیں اور جلادیں۔

قَالَ سُفْيَانُ: وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ.

سفیان بن عیینہ نے کہا: میں نے یہ حدیث موسیٰ بن عقبہ سے نہیں سنی ہے۔

تحقیق وتخریج » صحیح

اور اسے مسلم (١٧٤٦/٣٠) نے بھی صحیح سند کے ساتھ موسیٰ بن عقبہ سے روایت کیا ہے لہٰذا یہ حدیث صحیح ہے۔

[٦٨٧] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَدْرَكَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ عُمَرَ وَهُوَ فِي سَفَرِهِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: وَأَبِي وَأَبِي، فَقَالَ: أَلَا إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ، فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيَصْمُتْ.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور وہ قسم کھا رہے تھے: میرے والد کی قسم! میرے والد کی قسم! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”خبردار! بے شک اللہ تمہیں، تمہارے باپ دادا کی قسمیں کھانے سے منع فرماتا ہے لہٰذا جو شخص قسم کھائے تو اسے لازم ہے کہ صرف اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔“

تحقیق وتخریج » سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (٦١٠٨) اور مسلم (١٦٤٦) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[٦٨٨] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيَّةً فَلَقُوا الْعَدُوَّ، فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً، فَأَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ، فَتَخَبَّأْنَا بِهَا، وَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، نَحْنُ الْفَرَّارُوْنَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: بَلْ أَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ وَأَنَا فِئَتُكُمْ.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجاہدین کا ایک دستہ بھیجا تو ان کا دشمنوں سے آمنا سامنا ہو گیا پھر لوگ اِدھر اُدھر منتشر ہو گئے پھر جب ہم مدینے آئے تو یہ بات ہم نے بطور راز رکھی ہوئی تھی (کہ آپ ﷺ سے سب سے پہلے اس کے بارے میں پوچھیں گے) تو ہم نے کہا: کیا ہمارا شمار فرار ہونے والوں میں ہوگا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(نہیں) بلکہ تم پلٹ کر دوبارہ حملہ کرنے والوں میں سے ہو اور میں تمہارا مرکز (جائے پناہ) ہوں۔''

تحقیق و تخریج» سنده ضعيف

اسے ابوداود (٢٦٤٧، ٥٢٣٢) اور ابن ماجہ (٣٧٠٤) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے اور یہ سند یزید بن ابی زیاد (ضعیف راوی) کی وجہ سے ضعیف ہے۔

[٦٨٩] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوْقَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَهُ، يَقُوْلُ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سَمِعَ شَيْئًا لَمْ يَزِدْ فِيْهِ وَلَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ وَلَمْ يُجَاوِزْهُ إِلَى غَيْرِهِ، وَلَمْ يَقْصُرْ عَنْهُ، فَحَدَّثَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ عُمَرَ جَالِسٌ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَنْطَحُهَا هٰذِهِ مَرَّةً وَهٰذِهِ مَرَّةً فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: بَيْنَ الرَّبِيْضَتَيْنِ.

ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین الباقر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب کوئی چیز [یعنی حدیث] سنتے تو نہ اس میں اضافہ کرتے اور نہ کمی کرتے اور نہ ہی اس سے اعراض برتتے تھے اور نہ ہی کسی کوتاہی اور سستی کا شکار ہوتے تھے۔ پھر عبید بن عمیر بن قتادہ اللیثی رحمہ اللہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''منافق کی مثال بکریوں کے دو ریوڑوں کے درمیان گھومنے والی اُس بکری کی طرح ہے جو کبھی اسے سینگ مارتی ہے اور کبھی اُسے سینگ مارتی ہے۔ عبید بن عمیر نے ''بین غنمین'' کے الفاظ بیان کیے تو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''بین الربیضتین'' جس طرح کہ انہوں نے سنا تھا۔

فَقِيْلَ لَهُ: يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ سَوَاءٌ بَيْنَ الرُّبَيْضَتَيْنِ وَبَيْنَ الْغَنَمَيْنِ، فَأَبَى ابْنُ عُمَرَ إِلَّا الرَّبِيْضَتَيْنِ كَمَا سَمِعَ .

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: اے ابوعبدالرحمٰن! بین الربیضتین ہو یا بین الغنمین ہو، بات تو ایک ہی ہے۔ تو انھوں نے بین الغنمین کا انکار کیا اور فرمایا کہ مگر صرف ''الربیضتین'' ہے جیسا کہ انھوں نے سنا تھا۔

تحقیق وتخریج » صحیح

اسے ابن ماجہ (۴) اور ابن حبان (الاحسان: ۲۶۴) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔
نیز دیکھئے صحیح مسلم (۲۷۸۴)
[ربیض بھیڑ بکریوں کے ایسے ریوڑ کو کہا جاتا ہے جس میں اُن کا مالک اور نگران بھی موجود ہو۔
(دیکھئے خلیل بن احمد الفراہیدی کی کتاب العین: ۷/ ۳۶، تنویر الحق]

[٦٩٠] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السِّخْتِيَانِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ .

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اس سودے سے منع کر دیا جس میں یہ ہو کہ میرے جانور کے حمل سے آگے جو حمل ہوگا وہ بچہ فروخت ہے۔ ([اس بیع میں مجہول ومعدوم شے ہوتی ہے۔])

تحقیق وتخریج » سندہ صحیح

اسے ابن ماجہ (۲۱۹۷) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔
نیز دیکھئے صحیح البخاری (۲۱۴۳) اور صحیح مسلم (۱۵۱۴)
[بیع حبل الحبلہ کی تفسیر کے لیے دیکھئے صحیح البخاری (۲۱۴۳)/ تنویر الحق]

[٦٩١] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السِّخْتِيَانِيُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ حَلَفَ، فَقَالَ: إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى فَقَدِ اسْتَثْنَى)) .

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے قسم کھاتے وقت ان شاء اللہ کہا تو اس نے قسم کا استثناء کرلیا۔''

تحقیق وتخریج » سندہ صحیح

اسے ابوداود (۳۲۶۱۔۳۲۶۲) ترمذی (۱۵۳۱، وقال: حدیث حسن) ابن ماجہ (۲۱۰۵۔۲۱۰۶) اور ابن حبان (الاحسان: ۴۳۲۴) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٦٩٢] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السِّخْتِيَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: كَانَ عَلَى عُمَرَ نَذْرُ اعْتِكَافِ لَيْلَةٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَكِفَ وَيَفِيَ بِنَذْرِهِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے دورِ جاہلیت میں مسجد حرام میں ایک رات کے اعتکاف کی نذر مانی تھی، اس کا پورا کرنا ان کے ذمہ ابھی باقی تھا۔ پھر انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ پوچھا تو آپ ﷺ نے انہیں اعتکاف کرنے اور نذر پوری کرنے کا حکم دیا۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے بخاری (٣١٤٤) اور مسلم (١٦٥٦) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[٦٩٣] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ عَلَى نَاقَةٍ لِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، حَتَّى أَنَاخَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ، ثُمَّ دَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ بِالْمِفْتَاحِ، فَذَهَبَ إِلَى أُمِّهِ، فَأَبَتْ أَنْ تُعْطِيَهُ إِيَّاهُ، فَقَالَ: لَتُعْطِينِّي أَوْ لَيَخْرُجَنَّ السَّيْفُ مِنْ صُلْبِي، فَأَعْطَتْهُ الْمِفْتَاحَ، فَفَتَحَ الْبَابَ، فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ، وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَبِلَالٌ، وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، وَأَجَافُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ مَلِيًّا، وَكُنْتُ شَابًّا قَوِيًّا فَبَادَرْتُ الْبَابَ حِيْنَ فُتِحَ، فَاسْتَقْبَلَنِي بِلَالٌ فَقُلْتُ: يَا بِلَالُ أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ؟ فَقَالَ: بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ، وَنَسِيْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى؟

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ والے دن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی اونٹنی پر سوار ہو کر مکہ میں داخل ہوئے اور اسے کعبہ کے صحن میں بٹھا دیا، پھر عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو چابی کے لیے بلایا تو وہ اپنی ماں کے پاس گئے، ان کی والدہ نے چابی دینے سے انکار کر دیا تو (عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: مجھے ضرور چابی دیجئے یا پھر میری پیٹھ سے لٹکی تلوار یقیناً آپ سے چابی نکلوا لے گی۔ پھر ان کی والدہ نے انھیں چابی دے دی تو انھوں نے دروازہ کھولا، پھر رسول اللہ ﷺ، اسامہ بن زید، بلال اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم اندر داخل ہوئے اور تھوڑی دیر کے لیے دروازہ بند کر لیا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مضبوط نوجوان تھا لہٰذا دروازہ کھلتے ہی فوراً لپک کر گیا تو بلال سے ملاقات ہوئی۔ میں نے کہا: اے بلال! نبی ﷺ نے کہاں نماز پڑھی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اگلے دوستونوں کے پاس اور میں یہ پوچھنا بھول گیا کہ آپ ﷺ نے کتنی رکعات نماز پڑھی ہے؟

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (٤٦٨) اور مسلم (١٣٢٩) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[٦٩٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ: سَمِعْتُ سِمَاكَ الْحَنَفِيَّ، يَقُوْلُ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ، عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ: صَلِّ فِيْهِ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ صَلَّى فِيْهِ، وَسَيَأْتِي آخَرُ فَيَنْهَاكَ فَلَا تُطِعْهُ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: ائْتَمَّ بِهِ كُلِّهِ، وَلَا تَجْعَلْ مِنْهُ شَيْئًا خَلْفَكَ.

سماک بن الولید الحنفی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیت اللہ میں نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اس میں نماز پڑھ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں نماز پڑھی ہے اور ایک دوسرا آدمی عنقریب آئے گا جو تجھے اس سے منع کرے گا تو اس کی اطاعت نہ کرنا۔ پھر میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو ان سے پوچھا: انہوں نے فرمایا: سارے بیت اللہ کی طرف رُخ کر کے (نماز پڑھ) اور اس کا کوئی حصہ (دوران نماز) اپنی پیٹھ پیچھے نہ کر۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے ابوداود الطیالسی (۱۸۶۷، مختصراً) نے بھی روایت کیا ہے۔

[٦٩٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيَّةً قِبَلَ نَجْدٍ، فَبَلَغَتْ سُهْمَانُنَا اثْنَا عَشَرَ بَعِيْرًا، اثْنَا عَشَرَ بَعِيْرًا، وَنَفَّلَنَا بَعِيْرًا بَعِيْرًا.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف ہمارا ایک لشکر روانہ کیا پھر (مال غنیمت میں سے) ہمارا حصہ بارہ بارہ اونٹ تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایک اونٹ زیادہ عطا فرمایا۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۴۳۳۸) اور مسلم (۱۷۴۹) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[٦٩٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: أَصَابَ ابْنَ عُمَرَ بَرْدٌ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَقَالَ لِنَافِعٍ: اطْرَحْ عَلَيَّ شَيْئًا، فَأَلْقَيْتُ عَلَيْهِ بُرْنُسًا فَغَضِبَ، وَقَالَ: أَطَرَحْتَهُ عَلَيَّ وَقَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْهُ؟ أَطَرَحْتَهُ عَلَيَّ وَقَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْهُ؟

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو سردی لگ گئی اور آپ احرام میں تھے تو کہا: مجھ پر کوئی چیز ڈال دو۔ تو میں نے سر ڈھانپنے والا کپڑا ان پر ڈال دیا۔ وہ غصہ ہوئے اور فرمایا: تُو نے یہ کپڑا مجھ پر ڈال دیا ہے، تُو نے یہ کپڑا مجھ پر ڈال دیا ہے، حالانکہ میں نے تجھے بتایا ہوا بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے ابوداود (۱۸۲۸) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

[٦٩٧] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ رَجَمَ يَهُوْدِيًّا وَيَهُوْدِيَّةً قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يُجَانِئُ عَنْهَا بِيَدِهِ.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی (زانی) اور ایک یہودیہ (زانیہ) کو رجم (سنگسار) کروادیا تھا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ وہ مرد اس عورت کی طرف آنے والے پتھروں کو اپنے ہاتھ سے روک رہا تھا اور اسے بچانے کی کوشش کرتا تھا۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے بخاری (۷۵۴۳) نے بھی روایت کیا ہے۔

[٦٩٨] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ مَالٌ يُوْصِي فِيْهِ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَيْهِ لَيْلَتَانِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهُ.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی مسلمان آدمی کے لیے جائز نہیں کہ اس کے پاس قابلِ وصیت مال ہو، پھر وہ وصیت لکھے لکھوانے کے بغیر دو راتیں گزار دے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۱۶۲۷) نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے احکام القرآن للجصاص المعتزلی (۱/۲۰۴، ۳/۳۵)

[٦٩٩] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا كَفَّرَ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی اپنے (مسلمان) بھائی کو کافر کہتا ہے تو یہ فتویٰ دونوں میں سے ایک پر لوٹ آتا ہے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے ابن مندہ (کتاب الایمان: ۲/۶۴۱ ح ۵۹۶) نے بھی حمیدی کی سند سے روایت کیا ہے۔

نیز دیکھئے صحیح مسلم (۶۰)

[۷۰۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يُسَافَرُ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ، لَا يَنَالُهُ الْعَدُوُّ.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن لے کر دشمنوں کی زمین کی طرف سفر نہ کیا جائے کہ کہیں وہ اس کی بے حرمتی نہ کر دیں۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحیح

اسے مسلم (۹۴/۱۸۶۹) نے بھی روایت کیا ہے۔

[۷۰۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَقَامَ الصَّلَاةَ بِضَجْنَانَ فِي لَيْلَةٍ مَطِيرَةٍ، ثُمَّ قَالَ: صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ، كَانَ ﷺ يَأْمُرُ مُنَادِيَهُ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ، أَوِ اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ ذَاتِ الرِّيحِ فَيُنَادِيْ: أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ.

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ضجنان (کے علاقے) میں ایک بارش والی رات کو نماز قائم کرنے کا حکم دیا، پھر فرمایا کہ اپنے اپنے ڈیروں میں نماز پڑھ لو۔ رسول اللہ ﷺ اپنے مؤذن کو بارش یا سرد ٹھنڈی ہوا والی رات حکم دیتے کہ اعلان کرو: ''اپنے اپنے ڈیروں پر نماز پڑھ لو۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحیح

اسے ابوداود (۱۰۶۰۔۱۰۶۱) اور ابن ماجہ (۹۳۷) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔
نیز دیکھئے صحیح البخاری (۶۳۲) اور صحیح مسلم (۶۹۷)

[۷۰۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَلَمَّا كَانَ مُعَاوِيَةُ عَدَلَ النَّاسُ نِصْفَ صَاعِ بُرٍّ، بِصَاعٍ مِنْ شَعِيرٍ قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ: يُخْرِجُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَنِ الصَّغِيرِ مِنْ أَهْلِهِ وَالْكَبِيرِ، وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صدقۂ فطر جو یا کھجور کا ایک صاع ہے۔'' ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر جب معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو لوگوں نے ایک صاع جو کے بدلے میں گندم کا آدھا صاع دینا شروع کر دیا۔ نافع نے کہا: ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھر کے چھوٹے بڑے، غلام اور آزاد (سب) کی طرف سے صدقۂ فطر نکالتے تھے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحیح

اسے بخاری (۵۱۱) اور مسلم (۹۸۴) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۷۰۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ رَبِيعَةَ يُخْبِرُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى دَرَجِ الْكَعْبَةِ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ، أَلَا إِنَّ قَتِيلَ الْعَمْدِ وَالْخَطَأِ بِالسَّوْطِ أَوِ الْعَصَا فِيهِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ مُغَلَّظَةٌ فِيهَا أَرْبَعُونَ خَلِفَةً فِي بُطُونِهَا أَوْلَادُهَا، أَلَا إِنَّ كُلَّ مَأْثُرَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَوْ دَمًا أَوْ مَالٍ، فَهُوَ تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ، إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سِدَانَةِ الْبَيْتِ أَوْ سِقَايَةِ الْحَاجِّ، فَإِنِّي قَدْ أَمْضَيْتُهَا لِأَهْلِهَا كَمَا كَانَتَا.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر کعبہ کی سیڑھی پر فرمایا: ''حمد وثنا اللہ کے لیے جس نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد فرمائی اور لشکروں کو اکیلے شکست دے دی۔ سن لو! جان بوجھ کر کئے جانے والے قتل اور کوڑے یا لاٹھی سے قتل خطا کی دیت سو (۱۰۰) اونٹ ہیں جن میں سے چالیس حاملہ اونٹنیاں ہیں۔ سن لو! دورِ جاہلیت کا ہر فخر، خون اور مال (کا دعویٰ، رسوم ورواج، طور طریقے) میرے قدموں کے نیچے (روندے ہوئے) ہیں سوائے بیت اللہ کی خدمت اور حاجیوں کو پانی پلانے کے کیونکہ میں نے انہیں اسی طرح جاری رکھا ہے جس طرح کہ یہ دونوں پہلے سے تھے۔''

تحقیق وتخریج» سنده ضعيف

اسے نسائی (۴۸۰۳) ابوداود (۴۵۴۹) اور ابن ماجہ (۲۶۲۸) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے، یہ سند علی بن زید بن جدعان (ضعیف راوی) کی وجہ سے ضعیف ہے۔

اس باب میں سنن ابی داود (۴۵۴۷) اور سنن النسائی (۴۷۹۷) وغیرہما کی حدیث صحیح ہے اور وہ اس ضعیف روایت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

[صحیح مسلم (۱۲۱۸) وغیرہ میں ہے کہ نبی کریم ﷺ خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا: ''ألا كل شيئ من أمر الجاهلية تحت قدمي موضوع'' لوگو خبردار! جاہلیت کے تمام طور طریقے، رسم ورواج میرے ان دو قدموں کے نیچے روندے ہوئے ہیں۔/تنویر الحق]

[٧٠٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا سُعَيْرُ بْنُ الْخِمْسِ التَّمِيْمِيُّ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ، شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَحَجُّ الْبَيْتِ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ کی گواہی دینا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا۔“

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ مَرَّةً وَاحِدَةً، عَنْ سُعَيْرٍ، وَمِسْعَرٍ، ثُمَّ لَمْ أَسْمَعْ سُفْيَانَ يَذْكُرُ مِسْعَرًا بَعْدَ ذَلِكَ.

[حمیدی کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ نے ہمیں یہ حدیث ایک مرتبہ سعیر اور مسعر دونوں سے بیان کی تھی۔ پھر اس کے بعد میں نے سفیان کو مسعر کا ذکر کرتے نہیں سنا۔]

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے ترمذی (۲۶۰۹، وقال: حسن صحیح) نے بھی روایت کیا ہے۔

یہ روایت شواہد کے ساتھ صحیح ہے، دیکھئے سنن الترمذی (۲۶۰۹) صحیح البخاری (۸) اور صحیح مسلم (۲۲/۱۶)

[٧٠٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، قَالَ: اشْتَرَى ابْنُ عُمَرَ مِنْ شَرِيْكٍ لِنَوَّاسٍ إِبِلًا هِيْمًا، فَلَمَّا جَاءَ نَوَّاسٌ، قَالَ لِشَرِيْكِهِ: مِمَّنْ بِعْتَهَا، فَوَصَفَ لَهُ صِفَةَ ابْنِ عُمَرَ، فَقَالَ: وَيْحَكَ، ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ، وَأَتَى نَوَّاسٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: إِنَّ شَرِيْكِي بَاعَكَ إِبِلًا هِيْمًا، وَإِنَّهُ لَمْ يَعْرِفْكَ، قَالَ: خُذْهَا إِذًا، فَلَمَّا ذَهَبْتُ لِأَخُذَهَا، قَالَ: دَعْهَا رَضِيْنَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ لَا عَدْوَى قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرٌو: وَكَانَ نَوَّاسٌ يُجَالِسُ ابْنَ عُمَرَ، وَكَانَ يُضْحِكُهُ، فَقَالَ يَوْمًا: وَدِدْتُ أَنَّ لِي أَبَا قُبَيْسٍ

عمرو بن دینار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نواس کے ایک شریک سے ایک بیمار اونٹ خریدا، پھر جب نواس آئے تو اپنے شراکت دار سے کہا: تو نے یہ اونٹ کس کے ہاتھ بیچ دیا ہے؟ تو اس نے جو شکل وصورت بیان کی وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی تھی۔ نواس نے کہا: تیری خرابی ہو! وہ تو ابن عمر ہیں، پھر نواس، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، کہا: میرے ساتھی نے آپ کو بیمار اونٹ بیچ دیا ہے اور وہ آپ کو پہچانتا نہیں تھا۔ انہوں نے فرمایا: پھر اسے لے لو۔ جب وہ لینے کے لیے چلا تو فرمایا: چھوڑ دو، ہم رسول اللہ ﷺ کے فیصلے پر راضی ہیں کہ کوئی بیماری متعدی نہیں۔ نواس، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھنے والوں میں سے تھا اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کو ہنساتا تھا،

ذَهَبًا، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: مَا تَصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ: أَمُوْتُ عَلَيْهِ، فَضَحِكَ ابْنُ عُمَرَ.

اس نے ایک دن کہا: میں چاہتا ہوں کہ کاش کہ میرے پاس ابوقبیس (پہاڑ جتنا) سونا ہو۔ تو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تُو (اتنے سونے کو) کیا کرتا؟ اس نے کہا: میں اس (پہاڑ پر چڑھتا اور اس) پر مرجاتا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ (یہ سن کر) ہنسنے لگے۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے بخاری (۲۰۹۹) اور بیہقی (الکبریٰ: ۵/۳۲۱ من حدیث الحمیدی) نے بھی روایت کیا ہے۔

[٧٠٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو: سَمِعْتُ أَبَاالْعَبَّاسِ الْأَعْمٰى يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، يَقُوْلُ: لَمَّا حَاصَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَهْلَ الطَّائِفِ، قَالَ: إِنَّا قَافِلُوْنَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَدًا، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: أَنَقْفُلُ قَبْلَ أَنْ تَفْتَحَهَا؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فَاغْدُوْا عَلَى الْقِتَالِ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى، قَالَ: فَغَدَوْا عَلَى الْقِتَالِ، فَأَصَابَتْهُمْ جِرَاحَةٌ شَدِيْدَةٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّا قَافِلُوْنَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهِ، فَكَأَنَّهُمْ اشْتَهَوْا ذٰلِكَ وَسَكَنُوْا إِلَيْهِ، قَالَ: فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

سیدنا عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے طائف والوں کا محاصرہ کیا تو فرمایا: ''ہم ان شاء اللہ کل واپس روانہ ہوں گے۔'' لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! کیا آپ ﷺ اسے فتح کیے بغیر ہی روانہ ہو جائیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کل ان شاء اللہ قتال کے لیے تیار ہو جاؤ۔'' پھر اگلے دن جنگ ہوئی اور لوگوں کو شدید زخم آئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم کل ان شاء اللہ واپس روانہ ہوں گے۔'' تو لوگ چپ رہے گویا وہ ایسا چاہتے تھے، تو رسول اللہ ﷺ مسکرائے۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے بخاری (۴۳۲۵) اور ابوعوانہ (المستخرج: ۴/۲۱۴ من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے سفیان بن عیینہ سے روایت کیا ہے۔

[٧٠٧] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، فَجَاءَ رَجُلٌ، فَقَالَ: أَنَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ.

[طاؤس کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اسی دوران ایک آدمی آیا اور اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے مٹکے اور کدو (سے کرید کر بنائے گئے برتن) میں نبیذ تیار کرنے سے منع فرمایا ہے؟ تو انھوں نے فرمایا: جی ہاں!]

تحقیق وتخریج » **صحیح**

اسے مسلم (۱۵۸۲) نے ابراہیم بن میسرہ کی سند سے بیان کیا ہے۔

[نشہ آور نبیذ پینا حرام ہے، تاہم برتنوں کے حوالے سے سوائے مزفت کے یہ روایت منسوخ ہے۔
دیکھئے حدیث سابق: ۵۸۲، /تنویر الحق]

[۷۰۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَعَجِلْتُ إِلَيْهِ لِأَسْمَعَ مَا يَقُوْلُ، فَلَمْ أَنْتَهِي إِلَيْهِ حَتَّى نَزَلَ، فَسَأَلْتُ النَّاسَ أَيَّ شَيْءٍ؟ قَالَ، فَقَالُوْا: نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا تو میں نے جلدی کی تا کہ آپ ﷺ کا بیان سن لوں۔ مگر میرے قریب پہنچنے سے پہلے ہی آپ ﷺ نیچے اتر آئے۔ پھر میں نے لوگوں سے پوچھا کہ آپ ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟ تو انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے کدو اور تارکول لگے برتنوں (مزفت میں نبیذ بنانے) سے منع فرمایا ہے۔

تحقیق وتخریج » **سنده صحیح**

اسے مسلم (۱۹۹۷/ ۴۹) نے بھی روایت کیا ہے۔

٩١: كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ

کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی احادیث

[٧٠٩] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّـوبُ السَّـخْتِيَـانِـيُّ، عَـنْ مُـجَـاهِـدٍ، عَـنْ عَبْدِالـرَّحْـمَـنِ بْـنِ أَبِـي لَيْـلَـى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُـجْرَةَ، قَالَ: مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَأَنَـا أُوْقِـدُ تَحْتَ قِدْرٍ أَوْ بُرْمَةٍ، وَالْقُمَّلُ يَتَهَافَتُ مِـنْ رَأْسِـي، فَـقَـالَ: أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ يَا كَعْبُ، قُـلْـتُ: نَـعَـمْ، قَـالَ: فَـاحْلِقْ رَأْسَكَ، وَأَنْسِكْ نَسِيكَةً، أَوْ صُـمْ ثَلاثَةَ أَيَّـامٍ، أَوْ أَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ.

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مقام حدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور میں ہانڈی پکانے کے لیے آگ پھونک رہا تھا اور جوئیں میرے سر سے گر رہی تھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے کعب! کیا تجھے جوئیں تکلیف دے رہی ہیں؟ میں نے کہا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''سر منڈا لے اور ایک قربانی ذبح کر دے یا تین روزے رکھ یا چھ مسکینوں کو تین صاع یعنی ایک فرق کھانا کھلا دے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۴۱۹۰) مسلم (۱۲۰۱) اور ابونعیم (المستخرج: ۳/۲۹۱۔۲۹۲، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٧١٠] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْـنُ أَبِـي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْـنِ أَبِـي لَيْـلَـى، عَـنْ كَـعْـبِ بْـنِ عُجْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: أَوْقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ، وَقَالَ: وَاذْبَحْ شَاةً.

کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے سابق حدیث (۷۰۹) کی طرح روایت ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک بکری ذبح کر دے۔''

تحقیق وتخریج» صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۱۸۱۷) مسلم (۱۲۰۱) اور ابونعیم (المستخرج: ۳/۲۹۱۔۲۹۲، من حدیث الحمیدی) نے بھی روایت کیا ہے۔

[۷۱۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے آپ پر درود پڑھنا سکھایا تو فرمایا: ''تم یوں کہو: اے اللہ! محمد اور آلِ محمد پر رحمتیں نازل فرما جس طرح کہ تُو نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر رحمتیں نازل فرمائیں، بے شک تُو حمد وثنا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! محمد اور آلِ محمد پر برکتیں نازل فرما جس طرح کہ تُو نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر برکتیں نازل فرمائیں، بے شک تُو حمد وثنا اور بزرگی والا ہے۔''

[۷۱۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ أَبُو أُمَيَّةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

یہ روایت بھی پچھلی روایت کی مثل ہے۔

تحقیق وتخریج » صحیح

اسے احمد (المسند: ۴/۲۴۴) وغیرہ نے یزید بن ابی زیاد کی سند سے روایت کیا ہے اور یہ سند یزید بن ابی زیاد کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن صحیح البخاری (۳۳۷۰) وغیرہ میں اس کا صحیح شاہد ہے جس کے ساتھ یہ روایت بھی صحیح ہے۔

دوسری سند (۷۱۲) میں ابوامیہ ضعیف ہے لیکن صحیح البخاری کی حدیث کی وجہ سے یہ بھی صحیح ہے۔

۹۲: عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى

عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی احادیث

[۷۱۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو يَعْفُورٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: أَتَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى فَسَأَلْتُهُ عَنْ أَكْلِ الْجَرَادِ، فَقَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سِتَّ غَزَوَاتٍ أَوْ سَبْعًا، فَكُنَّا نَأْكُلُ الْجَرَادَ.

ابو یعفور وقدان العبدی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر اُن سے ٹڈی کے کھانے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چھ یا سات غزوات میں حصہ لیا تو ہم ٹڈیاں (جراد) کھاتے تھے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۵۴۹۵) اور مسلم (۱۹۵۲) وغیرہمانے بھی روایت کیا ہے۔

[۷۱٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى، يَقُوْلُ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَقَالَ لِرَجُلٍ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي، قَالَ: الشَّمْسُ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ، قَالَ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي، قَالَ: الشَّمْسُ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ، قَالَ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي، فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ، فَشَرِبَ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ رَمَى بِيَدِهِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ، فَقَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَاهُنَا، فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ.

عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا (آپ ﷺ روزے کی حالت میں تھے) پھر آپ ﷺ نے ایک آدمی سے کہا: اترو اور میرے لیے ستو تیار کرو۔ اس نے کہا: یارسول اللہ! ابھی سورج (نظر آ رہا) ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اترو اور میرے لیے ستو تیار کرو۔ اس نے کہا: یا رسول اللہ! ابھی سورج (نظر آ رہا) ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اترو اور میرے لیے ستو تیار کرو۔ پھر وہ اترا اور ستو تیار کیے۔ پھر نبی ﷺ نے انھیں پیا اور ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ''جب تم دیکھو کہ اس طرف سے رات آ رہی ہے تو پھر یقیناً روزہ دار نے روزہ کھول دیا۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے بخاری (۱۹۴۱) مسلم (۱۱۰۱) اور ابونعیم (المستخرج: ۳/۱۷۵ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۷۱۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوإِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى، يَقُوْلُ: نَهَى رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ فِي الْجَرِّ الْأَخْضَرِ وَالْأَبْيَضِ.

عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سبز اور سفید گھڑوں (اور مٹی کے مزفت برتنوں) میں سے پینے سے منع فرمایا۔

قَالَ سُفْيَانُ: وَثَالِثًا قَدْ نَسِيتُهُ.

سفیان بن عیینہ نے کہا: ایک تیسری بات بھی تھی جو میں بھول گیا ہوں۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے بخاری (۵۵۹۶) نے دوسری سند کے ساتھ ابواسحاق الشیبانی سے صرف دو چیزوں کے ساتھ روایت کیا ہے۔

[٧١٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى، يَقُوْلُ: أَصَبْنَا حُمُرًا يَوْمَ خَيْبَرَ خَارِجًا مِنَ الْقَرْيَةِ، فَنَحَرْنَاهَا، فَإِنَّ الْقُدُوْرَ لَتَغْلِي بِهَا، إِذْ نَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ ﷺ: أَنْ أَكْفِئُوا الْقُدُوْرَ بِمَا فِيْهَا، فَأَكْفَأْنَاهَا، وَإِنَّهَا لَتَفُوْرُ قَالَ أَبُوْ إِسْحَاقَ: فَلَقِيْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: إِنَّمَا كَانَتْ تِلْكَ حَمِيْرًا تَأْكُلُ الْعَذِرَةَ، فَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْهَا.

عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ خیبر والے دن گاؤں سے باہر ہمیں (مال غنیمت میں) بہت سے گدھے ملے تو ہم نے انہیں ذبح کرلیا پھر ہانڈیاں ان (کے گوشت) سے اُبل رہی تھیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اونچی آواز میں اعلان کیا: ہانڈیوں میں جو کچھ ہے وہ اُلٹ دو۔ پھر ہم نے انہیں الٹ دیا اور وہ (آگ پر پکنے کی وجہ سے) اُبل رہی تھیں (یعنی کھانا پک کر تیار ہونے والا تھا)۔

ابواسحاق الشیبانی نے کہا کہ پھر میں نے سعید بن جبیر سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا: یہ گندگی خود گدھے تھے، اس وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منع فرمادیا تھا۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۳۱۵۵) اور مسلم (۱۹۳۷) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[٧١٧] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بن أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ، وَمِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ السَّكْسَكِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى، أَنَّ رَجُلًا، قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: عَلِّمْنِي يَا رَسُوْلَ اللَّهِ شَيْئًا أَقُوْلُهُ يُجْزِئُنِيْ مِنَ الْقُرْآنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: قُلْ! سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دیں جو میرے لیے قرآن پڑھنے سے کافی ہو۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہو! سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر۔''

قَالَ سُفْيَانُ: لَا أَعْلَمُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ.

سفیان کا خیال ہے کہ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ بھی کہا تھا۔

تحقیق وتخریج» سندہ حسن

اسے ابوداود (۸۳۲) نسائی (۹۲۵) ابن خزیمہ (۵۴۲) ابن حبان (الاحسان: ۳؍۴۷۳) حاکم (المستدرک: ۱؍۲۴۱، وصححہ علی شرط البخاری ووافقہ الذہبی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

ابراہیم السکسکی جمہور محدثین کے نزدیک موثق ہونے کی وجہ سے حسن الحدیث ہیں۔

[تنبیہ: اس روایت کے بعض طرق میں ہے کہ اس آدمی نے کہا تھا: یارسول اللہ! میں قرآن میں سے کچھ بھی یاد نہیں رکھ سکتا ہوں۔

(دیکھئے الاحادیث المختارۃ:۱۳/۱۰۱،۱۰۲،ح۱۶۷،۱۶۸)

معلوم ہوا کہ جو شخص پوری کوشش کے باوجود بھی قرآن میں سے کچھ یاد نہ رکھ سکے وہ بھی نماز میں خاموش نہیں رہے گا بلکہ مذکورہ بالا کلمات ادا کرے گا، واللہ اعلم۔/تنویر الحق]

[۷۱۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُسْلِمٍ الْهَجَرِيُّ، أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى فِي جِنَازَةِ ابْنَةٍ لَهُ عَلَى بَغْلَةٍ تُقَادُ بِهِ، فَيَقُولُ لِلْقَائِدِ أَيْنَ أَنَا مِنْهَا؟ فَإِذَا قِيلَ لَهُ: أَمَامَهَا، قَالَ: أَحْبِسْ، قَالَ: وَرَأَيْتُهُ حِينَ صَلَّى عَلَيْهَا كَبَّرَ أَرْبَعًا، ثُمَّ قَامَ سَاعَةً، فَسَبَّحَ بِهِ الْقَوْمُ فَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: أَكُنْتُمْ تَرَوْنَ أَنِّي أَزِيدُ عَلَى أَرْبَعٍ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَبَّرَ أَرْبَعًا، وَسَمِعَ نِسَاءً يَرْثِينَ فَنَهَاهُنَّ، وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ الْمَرَاثِي.

ابراہیم بن مسلم الہجری سے روایت ہے کہ اس نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ کو اپنی بیٹی کے جنازے میں ایک خچر پر دیکھا جسے پکڑ کر لے جایا گیا تھا۔ انہوں نے خچر پکڑنے والے سے پوچھا: میں کہاں ہوں؟ جب انہیں کہا گیا کہ آپ جنازے سے آگے ہیں تو انھوں نے کہا: رک جاؤ۔ میں نے دیکھا کہ جب انہوں نے جنازہ پڑھا تو چار تکبریں کہیں، پھر تھوڑی دیر کے رہے (لوگ سمجھے شاید بھول گئے ہیں) تو لوگوں نے سبحان اللہ کہنا شروع کر دیا، پھر جب انہوں نے سلام پھیرا تو کہا: تم کیا سمجھتے ہو کہ میں چار تکبیروں سے زیادہ کہوں گا؟ اور میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ جنازہ پر چار تکبیریں کہتے تھے۔ پھر انہوں نے عورتوں کے مرثیہ کہنے کی آواز سنی تو انہیں منع کیا اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو مرثیہ کہنے سے منع فرماتے ہوئے سنا۔

تحقیق وتخریج» سندہ ضعیف

اسے ابن ماجہ (۱۵۰۳،۱۵۹۲) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

ابراہیم بن مسلم الہجری جمہور کے نزدیک ضعیف راوی ہے۔

یہ روایت جنازے سے آگے چلنے، خچر، قائد اور مرثیے سے ممانعت کے بغیر دوسری سند کے ساتھ السنن الکبریٰ للبیہقی (۳۵/۴) میں موجود ہے اور اس کی سند صحیح غریب ہے۔

[۷۱۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيْعَ الْحِسَابِ، مُجْرِيَ السَّحَابِ، اهْزِمِ الْأَحْزَابَ، اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ.

عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے غزوہ احزاب والے دن رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اے اللہ! کتاب نازل کرنے والے، جلد حساب لینے والے، بادلوں کو چلانے والے! احزاب (یعنی کافروں کے لشکروں) کو شکست دے دے۔ اے اللہ! انہیں شکست دے اور اکھاڑ پچھاڑ کر رکھ دے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۷۴۸۹، عن الحمیدی وغیرہ، ۲۹۳۳) اور مسلم (۱۷۴۲) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۷۲۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى: أَبَشَّرَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ خَدِيْجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ، مِنْ قَصَبٍ، لَا سَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ؟، قَالَ: نَعَمْ.

اسماعیل بن ابی خالد سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ایسے گھر کی خوش خبری دی تھی جو سونے چاندی کا محل ہے، اس میں نہ کوئی شور شرابا ہے اور نہ کوئی دکھ اور پریشانی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں!

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۳۸۱۹) مسلم (۲۴۳۳) اور طبرانی (الکبیر: ۲۳/۱۰، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۷۲۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى، يَقُوْلُ: اعْتَمَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ، فَكُنَّا نَسْتُرُهُ حِيْنَ طَافَ مِنْ صِبْيَانِ أَهْلِ مَكَّةَ لَا يُؤْذُوْنَهُ.

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عمرہ کیا تو جب آپ ﷺ طواف کر رہے تھے ہم آپ ﷺ کو مکہ کے بچوں سے حفاظتی حصار میں لیے ہوئے تھے تاکہ وہ آپ ﷺ کو تکلیف نہ دے سکیں۔

قَالَ سُفْيَانُ: أُرَاهُ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ قَالَ إِسْمَاعِيلُ: وَأَرَانَا ابْنُ أَبِي أَوْفَى ضَرْبَةً أَصَابَتْهُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ.

سفیان بن عیینہ نے کہا: میرا خیال ہے کہ یہ عمرہ قضاء والا واقعہ ہے۔ اسماعیل بن ابی خالد رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمیں سیدنا ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے وہ زخم دکھایا تھا جو انہیں نبی ﷺ کے ساتھ غزوہ حنین والے دن لگا تھا۔

تحقیق وتخریج» سنده صحیح

اسے بخاری (۱۷۹۱، ۴۲۵۵ مختصراً) اور بیہقی (دلائل النبوہ: ۴/ ۳۲۸ من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۷۲۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مَصرِّفٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى: هَلْ أَوْصَى رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَ: لَمْ يَتْرُكْ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا يُوْصِي فِيْهِ، قُلْتُ: وَكَيْفَ أَمَرَ النَّاسَ بِالْوَصِيَّةِ وَلَمْ يُوْصِ؟ قَالَ: أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ.

طلحہ بن مصرف رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے (کوئی) وصیت فرمائی تھی؟ تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے کوئی چیز نہیں چھوڑی جس کے بارے میں وصیت فرماتے۔ میں نے کہا: آپ ﷺ نے لوگوں کو کس طرح وصیت کا حکم دیا اور خود وصیت نہیں فرمائی؟ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ نے کتاب اللہ کی وصیت فرمائی تھی۔

قَالَ طَلْحَةُ: قَالَ الْهُزَيْلُ بْنُ شُرَحْبِيْلٍ: أَبُوْ بَكْرٍ يَتَقَدَّمُ عَلَى وَصِيِّ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ وَدَّ أَبُوْ بَكْرٍ أَنَّهُ وَجَدَ مِنْ رَسُوْلِ اللَّهِ عَهْدًا، فَخَزَمَ لَهُ أَنْفَهُ.

طلحہ کہتے ہیں کہ ہزیل بن شرحبیل (ثقہ مخضرم تابعی) نے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ کے وصی پر ابوبکر رضی اللہ عنہ مقدم ہو سکتے تھے؟ (جبکہ کوئی وصی ہے ہی نہیں) حالانکہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تو یہ چاہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کا کوئی حکم ملے اور وہ اس کے سامنے سر تسلیم خم کر لیں۔

تحقیق وتخریج» سنده صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۲۷۴۰، ۴۴۶۰، ۵۰۲۲) اور مسلم (۱۶۳۴) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

۹۳: حَدِيْثُ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ

براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی احادیث

[۷۲۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ، يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ، يَقُوْلُ عِنْدَ مَضْجَعِهِ، أَوْ أَمَرَ أَنْ يُقَالَ عِنْدَ الْمَضْجَعِ،

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سوتے وقت یہ کلمات پڑھتے تھے یا ان کے پڑھنے کا حکم دیتے تھے یا آپ ﷺ نے مجھے یہ کلمات پڑھنے کا حکم دیا۔ ان تمام باتوں میں سے کون سی بات ہے؟ اس کے بارے

أَوْ أَمَرَنِي أَنْ أَقُولَ عِنْدَ مَضْجَعِي، -شَكَّ فِيهِ سُفْيَانُ لَا يَدْرِي أَيَّتُهُنَّ- قَالَ: اللَّهُمَّ إِلَيْكَ وَجَّهْتُ وَجْهِي، وَإِلَيْكَ أَسْلَمْتُ نَفْسِي، وَإِلَيْكَ فَوَّضْتُ أَمْرِي، وَإِلَيْكَ أَلْجَأْتُ ظَهْرِي رَغْبَةً، وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَقَالُوا لَهُ: وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَأَبَى، وَقَالَ: إِلَّا، وَنَبِيِّكَ.

میں سفیان کو شک تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے میرے اللہ! میں اپنا رُخ تیری طرف کرتا ہوں اور اپنے آپ کو تیرا فرمان بردار بنا دیا، اپنے معاملات تیرے حوالے کیے اور تیرے لیے اپنی کمر رکھ دی۔ خوف اور امید کے ساتھ تیری طرف ہی متوجہ ہوں۔ تیرے سوا کوئی پناہ نہیں۔ میں تیری کتاب پر ایمان لایا جسے تُو نے نازل فرمایا ہے اور تیرے نبی پر ایمان لایا جسے تُو نے بھیجا ہے۔ براء رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے کہا: اور تیرے رسول پر ایمان لایا جسے تُو نے بھیجا ہے۔ تو براء رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا اور فرمایا: اس حدیث میں صرف یہ الفاظ ہیں: اور تیرے نبی پر ایمان لایا جسے تُو نے بھیجا ہے۔

تحقیق و تخریج » **سنده صحيح (متفق عليه)**

اسے بخاری (۶۳۱۳) اور مسلم (۲۷۱۰) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز سفیان بن عیینہ کی سند کے ساتھ یہ روایت سنن الترمذی (۳۳۹۴، وقال: ھذا حدیث حسن) وغیرہ میں بھی موجود ہے۔

[۷۲٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ بِمَكَّةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ.

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ نے جب نماز شروع کی تو رفع یدین کیا۔

قَالَ سُفْيَانُ: وَقَدِمْتُ الْكُوفَةَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ بِهِ، فَزَادَ فِيهِ، ثُمَّ لَا يَعُودُ، فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ لَقَّنُوهُ، وَكَانَ بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ أَحْفَظَ مِنْهُ يَوْمَ رَأَيْتُهُ بِالْكُوفَةِ، وَقَالُوا لِي: إِنَّهُ قَدْ تَغَيَّرَ حِفْظُهُ أَوْ سَاءَ حِفْظُهُ.

سفیان بن عیینہ نے کہا: اور جب میں کوفہ آیا تو یزید بن ابی زیاد کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، اس نے اس میں یہ اضافہ کر دیا، پھر اعادہ نہیں کرتے تھے۔ تو میں سمجھ گیا کہ لوگوں نے اسے تلقین کر دی ہے اور وہ کوفہ کی بہ نسبت مکہ میں زیادہ یاد رکھنے والا تھا جب کہ میں نے اسے دیکھا تھا اور لوگوں نے مجھے بتایا: یہ یقیناً اختلاط کا شکار ہو چکا ہے یا اس کا حافظہ خراب ہو گیا ہے۔

تحقیق وتخریج » سنده ضعیف

اسے ابوداود (۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۲) اور بخاری (جزء رفع الیدین بتحقیقی: ۳۴ عن الحمیدی مختصراً) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

اس روایت کا دارومدار یزید بن ابی زیاد پر ہے جو کوفہ اور مکہ ہر دور میں ضعیف راوی تھا اور جمہور محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

حافظ ابن حجر نے فرمایا: اور جمہور اس کی حدیث کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔ (ہدی الساری ص: ۴۵۹)

بوصیری نے کہا: ''ضعفه الجمهور'' جمہور نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ (زوائد ابن ماجہ: ۲۱۱۶)

[نیز دیکھئے نور العینین فی اثبات رفع الیدین (۱۴۴ تا ۱۵۰)]

[**۷۲۵**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ تَغْلِبَ، وَكَانَ فَصِيْحًا، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ مِنَّا أَحَدٌ يَحْنُوْ حَتَّى يَرَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ خَرَّ سَاجِدًا.

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم میں سے کوئی آدمی بھی اپنی پیٹھ اس وقت تک نہیں جھکاتا تھا جب تک وہ رسول اللہ ﷺ کو سجدے میں نہ دیکھ لیتا تھا۔

تحقیق وتخریج » صحیح

اسے مسلم (۴۷۴/۲۰۰) اور ابونعیم (المستخرج: ۲/۹۰ من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے اور صحیحین میں اس روایت کے شواہد بھی ہیں۔

[**۷۲۶**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، وَمِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، أَنَّهُمَا سَمِعَا عَدِيَّ بْنَ ثَابِتٍ يُحَدِّثُ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ. قَالَ سُفْيَانُ زَادَ مِسْعَرٌ: فَمَا سَمِعْتُ إِنْسِيًّا أَحْسَنَ قِرَاءَةً مِنْهُ.

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز مغرب میں والتین والزیتون پڑھتے ہوئے سنا اور آپ ﷺ سے زیادہ اچھی قراءت میں نے کسی انسان سے نہیں سنی۔

تحقیق وتخریج » سنده صحیح

اسے بخاری (۷۶۷، ۴۹۵۲، ۷۵۴۶) اور مسلم (۴۶۴) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے، لیکن ان کی روایت میں عشاء کے الفاظ ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ نبی ﷺ نے مغرب اور عشاء دونوں نمازوں میں سورۃ التین کی تلاوت فرمائی ہو۔ واللہ اعلم

[٧٢٧] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْمِنْهَالِ، يَقُوْلُ: بَاعَ شَرِيْكٌ لِي بِالْكُوْفَةِ دَرَاهِمَ بِدَرَاهِمَ بَيْنَهُمَا فَضْلٌ، فَقُلْتُ: مَا أَرَى هٰذَا يَصْلُحُ، فَقَالَ: لَقَدْ بِعْتُهَا فِي السُّوْقِ فَمَا عَابَ ذٰلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ، فَأَتَيْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَسَأَلْتُهُ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ وَتِجَارَتُنَا هٰكَذَا، فَقَالَ: مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَأْسَ بِهِ، وَمَا كَانَ نَسِيْئَةً فَلَا خَيْرَ فِيْهِ وَأْتِ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ، فَإِنَّهُ كَانَ أَعْظَمَ تِجَارَةً مِنِّيْ، فَأَتَيْتُهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: صَدَقَ الْبَرَاءُ.

ابوالمنہال عبدالرحمٰن بن مطعم المکی البنانی نے کہا: میرے ایک شریک نے کوفہ میں درہموں کے بدلے میں درہموں کی تجارت کی جس میں کمی بیشی تھی تو میں نے کہا: یہ جائز نہیں اس نے کہا: میں نے یہ بازار میں بیچے ہیں اور کسی نے میرے اس سودے پر انکار نہیں کیا، پھر میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر پوچھا تو انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے اور ہماری تجارت اسی طرح تھی تو آپ نے فرمایا: ''جو نقد انقد ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں اور جو ادھار ہو تو اس میں کوئی خیر نہیں۔'' ابومنہال کہتے ہیں کہ سیدنا براء رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے بھی پوچھ لو کیونکہ ان کی تجارت مجھ سے بھی زیادہ تھی پھر میں نے ان کے پاس جا کر پوچھا تو انہوں نے فرمایا: براء نے سچ کہا ہے۔

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: هٰذَا مَنْسُوْخٌ وَلَا يُؤْخَذُ بِهٰذَا.

حمیدی نے کہا: یہ حدیث منسوخ ہے، اسے نہیں لیا جائے گا۔

تحقیق وتخریج » سندہ صحیح

اسے بخاری (٢٠٦٠۔٢٠٦١) مسلم (١٥٨٩) اور طبرانی (الکبیر: ١/٦/١٧٦ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے روایت کیا ہے۔

[أَنْبَأَ أَبُوْ طَاهِرٍ عَبْدُالْغَفَّارِ بْنُ جَعْفَرِ بن زيد الْمُؤَدِّبُ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ فِيْ سَنَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ وَأَرْبَعِمِائَةٍ فَأَقَرَّ بِهِ، قَالَ: أَنْبَأَ أَبُوْ عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الصَّوَّافِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَلِيٍّ بِشْرُ بْنُ مُوْسَى قَالَ:]

٩٤: حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ کی احادیث

[٧٢٨] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَأَخَذَ حَصَاةً فَحَكَّهَا وَنَهَى أَنْ يَبْزُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ: لِيَبْزُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى .

ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کے قبلہ کی طرف تھوک دیکھا تو کنکریاں لے کر اسے رگڑ دیا اور (قبلہ کے) سامنے یا دائیں طرف تھوکنے سے لوگوں کو منع کر دیا اور فرمایا: ”جو تھوکنا چاہے تو وہ اپنی بائیں طرف تھوکے یا اپنے بائیں قدم کے نیچے تھوکے۔“

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱) مسلم (۵۴۸) اور ابونعیم (المستخرج: ۲/ ۱۵۱، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے روایت کیا ہے۔

[٧٢٩] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، أَنَّهُ سَمِعَ عِيَاضَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْجِبُهُ هَذِهِ الْعَرَاجِينَ، يُمْسِكُهَا فِي يَدِهِ، وَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَهِيَ فِي يَدِهِ، فَرَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، فَحَكَّهَا، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ مُغْضَبًا، فَقَالَ: أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يُبْزَقَ فِي وَجْهِهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا يُوَاجِهُ رَبَّهُ، فَلَا يَبْزُقْ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَا عَنْ

ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو کھجور کی چھڑیاں اچھی لگتی تھیں، آپ ﷺ اسے ہاتھ میں پکڑ لیتے اور مسجد میں داخل ہو جاتے تو وہ آپ ﷺ کے ہاتھ میں ہی ہوتی تھی۔ پھر آپ ﷺ نے مسجد کے قبلہ کی طرف تھوک دیکھا تو لوگوں کی طرف رُخ کر کے غصے سے فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے چہرے پر تھوک دیا جائے؟“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب بندہ نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب کے سامنے ہوتا ہے لہٰذا کوئی شخص اپنے سامنے یا اپنی دائیں طرف نہ تھوکے، وہ بائیں طرف تھوکے یا اپنے بائیں قدم کے نیچے

يَـمِيْـنِـهِ، وَلْيَبْـزُقْ عَـنْ يَسَـارِهِ، أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى فَإِنْ عَجِلَتْ بِهِ بَادِرَةٌ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَتْفُلْ فِي ثَوْبِهِ وَلْيَقُلْ هٰكَذَا وَدَلَكَ سُفْيَانُ بِكُمِّهِ .

تھوکے۔ اگر اسے اچانک تھوک آ جائے اور وہ نماز پڑھ رہا ہو تو اپنی چادر میں تھوک لے اور اسے اس طرح رگڑ دے۔“ سفیان بن عیینہ نے آستین کے ساتھ رگڑ کر دکھایا۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے ابوداود (۴۸۰) ابن حبان (الاحسان: ۲۲۶۷۔۲۲۶۸) اور حاکم (المستدرک: ۱/ ۲۵۷ وصححہ علی شرط مسلم ووافقہ الذہبی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے آنے والی حدیث: ۱۲۲۹

[۷۳۰] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ، وَعَـنْ لِبْسَتَيْـنِ، فَـأَمَّـا الْبَيْعَتَـانِ: فَـالْمُلَامَسَةُ، وَالْـمُـنَـابَذَةُ، وَأَمَّا اللِّبْسَتَانِ: فَاشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ، وَاحْتِبَـاءُ الـرَّجُـلِ فِـي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ .

ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بیعوں اور دو طرح کے لباس پہننے سے منع فرمایا: دو بیعوں سے مراد بیع ملامسہ اور بیع منابذہ ہے اور دو طرح کے لباس پہننے سے مراد ایسا اشتمال کرنا (یعنی کپڑا لپیٹنا) ہے کہ آدمی اپنے ہاتھ پاؤں بھی نہ ہلا سکے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس احتباء سے منع فرمایا کہ آدمی کا کپڑے کو اس طرح لپیٹنا کہ اس کی شرمگاہ پر کپڑا نہ ہو۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے بخاری (۲۱۶۷) اور بیہقی (الکبریٰ: ۵/ ۳۴۲ من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[بیع ملامسہ: ملامسہ اس سودے (بیع) کو کہتے ہیں کہ آدمی ایک کپڑے کو چھو کر خرید لے اور اسے کھول کر نہ دیکھے۔ اسی طرح اندھیرے میں اور دیکھے بغیر صرف ہاتھ لگا کر خریدے ہوئے سودے کو ملامسہ کہتے ہیں۔ چونکہ اس سودے میں ایک فریق کے نقصان کا اندیشہ ہے اسی لئے یہ جائز نہیں ہے۔

بیع منابذہ: منابذہ اس سودے کو کہتے کہ دکاندار اپنا کپڑا (وغیرہ) گاہک کی طرف پھینک دے جسے وہ (گاہک) کھول کر نہ دیکھ سکے اور سودے کا پابند ہو جائے۔ ایسے سودے زمانۂ جاہلیت میں رائج تھے جن میں ایک فریق کا نقصان ہو جاتا تھا لہٰذا اسلام نے ایسی دکانداری سے منع کر دیا ہے۔

(دیکھئے الاتحاف الباسم شرح موطا امام مالک: ص ۱۸۲، ۱۸۳)]

[٧٣١] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي ضَمْرَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَازِنِيُّ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ: نَهَى رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَلَاةٍ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَعَنْ صَلَاةٍ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نمازِ عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا اور صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے نسائی (٥٦٧) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

[٧٣٢] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي وَكَانَ يَتِيمًا فِي حَجْرِ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ لِي أَبُو سَعِيدٍ: أَيْ بُنَيَّ، إِذَا كُنْتَ فِي هَذِهِ الْبَوَادِيْ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالْأَذَانِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ، يَقُوْلُ: لَا يَسْمَعُهُ إِنْسٌ، وَلَا جِنٌّ، وَلَا حَجَرٌ، وَلَا شَجَرٌ، وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ جنھوں نے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی گود میں پرورش پائی ہے، اُن سے روایت ہے کہ مجھ سے ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ نے کہا: اے بچے! جب تُو کسی جنگل، صحرا میں ہوتو بلند آواز سے اذان کہہ دے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اذان کی آواز جو بھی سنتا ہے انسان، جن، پتھر یا درخت ہو، قیامت کے دن اس کے لیے گواہی دے گا۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے ابن ماجہ (٧٢٣) احمد (المسند: ٦/٣) اور ابن خزیمہ (١/٢٠٣ ح ٣٨٩) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔
نیز دیکھئے صحیح البخاری: ٦٠٩

[٧٣٣] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: يُوْشِكُ أَنْ يَكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ، وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ، يَفِرُّ بِدِيْنِهِ مِنَ الْفِتَنِ.

ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب ایسا وقت آئے گا کہ مسلمان آدمی کا بہترین مال بھیڑ بکریاں ہوں گی جنہیں لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھے گا، پانی کے چشموں کے پاس لے جائے گا۔ اس طرح وہ فتنوں سے اپنا دین بچاتے ہوئے بھاگے گا۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے احمد (المسند: ۳/ ۶) ابویعلیٰ (المسند: ۹۸۳) اور ابن منده (کتاب الایمان: ۴۵۸، من حدیث الحمیدی تعلیقاً) نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے صحیح البخاری (۱۹)

[۷۳۴] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ سَعِيْدٍ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنِي أَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ، قَالَ: إِنِّي لَفِي حَلْقَةٍ فِيْهَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ جَالِسًا، إِذْ جَاءَ أَبُوْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيُّ مَذْعُوْرًا، أَوْ قَالَ: جَزِعًا، فَقُلْنَا: مَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: إِنَّ عُمَرَ بَعَثَ إِلَيَّ فِي بَعْضِ الْحَاجَةِ فَأَتَيْتُهُ، فَاسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِيْ فَرَجَعْتُ، فَرَآنِي بَعْدَ ذَلِكَ، فَقَالَ مَالَكَ؟ لَمْ تَأْتِنِيْ؟ فَقُلْتُ: قَدْ جِئْتُ فَاسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ وَقُلْتُ لَهُ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُوْلُ: إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ، فَقَالَ عُمَرُ: لَتَأْتِيَنَّ عَلَى مَا قُلْتَ بِبَيِّنَةٍ، أَوْ لَأَفْعَلَنَّ بِكَ، وَلَأَفْعَلَنَّ، فَقَالَ لِيْ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: لَا يَقُوْمُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ، قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ: فَكُنْتُ أَنَا أَصْغَرَ الْقَوْمِ، فَأَتَيْتُ عُمَرَ، فَحَدَّثْتُهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ.

ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک مجلس میں موجود تھا جس میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ گھبراہٹ کی حالت میں یا پریشانی کے عالم میں آ گئے تو ہم نے پوچھا: آپ رضی اللہ عنہ کو کیا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا: عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے کسی ضرورت کے لیے بلایا تو میں گیا۔ میں نے تین دفعہ (داخلے کی) اجازت مانگی تو مجھے اجازت نہیں ملی۔ پھر میں واپس پلٹ آیا۔ پھر اس کے بعد انہوں نے مجھے دیکھا تو کہا: کیا ہوا، تم میرے پاس کیوں نہیں آئے؟ میں نے کہا: میں تو آیا تھا، میں نے تین دفعہ اجازت مانگی تھی، جب مجھے اجازت نہیں ملی تو میں واپس چلا گیا تھا۔ اور میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جب کوئی شخص تین دفعہ اجازت مانگے پھر اسے اجازت نہ ملے تو وہ واپس چلا جائے۔“ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اپنی اس بات پر گواہ لے آؤ، ورنہ میں تیرے ساتھ یہ کروں گا وہ کروں گا (یعنی سزا دوں گا)۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہارے ساتھ ان لوگوں میں سے سب سے کم عمر آدمی (گواہی دینے کے لیے) جائے گا۔ سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ہی اس مجلس میں سب سے چھوٹا تھا پھر میں عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور انہیں حدیث سنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص تین دفعہ اجازت مانگے اور اجازت نہ ملے تو اسے چاہیے کہ

وہ واپس لوٹ جائے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۶۲۴۵) اور مسلم (۲۱۵۳) وغیر ہمانے بھی روایت کیا ہے۔

[۷۳۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ إِبْنِ أَبِي الْحَسَنِ الْمَازِنِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ.

ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ سے کم اونٹوں پر کوئی زکوٰۃ نہیں، پانچ وسق سے کم (غلے) پر کوئی عشر نہیں اور پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) پر کوئی زکوٰۃ نہیں۔''

قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، يَرْوِيَانِ هٰذَا الْحَدِيْثَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى.

[سفیان بن عیینہ کہتے ہیں: عمرو بن دینار اور یحییٰ بن سعید الانصاری دونوں بھی عمرو بن یحییٰ المازنی سے یہ روایت بیان کرتے ہیں۔]

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے بخاری (۱۴۰۵) مسلم (۹۷۹) اور ابو نعیم (المستخرج: ۳/ ۵۷، من حدیث الحمیدی) وغیر ہم نے بھی روایت کیا ہے۔ ایک وسق ساٹھ صاع یعنی تقریباً ڈیڑھ سو (۱۵۰) کلوگرام کا ہوتا ہے۔ [نیز دیکھئے الاتحاف الباسم شرح موطا امام مالک: ص ۱۷۷]

[۷۳۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ.

ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جمعہ کے دن ہر بالغ پر غسل واجب ہے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے بخاری (۸۵۸) اور مسلم (۸۴۶) وغیر ہمانے بھی روایت کیا ہے۔

[۷۳۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ، مَوْلَى الْحُرَقَةِ: سَمِعْتُ أَبِي، يَقُولُ: أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، فَسَأَلْتُهُ هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْإِزَارِ شَيْئًا؟ فَقَالَ: نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَقُولُ: إِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ، لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ، مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فِي النَّارِ، لَا يَنْظُرُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا.

یعقوب مولی حرقہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اُن سے سوال کیا: کیا آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ازار کے بارے میں کوئی حدیث سنی ہے؟ تو انھوں نے کہا: جی ہاں! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”مومن کا ازار نصف پنڈلیوں تک ہوتا ہے، اس کے اور ٹخنوں کے درمیان کوئی حرج نہیں اور جو بھی ٹخنوں سے نیچے ہوگا وہ آگ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس آدمی کی طرف (نظرِ رحمت سے) نہیں دیکھتا جو تکبر وغرور سے اپنا ازار (شلوار وغیرہ) ٹخنوں سے نیچے لٹکاتا ہے۔“

تحقیق وتخریج » سندہ صحیح

اسے ابوداود (۴۰۹۳) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

[۷۳۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْأَعْشَى، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ، أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ، أَوِ ابْنَتَانِ، أَوْ أُخْتَانِ، فَأَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ، وَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ، وَاتَّقَى اللَّهَ فِيهِنَّ، دَخَلَ الْجَنَّةَ.

ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص کی تین یا دو بیٹیاں ہوں، یا تین یا دو بہنیں ہوں پھر وہ ان کی اچھی طرح تربیت کرے اور ان کے بارے میں صبر کرے، اللہ سے ڈرے تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔“

تحقیق وتخریج » حسن

اسے ترمذی (۱۹۱۶) اور ابن حبان (الاحسان: ۴۴۷) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

سنن ابی داود (۵۱۴۷۔۵۱۴۸) وغیرہ میں اس روایت کی سند میں اختلاف ہے اور ابوداود کی سند حسن ہے۔

[٧٣٩] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَأَبُو عُمَيْرٍ الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ، أَنَّهُمَا سَمِعَا مِنْ أَبِي طُوَالَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ نَهَّارٍ الْعَبْدِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُوْلُ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَسْأَلُ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَقُوْلَ: مَا مَنَعَكَ إِذْ رَأَيْتَ الْمُنْكَرَ فِي الدُّنْيَا أَنْ تُنْكِرَهُ، فَإِذَا لَقَّنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدَهُ حُجَّتَهُ، قَالَ: يَا رَبِّ رَجَوْتُكَ وَخِفْتُ النَّاسَ.

ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندے سے ضرور پوچھے گا، حتیٰ کہ فرمائے گا: جب تُو نے دنیا میں برائی دیکھی تھی تو اس سے منع کیوں نہیں کیا تھا؟ پھر جب اللہ بندے کو دلیل سکھائے گا تو وہ کہے گا: اے میرے رب! مجھے تیری شفقت اور مہربانی کی اُمید تھی (کہ تُو معاف کر دے گا) اور مجھے لوگوں کا ڈر تھا۔''

تحقیق وتخریج» سنده حسن

اسے ابن ماجه (٤٠١٧) ابن حبان (الاحسان: ١٨٤٥) اور بیہقی (الکبریٰ: ١٠/ ٩٠ من حديث الحميدي) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٧٤٠] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، أَنَّهُ سَمِعَ عِيَاضَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ الْعَامِرِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ: أَنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ نَبَاتِ الْأَرْضِ، وَزَهْرَةِ الدُّنْيَا، قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى رَأَيْنَا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ، وَكَانَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ غَشِيَهُ بُهْرٌ أَوْ عَرَقٌ، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ، قَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ؟ قَالَ: هَا أَنَا ذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، وَلَمْ أُرِدْ إِلَّا خَيْرًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ الْخَيْرَ لَا يَأْتِي إِلَّا بِالْخَيْرِ، إِنَّ الْخَيْرَ لَا يَأْتِي إِلَّا بِالْخَيْرِ، إِنَّ الْخَيْرَ لَا يَأْتِي

ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر فرمایا: ''مجھے تم پر جس چیز کا سب سے زیادہ خوف ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ زمین کی سرسبزی وشادابی اور خوبصورتی باہر نکال دے گا۔'' پھر ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا: یا رسول اللہ! کیا خیر سے شر بھی آتا ہے؟ اس نے یہ بات تین دفعہ کہی تو رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے حتیٰ کہ ہم نے دیکھ لیا کہ آپ پر (وحی) نازل ہو رہی ہے اور جب (وحی کا) نزول ہوتا تھا تو آپ ﷺ کا سانس مبارک پھول جاتا تھا اور پسینہ آنا شروع ہو جاتا تھا۔ پھر جب آپ ﷺ سے یہ حالت ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''پوچھنے والا کہاں ہے؟'' اس آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! میں یہاں ہوں، میرا ارادہ تو صرف خیر ہی کا تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے تین دفعہ فرمایا: خیر سے خیر ہی آتی ہے لیکن دنیا سرسبز وشاداب اور میٹھی ہے اور جب بھی فصل بہار پھوٹتی ہے تو بعض خود رُو گھاس

إِلَّا بِالْخَيْرِ، وَلَكِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، وَكُلُّ مَا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ حَبَطًا، أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةُ الْخَضِرِ، تَأْكُلُ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ، فَثَلَطَتْ أَوْ بَالَتْ، ثُمَّ عَادَتْ فَأَكَلَتْ، ثُمَّ أَفَاضَتْ فَاجْتَرَّتْ، مَنْ أَخَذَ مَالًا بِحَقِّهِ بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَخَذَ مَالًا بِغَيْرِ حَقِّهِ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى.

جانور کو (پیٹ پھلا کر) قتل کر دیتی ہے سوائے اس گھاس چرنے والے جانور کے جو عام گھاس چرتا رہتا ہے، جب اسکی دونوں کھوکھیں بھر جاتی ہیں تو وہ دھوپ میں لید اور پیشاب کر دیتا ہے پھر واپس جا کر چرنا شروع کر دیتا ہے، اور جگالی کرتا ہے۔ جو شخص حق کے مطابق مال لے گا تو اس میں برکت ڈالی جائے گی اور جو شخص ناحق مال لے گا تو اس میں برکت نہیں ڈالی جائے گی اور اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

قَالَ سُفْيَانُ: كَثِيرًا مَا كَانَ الْأَعْمَشُ يَسْتَعِيدُنِي هَذَا الْحَدِيثَ كُلَّمَا جِئْتُهُ.

سفیان بن عیینہ نے فرمایا: میں جب بھی اعمش کے پاس جاتا تو وہ مجھ سے یہ حدیث بار بار سنتے تھے۔

تحقیق و تخریج» صحیح

اسے احمد (المسند: ۳/۷) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

نیز اس کے شواہد بھی ہیں [دیکھئے صحیح البخاری (۱۴۶۵، ۶۴۲۷) صحیح مسلم (۱۰۵۲)] جن کے ساتھ یہ صحیح لغیرہ ہے۔

ابونعیم الاصبہانی نے فرمایا: ”ھذا حدیث صحیح ثابت“۔ (حلیۃ الاولیاء: ۷/۳۱۱)

[۷۴۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ: حَدَّثَنَا عِيَاضُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، جَاءَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَامَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ، فَجَاءَ إِلَيْهِ الْأَحْرَاسُ لِيُجْلِسُوهُ، فَأَبَى أَنْ يَجْلِسَ حَتَّى صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلَاةَ أَتَيْنَاهُ، فَقُلْنَا لَهُ: يَا أَبَا سَعِيدٍ كَادَ هَؤُلَاءِ أَنْ يَفْعَلُوا بِكَ، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: مَا كُنْتُ لِأَدَعَهُمَا لِشَيْءٍ بَعْدَ شَيْءٍ رَأَيْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، رَأَيْتُ

عیاض بن عبداللہ بن سعید بن ابی سرح رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ جمعہ کے دن ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ آئے اور مروان بن الحکم خطبہ دے رہا تھا تو وہ کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھنے لگے پھر سپاہی آ کر انہیں بٹھانے لگے مگر انہوں نے بیٹھنے سے (عملی طور پر) انکار کرتے ہوئے دو رکعتیں پڑھ لیں، پھر جب ہم نے نماز پڑھ لی تو ان کے پاس جا کر کہا: ابوسعید! قریب تھا کہ یہ لوگ آپ کو نقصان پہنچاتے؟ تو ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان دو رکعتوں کو کبھی نہیں چھوڑ سکتا، کیونکہ میں نے انہیں پڑھنے کا رسول اللہ ﷺ کو حکم دیتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَجَاءَ رَجُلٌ وَهُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ بِهَيْئَةٍ بَذَّةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَصَلَّيْتَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ حَثَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَأَلْقَى النَّاسُ ثِيَابًا، فَأَعْطَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّجُلَ مِنْهَا ثَوْبَيْنِ، فَلَمَّا جَاءَتِ الْجُمُعَةُ الْأُخْرَى، جَاءَ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَلْ صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ حَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَأَلْقَوْا ثِيَابًا، فَلَمَّا جَاءَتِ الْجُمُعَةُ الْأُخْرَى، جَاءَ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَلْ صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ حَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَأَلْقَوْا ثِيَابًا، فَطَرَحَ الرَّجُلُ أَحَدَ ثَوْبَيْهِ، فَصَاحَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَقَالَ: خُذْهُ، فَأَخَذَهُ، ثُمَّ قَالَ: ((انْظُرُوْا إِلَى هٰذَا، جَاءَ تِلْكَ الْجُمُعَةَ بِهَيْئَةٍ بَذَّةٍ، فَأَمَرْتُ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ، فَأَلْقَوْا ثِيَابًا، فَأَعْطَيْتُهُ مِنْهَا ثَوْبَيْنِ، فَلَمَّا جَاءَتْ هٰذِهِ الْجُمُعَةُ أَمَرْتُ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ، فَأَلْقَى أَحَدَ ثَوْبَيْهِ.

قَالَ: سُفْيَانُ يَقُوْلُ: لَا صَدَقَةَ إِلَّا عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَلَا غِنًى بِهٰذَا عَنْ ثَوْبَيْهِ.

جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے، اتنے میں ایک آدمی بہت خراب حالت (یعنی شدید غربت) میں آیا تو نبی ﷺ نے اس سے پوچھا: ''کیا تو نے نماز پڑھ لی؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پس دو رکعتیں (پڑھ لو)۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو صدقہ کرنے کی ترغیب دی تو لوگوں نے چادریں ڈالنا شروع کر دیں، پھر رسول اللہ ﷺ نے ان چادروں میں سے دو چادریں اس آدمی کو دے دیں۔ پھر اگلا جمعہ آیا تو نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے کہ وہ آدمی آ گیا تو نبی ﷺ نے پوچھا: ''کیا تُو نے دو رکعت پڑھ لی ہیں؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پس دو رکعت پڑھ لو۔'' پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو صدقہ کرنے کی ترغیب دی تو لوگوں نے چادریں ڈال دیں۔ پھر اگلا جمعہ ہوا اور نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو وہ آدمی آیا، نبی ﷺ نے پوچھا: ''کیا تُو نے دو رکعت پڑھ لی ہیں؟'' اس نے کہا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''پس دو رکعت پڑھ لو۔'' پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو صدقہ کرنے کی ترغیب دی تو لوگوں نے اپنے کپڑے پیش کیے اور اس آدمی نے بھی اپنی ایک چادر دے دی تو رسول اللہ ﷺ نے بلند آواز سے فرمایا: ''تم اسے لے لو۔'' تو اس نے لے لی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے دیکھو! یہ اس جمعہ کو بُری حالت میں آیا تھا تو میں نے لوگوں کو صدقہ کا حکم دیا، لوگوں نے کپڑے پیش کیے تو ان میں سے دو کپڑے میں نے اسے دے دیئے پھر اس جمعہ کو میں نے لوگوں کو صدقہ کا حکم دیا تو اس نے ان دو میں سے ایک کپڑا بطورِ صدقہ پیش کر دیا ہے۔''

سفیان نے کہا: صدقہ وہ ہوتا ہے جسے کرنے کے بعد بھی بندہ خوشحال رہے۔ اور یہ شخص اپنی چادروں سے بے نیاز نہیں۔

تحقیق و تخریج » سنده حسن

اسے ترمذی (۵۱۱، وقال: حدیث حسن صحیح) ابوداود (۱۶۷۵) اور حاکم (المستدرک: ۱/ ۲۸۵، ۴۱۳، ۴۱۴، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۷۴۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، أَنَّهُ سَمِعَ عِيَاضَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُوْلُ: مَا كُنَّا نُخْرِجُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ إِلَّا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ.

ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں صدقۂ فطر میں صرف کھجور کا ایک صاع، جو کا ایک صاع اور پنیر کا ایک صاع ہی دیا کرتے تھے۔

تحقیق و تخریج » صحیح

اسے مسلم (۹۸۵/۲۱) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن لذاتہ ہے۔
یہ روایت شواہد صحیحہ کے ساتھ صحیح لغیرہ ہے۔

[۷۴۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنِي أَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، فَيَغْزُوْ فِيْهِ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ: هَلْ مِنْكُمْ مَنْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ؟ فَيُقَالُ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، فَيَغْزُوْ فِيْهِ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ لَهُمْ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَحِبَ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ؟ فَيُقَالُ لَهُمْ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، فَيَغْزُوْ فِيْهِ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَحِبَ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ؟ فَيُقَالُ:

سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگ جہاد کریں گے تو کہا جائے گا: کیا تمہارے لشکر میں رسول اللہ ﷺ کا کوئی صحابی موجود ہے؟ تو وہ کہیں گے ہاں! پھر انہیں فتح حاصل ہو گی۔ پھر لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگوں کے کچھ لشکر جہاد کریں گے تو ان سے کہا جائے گا کیا تمہارے لشکر میں رسول اللہ ﷺ کے صحابیوں کا کوئی ساتھی (یعنی تابعی) موجود ہے؟ تو وہ کہیں گے: جی ہاں! پھر انہیں فتح حاصل ہوجائے گی۔ پھر اس کے بعد لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگوں میں سے کچھ لشکر جہاد کریں گے تو کہا جائے گا: کیا تمہارے لشکر میں کوئی ایسا شخص موجود ہے جس نے کسی تابعی سے ملاقات کی ہو؟ (یعنی کوئی تبع تابعی موجود ہے؟) تو وہ

نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ.

کہیں گے: ہاں! پھر انہیں فتح حاصل ہوگی۔‘‘

تحقیق و تخریج» سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۲۸۹۷) مسلم (۲۵۳۲) اور ابونعیم (معرفۃ الصحابہ: ۱/۱۳۲۔۱۳۳ ح ۳۶۲ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٧٤٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو صَالِحٍ السَّمَّانُ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: الدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ، وَالدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ، مِثْلًا بِمِثْلٍ، لَيْسَ بَيْنَهُمَا فَضْلٌ، فَقُلْتُ لِأَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ: فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا يَرَى بِهِ بَأْسًا. فَقَالَ أَبُو سَعِيْدٍ: لَقَدْ لَقِيتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقُلْتُ لَهُ: أَخْبِرْنِي عَنْ هَذَا الَّذِي تَقُوْلُهُ، أَشَيْءٌ وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ؟ أَوْ شَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَ: مَا وَجَدْتُهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ، وَلَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ، وَلَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِرَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ مِنِّي، وَلَكِنْ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: الرِّبَا فِي النَّسِيْئَةِ.

ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’درہم درہم کے بدلے میں اور دینار دینار کے بدلے میں برابر برابر ہونا چاہیے، اس میں کمی بیشی نہیں ہونی چاہیے۔‘‘ (ابوصالح السمان نے کہا:) میں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہ تو اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تو ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو میں نے انہیں کہا: مجھے بتائیں کہ یہ چیز جو آپ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کیا آپ نے کتاب اللہ میں پائی ہے یا رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ تو انہوں نے کہا: نہ تو میں نے کتاب اللہ میں پائی ہے اور نہ رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ اور تم لوگ یقیناً مجھ سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کو جانتے ہو، مجھے تو اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’سود تو ادھار میں ہے۔‘‘

تحقیق و تخریج» سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۲۱۷۸۔۲۱۷۹) مسلم (۱۵۹۶) اور بیہقی (۵/۲۸۰ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے اس فتوے سے رجوع کر لیا تھا۔ (دیکھئے السنہ للمروزی: ۱۷۷ وسندہ صحیح)/تنویر الحق]

[٧٤٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ سَعِيْدٍ الْمَازِنِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ بِحَدِيْثِ الصَّرْفِ، عَنْ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ، وَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ، فَسَأَلَهُ عَنْهُ وَأَنَا حَاضِرٌ.

ضمرہ بن سعید المازنی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے ابوسعید الخدری کو عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے سکوں کی تبدیلی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتے ہوئے سنا اور ابن عمر رضی اللہ عنہ آئے تو ان سے پوچھا اور میں حاضر تھا۔

قَالَ سُفْيَانُ: لَا أَحْفَظُ شَيْئًا فِيهِ إِلَّا أَنَّهُ نَحْوٌ مِمَّا يُحَدِّثُ النَّاسُ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ مِثْلًا بِمِثْلٍ.

سفیان بن عیینہ نے کہا: مجھے یہی حدیث یاد ہے اور لوگ اس میں یہ نبی ﷺ سے اضافہ بھی بیان کرتے ہیں: سونا سونے کے بدلے میں برابر برابر اور چاندی چاندی کے بدلے میں برابر برابر ہو۔

تحقیق وتخریج » سنده صحيح

نیز دیکھئے حدیث سابق: ۱۲ (حدیث عمر رضی اللہ عنہ)

[٧٤٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: أَوْقَفْتُ جَارِيَةً لِي أَبِيْعُهَا فِي سُوْقِ بَنِي قَيْنُقَاعَ، فَجَاءَنِي رَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ، فَقَالَ: يَا أَبَا سَعِيْدٍ، مَا هَذِهِ الْجَارِيَةُ؟ قُلْتُ: جَارِيَةٌ لِي أَبِيْعُهَا، قَالَ: فَلَعَلَّكَ أَنْ تَبِيْعَهَا وَفِي بَطْنِهَا مِنْكَ سَخْلَةٌ قُلْتُ: إِنِّي كُنْتُ أَعْزِلُ عَنْهَا قَالَ: فَإِنَّ تِلْكَ الْمَوْءُوْدَةُ الصُّغْرَى فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: كَذَبَتْ يَهُوْدُ، وَلَا عَلَيْكُمْ أَلَّا تَفْعَلُوْا.

ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنوقینقاع کے بازار میں بیچنے کے لیے میں نے ایک لونڈی کھڑی کی تو ایک یہودی مرد نے آ کر مجھے کہا: اے ابوسعید! یہ لونڈی کیا ہے؟ میں نے کہا: یہ میری لونڈی ہے، میں اسے بیچنا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا: آپ غالباً اسے بیچنا چاہتے ہیں اور اس کے پیٹ میں آپ کا بچہ ہے؟ میں نے کہا: میں اس سے عزل کرتا تھا۔ اس نے کہا: یہ تو زندہ درگور کرنے کی کمتر قسم ہے۔ پھر میں نے جا کر رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہودیوں نے جھوٹ کہا ہے، تم جو کرتے ہو اس میں کوئی حرج نہیں۔''

تحقیق وتخریج » سنده ضعيف

اسے ابن ابی شیبہ (المصنف: ۴/ ۲۲۱-۲۲۲) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے اور یہ سند محمد بن اسحاق بن یسار (صدوق

مدلس) کے عن کی وجہ سے ضعیف ہے۔

اس باب میں السنن الکبریٰ للبیہقی (۷/۲۳۰ محمد بن عمرو عن ابی سلمہ عن ابی ہریرہ وسندہ حسن) اس ضعیف روایت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

[صحیح مسلم (۱۴۴۲) کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں اسے خود بھی ''ذلك الواد الخفي'' قرار دیا تھا۔ نیز دیکھئے والد محترم رحمہ اللہ کی کتاب صحیح التفسیر (۸۱/سورۃ التکویر: ۸، یسر اللہ لنا طبعہ) مشیخہ ابن طہمان بتحقیقی (۹۲)/ معاذ]

عزل کا مطلب یہ ہے کہ بوقت جماع مادہ منویہ فرج کے باہر خارج کیا جائے۔

[۷۴۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ قَزَعَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ الْعَزْلَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: فَلِمَ يَفْعَلُ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ، وَلَمْ يَقُلْ: وَلَا يَفْعَلْ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ، فَإِنَّهَا لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوقَةٌ إِلَّا اللَّهُ خَالِقُهَا.

ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عزل کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم یہ کیوں کرتے ہو؟'' اور یہ نہیں فرمایا کہ یہ نہ کرو۔ بے شک جس نے پیدا ہونا ہے تو اللہ اسے پیدا کر کے رہے گا۔

[۷۴۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ جَبْرِ بْنِ نَوْفٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

یہ روایت بھی پچھلی روایت سے ملتی جلتی ہے۔

تحقیق وتخریج » صحیح

اسے مسلم (۱۴۳۸/۱۳۲) نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے صحیح البخاری (۷۴۰۹)

دوسری روایت (۷۴۸) کی سند ضعیف ہے لیکن امام مسلم (۱۴۳۸/۱۳۳) نے اسے دوسری سند کے ساتھ ابوالوداک جبر بن نوف سے روایت کیا ہے، لہٰذا یہ حدیث بھی صحیح ہے۔

[۷۴۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيْمَتَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ، أَوْلَاهُمَا بِالْحَقِّ الَّتِيْ تَغْلِبُ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ، إِذْ مَرَقَتْ مِنْهُمْ مَارِقَةٌ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ، كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ.

ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک مسلمانوں کی دو بڑی جماعتیں ایک دوسرے سے جنگ کریں گی، ان کا دعویٰ ایک ہوگا۔ ان میں سے حق کے زیادہ قریب وہ جماعت ہوگی جو غالب ہوگی پھر ان میں سے ایک خارجی گروہ نکلے گا جو دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر اپنے ہدف سے نکل جاتا ہے۔''

تحقیق وتخریج» سنده ضعيف

اس روایت کی سند علی بن زید بن جدعان (ضعیف راوی) کی وجہ سے ضعیف ومردود ہے اور اس باب میں صحیح البخاری (۳۶۰۸-۳۶۰۹) اور صحیح مسلم (۱۵۷ ابعد ح ۲۸۸۸) وغیرہما کی احادیث اس ضعیف روایت سے بے نیاز کر دیتی ہیں۔

[۷۵۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ: أَخْبَرَنِيْ قَزَعَةُ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ، الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِيْ هَذَا، وَمَسْجِدِ إِيْلِيَا. وَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ. وَنَهَى رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَلَاةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنْ صَلَاةٍ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. وَنَهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ، يَوْمِ الْأَضْحَى، وَيَوْمِ الْفِطْرِ.

ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(برائے اضافی ثواب وبرکت) سفر نہ کیا جائے مگر صرف تین مساجد کے لیے: مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ۔'' اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی عورت بھی محرم کے بغیر تین دن رات کا سفر نہ کرے۔'' اور رسول اللہ ﷺ نے عصر کے بعد غروب آفتاب تک اور صبح کے بعد طلوعِ آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ اور آپ ﷺ نے دو دنوں عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۱۱۹۷) اور مسلم (۸۲۷) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[٧٥١] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: أَخْبَرَنِي عَتَّابُ بْنُ حُنَيْنٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُولُ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ حَبَسَ اللّٰهُ الْقَطْرَ عَنِ النَّاسِ سَبْعَ سِنِيْنَ، ثُمَّ أَرْسَلَهُ، لَأَصْبَحَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بِهِ كَافِرِيْنَ، يَقُوْلُوْنَ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا، مُطِرْنَا بِنَوْءِ الْمِجْدَحِ)).

ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اللہ تعالیٰ سات سال تک لوگوں سے بارش روکے رکھے پھر بارش برسادے تو لوگوں میں سے ایک گروہ ضرور یہ کہتے ہوئے کافر ہو جائے گا: ہم پر تو فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی ہے، ہم پر مجدح ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی ہے۔''

تحقیق وتخریج» سنده ضعيف

اسے نسائی (١٥٢٧) احمد (المسند: ٣/ ٧) اور ابن حبان (الاحسان: ٦٠٩٧) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔ عتاب بن حنین مجہول الحال راوی ہے، اسے ہمارے علم کے مطابق ابن حبان کے علاوہ کسی نے بھی ثقہ قرار نہیں دیا۔ واللہ اعلم

[ابن عیینہ نے کہا: ''لا أدري من عتاب'' میں نہیں جانتا کہ عتاب کون ہے۔ (مسند احمد: ١١٠٤٢ وسندہ صحیح)/ تنویر الحق]

[٧٥٢] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَى مُغَيْرِبَانِ الشَّمْسِ، فَلَمْ يَبْقَ شَيْءٌ يَكُوْنُ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا أَخْبَرَنَا بِهِ، عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ، وَجَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ، فَقَالَ: إِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، وَإِنَّ اللَّهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ؟ أَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا، وَاتَّقُوا النِّسَاءَ، أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهِ، وَلِوَاؤُهُ عِنْدَ اسْتِهِ، أَلَا وَإِنَّ أَفْضَلَ الْجِهَادِ كَلِمَةُ حَقٍّ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ ذِي سُلْطَانٍ جَائِرٍ قَالَ: ثُمَّ بَكَى أَبُوْ سَعِيْدٍ، وَقَالَ: فَكَمْ رَأَيْنَا مِنْ مُنْكَرٍ فَلَمْ نُنْكِرْهُ أَلَا وَإِنَّ بَنِي

ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عصر کے بعد غروب آفتاب تک خطبہ دیا تو قیامت تک ہونے والی ہر چیز بتادی، کچھ بھی نہیں چھوڑا، پس جان لیا جس نے جان لیا اور جو بے خبر رہا بس بے خبر رہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا سرسبز اور میٹھی ہے اور اللہ تمہیں اس میں اگلوں کے بعد پچھلوں کو بسانے والا ہے پھر وہ دیکھے گا کہ تم کیا اعمال کرتے ہو؟ خبردار! دنیا سے بچ جاؤ، عورتوں سے بچ جاؤ۔ خبردار! ہر غدار کے لیے قیامت کے دن اس کی غداری کے برابر جھنڈا ہوگا جو اس کے پیچھے لگا ہوا ہوگا۔ خبردار! بہترین جہاد ظالم حکمران کے سامنے کلمۂ حق یا کلمۂ انصاف ہے۔''
پھر ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رونے لگے اور فرمایا: ہم نے کتنے منکر (کتاب وسنت کے خلاف) کام دیکھے ہیں جن سے ہم منع نہیں کر سکے۔ سن لو! بنی آدم کی تخلیق کئی طبقوں پر کی گئی ہے:

آدَمَ خُلِقُوْا عَلَى طَبَقَاتٍ ، فَمِنْهُمْ مَنْ يُوْلَدُ مُؤْمِنًا ، وَيَحْيَى مُؤْمِنًا ، وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُوْلَدُ كَافِرًا ، وَيَحْيَى كَافِرًا ، وَيَمُوْتُ كَافِرًا ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُوْلَدُ مُؤْمِنًا ، وَيَحْيَى مُؤْمِنًا ، وَيَمُوْتُ كَافِرًا ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُوْلَدُ كَافِرًا ، وَيَحْيَى كَافِرًا ، وَيَمُوْتُ مُؤْمِنًا ، وَمِنْهُمْ سَرِيْعُ الْغَضَبِ ، سَرِيْعُ الْفَيْءِ فَهَذِهِ بِتِلْكَ ، وَمِنْهُمْ بَطِيْءُ الْغَضَبِ ، بَطِيْءُ الْفَيْءِ ، فَهَذِهِ بِتِلْكَ ، أَلَا وَإِنَّ الْغَضَبَ جَمْرَةٌ مِنَ النَّارِ ، فَمَنْ وَجَدَهُ مِنْكُمْ فَكَانَ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ ، وَإِنْ كَانَ جَالِسًا فَلْيَضْطَجِعْ .

ان میں سے بعض مومن پیدا ہوتے ہیں اور مومن کی زندگی گزار کر بحال مومن ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ ان میں سے بعض کافر پیدا ہوتے ہیں اور کافر کی زندگی گزار کر بحال کافر ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ ان میں سے بعض مومن پیدا ہوتے ہیں اور مومن کی زندگی گزار کر (آخر میں) کافر بن کر مر جاتے ہیں اور بعض کافر پیدا ہوتے ہیں، کافر کی زندگی گزار کر (آخر میں) مومن بن کر فوت ہو جاتے ہیں۔ بعض کو جلدی غصہ آتا ہے اور جلد ہی ختم ہو جاتا ہے، ان کا معاملہ تو برابر برابر ہے۔ بعض کو دیر سے غصہ آتا ہے اور دیر سے ختم ہوتا ہے، یہ بھی برابر برابر ہی ہیں۔ سن لو! غصہ آگ کا انگارا ہے، پس جسے غصہ آئے اگر وہ کھڑا تھا تو بیٹھ جائے اور اگر بیٹھا تھا تو لیٹ جائے۔

تحقیق وتخریج » سندہ ضعیف

اسے ترمذی (۱۹۱، وقال: ''وھذا حدیث حسن صحیح''!!) ابن ماجہ (۴۰۰۰، ۴۰۰۷) اور حاکم (المستدرک: ۴/ ۵۰۵۔ ۵۰۶) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

علی بن زید بن جدعان ضعیف راوی ہے۔ (دیکھئے تقریب التہذیب: ۴۷۳۴)

[اس حدیث کے اکثر وبیشتر شواہد کے لیے دیکھئے طبرانی اوسط (۴/ ۱۴۰ ح ۳۸۱۷، المؤتلف والمختلف للدارقطنی: ۴/ ۲۰۵۳ وسندہ حسن) القضاء والقدر للبیہقی (۹۱، وسندہ صحیح) سنن ابی داود (۴۷۸۲، مسند احمد: ۲۱۳۴۸ وسندہ صحیح)

یہ صحیح وحسن شواہد اس ضعیف روایت سے بے نیاز کر دیتے ہیں۔/ تنویر الحق]

[۷۵۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يَعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ .

ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کر لے، پھر دوبارہ جماع کرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ وہ اس طرح وضو کرے جس طرح نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔''

تحقیق و تخریج» **سندہ صحیح**

اسے مسلم (۳۰۸) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

[۷۵۴] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كَيْفَ أَنْعَمُ وَقَدِ الْتَقَمَ صَاحِبُ الْقَرْنِ الْقَرْنَ، وَحَنَى جَبْهَتَهُ، وَأَصْغَى سَمْعَهُ يَنْتَظِرُ مَتَى يُؤْمَرُ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: ((قُولُوا: حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ، عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا)).

ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں کس طرح ناز و نعم میں مگن ہو جاؤں اور صور پھونکنے والے فرشتے نے صور پکڑ رکھا ہے، اس نے رُخ (اوپر کی طرف) کر رکھا ہے اور ہمہ وقت اپنی سماعت کو اس انتظار میں لگایا ہوا ہے کہ کب حکم جاری ہو؟'' لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم یوں کہو! اللہ ہی ہمارے لیے کافی ہے اور وہی بہترین کار ساز ہے، ہم نے اللہ پر ہی بھروسہ کیا۔''

تحقیق و تخریج» **سندہ ضعیف**

اسے ترمذی (۳۲۴۳ وقال: حدیث حسن) احمد (المسند: ۱۳/۷) اور ابو نعیم (حلیۃ الاولیاء: ۷/۳۱۲، من حدیث الحمیدی) نے بھی روایت کیا ہے۔

یہ سند عطیہ العوفی (ضعیف و مدلس) کی وجہ سے ضعیف ہے۔

اس روایت کے تمام شواہد ضعیف ہیں لہٰذا اسے حسن قرار دینا غلط ہے۔ (نیز دیکھئے انوار الصحیفہ: ص ۲۸۶ ت ۳۲۴۳)

[اس ضعیف روایت سے درج ذیل صحیح حدیث بے نیاز کر دیتی ہے: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صور پھونکنے والے فرشتے کی نظر جب سے اُسے اس کام کی ڈیوٹی سونپی گئی ہے، اس وقت سے لے کر جب تک اُسے صور پھونکنے کا حکم نہیں دیا جائے گا، اُس وقت تک مسلسل عرش کی طرف ہی مرکوز ہے۔ اس خوف سے کہ کہیں حکم دیے جانے سے پہلے ہی اس کی پلک جھپک نہ جائے، گویا کہ اس کی دونوں آنکھیں چمکتے ہوئے ستارے ہیں۔'' (حدیث یحییٰ بن معین: ۱۳، الا ہوال لابن ابی الدنیا: ۴۶، ۵۱، ۵۲، العظمہ لابی الشیخ الاصبہانی: ۳۹۱ واللفظ لہ، المستدرک للحاکم: ۸۶۷۶، اتحاف المہرۃ: ۱۷/۱۷ ح ۲۰۲۴۵، وسندہ صحیح)/ تنویر الحق]

[۷۵۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَا لَيَرَوْنَ أَهْلَ عِلِّيِّينَ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي الْأُفُقِ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ

ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اعلیٰ درجات والے علیین والوں کو دیکھیں گے جیسے کہ تم آسمان پر روشن ستارہ دیکھتے ہو اور ابو بکر و عمر ان لوگوں میں شامل ہیں اور دونوں بہت بہتر ہیں۔''

لِمِنْهُمْ وَأَنْعَمَا.

تحقیق وتخریج» حسن

اسے ابوداود (۳۹۸۷ وسندہ ضعیف) ترمذی (۳۶۵۸، وقال: ''حدیث حسن'' وسندہ ضعیف) اور ابن ماجہ (۹۶، وسندہ ضعیف) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

اس روایت کی سند عطیہ العوفی کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن معجم الاوسط للطبرانی (۶/۷ ح ۶۰۰۳) میں ایک مرفوع حدیث ہے: ''إن الرجل من أهل عليين يشرف على أهل الجنة كأنه كوكب دري، و أن أبا بكر وعمر منهما و أنعما'' [بے شک علیین والوں میں سے یقیناً ایک آدمی اہل جنت کا نظارہ کرے گا، گویا کہ وہ چمکتا دمکتا ستارہ ہے، اور بے شک ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما دونوں ان ہی میں سے ہیں۔ اور یہ ان دونوں کے لیے کس قدر اچھی بات ہے۔] اس کی سند حسن لذاتہ ہے، لہٰذا امام حمیدی کی درج بالا حدیث بھی حسن ہے۔

[۷۵۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ.
قَالَ سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: اعْتَكَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعَشْرَ الْوُسْطَى مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ، فَلَمَّا كَانَتْ صَبِيحَةُ عِشْرِيْنَ نَقَلْنَا مَتَاعَنَا، فَأَبْصَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُعْتَكِفًا فَلْيَرْجِعْ إِلَى مُعْتَكَفِهِ، فَإِنِّي أُرِيْتُهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، وَرَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي صَبِيْحَتِهَا فِي مَاءٍ وَطِيْنٍ، فَهَاجَتِ السَّمَاءُ مِنْ آخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ، فَأَمْطَرَتْ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَرِيْشًا، فَوَكَفَ فِي مُصَلَّى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَإِنَّ عَلَى جَبْهَتِهِ وَأَرْنَبَتِهِ أَثَرَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ.

ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا اور ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کیا، پھر جب بیسویں رات کی صبح ہوئی ہم نے اپنا سامان منتقل کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دیکھ کر فرمایا: ''تم میں جس شخص نے اعتکاف کیا تھا تو وہ اپنی اعتکاف گاہ دوبارہ لوٹ آئے کیونکہ میں نے اسے (لیلۃ القدر کو) آخری عشرے میں دیکھا ہے۔'' اور میں نے دیکھا کہ اس کی صبح کو میں پانی اور مٹی پر سجدہ کر رہا ہوں (واقعی پھر) اس دن کے آخر میں تیز بارش ہوئی تھی اور مسجد (کی چھت) کھجور کی ٹہنیوں کی بنی ہوئی تھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے نماز پر چھت ٹپک رہی تھی۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک اور ناک مبارک پر پانی اور مٹی کا اثر تھا۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح
اسے بخاری (۲۰۴۰) نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے صحیح مسلم (۱۱۶۷)

۹۵: الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی احادیث

[۷۵۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: سَمِعْتُ إِسْمَاعِيْلَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، يَقُوْلُ: أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِيْ، يَقُوْلُ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَقَالَ لِيْ: تَخَلَّفْ يَا مُغِيْرَةُ، وَامْضُوْا أَيُّهَا النَّاسُ، قَالَ: فَمَضَى النَّاسُ وَتَخَلَّفْتُ، فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ جَاءَ، فَسَكَبْتُ عَلَيْهِ مِنْ إِدَاوَةٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ رُوْمِيَّةٌ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَهُ، فَضَاقَتْ عَلَيْهِ الْجُبَّةُ، فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِهَا، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ مَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ.
قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ لِي إِسْمَاعِيْلُ: فَحَدَّثْتُ بِهِ الزُّهْرِيَّ، فَحَدَّثَ يَوْمًا بِأَحَادِيْثِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَلَمَّا فَرَغَ مِمَّا عِنْدَهُ مِنَ الْحَدِيْثِ الْتَفَتَ إِلَيَّ، فَقَالَ: وَحَدَّثَنِي عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، ثُمَّ مَضَى فِي حَدِيْثِي حَتَّى فَرَغَ مِنْهُ.

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا، پھر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”اے مغیرہ! تم ادھر ہی ٹھہر جاؤ۔ اور اے لوگو! تم چلے جاؤ۔“ لوگ روانہ ہوئے اور میں پیچھے رہ گیا تو رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے پھر واپس آئے تو میں نے آپ ﷺ کو وضو کراتے وقت ایک برتن سے پانی ڈالا۔ آپ ﷺ نے ایک رومی جبہ زیب تن کر رکھا تھا پھر اس سے ہاتھ نکالنے کی کوشش کی تو جبہ تنگ محسوس ہوا۔ آپ ﷺ نے قمیص (جبہ) کے نیچے سے ہاتھ نکال لیے پھر اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ دھوئے، سر کا مسح کیا اور دونوں موزوں پر مسح کیا۔

[سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ مجھ سے اسماعیل نے کہا: میں نے یہ روایت زہری کو بیان کی تھی، پھر ایک دن زہری نے موزوں پر مسح کے بارے میں مروی روایات بیان کیں تو جب اُن کے پاس موجود روایات ختم ہوگئیں تو پھر وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: اس نے مجھے حمزہ بن مغیرہ...... الخ، کی سند سے روایت بیان کی، پھر انھوں نے آخر تک یہ روایت بیان کی، یہاں تک کہ بیان کرنے سے فارغ ہوگئے۔]

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے نسائی (۱۲۵) نے سفیان بن عیینہ سے روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے صحیح مسلم (۲۷۴)

[۷۵۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، وَحُصَيْنُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ، وَيُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ أَيَمْسَحُ أَحَدُنَا عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ قَالَ: نَعَمْ! إِذَا أَدْخَلَهُمَا وَهُمَا طَاهِرَتَانِ.

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا: یارسول اللہ! کیا ہم میں سے کوئی ایک موزوں پر بھی مسح کرلیا کرے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں! بشرطیکہ انہیں پاک (یعنی وضوکی) حالت میں پہنا ہو۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۲۰۶) مسلم (۲۷۴) اور طبرانی (الکبیر: ۳۷۲/۲/۱۹۰، من حدیث الحمیدی باختلاف یسیر) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۷۵۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، يَقُوْلُ: قَامَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ، فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ أَلَيْسَ قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا.

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنا لمبا قیام کرتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک سوج جاتے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا: یارسول اللہ! کیا اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اگلا پچھلا سب کچھ معاف نہیں کردیا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں شکرگزار بندہ نہ بنوں؟!''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۱۱۳۰) اور مسلم (۲۸۱۹) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[٧٦٠] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ: حَدَّثَنَا طُعْمَةُ بْنُ عَمْرٍو الْجَعْفَرِيُّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ بَيَانٍ التَّغْلِبِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ بَاعَ الْخَمْرَ فَلْيُشَقِّصِ الْخَنَازِيرَ.

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص شراب بیچتا ہے وہ خنزیر ذبح[1] کرے۔“

تحقیق وتخریج» سنده ضعيف

اسے ابوداود (٣٤٨٩) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

اس کا راوی عمر بن بیان تغلبی معروف (یعنی مشہور) تھا لیکن اسے (ہمارے علم کے مطابق) ابن حبان کے علاوہ کسی نے بھی (مقدمین میں سے) ثقہ قرار نہیں دیا۔ واللہ اعلم

[1] اس سے مراد یہ ہے کہ اس کا یہ جرم خنزیر کا گوشت بیچنے اور کھانے کی طرح ہے، یہ مراد نہیں ہے کہ وہ فی الواقع خنزیر ذبح کرے۔ (دیکھئے تعظیم قدر الصلاۃ للمروزی: ٢/٥٦٤ ح ٦٠٨)/ تنویر الحق]

[٧٦١] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِيفٍ، وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبْجَرَ، جَمِيعًا سَمِعَا الشَّعْبِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، يَقُولُ: إِنَّ مُوسَى سَأَلَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، فَقَالَ: أَيْ رَبِّ أَيُّ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَدْنَى مَنْزِلَةً؟ فَقَالَ: رَجُلٌ يَجِيءُ بَعْدَمَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، فَيُقَالُ لَهُ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ: كَيْفَ أَدْخُلُ وَقَدْ نَزَلُوا مَنَازِلَهُمْ، وَأَخَذُوا أَخَذَاتِهِمْ، قَالَ: فَيُقَالُ لَهُ: أَتَرْضَى أَنْ يَكُونَ لَكَ مِثْلُ مَا كَانَ لِمَلِكٍ مِنْ مُلُوكِ الدُّنْيَا؟ قَالَ: فَيَقُولُ: نَعَمْ، أَيْ رَبِّ قَدْ رَضِيتُ، قَالَ: فَيُقَالُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ هَذَا وَمِثْلَهُ وَمِثْلَهُ وَمِثْلَهُ وَمِثْلَهُ، قَالَ: فَيَقُولُ: رَضِيتُ أَيْ رَبِّ، فَيُقَالُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ هَذَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهِ

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے منبر پر حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب تعالیٰ سے پوچھا: اے میرے رب! جنتیوں میں سے کون سب سے ادنیٰ درجے کا ہوگا؟ تو اللہ نے فرمایا: جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ایک آدمی آئے گا، پھر اسے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہو جا۔ وہ کہے گا: یا اللہ! میں کیسے داخل ہوں اور لوگ اپنے اپنے محلات میں موجود ہیں، جگہیں تو انہوں نے قبضہ کر لی ہیں؟ پھر اسے کہا جائے گا: کیا تو دنیا کے بادشاہوں جتنی مملکت پر راضی ہے؟ وہ کہے گا: جی ہاں اے میرے رب! میں راضی ہوں، پھر اسے کہا جائے گا: یہ لے لے اور اس جتنا اور لے لے۔ یہ بات (اس جتنا اور) چار دفعہ فرمائی۔ تو وہ کہے گا: اے میرے رب! میں راضی ہوں، پھر اسے کہا جائے گا: یہ سب لے لے اور اس جتنا دس گناہ اور لے لے۔ پھر وہ کہے گا: اے میرے رب! میں راضی ہوں۔

مَعَهُ، فَيَقُوْلُ: أَيْ رَبِّ رَضِيتُ، قَالَ: فَيُقَالَ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ مَعَ هَذَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ، وَلَذَّتْ عَيْنُكَ، قَالَ فَقَالَ مُوْسَى: أَيْ رَبِّ، فَأَيُّ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَرْفَعُ مَنْزِلَةً؟ قَالَ: إِيَّاهَا أَرَدْتُ، وَسَأُحَدِّثُكَ عَنْهُمْ، إِنِّي غَرَسْتُ كَرَامَتَهُمْ بِيَدِيْ، وَخَتَمْتُ عَلَيْهَا، فَلَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ قَالَ: وَمِصْدَاقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾ (۳۲/ السجدة:۱۷) الْآيَةَ.

تو کہا جائے گا: تیرے لیے وہ سب کچھ اس کے علاوہ ہے جسے تیرا دل چاہے اور جس سے تیری آنکھیں خوش ہو جائیں گی۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! جنتیوں میں سب سے اعلیٰ درجے والا کون ہوگا؟ فرمایا: میں تجھ سے یہی سوال چاہتا تھا اور میں تجھے اس کے بارے میں بتاتا ہوں، ان کی عزت اور اکرام کی چیزوں کو میں نے اپنے ہاتھ سے جمایا اور اس پر مہر لگا دی لہٰذا نہ کسی آنکھ نے اسے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی دل میں ان کے بارے میں خیال گزرا۔ فرمایا: اور اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے: ''پس کوئی شخص نہیں جانتا کہ ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک میں سے کیا کچھ چھپا کر رکھا گیا ہے۔''

تحقیق تخریج» سنده صحیح

اسے مسلم (۱۸۹) اور ابوعوانہ (۱/۱۳۲-۱۳۳، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۷۶۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ وَعَبْدُالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، أَنَّهُمَا سَمِعَا وَرَّادًا كَاتِبَ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، يَقُوْلُ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ إِلَى الْمُغِيْرَةِ: اكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمُغِيْرَةُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِذَا قَضَى صَلَاتَهُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)).

معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا: آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے جو کچھ سنا ہے اس میں سے کچھ لکھ کر میری طرف بھیج دیں، تو مغیرہ رضی اللہ عنہ نے بھیجا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ کلمات پڑھتے ہوئے سنا: ''ایک اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے حمد و ثنا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے میرے اللہ! تو جو عطا کرے تو اسے روکنے والا کوئی نہیں اور جس سے تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں، تیرے سامنے کسی بزرگی والے کی بزرگی نفع نہیں دیتی۔''

تحقیق تخریج» سنده صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۸۴۴) مسلم (۵۹۳) اور ابونعیم (المستخرج ج:۲/۱۹۱، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٧٦٣] حَـدَّثَـنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: أَنْبَأَنَا ابْـنُ أَبِـي نَـجِـيْـحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ الْعَقَّارِ بْنِ الْـمُـغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: لَمْ يَتَوَكَّلْ مَنِ اسْتَرْقَى وَاكْتَوَى.

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے دَم کروایا یا (آگ سے) داغ لگوایا تو اس نے توکل نہیں کیا۔''

تحقیق وتخریج» سنده ضعيف

اسے ترمذی (۲۰۵۵، وقال: ھذا حدیث حسن صحیح) ابن ماجہ (۳۴۸۹) ابن حبان (الاحسان: ۶۰۵۵) اور حاکم (المستدرک: ۴/۴۱۵، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے اور حاکم وذہبی دونوں نے صحیح کہا ہے۔

اس روایت کی سند میں ایک علت قادحہ ہے اور وہ یہ ہے کہ مجاہد (تابعی) نے یہ حدیث عقار بن المغیرہ بن شعبہ سے سنی تھی لیکن اسے صحیح طریقے سے یاد نہیں رکھا تھا۔ (دیکھئے مسند احمد: ۴/۲۵۳ ح ۱۸۲۱۷، والسند الیہ صحیح، التاریخ الکبیر للبخاری: ۷/۹۴۔۹۵)

پھر انہیں حسان بن ابی وجزہ (مجہول الحال) نے یہ حدیث یاد دلائی، لہٰذا یہ سند حسان کی وجہ سے ضعیف ہے۔

[٧٦٤] حَـدَّثَـنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْـنُ أَبِـي خَـالِـدٍ: سَـمِـعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، يَقُوْلُ: مَا سَأَلَ أَحَـدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَـنِ الدَّجَّالِ، مَا سَأَلْتُهُ، قَالَ: وَمَا مَسْأَلَتُكَ عَنْهُ؟ إِنَّكَ لَنْ تُدْرِكَهُ.

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے جتنا دجال کے بارے میں پوچھا ہے اتنا کسی نے نہیں پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہو، تم تو اس کا دور ہرگز نہیں پاؤ گے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے بخاری (۷۱۲۲ بلفظ آخر غیر ھذا اللفظ) مسلم (۲۹۳۹) اور ابن مندہ (الایمان: ۱۰۳۱، من حدیث الحمیدی وغیرہ) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

٩٦: أَبُوْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ

ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ کی احادیث

[٧٦٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السِّخْتِيَانِيُّ، عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ، فَأُتِيَ بِلَحْمِ دَجَاجٍ، فَتَنَحَّى رَجُلٌ لَمْ يَأْكُلْ، فَدَعَاهُ أَبُوْ مُوْسَى، فَقَالَ: إِنِّيْ رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا، فَقَذِرْتُهُ، فَقَالَ أَبُوْ مُوْسَى: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُهُ.

زہدم الجرمی سے روایت ہے کہ ہم ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ مرغی کا گوشت لایا گیا پھر ایک آدمی (دسترخوان سے) پیچھے ہٹ گیا اور اسے نہ کھایا۔ پھر سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اسے بلایا تو اس نے کہا: میں نے اسے ایک چیز کھاتے ہوئے دیکھا ہے لہٰذا میں اسے گندا (گوشت) سمجھتا ہوں۔ تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسے کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (٣١٣٣) اور مسلم (١٦٤٩) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[٧٦٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ، عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: أَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَسْتَحْمِلُهُ، فَأُتِيَ بِذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ احْمِلْنَا، فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا، ثُمَّ أُتِيَ بِذَوْدٍ أُخْرَى، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ احْمِلْنَا، فَحَمَلَنَا، فَلَمَّا أَدْبَرْنَا، قُلْنَا: مَاذَا صَنَعْنَا؟ تَغَفَّلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَمِيْنَهُ، فَأَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنِّيْ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِيْنٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ، وَكَفَّرْتُ

ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سواریاں مانگنے کے لیے آئے، پھر (ان دنوں) آپ ﷺ کے پاس خوب موٹے تازے پانچ اونٹ لائے گئے تھے تو ہم نے کہا: آپ ﷺ یہ ہمیں سواری کے لیے دے دیں، تو آپ ﷺ نے قسم کھائی کہ میں تمہیں سواری کے لیے جانور نہیں دوں گا۔ پھر آپ ﷺ کے پاس اور اونٹ لائے گئے تو ہم نے کہا: آپ ﷺ ہمیں یہ دے دیں۔ آپ ﷺ نے وہ اونٹ ہمیں دے دیے، پھر جب ہم انھیں لے کر چلے تو ہم نے کہا: ہم نے نبی کریم ﷺ کی توجہ آپ ﷺ کی قسم سے ہٹا دی ہے؟ ہم نے یہ کیا کر دیا؟ ہم نے واپس آ کر رسول اللہ ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا

عَنْ يَمِيْنِي.

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں جب بھی کوئی قسم کھاتا ہوں پھر دوسری بات اس سے بہتر سمجھتا ہوں تو وہ کر دیتا ہوں اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دیتا ہوں۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۳۱۳۳) اور مسلم (۱۶۴۹) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۷۶۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ يُقَالُ لَهُ شُعْبَةُ، وَكَانَ ثِقَةً، قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوْسَى فِي دَارِهِ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِهِ، فَدَعَا بَنِيْهِ، فَقَالَ: يَا بَنِيَّ، تَعَالَوْا حَتَّى أُحَدِّثَكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي يُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، سَمِعْتُ أَبِي يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً أَعْتَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهَا عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ.

شعبہ بن دینار الکوفی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں ابو بردہ بن ابی موسیٰ کے ساتھ ان کے گھر کی چھت پر موجود تھا پھر انھوں نے اپنے بیٹوں کو بلایا اور کہا: اے بیٹو! (اِدھر) آؤ تا کہ میں تمھیں وہ حدیث سناؤں جو میں نے اپنے والد (ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ) سے سنی، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی: ''جو شخص کوئی غلام آزاد کرائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے میں اس کا ایک عضو آگ سے آزاد کر دے گا۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے نسائی (الکبریٰ: ۴۸۷۸) احمد (المسند: ۴/۴۰۴) اور حاکم (المستدرک: ۲/۲۱۱-۲۱۲، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۷۶۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الشَّعْبِيِّ وَأَنَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَمْرٍو! وَإِنَّ نَاسًا عِنْدَنَا بِخُرَاسَانَ يَقُوْلُوْنَ: إِذَا أَعْتَقَ الرَّجُلُ أَمَتَهُ، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا فَهُوَ كَالرَّاكِبِ بَدَنَتَهُ، قَالَ الشَّعْبِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوْسَى، عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ: الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ كَانَ مُؤْمِنًا قَبْلَ

ایک آدمی نے امام شعبی رحمہ اللہ کے پاس آ کر کہا: اے ابو عمرو! خراسان میں ہمارے پاس کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنی لونڈی آزاد کر کے اس سے شادی کر لیتا ہے تو گویا وہ اپنے قربانی کے جانور پر سوار ہوتا ہے۔ یہ سن کر شعبی نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین آدمیوں کو دہرا اجر ملے گا: (۱) اہل کتاب میں سے وہ آدمی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے پہلے مومن تھا پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آیا تو اس کے لیے دو اجر

أَنْ يُبْعَثَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ آمَنَ بِالنَّبِيِّ فَلَهُ أَجْرَانِ ، وَرَجُلٌ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ ، فَعَلَّمَهَا ، فَأَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ، وَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ أَدَبَهَا ، ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ ، وَعَبْدٌ أَطَاعَ اللَّهَ ، وَأَدَّى حَقَّ سَيِّدِهِ ، فَلَهُ أَجْرَانِ خُذْهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ ، فَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِي أَدْنَى مِنْهَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ .

ہیں۔(۲) وہ آدمی جس کی کوئی لونڈی تھی جسے اس نے بہت اچھی تعلیم وتربیت دی اور بہترین ادب سکھایا پھر آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کر لی تو اس کے لیے دو اجر ہیں۔(۳) وہ غلام جس نے اللہ کی اطاعت کی اور اپنے آقا کا حق بھی ادا کیا تو اس کے لیے دو اجر ہیں۔ اسے (یعنی اس حدیث کو) بغیر کسی محنت ومشقت اور قیمت وخرچ کے لے لو، (حالانکہ ہمارے دَور میں) آدمی اس سے چھوٹی بات کے لیے مدینہ کا سفر کرتا تھا۔"

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے بخاری (۹۷) مسلم (۱۵۴) اور یعقوب بن سفیان الفارسی (المعرفہ والتاریخ: ۱/۴۴۰، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[**۷۶۹**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: الْخَازِنُ الْأَمِيْنُ الَّذِي يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهِ مُؤْتَجِرًا أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ .

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "امانت دار خزانچی جسے جب حکم ملے ثواب سمجھتے ہوئے مال ادا کرتا ہے تو اسے بھی صدقہ کرنے والے جتنا اجر ملے گا، وہ بھی صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہے۔"

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۱۴۳۸) اور مسلم (۱۰۲۳) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[**۷۷۰**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ كَمَثَلِ الْعَطَّارِ إِنْ لَمْ يُحْذِكَ مِنْ عِطْرِهِ عَلِقَ بِكَ مِنْ رِيحِهِ وَمَثَلُ الْجَلِيسِ السُّوْءِ كَمَثَلِ الْقَيْنِ إِنْ لَمْ يَحْرِقْكَ بِشَرَرِهِ عَلِقَ بِكَ مِنَ رِيحِهِ .

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اچھے ہم نشیں کی مثال عطر فروش کی سی ہے، اگر وہ تجھے عطر نہیں دے گا تو تُو پھر بھی عطر کی خوشبو محسوس کرے گا اور بُرے ہم نشین کی مثال آگ کی بھٹی پھونکنے والے جیسی ہے اگر وہ تجھے اپنی چنگاریوں سے نہ جلائے تب بھی تجھے اس کی بدبو اور دھواں پہنچے گا۔"

تحقیق و تخریج» سنده صحيح (متفق عليه)
اسے بخاری (۲۱۰۱) مسلم (۲۶۲۸) اور عقیلی (الضعفاء الکبیر: ۱/ ۱۵۸، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۷۷۱] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا بُـرَيْـدُ بْـنُ عَبْـدِاللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوْسَى، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ، يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا.

ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایک مومن دوسرے مومن کے لیے عمارت کی طرح ہے، اس کا ہر حصہ دوسرے حصے کو مضبوط رکھتا ہے۔“

تحقیق و تخریج» سنده صحيح (متفق عليه)
اسے بخاری (۴۸۱) اور مسلم (۲۵۸۵) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۷۷۲] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا بُـرَيْـدُ بْـنُ عَبْـدِاللَّهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُـوْسَـى الْأَشْـعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: اشْفَعُوْا إِلَيَّ فَلْتُؤْجَرُوْا، وَلْيَقْضِ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ.

ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے سامنے سفارش کیا کرو، تمہیں اجر ملے گا، اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر جو چاہتا ہے فیصلہ کرا دیتا ہے۔“

تحقیق و تخریج» سنده صحيح (متفق عليه)
اسے بخاری (۱۴۳۲) اور مسلم (۲۶۲۷) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۷۷۳] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَـزِيْـدُ بْنُ خُصَيْفَةَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِي سَـعِيْـدِ الْـخُـدْرِيِّ، عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَـالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، فَلْيَرْجِعْ.

سیدنا ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جب تم میں سے کوئی شخص تین دفعہ اجازت مانگے پھر اسے اجازت نہ ملے تو وہ واپس چلا جائے۔“

تحقیق و تخریج» سنده صحيح
دیکھئے حدیث سابق: ۷۳۴

[٧٧٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، يَقُوْلُ: لَيْسَ أَحَدٌ أَصْبَرَ عَلَى أَذًى يَسْمَعُهُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، يَدْعُوْنَ لَهُ نِدًّا ثُمَّ هُوَ يَرْزُقُهُمْ وَيُعَافِيْهِمْ.

سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے فرمایا: غلط اور تکلیف دہ باتیں سننے کے بعد اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی صبر کرنے والا نہیں۔ لوگ اس کے شریک بنا کر انہیں پکارتے ہیں اور وہ ان لوگوں کو رزق بھی دیتا ہے اور (صحت و) عافیت میں بھی رکھتا ہے۔

قَالَ الْأَعْمَشُ: فَقِيْلَ لَهُ: مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا يَا أَبَا عَبْدِاللّٰهِ! قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَكْذِبْ: حَدَّثَنَاهُ أَبُوعَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِيُّ، عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اعمش کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر سے کہا گیا: اے ابوعبداللہ! آپ نے یہ بات کس سے سنی ہے؟ تو انھوں نے فرمایا: میں کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔ یہ حدیث مجھے ابوعبدالرحمٰن السلمی نے ابوموسی الاشعری رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔

تحقیق و تخریج» صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (٦٠٩٩) مسلم (٢٨٠٤) اور نسائی (الکبریٰ: ١١٤٤٥ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

٩٧: جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِيِّ

جندب بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ کی احادیث

[٧٧٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ، وَهُوَ يَتَفَلَّى فِي الشَّمْسِ فِي الشِّتَاءِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ جُنْدُبَ الْبَجَلِيَّ، يَقُوْلُ: شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَعَلِمَ أَنَّ نَاسًا ذَبَحُوْا قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: مَنْ كَانَ مِنْكُمْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ ذَبِيْحَتَهُ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ، فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ.

جندب البجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ عید کی نماز ادا کی تو آپ ﷺ کو پتا چلا کہ کچھ لوگوں نے نماز سے پہلے ہی قربانی کر لی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جس کسی نے نماز سے پہلے ذبح کر لیا ہے تو وہ دوبارہ قربانی کرے اور جس نے ذبح نہیں کیا تو اللہ کا نام لے کر ذبح کر لے۔“ اس روایت کی سند میں ہے کہ اسود بن قیس سردی کے دن میں دھوپ میں بیٹھے جوئیں نکال رہے تھے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۹۸۵) اور مسلم (۱۹۶۰) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۷۷٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ: سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِيَّ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَارٍ فَنَكِبَتْ إِصْبَعُهُ، فَقَالَ: هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ، وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا لَقِيتِ .

جندب بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار میں تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک انگلی مبارک زخمی ہو گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو ایک انگلی ہے جو خون آلود ہوئی ہے، اللہ کے راستے میں تجھے تکلیف پہنچی ہے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۶۱۴۶،۲۸۰۲) اور مسلم (۱۷۹۶) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۷۷۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ: حَدَّثَنَا جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِيُّ، قَالَ: أَبْطَأَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِالْوَحْيِ، فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: قَدْ وُدِّعَ مُحَمَّدٌ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَالضُّحٰى ۝ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجٰى ۝ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى﴾

(۹۳/ الضحى: ۲)

سیدنا جندب بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جبریل علیہ السلام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی لانے میں دیر کر دی تو مشرکین نے کہا: محمد کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ''قسم ہے دھوپ چڑھنے کے وقت کی، اور رات کی جب وہ چھا جائے۔ نہ تو آپ کے رب نے آپ کو چھوڑا، اور نہ وہ ناراض ہوا۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۱۱۲۵) اور مسلم (۱۷۹۷) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۷۷۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ حَرْبٍ الصَّدُوْقُ الْأَمِيْنُ، قَالَ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ كُهَيْلٍ، يَقُوْلُ: مَا سَمِعْتُ مِنْ أَحَدٍ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا جُنْدُبِ الْبَجَلِيِّ، سَمِعْتُ جُنْدُبًا، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُوْلُ: مَنْ يُسَمِّعْ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهِ، وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللّٰهُ بِهِ.

جندب البجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص لوگوں کو (اپنی نیکی) سنانا چاہے گا، اللہ لوگوں کو وہ سنا دے گا اور جو شخص دکھاوا کرے گا تو اللہ اس کا دکھاوا لوگوں کو دکھا دے گا۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۶۴۹۹) مسلم (۲۹۸۷) اور طبرانی (الکبیر: ۲/۱۷۰، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[اس روایت میں یہ زبردست فائدہ ہے کہ سلمہ بن کہیل رحمہ اللہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے صرف سیدنا جندب بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ سے ہی سماع کیا ہے۔/تنویر الحق]

[۷۷۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدُبًا الْبَجَلِيَّ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَلَا إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ.

جندب البجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سنو! میں تم سے پہلے حوض (کوثر) پر موجود ہوں گا۔''

قَالَ سُفْيَانُ: وَذُكِرَ فِيْهِ شَيْءٌ آخَرُ.

سفیان بن عیینہ نے کہا: اس حدیث میں کچھ اور الفاظ کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۶۵۸۹) اور مسلم (۲۲۸۹) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۷۸۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ الصُّنَابِحِيَّ الْأَحْمَسِيَّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَلَا إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ فَلَا تَقْتَتِلُنَّ بَعْدِي.

صنابحی احمسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''سنو! میں تم سے پہلے حوض (کوثر) پر موجود ہوں گا اور میں چاہتا ہوں کہ تم دوسری قوموں کے مقابلے میں زیادہ ہو لہٰذا میرے بعد ایک دوسرے سے بالکل بھی نہ جھگڑنا۔''

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: الصُّنَابِحِيُّ هُوَ أَبُو الْأَعْسَرِ وَلَمْ يَقُلْهُ لَنَا سُفْيَانُ فَعَلِمْنَاهُ مَنْ وَجْهٍ آخَرَ .

[حمیدی کہتے ہیں: صنابحی کی کنیت ابوالاعسر ہے۔ یہ بات ہمیں سفیان بن عیینہ نے نہیں کہی بلکہ ہم دوسرے ذرائع سے معلوم ہوئی۔]

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے ابن ماجہ (۳۹۴۴) احمد (۴/۳۵۱ واسماعیل بن ابی خالد صرح بالسماع) اور ابن ابی عاصم (السنۃ: ۹۳۹) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔ بوصیری نے کہا: ''اسناده صحيح ورجاله ثقات''۔

۹۸: الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ

صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کی احادیث

[۷۸۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ: أَخْبَرَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ، يَقُوْلُ: وَسُئِلَ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يُبَيَّتُوْنَ، فَيُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: هُمْ مِنْهُمْ .

صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کے گھر والوں کے بارے میں پوچھا گیا جن پر راتوں رات حملہ ہوتا ہے (شب خون مارا جاتا ہے) تو ان کی عورتیں، بچے مارے جاتے ہیں؟ تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''وہ انھیں میں سے ہیں۔''

قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ عَمْرٌو حَدَّثَنَاهُ أَوَّلًا، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فَقَالَ فِيْهِ: هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ فَلَمَّا جَاءَ نَا الزُّهْرِيُّ فَفَقَدْتُهُ فَلَمْ يَقُلْ إِلَّا: هُمْ مِنْهُمْ .

[سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ پہلے پہل جب یہ روایت عمرو بن دینار نے زہری سے بیان کی تھی تو وہ اس میں ''وہ بھی اپنے والدین میں سے ہیں'' کے الفاظ بیان کرتے تھے۔ پھر جب زہری ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے ان سے یہ روایت سنتے وقت انھیں خوب کریدا تو انھوں نے صرف یہی الفاظ بیان کئے: ''وہ انھیں میں سے ہیں۔'']

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۳۰۱۲۔۳۰۱۳) مسلم (۱۷۴۵) اور عبداللہ بن احمد (زوائد المسند: ۷۳/۴، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۷۸۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ: أَخْبَرَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ، يَقُوْلُ: لَا حِمَى إِلَّا لِلَّهِ وَرَسُوْلِهِ.

سیدنا صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''چراگاہ صرف اللہ اور رسول کی ہے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے بخاری (۲۳۷۰) اور عبداللہ بن احمد (زوائد المسند: ۷۳/۴، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں چراگاہ سے مراد نقیع (مدینے) کی چراگاہ ہے اور مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں وہی اس چراگاہ کے متصرف ومحافظ ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد یہ اختیار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء کے پاس ہے۔

[۷۸۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ: أَخْبَرَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ، قَالَ: أَهْدَيْتُ لِرَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ لَحْمَ حِمَارِ وَحْشٍ، وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ، أَوْ بِوَدَّانَ، فَرَدَّهُ عَلَيَّ، فَلَمَّا رَأَى الْكَرَاهِيَةَ فِيْ وَجْهِيْ، قَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ، وَلَكِنَّا حُرُمٌ.

سیدنا صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابواء یا ودان کے مقام پر گورخر کا گوشت بطور تحفہ دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے واپس کر دیا، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے چہرے پر پریشانی کے آثار دیکھے تو فرمایا: ''ہم نے اسے صرف اس وجہ سے واپس کر دیا ہے کہ ہم حالت احرام میں ہیں۔''

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: وَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا جَمَعَهُمَا مَرَّةً فِيْ حَدِيْثٍ وَاحِدٍ وَرُبَّمَا فَرَّقَهُمَا، وَكَانَ سُفْيَانُ، يَقُوْلُ: حِمَارُ وَحْشٍ، ثُمَّ صَارَ إِلَى لَحْمِ حِمَارِ وَحْشٍ.

[حمیدی کہتے ہیں کہ سفیان اس حدیث میں دو لفظوں کو جمع کر کے بیان کرتے تھے۔ اور بعض اوقات انھیں الگ الگ بیان کرتے تھے۔ شروع میں ''حمار وحش'' کے الفاظ بیان کرتے تھے۔ اور بعد میں ''لحم حمار وحش'' کے۔]

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۱۸۲۵) مسلم (۱۱۹۳) اور بیہقی (الکبریٰ: ۵/۱۹۲، من حدیث الحمیدی) نے بھی روایت کیا ہے۔

۹۹: زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی احادیث

[۷۸۴] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي ابْـنُ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقَ، عَنْ طَاوُسٍ، قَـالَ: رَأَيْـتُ ابْـنَ عَبَّـاسٍ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَـمَ، فَـجَـعَـلَ يَسْتَـذْكِرُهُ حَدِيْثًا، فَقَالَ: كَيْفَ حَـدَّثْتَنِيْ عَنْ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ فِـيْ لَحْمِ الصَّيْدِ؟ فَـذَكَرَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ، عَنْ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ، نَحْوَ حَدِيْثِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ.

طاؤس رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی پھر انہیں ایک حدیث یاد دلائی تو کہا: آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے شکار کے گوشت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث کس طرح سنائی تھی؟ تو زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث جیسی حدیث بیان کی۔

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے مسلم (۱۱۹۵، وابن جریج صرح بالسماع عندہ) نے بھی روایت کیا ہے۔

[۷۸۵] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْأَجْـلَـحُ بْـنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ حُجَيَّةَ الْكِنْدِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي الْخَلِيْلِ، عَنْ زَيْدِ بْـنِ أَرْقَمَ، قَالَ: أُتِيَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ بِالْيَمَنِ، فِـيْ ثَلَاثَةِ نَـفَـرٍ وَقَـعُوْا عَلَى جَارِيَةٍ لَهُمْ فِيْ طُهْرٍ وَاحِدٍ، فَجَاءَتْ بِوَلَدٍ، فَقَالَ عَلِيٌّ لِاثْنَيْنِ مِنْهُمَا: أَتَـطِيْبَـانِ بِـهِ نَفْسًا لِصَاحِبِكُمَا؟ قَالَا: لَا، ثُمَّ قَالَ لِلْآخَـرَيْـنِ: أَتَـطِيْبَـانِ بِهِ نَفْسًا لِصَاحِبِكُمَا؟ قَالَا: لَا، ثُـمَّ قَالَ لِآخَرَيْنِ: أَتَطِيبَانِ بِهِ نَفْسًا لِصَاحِبِكُمَا قَـالَا: لَا، فَـقَالَ عَلِيٌّ: أَنْتُمْ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُوْنَ،

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس یمن میں تین آدمی لائے گئے جنہوں نے ایک ہی طہر میں ایک لونڈی سے جماع کیا تھا، پھر اس کا بچہ پیدا ہوا تھا، تو علی رضی اللہ عنہ نے ان میں سے دو آدمیوں سے کہا: کیا تم اس کے بارے میں اپنے ساتھی سے راضی ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ان میں سے دو سے کہا: کیا تم تیسرے کے لیے راضی ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ان میں سے دو سے کہا: کیا تم تیسرے کے لیے راضی ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جھگڑا کرنے والے شریک ہو اور میں تمہارے درمیان قرعہ

إِنِّــيْ مُقْرِعٌ بَيْنَكُمْ ، فَأَيُّكُمْ أَصَابَتْهُ الْقُرْعَةُ أَلْزَمْتُهُ الْوَلَدَ ، وَأَغْـرَمْتُهُ ثُلُثَيْ قِيمَةِ الْجَارِيَةِ لِصَاحِبَيْهِ ، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ ذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ: مَا أَعْلَمُ فِيْهَا إِلَّا مَا قَالَ عَلِيٌّ .

اندازی کرتا ہوں، جس کا بھی قرعہ نکل آیا تو بچہ اس کے حوالے کر دیا جائے گا اور وہ لونڈی کی قیمت کا دو تہائی اپنے ساتھیوں کو دے گا۔ پھر جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور یہ بات بتائی تو آپ نے فرمایا: میں بھی اس بارے میں وہی جانتا ہوں جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا ہے۔

[٧٨٦] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُـوْ سَهْـلٍ ، عَـنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ ذَرِيْحٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ .

یہ روایت بھی پچھلی روایت کی مثل ہے۔

تحقیق وتخریج ◂ سندہ حسن [1]

اسے ابوداود (٢٢٦٩) طبرانی (الکبیر: ٥/١٧٣، من حدیث الحمیدی) اور حاکم (المستدرک: ٣/ ١٣٥۔ ١٣٦، وصححه الحاکم) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

اجلح بن عبداللہ جمہور کے نزدیک موثق ہونے کی وجہ سے حسن الحدیث ہیں اور عبداللہ بن ابی خلیل کی توثیق ابن حبان اور حاکم نے کی ہے۔ [نیز ضیاء المقدسی نے بھی تصحیح کر رکھی ہے۔ دیکھئے المختارۃ: ٢/ ٢٠٥ ح ٥٨٧]

١٠٠: يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ

یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ کی احادیث

[٧٨٧] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَـمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ صَـفْـوَانَ بْـنِ يَـعْـلَـى عَـنْ أَبِيْـهِ قَـالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ: ﴿وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ﴾

یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو منبر پر وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ (سورۃ الزخرف کی آیت: ٧٧) پڑھتے ہوئے سنا۔

تحقیق وتخریج ◂ سندہ صحیح (متفق علیه)

---

[1] بظاہر تو اس کی سند حسن ہے جیسا کہ ثقہ محدث شیخ مکرم رحمہ اللہ نے فرمایا ہے۔ تاہم محدثین کرام نے اس روایت پر خاص جرح کر رکھی ہے لہٰذا یہ روایت معلول ہے۔ واللہ اعلم (دیکھئے العلل لابن ابی حاتم: ١/ ٤١٥ مسئلہ: ١٢٠٤، الضعفاء الکبیر للعقیلی: ١/ ١٢٣، ٢٤٤، السنن الکبریٰ للنسائی: ٥٦٥٤) [تنویر الحق]

اسے بخاری (۲۲۳۰۔۳۲۶۶۔۳۲۶۶) اور مسلم (۸۷۱) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۷۸۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوكَ، فَحَمَلْتُ فِيهَا عَلَى بَكْرٍ كَانَ أَوْثَقَ عَمَلِي فِي نَفْسِي، فَاسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا، فَقَاتَلَ رَجُلًا، فَعَضَّ يَدَهُ، فَانْتَزَعَهَا مِنْ فِيهِ، فَأَنْدَرَ ثَنِيَّتَهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: أَيَدَعُهَا فِي فِيكَ تَقْضِمُهَا قَضْمَ الْفَحْلِ، وَهَدَرَهَا.

یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک میں حاضر ہوا، پھر میں ایک ایسی نوجوان اونٹنی پر سوار تھا جو تازہ تازہ جوان ہوئی تھی۔ میرے خیال میں میرا یہ عمل میرے سب سے زیادہ مضبوط (اعمال میں سے) ہے۔ پھر میں نے ایک مزدور کرائے پر لے لیا۔ اس نے ایک آدمی کے ساتھ جھگڑا کیا تو اس نے اس مزدور کے ہاتھ کو اپنے منہ میں ڈال کر دانتوں سے کاٹا۔ مزدور نے اپنا ہاتھ چھڑایا تو اس آدمی کے سامنے والے دانت گر گئے پھر وہ نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا وہ اپنے ہاتھ کو تیرے منہ میں چھوڑے رکھتا تاکہ تو سانڈھ کی طرح اسے کاٹتا رہے؟'' آپ ﷺ نے ان دانتوں کو رائیگاں (بے دیت و بے جرمانہ) قرار دیا۔

تحقیق وتخریج» صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۲۲۶۵ وابن جریج صرح بالسماع عندہ) اور مسلم (۱۶۷۴) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۷۸۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ أَجِيرًا لِيَعْلَى وَلَمْ يُسْنِدْهُ.

عطاء بن ابی رباح سے (مرسلًا) روایت ہے کہ یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ کے ایک مزدور نے...... اور انہوں نے یہ روایت (متصل) سند سے بیان نہیں کی۔

وَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا ضَمَّهُمَا فَأَدْرَجَ فِيهِمَا الْإِسْنَادَ، فَإِذَا فَصَلَهُمَا جَعَلَ حَدِيثَ ابْنِ جُرَيْجٍ مُسْنَدًا، وَحَدِيثَ عَمْرٍو مُرْسَلًا.

[حمیدی کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ جب اس روایت کو اکٹھا بیان کرتے تو دونوں سندوں کو ملا دیتے اور جب الگ الگ بیان کرتے تو ابن جریج کی حدیث کو مسند بیان کرتے تھے اور عمرو بن دینار کی حدیث کو مرسل بیان کرتے تھے۔]

تحقیق وتخریج» صحیح

اس روایت کی سند مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن سابق حدیث (۷۸۸) کے ساتھ یہ بھی صحیح ہے۔

[۷۹۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي عَمْرٌو: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ: أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْجِعْرَانَةِ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ مُقَطَّعَةٌ يَعْنِي جُبَّةً وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوقِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي أَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَةِ وَهٰذِهِ عَلَيَّ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: مَا كُنْتَ تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ؟، قَالَ: كُنْتُ أَغْسِلُ هٰذَا الْخَلُوقَ، وَأَنْزِعُ هٰذِهِ الْمُقَطَّعَةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ فِي عُمْرَتِكَ.

یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ مقام جعرانہ میں تھا، اتنے میں ایک آدمی آیا اور اس نے ایک جبہ پہن رکھا تھا جس سے بہت زیادہ خوشبو پھوٹ رہی تھی۔ پھر اس آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے عمرے کا احرام باندھا ہے اور اس کے اُوپر میں نے یہ (جبہ) پہن رکھا ہے۔ تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ''اگر تُو اپنے حج میں ہوتا تو (اس جبہ کا) کیا کرتا؟'' اس نے کہا: میں اس خوشبو کو دھو دیتا اور یہ جبہ اُتار دیتا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو چیز تُو اپنے حج میں کرنے والا تھا وہی اپنے عمرے میں بھی کر۔''

تحقیق وتخریج » سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۱۵۳۶، ۱۷۸۹، ۱۸۴۷) مسلم (۱۱۸۰) اور ابن عبدالبر (التمہید: ۲/۲۵۲، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۷۹۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَرَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا بِالْجِعْرَانَةِ إِذْ دَعَانِي عُمَرُ، فَأَتَيْتُ فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُسَجًّى ثَوْبًا فَكَشَفَ لِي عُمَرُ وَجْهَهُ، فَإِذَا هُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهُ، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ، وَقَدْ كَانَ جَاءَهُ رَجُلٌ قَبْلَ ذٰلِكَ، فَإِذَا هُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوقِ عَلَيْهِ مُقَطَّعَةٌ، فَقَالَ: إِنِّي أَحْرَمْتُ وَعَلَيَّ هٰذِهِ، فَقَالَ السَّائِلُ: هَا أَنَا ذَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا كُنْتَ تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ؟

سیدنا یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: میں یہ پسند کرتا ہوں کہ وہ کیفیت دیکھوں کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی کس طرح نازل ہوتی ہے؟ پھر ہم مقام جعرانہ میں تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلایا، میں آیا تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے آپ کو چادر سے ڈھانپ رکھا ہے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے میرے لیے آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک سے چادر ہٹائی تو آپ ﷺ کے چہرے کا رنگ سرخ تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ سے جب یہ حالت ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''سوال پوچھنے والا کہاں ہے؟'' اس سے پہلے ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا تھا جس نے خوشبو سے لتھڑا ایک جبہ پہن رکھا تھا اور کہا تھا: میں نے احرام باندھا ہے اور یہ (جبہ بھی) پہن رکھا ہے؟ تو سائل نے کہا:

قَالَ: كُنْتُ أَغْسِلُ هَـذَا الْخُلُوْقَ، وَأَنْزِعُ هَذِهِ الْمُقَطَّعَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا كُنْتَ صَانِعًا فِيْ حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ فِيْ عُمْرَتِكَ .

میں یہاں ہوں! تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''تو اپنے حج میں کیا کرنے والا تھا؟'' اس نے کہا: میں اس خوشبو کو دھو دیتا اور یہ جبہ اتار دیتا۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو کام تو اپنے حج میں کرنے والا تھا وہی کام اپنے عمرے میں بھی کر۔''

تحقیق وتخریج» **صحیح (متفق علیہ)**

اسے بخاری (۱۵۳۶) مسلم (۱۱۸۰) اور ابونعیم (المستخرج: ۳/۲۶۶، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

١٠١: أَبُو بَكْرَةَ

ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کی احادیث

[٧٩٢] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: أَمْلَى عَلَيَّ أَبِي كِتَابًا إِلَى أَخٍ لِي كَانَ عَامِلًا، لَا تَقْضِي بَيْنَ اثْنَيْنِ وَأَنْتَ غَضْبَانُ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَقُولُ: لَا يَنْبَغِي لِلْحَاكِمِ أَنْ يَحْكُمَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ.

عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میرے والد نے مجھ سے میرے ایک بھائی کی طرف جو حاکم (قاضی) تھا ایک خط لکھوایا کہ تم دو آدمیوں کے درمیان غصے کی حالت میں فیصلہ نہ کرنا، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''حاکم کے لیے جائز نہیں کہ وہ غصے کی حالت میں فریقین کے درمیان فیصلہ کرے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۷۱۵۸) اور مسلم (۱۷۱۷) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[٧٩٣] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ أَبُو مُوسَى، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ، يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ مَعَهُ إِلَى جَنْبِهِ، وَهُوَ يَلْتَفِتُ إِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَإِلَيْهِ مَرَّةً، وَهُوَ يَقُولُ: إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا اور حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کے ساتھ پہلو میں تھے۔ آپ ﷺ ایک مرتبہ لوگوں کی طرف دیکھتے اور ایک مرتبہ ان (حسن رضی اللہ عنہ) کی طرف دیکھتے اور فرماتے: ''میرا یہ بیٹا سید (سردار) ہے اور ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان صلح کروائے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے بخاری (۲۷۰۴، مطولاً) اور بیہقی (الکبریٰ: ۸/۱۷۳، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

۱۰۲: جَرِيرُ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِيِّ
جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ کی احادیث

[۷۹٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِيَّ، يَقُولُ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى النُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

سیدنا جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت اس بات پر کی کہ ہر مسلمان کے لیے خیرخواہی کروں گا۔

قَالَ سُفْيَانُ: وَزَادَ[نِي] فِيهِ [مِسْعَرٌ عَنْ][1] زِيَادَ عَنْ جَرِيرٍ أَنَّهُ قَالَ: وَإِنِّي لَكُمْ لَنَاصِحٌ.

ایک روایت میں ہے: اور میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔

تحقیق و تخریج» سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۵۸ مطولاً) مسلم (۵۶) اور ابونعیم (المستخرج: ۱/۱۴۳، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۷۹۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسًا يُحَدِّثُ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی: نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے لیے خیر خواہی کرنے کی۔

تحقیق و تخریج» سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۵۷) مسلم (۵۶) اور ابن مندہ (الایمان: ۲۲۱، من حدیث الحمیدی) نے بھی روایت کیا ہے۔

---

[1] مخطوط میں "قال سفیان: وزاد فیه زیاد عن جریر" ہے، معلوم ایسے ہوتا ہے کہ مسند الحمیدی کی سند میں یہاں مسعر کا واسطہ گرا ہوا ہے جیسا کہ مسند حمیدی ہی کی سند سے ابوموسیٰ الاصبہانی نے لطائف المعارف (۵۱۸) میں یہی روایت ذکر کی تو فرمایا: "قال سفیان: وزادنی مسعر عن زیاد" نیز دیکھئے مکارم الاخلاق للخرائطی (۶۷۷) طبرانی کبیر (۲۴۶۸) الایمان لابن مندہ (۱/۴۲۶) مسند احمد (۱۹۱۹۹) اعظمی صاحب نے نہ جانے کہاں سے "ابن مسعر عن جریر" کردیا۔ جبکہ لطائف المعارف کی بنا پر درست "مسعر عن زیاد عن جریر" ہے۔ وللہ الحمد [تنویر الحق]

[٧٩٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ، وَمُجَالِدٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَرِيْرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا أَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلَا يُفَارِقْكُمْ إِلَّا عَنْ رِضًى.

جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تمھارے پاس زکوٰۃ وصول کرنے والا آئے تو اسے تم سے خوشی راضی ہی واپس روانہ ہونا چاہیے۔''

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے مسلم (۹۸۹) ترمذی (۱۹۲۵، وقال: ھذا حدیث حسن صحیح) اور ابونعیم (المستخرج: ۳/۱۴۲، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

صحیح مسلم (۹۸۹) وغیرہ کی روایت میں درج ذیل اضافہ بھی موجود ہے: سیدنا جریر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب سے میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے تو (آپ ﷺ یا خلیفہ کی طرف سے) زکوٰۃ وصول کرنے والا مجھ سے راضی خوشی ہی واپس گیا ہے۔

[٧٩٧] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: رَأَيْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ يَتَوَضَّأُ مِنْ مِطْهَرَةِ الْمَسْجِدِ الَّذِي يَتَوَضَّأُ مِنْهَا الْعَامَّةُ، ثُمَّ يَمْسَحُ عَلَى خُفَّيْهِ، فَقِيْلَ لَهُ: أَتَفْعَلُ هٰذَا؟ قَالَ: وَمَا يَمْنَعُنِي وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى خُفَّيْهِ.

ہمام بن حارث رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو مسجد کے وضو خانہ والی جگہ میں وضو کرتے دیکھا جہاں لوگ وضو کرتے تھے، پھر انھوں نے اپنے دونوں موزوں پر مسح کیا تو ان سے کہا گیا: کیا آپ رضی اللہ عنہ یہ کام کر رہے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: میں یہ کام کیوں نہ کروں اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

قَالَ إِبْرَاهِيمُ: فَكَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ يُعْجِبُ أَصْحَابَ عَبْدِاللَّهِ لِأَنَّ إِسْلَامَ جَرِيْرٍ كَانَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ.

ابراہیم نخعی نے کہا: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کو یہ حدیث اچھی لگتی تھی کیونکہ جریر رضی اللہ عنہ سورۃ المائدہ کے نازل ہونے کے بعد مسلمان ہوئے تھے۔

تحقیق وتخریج» صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۳۸۷) مسلم (۲۷۲) اور ابونعیم (المستخرج: ۱/۳۲۶، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۷۹۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَرِيْرٍ، قَالَ: بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

جریر البجلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت سننے اور اطاعت کرنے، نماز قائم کرنے، زکوۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے لیے خیر خواہی کرنے پر کی۔

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے احمد (المسند :۴/۳۶۴) نے بھی سفیان بن عیینہ سے روایت کیا ہے اور یہ سند مجالد بن سعید ضعیف راوی کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن صحیح البخاری (۷۲۰۴) اور صحیح مسلم (۵۶) وغیرہما میں اس کے صحیح شواہد ہیں لہٰذا یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے۔

[۷۹۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ: سَمِعْتُ قَيْسًا، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ، يَقُوْلُ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِنَ الشَّهْرِ، فَقَالَ: هَلْ تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ؟ فَإِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ، لَا تُضَامُوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهِ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ لَا يُغْلَبَ عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، وَلَا قَبْلَ غُرُوْبِهَا فَلْيَفْعَلْ.

جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم مہینے کی چودھویں رات کو نبی ﷺ کے پاس تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو؟ بے شک تم اپنے رب کا دیدار کرو گے جیسا کہ تم یہ چاند دیکھ رہے ہو، تمہیں اس دیدار میں کوئی تکلیف نہیں ہوگی لہٰذا تم میں سے جو شخص یہ استطاعت رکھے کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے اور سورج کے غروب ہونے سے پہلے نماز (یعنی فجر اور عصر) میں دیر نہ کرے تو اسے یہ لازم ہے کہ وہ یہ نمازیں (اول وقت) پڑھ لے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۵۵۴) مسلم (۶۳۳) اور طبرانی (الکبیر :۲/۲۹۶، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۸۰۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ: سَمِعْتُ قَيْسًا، يَقُوْلُ سَمِعْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِيَّ، يَقُوْلُ مَا رَآنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَطُّ إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِي. قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ مِنْ هٰذَا الْبَابِ رَجُلٌ مِنْ خَيْرِ ذِي يَمَنٍ، عَلَى وَجْهِهِ مَسْحَةُ مَلَكٍ، فَطَلَعَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ.

جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب بھی مجھے دیکھا تو تبسم فرمایا اور ایک دن رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: ''اس دروازے سے وہ شخص آئے گا جو یمن والوں میں سب سے بہتر ہے، اس کے چہرے پر بادشاہوں کا سا حسن وجمال وتروتازگی ہے۔'' پھر اس دروازے سے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ آئے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحیح

اسے طبرانی (الکبیر:۲/۳۰۱ح ۲۲۵۸) نے بھی حمیدی کی سند سے روایت کیا ہے۔
نیز دیکھئے صحیح البخاری (۳۰۳۵) اور صحیح مسلم (۲۴۷۵)

[۸۰۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: سَمِعْتُ قَيْسًا، يَقُولُ: سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَا تُكْفِينِي هَذِهِ الْخَلَصَةَ الْيَمَانِيَّةَ؟، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي رَجُلٌ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ، قَالَ: فَضَرَبَ فِي صَدْرِي، وَقَالَ: اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ، وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا، قَالَ: فَخَرَجْتُ، قَالَ سُفْيَانُ فِي أَرْبَعِينَ، أَوْ قَالَ: خَمْسِينَ رَاكِبًا مِنْ قَوْمِي فَحَرَّقْتُهَا، ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقُلْتُ: مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا مِثْلَ الْجَمَلِ الْأَجْرَبِ، أَوْ قَالَ: الْأَجْرَدِ. قَالَ: فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَحْمَسَ خَيْلِهَا وَرِجَالِهَا ثَلَاثًا.

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”کیا تو خلصہ یمانیہ (ایک بت خانہ جسے تباہ و برباد کر کے) مجھے راحت وسکون پہنچانے کے لیے کافی نہیں ہے؟“ میں نے کہا: یارسول اللہ! میں ایسا آدمی ہوں کہ میں گھوڑے کی پشت پر صحیح طرح سے نہیں ٹھہر سکتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: ”اے اللہ! اسے ثابت قدم رکھ اور ہادی ومہدی بنا دے۔“ پھر میں اپنی قوم کے چالیس یا پچاس سواروں کے ساتھ روانہ ہوا اور اس (بت خانے) کو جلا دیا، پھر میں نے نبی ﷺ کے پاس آ کر کہا: میں آپ ﷺ کے پاس اس حال میں آیا ہوں کہ اسے بیکار یا خارش زدہ اونٹ کی طرح چھوڑ آیا ہوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے احمس (قبیلے) کے گھوڑوں اور گھڑ سواروں کے لیے تین مرتبہ دعا فرمائی۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۳۰۲۰) اور مسلم (۲۴۷۶) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۸۰۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَمَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ لَا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللَّهُ.

جریر البجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا، اس پر اللہ رحم نہیں کرے گا۔“

تحقیق وتخریج» صحيح

اسے مسلم (۲۳۱۹ مختصراً) اور ترمذی (۱۹۲۲، وقال: ''هذا حديث حسن صحيح''، واسماعيل بن ابي خالد صرح بالسماع عنده) وغیر ہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۸۰۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: اسْتَعْمَلَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ عَلَى سَرِيَّةٍ، فَأَصَابَهُمْ بَرْدٌ شَدِيْدٌ، فَأَقْفَلَهُمْ جَرِيْرٌ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: لِمَ أَقْفَلْتَهُمْ؟ قَالَ جَرِيْرٌ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُوْلُ: مَنْ لَا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللّٰهُ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ.

نافع بن جبیر سے روایت ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ایک چھوٹے لشکر کا امیر بنا کر روانہ کیا۔ پھر انہیں (لشکر کو) سخت سردی لگی تو جریر رضی اللہ عنہ نے انہیں وہاں سے لے کر واپس آ گئے۔ پھر معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم انھیں لے کر واپس کیوں آ گئے ہو؟ جریر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا، اللہ اس پر رحم نہیں کرے گا۔'' سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا آپ رضی اللہ عنہ نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں!

[۸۰٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: يُرِيْدُ مُعَاوِيَةُ أَنْ يُرِيَ النَّاسَ أَنَّمَا تَرَكَهُ؛ لِأَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، لِأَنْ لَا يَجْتَرِيَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ، فَيَقْفُلَ بِغَيْرِ إِذْنِهِ.

سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے فرمایا: معاویہ رضی اللہ عنہ یہ چاہتے تھے تا کہ لوگوں کو یہ بات دکھا سکیں کہ انہوں نے جریر رضی اللہ عنہ کو اس وجہ سے چھوڑ دیا تھا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی تھی، تا کہ کوئی دوسرا شخص جرات کر کے بغیر اجازت واپس نہ لوٹ آئے۔

تحقیق و تخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۲۳۱۹ مختصراً) نے بھی روایت کیا ہے۔

[۸۰۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ، عَنْ شَقِيْقٍ، عَنْ جَرِيْرٍ، قَالَ: جَاءَ قَوْمٌ مُتَجَبِّبُوْا النِّمَارِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَسَأَلُوْهُ، فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَأَبْطَأُوْا، حَتَّى عُرِفَ ذٰلِكَ فِي وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ بِقِطْعَةِ ذَهَبٍ، أَوْ قَالَ:

جریر البجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ لوگ چیتا رنگ کے [بوسیدہ پھٹے پرانے] اونی جبے پہنے ہوئے آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے (امداد کا) سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو صدقہ کرنے کی ترغیب دی۔ لوگوں نے صدقہ دینے میں سست روی اختیار کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا، پھر ایک انصاری نے آ کر

بِتِبْرٍ فَأَلْقَاهَا، فَتَتَابَعُوا النَّاسُ حَتَّى عُرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا، كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا، كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يُنْقِصُ ذَلِكَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا.

سونے کا ایک ٹکڑا دیا، پھر لوگوں نے لگاتار صدقات دینا شروع کیے تو اس بات کا اثر بھی رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک پر نظر آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اچھا طریقہ جاری کیا پھر اس پر عمل کیا گیا تو اس آدمی کو ان لوگوں کے اعمال جتنا اجر ملے گا اور ان لوگوں کے اجر وثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جس نے بُرا طریقہ جاری کیا تو اس پر جس نے بھی عمل کیا اُن کے گناہوں جتنا گناہ اس آدمی کو بھی ملے گا اور ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

تحقیق وتخریج » صحیح

اسے احمد (المسند: ۴/۳۶۱) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن لذاتہ ہے۔

صحیح مسلم (۱۰۱۷) وغیرہ میں اس کا شاہد بھی ہے جس کے ساتھ یہ حدیث بھی صحیح ہے۔

[''من سن سنة حسنة'' اس حدیث میں سنت جاری کرنے سے مراد وہ طریقہ ہے جو کتاب وسنت سے ثابت ہو، لیکن یاد رہے کہ اس سے مراد بدعت کا ایجاد کرنا نہیں ہے۔ (اضواء المصابیح: ۱/۲۷۴، نیز دیکھئے فتاویٰ علمیہ: ۱/۹۰)]

[۸۰۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ جَرِيْرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ.

جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب غلام (کافر) دشمنوں کی زمین کی طرف بھاگ جاتا ہے تو اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ذمہ اس سے اُٹھ جاتا ہے۔''

[۸۰۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ حَبِيْبٍ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ جَرِيْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

یہ روایت بھی پچھلی روایت کی مثل ہے۔

تحقیق وتخریج » صحیح

اسے طبرانی (الکبیر: ۲/۳۵۲ ح ۲۴۸۲) نے بھی روایت کیا ہے اور یہ سند حبیب بن ابی ثابت (ثقہ مدلس) کے عن کی وجہ سے ضعیف ہے۔

دوسری سند (۸۰۷) میں بھی حبیب کا عنعنہ ہے اور بعض اصحابنا مجہول ہے لہٰذا یہ دونوں سندیں ضعیف ہیں۔
لیکن صحیح مسلم (۶۸۔۷۰) وغیرہ میں اس کے شواہد بھی ہیں جن کے ساتھ یہ بھی صحیح ہے۔
تنبیہ: دوسری سند (۸۰۷) کو احمد (المسند: ۴/۳۶۲) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

[۸۰۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَّةَ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ زَاذَانَ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اللَّحْدُ لَنَا، وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا .

جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارے لیے لحد (والی قبر) ہے اور دوسروں کے لیے شق (یعنی صندوقچی قبر) ہے۔''

تحقیق و تخریج» سندہ ضعیف

اس سند میں دو وجہ ضعف ہیں:

۱: سفیان بن عیینہ کا عنعنہ

۲: ثابت بن ابی صفیہ ضعیف راوی ہے۔

سنن ابن ماجہ (۱۵۵۴، ۱۵۵۵) سنن ابی داود (۳۲۰۸) سنن الترمذی (۱۰۴۵، وقال: حسن غریب) اور سنن النسائی (۲۰۱۱) وغیرہ میں اس روایت کے ضعیف شواہد [1] بھی ہیں، جن کے ساتھ مل کر یہ روایت ضعیف ہی ہے۔

[1] امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''لیس یقوم فیه حدیث یثبت'' (مسائل عبداللہ بن احمد: ۵۴۵) [تنویر الحق]

۱۰۳: الشَّرِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ

شرید بن سوید رضی اللہ عنہ کی احادیث

[۸۰۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الشَّرِيْدِ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ لِيْ: هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: هِيْهِ، فَأَنْشَدْتُهُ بَيْتًا ثُمَّ قَالَ: هِيْهِ، فَأَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُ: هِيْهِ فَأَنْشَدْتُهُ، حَتَّى أَنْشَدْتُهُ مِائَةَ بَيْتٍ.

شرید بن سوید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواری پر پیچھے بیٹھا ہوا تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ”کیا تجھے امیہ بن ابی صلت کے اشعار میں سے کچھ یاد ہے؟“ میں نے کہا: جی ہاں! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پھر پیش کرو۔“ تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شعر سنانا شروع کیے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اور پیش کرو۔“ حتی کہ میں نے سو (۱۰۰) شعر سنائے۔

تحقیق و تخریج » سندہ صحیح

اسے مسلم (۲۲۵۵) اور طبرانی (الکبیر: ۷/ ۳۱۵، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[امیہ بن ابی صلت کی شاعری میں قیامت کا تذکرہ دیگر شعراء کے مقابلے میں کثرت سے ملتا ہے، شاید اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اشعار سنے تھے۔ امیہ بن ابی صلت کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قریب تھا کہ امیہ بن ابی صلت اسلام قبول کر لیتا۔“ (صحیح البخاری: ۳۸۴۱)، تنویر الحق]

[۸۱۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ، أَوْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَاصِمٍ، كَذٰلِكَ -كَانَ يَشُكُّ سُفْيَانُ فِيْهِ- عَنِ الشَّرِيْدِ، قَالَ: أَبْصَرَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا قَدْ أَسْبَلَ إِزَارَهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ارْفَعْ إِزَارَكَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي أَحْنَفُ تَصْطَكُّ رُكْبَتَايَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ارْفَعْ إِزَارَكَ، فَكُلُّ خَلْقِ اللّٰهِ حَسَنٌ، فَمَا رُئِيَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ بَعْدُ

شرید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جس نے اپنا ازار لٹکا رکھا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ”اپنا ازار اوپر کرو۔“ پھر اس آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! میں ٹیڑھے پاؤں سے چلتا ہوں، میرے گھٹنے آپس میں ٹکرا جاتے ہیں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنا ازار بلند کر، کیونکہ اللہ کی ہر تخلیق اچھی ہے۔“ پھر وہ آدمی صرف اسی حالت میں دیکھا گیا کہ اس کا ازار ٹخنوں سے اوپر اس کی نصف پنڈلیوں تک ہوتا تھا۔

إِلَّا وَإِزَارُهُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ .

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے احمد (المسند: ۴/ ۳۹۰) اور طبرانی (الکبیر: ۷/ ۳۱۵۔۳۱۶، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

عمرو بن شرید ثقہ ہیں اور یعقوب بن عاصم صحیح مسلم کے راوی ہیں، انھیں ابن حبان اور امام مسلم دونوں نے ثقہ قرار دیا ہے لہٰذا راوی کے تعین میں یہاں اختلاف مضر نہیں۔

[حافظ ذہبی اور حافظ ابن حجر دونوں نے یعقوب بن عاصم کو ''ثقہ'' کہا۔ (الکاشف: ۶۳۹۱، فتح الباری: ۸/ ۴۲۲)/تنویر الحق]

١٠٤: زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ

زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ کی احادیث

[٨١١] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَشِبْلٍ، قَالُوْا: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ أَنْشُدُكَ اللَّهَ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، فَقَامَ خَصْمُهُ، وَكَانَ أَفْقَهُ مِنْهُ، فَقَالَ: أَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، وَإِيْذَنْ لِي فَلْأَقُلْ، قَالَ: قُلْ: قَالَ أَنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلَى هَذَا، وَإِنَّهُ زَنَى بِامْرَأَتِهِ، فَأُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ، ثُمَّ سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، فَأَخْبَرُوْنِي أَنَّ عَلَى ابْنِيْ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ، وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا الرَّجْمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ، الْمِائَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ، وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا، فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا، قَالَ: فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ، فَرَجَمَهَا.

زید بن خالد رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور شبل (؟) سے روایت ہے کہ ہم نبی ﷺ کے پاس تھے کہ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا: یا رسول اللہ! میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ ﷺ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کیجئے۔ پھر اس کا مخالف کھڑا ہوا جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا تو اس نے کہا: جی ہاں یارسول اللہ! ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کیجئے اور مجھے کچھ کہنے کی اجازت دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کہو۔“ اس نے کہا: میرا بیٹا اس کے ہاں مزدوری کرتا تھا، پھر اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کرلیا ہے، مجھے پتا چلا کہ میرے بیٹے پر رجم کی سزا ہے لہٰذا میں نے اسے سو بکریاں اور ایک خادم فدیے میں دے دیا ہے پھر میں نے کئی علماء سے پوچھا تو انہوں نے کہا: میرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور اس کی بیوی کو رجم کیا جائے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تمہارے درمیان یقیناً بالکل کتاب اللہ سے فیصلہ کروں گا، سو (١٠٠) بکریاں اور خادم تجھے واپس کیا جائے گا، تیرے بیٹے کو سو (١٠٠) کوڑے مارے جائیں گے اور اسے ایک سال کے لیے جلاوطن کیا جائے گا۔ اے انیس! صبح کو اس کی بیوی کے پاس جا اور اگر وہ زنا کا اعتراف کرلے تو اسے رجم کردو۔“ اس نے زنا کا اعتراف کرلیا تو اسے رجم کردیا گیا۔

قَالَ سُفْيَانُ: وَأُنَيْسٌ رَجُلٌ مِنْ أَسْلَمَ .

سفیان بن عیینہ نے فرمایا: انیس اسی قبیلے کے ایک فرد تھے۔

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے بخاری (۶۸۲۷۔۶۸۲۸ ولم یذکر شبلاً) ترمذی (۱۴۳۳، وقال: ''حدیث أبي هريرة و زيد بن خالد حديث حسن صحيح'' وقال: ''حديث ابن عيينه وهم'') اور بیہقی (۸/ ۲۱۹ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

تنبیہ: اس سند میں شبل رحمہ اللہ کا نام وہم ہے کیونکہ وہ صحابی نہیں بلکہ تابعی تھے۔

[امام ابن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ليست لشبل صحبة'' (تاریخ ابن معین روایۃ الدوری: ۲۱۸، المراسیل لابن ابی حاتم: ۳۱۷)

امام ابوحاتم الرازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ليس لشبل معنى في حديث الزهري'' (الجرح والتعدیل: ۴/ ۳۸۰)/ معاذ]

[۸۱۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَشِبْلٍ، قَالُوْا: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَسُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ تَزْنِيْ قَبْلَ أَنْ تُحْصَنَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ، فَاجْلِدُوْهَا، فَإِنْ عَادَتْ فَاجْلِدُوْهَا، فَإِنْ عَادَتْ فَاجْلِدُوْهَا، قَالَ فِي الثَّالِثَةِ، أَوْ فِي الرَّابِعَةِ فَبِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ يَعْنِي الْحَبْلَ مِنَ الشَّعْرِ .

زید بن خالد رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور شبل (؟) سے روایت ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک غیر شادی شدہ لونڈی کے بارے میں پوچھا گیا جو زنا کرتی ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے تو اسے کوڑے لگوائے، پھر اگر وہ دوبارہ کرے تو کوڑے لگوائے، پھر اگر وہ دوبارہ کرے تو کوڑے لگوائے۔'' تیسری یا چوتھی مرتبہ کے بارے میں فرمایا: ''پھر اسے بالوں کی ایک رسی کے بدلے میں ہی بیچ دو۔''

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے بخاری (۲۵۵۵۔۲۵۵۶ ولم یذکر شبلاً) اور ابن ماجہ (۲۵۶۵) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

تنبیہ: اس سند میں شبل کا لفظ وہم یعنی غلط ہے۔ [نیز دیکھئے حدیث سابق: ۸۱۱]

[۸۱۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: مُطِرَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ لَيْلًا، فَلَمَّا أَصْبَحُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: أَلَمْ تَسْمَعُوْا مَا قَالَ رَبُّكُمُ اللَّيْلَةَ؟ مَا أَنْعَمْتُ عَلَى عِبَادِيْ مِنْ

زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں رات کو بارش ہوئی، پھر صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم نے نہیں سنا کہ تمہارے رب نے رات کو کیا فرمایا ہے؟ میں اپنے بندوں پر جو بھی نعمت نازل کرتا ہوں تو ایک گروہ کافر ہو جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں: ہم پر فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی ہے۔ جو مجھ پر ایمان لاتے ہیں وہ

نِـعْـمَةٍ إِلَّا أَصْبَحَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بِهَا كَافِرِيْنَ، يَقُوْلُوْنَ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا، فَأَمَّا مَنْ آمَنَ بِي وَحَمِدَنِي عَلَى سُقْيَايَ فَذَلِكَ الَّذِي آمَنَ بِيْ، وَكَفَرَ بِالْكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا، فَذَلِكَ الَّذِي آمَنَ بِالْكَوْكَبِ، وَكَفَرَ بِي أَوْ كَفَرَ نِعْمَتِي.

قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ مَعْمَرٌ أَوَّلًا حَدَّثَنَا عَنْ صَالِحٍ، وَسَمِعْنَاهُ مِنْ صَالِحٍ.

بارش برسنے پر میری حمد وثنا بیان کرتے ہیں تو وہ مجھ پر ایمان لانے والے اور ستارے (کے شرک) کا انکار کرنے والے ہیں۔ جو یہ کہتا ہے کہ فلاں ستارے (کے فلاں مدار میں جانے) کی وجہ سے ہم پر بارش برسی ہے تو یہ شخص ستارے پر ایمان لانے والا اور میرے ساتھ یا میری نعمت کے ساتھ کفر کرنے والا ہے۔''

[سفیان کہتے ہیں: معمر شروع میں ہمیں یہ روایت صالح بن کیسان سے روایت کرتے تھے، بعد میں ہم نے خود صالح سے یہ حدیث سن لی۔]

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۸۴۶) مسلم (۷۱) اور ابن مندہ (الایمان: ۵۰۵، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[**۸۱۴**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ سُفْيَانُ: لَا أَدْرِي زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ أَمْ لَا، قَالَ: سَبَّ رَجُلٌ دِيكًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَسُبُّوا الدِّيْكَ، فَإِنَّهُ يَدْعُوْ إِلَى الصَّلَاةِ.

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رحمہ اللہ یا زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی نے مرغ کو گالی دی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''مرغ کو مت گالی دو کیونکہ یہ تو نماز کے لیے بلاتا ہے۔''

تحقیق وتخریج» صحيح

اسے ابوداود (۵۱۰۱) وغیرہ نے صحیح وحسن لذاتہ اسانید کے ساتھ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ عن زید بن خالد رضی اللہ عنہ کی سند کے ساتھ روایت کیا ہے لہٰذا یہ سند صحیح ہے۔

[**۸۱۵**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ بِخَيْبَرَ،

زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر میں تھے پھر اشجع قبیلے کا ایک آدمی فوت ہو گیا تو نبی ﷺ نے اس کا جنازہ نہیں پڑھایا اور فرمایا: ''تم لوگ اپنے ساتھی کا جنازہ پڑھ لو۔'' پھر لوگوں نے اس آدمی کے

فَمَاتَ رَجُلٌ مِنْ أَشْجَعَ، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ، وَقَالَ: صَلُّوْا عَلَى صَاحِبِكُمْ، فَنَظَرُوْا فِيْ مَتَاعِهِ، فَوَجَدُوْا فِيْهِ خَرَزَاتٍ مِنْ خَرَزِ يَهُوْدَ، لَا يَسْوَى دِرْهَمَيْنِ.

سامان کی تلاشی لی تو اس میں یہودیوں کے کچھ چوری شدہ منکے پڑے تھے جن کی قیمت دو درہم کے برابر بھی نہیں تھی۔

تحقیق وتخریج» سنده حسن

اسے ابوداود (۲۷۱۰) ابن الجارود (۱۰۸۱) ابن حبان (الاحسان: ۴۸۳۳) اور حاکم (المستدرک: ۱/ ۳۶۴، من حدیث الحمیدی وصححہ الحاکم علی شرط الشیخین ووافقہ الذہبی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

ابوعمرہ الانصاری رحمہ اللہ کی توثیق ابن حبان، ابن الجارود اور حاکم وغیرہم نے بذریعہ تصحیح حدیث کردی ہے لہٰذا وہ صدوق حسن الحدیث ہیں۔ [حاکم نے کہا: "معروف بالصدق" (المستدرک: ۱/ ۵۱۸ ح ۱۳۴۶) امام مالک نے موطا (۲/ ۷۲۰ ح ۱۳۸۶) میں اس سے روایت لی ہے لہٰذا یہ امام مالک رحمہ اللہ اور امام یعقوب بن سفیان الفارسی رحمہ اللہ کے نزدیک بھی ثقہ ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھئے الاتحاف الباسم (طبع ۲۰۲۵ء، ص ۶۱۰)/ معاذ]

[۸۱۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ: سَمِعْتُ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، يَقُوْلُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِعَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنِ اعْتُرِفَتْ وَإِلَّا فَاخْلِطْهَا بِمَالِكَ قَالَ: وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ، فَقَالَ: لَكَ أَوْ لِأَخِيْكَ أَوْ لِلذِّئْبِ وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ، فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ، فَقَالَ: مَا لَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا السِّقَاءُ وَالْحِذَاءُ، تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الْكَلَأَ، حَتَّى يَأْتِيَهَا رَبُّهَا.

یزید مولی المنبعث (بیان کرتے ہیں کہ زید بن خالد رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا تو اس نے لقط (گری پڑی چیز) کے بارے میں پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا: "اس کا سر بند کردو اور تھیلی پہچان لو پھر ایک سال تک اعلان کرتے رہو، پھر اگر اس کا مالک مل جائے تو ٹھیک ورنہ اسے اپنے مال کے ساتھ ملا لو۔" اس نے گمشدہ بکری کے بارے میں پوچھا: تو آپ ﷺ نے فرمایا: "تم اسے پکڑ لو، یا تمہارا کوئی بھائی پکڑ لے گا یا پھر بھیڑیا کھا جائے گا۔" اس نے گمشدہ اونٹ کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ اتنا ناراض ہوئے کہ آپ ﷺ کے رخسار مبارک سرخ ہو گئے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "تجھے اس سے کیا لینا ہے؟ اس کے پاس پانی کی مشک اور پاؤں موجود ہیں وہ پانی پر جا کر پانی پی لے گا اور گھاس کھا لے گا حتی کہ اس کا مالک اسے پکڑ لے گا۔"

قَالَ سُفْيَانُ: فَبَلَغَنِي أَنَّ رَبِيعَةَ بْنَ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ يُسْنِدُهُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، فَأَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ لَهُ: الْحَدِيثُ الَّذِي حَدَّثَهُ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ فِي اللُّقَطَةِ وَضَالَّةِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ هُوَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، وَكُنْتُ أَكْرَهُهُ لِلرَّأْيِ، فَلِذَلِكَ لَمْ أَسْأَلْهُ عَنْهُ وَلَوْلَا أَنَّهُ أَسْنَدَهُ، مَا سَأَلْتُهُ عَنْ إِسْنَادِهِ.

[سفیان بن عیینہ نے فرمایا: مجھے یہ بات پہنچی کہ ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن الرائی بھی یہ روایت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کی سند سے مسنداً بیان کرتے ہیں۔ تو میں اُن کے پاس گیا اور کہا: وہ روایت جو یزید مولی المنبعث سے لقطہ کے بارے میں ہے، کیا وہ یزید مولی المنبعث عن زید بن خالد عن النبی ﷺ کی سند سے ہے؟ تو ربیعہ نے کہا: جی ہاں! سفیان کہتے ہیں: میں ربیعہ الرائی کو اس کی رائے کی وجہ سے ناپسند کرتا تھا، اسی لیے میں اُن سے سوال نہیں کرتا تھا۔ اور اگر وہ اسے مسند متصل بیان نہ کرتے تو میں اُن سے اس کے بارے میں نہ پوچھتا۔]

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے بخاری (۹۱، من حدیث ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن) مسلم (۱۷۲۲، من حدیث ربیعہ) اور ابوعوانہ (المستخرج: ۳۹/۴، من حدیث الحمیدی مختصراً جداً) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۸۱۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: أَرْسَلَنِي أَبُو الْجُهَيْمِ، أَسْأَلُ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ، مَا سَمِعْتَ فِي الَّذِي يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَأَنْ يَمْكُثَ أَحَدُكُمْ أَرْبَعِينَ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْ مُصَلٍّ، لَا يَدْرِي أَرْبَعِينَ سَنَةً، أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا، أَوْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، أَوْ أَرْبَعِينَ سَاعَةً.

بسر بن سعید رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ مجھے ابوالجہم نے زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ کے پاس یہ مسئلہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے نمازی کے آگے سے گزرنے کے بارے میں کیا حدیث سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اگر کوئی آدمی چالیس تک کھڑا رہے تو اس کے لیے نمازی کے سامنے سے گزرنے سے زیادہ بہتر ہے۔“ مجھے معلوم نہیں کہ چالیس سال، چالیس مہینے، چالیس دن فرمایا یا چالیس گھڑیاں فرمایا؟

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے ابن ماجہ (۹۴۴) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

نیز بخاری (۵۱۰) اور مسلم (۵۰۷) وغیرہما نے روایت کیا ہے کہ زید بن خالد نے بسر بن سعید رضی اللہ عنہ کو ابوجہیم رضی اللہ عنہ کے پاس یہ مسئلہ پوچھنے کے لیے بھیجا تھا۔ بخاری ومسلم والی روایت ہی راجح وصواب ہے۔

[درست یہی ہے کہ یہ روایت مسند ابوجہیم میں سے ہے جیسا کہ مالک، سفیان ثوری وغیرہما کی روایت میں ہے۔ نیز دیکھئے التاریخ الکبیر لابن ابی خیثمہ (۱۰۱۴، السفر الثالث) التمہید لابن عبدالبر (۲۱/۱۴۶) الارشاد للخلیلی (۱/۳۷۶)/ تنویر الحق]

[٨١٨] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ زَيْدِ بْـنِ خَـالِدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا أَوْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ، فَقَدْ غَزَا

زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی غازی (مجاہد) کو تیار کیا یا اس کے بعد اس کے گھر کی دیکھ بھال کی تو اس نے جہاد کیا۔''

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے ترمذی (۱۶۲۹، وقال: ھذا حدیث حسن) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے اور یہ سند محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی وجہ سے ضعیف ہے، لیکن عبدالملک بن ابی سلیمان نے بھی یہی حدیث عطاء بن ابی رباح سے بیان کی ہے۔

(دیکھئے سنن الترمذی: ۱۶۳۰ وسندہ صحیح)

نیز صحیح البخاری (۲۸۴۳) اور صحیح مسلم (۱۸۹۵) وغیرہما میں اس کے شواہد بھی ہیں۔

١٠٥: قَبِيْصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ الْهِلَالِيِّ

قبیصہ بن مخارق الہلالی رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٨١٩] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هَـارُوْنُ بْـنُ رِئَـابٍ، وَكَـانَ يُخْفِي الزُّهْدَ، قَالَ: سَـمِـعْتُ كِنَانَةَ بْنَ نُعَيْمٍ يُحَدِّثُ، عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ الْـمُـخَـارِقِ، قَـالَ: تَـحَـمَّلْتُ بِحِمَالَةٍ، فَأَتَيْتُ رَسُـوْلَ الـلَّـهِ ﷺ فَسَـأَلْتُـهُ، قَـالَ: نُؤَدِّيْهَـا أَوْ نُـخْرِجُهَا عَنْكَ إِذَا قَدِمَتْ نَعَمُ الصَّدَقَةِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الْـمَسْـأَلَةَ حُرِّمَتْ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ: رَجُلٍ تَحَمَّلَ بِـحِـمَـالَةٍ فَـحَـلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُؤَدِّيَهَا، ثُمَّ يُمْسِكُ، وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ وَحَاجَةٌ حَتَّى شَهِدَ

قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ مجھ پر چٹی پڑ گئی تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے (امداد کا) سوال کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب ہمارے پاس صدقہ کے اونٹ آئیں گے تو ہم اس میں سے تجھے دے دیں گے یا تیرا حصہ نکال دیں گے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تین آدمیوں کے علاوہ (باقیوں کے لیے) مانگنا حرام ہے۔ (۱) جس آدمی پر چٹی پڑ جائے وہ ادا کرنے تک مانگ سکتا ہے، پھر وہ رک جائے۔ (۲) وہ آدمی جو فقر وفاقہ میں مبتلا ہو اور اس کے بارے میں اس کی قوم کے تین سمجھدار

أَوْ تَكَلَّمَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَا مِنْ قَوْمِهِ أَنَّ بِهِ فَاقَةً وَحَاجَةً، فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ، أَوْ قَوَامًا مِنْ عَيْشٍ، ثُمَّ يُمْسِكُ، وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ، فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَوَامًا مِنْ عَيْشٍ، ثُمَّ يُمْسِكُ، وَمَا سِوَى ذَلِكَ فَهُوَ سُحْتٌ.

آدمی گواہی دیں یا بات چیت کریں کہ واقعی یہ فقر وفاقہ میں مبتلا ہے تو اس کے لیے بھی مانگنا جائز ہے حتی کہ زندگی گزارنے کے لیے اس کی ضرورت پوری ہو جائے پھر وہ رک جائے۔ (۳) وہ آدمی جس کے مال یا فصل پر (اچانک) تباہی و بربادی آ جائے جو اس کے فصل و مال کو تباہ کر دے تو اس کے لیے بھی مانگنا جائز ہے حتی کہ زندگی گزارنے کے لیے اس کی ضرورت پوری ہو جائے، پھر وہ بھی رک جائے۔ اور ان کے علاوہ باقی جو کچھ مانگا جاتا ہے وہ حرام ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحیح

اسے مسلم (۱۰۴۴) اور طبرانی (الکبیر: ۱۸/۳۷۲، من حدیث الحمیدی مختصراً) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

١٠٦: عِصَامَ الْمُزَنِيِّ

عصام المزنی رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٨٢٠] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ نَوْفَلِ بْنِ مُسَاحِقٍ، أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ يُقَالُ لَهُ ابْنُ عِصَامٍ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً، قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا، أَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُنَّ أَحَدًا، قَالَ: فَبَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ، فَأَمَرَنَا بِذَلِكَ، فَخَرَجْنَا قِبَلَ تِهَامَةَ، فَأَدْرَكْنَا رَجُلًا يَسُوقُ بِظَعَائِنَ، فَقُلْنَا لَهُ: أَسْلِمْ، فَقَالَ: وَمَا الْإِسْلَامُ؟ فَأَخْبَرْنَاهُ بِهِ، فَإِذَا هُوَ لَا يَعْرِفُهُ، فَقَالَ: أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَنَا لَمْ أَفْعَلْ فَمَا أَنْتُمْ

عصام المزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مجاہدین کی کوئی جماعت بھیجتے تو فرماتے: ''جب تم کوئی مسجد دیکھو یا کسی موذن کی اذان سنو تو پھر کسی کو بالکل قتل نہ کرنا۔'' فرمایا: پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک دستے میں بھیجا تو ہمیں ان باتوں کا حکم دیا۔ پھر ہم تہامہ کی طرف روانہ ہوئے تو دیکھا کہ ایک آدمی اونٹوں پر عورتیں لے جا رہا تھا۔ ہم نے اس سے کہا: مسلمان ہو جاؤ۔ اس نے کہا: اسلام کیا ہوتا ہے؟ تو ہم نے اسے اسلام کے بارے میں بتایا لیکن وہ اس سے بالکل ہی ناواقف تھا۔ تو اس نے کہا: تمہارا کیا خیال ہے اگر میں یہ نہ مانوں تو پھر تم کیا کرو گے؟ ہم نے کہا: ہم تجھے قتل کر

صَانِعُونَ؟ قَالَ: قُلْنَا: نَقْتُلُكَ، قَالَ: فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَظِرِيَّ حَتَّى أُدْرِكَ الظَّعَائِنَ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، وَنَحْنُ مُدْرِكُوكَ، قَالَ: فَأَدْرَكَ الظَّعَائِنَ، فَقَالَ:

أَسْلِمِي حُبَيْشُ قَبْلَ نَفَادِ الْعَيْشِ

فَقَالَتِ الْأُخْرَى:

أَسْلِمْ عَشْرًا، وَسَبْعًا وِتْرًا، وَثَمَانِيًا تَتْرًا

ثُمَّ قَالَ:

أَتَذْكُرِ إِذْ طَالَبْتُكُمْ فَوَجَدْتُكُمْ بِحَلْيَةَ

وَأَدْرَكْتُكُمْ بِالْخَوَانِقِ

أَلَمْ يَكُ حَقًّا أَنْ يُنَوَّلَ عَاشِقٌ

تَكَلَّفَ إِدْلَاجَ السُّرَى وَالْوَدَائِقِ

فَلَا ذَنْبَ لِي قَدْ قُلْتُ إِذْ أَهْلُنَا مَعًا

أَثِيبِي بِوَصْلٍ قَبْلَ إِحْدَى الصَّفَائِقِ

أَثِيبِي بِوَصْلٍ قَبْلَ أَنْ يَشْحَطَ النَّوَى

وَيَنْأَى الْأَمِيرُ بِالْحَبِيبِ الْمُفَارِقِ.

قَالَ: ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْنَا، فَقَالَ: شَأْنُكُمْ، فَقَدَّمْنَاهُ وَضَرَبْنَا عُنُقَهُ، وَانْحَدَرَتِ الْأُخْرَى مِنْ هَوْدَجِهَا امْرَأَةٌ أَدْمَاءُ بِحَصْيٍ، فَحَنَتْ عَلَيْهِ حَتَّى مَاتَتْ.

دیں گے۔ اس نے کہا: کیا تم مجھے اتنا موقع دیتے ہو کہ میں عورتوں سے پوچھ لوں؟ ہم نے کہا: ہاں! (جاؤ مگر بھاگنے کی کوشش نہ کرنا) اور ہم اِدھر ہی تیرا گھراؤ اور محاصرہ کئے موجود ہیں۔[وہ عورتوں کے پاس گیا تو اس نے اپنی (محبوبہ سے) کہا: اے حبیش! تا حیات سلامت رہو۔ دوسری عورت نے اس سے کہا (ایک حسن روایت کے مطابق اُس کی محبوبہ حبیش نے اُس سے کہا:) تُو بھی سترہ سال طاق اور آٹھ سال جفت پے در پے سلامت رہے۔ پھر اس نے کہا: کیا تمھیں وہ دن یاد ہے جب میں تمھاری تلاش میں نکلا تھا اور میں نے تمھیں حلیہ کے مقام پر پایا تھا۔ یا میں تم سے خوانق کے مقام پر جاملا تھا۔ کیا عاشق عطیہ اور انعام کے لائق نہیں۔ جس نے راتوں کو چلنے اور دوپہر کی دھوپ کی تپش وصعوبت برداشت کی۔ جب ہمارے خاندان اکٹھے تھے تو میرا اس مطالبہ میں کوئی جرم نہ تھا۔ تُو کسی حادثہ اور مصیبت سے پہلے محبت والفت کا اظہار کردے۔ تُو بھی میری محبت کا بدلہ اپنے پیار ومحبت کا اقرار کرتے ہوئے مجھے لوٹا دے۔ اس سے قبل کہ حاکم وامیر ہمارے درمیان فراق وجدائی کرا دے۔ پھر ہم نے اسے آگے کیا اور اس کی گردن اڑا دی۔ پھر گندمی رنگ کی عورت ہودج سے اُتری اور اس پر سسکیاں لیں حتی کہ مر گئی۔]

تحقیق وتخریج» سنده ضعيف

اسے ابوداود (۲۶۳۵) ترمذی (۱۵۴۹، وقال: ''غریب'') اور بیہقی (دلائل النبوۃ: ۵/۱۱۶۔۱۱۷، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے مختصراً ومطولاً روایت کیا ہے۔

یہ سند ابن عصام (مجہول الحال) کی وجہ سے ضعیف ہے، اسے ترمذی کے سوا کسی نے بھی موثق قرار نہیں دیا۔

اس باب میں نسائی (الکبریٰ: ۸۶۶۳) اور دلائل النبوۃ للبیہقی (۵/ ۵۱۵۔۵۱۶، [وسندہ حسن، دوسرا نسخہ: ۵/ ۱۱۵]) کی روایت اس ضعیف روایت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

١٠٧ : عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ

عبداللہ بن السائب رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٨٢١] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى بِالنَّاسِ الصُّبْحَ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَقَرَأَ سُوْرَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَلَمَّا بَلَغَ ذِكْرَ عِيْسَى وَأُمِّهِ أَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ أَوْ شَرْقَةٌ فَرَكَعَ.

عبداللہ بن السائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی تو سورۃ المومنون کی قراءت کی پھر جب آپ نے عیسیٰ علیہ السلام اوران کی والدہ (مریم علیہا السلام) کا ذکر کیا تو آپ ﷺ کو کھانسی آ گئی یا اُچھو آ گیا تو آپ ﷺ نے رکوع کیا۔

تحقیق وتخریج » صحیح

اسے ابن ماجہ (٨٢٠) نے سفیان بن عیینہ کی سند سے اور مسلم (٤٥٥) وغیرہ نے دوسری سند کے ساتھ عبداللہ بن السائب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

[اُچھو سے مراد وہ پھندا جو حلق میں غذا وغیرہ کے پھنس جانے سے پڑے، سانس کی نالی میں خفیف اٹکاؤ کی وجہ سے سانس رکنے اور گلے میں خراش آ جانے کی کیفیت۔ (علمی اردو لغت: ص ٨٠)/تنویر الحق]

١٠٨ : يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ

یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٨٢٢] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: أَبْصَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا مُتَخَلِّقٌ، فَقَالَ لِيْ: يَا يَعْلَى، أَلَكَ امْرَأَةٌ؟، فَقُلْتُ: لَا، قَالَ: فَاغْسِلْهُ وَلَا تَعُدْ، ثُمَّ اغْسِلْهُ

یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا اور میں نے رنگین خوشبو لگا رکھی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے یعلی! کیا تمھاری بیوی ہے؟ (یعنی کیا تو شادی شدہ ہے؟)'' میں نے کہا: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے دھولے اور دوبارہ ایسا نہ کرنا، پھر اسے دھولے

وَلَا تَعُدْ ثُمَّ اغْسِلْهُ وَلَا تَعُدْ قَالَ يَعْلَى: فَغَسَلْتُهُ وَلَا أَعُوْدُ، ثُمَّ غَسَلْتُهُ وَلَا أَعُوْدُ، ثُمَّ غَسَلْتُهُ وَلَا أَعُوْدُ.

اور دوبارہ ایسا نہ کرنا، پھر اسے دھو لے اور دوبارہ ایسا نہ کرنا۔" یعلی نے کہا: میں نے اسے دھو لیا پھر دوبارہ ایسا نہیں کروں گا۔ پھر اسے دھو لیا اور دوبارہ ایسا نہیں کروں گا۔ پھر اسے دھو لیا اور دوبارہ ایسا نہیں کروں گا۔

تحقیق وتخریج» سنده ضعيف

اسے نسائی (۵۱۲۷) نے بھی سفیان بن عیینہ سے روایت کیا ہے۔

بعض روایتوں میں ابوحفص بن عمرو ہے اور اس میں عبداللہ بن حفص، نیز سنن النسائی (۵۱۲۶) کی روایت "عن ابن عمرو عن رجل عن يعلى" کو مدنظر رکھتے ہوئے عبداللہ بن حفص کے یعلی رضی اللہ عنہ سے سماع میں بھی نظر ہے اور یہ راوی بذات خود بھی مجہول الحال ہے۔ (دیکھئے سنن الترمذی: ۲۸۱۶، بتحقیقی)

۱۰۹: سَلْمَانُ بْنُ عَامِرٍ

سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ کی حدیث

[۸۲۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ، عَنِ الرَّبَابِ، عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُوْلُ: مَعَ الصَّبِيِّ عَقِيْقَتُهُ فَأَهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَمًا، وَأَمِيْطُوْا عَنْهُ الْأَذَى.

سیدنا سلمان بن عامر الضبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "بچے پر اس کا عقیقہ ہے لہٰذا اس کی طرف سے خون بہا دو اور اس سے گندگی کو دور کرو۔"

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے طبرانی (الکبیر: ۶/ ۲۷۳) نے حمیدی کی سند سے روایت کیا ہے۔

یہ حدیث دوسری سندوں کے ساتھ صحیح البخاری (۵۴۷۱۔۵۴۷۲) وغیرہ میں بھی موجود ہے۔

[۸۲۴] قَالَ: وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُوْلُ: إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ، فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ، فَمَاءٌ فَإِنَّهُ طَهُوْرٌ.

سیدنا سلمان بن عامر الضبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم میں سے کوئی شخص روزہ افطار کرنا چاہے تو کھجور سے افطار کرے کیونکہ اس میں برکت ہے، پھر اگر یہ نہ ملے تو پانی سے افطار کرے کیونکہ وہ پاک (صاف) ہے۔''

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے ابوداود (۲۳۵۵) ترمذی (۶۵۸، ۶۹۵، وقال: ''حسن'') حاکم (المستدرک: ۱/۴۳۲ وصححہ علیٰ شرط البخاری ووافقہ الذہبی) اور طبرانی (الکبیر: ۶/۲۷۲ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۸۲۵] وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ، وَهِيَ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الْمِسْكِيْنِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ.

سیدنا سلمان بن عامر الضبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''عام مسکین پر صدقہ ایک صدقہ ہے اور رشتہ دار مسکین پر صدقہ میں دو اجر وثواب ہیں: ایک صدقہ کا اور دوسرا صلہ رحمی کا۔''

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے ترمذی (۶۵۸، وقال: حدیث حسن) ابن حبان (الاحسان: ۳۳۳۳) حاکم (المستدرک: ۱/۴۰۷، وصححہ الحاکم ووافقہ الذہبی) اور طبرانی (الکبیر: ۶/۲۷۶ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

۱۱۰: أُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ الْعَامِرِيِّ

اسامہ بن شریک العامری رضی اللہ عنہ کی حدیث

[۸۲۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِيْ زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ: سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ شَرِيْكٍ الْعَامِرِيَّ، قَالَ: شَهِدْتُ الْأَعَارِيْبَ يَسْأَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، هَلْ عَلَيْنَا جُنَاحٌ فِيْ كَذَا وَكَذَا؟

اسامہ بن شریک العامری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اس وقت حاضر تھا جب اعرابی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ رہے تھے: کیا اس بات میں ہم پر کوئی گناہ ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے بندو! اللہ نے حرج (تنگی) کو اٹھا دیا ہے،

فَقَالَ: عِبَادَ اللّٰهِ ! وَضَعَ اللّٰهُ الْحَرَجَ إِلَّا مَنِ اقْتَرَضَ مِنْ عِرْضِ أَخِيْهِ شَيْئًا فَذٰلِكَ الَّذِي حَرِجَ وَهَلَكَ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَتَدَاوٰى؟ قَالَ: تَدَاوَوْا عِبَادَ اللّٰهِ ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً إِلَّا وَقَدْ أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً ، إِلَّا الْهَرَمَ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا خَيْرُ مَا أُعْطِيَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ؟ قَالَ: خُلُقٌ حَسَنٌ .

سوائے اس کے اپنے بھائی کی عزت میں ہاتھ ڈالے یعنی غیبت کرے تو اس شخص کا یہ فعل اسے حرج (یعنی گناہ) اور اسے ہلاکت و بربادی میں مبتلا کرنے والے ہے۔" لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! کیا ہم علاج کیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کے بندو! علاج کراؤ کیونکہ اللہ نے جو بیماری بھی اتاری تو اس کی شفا بھی اتاری ہے سوائے موت کے۔" لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! مسلمان بندے کو کون سی سب سے بہتر چیز سے نوازا جاتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اچھا اخلاق۔"

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے ابوداود (۳۸۵۵) ترمذی (۲۰۳۸، وقال: وھذا حدیث حسن) ابن حبان (الاحسان: ۶۰۲۸، ۶۰۳۲) اور حاکم (المستدرک: ۴/ ۴۰۰ من حدیث الحمیدی: ۴/ ۳۹۹ وصححہ الحاکم ووافقہ الذہبی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

۱۱۱: قُطْبَةُ بْنُ مَالِكٍ

قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث

[۸۲۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ: سَمِعْتُ عَمِّي قُطْبَةَ بْنَ مَالِكٍ ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ: ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ﴾ (۵۰/ ق: ۱۰)

سیدنا قطبہ بن مالک الثعلبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو صبح کی نماز میں ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ﴾ یعنی سورۃ ق پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے مسلم (۴۵۷) اور ابونعیم (المستخرج: ۲/ ۷۷، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

۱۱۲: حَدِيثُ أَبِي سَرِيحَةَ حُذَيْفَةَ بْنِ أُسَيْدٍ الْغِفَارِيِّ

ابو سریحہ حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ کی احادیث

[۸۲۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ عَامِرَ بْنَ وَاثِلَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَرِيحَةَ حُذَيْفَةَ بْنَ أُسَيْدٍ الْغِفَارِيِّ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَدْخُلُ الْمَلَكُ عَلَى النُّطْفَةِ بَعْدَمَا تَسْتَقِرُّ فِي الرَّحِمِ بِأَرْبَعِينَ، أَوْ قَالَ: بِخَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ لَيْلَةً، فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ أَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ، أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى، فَيَقُولُ اللَّهُ، فَيَكْتُبَانِ، ثُمَّ يَكْتُبُ عَمَلَهُ وَرِزْقَهُ وَأَجَلَهُ، [وَأَثَرَهُ] وَمُصِيبَتَهُ، ثُمَّ تُطْوَى الصَّحِيفَةُ فَلَا يُزَادُ فِيهَا وَلَا يُنْقَصُ رُبَّمَا.

قَالَ سُفْيَانُ: إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَرُبَّمَا لَمْ يَقُلْهَا.

ابو سریحہ حذیفہ بن اُسید الغفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نطفہ جب رحم میں ٹھہر جاتا ہے تو چالیس یا پینتالیس دن کے بعد فرشتہ وہاں جا کر کہتا ہے: اے میرے رب! یہ بدنصیب ہے یا خوش نصیب ہے؟ مذکر ہے یا مؤنث ہے؟ تو اللہ (جو بھی فیصلہ کرنا چاہتا ہے تو اسی کے مطابق) فرما دیتا ہے اور وہ دونوں اس کے اعمال، رزق، موت، آثار اور مصیبت لکھ دیتے ہیں، پھر صحیفہ (رجسٹر ہمیشہ کے لیے) لپیٹ دیا جاتا ہے، نہ اس میں اضافہ ہوتا ہے اور نہ کمی ہوتی ہے۔''

سفیان بن عیینہ اس روایت میں کبھی ''قیامت تک'' کے الفاظ بیان کرتے تھے اور کبھی نہیں کرتے تھے۔

تحقیق وتخریج » **سنده صحيح**

اسے مسلم (۲۶۴۴) اور طبرانی (الکبیر: ۳/۱۷۶، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۸۲۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا فُرَاتٌ الْقَزَّازُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَرِيحَةَ الْغِفَارِيَّ، يَقُولُ: أَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عُلِّيَّةٍ لَهُ وَنَحْنُ نَذْكُرُ السَّاعَةَ، فَقَالَ: مَا كُنْتُمْ تَذْكُرُونَ؟، قُلْنَا: السَّاعَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَكُونُ حَتَّى

ابو سریحہ حذیفہ بن اسید الغفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونچی جگہ سے ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم قیامت کا تذکرہ کر رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم کس چیز کا تذکرہ کر رہے ہو؟'' ہم نے کہا: قیامت کا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک اس سے پہلے دس چیزیں واقع نہ ہو

يَكونَ فِيهَا عشرٌ: الدَّجَالُ، وَالدُّخانُ، وَالدَّابَّةُ، وَطُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَنُزُوْلُ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ، وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ، وَثَلاثَةُ خُسُوْفٍ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ، وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ، وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، وَآخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ عَدَنَ، أَوْ قَالَ: مِنْ قَعْرِ عَدَنَ تَسُوْقُ النَّاسَ إِلَى مَحْشَرِهِمْ.

جائیں: (۱) دجال کا خروج۔ (۲) دھواں ظاہر ہونا۔ (۳) جانور کا نکلنا۔ (۴) سورج کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونا۔ (۵) عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا نزول۔ (۶) مغرب میں زمین کا دھنس جانا۔ (۹) جزیرۃ العرب میں زمین کا دھنس جانا۔ (۱۰) اور سب سے آخر میں آگ ہوگی جو عدن سے نکلے گی، یا فرمایا: عدن کی گہرائیوں سے نکلے گی، اور لوگوں کو محشر کی طرف ہانک کر لے چلے گی۔"

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۲۹۰۱) اور طبرانی (الکبیر: ۳/۱۷۳، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

۱۱۳: مُجَمِّعٍ الْأَنْصَارِيِّ

مجمع الانصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث

[۸۳۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَارِيَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمِّي مُجَمِّعَ بْنَ جَارِيَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَذَكَرَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَقْتُلَنَّهُ ابْنُ مَرْيَمَ بِبَابِ لُدٍّ.

سیدنا مجمع بن جاریہ الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ابن مریم علیہما السلام لُد کے دروازے پر یقیناً دجال (لعین) کو قتل کریں گے۔"

تحقیق وتخریج» سنده حسن

اسے ترمذی (۲۲۴۴، وقال: ھذا حدیث صحیح) ابن حبان (الاحسان: ۶۷۷۲) اور طبرانی (الکبیر: ۱۹/۴۴۴، من حدیث الحمیدي) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

ابن ثعلبہ کو ترمذی، حاکم اور ذہبی نے ثقہ قرار دیا ہے لہٰذا وہ کم از کم حسن الحدیث ضرور ہیں۔

١١٤: عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی احادیث

[٨٣١] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ: سَمِعْتُ أَبَا قِلَابَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ عَمِّهِ، [عَنْ] عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: كَانَتْ بَنُو عُقَيْلٍ حُلَفَاءَ لِثَقِيْفَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَتْ ثَقِيْفُ قَدْ أَسَرَتْ رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، ثُمَّ إِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ أَسَرُوْا رَجُلًا مِنْ عُقَيْلٍ مَعَهُ نَاقَةٌ [لَهُ، وَكَانَتْ لَهُ نَاقَةٌ] سَبَقَتِ الْحَاجَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَذَا وَكَذَا مَرَّةً، [وَ]كَانَتِ النَّاقَةُ إِذَا سَبَقَتِ الْحَاجَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ تُمْنَعْ مِنْ كَلأً تَرْتَعُ فِيْهِ، وَلَمْ تُمْنَعْ مِنْ حَوْضٍ تَشْرَعُ فِيْهِ، قَالَ: فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ بِمَ أَخَذْتَنِي وَأَخَذْتَ سَابِقَةَ الْحَاجِّ؟ فَقَالَ: بِجَرِيْرَةِ حُلَفَائِكَ ثَقِيْفَ، قَالَ وَحُبِسَ حَيْثُ يَمُرُّ بِهِ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: فَمَرَّ بِهِ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنِّيْ أَسْلَمُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ، كُنْتَ قَدْ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ، قَالَ: ثُمَّ مَرَّ بِهِ مَرَّةً أُخْرَى، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنِّي جَائِعٌ فَأَطْعِمْنِيْ، وَظَمْآنُ فَاسْقِنِيْ، قَالَ: تِلْكَ حَاجَتُكَ، ثُمَّ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ بَدَا لَهُ، فَفَادَى بِهِ الرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ أَسَرَتْ ثَقِيْفُ، وَأَمْسَكَ النَّاقَةَ لِنَفْسِهِ، ثُمَّ إِنَّهُ أَغَارَ عَدُوُّ [اللَّهِ] عَلَى

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دورِ جاہلیت میں بنوعقیل بنوثقیف کے حلیف تھے اور ثقیف نے دو مسلمانوں کو گرفتار کرلیا تھا پھر مسلمانوں نے بنوعقیل کا ایک آدمی گرفتار کرلیا جو ایسی سخت اونٹنی پر سوار تھا جو زمانۂ جاہلیت میں اتنے اتنے حاجیوں کی سواریوں سے آگے نکل گئی تھی اور اور دورِ جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ جب اونٹنی حاجیوں کی سواریوں سے آگے نکل جاتی تو اسے چرنے پھرنے اور کھانے پینے کے لیے کھلا چھوڑ دیا جاتا تھا، اسے کسی حوض سے منع نہیں کیا جاتا تھا۔ پھر وہ آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو اس نے کہا: اے محمد! آپ نے مجھے کیوں گرفتار کیا ہے اور حاجیوں میں سب سے آگے بڑھنے والی اونٹنی کو کیوں پکڑ لیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے حلیفوں ثقیف والوں کے جرم کی وجہ سے'' اسے وہاں قید رکھا گیا جہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرتے تھے پھر اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے تو اس نے کہا: اے محمد! میں مسلمان ہوتا ہوں۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم یہ بات اس وقت کہہ دیتے جب آزاد تھے تو ہر طرح سے کامیاب رہتے۔'' پھر دوسری دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے تو اس نے کہا: اے محمد! میں بھوکا ہوں، مجھے کھانا کھلائیں اور پیاسا ہوں مجھے پانی پلائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ تمہاری ضرورت ہے۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مناسب سمجھا کہ ثقیف کے

الْـمَدِيْنَةِ فَـأَخَـذُوْا سَـرْحًـا لِـرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَأَصَابُوا النَّاقَةَ فِيهَا قَالَ: وَقَدْ كَانَتْ عِنْدَهُمُ امْرَأَةٌ مِـنَ الْـمُسْـلِمِيْنَ قَدْ أَسَرُوْهَا، وَكَانُوْا يُرَوِّحُوْنَ الـنَّـعَـمَ عَشِيًّـا، فَـجَـاءَتِ الْمَرْأَةُ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِلَى الـنَّـعَمِ، فَجَعَلَتْ لَا تَجِيءُ إِلَى بَعِيْرٍ إِلَّا رَغَا حَتَّى انْتَهَـتْ إِلَيْهَـا، فَـلَـمْ تَرْغُ، فَـاسْتَوَتْ عَلَيْهَـا، فَنَجَتْ، فَقَدِمَتِ الْمَدِيْنَةَ، فَقَالَ النَّاسُ: الْعَضْبَاءُ الْـعَـضْـبَـاءُ، قَـالَ: فَـقَـالَتِ الْمَرْأَةُ: إِنِّيْ نَذَرْتُ إِنْ أَنْجَانِي اللّٰهُ عَلَيْهَا أَنْ أَنْحَرَهَا، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ الـلّٰـهِ ﷺ: بِـئْـسَ مَـا جَـزَيْتِهَا، لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ، وَلَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ.

دو قیدیوں کے بدلے میں اسے آزاد کر دیا جائے اور آپ ﷺ نے اونٹنی کو اپنے قبضے میں لے لیا۔ پھر اللہ کے دشمنوں نے مدینے پر خفیہ حملہ کیا تو رسول اللہ ﷺ کے مویشیوں کو پکڑ کر لے گئے جن میں یہ اونٹنی بھی تھی۔ ان کافروں نے ایک مسلمان عورت کو بھی قید کر رکھا تھا اور وہ شام کو اپنے مویشی (چرانے کے بعد) واپس لے جاتے تھے پھر ایک رات وہ گرفتار عورت ان اونٹوں کے پاس آئی تو وہ جس اونٹ کے قریب ہوتی وہ بلبلاتا۔ حتی کہ وہ اس اونٹنی کے پاس پہنچ گئی تو وہ نہ بلبلائی۔ وہ اس پر چڑھ کر روانہ ہوگئی تو بچ گئی اور مدینہ پہنچ گئی۔ لوگوں نے (دیکھ کر) کہا: یہ تو عضباء (اونٹنی) ہے، یہ تو عضباء ہے۔ اس عورت نے کہا: میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ مجھے اس اونٹنی پر بچا کر نجات دے گا تو میں اسے اللہ کی راہ میں ذبح کروں گی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے اسے برا بدلہ دیا ہے۔ اللہ کی نافرمانی میں نذر پوری نہیں کی جاتی اور نہ ہی بطور نذر وہ چیز دی جا سکتی ہے جس کا انسان مالک ہی نہ ہو۔''

تحقیق وتخریج » سنده صحيح

اسے مسلم (۱۶۴۱) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے اور ابوقلابہ عبداللہ بن زید رحمہ اللہ کے چچا سے مراد ابوالمہلب رحمہ اللہ ہیں۔

[۸۳۲] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَرْبَـعَةٌ أَوْ خَمْسَةٌ مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَـنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّ رَجُلًا أَعْتَـقَ سِتَّةَ مَـمْـلُـوْكِيْنَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْـرُهُـمْ، فَأَقْرَعَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْـنَـهُـمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً، وَقَالَ: لَوْ أَدْرَكْتُهُ مَا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ.

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی موت کے وقت چھ غلام آزاد کر دیئے اور اس کا ان کے علاوہ کوئی مال نہیں تھا تو نبی ﷺ نے ان غلاموں کے درمیان قرعہ ڈالا اور دو کو آزاد کر دیا، اور چار کو بطور غلام ہی باقی رکھا اور فرمایا: ''اگر میں اس وقت ہوتا تو اس کا جنازہ نہ پڑھتا۔''

تحقیق وتخریج » سنده ضعيف

اسے امام احمد (المسند: ۴/ ۴۳۰۔۴۳۱ ح ۱۹۸۶۶) نے صحیح سند کے ساتھ منصور (بن زاذان) عن الحسن عن عمران کی سند سے روایت کیا ہے اور مسند احمد (۴/ ۴۴۰) میں حسن بصری کے سماع کی تصریح موجود ہے لیکن ان تک سند ضعیف ہے۔

حسن بصری مدلس ہیں اور یہ روایت عن سے ہے لہٰذا ضعیف ہے۔

یہ روایت صحیح مسلم (۱۶۶۸) میں آخری جملے ''اگر میں اس وقت ہوتا تو اس کا جنازہ نہ پڑھتا'' کے بغیر اور قال لہٗ قولا شدیدا ''آپ ﷺ نے اس کے بارے میں سخت کلام فرمایا'' کے ساتھ موجود ہے اور وہ اس ضعیف روایت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

[۸۳۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُدْعَانَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَسِيرٍ لَهُ، فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ: ﴿يَآيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ۔ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ﴾ (۲۲/ الحج: ۱) فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: تَدْرُوْنَ أَيُّ يَوْمٍ ذَلِكَ؟ قَالُوْا: اللَّهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((ذَلِكَ يَوْمٌ يَقُوْلُ اللَّهُ لِآدَمَ: يَا آدَمُ قُمْ فَابْعَثْ بَعْثَ أَهْلِ النَّارِ، فَيَقُوْلُ: [يَا] رَبِّ وَمَا بَعْثُ أَهْلِ النَّارِ؟ فَيَقُوْلُ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعُمِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ إِلَى النَّارِ، وَوَاحِدٌ إِلَى الْجَنَّةِ، قَالَ: فَأَنْشَأَ الْقَوْمُ يَبْكُوْنَ))، فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ إِسْلَامٌ قَطُّ إِلَّا كَانَتْ قَبْلَهُ جَاهِلِيَّةٌ فَيُؤْخَذُ الْعَدَدُ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ، وَإِنْ لَمْ يَفِ أُكْمِلَ الْعَدَدُ مِنَ الْمُنَافِقِينَ، وَمَا مَثَلُكُمْ فِي الْأُمَمِ إِلَّا كَمَثَلِ الرَّقْمِ فِي ذِرَاعِ الدَّابَّةِ، أَوِ الشَّامَةِ فِي جَنْبِ الْبَعِيرِ، ثُمَّ قَالَ: إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُوْنُوْا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَكَبَّرُوْا، ثُمَّ قَالَ: إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوْا، ثُمَّ قَالَ: إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوْا.

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ یہ (آیت) نازل ہوئی ''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، بے شک قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہیں پتا ہے کہ یہ کون سا دن ہے؟'' لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ وہ دن ہے جب اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام سے کہے گا: اے آدم! کھڑے ہو جائیں اور جہنم کے لیے جہنمیوں کو نکال لیں۔ پھر وہ کہیں گے: اے میرے رب! جہنمیوں کے گروہ کی مقدار کیا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے (۹۹۹) دوزخ کے لیے ہیں اور ایک جنت کے لیے ہے۔'' پھر لوگ رونے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام جب بھی آیا ہے تو اس سے پہلے جاہلیت ہوتی تھی پھر جاہلیت (والوں) کی تعداد کو لیا جائے گا، جب تعداد پوری نہیں ہوگی تو منافقین سے یہ تعداد پوری کی جائے گی اور تم دوسری اُمتوں کے مقابلے میں اس نشان کی طرح ہو جو جانور کی کلائی میں مسا ہوتا ہے یا اونٹ کے پہلو میں (معمولی سا) سیاہ دھبہ ہوتا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے امید ہے کہ تم جنت والوں کا چوتھا حصہ ہو گے۔'' تو لوگوں نے اللہ اکبر کہا پھر

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے امید ہے کہ تم جنت والوں کا تیسرا حصہ ہو گے۔'' تو لوگوں نے اللہ اکبر کہا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے امید ہے کہ تم جنت والوں کا آدھا حصہ ہو گے۔'' پھر لوگوں نے اللہ اکبر کہا۔

قَالَ سُفْيَانُ: انْتَهَى حِفْظِي إِلَى النِّصْفِ، وَلَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَيْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، أَوْ قَالَ غَيْرَهُ.

سفیان بن عیینہ نے فرمایا: میری یادداشت کے مطابق صرف نصف تک تذکرہ ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا: ''مجھے امید ہے کہ تم جنت والوں کا دو تہائی حصہ ہو گے۔''

تحقیق و تخریج» سنده ضعيف

اسے ترمذی (۳۱۶۸، وقال: حسن صحیح) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے اور یہ سند علی بن زید بن جدعان کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اس باب میں صحیح البخاری (۴۷۴۱) اور صحیح مسلم (۲۲۲) کی حدیث اس ضعیف روایت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

[۸۳۴] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُدْعَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَمَّا أَنَا فَلَا آكُلُ مُتَّكِئًا، وَأَمَّا أَنَّهُ قَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ، وَمَشَى فِي الْأَسْوَاقِ، يَعْنِي الدَّجَّالَ.

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تو ٹیک لگا کر نہیں کھاتا اور جہاں تک دجال کا معاملہ ہے وہ کھانا بھی کھائے گا اور بازاروں میں بھی چلے گا۔''

تحقیق و تخریج» سنده ضعيف

اسے احمد (المسند: ۴/۴۴۴) نے بھی روایت کیا ہے۔ یہ سند علی بن زید بن جدعان (ضعیف) کی وجہ سے ضعیف ہے۔

[۸۳۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُدْعَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، نَشَدَ النَّاسَ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى فِي الْجَدِّ بِشَيْءٍ، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: أَنَا أَشْهَدُ أَنَّهُ أَعْطَاهُ الثُّلُثَ، قَالَ: مَعَ مَنْ؟، قَالَ: لَا أَدْرِي، قَالَ: لَا دَرَيْتَ.

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو قسم دی: کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دادا کے (حصہ کے) بارے میں کوئی حدیث سنی ہے؟ تو ایک آدمی نے اُٹھ کر کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تیسرا حصہ دیا۔ انہوں نے کہا: کوئی دوسرا (گواہ) ہے؟ اس آدمی نے کہا: مجھے پتہ نہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تجھے بھی معلوم نہیں ہے۔

[۸۳۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ فَقَالَ آخَرُ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، وَقَامَ إِلَيْهِ آخَرُ، فَقَالَ: أَنَا أَشْهَدُ أَنَّهُ أَعْطَاهُ السُّدُسَ، قَالَ: مَعَ مَنْ، قَالَ: لَا أَدْرِي، قَالَ: لَا دَرَيْتَ.

اس روایت میں ہے کہ ایک دوسرا کھڑا ہوا تو اس نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے چھٹا حصہ دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے ساتھ کوئی دوسرا گواہ ہے؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھے بھی پتا نہیں ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده ضعيف

اسے نسائی (الکبریٰ: ۶۳۳۴۔ ۶۳۳۶) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

پہلی سند (۸۳۵) میں ابن جدعان ضعیف ہے اور حسن بصری مدلس ہیں۔

دوسری سند (۸۳۶) میں ''آخر'' مبہم ہے اور حسن بصری مدلس ہیں۔

نیز دیکھئے سنن ابی داود (۲۸۹۷) اور سنن ماجہ (۲۷۲۲۔ ۲۷۲۳) وغیرہما۔

[۸۳۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَلَمَّا فَرَغَ، قَالَ: ((هَلْ قَرَأَ مِنْكُمْ أَحَدٌ: سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى))، فَقَالَ رَجُلٌ: نَعَمْ أَنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: قَدْ ظَنَنْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا.

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی پھر جب فارغ ہوئے تو فرمایا: ''کیا تم میں سے کسی نے ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ پڑھی ہے؟'' تو ایک آدمی نے کہا: جی ہاں! میں نے پڑھی ہے۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ''مجھے گمان تھا کہ تم میں سے بعض اسے مجھ سے چھین رہا ہے۔''

تحقیق وتخریج» صحيح

اس روایت کی سند ضعیف ہے لیکن امام مسلم (۳۹۸/ ۴۸) نے یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ ''قتادہ قال: سمعت زرارة بن أوفى ...... '' الخ سے بیان کی ہے اور یہ سند صحیح ہے لہٰذا حمیدی والی روایت بھی صحیح ہے۔

[۸۳۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ.

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نظر یا ڈس جانے کے علاوہ دم نہیں ہے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے ابوداود (۳۸۸۴) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

۱۱۵: تَمِيمٍ الدَّارِيِّ

تمیم (بن اوس) الداری رضی اللہ عنہ کی حدیث

[۸۳۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ صَدِيْقًا كَانَ لِأَبِي مِنْ أَهْلِ الشَّامِ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ، الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ، الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ، قَالُوْا: لِمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ، وَلِنَبِيِّهِ، وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَلِعَامَّتِهِمْ.

سیدنا تمیم الداری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دین خیر خواہی ہی ہے، دین خیر خواہی ہی ہے، دین خیر خواہی ہی ہے۔'' لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! کس کے لیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، اس کے نبی ﷺ کے لیے، مسلمانوں کے حکمرانوں کے لیے اور عام مسلمانوں کے لیے۔''

قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ حَدَّثَنَاهُ أَوَّلًا، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، قَالَ: فَلَمَّا لَقِيْتُ سُهَيْلًا، قُلْتُ: لَوْ سَأَلْتُهُ لَعَلَّهُ يُحَدِّثُنِيْهِ عَنْ أَبِيْهِ فَأَكُوْنَ أَنَا وَعَمْرٌو فِيْهِ سَوَاءً، فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ سُهَيْلٌ: أَنَا سَمِعْتُهُ مِنَ الَّذِي سَمِعَهُ مِنْهُ أَبِي، أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ.

[سفیان بن عیینہ نے کہا: پہلے پہل یہ روایت ہمیں عمرو بن دینار نے قعقاع بن حکیم عن ابی صالح کی سند سے بیان کی تھی۔ پھر جب میری ملاقات سہیل سے ہوئی تو میں نے کہا: کاش کہ میں ان سے اس روایت کے بارے میں سوال کروں۔ شاید کہ وہ مجھے یہ روایت اپنے والد سے بیان کر دیں۔ یوں میں اور عمرو بن دینار سند میں برابر ہو جائیں گے۔ پس میں نے سہیل سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا: میں نے بذات یہ روایت اس انسان (عطاء بن یزید) سے سنی ہے جس سے میرے والد محترم بیان کرتے ہیں۔ سہیل کہتے ہیں کہ مجھے یہ روایت عطاء بن یزید نے بیان کی ہے۔]

تحقیق و تخریج » سندہ صحیح

اسے مسلم (۵۵) اور ابو عوانہ (المستخرج: ۱/ ۳۷، من حدیث الحمیدی وغیرہ) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

۱۱۶: مُرَّةَ الْفِهْرِيِّ

مرہ الفہری رضی اللہ عنہ کی حدیث

[۸۴۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِيْ صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنِ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا أُنَيْسَةُ، عَنْ أُمِّ سَعِيْدِ ابْنَةِ مُرَّةَ الْفِهْرِيِّ، عَنْ أَبِيْهَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ لَهُ وَلِغَيْرِهِ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ.

وَأَشَارَ سُفْيَانُ بِإِصْبَعَيْهِ.

سیدنا مرہ الفہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اور اپنے خاندان کے یتیم کی یا کسی دوسرے خاندان کے یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں ان دو (انگلیوں) کی طرح (اکٹھے) ہوں گے۔''

سفیان بن عیینہ نے اپنی دو انگلیوں سے اشارہ کیا۔

تحقیق وتخریج » **صحیح**

اسے بخاری (الادب المفرد: ۱۳۳) اور بیہقی (الکبریٰ: ۶/ ۲۸۳، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے اور یہ سند انیسہ کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن صحیح البخاری (۵۳۰۴) صحیح مسلم (۲۹۸۳) وغیرہ میں اس کے شواہد بھی ہیں۔

[۸۴۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ أُمَيَّةَ، قَالَ: أُثْبِتَ لِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ لَهُ وَلِغَيْرِهِ فِي الْجَنَّةِ إِذَا اتَّقَى كَهَاتَيْنِ.

وَأَشَارَ الْحُمَيْدِيُّ بِإِصْبَعِهِ.

اسماعیل بن ابی امیہ سے روایت ہے کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں ان دو (انگلیوں) کی طرح (اکٹھے) ہوں گے بشرطیکہ وہ تقویٰ شعار ہو۔''

حمیدی نے اپنی انگلی سے اشارہ کر کے دکھایا۔

تحقیق وتخریج » **صحیح**

اسماعیل سے مراد غالباً ابن امیہ ثقہ راوی ہیں اور یہ سند منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

[مسند احمد (۸۸۸۱ وسندہ صحیح) میں اس کا شاہد موجود ہے جس کی بنا پر یہ بھی صحیح ہے۔/ تنویر الحق]

نیز دیکھئے حدیث سابق: ۸۴۰

١١٧: حَدِيثُ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ

ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٨٤٢] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، قَالَا: أَنْبَأَنَا عُرْوَةُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ، يَقُولُ: اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَلَمَّا جَاءَ، قَالَ: هَذَا مَالُكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِيْ، قَالَ: فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللَّهَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((مَا بَالُ الْعَامِلِ نَبْعَثُهُ عَلَى الْعَمَلِ مِنْ أَعْمَالِنَا، فَيَقُولُ: هَذَا مَالُكُمْ وَهَذَا مَا أُهْدِيَ لِيْ، فَهَلَّا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ أَبِيهِ، أَوْ فِيْ بَيْتِ أُمِّهِ، فَنَظَرَ هَلْ تَأْتِيهِ هَدِيَّتُهُ، أَمْ لَا؟))، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ، إِنْ كَانَ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ، أَوْ بَقَرَةٌ لَهَا خُوَارٌ، أَوْ شَاةٌ تَيْعَرُ، [ثُمَّ] رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى رَأَيْنَا عَفْرَةَ إِبْطَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟

قَالَ سُفْيَانُ: وَزَادَ فِيهِ هِشَامٌ: قَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ: فَبَصُرَ عَيْنِيْ وَسَمِعَتْ أُذُنِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ، وَسَلُوْا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، فَإِنَّهُ كَانَ حَاضِرًا مَعِيْ.

ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ازد قبیلے کے ابن اللتبیہ نامی آدمی کو صدقات (جمع کرنے) پر مقرر کیا پھر جب وہ آئے تو کہا: یہ تمہارا مال ہے اور یہ یہ مجھے تحفے میں ملا ہے۔ پھر نبی ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے تو اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: ''ہم جب کسی عامل کو اپنے اعمال پر بھیجتے ہیں تو وہ آ کر یوں کیوں کہتا ہے: یہ تمہارا مال ہے اور یہ یہ مجھے تحفے میں ملا ہے؟ وہ اپنی ماں یا اپنے باپ کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا رہا تا کہ وہ دیکھتا کہ اسے کچھ تحفہ ملتا ہے یا نہیں؟'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم میں سے جو شخص بھی کوئی چیز لے گا تو قیامت کے دن اسے اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے آئے گا۔ اگر اونٹ تھا تو بلبلا رہا ہوگا، اگر گائے تھی تو رانبھتی/ ڈکراتی ہوگی اور اگر بکری تھی تو ممیاتی ہوگی۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے (اپنے دونوں ہاتھ) اٹھائے حتی کہ ہم نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی۔ پھر آپ ﷺ فرمایا: ''اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا ہے؟ اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا ہے؟''

ایک روایت میں ہے کہ ابوحمید رضی اللہ عنہ نے کہا: میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے پوچھ لو! وہ میرے ساتھ (اس وقت) حاضر تھے۔

تحقیق و تخریج» **سندہ صحیح**
اسے بخاری (۲۵۹۷) اور مسلم (۱۸۳۲) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

۱۱۸: عُرْوَةُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيِّ

عروہ بن ابی الجعد البارقی رضی اللہ عنہ کی احادیث

[أَنْبَأَ أَبُوْ طَاهِرٍ عَبْدُالْغَفَّارِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زَيْدِ الْمُؤَدِّبُ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، وَأَنَا أَسْمَعُ فِي سَنَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ وَأَرْبَعِمِائَةٍ فَأَقَرَّ بِهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الصَّوَّافِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسَى:]

[۸۴۳] حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرٍ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا شَبِيْبُ بْنُ غَرْقَدَةَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيِّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُوْلُ: الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

عروہ بن ابی الجعد البارقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک خیر و برکت رکھ دی گئی ہے۔''

[۸۴۴] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ وَزَادَ فِيْهِ: الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ.

یہ روایت بھی پچھلی روایت کی مثل ہے، اس میں یہ اضافہ ہے: ''اجر و غنیمت (بھی) ہے۔''

تحقیق و تخریج» **صحیح (متفق علیه)**
پہلی روایت (۸۴۳) کو بخاری (۳۶۴۳) اور مسلم (۱۸۷۲) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔
دوسری روایت (۸۴۴) میں مجالد ضعیف راوی ہے لیکن امام مسلم نے بھی ''الأجر والمغنم'' کے الفاظ بیان کیے ہیں لہٰذا یہ روایت بھی صحیح ہے۔

[٨٤٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا شَبِيبُ بْنُ غَرْقَدَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ الْحَيَّ يُحَدِّثُونَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْطَاهُ دِينَارًا لِيَشْتَرِيَ لَهُ أُضْحِيَةً، قَالَ عُرْوَةُ: فَاشْتَرَيْتُ لَهُ بِهِ شَاتَيْنِ، فَبِعْتُ إِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ، فَأَتَيْتُهُ بِدِينَارٍ، وَشَاةٍ، قَالَ: فَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ فِي الْبَيْعِ قَالَ: فَكَانَ لَوِ اشْتَرَى التُّرَابَ لَرَبِحَ فِيهِ.

سیدنا عروہ بن ابی الجعد البارقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قربانی کا جانور خرید نے کے لیے ایک دینار دیا۔ عروہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اس سے دو بکریاں خریدیں پھر ایک کو ایک دینار میں بیچ دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دینار اور ایک بکری لے آیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے تجارت میں برکت کی دعا فرمائی۔ راوی نے کہا: سیدنا عروہ البارقی رضی اللہ عنہ اگر مٹی بھی خریدتے تو اس میں انھیں ضرور نفع ہوتا۔

قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ، فَقَالَ فِيهِ: سَمِعْتُ شَبِيبًا، يَقُولُ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ، فَلَمَّا سَأَلْتُ شَبِيبًا عَنْهُ قَالَ: لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ عُرْوَةَ، حَدَّثَنِيهِ الْحَيُّ عَنْ عُرْوَةَ.

[سفیان کہتے ہیں: میں نے حسن بن عمارہ (متروک) سے یہ سنا، وہ یوں کہتا: میں نے شبیب سے سنا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے عروہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ سفیان کہتے ہیں کہ جب میں نے شبیب سے پوچھا تو انھوں نے کہا: میں نے تو یہ عروہ رضی اللہ عنہ نہیں سنا بلکہ مجھے قبیلے کے لوگوں نے عروہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔]

تحقیق وتخریج» حسن

اسے بخاری (٣٦٤٢) اور طبرانی (الکبیر: ١٧/ ٥٨، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے اور یہ سند الحی (یعنی قبیلے والے نامعلوم لوگوں) کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن سنن ابی داود (٣٣٨٥) اور سنن الترمذی (١٢٥٨) وغیرہما میں اس کا ایک حسن لذاتہ شاہد موجود ہے لہٰذا یہ حدیث بھی حسن ہے۔ والحمد للہ

١١٩: حَدِيْثُ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ

العلاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٨٤٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ، يَسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ، وَجُلَسَاءَهُ، مَا سَمِعْتَ فِي الْمَقَامِ بِمَكَّةَ؟ قَالَ: السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ الْحَضْرَمِيِّ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: إِقَامَةُ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ ثَلَاثٌ.

علاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’فریضہ حج ادا کرنے کے بعد (وہ) مہاجر (جنھوں نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی، اُن کے لیے) مکہ میں تین دن ہی ٹھہرنا ہے۔‘‘

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (٣٩٣٣) اور مسلم (١٣٥٢) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[٨٤٧] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا شَيْخٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ يُقَالُ لَهُ الْهَيْثَمُ بْنُ أَبِي الْأَسْعَدِ، عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّ أَبَا ذَرٍّ كَانَ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ فِي الْعُمْرَةِ، فَيُقِيْمُ ثَلَاثًا، ثُمَّ يَخْرُجُ.

ابو الاسعد (ایاس الغفاری؟) سے روایت ہے کہ ابوذر رضی اللہ عنہ عمرے کے لیے آتے تو تین دن قیام کرتے پھر (مکہ سے) چلے جاتے تھے۔

تحقیق وتخریج» سندہ ضعیف

اسے ابن ابی حاتم (الجرح والتعدیل: ٩/٨٤) نے حمیدی سے (مختصراً) اور بخاری (التاریخ الکبیر: ٨/٢١٩) نے ہیثم بن ایاس بن عبداللہ بن عمیر الغفاری سے روایت کیا ہے۔

ہیثم بن ابی الاسعد ایاس اور اس کا والد دونوں مجہول الحال ہیں۔ واللہ اعلم

۱۲۰: سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ
سبرہ بن معبد الجہنی رضی اللہ عنہ کی احادیث

[۸۴۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي الرَّبِيْعُ بْنُ سَبْرَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ عَامَ الْفَتْحِ.

سبرہ بن معبد الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ والے سال نکاحِ متعہ سے منع فرما دیا۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۲۴/۱۴۰۶) اور طبرانی (الکبیر: ۱۱۲/۷، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۸۴۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ، عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ، قَدْ رَخَّصَ لَنَا فِيْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ خَرَجْتُ أَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِيْ فَأَتَيْنَا فَتَاةً شَابَّةً، وَمَعِي بُرْدَةٌ، وَمَعَ ابْنِ عَمِّي بُرْدَةٌ خَيْرٌ مِنْ بُرْدَتِيْ، وَأَنَا أَشَبُّ مِنَ ابْنِ عَمِّيْ، فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ، وَقَالَتْ: بُرْدَةٌ كَبُرْدَةٍ، فَاخْتَارَتْنِيْ فَأَعْطَيْتُهَا بُرْدَتِيْ، ثُمَّ مَكَثْتُ مَعَهَا مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ، فَوَجَدْتُهُ قَائِمًا بَيْنَ الْبَابِ وَزَمْزَمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّا كُنَّا قَدْ آذَنَّا لَكُمْ فِيْ هَذِهِ الْمُتْعَةِ، فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْ هَذِهِ النِّسْوَانِ شَيْءٌ فَلْيُرْسِلْهُ، فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَلَا تَأْخُذُوْا مِمَّا آتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا.

سبرہ الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نکاح متعہ کی اجازت دی تھی پھر جب ہم مکہ آئے، میں اور میرا ایک چچا زاد بھائی باہر نکلے اور ایک نوجوان لڑکی کے پاس گئے۔ میرے پاس ایک چادر تھی اور میرے چچا زاد کی چادر میری چادر سے بہتر تھی، میں اپنے چچا زاد بھائی سے زیادہ نوجوان (توانا و خوبصورت) تھا۔ پھر وہ ہمیں دیکھتی رہی تو اس نے کہا: چادر تو چادر کی طرح ہے۔ پھر اس لڑکی نے مجھے (بطور شوہر) چن لیا۔ تو میں نے اپنی چادر اسے دے دی پھر جس قدر اللہ نے چاہا میں اس کے ساتھ رہا۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو دیکھا کہ آپ ﷺ (بیت اللہ کے) دروازے اور زمزم کے درمیان کھڑے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم نے تمہیں متعہ کی اجازت دی تھی، پس جس کے پاس ان عورتوں میں سے کوئی بھی عورت موجود ہو تو اس پر لازم ہے کہ وہ اسے چھوڑ دے کیونکہ اللہ نے اسے قیامت تک کے لیے حرام کر دیا ہے اور تم نے

عورتوں کو جو کچھ دیا ہے ان سے مت واپس لو۔"

تحقیق و تخریج » سندہ صحیح

اسے مسلم (١٤٠٦/٢٣) اور طبرانی (الکبیر: ١٠٩/٧، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

١٢١: أَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ

ابو واقد اللیثی رضی اللہ عنہ کی احادیث

[٨٥٠] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ، عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ، أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا خَرَجَ إِلَى حُنَيْنٍ مَرَّ بِشَجَرَةٍ يُقَالُ لَهَا ذَاتُ أَنْوَاطٍ، يُعَلِّقُ الْمُشْرِكُوْنَ عَلَيْهَا أَسْلِحَتَهُمْ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ، اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ أَنْوَاطٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اللَّهُ أَكْبَرُ، هَذَا كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيْلَ ﴿اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ﴾ (٧/ الاعراف:١٣٨)، لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ.

ابو واقد اللیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ حنین کی طرف روانہ ہوئے تو ایک درخت کے پاس سے گزرے جسے "ذات انواط" کہا جاتا تھا، مشرکین اس پر (تقرب و تبرک کے لیے) اپنا اسلحہ لٹکاتے تھے۔ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! جس طرح ان لوگوں کا ذات انواط ہے، آپ ﷺ ہمارے لیے بھی ایک ذات انواط مقرر کر دیں۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: "اللہ اکبر! یہ تو وہی بات ہوئی جس طرح بنی اسرائیل نے (سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے) کہا تھا: ہمارے لیے بھی ایک الٰہ (معبود) بنا دیں جس طرح ان لوگوں کا الٰہ ہے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم پہلے لوگوں کے طریقوں پر ضرور بالضرور چلو گے۔"

تحقیق و تخریج » سندہ صحیح

اسے ترمذی (٢١٨٠، وقال: ھذا حدیث حسن صحیح) ابن حبان (الاحسان: ٦٦٦٧) اور طبرانی (الکبیر: ٢٤٤/٣، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے اور امام زہری نے سماع کی تصریح کر دی ہے۔

[٨٥١] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ سَعِيْدٍ الْمَازِنِيُّ: سَمِعْتُ عُبَيْدَاللَّهِ بْنَ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ يَقُوْلُ: خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عید کے دن سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے تو سیدنا ابو واقد اللیثی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: نبی ﷺ نے اس دن کون سی

يَوْمِ عِيْدٍ فَسَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ بِأَيِّ شَيْءٍ قَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ فِي هَذَا الْيَوْمِ؟ فَقَالَ أَبُو وَاقِدٍ: بِقَافٍ وَاقْتَرَبَتْ.

(سورتوں کی) قراءت کی تھی؟ تو سیدنا ابو واقد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سورۂ ق اور سورۂ قمر۔

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے مسلم (۸۹۱) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث عبید اللہ بن عبد اللہ نے ابو واقد اللیثی رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے۔ (دیکھئے صحیح مسلم: ۸۹۱/۱۵)

۱۲۲: ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ

ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ کی حدیث

[**۸۵۲**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السِّخْتِيَانِيُّ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَدِيْثُ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ.

ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص خود کو جس چیز کے ساتھ قتل کرے گا، اسے قیامت کے دن اسی چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۶۱۰۵) مسلم (۱۱۰) اور ابن مندہ (الایمان: ۶۴۲ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

۱۲۳: حَدِيْثُ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ

عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ کی حدیث

[**۸۵۳**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: تَهَبَّطْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ ثَنِيَّةٍ، فَقَالَ لِي:

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہاڑی راستے سے نیچے اتر رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''اے عقبہ! کہہ۔'' تو میں نے کہا: یا رسول اللہ! میں کیا کہوں؟ پھر ہم ایک دوسرے سے دور ہو گئے تو میں نے

قُلْ يَا عُقْبَةُ، فَقُلْتُ: مَا أَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ وَتَفَرَّقْنَا، فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ رُدَّهَا عَلَيَّ مِنْ نَبِيِّكَ، ثُمَّ الْتَقَيْنَا، فَقَالَ لِيْ: قُلْ يَا عُقْبَةُ، فَقُلْتُ: مَا أَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ ثُمَّ تَفَرَّقْنَا، فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ رُدَّهَا عَلَيَّ مِنْ نَبِيِّكَ، ثُمَّ الْتَقَيْنَا، فَقَالَ لِيْ: قُلْ يَا عُقْبَةُ، فَقُلْتُ: مَا أَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ، وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ، مَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ وَلَا اسْتَعَاذَ مُسْتَعِيْذٌ بِمِثْلِهِنَّ قَطُّ.

کہا: اے اللہ! نبی ﷺ کو مجھ سے دوبارہ ملا دے پھر ہماری ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا: ''اے عقبہ! کہہ۔'' میں نے کہا: یارسول اللہ! میں کیا کہوں؟ پھر ہم ایک دوسرے سے جدا ہو گئے تو میں نے کہا: اے اللہ! نبی ﷺ کو مجھ سے دوبارہ ملا دے پھر جب ہماری ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا: ''اے عقبہ! کہہ۔'' تو میں نے کہا: یارسول اللہ! میں کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا: ''تو سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ۔ کسی پناہ مانگنے والے اور دعا کرنے والے نے ان جیسی نہ کبھی پناہ مانگی اور نہ ان جیسی کبھی دعا کی۔''

تحقیق وتخریج» حسن

اسے نسائی (۵۴۴۰) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے اور یہ سند محمد بن عجلان مدلس کے عن کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن سنن النسائی (۵۴۳۲) وغیرہ میں اس کے حسن لذاتہ شواہد بھی ہیں جن کے ساتھ یہ حسن ہے۔

[حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بندے کو معوذتین کے ساتھ پناہ مانگنے کی ضرورت: سانس لینے، کھانے پینے اور لباس سے بھی زیادہ ہے۔ (بدائع الفوائد: ۲/ ۱۹۹)/ تنویر الحق]

۱۲۴: حَدِيْثُ مُعَاذٍ التَّيْمِيِّ أَوِ ابْنِ مُعَاذٍ

معاذ التیمی یا ابن معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث

[۸۵۴] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ الْأَعْرَجُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ يُقَالُ لَهُ مُعَاذٌ أَوِ ابْنُ مُعَاذٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَنْزَلَ النَّاسَ بِمِنًى مَنَازِلَهُمْ، فَأَنْزَلَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَأَنْزَلَ الْأَنْصَارَ شِعَبَهُمْ، قَالَ: وَعَلَّمَ النَّاسَ مَنَاسِكَهُمْ، قَالَ: وَفَتَحَ اللّٰهُ

معاذ یا ابن معاذ التیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میدان منیٰ میں لوگوں کو اپنے اپنے مقامات پر پڑاؤ کروایا تو مہاجرین اور انصار اپنی اپنی گھاٹیوں میں اتر پڑے اور آپ ﷺ نے لوگوں کو حج کے طریقوں کی تعلیم وتربیت دی۔ اور اللہ نے ہمیں بھرپور قوت سماعت عطا فرمائی اور ہم اپنے اپنے ڈیروں میں آپ ﷺ کا بیان سن رہے تھے۔

أَسْمَاعَنَا، فَإِنَّا لَنَسْمَعُ وَنَحْنُ فِي رِحَالِنَا، فَكَانَ فِيْمَا عَلَّمَنَا أَنْ قَالَ: إِذَا رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ فَارْمُوْهَا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بھی سکھایا کہ جب تم جمرہ کو کنکریاں مارو تو چھوٹی کنکریاں مارو۔

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے ابوداود (۱۹۵۷) وغیرہ نے عبدالرحمٰن بن معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

نیز امام ابوداود (۱۹۵۱) وغیرہ نے عبدالرحمٰن بن معاذ رضی اللہ عنہ عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سند سے بھی روایت کیا ہے اور یہ سند صحیح ہے۔

۱۲۵: السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ الْأَنْصَارِيِّ

سائب بن خلاد الانصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث

[**۸۵۵**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: أَتَانِي جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: مُرْ أَصْحَابَكَ أَنْ يَرْفَعُوْا أَصْوَاتَهُمْ بِالْإِهْلَالِ، أَوْ قَالَ: بِالتَّلْبِيَةِ.

سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے تو کہا: اپنے صحابہ کو حکم دیں کہ وہ تلبیہ (یعنی لبیک) کہنے کے ساتھ اپنی آوازیں بلند کریں۔''

قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ ابْنُ جُرَيْجٍ كَتَمَنِي حَدِيْثًا فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ لَمْ أَخْبِرْهُ بِهِ فَلَمَّا خَرَجَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ حَدَّثْتُهُ بِهِ فَقَالَ لِي: يَا عَوْفُ [1]! تُخْفِي عَنَّا الْأَحَادِيْثَ، فَإِذَا ذَهَبَ أَهْلُهَا

[سفیان بن عیینہ نے کہا: ایک مرتبہ ابن جریج نے ایک روایت مجھ سے مخفی رکھی تھی (میں نے اس کا بدلہ ان سے یوں لیا کہ) جب ہمارے پاس عبداللہ بن ابی بکر آئے تو میں نے ابن جریج کو ان کی خبر نہیں دی۔ جب وہ مدینہ چلے گئے تو تب

[1] مخطوط سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ''یا عوف'' ہی ہے جیسا کہ متن میں ہے، لیکن طبرانی کبیر (۶۶۲۷) میں مسند الحمیدی کی سند سے ہی ''یا أعور'' ہے اور یہی راجح معلوم ہوتا ہے، واللہ اعلم۔ ابن ناصر الدین الدمشقی نے امام ابن عیینہ رحمہ اللہ کے بارے میں فرمایا: ''وكان أعور العين''۔ (مجالس فی تفسیر قولہ تعالیٰ: لقد من اللہ علی المومنین: ص ۲۸۰، نیز دیکھئے تہذیب الکمال للمزی: ۱۱/ ۱۷۸) [معاذ]

أَخْبَـرْتَنَا بِهَا ، فَلا أَرْوِيهِ عَنْكَ ، أَتُرِيْدُ أَرْوِيْهِ عَنْكَ فَـكَتَبَ إِلَى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ بِهِ عَبْـدُاللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَكَانَ ابْنُ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ بِهِ: كَتَبَ إِلَيَّ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ .

میں نے ابن جریج کو بتایا۔ اے اعور! تُو نے ہم سے ان کی احادیث مخفی رکھی ہیں۔ جب ان احادیث کو بیان کرنے والے چلے جاتے ہیں تب تُو نے ہمیں خبر دی! تُو یہ چاہتا تھا کہ ہم ان روایات کو تیری سند سے بیان کریں لیکن میں ان روایات کو تیری سند سے بیان نہیں کروں گا۔ سفیان نے کہا: پھر ابن جریج نے ان روایات کے لیے عبداللہ بن ابی بکر کی طرف خط لکھا تو انھوں نے یہ روایات ابن جریج کی طرف لکھ کر بھیجیں۔ ابن جریج انھیں عبداللہ بن ابی بکر کی سند سے بیان کرتے تھے۔]

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے ابوداود (۱۸۱۴) ترمذی (۸۲۹ وقال: حدیث حسن صحیح) ابن خزیمہ (۲۶۲۵۔ ۲۶۲۷) ابن حبان (الاحسان: ۳۷۹۱) اور حاکم (المستدرک: ۱/ ۴۵۰ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

۱۲۶: حَدِيْثُ أَبِي الْبَدَّاحِ عَنْ أَبِيْهِ

ابوالبداح کے والد رضی اللہ عنہ کی حدیث

[۸۵٦] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ ، عَنْ أَبِيْهِ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ أَنْ يَرْمُوْا يَوْمًا وَيَدْعُوْا يَوْمًا .

ابوالبداح کے والد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چرواہوں کو اجازت دی کہ ایک دن کو کنکریاں ماریں اور دن کو چھوڑ دیں۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے ابوداود (۱۹۷۵۔۱۹۷٦) ترمذی (۹۵۴۔۹۵۵ وقال: حسن صحیح) ابن خزیمہ (۲۹۷۵) ابن حبان (الاحسان: ۱۰۱۵) اور حاکم (المستدرک: ۱/ ۴۷۸ من حدیث الحمیدی وغیرہ، ۳/ ۴۲۰، وصححہ الحاکم ووافقہ الذہبی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

١٢٧: حَدِيثُ مُسْتَوْرِدٍ الْفِهْرِيِّ

مستورد الفہری رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٨٥٧] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الْمُسْتَوْرِدَ أَخَا بَنِي فِهْرٍ، يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَقُولُ: مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا كَمَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ، ثُمَّ يَنْظُرُ بِمَ تَرْجِعُ إِلَيْهِ.

مستورد الفہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”دنیا کی مثال آخرت کے مقابلے میں ایسے ہے جیسے کوئی آدمی سمندر میں اپنی انگلی داخل کر کے باہر نکال لے اور دیکھے کہ انگلی کے ساتھ کتنا پانی لگا ہے۔“

قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ ابْنُ أَبِي خَالِدٍ، يَقُولُ فِيهِ: سَمِعْتُ الْمُسْتَوْرِدَ أَخِي بَنِي فِهْرٍ يَلْحَنُ فِيهِ، فَقُلْتُ أَنَا: أَخَا بَنِي فِهْرٍ.

[سفیان بن عیینہ نے کہا: اسماعیل بن ابی خالد ”سمعت مستورد أخي بني فهر“ کہتے تھے اور لحن کا شکار ہو جاتے تھے اور میں ”سمعت أخا بنی فهر“ کہتا ہوں۔]

تحقیق و تخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (٢٨٥٨) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

١٢٨: سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ الْأَشْجَعِيِّ

سلمہ بن قیس الاشجعی رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٨٥٨] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْثُرْ وَإِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَأَوْتِرْ.

سلمہ بن قیس الاشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تو جب وضو کرے تو ناک میں (اچھی طرح) پانی ڈال اور جب استنجا کرے تو طاق ڈھیلے استعمال کر۔“

تحقیق و تخریج: **سنده صحيح**

اسے ترمذی (۲۷، وقال: حدیث حسن صحیح) ابن ماجہ (۴۰۶) اور طبرانی (الکبیر: ۷/ ۳۸، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

۱۲۹: جَرْهَدٍ الْأَسْلَمِيِّ

جرہد الاسلمی رضی اللہ عنہ کی حدیث

[۸۵۹] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ: حَدَّثَنِي زُرْعَةُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ جَرْهَدٍ، عَنْ جَدِّهِ جَرْهَدٍ، قَالَ: مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا فِي الْمَسْجِدِ، وَعَلَيَّ بُرْدَةٌ، وَقَدِ انْكَشَفَتْ فَخِذِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: غَطِّ فَخِذَكَ يَا جَرْهَدٍ، فَإِنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ.

سیدنا جرہد الاسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور میں مسجد میں تھا، میں نے ایک چادر اوڑھ رکھی تھی اور میری ران ننگی ہوگئی تھی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے جرہد! اپنی ران ڈھانپ لے، کیونکہ ران شرمگاہ میں سے ہے۔“

[۸۶۰] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، قَالَ: حَدَّثَنِي آلُ جَرْهَدٍ، عَنْ جَرْهَدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

یہ روایت بھی پچھلی روایت کی مثل ہے۔

تحقیق و تخریج: **حسن**

اسے ترمذی (۲۷۹۵، وقال: هذا حديث حسن، ما أرى إسناده بمتصل) حاکم (المستدرک: ۴/ ۱۸۰، وصححہ الحاکم ووافقہ الذہبی) اور طبرانی (الکبیر: ۲/ ۲۷۲، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

یہ سند (۸۵۹) معلول ہے لیکن مسند احمد (۵/ ۲۹۰ وسندہ حسن) میں اس کا حسن شاہد ہے، لہٰذا یہ بھی حسن ہے۔

دوسری روایت (۸۶۰) میں آلِ جرہد سے مراد ابن جرہد یعنی عبداللہ بن جرہد ہیں جنہیں ترمذی اور ابن حبان دونوں نے ثقہ قرار دیا ہے۔

١٣٠: الْحَكَمُ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ
حکم بن عمرو الغفاری رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٨٦١] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ، قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ: إِنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَقَالَ: قَدْ كَانَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَمْرٍو الْغِفَارِيُّ، عَنْ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ، وَلَكِنْ أَبَى ذٰلِكَ الْبَحْرُ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ، وَقَرَأَ: ﴿قُلْ لَا أَجِدُ فِيْمَا أُوْحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا﴾ (٦/ الانعام: ١٤٥) الْآيَةَ.

عمرو بن دینار رحمہ اللہ نے جابر بن زید رحمہ اللہ سے کہا کہ لوگ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے گدھوں کو حرام قرار دیا؟ تو انہوں نے کہا: یہ بات ہمارے ہاں حکم بن عمرو الغفاری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے تھے لیکن ابن عباس رضی اللہ عنہ (علم کے) سمندر نے اس بات کا انکار کیا اور یہ آیت تلاوت فرمائی: ''کہہ دیجئے کہ مجھ پر جو وحی کی گئی ہے، میں اس میں کوئی چیز حرام نہیں پاتا۔'' الخ

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے بخاری (۵۵۲۹) اور حاکم (المستدرک: ۳۱۷/۲ من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

تنبیہ: اس باب میں سیدنا حکم بن عمرو رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث صحیح اور راجح ہے اور اس صریح حدیث کے مقابلے میں آیت کے عموم سے استدلال کر کے گدھوں کو حلال قرار دینا اجتہادی خطا ہے۔

١٣١: جَابِرِ الْأَحْمَسِيِّ
جابر الاحمسی رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٨٦٢] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جَابِرٍ الْأَحْمَسِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ فَرَأَيْتُ عِنْدَهُ الدُّبَّاءَ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا

جابر الاحمسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا تو آپ ﷺ کے پاس کدو دیکھا۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے ساتھ ہم اپنے گھر والوں کے لیے کھانا زیادہ کر لیتے ہیں۔''

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟، فَقَالَ: نُكَثِّرُ بِهِ طَعَامَ أَهْلِنَا.

تحقیق وتخریج» سنده ضعيف

اسے ابن ماجہ (۳۳۰۴) ترمذی (الشمائل بتحقیقی: ۱۶۰) اور طبرانی (الکبیر: ۲/ ۲۵۸۔۲۵۹، من حدیث الحمیدی وغیرہ) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

اسے کئی علماء نے صحیح قرار دیا ہے لیکن یہ سند اسماعیل بن ابی خالد ثقہ مدلس کے عن کی وجہ سے ضعیف ہے۔

۱۳۲: عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ الثَّقَفِيِّ

عمارہ بن رویبہ الثقفی رضی اللہ عنہ کی حدیث

[۸٦۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ: سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ رُوَيْبَةَ الثَّقَفِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُوْلُ: لَنْ يَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، وَلَا قَبْلَ غُرُوْبِهَا.

سیدنا عمارہ بن رُویبہ الثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص طلوع آفتاب سے پہلے (صبح کی) نماز اور غروب آفتاب سے پہلے (عصر کی) نماز پڑھے گا وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے احمد (المسند: ۴/ ۱۳٦) اور ابن خزیمہ (۳۲۰) نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے آنے والی حدیث: ۸٦۴

[۸٦٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَارَةَ ابْنِ رُوَيْبَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ إِلَى أَبِي، فَقَالَ: أَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُوْلُ: لَنْ يَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، وَلَا قَبْلَ غُرُوْبِهَا؟ قَالَ أَبِي: نَعَمْ، فَقَالَ الْبَصْرِيُّ: وَهُوَ يَشْهَدُ لَسَمِعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

ابو بکر بن عمارہ کہتے ہیں کہ اہل بصرہ میں سے ایک آدمی میرے والد محترم کے پاس آیا اور اس نے سوال کیا: کیا آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی ہے کہ جو شخص طلوع آفتاب سے پہلے نماز (فجر) اور غروبِ آفتاب سے پہلے نماز (عصر) پڑھے گا وہ آگ میں داخل نہیں ہوگا۔'' میرے والد محترم نے کہا: جی ہاں! تو اس بصری آدمی نے کہا: یہ گواہی دیتا ہے کہ اس نے اسے نبی کریم ﷺ سے ضرور سنا ہے۔

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے مسلم (٦٣٤) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے اور صحیح مسلم میں "یعنی الفجر والعصر" کی صراحت بھی موجود ہے۔
نیز دیکھئے حدیث سابق: ٨٦٣

١٣٣: مُحَرِّشٍ الْكَعْبِيِّ
محرش الکعبی رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٨٦٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ مُزَاحِمِ بْنِ أَبِي مُزَاحِمٍ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ أُسَيْدٍ، عَنْ مُحَرِّشٍ الْكَعْبِيِّ، قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْجِعْرَانَةِ لَيْلًا، فَنَظَرْتُ إِلَى ظَهْرِهِ كَأَنَّهُ سَبِيكَةُ فِضَّةٍ، وَأَصْبَحَ بِهَا كَبَائِتٍ.

محرش الکعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مقام جعرانہ سے رات کو عمرہ کیا پھر میں نے آپ ﷺ کی پشت مبارک (پر موجود مہر نبوت) کی طرف دیکھا، گویا کہ چاندی کا ڈھلا ہوا ٹکڑا ہو اور آپ ﷺ نے اس حالت میں صبح کی کہ گویا پوری رات ہی یہاں گزاری تھی۔

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: فَكَانَ سُفْيَانُ، يَقُولُ: فِيهِ مُحَرِّشٍ الْكَعْبِيُّ، فَإِنِ اسْتَفْهَمَهُ أَحَدٌ، قَالَ: مُجَرِّشٌ، أَوْ مُجَرِّسٌ، أَوْ مُحْرِسٌ، وَرُبَّمَا قَالَ: ذَا، وَذَا وَكَانَ أَبَدًا يَضْطَرِبُ فِي الِاسْمِ، قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: هُوَ مُحَرِّشٌ.

[حمیدی کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ اس حدیث میں محرش الکعبی کہتے تھے۔ اگر کوئی ان سے اسے سمجھنے کی کوشش کرتا تو پھر مجرش یا مجرس یا محرس کہتے تھے۔ یا پھر کبھی ایسے کہتے، کبھی ویسے کہتے۔ وہ ہمیشہ ہی ان کے نام کے بارے میں تردد کا شکار رہے۔ حمیدی کہتے ہیں کہ یہ محرش ہے۔]

تحقیق وتخریج» سندہ حسن

اسے ابوداود (١٩٩٤) ترمذی (٩٣٥ وقال: حسن غریب) اور یعقوب بن سفیان الفارسی (المعرفۃ والتاریخ: ٣/٢٧٩، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

١٣٤: كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيِّ
کعب بن عاصم الاشعری رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٨٦٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، يَقُوْلُ: أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيِّ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ.

سیدنا کعب بن عاصم الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سفر میں روزہ رکھنا نیکی (کے بہترین کاموں) میں سے نہیں۔''

قَالَ سُفْيَانُ: وَذُكِرَ لِي أَنَّ الزُّهْرِيَّ كَانَ يَقُوْلُ فِيْهِ: وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَنَا: لَيْسَ مِنَ امْ بِرٍّ امْ صِيَامٌ فِي امْ سَفَرٍ.

[سفیان بن عیینہ نے کہا: میرے سامنے یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ زہری اس حدیث میں ''من ام بر ام صیام فی ام سفر'' کہتے تھے، لیکن میں نے زہری سے یہ بات نہیں سنی۔]

تحقیق وتخریج » **سندہ صحیح**

اسے ابن ماجہ (١٦٦٤) اور حاکم (المستدرک: ١/٤٣٣، من حدیث الحمیدی وصححہ الحاکم ووافقہ الذہبی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

١٣٥: سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ الْمُزَنِيِّ
سفیان بن ابی زُہیر المزنی رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٨٦٧] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُوْلُ: تُفْتَحُ الْيَمَنُ، فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ،

سیدنا سفیان بن ابی زُہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''یمن فتح ہوگا پھر ایک قوم آئے گی جو اپنی سواریاں دھتکارتے ہوئے آئیں گے، وہ اپنے گھر والوں اور پیروکاروں کو اٹھالے جائیں گے اور ان کے لیے مدینہ بہتر تھا اگر وہ جانتے ہوتے تو پھر عراق فتح

وَالْـمَـدِيْـنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ، ثُمَّ تُفْتَحُ الْـعِـرَاقُ ، فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبِسُّوْنَ فَيَتَحمَّلُوْنَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَـنْ أَطَـاعَـهُـمْ ، وَالْـمَـدِيْـنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَـعْـلَـمُـوْنَ ، ثُمَّ يُفْتَحُ الشَّامُ ، فَيَأْتِيْ قَوْمٌ يَبِسُّوْنَ فَيَتَـحَـمَّـلُـوْنَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ ، وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ .

ہوگا تو ایک قوم آئے گی جو اپنی سواریاں دھتکارتے ہوئے چلیں گے، وہ اپنے گھر والوں اور پیروکاروں کو اٹھا لے جائیں گے اور ان کے لیے مدینہ بہتر ہے اگر وہ جانتے ہوتے تو۔ پھر ملک شام فتح ہوگا۔ تو ایک قوم آئے گی جو اپنی سواریاں دھتکارتے ہوئے چلیں گے، وہ اپنے گھر والوں اور پیروکاروں کو اٹھا لے جائیں گے اور ان کے لیے مدینہ بہتر ہے اگر وہ جانتے ہوتے تو۔''

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے بخاری (۱۸۷۵) اور مسلم (۱۳۸۸) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

۱۳۶: أَبُو رِمْثَةَ

ابورمثہ (رفاعہ بن یثربی) رضی اللہ عنہ کی حدیث

[۸۶۸] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْـدُالْـمَـلِكِ بْـنُ سَـعِيْدِ بْنِ أَبْجَرَ ، عَنْ إِيَادِ بْنِ لَـقِيْطٍ ، عَنْ أَبِي رِمْثَةَ السُّلَمِيِّ ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِـيْ عَـلَـى رَسُـوْلِ الـلَّـهِ ﷺ فَـرَأَى أَبِـي الَّذِيْ بِظَهْرِهِ ، فَقَالَ: دَعْنِيْ أُعَالِجُ الَّذِيْ بِظَهْرِكَ ، فَإِنِّي طَبِيْبٌ ، فَقَالَ: إِنَّكَ رَفِيْقٌ ، وَاللَّهُ الطَّبِيْبُ ، قَالَ: وَقَـالَ رَسُـوْلُ الـلَّـهِ ﷺ ، لِأَبِـيْ: مَـنْ ذَا مَعَكَ؟ فَـقَـالَ: ابْـنِيْ أَشْهَدُ لَكَ بِهِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَمَا إِنَّكَ لَا تَجْنِيْ عَلَيْهِ ، وَلَا يَجْنِيْ عَلَيْكَ ، وَذَكَرَ أَنَّهُ رَأَى بِرَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ رَدْعَ الْحِنَّاءِ .

ابورمثہ السلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے والد محترم کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا تو میرے والد محترم نے آپ ﷺ کی پشت مبارک پر مہر نبوت کو دیکھا تو کہا: آپ ﷺ مجھے اجازت دیں کہ میں آپ کی پشت کا علاج کروں، کیونکہ میں طبیب ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم رفیق ہو اور اللہ طبیب ہے۔'' رسول اللہ ﷺ نے میرے والد سے کہا: ''یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟'' انہوں نے کہا: یہ میرا بیٹا ہے، میں اس کو بھی آپ ﷺ کے پاس لایا ہوں۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم اس کے کئے کی سزا میں نہیں پکڑے جاؤ گے اور یہ تمہارے کئے کی سزا میں نہیں پکڑا جائے گا۔'' اور انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ پر مہندی کا نشان دیکھا تھا۔

تحقیق وتخریج» سنده صحیح

اسے ابوداود (۴۰۶۵، ۴۲۰۶، ۴۲۰۸۔۴۲۰۸، ۴۴۹۵) ترمذی (۲۸۱۲ وقال: هذا حديث حسن غريب) طبرانی (الکبیر: ۲۲/ ۲۷۹، من حدیث الحمیدی) اور حاکم (المستدرک: ۲/ ۴۲۵، ۶۰۷) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

حاکم اور ذہبی دونوں نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

١٣٧: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ
عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٨٦٩] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ، قَالَ: رَأَيْتُ الَّذِيْ بِظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَأَنَّهُ جُمْعٌ .

سیدنا عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی پشت مبارک پر مہر (نبوت) دیکھی گویا کہ وہ جمع[1] کی مانند ہے۔

قَالَ سُفْيَانُ: مِثْلُ الْمَحْجَمَةِ الضَّخْمَةِ .

سفیان بن عیینہ نے کہا: (مہر نبوت) پچھنے لگانے کے آلے جیسی تھی۔

تحقیق وتخریج» سنده صحیح

اسے مسلم (۲۳۴۶) اور ترمذی (الشمائل بتحقیقی: ۲۳) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

---

[1] جمع سے مراد وہ لاکھ جسے پگھلا کر مہر بنائی جاتی ہے۔ (القاموس الوحید: ص ۲۸۰)

بعض مترجمین کا اس سے بندھ مٹھی جتنا ابھار میں سائز مراد لینا محل نظر ہے۔ بلکہ اس کا معنی یہ ہے کہ مہر نبوت کے گوشت مبارک کا وہ حصہ لاکھ کی طرح تھا۔ اور یہ ابھار میں حجلہ کے انڈے جتنا تھا۔ (دیکھئے صحیح البخاری: ۶۳۵۲، صحیح مسلم: ۲۳۴۴)

سفیان بن عیینہ کی توضیح کا مطلب یہ ہے کہ مہر نبوت پھیلاؤ میں سینگی لگوانے والے آلے جتنی تھی نہ کہ اُبھار میں۔ واللہ اعلم [تنویر الحق]

۱۳۸: حَدِيْثُ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ

قیس بن قہد رضی اللہ عنہ کی حدیث

[۸۷۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ قَيْسٍ جَدِّ سَعْدٍ، قَالَ: أَبْصَرَنِي رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الصُّبْحِ، فَقَالَ: مَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ يَا قَيْسُ؟، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَهُمَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ، فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ .

سعد کے دادا سیدنا قیس بن قہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا اور میں صبح (کے فرضوں) کے بعد دو رکعتیں پڑھ رہا تھا تو فرمایا: اے قیس! یہ دو رکعتیں کیا ہیں؟ میں نے کہا: یا رسول اللہ! میری صبح کی دو رکعتیں رہ گیں تھیں، یہ وہ دو رکعتیں ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار کر لی۔

قَالَ سُفْيَانُ: فَكَانَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ، يَرْوِي هَذَا الْحَدِيْثَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ.

[سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ عطاء بن ابی رباح یہ روایت سعد بن سعید کی سند سے بیان کرتے تھے۔]

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے ابوداود (۱۲۶۷) ترمذی (۴۲۲ وقال: اسناد هذا الحديث ليس بمتصل) ابن ماجہ (۱۱۵۴) اور بیہقی (الکبریٰ: ۲/۴۵۶، من حدیث الحمیدی وغیرہ) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

یہ سند مرسل یعنی منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن صحیح ابن خزیمہ (۱۱۱۶) صحیح ابن حبان (الاحسان: ۲۴۶۲) اور مستدرک حاکم (۱/۲۷۴-۲۷۵ وصححہ الحاکم علی الشرط الشیخین ووافقہ الذہبی) وغیرہ میں اس کا صحیح متصل شاہد ہے جس کے ساتھ یہ حدیث بھی صحیح ہے۔

۱۳۹: يُوسُفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ
یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی حدیث

[۸۷۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْهَيْثَمِ الْكُوْفِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ يُوْسُفَ ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، يَقُوْلُ: سَمَّانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْسُفَ.

سیدنا یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام یوسف رکھا تھا۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے ترمذی (الشمائل بتحقیقی: ۳۳۸) احمد (المسند: ۴/۵، ۶/۶) اور طبرانی (الکبیر: ۲۲/۲۸۵، من حدیث الحمیدی وغیرہ) وغیرہم نے بھی یحییٰ بن ابی الہیثم سے روایت کیا ہے۔

شمائل ترمذی میں یہ اضافہ بھی ہے کہ ”اور مجھے اپنی گود میں بٹھایا اور میرے سر پر ہاتھ پھیرا۔“

[۸۷۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، أَنَّهُ سَمِعَ يُوْسُفَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ اعْتَمِرَا فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ: فَإِنَّ عُمْرَةً فِيْهِ لَكُمَا كَحَجَّةٍ.

یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری مرد اور ایک انصاری عورت دونوں سے فرمایا: ”رمضان میں عمرہ کرو کیونکہ رمضان میں عمرہ تمہارے لیے حج کی طرح ہے۔“

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے نسائی (الکبریٰ: ۴۲۲۴) احمد (المسند: ۴/۳۵) اور طبرانی (الکبیر: ۲۲/۲۸۶، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

فائدہ: انصاری مرد سے مراد ابو معقل رضی اللہ عنہ اور انصاری عورت سے مراد ام معقل رضی اللہ عنہا ہیں۔

١٤٠: حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ
حبیب بن مسلمہ الفہری رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٨٧٣] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ الْأَزْدِيُّ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ، قَالَ: شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُنَفِّلُ الثُّلُثَ فِي بَدَاتِهِ.

سیدنا حبیب بن مسلمہ الفہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا، آپ (پانچواں حصہ یعنی خمس نکالنے کے بعد واپسی کی) ابتداء میں ہی تیسرا حصہ بطورِ نفل (یعنی اضافی انعام) تقسیم فرما رہے تھے۔

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے ابوداود (٢٧٤٨) ابن ماجہ (٢٨٥١) طبرانی (الکبیر: ٤/ ١٨، من حدیث الحمیدی) اور حاکم (المستدرک: ٢/ ١٣٣، وصححہ ووافقہ الذہبی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

١٤١: حَدِيثُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ
عبداللہ بن ارقم الزہری رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٨٧٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَرْقَمَ الزُّهْرِيِّ، أَنَّهُ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فَصَحِبَهُ قَوْمٌ، فَكَانَ يَؤُمُّهُمْ، فَأَقَامَ الصَّلَاةَ يَوْمًا، وَقَدَّمَ رَجُلًا، وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَوَجَدَ أَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلْيَبْدَأْ بِالْغَائِطِ.

عبداللہ بن ارقم الزہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مکہ کی طرف روانہ ہوئے تو کچھ لوگ ان کے ساتھ شریک سفر بنے۔ جنہیں وہ نماز پڑھاتے تھے پھر ایک دن انہوں نے اقامت کہلوائی اور (خود نماز پڑھانے کے بجائے) ایک آدمی کو آگے کر دیا اور فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب نماز کی اقامت ہو جائے پھر تم میں سے کسی کو قضائے حاجت درپیش ہو تو پہلے قضائے حاجت سے فارغ ہو لے۔"

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے امام مالک (الموطأ روایہ یحییٰ بن یحییٰ: ۱/ ۱۵۹ ح ۳۷۹) شافعی (الام: ۱/ ۱۵۵، المسند: ص ۵۳) احمد (المسند: ۳/ ۴۸۳، ۴/ ۳۵) ابوداود (۸۸) ترمذی (۱۴۲، وقال: حسن صحیح) ابن خزیمہ (۹۳۲) ابن حبان (الاحسان: ۲۰۶۸) حاکم (المستدرک: ۱/ ۱۶۸، ۳/ ۳۳۵ وصححہ الحاکم ووافقہ الذہبی) اور بغوی (شرح السنہ: ۳/ ۳۵۹ وقال: ھذا حدیث صحیح) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

یہ حدیث عروہ بن زبیر نے ایک آدمی عن عبداللہ بن ارقم سے بیان کی اور عبداللہ بن ارقم سے تصریح سماع کے ساتھ بھی بیان کی لہٰذا دونوں سندیں محفوظ ہیں اور یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۴۲: كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ

کعب بن مالک الانصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث

[**۸۷۵**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ، قَالَتْ لَهُ أُمُّ مُبَشِّرٍ: اقْرَأْ عَلَى مُبَشِّرٍ السَّلَامَ، فَقَالَ لَهَا [كَعْبٌ:] يَا أُمَّ مُبَشِّرٍ، أَهَكَذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟، فَقَالَتْ: لَا أَدْرِيْ ضَعُفْتُ فَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، فَقَالَ كَعْبٌ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَنَّ نَسَمَةَ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ خَضِرٌ تَعَلَّقُ مِنْ ثَمَرِ الْجَنَّةِ.

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی وفات کا جب وقت ہوا تو ام مبشر رضی اللہ عنہا نے انہیں کہا: مبشر کو سلام کہنا۔ پھر کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے ام مبشر! کیا رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح فرمایا تھا؟ تو انہوں نے کہا: مجھے معلوم نہیں، میں کمزور ہوگئی ہوں لہٰذا میں اللہ سے معافی مانگتی ہوں۔ تو کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک مومن کی روح سبز پرندے (کی صورت) میں جنت کے پھلوں میں بسیرا کرتی ہے۔“

تحقیق وتخریج » صحیح [1]

اسے ترمذی (۱۶۴۱، وقال: ھذا حدیث حسن صحیح) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

نیز دیکھئے موطأ امام مالک (روایہ ابن القاسم: ۷۲ بتحقیقی وسندہ صحیح) اور اضواء المصابیح فی تحقیق مشکوٰۃ المصابیح (۱۶۳۲)

---

[1] سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور سیدہ ام مبشر رضی اللہ عنہا کے مکالمہ والے حصہ میں زہری کا عنعنہ ہے۔ الشیخ محترم رحمہ اللہ کی تصحیح سے مراد حدیث کا مرفوع ٹکڑا ہے جس میں امام زہری رحمہ اللہ نے سماع کی تصریح کر رکھی ہے۔ (دیکھئے مسند احمد: ۱۵۷۸۷) [تنویر الحق]

١٤٣: عَمِّ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ
ابن کعب بن مالک کے چچا رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٨٧٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَمِّهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ حِيْنَ بَعَثَ فُلَانًا -سَمَّاهُ الزُّهْرِيُّ- إِلَى ابْنِ أَبِي الْحُقَيْقِ نَهَاهُ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ.

ابن کعب بن مالک کے چچا (یعنی سیدنا کعب بن مالک کے بھائی) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فلاں آدمی کو جب عبداللہ بن ابی الحقیق (محارب یہودی) کی طرف بھیجا تو عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا تھا۔ زہری نے اس شخص کا نام لیا تھا۔

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے سعید بن منصور (٢/٢٣٩ ح ٢٦٢٧) اور بیہقی (٩/ ٧٧-٧٨) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے اور صحیح البخاری (٣٠١٤) وصحیح مسلم (١٧٤٤) وغیرہما میں بعض شواہد بھی ہیں۔

تنبیہ: کعب بن مالک کے بھائی رضی اللہ عنہ تک سند صحیح ہے اور وہ صحابی ہیں۔

١٤٤: أَبُو ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ
ابو ثعلبہ الخشنی رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٨٧٧] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، يَقُوْلُ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيْسَ الْخُوْلَانِيُّ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ.

ابو ثعلبہ الخشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر قسم کے درندے کے کھانے سے منع فرمایا۔

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَلَمْ أَسْمَعْ هَذَا الْحَدِيْثَ حَتَّى أَتَيْتُ الشَّامَ.

زہری نے کہا: جب تک میں ملک شام میں نہیں آیا تھا تب تک میں نے یہ حدیث نہیں سنی تھی۔

تحقیق و تخریج» **سنده صحيح (متفق عليه)**
اسے بخاری (۵۵۳۰) مسلم (۱۹۳۲) اور بیہقی (الکبریٰ: ۹/۳۱۴، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

۱۴۵: حَدِيْثُ إِيَاسِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِيْ ذُبَابٍ

ایاس بن عبداللہ بن ابی ذباب رضی اللہ عنہ کی حدیث

[**۸۷۸**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِيْ ذُبَابٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَضْرِبُوْا إِمَاءَ اللَّهِ، قَالَ: فَجَاءَ عُمَرُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ قَدْ ذَئِرَ النِّسَاءُ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ مُنْذُ نَهَيْتَ عَنْ ضَرْبِهِنَّ، فَأَذِنَ لَهُمْ، فَضَرَبُوْا، فَأَطَافَ بِآلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءٌ كَثِيْرٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: لَقَدْ أَطَافَ اللَّيْلَةَ بِآلِ مُحَمَّدٍ سَبْعُوْنَ امْرَأَةً كُلُّهُنَّ تَشْتَكِيْ زَوْجَهَا، وَلَا تَجِدُوْنَ أُولَئِكَ خِيَارَكُمْ .

سیدنا ایاس بن عبداللہ بن ابی ذباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی بندیوں (یعنی عورتوں) کو نہ مارو۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے تو کہا: یا رسول اللہ! جب سے آپ ﷺ نے عورتوں کو مارنے سے منع کیا ہے تو عورتیں مردوں کی نافرمانی کر رہی ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں مارنے کی اجازت دے دی تو آلِ محمد (یعنی ازواج مطہرات) کے پاس بہت سی عورتیں (شکایتیں لے کر) پہنچ گئیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آج رات آلِ محمد کے پاس ستر (۷۰) عورتیں آئیں اور سب نے اپنے اپنے شوہروں کی شکایتیں کیں ہیں۔ تم ان (ہر وقت مارنے اور جھگڑا کرنے والے) لوگوں کو بہتر نہیں پاؤ گے۔“

تحقیق و تخریج» **صحيح**
اسے ابوداود (۲۱۴۶) ابن ماجہ (۱۹۸۵) اور حاکم (المستدرک: ۲/ ۱۸۸، ۱۹۱، من حدیث الحمیدی) وصححہ الحاکم ووافقہ الذہبی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔ ایاس بن عبداللہ رضی اللہ عنہ قولِ راجح میں صحابی ہیں۔

١٤٦: حَدِيْثُ حَجَّاجٍ الْأَسْلَمِيِّ
حجاج الاسلمی رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٨٧٩] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَـامُ بْنُ عُـرْوَةَ، عَـنْ أَبِيْـهِ، عَـنِ الْحَجَّـاجِ الْأَسْـلَـمِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَـا يُـذْهِبُ عَنِّيْ مَذَمَّةَ الرِّضَاعِ؟ قَالَ: الْغُرَّةُ الْعَبْدُ أَوِ الْأَمَةُ.

سیدنا حجاج بن مالک الاسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا: یارسول اللہ! میری طرف سے کون سی چیز رضاعت کا حق ادا کرسکتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مرضعہ (دودھ پلانے والی) کو ایک غلام یا لونڈی دینا۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے ابوداود (٢٠٦٤) ترمذی (١١٥٣، وقال: ھذا حدیث حسن صحیح) ابن حبان (الاحسان: ٤٢١٧) اور طبرانی (الکبیر: ٣/٢٢٢_٢٢٣، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[اس کی توضیح کے لیے دیکھئے سنن الترمذی (١١٥٣) صحیح ابن حبان (٤٢٣٠) شرح مشکل الآثار للطحاوی (٢/١٧١)، /تنویر الحق]

١٤٧: سَعْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ
سعد بن محیصہ بن مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ

[٨٨٠] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الـزُّهْـرِيُّ: أَخْبَـرَنِي حَرَامُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ سُفْيَانُ: هَـذَا الَّـذِيْ لَا شَكَّ فِيْهِ، وَأُرَاهُ قَدْ ذَكَرَ عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّ مُـحَيِّـصَةَ، سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كَسْبِ حَـجَّامٍ لَهُ، فَنَهَاهُ عَنْهُ، فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُهُ حَتّٰى قَالَ لَهُ: اعْلِفْهُ نَاضِحَكَ، أَوْ أَطْعِمْهُ رَقِيْقَكَ.

سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد محیصہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حجام (سینگی لگانے والے) کی کمائی کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع کر دیا، پھر وہ اس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسلسل گفتگو کرتے رہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ''یہ (کمائی) اپنے جانوروں کو چارہ بنا کر کھلا دے یا اپنے غلاموں کو کھلا دے۔''

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے ابوداود (۳۴۲۲) ترمذی (۱۲۷۷، وقال: حسن صحیح) اور ابن ماجہ (۲۱۶۶) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔
نیز دیکھئے مسند الحمیدی حدیث: ۱۲۹۳

۱۴۸: عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی حدیث

[۸۸۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِيْ زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، أَنَّهُمَا سَمِعَا عَامِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَدْعُوْ فِي الصَّلَاةِ هَكَذَا.

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز میں (بحالت تشہد) اس طرح دعا کرتے ہوئے دیکھا۔

وَقَبَضَ الْحُمَيْدِيُّ أَصَابِعَهُ الْأَرْبَعَةَ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ قَالَ أَبُوْ عَلِيٍّ يَعْنِي بِشْرَ بْنَ مُوْسَى: أَبُوْبَكْرٍ الَّذِيْ وَصَفَ لَنَا.

حمیدی نے چار انگلیاں بند کرلیں اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا۔ [ابوعلی بشر بن موسیٰ کہتے ہیں کہ حمیدی نے ہمیں اسی طرح اشارہ کرکے سمجھایا۔

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: وَقَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ قَدْ حَدَّثَنِيْ بِأَرْبَعَةٍ سَمَاعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ، مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَرَوَيْتُهُ فَنَسِيْتُهَا إِلَّا هَذَا، فَقَالَ لِيْ زِيَادٌ: إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةٌ.

سفیان بن عیینہ نے کہا: زیاد بن سعد نے مجھے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی سند سے ایسی چار احادیث سنائیں جن میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے سننے کی صراحت موجود ہے۔ میں ان دو روایات کو بیان بھی کرتا رہا۔ پھر میں انھیں بھول گیا۔ یہ روایت انھی چار روایات میں سے ایک ہے۔ زیاد نے مجھ سے کہا تھا کہ وہ چار روایات ہی تھیں۔]

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے مسلم (۵۷۹) نے بھی روایت کیا ہے۔

۱۴۹: نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ صَاحِبِ بُدْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کے قربانی کے اونٹوں کے رکھوالے ناجیہ الخزاعی رضی اللہ عنہ کی حدیث

[۸۸۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ صَاحِبِ بُدْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْبُدْنِ؟ قَالَ: انْحَرْهُ، ثُمَّ اغْمِسْ خُفَّهُ فِي دَمِهِ، ثُمَّ اضْرِبْ بِهَا صَفْحَتَهُ، ثُمَّ خَلِّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ.

رسول اللہ ﷺ کے قربانی کے اونٹوں کے رکھوالے ناجیہ الخزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا: یا رسول اللہ! اگر قربانی کے اونٹوں میں سے کوئی بیمار ہو جائے اور چلنے سے عاجز ہو جائے تو میں کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے ذبح کر دو پھر اس کے پاؤں کو اس کے خون میں ڈبو کر اس کے سینے پر نشان لگا دے، پھر اسے (یعنی گوشت کو فقراء ومساکین وغیرہ) لوگوں کے لیے چھوڑ دینا۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے ابوداود (۱۷۶۲) ترمذی (۹۱۰، وقال: حدیث حسن صحیح) اور حاکم (المستدرک: ۱/ ۴۴۷ وصححہ الحاکم علی شرط الشیخین ووافقہ الذہبی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

۱۵۰: حَدِيثُ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِيِّ

صفوان بن عسال المرادی رضی اللہ عنہ کی حدیث

[۸۸۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ قَالَ: أَنْبَأَنَا زِرُّ بْنُ حُبَيْشٍ، قَالَ: أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ، فَقَالَ لِي: مَا جَاءَ بِكَ؟ قُلْتُ: ابْتِغَاءُ الْعِلْمِ، قَالَ: أَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ، قُلْتُ: حَكَّ فِي نَفْسِي مَسْحٌ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ

زر بن حبیش رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں صفوان بن عسال المرادی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے مجھے کہا: کیسے آنا ہوا؟ میں نے کہا: علم حاصل کرنے کے لیے۔ انہوں نے فرمایا: بے شک طالب علم کے لیے فرشتے اس کے طلبِ علم پر خوش ہوتے ہوئے اس پر اپنے پَر بچھا دیتے ہیں۔ میں نے کہا: پاخانے یا پیشاب کے بعد موزوں پر مسح کرنے کے حوالے

الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ، وَكُنْتَ امْرَءًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ، فَأَتَيْتُكَ أَسْأَلُكَ هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا؟ فَقَالَ: نَعَمْ، كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفَرًا أَوْ مُسَافِرِيْنَ لَا نَنْزِعُ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهِنَّ، إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ، لٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ، قُلْتُ: أَسَمِعْتَهُ يَذْكُرُ الْهَوَى بِشَيْءٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَهُ فِي مَسِيْرٍ لَهُ إِذْ نَادَاهُ أَعْرَابِيٌّ بِصَوْتٍ لَهُ جَهْوَرِيٍّ، يَا مُحَمَّدُ، فَأَجَابَهُ النَّبِيُّ ﷺ نَحْوِ مِنْ صَوْتِهِ: هَاؤُمُ، فَقُلْنَا [لَهُ:] اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ، فَإِنَّكَ نُهِيْتَ عَنْ هٰذَا، فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا أَغْضُضُ مِنْ صَوْتِي، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ الْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ، وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ، قَالَ: الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ، قَالَ: ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُحَدِّثُنَا رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى قَالَ: إِنَّ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ بَابًا مَسِيْرَةُ عَرْضِهِ أَرْبَعُوْنَ أَوْ سَبْعُوْنَ عَامًا، فَتَحَهُ اللَّهُ لِلتَّوْبَةِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ، وَلَا يُغْلِقُهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ.

سے میرے دل میں کھٹکا ہے اور آپ رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی ہیں لہٰذا میں آپ کے پاس آیا ہوں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس چیز کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ سنا تھا؟ تو انہوں نے کہا: ہاں! رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم دیتے تھے کہ ہم سفر کی حالت میں تین دن رات میں موزے نہ اتاریں سوائے جنابت کے، پاخانہ پیشاب کرتے وقت اور سوتے وقت ہم یہ پہنے رکھیں۔ میں نے کہا: کیا آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے خواہشات کے بارے میں کچھ سنا تھا؟ انہوں نے کہا: ہاں! ایک دفعہ ہم آپ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ ایک اعرابی نے اونچی آواز میں آپ ﷺ کو پکارا: اے محمد! (ﷺ) تو نبی ﷺ نے بھی اسی کی آواز میں فرمایا: ''میں یہاں ہوں۔'' ہم نے اس اعرابی سے کہا: اپنی آواز پست کرو کیونکہ تجھے اس سے منع کیا گیا ہے تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں اپنی آواز پست کر ہی نہیں سکتا۔ پھر اس نے کہا: یا رسول اللہ! آدمی ایک قوم سے محبت کرتا ہے جبکہ وہ اس قوم میں سے نہیں ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بندہ جس سے محبت کرے گا اُسی کے ساتھ ہوگا۔'' پھر رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ گفتگو فرماتے رہے حتی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مغرب کی طرف دروازہ ہے جس کی چوڑائی چالیس یا ستر سال کی مسافت ہے، اللہ تعالیٰ نے جب سے آسمان اور زمین پیدا فرمائے اسے توبہ کے لیے کھول رکھا ہے اور یہ دروازہ اس وقت تک بند نہیں ہوگا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔''

تحقیق وتخریج» سندہ حسن

اسے ترمذی (۹۶، ۲۳۸۷، ۳۵۳۶، وقال: هذا حديث حسن صحيح) ابن ماجہ (۳۱۰۶) اور ابن حبان (الاحسان: ۱۳۱۶_۱۳۱۸، ۱۳۲۲) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

١٥١: حَدِيْثُ عَبْدِالرَّحْمَنِ ابْنِ حَسَنَةَ
عبدالرحمٰن بن حسنہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٨٨٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ حَسَنَةَ قَالَ: بَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ جَالِسًا وَهُوَ مُسْتَتِرٌ بِحَجَفَةٍ فَقَالُوْا: يَبُوْلُ كَمَا تَبُوْلُ الْمَرْأَةُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا أَصَابَ أَحَدَهُمُ الْبَوْلُ قَرَضَهُ بِالْمَقَارِيْضِ فَنَهَاهُمْ صَاحِبُهُمْ عَنْ ذَلِكَ، فَهُوَ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ.

عبدالرحمٰن بن حسنہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چمڑے کی ایک ڈھال کی آڑ لے کر بیٹھ کر پیشاب کیا تو ہم نے کہا: آپ اس طرح (شرم وحیاء کے ساتھ) پیشاب کرتے ہیں جیسے عورت پیشاب کرتی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل میں سے جب کسی کو پیشاب لگ جاتا تو وہ اسے قینچی سے کاٹ دیتا تھا پھر ان کے کسی شخص نے انہیں اس سے منع کیا تو اسے قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے۔''

تحقیق وتخریج» سنده ضعیف [1]

اسے ابوداود (٢٢) نسائی (٣٠) ابن ماجہ (٣٤٦) حاکم (المستدرک: ١/ ١٨٤، من حدیث الحمیدی وغیرہ، وصححہ الحاکم علی شرط الشیخین ووافقہ الذہبی) ابن حبان (الاحسان: ٣١١٧) اور ابن الجارود (١٣١) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

اس روایت کی سند سلیمان بن مہران الاعمش (ثقہ مدلس) کے عن کی وجہ سے ضعیف [1] ہے۔

---

[1] اعمش کے سماع کی تصریح شرح مشکل الآثار للطحاوی (١٣/ ٢٠٣) میں موجود ہے۔

فائدہ: میں نے ایک مرتبہ الشیخ مکرم رحمہ اللہ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت وسلامتی والی زندگی عطا فرمائے۔ بہر حال ہر انسان نے جانا تو ہے۔ پھر میں نے الشیخ مکرم رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ اگر کسی سند میں کوئی مدلس ومختلط یا ضعیف راوی ہو۔ آپ نے اپنی کسی کتاب میں تدلیس، اختلاط یا ضعیف راوی وغیرہ کی وجہ سے اس روایت کو ضعیف قرار دے رکھا ہو۔ آپ کی زندگی میں، یا مرنے کے بعد ہمیں یا کسی کو سماع کی تصریح مل جائے، یا یہ وضاحت مل جائے کہ فلاں نے فلاں سے اختلاط سے پہلے سنا ہے۔ یا ضعیف راوی کی متابعت مل جائے اور سند میں کوئی علت قادحہ نہ ہو۔ تو کیا آپ کے نزدیک وہ روایت صحیح ہوگی؟ الشیخ مکرم رحمہ اللہ نے فرمایا: ہاں تنویر بھائی! میرے نزدیک وہ روایت صحیح یا حسن ہوگی، بشرطیکہ کہ اس میں کوئی اور علت قادحہ نہ ہو۔ یہ جواب سن کر میں نے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ کا بھی امام شافعی رحمہ اللہ کی طرح اصول ہے۔ تو انھوں نے فرمایا کہ ہاں تنویر بھائی! یہاں میرا امام شافعی رحمہ اللہ والا منہج ہے، جہاں بھی صحیح حدیث ملے وہی میرا موقف ہے۔ جہاں بھی صحیح حدیث ملے اسے لے لو۔ یہ سوال میں نے الشیخ مکرم رحمہ اللہ کی زندگی کے آخری دور میں کیا تھا۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے جس موقف کی طرف اشارہ تھا، اس کے لیے دیکھئے آداب الشافعی لابن ابی حاتم (ص ٦٩۔ ٧٠ وسندہ صحیح) تاریخ دمشق لابن عساکر (٥١/ ٣٨٩) الشیخ مکرم رحمہ اللہ کے اس اصول کے مطابق درج بالا روایت ان کے ہاں بھی صحیح ہے۔ والحمد للہ

میں بھی کہتا ہوں کہ میرا بھی یہی موقف ہے۔ جہاں کہیں بھی میں نے اپنی کسی بھی تحریر میں کسی روایت کو ضعیف قرار دیا ہے، اگر کسی کو اس کی صحیح سند یا متابعت مل جائے تو میرے نزدیک بھی وہ روایت صحیح ہے بشرطیکہ اس میں کوئی بھی علت قادحہ نہ ہو۔ ١١/ جنوری ٢٠٢٦ء بمطابق ٢٢ رجب ١٤٤٧ھ [تنویر الحق]

١٥٢: حَدِيثُ مَالِكٍ الْجُشَمِيِّ
مالک الجشمی رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٨٨٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزَّعْرَاءِ عَمْرُو بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَمِّهِ أَبِي الْأَحْوَصِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْجُشَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَصَعَّدَ فِيَّ الْبَصَرَ وَصَوَّبَهُ، ثُمَّ قَالَ: أَرَبُّ إِبِلٍ أَنْتَ، أَوْ رَبُّ غَنَمٍ؟ وَكَانَ يُعْرَفُ رَبُّ الْإِبِلِ مِنْ رَبِّ الْغَنَمِ بِهَيْئَتِهِ، فَقُلْتُ: مِنْ كُلٍّ قَدْ آتَانِي اللَّهُ فَأَكْثَرَ وَأَطْيَبَ، فَقَالَ: أَلَسْتَ تَتَّبِعُهَا وَافِيَةً أَعْيُنُهَا وَآذَانُهَا فَتَجْدَعُ هَذِهِ وَتَقُولُ صُرْمًا، وَتُهِنُ هَذِهِ وَتَقُولُ بَحِيرَةٌ، فَسَاعِدُ اللَّهِ أَشَدُّ، وَمُوسَاهُ أَحَدُّ، لَوْ شَاءَ أَنْ يَأْتِكَ بِهَا صَرْمًا فَعَلَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَامَ تَدْعُو؟ قَالَ: لَا شَيْءَ إِلَّا اللَّهَ وَالرَّحِمَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا بُعِثْتَ بِهِ؟ قَالَ: أَتَتْنِي رِسَالَةٌ مِنْ رَبِّي فَضِقْتُ بِهَا ذَرْعًا، وَخِفْتُ أَنْ يُكَذِّبَنِي قَوْمِي، فَقِيلَ لِي: لَتَفْعَلَنَّ أَوْ لَنَفْعَلَنَّ كَذَا، وَكَذَا، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، يَأْتِينِي ابْنُ عَمِّي، فَأَحْلِفُ أَنْ لَا أُعْطِيَهُ، وَلَا أَصِلَهُ، قَالَ: كَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ لَكَ عَبْدَانِ أَحَدُهُمَا لَا يَخُونُكَ، وَلَا يَكْتُمُكَ حَدِيثًا، وَلَا يَكْذِبُكَ، وَالْآخَرُ، يَكْذِبُكَ وَيَكْتُمُكَ، وَيَخُونُكَ، أَيُّهُمَا أَحَبُّ إِلَيْكَ؟، قُلْتُ: الَّذِي

مالک الجشمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے مجھے اوپر سے نیچے تک اچھی طرح دیکھا پھر فرمایا: ''کیا تم اونٹوں اور بکریوں کے مالک ہو؟'' مالک الجشمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اونٹوں کا مالک اپنی ہیئت اور حالت کی وجہ سے بکریوں والوں سے الگ تھلگ معلوم ہوتا ہے۔ تو میں نے کہا: اللہ نے مجھے سب کچھ دیا ہے، بہت زیادہ اور بہت عمدہ دیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم دیکھتے نہیں کہ ان کے بچے پوری آنکھیں کھولے اور (سالم اور پورے) کانوں کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں، پھر تم (ان پر ظلم وزیادتی کرتے ہوئے) انہیں کاٹ دیتے ہو اور کہتے ہو: یہ کن کٹی ہے، اور یہ کمزور ہے۔ تو تم کہتے ہو: یہ بحیرہ ہے۔ پس اللہ کا ہاتھ سب سے زیادہ طاقتور ہے اور اس کا استرا بہت تیز ہے۔ اگر وہ چاہتا تو اسے تمہارے پاس کان کٹا ہوا پیدا کر سکتا تھا۔'' میں نے کہا: یارسول اللہ! آپ ﷺ کس چیز کی طرف دعوت دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں کسی باطل کی طرف نہیں بلکہ اللہ کی طرف اور صلہ رحمی کی طرف دعوت دیتا ہوں۔ میں نے کہا: یارسول اللہ! آپ ﷺ کو کس چیز کے ساتھ بھیجا گیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس میرے رب کا پیغام آیا تو میں بہت پریشان ہوا اور مجھے یہ ڈر رہا کہ میری قوم کے لوگ مجھے جھٹلائیں گے، پھر مجھ سے کہا گیا: آپ نے یہ کام ضرور کرنا ہے ورنہ ہم آپ

لَا يَـكْـذِبُنِيْ، وَلَا يَخُوْنُنِيْ، وَلَا يَكْتُمُنِيْ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فَكَذٰلِكَ أَنْتُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ.

کے ساتھ یہ یہ کریں گے۔'' میں نے کہا: یارسول اللہ! میرا چچا زاد بھائی میرے پاس آتا ہے تو میں قسم کھالیتا ہوں کہ میں اسے کچھ نہیں دوں گا اور نہ ہی میں صلہ رحمی کروں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی قسم کا کفارہ ادا کر۔'' پھر فرمایا: ''تمہارا کیا خیال ہے اگر تمہارے دو غلام ہوں؟ ایک تمہارے ساتھ نہ خیانت کرے اور نہ تجھ سے کوئی بات چھپائے اور نہ تجھ سے جھوٹ بولے، جبکہ دوسرا تجھ سے جھوٹ بولے، اپنی باتیں تجھ سے چھپائے اور تمہارے ساتھ خیانت کرے تو تم کسے پسند کرو گے؟'' میں نے کہا: جو مجھ سے جھوٹ نہ بولتا ہو، اور نہ خیانت کرتا ہو اور نہ مجھ سے کوئی چیز چھپاتا ہو۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''پس اسی طرح تمہارے رب کے نزدیک تمہارا معاملہ ہے۔''

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے نسائی (۳۸۱۹ مختصرا) ابن ماجہ (۲۱۰۹ مختصرا) احمد (المسند: ۴/۱۳۶۔۱۳۷) اور یعقوب الفارسی (المعرفہ والتاریخ: ۲/۴۲۷، من حدیث الحمیدی مختصرا جدا) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

۱۵۳: حَدِيثُ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ

وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ کی حدیث

[۸۸۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَزِيَادُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ بِالرَّقَّةِ، فَأَخَذَ بِيَدِي زِيَادُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ فَأَقَامَنِي عَلَى رَجُلٍ بِالرَّقَّةِ، فَقَالَ: زَعَمَ هَذَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ [وَحْدَهُ]، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُعِيدَ.

سیدنا وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے صف کے پیچھے ایک آدمی دیکھا جو (اکیلے) نماز پڑھ رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ اپنی نماز دوبارہ پڑھے۔

وَاسْمُهُ وَابِصَةُ بْنُ مَعْبَدٍ.

[اس روایت کے شروع میں ہے کہ ''ہلال بن یساف کہتے ہیں کہ میں اور زیاد بن ابی الجعد رَقہ کے علاقے میں تھے، زیاد بن ابی الجعد نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ایک آدمی کے پاس لے گئے۔ اور کہا: ان کا خیال ہے کہ...... پھر مندرجہ بالا حدیث بیان کی۔ آخر میں کہا کہ ان کا نام سیدنا وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ ہے۔'']

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے ترمذی (۲۳۰، وقال: حدیث حسن) ابن ماجہ (۱۰۰۴) اور بیہقی (الکبریٰ: ۳/۱۰۴۔۱۰۵، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے سنن ابی داود: ۶۸۲

١٥٤: حَدِيثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ الْحَضْرَمِيِّ

وائل بن حجر الحضرمی رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٨٨٧] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ، وَرَأَيْتُهُ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ أَضْجَعَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى، وَبَسَطَهَا، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، وَقَبَضَ [ثِنْتَيْنِ] وَحَلَّقَ حَلْقَةً وَدَعَا هٰكَذَا وَنَصَبَ الْحُمَيْدِيُّ السَّبَّابَةَ، قَالَ وَائِلٌ: ثُمَّ أَتَيْتُهُمْ فِي الشِّتَاءِ فَرَأَيْتُهُمْ يَرْفَعُوْنَ أَيْدِيَهُمْ فِي الْبَرَانِسِ.

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز شروع کی تو رفع یدین کیا، جب رکوع کیا اور جب رکوع کے بعد سر اٹھایا (تو رفع یدین کیا) اور میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں (تشہد کے لیے) بیٹھے تو بایاں پاؤں بچھالیا اور دایاں پاؤں کھڑا کیا، بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھا اور پھیلا دیا، دایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پر رکھا اور دو انگلیاں بند کر کے حلقہ بنالیا اور اس طرح دعا کی۔ حمیدی نے شہادت کی انگلی کو کھڑا کر دیا۔ سیدنا وائل بن حجر الحضرمی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر میں سردیوں کے موسم میں دوبارہ آیا تو دیکھا کہ لوگ اپنی چادروں کے نیچے سے رفع یدین کر رہے تھے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے ابوداود (٧٢٦-٧٢٨) ترمذی (٢٩٢، وقال: هذا حديث حسن صحيح) ابن ماجه (٩١٢،٨١٠) اور طبرانی (الکبیر: ٣٦/٢٢، من حديث الحميدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٨٨٨] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ عَبْدِالْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِدَلْوٍ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ، ثُمَّ تَوَضَّأَ فَمَضْمَضَ ثُمَّ مَجَّهُ فِي الدَّلْوِ مِسْكًا أَوْ قَالَ أَطْيَبَ مِنَ الْمِسْكِ وَاسْتَنْثَرَ خَارِجًا مِنَ الدَّلْوِ.

وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زمزم کے پانی کا ایک ڈول لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے (پانی) پیا پھر وضو کیا تو کلی کی۔ پھر اس ڈول میں کلی کی جو مشک کستوری جیسی یا اس سے بھی بہت اچھی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈول کے باہر ناک میں پانی ڈالا۔

تحقیق وتخریج» سنده ضعيف

اسے ابن ماجہ (۶۵۹) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے اور اس کی سند منقطع ہے، کیونکہ عبد الجبار بن وائل نے اپنے والد سے کچھ بھی نہیں سنا جیسا کہ بوصیری وغیرہ نے فرمایا ہے۔

۱۵۵: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی حدیث

[۸۸۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: خَذَفَ قَرَابَةٌ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عِنْدَهُ، فَنَهَاهُ، وَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْهَا، فَقَالَ: إِنَّهَا لَا تَصِيْدُ صَيْدًا، وَلَا تَنْكَأُ عَدُوًّا، وَإِنَّهَا تَفْقَأُ الْعَيْنَ، وَتَكْسِرُ السِّنَّ فَعَادَ فَخَذَفَ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ مُغَفَّلٍ: أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْهَا وَتَعُوْدُ، لَا أُكَلِّمُكَ أَبَدًا.

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے کسی رشتہ دار نے کسی آدمی کو کنکری ماری تو انہوں نے اسے ایسا کرنے سے منع کیا اور فرمایا کہ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع کیا اور فرمایا: ”اس سے نہ شکار ہوسکتا ہے اور نہ ہی دشمن مارا جاسکتا ہے۔ البتہ بے شک اس سے (یہ ہوسکتا ہے کہ) آنکھ پھوٹ جائے اور دانت ٹوٹ جائے۔“ پھر اس شخص نے دوبارہ کنکری پھینکی تو سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سناتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے اور تو یہ کام دوبارہ کررہا ہے؟ میں تجھ سے کبھی بات نہیں کروں گا۔

تحقیق وتخریج» صحيح

اسے مسلم (۱۹۵۴/۵۶) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے اور مسند احمد (۵/ ۵۵۔۵۶) کی روایت سے ثابت ہے کہ اس وقت سعید بن جبیر رحمہ اللہ وہاں موجود تھے لہٰذا یہ سند متصل صحیح ہے اور اس کی دوسری سندیں بھی ہیں۔

١٥٦: حَدِيْثُ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ

عطیہ القرظی رضی اللہ عنہ کی احادیث

[٨٩٠] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيَّ، يَقُوْلُ: كُنْتُ يَوْمَ حَكَمَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِيْ بَنِي قُرَيْظَةَ غُلَامًا، فَنَظَرُوْا إِلَى مُؤْتَزَرِيْ، فَلَمْ يَجِدُوْنِيْ أَنْبَتُّ، فَهَا أَنَا ذَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ.

عطیہ القرظی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے بنو قریظہ کے (یہودیوں کے) بارے میں فیصلہ کیا تو میں (اس وقت قریب البلوغ) لڑکا تھا پھر لوگوں نے میرا زیر ناف حصہ دیکھا تو اس پر بال نہیں اُگے تھے، یہ وجہ ہے کہ میں تمہارے سامنے موجود ہوں۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے ابوداود (۴۴۰۴-۴۴۰۵) ترمذی (۱۵۸۴، وقال: ھذا حدیث حسن صحیح) اور حاکم (المستدرک: ۴/۳۹۰، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٨٩١] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا فِيْ مَسْجِدِ الْكُوْفَةِ، يَقُوْلُ: كُنْتُ يَوْمَ حَكَمَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ غُلَامًا، فَشَكُّوْا فِيَّ، فَنَظَرُوْا إِلَيَّ فَلَمْ يَجِدُوا الْمُوْسَى جَرَتْ عَلَيَّ فَاسْتُبْقِيْتُ.

مجاہد بن جبر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے کوفہ کی مسجد میں ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا: جب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے بنو قریظہ کے (یہودیوں کے) بارے میں فیصلہ کیا تھا، میں اس دن ایک (قریب البلوغ) لڑکا تھا، پھر لوگوں کو میرے بارے میں شک ہوا تو انہوں نے مجھے دیکھا، میرے زیر ناف حصہ پر ابھی تک استرا نہیں چلا تھا، لہٰذا انہوں نے مجھے چھوڑ دیا۔

تحقیق وتخریج» حسن

اسے نسائی (الکبریٰ: ۸۶۱۹) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

اس سند میں عبداللہ بن ابی نجیح ثقہ مدلس ہیں لہٰذا یہ ضعیف ہے لیکن سابق حدیث (۸۹۰) اس کا شاہد ہے۔

۱۵۷: أَبُو جُحَيْفَةَ وَهْبٍ السُّوَائِيِّ

ابو جحیفہ وہب السوائی رضی اللہ عنہ کی احادیث

[۸۹۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ، قَالَ: مَشَيْتُ مَعَ أَبِي جُحَيْفَةَ إِلَى الْجُمُعَةِ، فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ.

اسماعیل بن ابی خالد سے روایت ہے کہ میں ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ کے لیے گیا تو میں نے ان سے کہا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! اور حسن بھی علی رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کے مشابہ ہیں۔

تحقیق وتخریج » سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۳۵۴۳-۳۵۴۴) مسلم (۲۳۴۳) اور طبرانی (الکبیر: ۲۲/ ۱۲۸، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۸۹۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، وَمِسْعَرٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: لَا آكُلُ مُتَّكِئًا.

ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔''

تحقیق وتخریج » سنده صحيح

اسے بخاری (۵۳۹۸-۵۳۹۹) اور طبرانی (الکبیر: ۲۲/ ۱۳۰، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۸۹۴] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ مِغْوَلٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَوْنَ بْنَ أَبِي جُحَيْفَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَرَجَ بِلَالٌ بِفَضْلِ وَضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: فَابْتَدَرَهُ النَّاسُ فَأَصَبْتُ مِنْهُ شَيْئًا وَلَمْ آلُ قَالَ: وَنَصَبَ بِلَالٌ عَنَزَةً فَصَلَّى إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے وضو سے بچا ہوا پانی لے کر بلال رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے تو لوگ ان کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر دوڑنے لگے، مجھے بھی اس میں سے کچھ حصہ ملا اور میں نے اس کے حصول کے لیے کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ اور بلال رضی اللہ عنہ نے (بطور سترہ) نیزہ گاڑا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف رخ

وَإِنَّ الْـكَـلْـبَ، وَالْمَرْأَةَ، وَالْحِمَارَ، يَمُرُّوْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ .

کر کے نماز پڑھی۔ آپ ﷺ کے سترے کے سامنے سے کتا، عورت اور گدھا گزر رہے تھے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (٣٥٦٦) مسلم (٥٠٣) اور طبرانی (الکبیر: ٢٢/١٠٣، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

١٥٨: حَدِيْثُ دُكَيْنِ بْنِ سَعِيْدٍ الْمُزَنِيِّ

دکین بن سعید المزنی رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٨٩٥] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْـنُ أَبِـيْ خَـالِـدٍ: سَـمِعْتُ قَيْسًا، يَقُوْلُ: حَدَّثَنِي دُكَيْـنُ بْـنُ سَعِيْـدٍ الْـمُـزَنِـيُّ، قَالَ: أَتَيْنَا رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ فِـي أَرْبَـعِـمِـائَةِ رَاكِبٍ نَسْأَلُهُ الطَّعَامَ، فَـقَالَ: يَا عُمَرُ اذْهَبْ فَأَطْعِمْهُمْ، وَأَعْطِهِمْ، قَالَ: يَـا رَسُوْلَ اللَّهِ مَا عِنْدِيْ إِلَّا آصُعٌ مِنْ تَمْرٍ مَا تُقَيِّظُ عِيَـالِيْ، فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: اسْمَعْ وَأَطِعْ، فَقَالَ عُمَرُ: سَـمْعٌ وَطَاعَةٌ، قَالَ: فَانْطَلَقَ عُمَرُ حَتَّى أَتَى عُلِيَّةً لَـهُ، فَـأَخْرَجَ مِفْتَاحًا مِنْ حُجْزَتِهِ فَفَتَحَهَا، فَقَالَ لِـلْـقَـوْمِ: ادْخُـلُـوْا فَـدَخَلُوْا، وَكُنْتُ آخِرَ الْقَوْمِ دُخُـوْلًا، فَأَخَذْتُ وَأَخَذْتُ، ثُمَّ الْتَفَتُّ فَإِذَا مِثْلُ الْفَصِيْلِ مِنَ التَّمْرِ .

سیدنا دکین بن سعید المزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس غلہ مانگنے کے لیے چار سو (٤٠٠) سواروں (کے دستے) میں آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے عمر! جاؤ انہیں کھانا کھلاؤ اور انھیں (غذائی اجناس میں سے) بھی دو۔“ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! میرے پاس تو کھجور کے کچھ صاع ہیں جو میرے گھر والوں کے لیے ہی کافی ہیں؟ تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”سنو اور اطاعت کرو۔“ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ گئے تو اپنے کمرے کے پاس پہنچے، اپنے نیفے کے پاس سے سے چابی نکالی اور اسے کھول دیا۔ پھر لوگوں سے کہا: اندر داخل ہو جاؤ۔ تو وہ اندر داخل ہوئے اور میں سب سے آخر میں داخل ہوا تھا پھر میں نے اپنا حصہ لے لیا، پھر پیچھے مڑ کر دیکھا تو کھجوروں کا بڑا ڈھیر لگا ہوا تھا جیسا کہ اونٹنی کا (دودھ پی کر) سیراب بچہ ہوتا ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے ابوداود (٥٢٣٨) ابن حبان (الاحسان: ٦٤٩٤) اور طبرانی (الکبیر: ٤/ ٢٢٨، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے اور ابونعیم الاصبہانی نے فرمایا: ”هذا حديث صحيح“ (حلیۃ الاولیاء: ١/ ٣٦٥)

١٥٩: حَدِيثُ عَدِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ

عدی بن عمیرہ الکندی رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٨٩٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: سَمِعْتُ قَيْسًا، يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَدِيُّ ابْنُ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَقُولَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَلْيَأْتِ بِقَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ فَمَا أُوتِيَ مِنْهُ أَخَذَ وَمَا لا فَلْيَدَعْ وَمَنْ كَتَمَ مِنْهُ، خِيَاطًا أَوْ مِخْيَطًا فَمَا سِوَاهُ، فَهُوَ غُلُولٌ يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَسْوَدُ قَصِيرٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اقْبَلْ مِنِّي عَمَلَكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَمَا ذَاكَ؟، قَالَ: الَّذِي قُلْتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَأَنَا أَقُولُ الْآنَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَلْيَأْتِ بِقَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ، فَمَا أُوتِيَ مِنْهُ أَخَذَ، وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهَى.

عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اے لوگو! جس شخص کو ہم کسی کام پر عامل مقرر کریں تو وہ تھوڑا ہو یا زیادہ، سب کچھ لے کر آئے، اسے جو دیا جائے وہ لے لے اور جو نہ دیا جائے تو وہ اسے چھوڑ دے، جس نے ایک دھاگا یا سوئی یا ان کے علاوہ کوئی چیز بھی چھپائی تو وہ غلول (خیانت، حرام اور غبن) قیامت کے دن اسے لائے گا۔'' پھر سیاہ فام، پستہ قد ایک انصاری آدمی کھڑے ہوئے، گویا کہ میں انہیں دیکھ رہا ہوں، اس نے کہا: یارسول اللہ! آپ ﷺ اپنا کام (عہدہ) مجھ سے واپس لے لیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا بات ہے؟ اس نے کہا: آپ نے (ابھی) جو بات فرمائی ہے اس وجہ سے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: میں تم سے دوبارہ یہی کہتا ہوں کہ میں جسے تم میں سے عامل مقرر کروں تو وہ تھوڑا یا زیادہ جو مال اس کے پاس ہے اسے لے کر حاضر ہو۔ اسے جو دیا جائے وہ لے لے اور جس سے روک دیا جائے تو وہ اس سے رک جائے۔

تحقیق و تخریج » سنده صحيح

اسے مسلم (١٨٣٣) نے بھی روایت کیا ہے۔

[٨٩٧] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ عَلَى الصَّدَقَةِ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: اتَّقِ

طاؤس رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو (زکوۃ جمع کرنے پر) مقرر کیا پھر انہیں فرمایا: ''اے ابوالولید! اس بات سے ڈرنا کہ تم قیامت

يَا أَبَا الْوَلِيدِ أَنْ تَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِبَعِيرٍ تَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِكَ لَهُ رُغَاءٌ، أَوْ بَقَرَةٍ لَهَا خُوَارٌ، أَوْ شَاةٍ لَهَا ثُؤَاجٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ وَإِنَّ ذَا لَكَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ عُبَادَةُ: فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَعْمَلُ عَلَى اثْنَيْنِ أَبَدًا.

کے دن اس حالت میں آ ؤ، تمہاری گردن پر ایک اونٹ بلبلا رہا ہو یا ایک گائے ڈکرا اور انبھ رہی ہو، یا بکری ممیا رہی ہو۔" انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! کیا ایسا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جی ہاں!" عبادہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! میں تو دو آدمیوں کا حکمران بھی نہیں بنوں گا۔

تحقیق وتخریج» سندہ ضعیف

اسے حاکم (المستدرک:۳/۳۵۴) نے حمیدی کی سند سے اور بیہقی (الکبریٰ:۴/ ۱۵۸) عن طاؤس عن عبادۃ کی سند سے روایت کیا ہے اور ذہبی نے فرمایا: "یہ منقطع ہے" یعنی یہ روایت منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

۱۶۰: حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ السُّوَائِيِّ

جابر بن سمرہ السوائی رضی اللہ عنہ کی حدیث

[۸۹۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَإِذَا سَلَّمَ أَحَدُنَا رَمَى بِيَدِهِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ هٰكَذَا: السَّلَامُ عَلَيْكُمُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَالَكُمْ تَرْمُوْنَ بِأَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ، أَوَلَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ، أَوْ إِنَّمَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ، ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلَى أَخِيهِ مَنْ عَنْ يَمِينِهِ وَمَنْ عَنْ شِمَالِهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ.

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے پھر جب ہم میں سے کوئی سلام پھیرتا تو اپنے ہاتھ سے دائیں بائیں اشارہ کرتا تھا، اس طرح السلام علیکم کہتا تھا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم سرکش گھوڑوں کی طرح ہاتھ ہلاتے ہو؟ کیا تمہارے لیے یہ کافی نہیں؟" یا فرمایا: "تمہارے لیے یہ کافی ہے کہ اپنی ران پر اپنے ہاتھ رکھ کر اپنی دائیں جانب اور اپنے بائیں جانب اپنے بھائیوں کی طرف یوں سلام کہہ دیا کرو: السلام علیکم ورحمۃ اللہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔"

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے مسلم (۴۳۱) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

١٦١: عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ

عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٨٩٩] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ، قَالَ: خَرَجَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَمَرَّ بِي رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا غُلَامٌ، وَهُوَ يَقُوْلُ: مَنْ يَدُلُّ عَلَى رَحْلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ، فَخَرَجْتُ أَسْعَى بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ، وَأَنَا أَقُوْلُ: مَنْ يَدُلُّ عَلَى رَحْلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ حَتَّى أَتَاهُ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى رَحْلٍ قَدْ أَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَهُ وَدَعَا لَهُ، وَقَالَ: أُرَى فِيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ.

عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ حنین کے موقع پر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ باہر تشریف لے گئے تو نبی ﷺ میرے پاس سے نکلے اور میں ایک لڑکا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے خالد بن ولید کی سواری کے بارے میں کون بتائے گا؟“ پھر میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے دوڑتا ہوا گیا اور میں کہہ رہا تھا: خالد بن ولید کی سواری کے بارے میں کون بتائے گا؟ حتی کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس پہنچ گئے اور وہ اپنی سواری سے ٹیک لگائے ہوئے تھے، انہیں زخم لگا تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ ان کے پاس بیٹھ گئے اور ان کے لیے دعا فرمائی۔ میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے ان پر پھونک بھی ماری تھی۔

تحقیق وتخریج » **حسن**

اسے ابوداود (٤٤٨٧، ٤٤٨٩) اور حاکم (المستدرک: ٤/ ٣٧٤۔ ٣٧٥ ح ٨١٣٠ وصححہ الحاکم ووافقہ الذہبی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

فائدہ: امام ابن شہاب الزہری نے سیدنا عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ سے سماع کی تصریح کردی (دیکھئے مستدرک حاکم: ٨١٣٠) اور یہ سند حسن ہے۔

١٦٢: حَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ
عمرو بن امیہ الضمری رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٩٠٠] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ بِأَحَادِيْثَ فِيمَا مَسَّتِ النَّارُ، مِنْهَا مَنْ قَالَ: نَتَوَضَّأُ، وَمِنْهَا مَنْ قَالَ: لا نَتَوَضَّأُ مِنْهُ، فَاخْتَلَطَتْ عَلَيَّ، فَكَانَ مِمَّنْ قَالَ: الْوُضُوْءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ أَبُوْ سَلَمَةَ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ وَأُمُّ حَبِيْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ سُفْيَانُ: [وَ]حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ وَجَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ احْتَزَّ كَتِفَ شَاةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَقَالَ الْآخَرُ: أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ لَحْمًا وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ لا شَكَّ أَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَنَا عَنْهُمَا إِنَّمَا أَشُكُّ لِأَنِّي لا أَعْرِفُ حَدِيْثَ ذَا مِنْ حَدِيْثِ ذَا.

سفیان بن عیینہ سے روایت ہے کہ زہری نے مجھے آگ کے پکے پہ کھانے پر وضو کرنے اور آگ کے پکے پہ کھانے پر وضو نہ کرنے کے بارے میں ہر دو طرح کی کئی احادیث سنائیں جو مجھ پر مشتبہ ہو گئیں۔ ابو سلمہ، عمر بن عبدالعزیز رحمہم اللہ، ام حبیبہ، ابو ہریرہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم نے نبی ﷺ سے بیان کیا کہ جسے آگ چھو جائے اس (کے کھانے) سے وضو ہے۔ اس کے بعد سفیان نے عمرو بن امیہ الضمری رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بکری کے شانے کا گوشت کاٹا پھر اس میں سے کھایا، پھر نماز کے لیے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور دوبارہ وضو نہیں کیا۔
دوسرے راوی نے کہا: نبی ﷺ نے گوشت کھایا، نماز پڑھی اور دوبارہ وضو نہیں کیا۔

قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يَتَوَضَّأُ فِيمَا مَسَّتِ النَّارُ.

سفیان بن عیینہ نے فرمایا: جسے آگ چھو جائے اُس (کے کھانے) سے زہری دوبارہ وضو کرتے تھے۔

تحقیق وتخریج » سندہ صحیح

سیدنا عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کی حدیث یعقوب بن سفیان الفارسی (المعرفہ والتاریخ: ٢/٣٣٧) نے حمیدی سے، علی بن عبداللہ بن عباس کی حدیث امام مسلم (٣٥٤) نے، اور جعفر بن عمرو بن امیہ کی حدیث بخاری (٢٠٨) اور مسلم (٣٥٥) وغیرہما نے بھی روایت کی ہے۔ [آخری عمل آگ پر پکی چیز کھانے کے بعد وضو نہ کرنا تھا۔ دیکھئے سنن ابی داود (١٩٢ وسندہ صحیح)/تنویر الحق]

١٦٣: عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ الدِّيْلِيِّ
عبدالرحمٰن بن یعمر الدیلی رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٩٠١] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّوْرِيُّ، قَالَ سُفْيَانُ: وَهَذَا أَجْوَدُ شَيْءٍ وَجَدْنَاهُ عِنْدَهُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي بُكَيْرُ بْنُ عَطَاءٍ اللَّيْثِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ الدِّيْلِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ، يَقُوْلُ: الْحَجُّ عَرَفَاتٌ، مَنْ أَدْرَكَ عَرَفَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ، أَيَّامُ مِنًى ثَلَاثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ، وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ.

سیدنا عبدالرحمٰن بن یعمر الدیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”حج عرفات ہے، جو شخص صبح سے پہلے عرفات پہنچ گیا تو اس کا حج ہو گیا۔ منیٰ کے تین دن ہیں پھر جس نے دوسرے دن کے بعد جلدی واپسی کر لی تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جس نے دیر سے (یعنی تیسرے دن) واپسی کی تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔“

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے ابوداود (١٩٤٩) ترمذی (٨٨٩۔٨٩٠) نسائی (٣٠٤٧) ابن خزیمہ (٢٨٢٢) اور حاکم (المستدرک: ١/٤٦٣، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔ ایک سند کو حاکم نے صحیح اور دوسری سند کو ذہبی نے صحیح قرار دیا ہے۔

١٦٤: حَدِيْثُ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ
عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٩٠٢] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ مُضَرِّسِ بْنِ أَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَأْمٍ الطَّائِيَّ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ بِالْمُزْدَلِفَةِ،

عروہ بن مضرس بن اوس بن حارثہ بن لام الطائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس مزدلفہ میں آیا تو کہا: یا رسول اللہ! میں طے قبیلے کے دو پہاڑوں کی طرف سے آیا ہوں، اللہ کی قسم! میں تھکا ہوا آیا ہوں اور اپنی سواری

فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُ مِنْ جَبَلَيْ طَيِّءٍ وَاللّٰهِ مَا جِئْتُ حَتَّى أَتْعَبتُ نَفْسِي وَأَنْضَيْتُ رَاحِلَتِي، وَمَا تَرَكْتُ جَبَلًا إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ شَهِدَ مَعَنَا هٰذِهِ الصَّلَاةَ وَقَدْ كَانَ وَقَفَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ ذٰلِكَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضَى تَفَثَهُ.

بھی تھکا دی ہے۔ میں نے ایسا کوئی پہاڑ نہیں چھوڑا جس پر میں نہ چڑھا ہوں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے ہمارے ساتھ یہ نماز پڑھ لی اور اس سے پہلے دن یا رات کو عرفات میں پہنچ گیا تو اس کا حج پورا ہو گیا اور اس کی میل کچیل دور ہو گئی۔“

تحقیق وتخریج» **سنده صحيح**

اسے ابوداود (۱۹۵۰) ترمذی (۸۹۱، وقال: ھذا حدیث حسن صحیح) ابن ماجہ (۳۰۱۶) ابن خزیمہ (۲۸۲۰) ابن حبان (الاحسان: ۳۸۳۹-۳۸۴۰) طبرانی (الکبیر: ۱۷/۱۵۲، من حدیث الحمیدی) اور حاکم (المستدرک: ۱/۴۶۳ وصححہ الحاکم ووافقہ الذہبی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۹۰۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، قَالَ: وَكَانَ أَحْفَظَهُمَا لِهٰذَا الْحَدِيْثِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ مُضَرِّسِ بْنِ أَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ الطَّائِيَّ، يَقُوْلُ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِالْمُزْدَلِفَةِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَيْتُكَ السَّاعَةَ مِنْ جَبَلَيْ طَيِّءٍ قَدْ أَكْلَلْتُ رَاحِلَتِي، وَأَتْعَبْتُ نَفْسِي، فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ شَهِدَ مَعَنَا هٰذِهِ الصَّلَاةَ، وَوَقَفَ مَعَنَا حَتَّى نُفِيْضَ، وَقَدْ كَانَ وَقَفَ قَبْلَ ذٰلِكَ بِعَرَفَةَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا، فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضَى تَفَثَهُ.

عروہ بن مضرس بن اوس بن حارثہ بن لام الطائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس مزدلفہ میں آیا تو کہا: یا رسول اللہ! میں اس وقت آپ ﷺ کے پاس طے کے دو پہاڑوں کی طرف سے آیا ہوں، اپنی سواری بھی تھکا دی ہے اور اپنے آپ کو بھی تھکا دیا ہے تو کیا میرا حج ہو جائے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص ہمارے ساتھ اس نماز میں حاضر ہو گیا اور افاضے تک ہمارے ساتھ یہاں ٹھہرا رہا اور اس نے اس سے پہلے رات یا دن کو عرفات میں وقوف کیا تھا تو اس کا حج پورا ہو گیا اور اسکی میل کچیل دور ہو گئی۔“

تحقیق وتخریج» **سنده صحيح**

اسے طبرانی (الکبیر: ۱۷/ ۱۴۹-۱۵۰) نے بھی حمیدی کی سند سے روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے حدیث سابق: ۹۰۲

١٦٥ : حَدِيْثُ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ
سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٩٠٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُخْبِرُ، عَنِ ابْنِ سُرَاقَةَ أَوِ ابْنِ أَخِيْ سُرَاقَةَ، عَنْ سُرَاقَةَ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ بِالْجِعْرَانَةِ، فَلَمْ أَدْرِ مَا أَسْأَلُهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ، إِنِّيْ أَمْلَأُ حَوْضِيْ، أَنْتَظِرُ ظَهْرِيْ يَرِدُ عَلَيَّ، فَتَجِيءُ الْبَهِيْمَةُ فَتَشْرَبُ، فَهَلْ لِيْ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ أَجْرٍ؟ فَقَالَ [رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ:] لَكَ فِيْ كُلِّ كَبِدٍ حَرَّى أَجْرٌ قَالَ سُفْيَانُ: هٰذَا الَّذِيْ حَفِظْتُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، فَاخْتَلَطَ عَلَيَّ مِنْ أَوَّلِهِ شَيْءٌ فَأَخْبَرَنِيْ وَائِلُ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بَعْضَ هٰذَا الْكَلَامِ لَا أُخَلِّصُ مَا حَفِظْتُ مِنَ الزُّهْرِيِّ، وَمَا أَخْبَرَنِيْهِ وَائِلٌ، قَالَ سُرَاقَةُ: أَتَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ، فَجَعَلْتُ لَا أَمُرُّ عَلَى مِقْنَبٍ مِنْ مَقَانِبِ الْأَنْصَارِ إِلَّا قَرَعُوْا رَأْسِيْ، فَقَالُوْا إِلَيْكَ إِلَيْكَ، فَلَمَّا انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ رَفَعْتُ الْكِتَابَ، وَقُلْتُ: أَنَا يَا رَسُوْلَ اللَّهِ، قَالَ: وَقَدْ كَانَ كَتَبَ لِيْ أَمَانًا فِيْ رُقْعَةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: [نَعَمْ]، الْيَوْمُ يَوْمُ وَفَاءٍ وَبِرٍّ وَصِدْقٍ.

سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جعرانہ میں آیا تو مجھے سجھائی نہیں دے رہا تھا کہ میں آپ ﷺ سے کیا پوچھوں پھر میں نے کہا: یارسول اللہ! میں اپنا حوض بھر لیتا ہوں، پھر اپنی سواری (جانور) کے آنے کا انتظار کرتا ہوں، پھر دوسرا کوئی جانور آ کر پانی پی لیتا ہے تو کیا مجھے اس پر کوئی ثواب ملے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر زندہ چیز (کے ساتھ حسن سلوک کرنے) میں اجر ہے۔''
وائل بن داود کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ پھر میں انصاریوں کے دستے کے پاس سے گزرتا تو وہ میرے سر پر چوٹ لگاتے اور کہتے: پیچھے ہٹ جا پیچھے ہٹ جا! پھر جب میں آپ ﷺ کے پاس پہنچا تو (ہجرت کے سفر میں آپ ﷺ نے مجھے جو امان نامہ لکھوا کر دیا تھا وہ) میں نے وہ تحریر اٹھا لی اور کہا: یارسول اللہ! میں وہی ہوں۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے ایک رقعہ پر امان نامہ لکھوایا تھا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ''آج کا دن وفا، نیکی اور سچائی کا دن ہے۔''

تحقیق وتخریج » صحیح

اسے ابن ماجہ (٣٦٨٦) احمد (المسند: ٤/١٧٥) اور طبرانی (الکبیر: ٧/١٣٣-١٣٥، الزہری صرح بالسماع عندہ) وغیرہ ہمانے بھی روایت کیا ہے۔ صحیح البخاری (٢٣٦٣) اور صحیح مسلم (٢٢٤٤) میں بعض حدیث کے شواہد بھی موجود ہیں۔

١٦٦: حَدِيثُ ابْنِ بُحَيْنَةَ

ابن بحینہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٩٠٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ الْأَعْرَجَ، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةً أَظُنُّ أَنَّهَا الْعَصْرُ، فَقَامَ فِي الثَّانِيَةِ، وَلَمْ يَجْلِسْ، فَلَمَّا كَانَ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُسَلِّمَ.

ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک نماز پڑھائی، میرا گمان ہے کہ وہ نماز عصر تھی پھر آپ ﷺ دوسری رکعت میں کھڑے ہو گئے اور (تشہد) نہیں بیٹھے، پھر جب نماز کے آخر میں پہنچے تو سلام سے پہلے دو سجدے کر لیے۔

[٩٠٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: فَقَامَ فِي الَّتِي يُسْتَرَاحُ فِيهَا وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: عَبْدُاللَّهِ ابْنُ بُحَيْنَةَ، وَرُبَّمَا قَالَ: عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ.

دوسری روایت میں ہے: پھر استراحت کے لیے بیٹھنے کی بجائے کھڑے ہو گئے۔ سفیان بن عیینہ بعض اوقات فرماتے: عبداللہ بن بحینہ اور بعض اوقات فرماتے: عبداللہ بن مالک بن بحینہ۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (٨٢٩) اور مسلم (٥٧٠) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

دوسری حدیث (٩٠٦) کو بخاری، مسلم اور نسائی (الکبریٰ: ٥٩٩، ٦٠١ والصغریٰ [١١٧٨]) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

١٦٧: عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ

عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٩٠٧] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، سَمِعَهُ مِنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي

عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (مجھ سے) فرمایا: ''تم اپنی قوم والوں کو نماز پڑھاؤ اور ان

هِنْدٍ، سَمِعَهُ مِنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيَّ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أُمَّ قَوْمَكَ وَاقْدُرْهُمْ بِأَضْعَفِهِمْ، فَإِنَّ مِنْهُمُ الْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ.

میں سے کمزوروں کا خیال رکھو، کیونکہ ان (مقتدیوں) میں بوڑھے، کمزور اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔"

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے ابن ماجہ (۹۸۷) احمد (المسند: ۴/۲۱) اور طبرانی (الکبیر: ۹/۴۱، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

سنن ابی داود (۵۳۱) اور صحیح مسلم (۴۶۸) وغیرہما میں اس کے شواہد بھی ہیں۔ لہٰذا یہ حدیث صحیح ہے۔

[۹۰۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنِي الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَأْخُذُ عَلَى أَذَانِهِ أَجْرًا.

عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: "ایسا مؤذن مقرر کرنا جو اذان پر اجرت نہ لے۔"

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے ترمذی (۲۰۹، وقال: حدیث حسن) ابن ماجہ (۷۱۴) اور طبرانی (الکبیر: ۹/۴۷، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے اور اس کی سند ضعیف ہے، لیکن سنن ابی داود (۵۳۱) وغیرہ میں اس کا صحیح لذاتہ شاہد موجود ہے لہٰذا یہ حدیث بھی صحیح ہے۔ والحمد للہ

۱۶۸: بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ

بریدہ الاسلمی رضی اللہ عنہ کی حدیث

[۹۰۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا قَعْنَبُ التَّمِيمِيُّ وَكَانَ ثِقَةً خِيَارًا، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى

بریدہ الاسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "(جنگ سے) پیچھے رہ جانے والے لوگوں پر مجاہدین کی عورتیں اس طرح حرام ہیں جیسے ان کی اپنی مائیں ان پر حرام ہیں اور (جنگ سے) پیچھے رہ جانے والوں میں سے

الْقَاعِدِيْنَ فِي الْحُرْمَةِ كَأُمَّهَاتِهِمْ، وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِي أَهْلِهِ، إِلَّا نُصِبَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُقَالُ لَهُ: يَا فُلَانُ هَذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ خَانَكَ، فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: مَا ظَنُّكُمْ؟

جو بھی کسی مجاہد آدمی کے گھر والوں کے بارے میں خیانت کرتا ہے تو قیامت کے دن (دوسری روایت کے مطابق اس کے پاخانے والے مقام) پر (ایک جھنڈا) نصب کیا جائے گا پھر (مجاہد سے) کہا جائے گا: اے فلاں! یہ فلاں کا بیٹا فلاں ہے جس نے تمہارے ساتھ خیانت کی تھی لہٰذا تو اس کی نیکیوں میں سے جو چاہو لے لو۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف رُخ کر کے فرمایا: ''تمہارا کیا خیال ہے؟ (کیا وہ اس کی نیکیوں میں سے کچھ چھوڑے گا؟)۔''

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے مسلم (۱۸۹۷) اور بیہقی (الکبریٰ: ۹/۱۷۳، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

۱۶۹: حَدِيْثُ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ

ابوامامہ (صدی بن عجلان) الباہلی رضی اللہ عنہ کی احادیث

[۹۱۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ غَالِبٍ صَاحِبُ الْمِحْجَنِ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ أَبْصَرَ رُءُوْسَ خَوَارِجَ عَلَى دَرَجِ دِمَشْقَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُوْلُ: كِلَابُ أَهْلِ النَّارِ، كِلَابُ أَهْلِ النَّارِ، كِلَابُ أَهْلِ النَّارِ، ثُمَّ بَكَى، ثُمَّ قَالَ: شَرُّ قَتْلَى تَحْتَ أَدِيْمِ السَّمَاءِ، وَخَيْرُ قَتْلَى مَنْ قَتَلُوْا قَالَ أَبُوْ غَالِبٍ: [أَأَنْتَ سَمِعْتَ] هَذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: نَعَمْ، إِنِّي إِذًا لَجَرِيْءٌ، سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ وَلَا ثَلَاثٍ.

ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ نے دمشق شہر کی سیڑھی پر خارجیوں کے (کٹے ہوئے) سر دیکھے تو کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''(خارجی) دوزخیوں کے کتے ہیں، (خارجی) دوزخیوں کے کتے ہیں، (خارجی) دوزخیوں کے کتے ہیں۔'' پھر ابوامامہ رضی اللہ عنہ رونے لگے، پھر فرمایا: ''آسمان کے نیچے سب سے برے مقتول یہی لوگ ہیں اور جن لوگوں کو ان خارجیوں نے قتل کیا وہ سب سے بہترین مقتول ہیں۔'' ابوغالب نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! ورنہ تو میں رسول اللہ ﷺ پر جرأت کرنے والا بن گیا ہوں؟ نہ تو یہ حدیث میں نے نہ تو ایک مرتبہ، نہ دو مرتبہ، نہ ہی

تین مرتبہ سنی ہے، بلکہ کئی مرتبہ سنی ہے۔

تحقیق وتخریج » **سندہ حسن**

اسے ترمذی (۳۰۰۰، وقال: ھذا حدیث حسن) ابن ماجہ (۱۷۶) اور طبرانی (الکبیر: ۸/۳۲۲، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

ابوغالب جمہور کے نزدیک موثق ہونے کی وجہ سے حسن الحدیث راوی ہیں۔

[**۹۱۱**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُطَرِّحٌ أَبُو الْمُهَلَّبِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: أَغْبَطُ أَوْلِيَائِي عِنْدِيْ مَنْزِلَةً رَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَفِيْفُ الْحَاذِ ذُوْ حَظٍّ مِنْ صَلَاةٍ وَإِنْ كَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ، فَعُجِّلَتْ مُنِيَّتُهُ، وَقَلَّتْ بَوَاكِيْهِ، وَقَلَّ تُرَاثُهُ.

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے نزدیک میرے دوستوں میں سب سے زیادہ قابل رشک وہ مومن آدمی ہے جو تھوڑے مال والا ہو، بہت زیادہ نمازیں پڑھنے والا ہو اور وہ لوگوں میں مشہور نہ ہو، اس کا وقت دنیا سے جلدی پورا ہو جائے اور اس پر رونے والے تھوڑے ہوں اور اس کی وراثت (بھی) تھوڑی ہو۔“

تحقیق وتخریج » **سندہ ضعیف جدا**

اسے خطابی نے کتاب العزلہ (۱۷) میں حمیدی کی سند سے روایت کیا ہے۔

مطرح ابوالمہلب ضعیف راوی ہے لیکن یحییٰ بن ایوب (صدوق حسن الحدیث) نے یہی حدیث عبید اللہ بن زحر (ضعیف، ضعفہ الجمہور) عن علی بن یزید (ضعیف جداً) عن القاسم ابی عبدالرحمٰن عن ابی امامہ کی سند سے روایت کی ہے۔

(سنن الترمذی: ۲۳۴۷ وقال: ”ھذا حدیث حسن“!)

راقم الحروف نے مسند الحمیدی کی عربی تحقیق وتخریج میں اس روایت پر مفصل بحث لکھی ہے۔

[**۹۱۲**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُطَرِّحٌ أَبُو الْمُهَلَّبِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَحِلُّ ثَمَنُ الْمُغَنِّيَةِ وَلَا بَيْعُهَا وَلَا شِرَاؤُهَا وَلَا الِاسْتِمَاعُ إِلَيْهَا.

ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گانے والی عورت کی قیمت (کمائی)، اس کا بیچنا اور خریدنا حلال نہیں اور نہ اسے سننا جائز ہے۔“

تحقیق وتخریج » **سندہ ضعیف جدا**

اسے ترمذی (۱۲۸۲، ۳۱۹۵) وغیرہ نے عبید اللہ بن زحر (ضعیف) عن علی بن یزید (ضعیف جداً) عن القاسم عن ابی امامہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

۱۷۰: بِلَالِ بْنِ حَارِثٍ الْمُزَنِيِّ

بلال بن الحارث المزنی رضی اللہ عنہ کی حدیث

[۹۱۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ اللَّيْثِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا تَبْلُغُ، فَيَكْتُبُ [اللَّهُ] لَهُ بِهَا سَخَطَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ، فَيَكْتُبُ اللَّهُ لَهُ بِهَا رِضَاهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

بلال بن حارث المزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بندہ اپنی زبان سے اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا ایک کلمہ نکال دیتا ہے اور اسے گمان بھی نہیں ہوتا کہ اس کا اثر کہاں تک پہنچے گا پھر اس کے لیے اس کلام کی وجہ سے قیامت تک کے لیے اللہ تعالیٰ کی ناراضی لکھ دی جاتی ہے۔ اور بندہ اپنی زبان سے اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کا ایک کلمہ کہہ دیتا ہے اور اسے گمان بھی نہیں ہوتا کہ اس کا اجر کہاں تک پہنچے گا پھر اللہ اس کے لیے اس کلام کی وجہ سے قیامت تک کے لیے رضا مندی لکھ دیتا ہے۔''

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: هَذَا مَا عِنْدِي يَبْلُغُ بِهِ كَمَا كَانَ يَقُولُهُ أَوَّلُ.

[حمیدی ان دونوں کلمات کی تفسیر میں فرماتے ہیں: مجھے یہ سمجھ آتی ہے کہ یہ دوسرا کلمہ اسے ایسے ہی اعلیٰ مقام پر پہنچا دیتا ہے جیسے کہ پہلے کلمہ نے اسے ادنیٰ ترین مقام پر پہنچا دیا تھا۔]

تحقیق وتخریج» سندہ حسن

اسے ترمذی (۲۳۱۹ وقال: حسن صحیح) ابن ماجہ (۳۹۶۹) ابن حبان (الاحسان: ۲۸۰-۲۸۱) حاکم (المستدرک: ۱/۴۴ وصححہ الحاکم ووافقہ الذہبی) اور بغوی (شرح السنۃ: ۱۴/۳۱۴، وقال: ھذا حدیث صحیح) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

۱۷۱: حَدِيثُ إِيَاسِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ
ایاس بن عبداللہ المزنی رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٩١٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الْمِنْهَالِ: سَمِعْتُ إِيَاسَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيَّ، وَرَأَى نَاسًا يَبِيعُونَ الْمَاءَ، فَقَالَ: لَا تَبِيعُوا الْمَاءَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ .

ایاس بن عبداللہ المزنی رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو پانی بیچتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: پانی نہ بیچو، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانی بیچنے سے منع فرماتے تھے۔

قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: وَلَا أَدْرِي أَيَّ مَاءٍ هُوَ . قَالَ سُفْيَانُ: هُوَ عِنْدَنَا أَنْ يُبَاعَ فِي مَوْضِعِهِ الَّذِي أَخْرَجَهُ اللَّهُ فِيهِ، وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ: نَهَى عَنْ بَيْعِ نَقْعِ الْبِئْرِ .

عمرو بن دینار نے کہا: مجھے نہیں معلوم کہ اس سے کون سا پانی مراد ہے؟ سفیان بن عیینہ نے فرمایا: ہمارے نزدیک یہ وہ پانی ہے جو جہاں نکالا جاتا ہے وہیں بیچا جائے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنویں کے بچے ہوئے پانی کے بیچنے سے منع فرمایا۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے ترمذی (۱۲۷۱، وقال: حسن صحیح) ابن ماجہ (۲۴۷۶) اور حاکم (المستدرک: ۲/۴۴ من حدیث الحمیدی وغیرہ وصححہ الحاکم علیٰ شرط مسلم ووافقہ الذہبی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے صحیح مسلم (۱۵۶۵)

نقع البئر کی روایت کے لیے دیکھئے سنن ابن ماجہ (۲۴۷۹، حسن) [نیز دیکھئے مسند احمد (۲۶۳۱۱، وسندہ حسن)]

۱۷۲: حَدِيثُ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمِ الطَّائِيِّ
عدی بن حاتم الطائی رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٩١٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ

سیدنا عدی بن حاتم الطائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تیر کے درمیانی موٹے حصے سے شکار

حَـاتِمٍ الطَّائِيِّ ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ ، فَقَالَ: لا تَأْكُلْ إِلَّا مَا ذَكَّيْتَ .

کیے ہوئے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اسے جب تک ذبح نہ کرلو مت کھاؤ۔''

تحقیق وتخریج» صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۵۴۷۵ مطولا) اور مسلم (۱۹۲۹) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۹۱٦] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ: سَـأَلْـتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَـنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ ، فَقَالَ: مَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ ، وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلا تَأْكُلْ ، فَإِنَّهُ وَقِيْذٌ .

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے تیر کے درمیانی چوڑائی والے حصے سے کئے جانے والے شکار کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جسے (تمہارے تیر کی) نوک لگے تو اسے کھالے اور جسے چوڑائی والا حصہ لگے (اور وہ مرجائے) تو اسے مت کھاؤ۔ کیونکہ یہ موقوذہ ہے۔'' [یعنی ذبح کئے بغیر ڈنڈا وغیرہ لگنے سے مراہوا]

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے احمد (المسند: ۴/ ۲۵۷) اور طبرانی (الکبیر: ۱۷/ ۷٦) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے اور یہ سند مجالد کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن اس کے کئی شواہد ہیں۔ مثلاً دیکھئے حدیث سابق: ۹۱۵

[۹۱۷] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْـمُـجَـالِدُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَـالَ: قَـالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كَيْفَ بِكَ إِذَا أَقْبَلَتِ الـظَّـعِيْـنَةُ مِنْ أَقْصَى الْيَمَنِ إِلَى قُصُوْرِ الْحِيْرَةِ لا تَـخَـافُ إِلَّا الـلّٰهَ ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَكَيْفَ بِـطَـيِّءٍ مَقَانِبِهَا وَرِجَالِهَا ، قَالَ: يَكْفِيهَا اللّٰهُ طَيِّئًا وَمَنْ سِوَاهَا .

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب یمن کے دور دراز علاقوں سے ایک ہودج والی عورت حیرہ کے محلات کی طرف آئے گی جسے اللہ کے سوا کسی کا ڈر نہیں ہوگا۔'' تو میں نے کہا: یارسول اللہ! طے قبیلے کے لٹیرے اور ڈاکو کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ طے قبیلے کے لٹیروں اور باقی لوگوں سے خود ہی کافی ہوگا۔

قَـالَ مُـجَـالِـدٌ: فَـلَـقَدْ كَانَتِ الظَّعِيْنَةُ تَخْرُجُ مِنْ حَضْرَمَوْتَ حَتَّى تَأْتِيَ الْحِيْرَةَ .

مجالد (ضعیف راوی) نے کہا: پھر حضر موت (یمن) سے ہودج والی عورت نکل کر حیرہ کی طرف آتی تھی۔

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے احمد (المسند :۴/ ۲۵۷) اور طبرانی (الکبیر: ۱۷/ ۷۷) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند مجالد کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن طبرانی کبیر (۱۷/ ۷۸) اور صحیح البخاری (۳۵۹۵) وغیرہما میں اس کے صحیح شواہد ہیں لہٰذا یہ حدیث بھی صحیح ہے۔

[۹۱۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّوْمِ؟ فَقَالَ: حَتَّى يَتَبَيَّنَ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ فَقَالَ عَدِيٌّ: فَأَخَذْتُ عِقَالَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْيَضُ وَالْآخَرُ أَسْوَدُ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِمَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا.

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے روزے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''جب تک کہ سفید دھاگا کالے دھاگے سے جدا نہ ہو جائے۔ پھر میں نے دو رسیاں رکھ لیں جن میں سے ایک سفید اور دوسری کالی تھی پھر میں انہیں دیکھتا رہتا تھا۔

قَالَ سُفْيَانُ: شَيْئًا لَمْ أَحْفَظْهُ، فَقَالَ: إِنَّمَا هُوَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ قِيلَ لِسُفْيَانَ: سَمِعْتَ هَذَا مِنْ مُجَالِدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَكَانَ يُحْسِنُهُ وَلَكِنِّي لَمْ أَحْفَظْهُ كُلَّهُ.

سفیان نے فرمایا: مجالد اس روایت کو اچھی طرح بیان کرتے تھے لیکن میں اس روایت کو مکمل یاد نہیں رکھ سکا۔

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے ترمذی (۲۹۷۰۔۲۹۷۱، وقال: ھذا حدیث حسن صحیح) نے بھی مجالد سے روایت کیا ہے۔ یہ سند ضعیف ہے لیکن صحیح البخاری (۱۹۱۶) اور صحیح مسلم (۱۰۹۰) وغیرہما میں اس کے شواہد بھی ہیں لہٰذا یہ حدیث صحیح ہے۔

[۹۱۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ، فَقَالَ: إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكَ عَلَيْكَ، فَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ خَالَطَتْ كِلَابَنَا كِلَابٌ أُخْرَى فَقَالَ: إِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَى كَلْبِكَ.

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سکھلائے ہوئے شکاری کتے کے شکار کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تُو نے اپنا سکھلایا ہوا کتا چھوڑا ہو اور تُو نے اس پر بسم اللہ کہا ہو تو جسے وہ تمہارے لیے پکڑے رکھے اسے کھالو، پھر اگر اس نے اس میں سے کھایا ہو تو تم اسے مت کھاؤ کیونکہ یہ تو اس نے اپنے لیے پکڑا ہے۔'' میں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ کا کیا خیال ہے؟ اگر ہمارے کتوں کے ساتھ دوسرے کتے بھی مل جائیں

تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تُو نے بسم اللہ تو (صرف) اپنے کتے کو چھوڑتے وقت کہا ہے۔''

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے ترمذی (۱۴۷۰) نے بھی روایت کیا ہے اور سنن ابی داود (۲۸۵۱) سنن الترمذی (۱۴۶۷) صحیح البخاری (۵۴۷۵) اور صحیح مسلم (۱۹۲۹) وغیرہ میں اس کے شواہد بھی ہیں لہٰذا یہ روایت صحیح ہے۔

۱۷۳: حَدِيْثُ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی حدیث

[۹۲۰] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ فَرْوَةَ الْهَـمْـدَانِـيُّ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، يَقُوْلُ: سَـمِـعْـتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ عَلَى الْمِنْبَرِ، يَقُوْلُ: سَـمِـعْـتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ، [يَقُوْلُ:] حَلَالٌ بَيِّنٌ وَحَـرَامٌ بَيِّـنٌ، وَشُبُهَاتٌ بَيْنَ ذَلِكَ، فَمَنْ تَرَكَ مَا اشْتَبَـهَ عَـلَيْـهِ مِنَ الْإِثْمِ كَانَ لِمَا اسْتَبَانَ لَهُ أَتْرَكَ، وَمَـنِ اجْتَـرَأَ عَلَى مَا شَكَّ فِيْهِ، أَوْشَكَ أَنْ يُوَاقِعَ الْـحَرَامَ، وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، وَحِمَى اللَّهِ فِي الْأَرْضِ مَعَاصِيْهِ.

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے منبر پر حدیث بیان کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: ''حلال واضح ہے اور حرام واضح ہے، ان کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں پس جس نے شبہہ والی چیز کو گناہ کے ڈر کی وجہ سے چھوڑ دیا تو وہ اس چیز کو سب سے زیادہ ترک کرنے والا ہوگا جو اس کے لیے واضح ہو جائے، گویا کہ جو اس کے سامنے ظاہر ہوا اور اسے چھوڑنا زیادہ بہتر تھا اور جس نے مشکوک چیزوں میں جراءت کی تو قریب ہے کہ وہ حرام میں مبتلا ہو جائے۔ ہر بادشاہ کی چراگاہ ہوتی ہے اور زمین میں اللہ کی چراگاہ گناہ ومعصیت والے کام ہیں۔''

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۵۲) مسلم (۱۵۹۹) اور بیہقی (الکبریٰ: ۵/۳۳۴ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۹۲۱] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُـجَـالِـدٌ، قَـالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ، يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ: سَمِعْتُ

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے منبر پر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''مومنوں کے باہمی تعلق کی مثال ایک دوسرے کا احساس اور خیال رکھنے میں، محبت کرنے اور رحم

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الشَّعْبِيُّ: وَكُنْتُ إِذَا سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ظَنَنْتُ أَنِّي لَا أَسْمَعُ أَحَدًا بَعْدَهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَبَاذُلِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ كَمَثَلِ الْإِنْسَانِ إِذَا اشْتَكَى عُضْوًا مِنْ أَعْضَائِهِ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالْحُمَّى وَالسَّهَرِ.

کرنے میں اس انسان کی طرح ہے جس کے اعضاء میں سے کوئی عضو بیمار ہوتا ہے تو سارا جسم بخار اور بے آرامی میں مبتلا رہتا ہے۔''

تحقیق وتخریج» صحیح

یہ سند مجالد کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن بخاری (۶۰۱۱) اور مسلم (۲۵۸۶) وغیرہما نے اسے دوسری سند سے بھی روایت کیا ہے لہٰذا یہ حدیث صحیح ہے۔

[۹۲۲] قَالَ: وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُوْلُ: فِي الْإِنْسَانِ مُضْغَةٌ، إِذَا هِيَ صَلُحَتْ وَسَلِمَتْ سَلِمَ لَهَا سَائِرُ الْجَسَدِ، وَصَحَّ وَإِذَا هِيَ سَقِمَتْ سَقِمَ لَهَا سَائِرُ الْجَسَدِ وَفَسَدَ وَهِيَ الْقَلْبُ.

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''انسان (کے جسم) میں ایک ٹکڑا ہے جب وہ صحیح ہو تو سارا جسم صحیح وسالم رہتا ہے اور جب وہ خراب ہوجائے تو سارا جسم خراب و بیمار رہتا ہے اور یہ ٹکڑا دل ہے۔''

تحقیق وتخریج» صحیح

یہ سند مجالد کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن بخاری (۵۲) اور مسلم (۱۵۹۹) وغیرہما نے اسے دوسری سند سے روایت کیا ہے۔

[۹۲۳] وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُوْلُ: مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِيْ حُقُوْقِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا، وَالْقَائِمِ عَلَيْهَا، كَمَثَلِ ثَلَاثَةٍ رَكِبُوْا سَفِيْنَةً وَاسْتَهَمُوْا مَنَازِلَهَا، فَكَانَ لِأَحَدِهِمْ أَسْفَلُهَا وَأَوْعَرُهَا وَشَرُّهَا، فَكَانَ مُخْتَلَفُهُ وَمُهَرَاقُ مَائِهِ عَلَيْهِمْ، فَبَيْنَا هُمْ فِيْهَا لَمْ يُفْجَأْهُمْ بِهِ إِلَّا وَقَدْ أَخَذَ الْقَدُوْمَ، فَقَالُوْا لَهُ: أَيَّ شَيْءٍ تَصْنَعُ؟ فَقَالَ: أَخْرِقُ فِيْ حَقِّيْ خَرْقًا فَيَكُوْنُ أَقْرَبَ لِيْ مِنَ الْمَاءِ

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ کے حقوق (حدود) میں مداہنت کرنے والے، ان میں واقع ہونے والے اور انہیں قائم کرنے والے کی مثال تین آدمیوں جیسی ہے جو ایک کشتی میں سوار ہوئے اور اپنے اپنے ٹھکانے کے لیے قرعہ اندازی کر لی۔ ایک کو سب سے نچلا حصہ ملا جو سب سے زیادہ تنگ اور دشوار گزار اور برا تھا، اس کی گزرگاہ اور پانی اوپر تھا پھر اچانک اس نے تیشہ لیا تو انہوں نے کہا: کیا کرتے ہو؟ اس نے کہا:

وَيَكُوْنَ فِيْهِ مُخْتَلَفِيْ وَمُهْرَاقُ مَائِيْ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اتْرُكُوْهُ أَبْعَدَهُ اللّٰهُ يَخْرِقُ فِيْ حَقِّهِ مَا شَاءَ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تَدَعُوْهُ يَخْرِقُهَا ، فَيُهْلِكَنَا وَيُهْلِكَ نَفْسَهُ ، فَإِنْ هُمْ أَخَذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ نَجَا وَنَجَوْا مَعَهُ ، وَإِنْ هُمْ لَمْ يَأْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ هَلَكَ وَهَلَكُوْا مَعَهُ .

میں اپنے حصے میں سوارخ کرتا ہوں تاکہ میری گزرگاہ اور پانی قریب ہو جائے اور اپنی ضروریات پوری کروں۔ بعض نے کہا: اللہ اسے تباہ کرے، اسے چھوڑ دو، جیسا مرضی ہے وہ اپنے لیے سوراخ کرے۔ بعض نے کہا: اسے نہ چھوڑو، یہ سوراخ کر کے ہمیں لے ڈوبے گا اور خود بھی ہلاک ہو جائے گا۔ پھر اگر انہوں نے اس آدمی کے ہاتھ پکڑ لیے تو وہ آدمی بھی بچ جائے گا اور وہ بھی بچ جائیں گے، اور اگر ہاتھ نہیں پکڑیں گے تو یہ بھی ہلاک ہو جائے گا اور اس کے ساتھ وہ بھی ہلاک ہو جائیں گے۔''

تحقیق وتخریج» سندہ ضعیف

اسے عبدالغنی بن عبدالواحد المقدسی (کتاب الامر بالمعروف والنہی عن المنکر: ص ۲۵۸ ح ۹۳ عن الحمیدی، [سقط في سنده واسطة مجالد]) نے روایت کیا ہے۔ اس روایت کی سند مجالد کی وجہ سے ضعیف ہے۔ نیز صحیح البخاری (۲۴۹۳) وغیرہ میں اس کے شواہد صحیحہ موجود ہیں جو اس ضعیف روایت سے بے نیاز کر دیتے ہیں۔

[**۹۲۴**] قَالَ: وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، يَقُوْلُ: حَلَالٌ بَيِّنٌ وَحَرَامٌ بَيِّنٌ ، وَشُبُهَاتٌ بَيْنَ ذٰلِكَ ، فَمَنْ تَرَكَ مَا اشْتَبَهَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ كَانَ لِمَا اسْتَبَانَ لَهُ أَتْرَكَ ، وَمَنِ اجْتَرَأَ عَلٰى مَا شَكَّ فِيْهِ ، يُوْشِكُ أَنْ يُوَاقِعَ الْحَرَامَ ، كَمَنْ رَتَعَ إِلٰى جَانِبِ الْحِمٰى ، يُوْشِكُ أَنْ يَقَعَ فِيْهِ ، وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى ، وَحِمَى اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ مَعَاصِيْهِ .

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''حلال واضح ہے، حرام واضح ہے اور ان کے درمیان شبہہ والی چیزیں ہیں پس جس نے گناہ کے ڈر کی وجہ سے شبہہ والی چیزیں چھوڑ دیں۔ تو وہ اس چیز کو سب سے زیادہ ترک کرنے والا ہوگا جو اس کے لیے واضح ہو جائے۔ اور جس نے مشکوک چیزوں پر جرأت کی تو قریب ہے کہ وہ حرام میں مبتلا ہو جائے، جس طرح کہ چراگاہ کے قریب چرنے والے کے بارے میں یہی خوف ہوتا ہے کہ وہ چراگاہ میں داخل ہو جائے گا۔ ہر بادشاہ کی چراگاہ ہوتی ہے اور زمین میں اللہ کی چراگاہ اس کی نافرمانیاں ہیں۔''

تحقیق وتخریج» صحیح

اس روایت کی سند مجالد کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن صحیح البخاری (۵۲) وصحیح مسلم وغیرہما میں اس کے صحیح شواہد ہیں۔

دیکھئے حدیث سابق: ۹۲۰

[۹۲۵] قَالَ: وَسَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ، يَقُوْلُ: نَحلَنِي أَبِي غُلامًا، فَقَالَتْ لَهُ أُمِّي عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ: إِيْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَشْهِدْهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ لِيُشْهِدَهُ، فَقَالَ: أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَ هٰذَا؟، قَالَ: لا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنِّي لا أَشْهَدُ إِلَّا عَلَى حَقٍّ وَأَبَى أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْهِ.

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد نے مجھے تحفے میں ایک غلام دیا تو میری والدہ عمرہ بنت رواحہ نے کہا: آپ رسول اللہ ﷺ کے پاس جائیں اور آپ ﷺ کو گواہ بنالیں۔ پھر وہ نبی ﷺ کو گواہ بنانے کے لیے آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے اپنے سب بچوں کو اسی طرح (ایک ایک غلام) دیا ہے؟'' انہوں نے کہا: نہیں۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں تو حق کے علاوہ کسی چیز پر گواہی نہیں دیتا۔'' اور آپ ﷺ نے یہ گواہی دینے سے انکار کیا۔

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے ابوداود (۳۵۴۲) نے بھی روایت کیا ہے اور سنن ابی داود، صحیح البخاری (۲۵۸۶) اور صحیح مسلم (۱۶۲۳) وغیرہ میں اس کے صحیح شواہد موجود ہیں۔ نیز دیکھئے: ۹۲۸

[۹۲۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ -قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: كَانَ سُفْيَانُ يَغْلَطُ فِيهِ- أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى، وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ، وَكَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا إِذَا وَافَقَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز عید میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ پڑھتے تھے اور اگر عید کے دن جمعہ ہوتا تو آپ یہ دونوں سورتیں نمازِ عید اور نمازِ جمعہ دونوں میں پڑھتے تھے۔

[حمیدی نے کہا: سفیان کا اس سند میں ''حبیب بن سالم عن ابیہ'' کہنا غلطی ہے۔]

[۹۲۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِالْحَمِيْدِ الضَّبِّيُّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ مَعْنَاهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ: عَنْ أَبِيْهِ.

[یہ روایت بھی پچھلی روایت کی مثل ہے۔
یہ روایت حبیب بن سالم نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے ''عن ابیہ'' کے واسطہ کے بغیر بیان کی ہے۔ یعنی جریر نے ''عن ابیہ'' کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔]

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے احمد (المسند: ۴/۲۷۱) نے بھی سفیان بن عیینہ سے روایت کیا ہے۔

سفیان اس روایت (۹۲۶) کو "حبیب بن سالم عن ابیہ" کی سند سے بیان کرتے تھے، حمیدی اور عبداللہ بن احمد بن حنبل دونوں نے کہا کہ سفیان کو غلطی لگی ہے۔[یعنی "عن ابیہ" کا واسطہ ذکر کرنا سفیان کی خطا ہے۔]

دوسری سند (۹۲۷، من حدیث حبیب بن سالم عن النعمان بن بشیر) صحیح مسلم (۸۷۸) وغیرہ میں موجود ہے۔

[۹۲۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ، أَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يُحَدِّثُ، أَنَّ أَبَاهُ نَحَلَهُ نُحْلًا، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ لِيُشْهِدَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَ هَذَا، قَالَ: لَا، قَالَ: فَارْدُدْهُ.

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے تھے کہ ان کے والد نے انہیں ایک تحفہ دیا تھا پھر وہ نبی ﷺ کے پاس آئے تا کہ آپ ﷺ کو بھی گواہ بنالیں تو نبی ﷺ نے فرمایا: "کیا تم نے اپنی ساری اولاد کو اسی طرح کا تحفہ دیا ہے؟" بشیر رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "پھر اسے بھی نہ دو۔ اس سے بھی واپس لے لو۔"

تحقیق وتخریج» سنده صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۲۵۸۶) اور مسلم (۱۶۲۳) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

۱۷٤ : عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَقْرَمَ الْخُزَاعِيِّ

عبداللہ بن اقرم الخزاعی رضی اللہ عنہ کی حدیث

[۹۲۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَقْرَمَ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِالْقَاعِ مِنْ نَمِرَةَ يُصَلِّي فَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ إِذَا سَجَدَ.

عبداللہ بن اقرم الخزاعی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (عرفات کے قریب ایک جگہ) نمرہ کے چٹیل میدان میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، آپ ﷺ نے جب سجدہ کیا تو میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

تحقیق وتخریج» سنده صحیح

اسے ترمذی (۲۷۴، وقال: حدیث حسن) ابن ماجه (۸۸۱) اور حاکم (المستدرک: ۱/ ۲۲۷ وصححه الحاکم ووافقه الذهبی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

۱۷۵: أَحَادِيْثُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ

سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ کی احادیث

[۹۳۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ، يَقُوْلُ: اطَّلَعَ رَجُلٌ مِنْ جُحْرٍ فِيْ حُجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَبِيَدِ النَّبِيِّ ﷺ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ، فَقَالَ: لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهِ فِيْ عَيْنِكَ، إِنَّمَا جُعِلَ الِاسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ.

سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے کے ایک سوراخ میں سے اندر جھانکا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک میں کنگھا تھا جس کے ساتھ اپنے سر مبارک میں کھجا رہے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر مجھے علم ہوتا کہ تم دیکھ رہے ہو تو میں ضرور تمھاری آنکھ پھوڑ دیتا، گھروں میں دیکھنے کی وجہ ہی سے تو اجازت مانگنا مقرر کیا گیا ہے۔“

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۵۹۲۴، ۶۹۰۱) مسلم (۲۱۵۶) اور طبرانی (الکبیر: ۶/ ۱۱۰، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔ صحیح البخاری (۶۹۰۱) وصحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ ”فلما رآه رسول الله ﷺ قال“ پھر جب اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ لیا تو کہا...... الخ۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں اس شخص کو دیکھ لیا تھا۔

[۹۳۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ حَازِمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ.

سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں اور قیامت اس طرح (اکٹھے) مبعوث کیے گئے ہیں جیسے یہ اور یہ (انگلیاں) ہیں۔“

وَأَشَارَ سُفْيَانُ بِالسَّبَّابَةِ، وَالْوُسْطٰى.

سفیان بن عیینہ نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کو (ملا کر) اشارہ کیا۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۵۳۰۱) مسلم (۲۹۵۰) اور طبرانی (الکبیر: ۶/ ۵۷۱، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۹۳۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ: قَالَ لَنَا أَبُوْ حَازِمٍ: سَأَلُوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ مِنْبَرُ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَقَالَ: مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمَ بِهِ مِنِّي، هُوَ مِنْ أَثْلِ الْغَابَةِ، عَمِلَهُ لَهُ فُلَانٌ مَوْلَى فُلَانَةَ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ صَعَدَ عَلَيْهِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَكَبَّرَ، ثُمَّ قَرَأَ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرَى فَسَجَدَ، ثُمَّ صَعَدَ، فَقَرَأَ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرَى، ثُمَّ سَجَدَ.

لوگوں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا منبر کس چیز سے بنایا گیا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: لوگوں میں اب کوئی ایسا آدمی باقی نہیں رہا جو اسے مجھ سے زیادہ جاننے والا ہو، یہ جنگلی جھاؤ کے درخت سے بنایا گیا تھا جسے فلاں عورت کے فلاں غلام نے بنایا تھا۔ میں نے یقیناً دیکھا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر چڑھے تو قبلہ کی طرف رخ کیا پھر تکبیر کہی، پھر قراءت کی پھر رکوع کیا پھر منہ قبلہ سے ہٹائے بغیر نیچے کی طرف پلٹے اور سجدہ کیا، پھر اس پر چڑھ گئے تو قراءت کی، پھر رکوع کیا پھر منہ قبلہ سے ہٹائے بغیر نیچے کی طرف پلٹے، پھر سجدہ کیا۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۳۷۷) مسلم (۵۴۴) اور ابوعوانہ (المستخرج: ۲/ ۱۴۷، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۹۳۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ، يَقُوْلُ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصْلِحُ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فِي شَيْءٍ وَقَعَ بَيْنَهُمْ حَتَّى تَرَامَوْا بِالْحِجَارَةِ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَأَذَّنَ بِلَالٌ، وَاحْتُبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَتَقَدَّمَ أَبُوْ بَكْرٍ فَصَلَّى بِالنَّاسِ، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُ الصُّفُوْفَ، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى الصَّفِّ الَّذِي يَلِي أَبَا بَكْرٍ أَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيحِ، وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ رَجُلًا لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ، فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ الْتَفَتَ، فَأَبْصَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنِ اثْبُتْ، فَرَفَعَ أَبُوْ بَكْرٍ رَأْسَهُ

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو عمرو بن عوف کے درمیان اُن کے آپس کے کسی جھگڑے کی صلح صفائی کرانے کے لیے تشریف لے گئے، جس میں ان لوگوں نے ایک دوسرے پر پتھراؤ کیا تھا، پھر نماز کا وقت ہوگیا تو بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کی صلح صفائی کی وجہ سے لیٹ کرا دیئے گئے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آگے ہو کر لوگوں کو نماز پڑھانی شروع کر دی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفوں سے گزرتے ہوئے آگے تشریف لائے، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس صف میں پہنچے جس کے سامنے ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے تو لوگوں نے تالیاں بجانا شروع کیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز میں کسی دوسری طرف اِدھر اُدھر دھیان نہیں کرتے تھے۔ پھر جب انہوں نے آوازیں سنیں تو

إِلَى السَّمَاءِ، فَشَكَرَ اللَّهَ وَرَجَعَ الْقَهْقَرَى، وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا قَضَى رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ صَلَاتَهُ، قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا مَنَعَكَ حِيْنَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ؟، فَقَالَ: مَا كَانَ اللَّهُ لِيَرَى ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ انْحَرَفَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ إِلَى النَّاسِ، فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَا لَكُمْ حِيْنَ نَابَكُمْ فِيْ صَلَاتِكُمْ شَيْءٌ أَخَذْتُمْ فِي التَّصْفِيْحِ، إِنَّمَا التَّصْفِيْحُ لِلنِّسَاءِ، وَالتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ، مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِيْ صَلَاتِهِ، فَلْيَقُلْ: سُبْحَانَ اللَّهِ)).

رسول اللہ ﷺ کو دیکھ لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ ٹھہرے رہو پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر اللہ کا شکر ادا کیا اور منہ قبلہ سے ہٹائے بغیر پیچھے آ گئے۔ رسول اللہ ﷺ آگے تشریف لے گئے پھر جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کی تو فرمایا: ''اے ابوبکر! جب میں نے اشارہ کر دیا تھا تو آپ رضی اللہ عنہ پیچھے کیوں آ گئے؟'' انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ ابن ابی قحافہ کو رسول اللہ ﷺ کے آگے نہیں چاہتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کی طرف رُخ کر کے فرمایا: ''اے لوگو! تمھیں کیا ہو گیا تھا؟ جب تمھیں نماز میں کوئی اہم مسئلہ پیش آ جائے تو تالیاں کیوں بجاتے ہو؟ تالیاں بجانا تو عورتوں کے لیے ہے اور مردوں کے لیے تسبیح (سبحان اللہ کہنا) ہے جب نماز میں کوئی (اہم) بات ہو جائے تو سبحان اللہ کہو۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے نسائی (۵۴۱۵، من حدیث سفیان بن عیینہ) طبرانی (الکبیر: ۶/۱۷۶، من حدیث الحمیدی) بخاری (۶۸۴) اور مسلم (۴۲۱) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۹۳۴] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ حَازِمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ، قَالَ: كُنْتُ فِي الْقَوْمِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ، فَرَأْ فِيَّ رَأْيَكَ، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: أَنْكِحْنِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللَّهِ، إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ، قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ قَامَتْ، فَقَالَتْ: مِثْلَ ذَلِكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ لِلرَّجُلِ: هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ تُعْطِيْهَا إِيَّاهُ؟ فَقَالَ: لَا، قَالَ: فَاذْهَبْ فَاطْلُبْ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ

سیدنا سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دوسرے لوگوں کے ساتھ ساتھ میں بھی رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا کہ آپ ﷺ کے پاس ایک عورت نے آ کر کہا: یارسول اللہ! میں نے خود کو آپ کے حوالے کر دیا ہے لہٰذا آپ ﷺ اپنی رائے دیکھیں تو ایک آدمی نے کہا: یارسول اللہ! اگر آپ ﷺ کو ضرورت نہیں ہے تو پھر اس سے میرا نکاح کرا دیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ خاموش رہے۔ پھر اس عورت نے اٹھ کر دوبارہ اپنی بات دہرائی تو رسول اللہ ﷺ نے (اس آدمی سے) فرمایا: ''کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے جو تُو اسے (حق مہر میں) دے؟'' اس نے کہا: نہیں۔

مَا وَجَدْتُ شَيْئًا، قَالَ: اذْهَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ، فَذَهَبَ، ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا وَجَدْتُ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟ قَالَ: نَعَمْ سُوْرَةُ كَذَا، وَسُوْرَةُ كَذَا، قَالَ: فَاذْهَبْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ.

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جا کر تلاش کرو۔'' وہ آدمی گئے پھر آ کر کہا: یا رسول اللہ! مجھے کچھ بھی نہیں ملا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ اور پھر تلاش کرو، اگرچہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی ہو۔'' وہ گئے پھر آ کر کہا: یا رسول اللہ! مجھے کچھ بھی نہیں ملا، لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تجھے قرآن کا کچھ حصہ یاد ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! فلاں فلاں سورت یاد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ میں نے اس قرآن (سکھانے) کے بدلے میں اس عورت کا تیرے ساتھ نکاح کر دیا ہے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۵۱۲۱، ۵۱۳۲، ۵۱۳۵) مسلم (۱۴۲۵) اور طبرانی (الکبیر: ۶/ ۱۷۶، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۹۳۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ حَازِمٍ، قَالَ: اخْتَلَفَ النَّاسُ بِأَيِّ شَيْءٍ دُوِيَ جُرْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ؟ فَسَأَلُوْا سَهْلًا، وَكَانَ [مِنْ] آخِرِ مَنْ بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ: مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ، كَانَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الدَّمَ، وَعَلِيٌّ يَأْتِيْهَا بِالْمَاءِ فِيْ تُرْسِهِ، وَأُخِذَ حَصِيْرٌ فَأُحْرِقَ فَحُشِيَ بِهِ جُرْحُهُ.

ابوحازم سلمہ بن دینار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ لوگوں کا اس بات میں اختلاف ہوا کہ اُحد کے دن رسول اللہ ﷺ کے زخموں کا علاج کس دوائی سے کیا گیا تھا تو انہوں نے سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا اور وہ مدینہ میں (اس وقت) آخری صحابی زندہ تھے۔ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے مجھ سے زیادہ جاننے والا (اب) کوئی بھی باقی نہیں رہا۔ رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک سے فاطمہ رضی اللہ عنہا خون دھوتی تھیں اور علی رضی اللہ عنہ اُن کے پاس اپنی ڈھال میں پانی لاتے تھے پھر ایک چٹائی لے کر جلائی گئی اور اسے زخم میں بھر دیا گیا۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۲۴۳) مسلم (۱۷۹۰) اور طبرانی (الکبیر: ۶/ ۱۷۷، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٩٣٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں ایک کوڑا رکھنے جتنی جگہ دنیا اور جو کچھ اس دنیا میں ہے اُن سب سے بہتر ہے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے بخاری (٣٢٥٠) اور طبرانی (الکبیر:٦/ ١٧٧، من حدیث الحمیدی) نے بھی روایت کیا ہے۔

١٧٦: حَدِيثُ قَارِبٍ الثَّقَفِيِّ

قارب الثقفی رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٩٣٧] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، أَخْبَرَنِي وَهْبُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ قَارِبٍ، أَوْ مَارِبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، يَقُولُ: يَرْحَمُ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ وَأَشَارَ بِيَدِهِ هَكَذَا، وَمَدَّ الْحُمَيْدِيُّ يَمِينَهُ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالْمُقَصِّرِينَ، فَقَالَ: يَرْحَمُ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالْمُقَصِّرِينَ، فَقَالَ: يَرْحَمُ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْمُقَصِّرِينَ وَأَشَارَ الْحُمَيْدِيُّ بِيَدِهِ فَلَمْ يَمُدَّ مِثْلَ الْأَوَّلِ.

قارب الثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں فرماتے ہوئے سنا: ''جو لوگ سر منڈاتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ کو پھیلا کر اس طرح اشارہ کیا۔ لوگوں نے کہا: اور بال کٹوانے والوں پر بھی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ بال منڈوانے والوں پر رحم کرے۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اور بال کٹوانے والے پر بھی۔'' پھر ہاتھ سے اشارہ کیا لیکن پہلے کی طرح اسے نہیں پھیلایا۔ [اور حمیدی نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتلایا۔]

قَالَ سُفْيَانُ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مَارِبٍ، وَحِفْظِي قَارِبٍ، وَالنَّاسُ يَقُولُونَ: قَارِبٌ كَمَا حَفِظْتُ، فَأَنَا أَقُولُ: قَارِبٌ، أَوْ مَارِبٌ.

[سفیان کہتے ہیں: میں نے اپنی کتاب میں ابراہیم بن میسرہ عن وہب بن عبد اللہ کی سند سے پایا ہے جبکہ میرے حافظہ میں (مارب کے بجائے) قارب ہے اور لوگ بھی قارب کہتے ہیں جس طرح کہ مجھے یاد ہے۔ اور میں بھی قارب یا مارب کہتا ہوں]

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے احمد (المسند :۶/۳۹۳) اور بخاری (التاریخ الکبیر: ۷/ ۱۹۶) نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز اس حدیث کے شواہد مسند احمد (۱/۳۵۳،۲/۱۶،۴/۷۰،۶/۴۰۲) صحیح البخاری (۱۷۲۷) اور صحیح مسلم (۱۳۰۱) میں موجود ہیں۔

١٧٧ : حَدِيثُ ابْنُ خَنْبَشٍ رضی اللہ عنہ

ابن خنبش رضی اللہ عنہ کی حدیث

[٩٣٨] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْـنُ يَـزِيْدَ أَبُوْ يَزِيْدَ الْأَوْدِيُّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَـنِ ابْـنِ خَـنْبَـشٍ ، قَـالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: عُمْرَةٌ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ كَحَجَّةٍ .

وہب بن خنبش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رمضان کے مہینے میں عمرہ حج کی طرح ہے۔''

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے ابن ماجہ (۲۹۹۲) اور ابن بشکوال (غوامض الاسماء: ۲/ ۱۸۷، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے اور اس حدیث کے بہت سے شواہد صحیح البخاری (۱۷۸۲) اور صحیح مسلم (۱۲۵۶) وغیرہما میں موجود ہیں۔

۱۷۸: أَحَادِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی احادیث

[۹۳۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا أَمَّنَ الْقَارِئُ فَأَمِّنُوا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ، فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب قاری (امام) آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں پھر جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل گئی تو اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے بخاری (۶۴۰۲) ابوعوانہ (المستخرج: ۲/۱۳۰، من حدیث الحمیدی) اور احمد (المسند: ۲/۲۳۸) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے صحیح مسلم (۴۱۰) وغیرہ

[۹۴۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُونَ النَّاسَ عَلَى مَنَازِلِهِمْ، الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ، وَاسْتَمَعُوا الْخُطْبَةَ، فَالْمُهَجِّرُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَالْمُهْدِي بَدَنَةً، ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ كَالْمُهْدِي بَقَرَةً، ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ كَالْمُهْدِي كَبْشًا، حَتَّى ذَكَرَ الدَّجَاجَةَ وَالْبَيْضَةَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے دروازوں میں سے ہر دروازے پر فرشتے لوگوں کے آنے کے اعتبار سے درجات لکھتے رہتے ہیں، جو پہلے آیا اس کا پہلا نمبر ہے پھر جب امام (خطبے کے لیے) نکل آتا ہے تو صحیفے لپیٹ دیئے جاتے ہیں اور وہ خطبہ سننے لگتے ہیں، پس جمعہ کو جلدی آنے والا اس آدمی جیسا ہے جس نے اونٹ کی قربانی دی ہو، پھر اس کے بعد آنے والا اس کی طرح ہے جس نے گائے کی قربانی دی ہو پھر اس کے بعد آنے والا اس شخص کی طرح ہے جس نے مینڈھے کی قربانی دی ہو۔'' حتی کہ آپ ﷺ نے مرغی اور انڈے کا بھی ذکر کیا۔

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَقِيلَ لِسُفْيَانَ: إِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ فِيْ هَذَا الْحَدِيْثِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ سُفْيَانُ: مَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، ذَكَرَ الْأَعْرَجَ قَطُّ، مَا سَمِعْتُهُ يَقُوْلُهُ إِلَّا عَنْ سَعِيْدٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

[ابوبکر حمیدی کہتے ہیں کہ سفیان سے کہا گیا: باقی راوی اس سند میں (زہری) عن الاعرج عن ابی ہریرہ ذکر کرتے ہیں۔ سفیان نے کہا: میں نے کبھی بھی زہری سے اس سند میں الاعرج کا ذکر نہیں سنا ہے۔ میں نے جب بھی ان سے سنا تو وہ یہی کہتے تھے کہ مجھے سعید بن المسیب نے ابو ہریرہ کے واسطہ سے خبر دی۔]

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۸۵۰ مختصراً) ابن ماجہ (۱۰۹۲) اور یعقوب الفارسی (المعرفۃ والتاریخ: ۲/۷۲۰، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۹۴۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَلَا تَأْتُوْهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ، وَأْتُوْهَا وَأَنْتُمْ تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا، وَمَا فَاتَكُمْ فَاقْضُوْا.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم نماز کے لیے آؤ تو دوڑتے ہوئے مت آؤ بلکہ چلتے ہوئے آؤ، تم سکون ووقار لازم پکڑو، پھر جو نماز مل جائے تم اسے پڑھ لو اور جو نماز تم سے رہ جائے اسے پورا کرلو۔''

تحقیق وتخریج» صحيح

اسے مسلم (۶۰۲) اور ابونعیم (المستخرج: ۲/۱۹۸، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۹۴۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، يَقُوْلُ: أَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: الْفِطْرَةُ خَمْسٌ، أَوْ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: الْخِتَانُ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَتَقْلِيْمُ الْأَظْفَارِ، وَنَتْفُ الْإِبْطِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانچ باتیں فطرت ہیں۔'' یا فرمایا: ''پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں: ختنہ کرنا، شرمگاہ کے بال مونڈنا، ناخن تراشنا، بغلوں کے بال اکھاڑنا اور مونچھیں کاٹنا۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۵۸۸۹) مسلم (۲۵۷) اور ابو عوانہ (المستخرج: ۱/۱۹۰، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۹۴۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَامَ رَجُلٌ فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ أَيُصَلِّي أَحَدُنَا فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر نبی ﷺ سے پوچھا: کیا ہم میں سے کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھ لے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے ہر ایک آدمی کے پاس دو کپڑے ہیں؟''

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لِرَجُلٍ يَسْأَلُهُ: أَتَعْرِفُ أَبَا هُرَيْرَةَ، فَإِنَّهُ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، وَإِنَّ ثِيَابَهُ مَوْضُوعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ.

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اُس ایک آدمی سے کہا جس نے اُن سے سوال کیا تھا: کیا تم ابو ہریرہ کو جانتے ہو؟ وہ تو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہیں اور ان کا (دوسرا کپڑا) کپڑا کھونٹی پر لٹکا ہوتا ہے۔

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے ابن ماجہ (۱۰۴۷) احمد (المسند: ۲/ ۲۳۸-۲۳۹) ابن خزیمہ (۷۵۸) اور ابو یعلی (المسند: ۵۸۸۸ وصرح الزہری بالسماع عندہ) نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے صحیح البخاری (۳۵۸) اور صحیح مسلم (۵۱۵)

[۹۴۴] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ كَمَا أَقُولُ لَكَ لَا نَحْتَاجُ فِيهِ إِلَى أَحَدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: دَخَلَ أَعْرَابِيٌّ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ جَالِسٌ قَالَ: فَقَامَ فَصَلَّى، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ، قَالَ: اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا، وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا، فَمَا لَبِثَ أَنْ بَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَأَسْرَعَ النَّاسُ إِلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَهْرِيقُوا عَلَيْهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ أَوْ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی مسجد میں داخل ہوا اور نبی ﷺ بھی وہاں تشریف فرما تھے۔ پھر اس نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو اس نے کہا: اے میرے اللہ! مجھ پر اور محمد ﷺ پر رحم کر اور ہمارے ساتھ رحم میں کسی اور کو شریک نہ کر۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف رُخ کر کے فرمایا: ''تو نے وسیع (رحمت) کو تنگ کر دیا ہے۔'' پھر تھوڑی دیر کے بعد اس نے مسجد میں پیشاب کرنا شروع کر دیا تو لوگ اس کی طرف جلدی سے دوڑنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس جگہ پر پانی کا ایک ڈول یا بڑا ڈول بہا دو۔ تمہیں آسانی کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے، نہ کہ تنگی کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے ابوداود (۳۸۰) ترمذی (۱۴۷، وقال: ھذا حدیث حسن صحیح) اور بیہقی (الکبریٰ: ۲/ ۴۲۸، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے صحیح البخاری (۲۲۰)

[سنن ابن ماجہ (۵۲۹ وسندہ حسن) کی روایت سے عیاں ہوتا ہے کہ اعرابی کو ان باتوں کے بارے میں علم ہی نہیں تھا۔/تنویر الحق]

[٩٤٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَمَّا رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْأَخِيْرَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، قَالَ: اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيْعَةَ، وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ بِمَكَّةَ، اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِي يُوْسُفَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز کی آخری رکعت سے (رکوع کے بعد) سر اٹھایا تو (قنوت نازلہ میں) فرمایا: ''اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابی ربیعہ اور مکہ کے کمزوروں کو (کفار سے) نجات ورہائی دے۔ اے اللہ! مضر (قبیلہ) پر اپنا سخت عذاب بھیج اور انھیں ایسی قحط سالی میں مبتلا کر جس طرح کہ یوسف علیہ السلام کے دور میں قحط آیا تھا۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۶۲۰۰) مسلم (۶۷۵) اور بیہقی (۲/ ۲۴۴، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[٩٤٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِيْ هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری اس مسجد (یعنی مسجد نبوی) میں ایک نماز دوسری مسجدوں میں نماز سے ایک ہزار گنا افضل ہے سوائے مسجد حرام کے۔''

تحقیق وتخریج» صحيح

اسے مسلم (۱۳۹۴) اور طحاوی (شرح معانی الآثار: ۳/ ۱۲۶، من حدیث الحمیدی) وغیرہمانے بھی روایت کیا ہے۔
نیز دیکھئے صحیح البخاری (۱۱۹۰)

[٩٤٧] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ: أَخْبَرَنِي [سُلَيْمَانُ] بْنُ عَتِيقٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: صَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ صَلَاةٍ، فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ.

سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسجد حرام میں نماز دوسری مسجدوں سے سو گنا افضل ہے۔

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: قَالَ سُفْيَانُ: فَيَرَوْنَ أَنَّ الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا مَسْجِدَ الرَّسُوْلِ ﷺ، فَإِنَّهُ فَضْلُهُ عَلَيْهِ بِمِائَةِ صَلَاةٍ.

حمیدی کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ نے فرمایا: (بعض) علماء کا خیال ہے کہ مسجد حرام میں نماز دوسری مسجدوں سے ایک لاکھ گنا افضل ہے، سوائے مسجد نبوی کے کیونکہ یہ (یعنی مسجد حرام) اس سے سو گنا افضل ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے بخاری نے التاریخ الکبیر (۴/ ۲۹ ت ''سلیمان بن عتیق الحجازی'') میں حمیدی کی سند سے روایت کیا ہے۔
سلیمان بن عتیق صدوق حسن الحدیث راوی ہیں۔

[٩٤٨] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، وَقَالَ: اشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا، فَقَالَتْ: رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا، فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ، نَفَسٌ فِي الشِّتَاءِ، وَنَفَسٌ فِي الصَّيْفِ، فَأَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ فَمِنْ حَرِّهَا، وَأَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْبَرْدِ فَمِنْ زَمْهَرِيْرِهَا.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب گرمی تیز ہو تو نماز ٹھنڈی کر کے پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے سانس سے ہے۔'' اور فرمایا: ''جہنم نے اپنے رب کے سامنے شکایت کی کہ اے میرے رب! میرا بعض حصہ میرے بعض حصے کو کھا رہا ہے، تو اللہ نے اسے دو سانسوں کی اجازت دے دی: ایک سانس سردی میں اور ایک سانس گرمی میں۔ تم یہ جو شدید گرمی دیکھتے ہو تو یہ اس کے (باہر نکالے ہوئے) سانس سے ہے اور جو شدید سردی دیکھتے ہو تو یہ اس کے سانس زمہریر میں سے ہے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے بخاری (۵۳۶۔۵۳۷) احمد (المسند: ۲/ ۲۳۸) اور ابو عوانہ (المستخرج: ۱/ ۳۴۶۔۳۴۷، من حدیث الحمیدی)

وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے صحیح مسلم (۶۱۵، ۶۱۷)

[۹۴۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ، إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِي هَذَا، وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(برائے اضافی ثواب وبرکت) سفر نہ کیا جائے مگر صرف تین مساجد کے لیے: مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ۔''

تحقیق وتخریج» صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۱۱۸۹) مسلم (۱۳۹۷) اور ابو نعیم (المستخرج: ۴/ ۵۷۔ ۵۸، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۹۵۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي بَصْرَةُ بْنُ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيُّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: لَا تُعْمَلُ الْمَطِيُّ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ، إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِي هَذَا، وَمَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے بصر بن ابی بصرہ الغفاری رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین مسجدوں مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد بیت المقدس کے سوا کسی طرف (نماز کے لیے [برائے اضافی ثواب وبرکت]) سفر نہیں کرنا چاہیے۔''

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے امام مالک (الموطأ روایہ یحییٰ بن یحییٰ: ۱/ ۱۰۹ ح ۲۳۹، روایہ ابن القاسم: ۵۱۵) احمد (المسند: ۶/ ۷) اور یعقوب الفارسی (المعرفہ والتاریخ: ۲/ ۲۹۴، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

فقہ الحدیث کے لیے دیکھئے الاتحاف الباسم شرح موطا امام مالک: ص ۵۹۶

تنبیہ: بریکٹ میں ''نماز کے لیے'' کے الفاظ مسند احمد (۳/ ۶۴ ح ۱۱۶۰۹، وسندہ حسن) سے لیے گئے ہیں۔ شہر بن حوشب جمہور کے نزدیک حسن الحدیث ہیں۔

[٩٥١] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَمَّنْ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، إِمَّا سَعِيْدٌ، وَإِمَّا أَبُوْ سَلَمَةَ، وَأَكْثَرُ ذَلِكَ يَقُوْلُهُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: أُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِيْ: جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْأَحْمَرِ وَالْأَسْوَدِ، وَأُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے ایسی پانچ چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں: میرے لیے ساری زمین مسجد اور طہارت بنائی گئی ہے، میری مدد رعب کے ساتھ کی گئی ہے، میرے لیے مالِ غنیمت حلال کیا گیا ہے، مجھے ہر سرخ و سیاہ (یعنی تمام لوگوں) کی طرف (نبی و رسول بنا کر) بھیجا گیا ہے اور مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے۔“

تحقیق وتخریج » **صحیح**

اسے امام شافعی نے بھی سفیان بن عیینہ سے روایت کیا ہے۔ (دیکھئے السنن الماثورہ: ١٨٥، مشکل الآثار للطحاوی: ١/ ٤٥٠) نیز دیکھئے صحیح مسلم (٥٢١، ٥٢٣) اور صحیح البخاری (٣٣٥) وغیرہما۔

[٩٥٢] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: مَنْ أَدْرَكَ مِنْ صَلَاةٍ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے نماز میں سے ایک رکعت پالی تو اس نے نماز پالی۔“

تحقیق وتخریج » **سنده صحیح**

اسے مسلم (٦٠٧) اور ابو عوانہ (المستخرج: ٢/ ٨٠، من حدیث الحمیدی وزاد فی الاخیر: الصلوٰۃ) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے صحیح البخاری: ٥٨٠

[٩٥٣] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِيْ أَحَدَكُمْ فِيْ صَلَاتِهِ، فَيُلَبِّسُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ حَتَّى لَا يَدْرِيَ كَمْ صَلَّى، فَإِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ، فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کسی کے پاس نماز میں شیطان آتا ہے تو اسے اس کی نماز کے بارے میں شک میں مبتلا کر دیتا ہے حتی کہ اسے پتا نہیں چلتا کہ کتنی (رکعت) نماز پڑھی ہے؟ لہٰذا تم میں سے جب کوئی ایک ایسی حالت پائے تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔“

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۳۸۹/۸۲) اور ابونعیم (المستخرج ج:۲/۱۲۶، من حدیث الحمیدی مختصراً) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔
نیز دیکھئے صحیح البخاری: ۱۲۳۲،۳۸۸

[۹۵۴] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: التَّسْبِيْحُ فِي الصَّلَاةِ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نماز میں (بھولنے پر) مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں ہاتھ پر ہاتھ ماریں۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۱۲۰۳) مسلم (۴۲۲) اور ابونعیم (المستخرج ج:۲/۴۸، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۹۵۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ.

[ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کسی بھی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا جتنی توجہ سے وہ اپنے نبی ﷺ کو سنتا ہے جو خوش الحانی کے ساتھ قرآن کی تلاوت کر رہے ہوں۔'']

تحقیق وتخریج» صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۵۰۲۳) مسلم (۷۹۲) اور ابونعیم (المستخرج ج:۲/۳۸۲، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۹۵۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي أَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا، وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے بھی رمضان کے روزے ایمان اور ثواب کی نیت کے ساتھ رکھے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جس نے (بھی) لیلۃ القدر کا قیام ایمان اور ثواب کی نیت سے کیا تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے بخاری (۲۰۱۴) اور یعقوب بن سفیان الفارسی (المعرفہ والتاریخ: ۲/۲۴۷، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے صحیح مسلم: ۷۵۹

[٩٥٧] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ، فَلا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلاثًا، فَإِنَّهُ لا يَدْرِيْ أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے اُٹھے تو اپنے ہاتھ تین دفعہ دھونے سے پہلے برتن میں داخل نہ کرے، کیونکہ اسے پتا نہیں کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے۔''

[٩٥٨] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

دوسری روایت بھی اسی کی مثل ہے۔

قَالَ سُفْيَانُ: هٰذَا يَشُدُّ قَوْلَ مَنْ يَقُوْلُ: الْوُضُوْءُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ.

سفیان بن عیینہ نے کہا: یہ حدیث اس آدمی کی دلیل کو پختہ کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

تحقیق وتخریج: سندہ صحیح

اسے مسلم (٢٧٨[٦٤٥]) اور ابو عوانہ (المستخرج ج:١/٢٦٣، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔
نیز دیکھئے صحیح البخاری (١٦٢)
دوسری روایت (٩٥٨) صحیح البخاری (١٦٢) اور صحیح مسلم (٢٧٨/ ٨٨) میں موجود ہے۔

[٩٥٩] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: سَمِعْتُ ابْنَ أُكَيْمَةَ اللَّيْثِيَّ يُحَدِّثُ سَعِيْدَ ابْنَ الْمُسَيِّبِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلاةَ الصُّبْحِ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، الصَّلَاةَ، قَالَ: هَلْ قَرَأَ مَعِيَ مِنْكُمْ أَحَدٌ؟ فَقَالَ رَجُلٌ: نَعَمْ أَنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنِّيْ أَقُوْلُ: مَالِيْ أُنَازَعُ الْقُرْآنَ؟

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی پھر جب نبی علیہ السلام نے نماز مکمل کی تو فرمایا: کیا میرے ساتھ تم میں سے کسی نے قراءت کی تھی؟ ایک آدمی نے کہا: جی ہاں! میں نے کی تھی۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(تبھی تو) میں کہتا تھا کہ میرے ساتھ قراءت میں کیوں منازعت (چھینا چھانی) ہو رہی ہے؟''

قَالَ سُفْيَانُ: ثُمَّ قَالَ الزُّهْرِيُّ شَيْئًا لَمْ أَفْهَمْهُ، فَقَالَ لِي مَعْمَرٌ بَعْدُ: أَنَّهُ قَالَ: فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ، فِيْمَا جَهَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

سفیان بن عیینہ نے کہا: پھر زہری نے کچھ کہا لیکن میں اسے نہیں سمجھ پایا۔ پھر معمر نے مجھے بعد میں بتایا کہ زہری نے کہا: پھر لوگ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے جہری نمازوں میں قراءت سے رُک گئے۔

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَكَانَ سُفْيَانُ يَقُوْلُ فِي هَذَا الْحَدِيْثِ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةً أَظُنُّهَا صَلَاةَ الصُّبْحِ زَمَانًا مِنْ دَهْرِهِ، ثُمَّ قَالَ لَنَا سُفْيَانُ: نَظَرْتُ فِي كِتَابِي، فَإِذَا فِيهِ عِنْدِي: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ.

[حمیدی کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ اس حدیث میں ایک زمانے تک یہ الفاظ کہتے رہے: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک نماز پڑھائی اور میرا خیال ہے کہ وہ صبح کی نماز تھی۔ پھر سفیان نے ہم سے کہا کہ میں نے اپنی کتاب میں دیکھا تو اس میں یہ الفاظ تھے: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔]

تحقیق وتخریج» حسن

اسے مالک (الموطأ روایہ یحییٰ بن یحییٰ اللیثی: ۱/۸۶۔۸۷ح ۱۹۰) ابوداود (۸۲۶۔۸۲۷) ترمذی (۳۱۲، وقال: ھذا حدیث حسن...) اور بیہقی (الکبریٰ: ۲/۱۵۹، من حدیث الحمیدی مختصراً جداً) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے اور مرفوع حدیث حسن لذاتہ ہے۔

''پھر لوگ رُک گئے'' یہ جملہ امام زہری کا کلام ہے اور مدرج ہے۔ [تفصیل کے لیے دیکھئے نصر الباری: ۹۵، ۹۶]

امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث قراءت خلف الامام کے خلاف نہیں کیونکہ اس کے راوی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فاتحہ خلف الامام کا حکم دیا۔ (ملخصاً)

[۹۶۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: نَحْنُ الْآخِرُوْنَ وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ، بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا، وَأُوْتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ، فَهَذَا الْيَوْمُ الَّذِي اخْتَلَفُوْا فِيْهِ، فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهُ، فَالنَّاسُ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ الْيَهُوْدُ غَدًا وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم (بلحاظ زمانہ تو) آخر میں آئے ہیں مگر (قیامت کے دن بلحاظ مقام ومرتبہ) سب سے آگے ہوں گے، اس کے باوجود کہ انہیں ہم سے پہلے کتاب ملی اور ہمیں بعد میں ملی۔ پس (جمعہ کا) یہ دن جس کے بارے میں انہوں نے اختلاف کیا تو اللہ نے ہمیں اس کی ہدایت دے دی، پس تمام لوگ ہمارے پیچھے ہیں: یہودی کل ہفتہ اور عیسائی پرسوں (یعنی اتوار)۔

[٩٦١] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: بَيْدَ أَنَّهُمْ، تَفْسِيرُهَا: مِنْ أَجْلِ أَنَّهُمْ.

یہ روایت پچھلی روایت کی مثل ہے۔ پچھلی روایت میں موجود جملہ "بید أنهم" کی اس روایت میں تفسیر مذکور ہے۔ اس کا معنی ہے کہ "اس وجہ سے کہ انھوں نے۔"

تحقیق و تخریج » سنده صحيح

اسے مسلم (٨٥٥) اور بیہقی (الکبریٰ: ۳/ ۱۷۰، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

نیز دیکھئے صحیح البخاری (٢٣٨، وغیرہ)

دوسری روایت (٩٦١) صحیح مسلم (٨٥٥) صحیح البخاری (٨٩٦) اور المستخرج لابی نعیم علی صحیح مسلم (٢/ ٤٤٥، من حدیث الحمیدی) میں موجود ہے۔

[٩٦٢] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُقِيمَ الصَّلَاةَ، صَلَاةَ الْعِشَاءِ، ثُمَّ آمُرَ فِتْيَانِي فَيُخَالِفُوا إِلَى بُيُوتِ أَقْوَامٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ، فَيُحَرِّقُونَ عَلَيْهِمْ بِحُزَمِ الْحَطَبِ، وَلَوْ عَلِمَ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ، أَوْ عَظْمًا سَمِينًا لَشَهِدَ الصَّلَاةَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں نے ارادہ کیا تھا کہ نمازِ عشاء کی اقامت کہلواؤں پھر اپنے نوجوانوں کو حکم دوں کہ وہ اُن لوگوں کے گھروں کی طرف جائیں جو نماز عشاء سے پیچھے رہتے ہیں کہ وہ لکڑیاں ڈال کر اُن کے گھروں کو جلا دیں۔ اگر ان (پیچھے رہ جانے والوں) میں سے کسی کو یہ علم ہوتا کہ اسے بکری کے دو اچھے کھر یا موٹی بڑی ہڈی ملے گی تو وہ ضرور نماز کے لیے حاضر ہوتا۔"

تحقیق و تخریج » سنده صحيح

اسے مسلم (٦٥١) اور ابو عوانہ (المستخرج: ٢/ ٦، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

نیز دیکھئے صحیح البخاری: ٦٤٤

[٩٦٣] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ وِتْرًا، وَإِذَا اسْتَنْثَرَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وِتْرًا.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص ڈھیلوں سے استنجا کرے تو طاق ڈھیلے استعمال کرے اور جب ناک میں پانی ڈالے تو طاق مرتبہ پانی ڈالے۔"

تحقیق و تخریج » سنده صحيح

اسے مسلم (۲۳۷) وغیرہ نے سفیان بن عیینہ سے روایت کیا ہے۔ نیز بخاری (۱۶۲) نے دوسری سند کے ساتھ ابوالزناد سے بعض اختلاف سے روایت کیا ہے۔

[٩٦٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْإِمَامُ أَمِيرٌ، فَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا، وَإِنْ صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''امام امیر ہے لہٰذا اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بیٹھ کر نماز پڑھو اور اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم (بھی) کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے ابوعوانہ (المستخرج: ۲/۱۰۹، من حدیث الحمیدی) نے ''الامــام أمين'' کے الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے، نیز بخاری (۷۳۴) اور مسلم (۴۱۴) نے ابوالزناد کی سند سے بیان کیا ہے۔

[٩٦٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: لِلْأَمِيرِ إِمَامَةٌ.

[ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری سند کے ساتھ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''امیر کے پاس سربراہی ہوتی ہے۔'']

تحقیق وتخریج» سنده ضعيف

اسے عبدالرزاق (المصنف: ۴۰۸۳) اور ابونعیم (اخبار اصبہان: ۱/۲۹۰) نے بھی روایت کیا ہے اور یہ سند اسماعیل بن ابی خالد (ثقہ مدلس) کے عن کی وجہ سے ضعیف ہے۔

اس باب میں سابق حدیث (۹۶۴) اس روایت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

[٩٦٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ ثَلَاثَ عُقَدٍ، يَضْرِبُ عَلَيْكَ مَكَانَ كُلِّ عُقْدَةٍ لَيْلًا طَوِيلًا، فَنَمْ، فَإِنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَذَكَرَ اللَّهَ تَعَالَى، انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ،

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے (ہر) ایک کے سر کی پشت پر شیطان تین گرہیں لگا دیتا ہے، ہر گرہ لگاتا ہے کہ تیرے لیے رات بہت لمبی ہے لہٰذا سو جا۔ پھر اگر وہ رات کو اُٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر جب وہ وضو کرتا ہے تو دو گرہیں کھل جاتی ہیں، پھر جب وہ نماز پڑھتا ہے تو تمام گرہیں کھل جاتی

انْحَلَّتْ عُقْدَتَانِ ، فَإِنْ صَلَّى ، انْحَلَّتِ الْعُقَدُ كُلُّهَا ، وَأَصْبَحَ طَيِّبَ النَّفْسِ نَشِيطًا ، وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ .

ہیں اور وہ اس حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ ہشاش بشاش اور چست و توانا ہوتا ہے بصورت دیگر وہ صبح کو خبیث دل کے ساتھ سستی اور کاہلی کا مارا ہوا ہوتا ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۷۷۶) اور ابوعوانہ (المستخرج: ۲/۲۹۶ من حدیث الحمیدی) وغیر ہما نے بھی روایت کیا ہے۔
نیز دیکھئے صحیح البخاری: ۱۱۴۲

[۹۶۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: تَرَوْنَ قِبْلَتِي هَذِهِ؟ فَمَا يَخْفَى عَلَيَّ رُكُوْعُكُمْ ، وَلَا خُشُوْعُكُمْ ، أَوْ رُكُوْعُكُمْ ، وَلَا سُجُوْدُكُمْ .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(لوگو) تم میرا یہ قبلہ دیکھتے ہو! (بحالت نماز) تمہارا رکوع اور خشوع مجھ سے پوشیدہ نہیں ہے، یا فرمایا: ''(بحالت نماز) تمھارے رکوع اور تمھارے سجدے مجھ سے چھپے ہوئے نہیں۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے احمد (المسند: ۲/۲۴۴، ۳۶۵ ح ۸۷۷۱) نے بھی سفیان بن عیینہ سے روایت کیا ہے۔
نیز دیکھئے صحیح البخاری (۷۴۱) اور صحیح مسلم (۴۲۴)

[والد محترم رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''حالت نماز میں رسول اللہ ﷺ کو پیٹھ پیچھے سے بھی اسی طرح نظر آتا تھا جس طرح سامنے سے نظر آتا ہے اور یہ آپ ﷺ کا ایک عظیم معجزہ ہے۔'' (الاتحاف الباسم شرح موطا امام مالک: ص ۴۰۸، ۴۰۹)/معاذ]

[۹۶۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَابُوْرَ ، وَحُمَيْدٌ الْأَعْرَجُ ، وَابْنُ أَبِي نَجِيْحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِيْنَ﴾ (۲۶/ الشعراء: ۲۱۹) ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ يَرَى مِنْ خَلْفِهِ فِي الصَّلَاةِ كَمَا يَرَى مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ .

مجاہد تابعی رحمہ اللہ ﴿وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِيْنَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ بحالت نماز پیچھے بھی اسی طرح دیکھتے تھے جس طرح کہ سامنے دیکھتے تھے۔''

تحقیق وتخریج» صحيح إلى مجاهد

اسے ابن جریر (التفسیر: ۱۹/۷۶) اور بیہقی (دلائل النبوہ: ۶/۷۴) نے بھی روایت کیا ہے۔

[۹۶۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَقُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ، اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ، وَلَكِنْ لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ، فَإِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ، أَوْ قَالَ: لَا مُكْرِهَ لَهُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی بھی یہ نہ کہے: اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے، اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم کر، بلکہ پورے عزم اور پختگی سے دعا مانگنی چاہیے کیونکہ بے شک اللہ کو روکنے والا کوئی نہیں۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے احمد (المسند: ۲/۲۴۳) اور نسائی (عمل الیوم واللیلہ: ۵۸۲، السنن الکبری: ۱۰۴۱۸) نے بھی روایت کیا ہے۔
نیز دیکھئے صحیح البخاری (۶۳۳۹) اور صحیح مسلم (۲۶۷۹)

[۹۷۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَيْءٌ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی آدمی بھی ایک کپڑے میں اس طرح بالکل نماز نہ پڑھے کہ اس کے کندھے پر کوئی چیز نہ ہو۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۵۱۶) اور ابوعوانہ (المستخرج: ۲/۶۱ من حدیث الحمیدی) نے بھی روایت کیا ہے۔
نیز دیکھئے صحیح البخاری (۳۵۹)

[۹۷۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ لَأَمَرْتُهُمْ بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ وَالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر مجھے مومنین پر مشقت کا ڈر نہ ہوتا تو میں انہیں حکم دیتا کہ عشاء کی نماز دیر سے پڑھیں اور ہر نماز کے ساتھ مسواک کریں۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۲۵۲ مختصراً) اور ابونعیم (المستخرج: ۱/۳۱۲، من حدیث الحمیدی) وغیر ہما نے بھی روایت کیا ہے۔
نیز دیکھئے صحیح البخاری: ۸۸۷

[٩٧٢] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ: أَخْبَرَنِي عَبْدُالرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَنْصِتْ فَقَدْ لَغَيْتَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تُو جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے کہے کہ تُو خاموش ہو جا، جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو، تو تُو نے بھی لغو (بیہودہ اور فضول) کام کیا۔''

قَالَ أَبُوْ الزِّنَادِ: وَهُوَ لُغَةُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا هُوَ لَغَوْتَ.

[ابوالزناد تابعی کہتے ہیں کہ ''لغیت'' سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی لغت ہے، جبکہ یہ ''لغوت'' ہے۔]

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے مسلم (۸۵۱/۱۲) اور ابو نعیم (المستخرج: ۲/۴۴۱ من حدیث الحمیدي) نے بھی روایت کیا ہے۔
نیز دیکھئے صحیح البخاری (۹۳۴، من حدیث سعید بن المسیب عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

[٩٧٣] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الزِّنَادِ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال دے تو اسے لازم ہے کہ اسے سات دفعہ دھوئے۔''

[٩٧٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السِّخْتِيَانِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ، رَفَعَهُ مَرَّةً إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: أُوْلَاهُنَّ، أَوْ أُخْرَاهُنَّ بِالتُّرَابِ.

محمد بن سیرین کی روایت بھی اسی کی مثل ہے، اسے ایک مرتبہ انھوں نے مرفوعاً بیان کیا، اس میں ہے کہ: ''پہلی یا آخری بار اسے مٹی سے مانجے۔''

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے احمد (المسند: ۲/۲۴۵) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے صحیح البخاری (۱۷۲) اور صحیح مسلم (۲۷۹)
دوسری روایت (۹۷۴) کی سند بھی صحیح ہے اور اسے ترمذی (۹۱، وقال: ''ھذا حدیث حسن صحیح'') وغیرہ نے بھی بیان کیا ہے۔ نیز دیکھئے حدیث سابق: ۹۷۳

[محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''كل شيئ حدثت عن أبي هريرة فهو مرفوع'' ''میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جو بھی بیان کرتا ہوں وہ مرفوع ہے۔ (المعرفہ والتاریخ: ۳/۲۲ وسندہ صحیح)/ تنویر الحق]

[٩٧٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: لا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایک کھڑے پانی میں بالکل پیشاب نہ کرے، پھر وہ اس سے غسل کرتا ہے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحیح

اسے نسائی (٢٢٢، ٣٩٩) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے آنے والی حدیث: ٩٧٦

[٩٧٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: لا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی آدمی بھی کھڑے پانی جو جاری نہ ہو، میں بالکل پیشاب نہ کرے، پھر وہ اسی سے غسل کرتا ہے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحیح

اسے نسائی (٤٠٠) نے موقوفاً روایت کیا ہے اور موقوف ومرفوع دونوں صحیح ہیں۔
نیز دیکھئے صحیح البخاری (٢٣٩) اور صحیح مسلم (٢٨٢)

[٩٧٧] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْعُمَرِيُّ، عَنْ مَوْلًى لِأَبِي رُهْمٍ، قَالَ: لَقِيَ أَبُو هُرَيْرَةَ امْرَأَةً مُطَيَّبَةً، فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدِينَ يَا أَمَةَ الْجَبَّارِ؟ قَالَتِ الْمَسْجِدَ، قَالَ: وَلَهُ تَطَيَّبْتِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: ارْجِعِي فَاغْتَسِلِي، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَقُولُ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ، ثُمَّ خَرَجَتْ تُرِيدُ الْمَسْجِدَ لَمْ تُقْبَلْ لَهَا صَلاةٌ، وَلا كَذَا، وَلا كَذَا حَتَّى تَرْجِعَ فَتَغْتَسِلَ غُسْلَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ.

ابو رہم کے غلام سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو دیکھا جس نے خوشبو لگا رکھی تھی تو پوچھا: اے اللہ کی بندی! تُو کہاں جا رہی ہے؟ اس نے کہا: مسجد کو۔ انھوں نے فرمایا: اور اس لیے خوشبو لگائی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: واپس جا کر غسل کر، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے: ''جو عورت خوشبو لگا کر مسجد جانے کے لیے نکلتی ہے اُس کی نماز قبول نہیں ہوتی اور نہ یہ یہ (عبادات ومعاملات) قبول ہوتے ہیں حتی کہ وہ واپس جا کر غسل جنابت کی طرح کا غسل کرلے۔''

تحقیق وتخریج» حسن

اسے ابوداود (۴۱۷۴) اور ابن ماجہ (۴۰۰۲) وغیر ہما نے بھی روایت کیا ہے اور یہ سند عاصم بن عبیداللہ کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن السنن الکبریٰ للبیہقی (۱۳۳/۳۔۱۳۴) میں اس کا حسن لذاتہ شاہد ہے لہٰذا یہ بھی حسن ہے۔

[۹۷۸] حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا سُـمَيٌّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُـرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ كَـانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرَكِ الشَّـقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ، وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ .

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مصیبت کی سختی، بدبختی اور بدنصیبی پانے سے، بری تقدیر اور کسی ایسے معاملہ کے پیش آنے سے جس سے دشمن خوش ہوں، ان باتوں سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔

قَالَ سُفْيَانُ: ثَلَاثَةٌ مِنْ هَذِهِ الْأَرْبَعِ .

سفیان بن عیینہ نے کہا: اس حدیث میں تین چیزیں مذکور ہیں اور چوتھی کا اضافہ مجھ سے (سہواً) ہو گیا ہے۔

تحقیق وتخریج» صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۶۳۴۷) مسلم (۲۷۰۷) وغیر ہما نے بھی روایت کیا ہے۔

فائدہ: حافظ ابن حجر نے امام اسماعیلی (جنہوں نے صحیح البخاری پر مستخرج لکھی تھی) سے نقل کیا ہے کہ سفیان بن عیینہ نے ”شماتة الأعداء“ کا اضافہ کر دیا تھا، یعنی باقی حدیث محفوظ و بے داغ ہے۔ (دیکھئے فتح الباری: ۱۱/ ۱۴۸ تحت ح ۶۳۴۷)

اس کی تائید الثالث عشر من فوائد ابن المقریٔ کی روایت نمبر (۶۰) سے بھی ہوتی ہے۔ واللہ اعلم

[۹۷۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي الْـعَلَاءُ بْـنُ عَبْـدِالـرَّحْـمَـنِ بْـنِ يَـعْقُوْبَ مَوْلَى الْـحُـرَقَةِ، عَـنْ أَبِيـهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْـنِي وَبَيْنَ عَبْدِي، فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ (۱/ الفاتحة:۲) قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: حَـمِدَنِي عَبْدِي، فَإِذَا قَالَ: ﴿الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ﴾ (۱/ الفاتحة:۱) قَالَ: أَثْنَى عَلَيَّ عَبْدِي، أَوْ مَجَّدَنِي عَبْـدِي، وَإِذَا قَـالَ الْعَبْدُ: ﴿مَـالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾، قَالَ: فَوَّضَ إِلَيَّ عَبْدِي، فَإِذَا قَالَ:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے اپنے اور بندے کے درمیان نماز تقسیم کر دی ہے، پس جب بندہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد بیان کی۔ جب وہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری ثنا یا بزرگی بیان کی۔ اور جب بندہ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے: بندے نے اپنے آپ کو میرے سپرد کر دیا۔ پھر جب وہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے: یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور بندہ جو مانگے گا اسے ملے

﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ (١/ الفاتحة:٥)، فَهَذِهِ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ، ﴿اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ (١/ الفاتحة: ٧)، فَهَذِهِ لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ.

گا: ﴿اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ o صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ o غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ پس یہ بندے کے لیے ہے اور بندہ جو مانگے گا اسے ملے گا۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۳۹۵) اور ابونعیم (المستخرج: ۲/ ۱۷، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[٩٨٠] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَعَبْدُالْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ وَابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ قَالَ عَبْدُالرَّحْمَنِ: فَقُلْتُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: فَإِنِّي أَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ، فَغَمَزَنِي بِيَدِهِ، وَقَالَ: يَا فَارِسِيُّ! أَوْ قَالَ: يَا ابْنَ الْفَارِسِيِّ! اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نماز جس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے، ناقص ہے۔'' عبدالرحمٰن (بن یعقوب) نے کہا: میں نے ابو ہریرہ سے کہا کہ میں امام کی قراءت سن رہا ہوتا ہوں؟ تو انہوں نے میرا ہاتھ دبا کر فرمایا: اے فارسی یا فارسی زادے! دل میں (یعنی سراً) پڑھ۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے نسائی (الکبریٰ: ۸۰۱۳) اور ابوعوانہ (المستخرج: ۲/ ۱۲۸، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

نیز دیکھئے حدیث سابق: ۹۷۹

[٩٨١] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ مَرَّةً، قَالَ: تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ فِي كُلِّ يَوْمِ إِثْنَيْنِ وَخَمِيسٍ فَيَغْفِرُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فِي ذَلِكَ الْيَوْمَيْنِ لِكُلِّ امْرِءٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا امْرَأً كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ: اتْرُكُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا اتْرُكُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر سوموار اور جمعرات کے دن اعمال پیش ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان دو دنوں میں ہر اس انسان کو بخش دیتا ہے جو اللہ کے ساتھ کسی چیز میں بھی شرک نہیں کرتا ہے، سوائے اس آدمی کے جس کی اپنے بھائی سے دشمنی و ناراضگی ہو، پس کہا جاتا ہے: ان دونوں کو چھوڑ دو حتی کہ یہ دونوں صلح کر لیں، ان دونوں کو چھوڑ دو حتی کہ یہ دونوں صلح کر لیں۔''

راوی نے ایک دفعہ اس حدیث کو مرفوع (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے) بیان کیا ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۲۵۶۵) اور بیہقی (شعب الایمان: ۶۶۲۷ من حدیث الحمیدی) نے بھی روایت کیا ہے۔

[۹۸۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُصَلِّيَ بَعْدَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے بعد چار رکعتیں (سنت) پڑھنے کا حکم دیا۔

قَالَ سُفْيَانُ: وَقَالَ غَيْرِي: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ، مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا وَهَذَا أَحْسَنُ، فَأَمَّا الَّذِي حَفِظْتُ أَنَا الْأَوَّلُ.

دوسرے راوی کی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے اگر کوئی جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے تو چار رکعتیں پڑھے۔'' [سفیان کہتے ہیں کہ یہ دوسری روایت اچھی معلوم ہوتی ہے لیکن مجھے جو یاد ہے وہ پہلی ہی روایت ہے۔]

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے ترمذی (۵۲۳، وقال: هذا حديث حسن صحيح) نے بھی متصلاً روایت کیا ہے۔

نیز مسلم (۸۸۱/۶۹) نے جریر بن عبدالحمید اور سفیان ثوری عن سہیل کی سند سے دوسرا متن بھی روایت کیا ہے، لہٰذا یہ حدیث دونوں متنوں کے ساتھ صحیح ہے۔

[۹۸۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: إِنِّي رَجُلٌ كَثِيرُ الشَّعْرِ، وَلَا تَكْفِينِي ثَلَاثُ حَثَيَاتٍ فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكْثَرَ مِنْكَ شَعْرًا، وَأَطْيَبَ مِنْكَ، كَانَ يُحْثِي عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا.

ایک آدمی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں بہت زیادہ بالوں والا آدمی ہوں لہٰذا میرے لیے تین چلو پانی (بہانا) کافی نہیں، تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال تجھ سے زیادہ تھے اور تجھ سے بہت اچھے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر مبارک پر تین چلو پانی بہاتے تھے۔

تحقیق وتخریج» صحيح

اسے ابن ماجہ (۵۷۸) اور بزار (البحر الزخار: ۱۵/۱۵۶ ح ۸۴۹۱) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔ محمد بن عجلان نے

مسند بزار میں سماع کی تصریح کر دی ہے اور صحیح مسلم (٣٢٩) وغیرہ میں اس کے شواہد بھی موجود ہیں۔

[٩٨٤] قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرُو بْنُ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ، وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا وَهُنَّ تَفِلَاتٌ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی بندیوں (عورتوں) کو مسجدوں میں آنے سے مت روکو اور وہ نماز کے لیے عام سادہ کپڑوں میں (یعنی خوشبو اور بھڑکیلے لباس کے بغیر) ہی گھروں سے نکلیں۔''

تحقیق وتخریج» سنده حسن

اسے ابوداود (٥٦٥) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے اور صحیح البخاری (٩٠٠) وصحیح مسلم (٤٤٢) وغیرہما میں اس کے شواہد ہیں۔

[٩٨٥] قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيُصَبِّحُ الْقَوْمَ بِالنِّعْمَةِ وَيُمَسِّيهِمْ، فَيُصْبِحُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بِهَا كَافِرِينَ، يَقُولُونَ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا، وَكَذَا))، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: فَحَدَّثْتُ بِهِ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، فَقَالَ: قَدْ سَمِعْنَا هَذَا مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَلَكِنْ أَخْبَرَنِي مَنْ شَهِدَ عُمَرَ يَسْتَسْقِي بِالنَّاسِ، فَقَالَ: يَا عَبَّاسُ، يَا عَمَّ رَسُولِ اللَّهِ كَمْ بَقِيَ مِنْ نَوْءِ الثُّرَيَّا، قَالَ الْعُلَمَاءُ: بِهَا يَزْعُمُونَ أَنَّهَا تَعْتَرِضُ بَعْدَ سُقُوطِهَا فِي الْأُفُقِ سَبْعًا، قَالَ: فَمَا مَضَتْ سَابِعَةٌ حَتَّى مُطِرْنَا.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کسی قوم کو صبح وشام نعمت سے نوازتا ہے تو ان میں سے ایک گروہ ان نعمتوں کا کافر ہو جاتا ہے اور وہ یہ کہنا شروع کر دیتے ہیں: ہم پر فلاں ستارے کی وجہ سے بارش برسی۔ پھر سعید بن المسیب نے کہا: مجھے اس نے بتایا جو عمر رضی اللہ عنہ کی دعائے استسقاء میں حاضر تھا کہ انہوں نے کہا: اے عباس! اے رسول اللہ کے چچا! ثریا ستارے کے کتنے دن باقی ہیں؟ انہوں نے کہا: اس کے بارے میں اس فن کو جاننے والے یہ کہتے ہیں کہ وہ افق میں گرنے کے بعد سات راتیں وہ سامنے نظر آتا ہے پھر ساتویں رات گزرنے کے بعد ہم پر بارش ہوگئی۔

تحقیق وتخریج» سنده ضعيف

اسے ابن جریر نے بھی تفسیر (١٢٠/٢٧) میں روایت کیا ہے اور یہ سند محمد بن اسحاق (صدوق مدلس) کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔ دوسری روایت جس میں ثریا ستارے کا ذکر ہے، دو وجہ سے ضعیف ہے: محمد بن اسحاق مدلس ہیں اور سند عن

سے ہے، دوسرے یہ کہ سعید بن المسیب کے استاد کے مبہم و مجہول ہونے کی وجہ سے بھی ضعیف ہے یعنی مردود ہے۔
نیز دیکھئے حدیث سابق: ۷۵۱، ۸۱۳

[۹۸۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: عُوْذُوْا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، عُوْذُوْا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، عُوْذُوْا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ سے قبر کے عذاب کی پناہ مانگو، اللہ سے پناہ مانگو زندگی اور موت کے فتنے سے، اللہ سے پناہ مانگو کہ وہ تمہیں مسیح دجال کے فتنے سے بچائے۔“

[۹۸۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

یہ روایت بھی پچھلی روایت (۹۸۶) کی مثل ہے۔

[۹۸۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

یہ روایت بھی پچھلی روایت (۹۸۶) کی مثل ہے۔

تحقیق و تخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۵۸۸/۱۳۲ب) اور ابو نعیم (المستخرج: ۱۸۷/۲، من حدیث الحمیدی) نے بھی روایت کیا ہے۔
دوسری سند (۹۸۷) بھی صحیح مسلم (۵۸۸/۱۳۲) اور مستخرج ابی نعیم (۱۸۷/۲، من حدیث الحمیدی) میں موجود ہے۔
تیسری سند (۹۸۸) بھی صحیح مسلم (۵۸۸/۱۳۲ج) اور مستخرج ابی نعیم (۱۸۷/۲، من حدیث الحمیدی) میں موجود ہے۔

[۹۸۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ، إِمَّا الظُّهْرُ وَإِمَّا الْعَصْرُ، وَأَكْثَرُ ظَنِّي أَنَّهَا الْعَصْرُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى جِذْعٍ فِي الْمَسْجِدِ فَاسْتَنَدَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُغْضَبٌ، وَخَرَجَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے دن کی دو نمازوں: ظہر یا عصر میں سے ایک نماز دو رکعتیں پڑھائی اور میرا غالب گمان یہی ہے کہ وہ عصر کی نماز تھی، پھر اس سے اٹھ کر آپ ﷺ مسجد میں کھجور کے ایک تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے اور آپ ﷺ غصہ کی حالت میں تھے۔ اور (کچھ) لوگ یہ کہتے ہوئے باہر نکلے کہ نماز میں

سَرَعَانُ النَّاسِ يَقُوْلُوْنَ: قُصِرَتِ الصَّلَاةُ، قُصِرَتِ الصَّلَاةُ، وَفِي الْقَوْمِ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ، فَقَامَ ذُوْ الْيَدَيْنِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ، أَمْ نَسِيْتَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا يَقُوْلُ ذُوْ الْيَدَيْنِ؟، فَقَالُوْا: صَدَقَ، فَصَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ كَسُجُوْدِهِ، أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَرَفَعَ. قَالَ مُحَمَّدٌ: فَأُخْبِرْتُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: وَسَلَّمَ.

کمی ہوگئی ہے اور لوگوں میں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے، پس وہ آپ ﷺ سے اس بارے میں بات کرنے سے ڈرے تو ذوالیدین نے کھڑے ہو کر کہا: یارسول اللہ! کیا نماز کم ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ذوالیدین کیا کہتا ہے؟'' لوگوں نے کہا: یہ سچ کہتے ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں، پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور (پہلے) سجدوں جیسا یا ان سے لمبا سجدہ کیا (پھر سجدے سے اٹھے) پھر تکبیر کہی تو سجدہ کیا۔ پھر تکبیر کہی اور اٹھ بیٹھے۔ محمد بن سیرین نے کہا: مجھے بتایا گیا ہے کہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کیا: اور آپ ﷺ نے سلام پھیر دیا۔

[۹۹۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَبِيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَ حَدِيْثِ أَيُّوْبَ وَزَادَ فِيْهِ: فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمِيْنًا وَشِمَالًا فَقَالَ: مَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ؟

دوسری روایت بھی ایوب سختیانی کی روایت کی طرح ہے۔ اس میں یہ اضافہ ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے دائیں بائیں طرف دیکھا اور فرمایا: ''ذوالیدین کیا کہتا ہے؟''

تحقیق و تخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۵۷۳) اور ابوعوانہ (المستخرج: ۲/ ۱۹۵، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت کے لیے دیکھئے صحیح مسلم (۵۷۴) وغیرہ۔

دوسری روایت (۹۹۰) کی سند صحیح ہے اور اسے طحاوی (شرح معانی الآثار: ۱/ ۴۴۵، من حدیث الحمیدی) نے بھی روایت کیا ہے۔

[۹۹۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا أَقَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ يَفْتَتِحُ بِهَا صَلَاتَهُ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی آدمی رات کو کھڑا ہو تو دو ہلکی رکعتیں پڑھے، ان کے ساتھ اپنی (تہجد) نماز کی ابتداء کرے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۷۶۸) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

[۹۹۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا.

وَقَبَضَ سُفْيَانُ، يَقُولُ: قَلِيلٌ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جمعہ کے دن یقیناً ایک ایسی گھڑی ہے کہ مسلمان بندہ اس میں کھڑے ہو کر نماز پڑھے یا اللہ تعالیٰ سے جو بھی خیر کی دعا مانگے تو اللہ اسے وہ عطا کر دیتا ہے۔'' انہوں نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کیا کہ یہ بہت تھوڑا وقت ہوتا ہے۔

[سفیان نے اپنے ہاتھ کو بلند کر کے بتایا کہ وہ تھوڑا ہے۔]

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے ابن ماجہ (۱۱۳۷) نے بھی سفیان بن عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

نیز دیکھئے صحیح البخاری (۶۴۰۰) اور صحیح مسلم (۸۵۲)

[۹۹۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ، فَنَزَلْتُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَوَالِيَّ قَرَابَةٌ، فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَؤُمُّ النَّاسَ فَيُخَفِّفُ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَكَذَا كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَأَوْجَزُ.

ابو خالد سعد البجلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ آیا تو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہاں قیام کیا۔ کیونکہ میرے غلاموں میں سے بعض کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رشتہ داری تھی۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نماز پڑھاتے تو ہلکی پڑھاتے تھے۔ پھر میں نے کہا: اے ابو ہریرہ! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز اسی طرح تھی؟ انہوں نے کہا: ہاں! یا پھر اس سے بھی مختصر تھی۔

تحقیق وتخریج» سنده ضعيف [1]

اسے احمد (المسند: ۲/ ۳۳۶، ۴۷۲،۳۷۶) اور بیہقی (الکبریٰ: ۳/ ۱۱۶، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔ یہ سند اسماعیل بن ابی خالد [1] (ثقہ مدلس) کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

اس باب میں صحیح البخاری (۷۰۳) اور صحیح مسلم (۴۶۷) وغیرہما کی صحیح احادیث اس ضعیف روایت سے بے نیاز کر دیتی ہیں۔

---

[1] اسماعیل بن ابی خالد رحمہ اللہ سے یہی روایت امام یحییٰ بن سعید القطان رحمہ اللہ نے بھی بیان کر رکھی ہے۔ (دیکھئے مسند احمد: ۷۶۳۲ وسندہ حسن) یحییٰ بن سعید القطان کی مدلسین سے روایات سماع پر محمول ہوتی ہیں۔ (دیکھئے فتح الباری: ۱/ ۳۰۹ تحت ح ۲۰۶) [تنویر الحق]

[٩٩٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ أُعَلِّمُكُمْ، فَإِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمُ الْغَائِطَ، فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ، وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا بِغَائِطٍ، وَلَا بَوْلٍ، وَأَمَرَ أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ، وَنَهَى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ، وَأَنْ يَسْتَنْجِيَ الرَّجُلُ بِيَمِيْنِهِ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تمہارے لیے والد کی طرح ہوں، میں تمھاری تعلیم وتربیت کرتا ہوں، پس تم میں سے جب کوئی قضائے حاجت کے لیے جائے تو وہ بول وبراز کے وقت قبلہ رُخ نہ منہ کرے اور نہ پیٹھ کرے۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم تین ڈھیلوں سے استنجا کریں، اور لید اور ہڈی سے (استنجا کرنے) سے منع کیا اور اس بات سے بھی منع کیا کہ آدمی اپنے دائیں ہاتھ سے استنجا کرے۔

تحقیق وتخریج» حسن

اسے ابوداود (٨) نسائی (٤٠، وابن عجلان صرح بالسماع عندہ) اور ابن ماجہ (٣١٣) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔
نیز دیکھئے صحیح مسلم (٢٦٢)

[٩٩٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُلَيْحَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ السَّعْدِيَّ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: إِنَّ الَّذِيْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَخْفِضُهُ قَبْلَ الْإِمَامِ، فَإِنَّمَا نَاصِيَتُهُ بِيَدِ شَيْطَانٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَقَدْ كَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا رَفَعَهُ وَرُبَّمَا لَمْ يَرْفَعْهُ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے اور امام سے پہلے سر جھکاتا ہے تو اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔

اسے سفیان بن عیینہ کبھی مرفوع اور کبھی موقوف بیان کرتے تھے۔

تحقیق وتخریج» سندہ ضعیف [1]

اسے مالک (الموطأ روایہ یحییٰ: ١/٩٢ ح ٢٠٥) وغیرہ نے موقوفاً اور ابن ابی حاتم (علل الحدیث: ٢٢٣) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز بزار (٤٧٥) نے مرفوعاً روایت کیا ہے اور ہیثمی نے کہا: اس کی سند حسن ہے۔ (مجمع الزوائد: ٢/٧٧)

اس کی سند اس وجہ ضعیف ہے کہ ملیح بن عبداللہ السعدی کی توثیق متقدمین میں سے سوائے ابن حبان [1] کے کسی سے ثابت نہیں اور ہیثمی نانویں صدی کے شروع کے ایک متساہل محدث ہیں۔

---

[1] یہ روایت حسن لذاتہ ہے، ملیح بن عبداللہ الساعدی ثقہ وصدوق راوی ہے۔ کیونکہ امام مالک رحمہ اللہ نے ان سے اپنی موطا میں روایت لی ہے۔ یہ راوی امام ابن حبان رحمہ اللہ کے علاوہ امام مالک رحمہ اللہ اور امام یعقوب بن سفیان الفارسی رحمہ اللہ کے نزدیک بھی ثقہ ہیں جیسا کہ ہم نے الاتحاف الباسم شرح موطا امام مالک روایہ ابن القاسم (ص ٦١٠، ٦١١، طبع ٢٠٢٥ء) میں تحقیق کر رکھی ہے۔ والحمدللہ [معاذ]

[۹۹۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: فِيْ كُلِّ الصَّلاةِ اقْرَأْ، فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ أَسْمَعْنَاكُمْ، وَمَا أَخْفَى مِنَّا أَخْفَيْنَا مِنْكُمْ، كُلُّ صَلاةٍ لا يُقْرَأُ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ، فَهِيَ خِدَاجٌ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَرَأْتُ بِهَا وَحْدَهَا تُجْزِئُ عَنِّيْ؟ قَالَ: إِنِ انْتَهَيْتَ إِلَيْهَا أَجْزَأَتْ عَنْكَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ أَحْسَنُ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں ہر نماز میں قراءت کرتا ہوں، پس رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جو سنایا (یعنی جو نماز جہری پڑھائی) تو ہم تمہیں سناتے ہیں اور (جس سری نماز میں) خفیہ پڑھا تو ہم خفیہ پڑھتے ہیں۔ ہر وہ نماز جس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ بالکل ناقص ہے۔ پھر ایک آدمی نے ان سے کہا: کیا خیال ہے اگر میں اکیلے قراءۃ کروں تو یہ میرے لیے کافی ہے؟ انہوں نے فرمایا: اگر تو صرف اسی (سورۂ فاتحہ) پر اکتفا کرے تو تیرے لیے کافی ہے اور اگر زیادہ قراءت کرے تو یہ بہتر ہے۔

تحقیق تخریج» صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۷۷۲) مسلم (۳۹۶) اور طحاوی (شرح معانی الآثار: ۱/ ۲۰۸، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے اور ابن جریج نے سماع کی تصریح بھی کر دی ہے۔ [نیز دیکھئے الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین: ۳/۸۳]

[۹۹۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوْسَى، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِيْنَاءَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَجَدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ فِيْ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ، وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سورۂ الانشقاق اور سورۃ العلق میں سجدہ کیا تھا۔

قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ عَطَاءُ بْنُ مِيْنَاءَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ الْمَعْرُوْفِيْنَ.

سفیان بن عیینہ نے فرمایا: عطاء بن میناء ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے مشہور و معروف شاگردوں میں سے تھے۔

تحقیق تخریج» سنده صحیح

اسے مسلم (۵۷۸/۱۰۸) اور ابو نعیم (المستخرج: ۲/ ۱۷۷، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۹۹۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَجَدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ، وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سورۃ الانشقاق اور سورۃ العلق میں سجدہ کیا۔

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: قُلْنَا لِسُفْيَانَ: فِيْهِ وَ ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾ (۹٦/ العلق: ١) قَالَ: نَعَمْ.

[حمیدی کہتے ہیں: ہم نے سفیان سے کہا: کیا اس میں سورۃ العلق بھی تھی؟ انھوں نے کہا: جی ہاں!]

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے ترمذی (۵۷۴، ۵۷۳، وقال: حسن صحیح) اور ابن ماجہ (۱۰۵۹) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۹۹۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ الْعُذْرِيِّ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ شَيْئًا، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ شَيْئًا، فَلْيَنْصِبْ عَصًا، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ عَصًا، فَلْيَخْطُطْ خَطًّا ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابوالقاسم رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو اپنے سامنے کوئی چیز رکھے اور اگر کوئی چیز نہ ملے تو عصا (لاٹھی) نصب (کھڑی) کر دے اور اگر عصا بھی نہ ملے تو ایک خط کھینچ لے پھر جو شخص سامنے سے گزرے گا تو اسے کوئی نقصان نہیں ہو گا۔''

تحقیق وتخریج» سنده ضعيف

اسے ابوداود (۶۹۰) ابن ماجہ (۹۴۳) اور بیہقی (الکبریٰ: ۲/ ۲۷۱، ومعرفۃ السنن والآثار: ۲/ ۱۱۸ ح ۱۰۴۹، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

اس سند میں اضطراب ہے، نیز ابن عمرو بن حریث کی اس کے دادا یا باپ سے ملاقات میں بھی نظر ہے۔

سفیان بن عیینہ اور جمہور محدثین نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم

[۱۰۰۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا حَكِيْمُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا وَسَنَامُ الْقُرْآنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ، فِيْهَا آيَةٌ سَيِّدَةُ آيِ الْقُرْآنِ، لَا تُقْرَأُ فِيْ بَيْتٍ فِيْهِ شَيْطَانٌ إِلَّا خَرَجَ مِنْهُ آيَةُ الْكُرْسِيِّ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر چیز کی کوہان (چوٹی) ہوتی ہے اور قرآن کی کوہان سورۃ البقرہ ہے، اس میں ایک ایسی آیت ہے جو قرآن کی آیات کی سردار ہے، جس گھر میں یہ آیت پڑھی جائے اور اس گھر میں (اس سے پہلے) شیطان ہو تو وہ باہر نکل جاتا ہے: یہ آیت الکرسی ہے۔''

تحقیق وتخریج» سنده ضعيف

اسے ترمذی (۲۸۷۸، وقال: غریب......) اور حاکم (۱/۵۶۰۔۵۶۱، ۲/۲۵۹، من حدیث الحمیدی وصححہ الحاکم ووافقہ الذہبی!) وغیرہمانے بھی روایت کیا ہے۔

حکیم بن جبیر ضعیف راوی ہے۔ (نیز دیکھئے سنن الترمذی بتحقیقی وتقریب التہذیب: ۱۴۶۸)

فائدہ: مستدرک الحاکم (۱/۵۶۱ ح ۲۰۶۰) میں اس کا ایک موقوف شاہد ہے، جس کی سند حسن ہے اور وہ اس ضعیف روایت سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ والحمد للہ

[۱۰۰۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أُمَيَّةَ: حَدَّثَنِيْ أَعْرَابِيٌّ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: إِذَا قَرَأَ أَحَدُكُمْ لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَأَتَى عَلَى آخِرِهَا ﴿أَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰى أَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى﴾ (۷۵/ القيامة: ۴۰)، فَلْيَقُلْ: بَلَى، وَإِذَا قَرَأَ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا، فَأَتَى عَلَى آخِرِهَا ﴿فَبِأَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ﴾ (۷۷/ المرسلات: ۵۰)، فَلْيَقُلْ: آمَنَّا بِاللّٰهِ، وَإِذَا قَرَأَ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ، فَأَتَى عَلَى آخِرِهَا ﴿أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ﴾ (۹۵/ التين: ۸)، فَلْيَقُلْ: بَلَى وَرُبَّمَا. قَالَ سُفْيَانُ: بَلَى، وَأَنَا عَلَى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابو القاسم رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص سورۃ القیامہ پڑھے پھر آخری آیت: ﴿أَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰى أَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى﴾ پڑھ لے تو کہے: بَلٰی (ضرور، کیوں نہیں) اور جب سورۃ المرسلات پڑھے، پھر آخری آیت ﴿فَبِأَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ﴾ پڑھے تو کہے: آمنا باللہ (ہم اللہ پر ایمان لائے) اور اگر سورۃ ﴿التِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ﴾ پڑھے، پھر آخری آیت ﴿أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ﴾ پڑھ لے تو کہے: بَلٰی (ضرور، کیوں نہیں) ایک روایت میں ہے: بَلٰی و أنا علی ذلك من الشاهدين (ضرور، کیوں نہیں، میں اس پر گواہی دینے والوں میں سے ہوں)

قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ إِسْمَاعِيلُ: فَاسْتَعَدْتُ الْأَعْرَابِيَّ الْحَدِيثَ، فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي، أَتُرَانِي لَمْ أَحْفَظْهُ، لَقَدْ حَجَجْتُ سِتِّينَ حَجَّةً مَا مِنْهَا حِجَّةٌ إِلَّا وَأَنَا أَعْرِفُ الْبَعِيرَ الَّذِي حَجَجْتُ عَلَيْهِ.

سفیان کہتے ہیں کہ اسماعیل نے کہا: میں نے اعرابی سے کہا مجھے یہ حدیث دوبارہ سنائیں۔ تو اس نے کہا کہ اے بھتیجے! تیرا کیا خیال ہے کہ میں اسے یاد نہیں رکھ سکا؟ میں نے یقیناً ساٹھ حج کیے ہیں اور ہر حج جس اونٹ پر کیا ہے وہ اونٹ بھی مجھے یاد ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده ضعيف

اسے ابوداود (۸۸۷) ترمذی (۳۳۴۷) اور ابن ابی حاتم (علل الحدیث: ۲/۸۹۔۹۰ ح ۱۷۶۳، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔ یہ روایت مجہول اعرابی کی وجہ سے ضعیف ہے۔

اور اس کی علل الحدیث والی موقوف سند میں عبدالرحمٰن بن القاسم غیر متعین (یعنی مجہول الحال) ہے۔

[حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا: عبدالرحمٰن بن القاسم نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔ (دیکھئے نتائج الافکار: ۲/۴۱، ۴۲)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سورۃ الواقعہ کی آیات (۵۹، ۶۳، ۶۸، ۷۲) کے جواب میں ''بَلْ أَنْتَ يَا رَبِّ'' تین تین مرتبہ کہنا ثابت ہے۔ (دیکھئے مستدرک للحاکم: ۲/۴۸۰ وسندہ حسن)/تنویر الحق]

[۱۰۰۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ، أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: مَنْ كَانَتْ بِهِ جَنَابَةٌ فَلَا يَنَمْ حَتَّى يَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابوالقاسم رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص حالت جنابت میں ہو تو نماز والا وضو کرنے سے پہلے نہ سوئے۔''

تحقیق وتخریج» سنده ضعيف

اسے احمد (المسند: ۲/۳۹۲) نے بھی سفیان بن عیینہ سے روایت کیا ہے۔ اس سند میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی نامعلوم (یعنی مجہول) ہے۔

[تاہم اس ضعیف روایت سے صحیح البخاری (۲۸۶) اور صحیح مسلم (۳۰۵) وغیرہ کی روایات مستغنی کر دیتی ہیں۔/تنویر الحق]

[۱۰۰۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي قَائِمًا، وَقَاعِدًا، وَحَافِيًا وَنَاعِلًا وَرَأَيْتُهُ يَنْفَتِلُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے ہو کر نماز پڑھتے اور بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے، میں نے آپ ﷺ کو جوتوں کے بغیر اور جوتے پہنے ہوئے بھی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے، میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ (نماز سے فارغ ہو کر) دائیں طرف بھی پھرتے

تھے اور بائیں طرف بھی پھرتے تھے۔

قَالَ سُفْيَانُ: قَالُوْا: هٰذَا أَبُو الْأَوْبَرِ.

سفیان بن عیینہ نے فرمایا: اس سند میں رجل سے مراد ابوالاوبر (زیاد: ثقہ) ہے۔

تحقیق و تخریج » حسن

اسے احمد (المسند: ۲/ ۲۴۸) نے بھی سفیان بن عیینہ سے روایت کیا ہے۔ سنن ابی داود (۶۵۳) وغیرہ میں اس حسن لذاتہ حدیث کا شاہد بھی ہے۔

[فائدہ: سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے ہو کر پیتے دیکھا اور بیٹھ کر بھی۔ آپ ﷺ نماز کے بعد دائیں طرف سے بھی پھر جاتے تھے اور بائیں طرف سے بھی۔ آپ ﷺ سفر میں روزہ بھی رکھ لیتے تھے اور افطار بھی کر لیتے تھے۔ آپ ﷺ جوتوں سمیت بھی نماز پڑھ لیتے اور جوتوں کے بغیر بھی پڑھ لیتے تھے۔ آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر بھی جوتے پہنے ہیں اور بیٹھ کر بھی پہنے ہیں۔ (مسند مسدد کما فی اتحاف الخیرۃ المہرۃ: ۳۷۰۲ وسندہ حسن) / تنویر الحق]

[١٠٠٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ الثَّوْرِيُّ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ الْمُحَارِبِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ، فَرَأَى رَجُلًا يَجْتَازُ الْمَسْجِدَ بَعْدَ الْأَذَانِ، فَقَالَ: أَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ.

سلیم بن اسود المحاربی سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اذان کے بعد ایک آدمی کو مسجد سے نکلتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اس نے تو ابوالقاسم رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی ہے۔

تحقیق و تخریج » سندہ صحیح

اسے مسلم (۶۵۵/ ۲۵۹) اور ابو عوانہ (المستخرج: ۲/ ۸، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[١٠٠٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: الْإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اللّٰهُمَّ أَرْشِدِ الْأَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِينَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''امام ضامن ہے اور موذن امانت دار (و ذمہ دار) ہے۔ اے اللہ! اماموں کو ہدایت نصیب فرما اور موذنوں کو بخش دے۔''

تحقیق و تخریج » حسن

اسے ترمذی (۲۰۷) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے اور یہ سند اعمش کے عن اور حدیث میں سخت اختلاف کی وجہ سے ضعیف ہے۔

تنبیہ: مشکل الآثار للطحاوی (۵۲/۳) میں اعمش کے سماع کی تصریح موجود ہے لیکن اعمش تک سند ہشیم کے عن کی وجہ سے ضعیف ہے۔ مسند احمد (۶۵/۶) صحیح ابن خزیمہ (۱۵۳۲) اور صحیح ابن حبان (الاحسان: ۱۶۶۹) وغیرہ میں اس روایت کا حسن لذاتہ شاہد موجود ہے لہٰذا یہ حدیث بھی حسن ہے۔

[۱۰۰۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِيْهِ، أَوْ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا، وَشَرُّهَا آخِرُهَا، وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا، وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مردوں کی بہترین صفیں اگلی ہیں اور بدترین صفیں آخری ہیں، عورتوں کی بہترین صفیں آخری ہیں اور بدترین صفیں پہلی ہیں۔''

[۱۰۰۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

یہ روایت بھی پچھلی روایت کی مثل ہے۔

تحقیق و تخریج » صحیح

اسے احمد (المسند: ۲/۲۴۷) نے سفیان عن ابن عجلان عن سعید عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

دوسری سند (۱۰۰۷) کو احمد (المسند: ۲/۳۴۰) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

نیز امام مسلم نے صحیح مسلم (۴۴۰) میں سہیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ہریرہ کی سند سے روایت کیا ہے۔ ابن عجلان کے عنعنہ والی ضعیف روایت صحیح مسلم کی حدیث کی وجہ سے صحیح ہے۔

[۱۰۰۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا سُمَيٌّ مَوْلَى أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ، وَالْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ تُكَفِّرُ مَا بَيْنَهُمَا.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حج مبرور کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں اور ایک کے بعد دوسرا عمرہ کرنے سے دونوں کے درمیان میں کئے جانے والے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔''

تحقیق و تخریج » سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے مالک (الموطأ روایہ یحییٰ بن یحییٰ: ۱/۳۴۶ ح ۷۸۳، الاتحاف الباسم شرح موطا روایہ ابن القاسم: ۴۳۲ ص ۵۱۱)

بخاری (۱۷۷۳) مسلم (۱۳۴۹) اور ابونعیم (المستخرج ج:۴/ ۲۷۔ ۲۸ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۰۰۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُوْ الزِّنَادِ: أَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِرَجُلٍ يَسُوْقُ بَدَنَةً، قَالَ: ارْكَبْهَا، قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ: ارْكَبْهَا، قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ: ارْكَبْنَّهَا وَيْلَكَ، أَوْ وَيْحَكَ ارْكَبْهَا.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو قربانی کا اونٹ لے کر جا رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس پر سوار ہو جاؤ۔“ اس نے کہا: یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس پر سوار ہو جاؤ۔“ اس نے کہا: یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس پر سوار ہو جاؤ، تیری خرابی ہو اس پر سوار ہو جاؤ۔“

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے احمد (المسند:۲/ ۲۴۵) نے بھی سفیان بن عیینہ سے روایت کیا ہے۔
نیز دیکھئے صحیح البخاری (۱۶۸۹) اور صحیح مسلم (۱۳۲۲)

[۱۰۱۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ حَجَّ هَذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ، وَلَمْ يَفْسُقْ حَتَّى يَرْجِعَ، رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے اس گھر (بیت اللہ) کا حج کیا پھر نہ کوئی بے حیائی والا کام کیا اور نہ فسق و فجور کا ارتکاب کیا تو وہ جب واپس آتا ہے اس طرح ہوتا ہے گویا اس کی ماں نے اسے (ابھی ابھی) جنا ہے۔“

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۱۸۱۹) اور مسلم (۱۳۵۰) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو بندہ فجر کی نماز ادا کرے، پھر وہیں بیٹھے اللہ کا ذکر کرتا رہتا ہے، اور دنیاوی کاموں میں سے کوئی فضول کام نہیں کرتا، یہاں تک کہ اشراق کی چار رکعت نماز ادا کرتا ہے، تو وہ گناہوں سے ایسے صاف ہو جاتا ہے گویا اس کی ماں نے اسے ابھی جنا ہے۔ اس کا کوئی گناہ نہیں رہتا۔“ (مسند ابی یعلی: ۴۳۶۵ وسندہ حسن) /تنویر الحق]

[۱۰۱۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِيْ حَنْظَلَةُ الْأَسْلَمِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ابن مریم روحاء کی گھاٹی سے حج (افراد) یا عمرے (یعنی حج تمتع یا دونوں (حج قران) کی لبیک کہتے ہوئے آئیں گے۔“

حَاجًّا، أَوْ مُعْتَمِرًا، أَوْ لَيُثَنِّيَنَّهُمَا.

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۱۲۵۲) بیہقی (الکبریٰ:۲/۵، باب الخيار بين أن يفرد أو يقرن أو يتمتع وأن جميع ذلك واسع له) اور ابونعیم (المستخرج:۳/ ۳۴۷ من حديث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حج افراد بالکل جائز ہے اور قیامت تک حج افراد پر بھی عمل ہوتا رہے گا۔

[۱۰۱۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی عورت بھی محرم کے بغیر تین (دن رات) سے زیادہ کا سفر نہ کرے۔''

تحقیق وتخریج» صحيح

اس سند میں محمد بن عجلان مدلس ہیں لیکن صحیح البخاری (۱۰۸۸) اور صحیح مسلم (۱۳۳۹) [اور مسند بزار:۳/ ۹۰۷ وسندہ صحیح] میں اس کا شاہد موجود ہے لہذا یہ روایت بھی صحیح ہے۔

[۱۰۱۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اُس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جو شخص ایمان اور ثواب کی نیت سے لیلۃ القدر کا قیام کرے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

دیکھئے حدیث سبق:۹۵٦

[١٠١٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! هَلَكْتُ قَالَ: وَمَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِيْ رَمَضَانَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: أَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُعْتِقَ رَقَبَةً؟، قَالَ: لَا، قَالَ: هَلْ تَسْتَطِيْعُ أَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟، قَالَ: لَا، قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا؟، قَالَ: لَا أَجِدُ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اجْلِسْ، فَجَلَسَ، فَبَيْنَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ إِذْ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ، بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: اذْهَبْ فَتَصَدَّقْ بِهَذَا، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! عَلَى أَفْقَرَ مِنَّا؟ فَوَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنَّا، قَالَ: فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: نَوَاجِذُهُ، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ عِيَالَكَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے پاس آ کر کہا: یارسول اللہ! میں تو برباد ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے کیا ہوا ہے؟'' اس نے کہا: میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا ہے۔ پھر نبی ﷺ نے اس سے کہا: ''کیا تو ایک غلام آزاد کر سکتا ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو دو مہینوں کے لگاتار روزے رکھ سکتا ہے؟'' اس نے کہا: میں (اس کی طاقت) نہیں پاتا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بیٹھ جاؤ۔'' تو وہ بیٹھ گیا پھر اسی دوران نبی ﷺ کے پاس کھجوروں کا ایک بڑا ٹوکرا آیا تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''جاؤ اور صدقہ کر دو۔'' اس نے کہا: یارسول اللہ! کیا مجھ سے زیادہ کسی فقیر پر صدقہ؟ اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ دو (پہاڑوں کے) کناروں کے درمیان سارے مدینہ میں مجھ سے زیادہ غریب ومحتاج گھر کسی کا بھی نہیں ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ ہنسے حتی کہ آپ ﷺ کے دانت مبارک نظر آنے لگے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ اور اپنے گھر والوں کو یہ کھلا دو۔''

تحقیق وتخریج » **سنده صحيح (متفق عليه)**

اسے بخاری (١٩٣٦) مسلم (١١١١) اور ابونعیم (المستخرج: ٣/ ٨٨، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[١٠١٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: لَا تُوَاصِلُوْا، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: إِنِّيْ لَسْتُ كَأَحَدِكُمْ، إِنِّيْ أَبِيْتُ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وصال کے (یعنی لگاتار) روزے نہ رکھو۔'' لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! آپ تو یہ روزے رکھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہارے جیسا نہیں ہوں، مجھے رات کو میرا رب کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔''

تحقیق وتخریج » **سنده صحيح**

اسے مالک بن انس (الموطأ روایہ یحییٰ بن یحییٰ: ۱/ ۳۰۱ ح ۶۷۷، روایہ ابن القاسم: ۳۴۴) اور مسلم (۵۸/ ۱۱۰۳) نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے صحیح البخاری: ۱۹۶۶

[۱۰۱۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ هُوَ لَهُ، إِلَّا الصِّيَامَ هُوَ لِيْ وَأَنَا أَجْزِيْ بِهِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: ابن آدم کا ہر کام اسی کے لیے ہے سوائے روزے کے وہ (خالص) میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔''

[۱۰۱۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

یہ روایت بھی پچھلی روایت کی مثل ہے۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے بخاری (۱۸۹۴) مسلم (۱۱۵۱) اور مالک (الموطأ روایہ یحییٰ بن یحییٰ: ۱/ ۳۱۰ ح ۶۹۷، روایہ ابن القاسم: ۳۴۳) وغیرہم نے بھی بعض اختلاف کے ساتھ مطولاً روایت کیا ہے۔

دوسری سند مرسل ہے (۱۰۱۷) لیکن سابقہ روایت کے ساتھ یہ بھی صحیح ہے۔

[۱۰۱۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ، فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے اور وہ روزے سے ہو تو کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔''

[۱۰۱۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

یہ روایت بھی پچھلی روایت کی مثل ہے۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے مسلم (۱۱۵۰) اور ابونعیم (المستخرج: ۳/ ۲۲۶) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

دوسری سند (۱۰۱۹) بھی سابقہ شاہد کے ساتھ صحیح ہے۔

[۱۰۲۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ يَوْمًا صَائِمًا، فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ، فَإِنِ امْرُؤٌ شَاتَمَهُ أَوْ قَاتَلَهُ، فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص روزے کی حالت میں صبح کرے تو بے حیائی فحاشی اور جہالت کی باتیں نہ کرے پھر اگر کوئی آدمی اس سے لڑے یا گلیاں دے تو یہ کہہ دے: میں روزے سے ہوں۔''

[۱۰۲۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

یہ روایت بھی پچھلی روایت کی مثل ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۱۱۵۱) اور ابو نعیم (المستخرج: ۳/۲۲۶، من حدیث الحمیدی) وغیرہمانے بھی روایت کیا ہے۔
نیز دیکھئے صحیح البخاری: ۱۸۹۴
دوسری سند (۱۰۲۱) بھی سابقہ شاہد کے ساتھ صحیح ہے۔

[۱۰۲۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ يَوْمًا مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی عورت بھی جس کا شوہر حاضر ہو رمضان کے علاوہ کسی دن کا روزہ بھی شوہر کی اجازت کے بغیر نہ رکھے۔''

تحقیق وتخریج» سنده حسن

اسے احمد (المسند: ۲/۴۴۴، ۴۷۶، ۵۰۰) ابن حبان (الاحسان: ۳۵۶۵) اور حاکم (المستدرک: ۴/۱۷۳، وصححہ الحاکم ووافقہ الذہبی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے صحیح البخاری: ۵۱۹۵

[۱۰۲۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ جَعْدَةَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرٍو الْقَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: مَا نَهَيْتُ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے جمعہ کے روزے سے منع نہیں کیا بلکہ اس گھر (بیت اللہ) کے رب کی قسم! محمد ﷺ نے اس سے منع کیا ہے۔

وَلَكِنْ مُحَمَّدٌ ﷺ وَرَبِّ هَذَا الْبَيْتِ نَهَى عَنْهُ .

تحقیق و تخریج» سندہ حسن

اسے احمد (المسند: ۲/ ۲۴۸) ابن خزیمہ (۲۱۵۷) اور نسائی (الکبریٰ: ۲۷۴۴) نے بھی روایت کیا ہے۔

عبداللہ بن عمرو بن عبدالقاری کو مسلم، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے لہٰذا وہ صدوق حسن الحدیث ہیں۔

[۱۰۲۴] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ جَعْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو الْقَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: مَا أَنَا قُلْتُ مَنْ أَصْبَحَ جُنُبًا فَقَدْ أَفْطَرَ وَلَكِنْ مُحَمَّدٌ وَرَبِّ هَذِهِ الْكَعْبَةِ، قَالَهُ .

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نہیں کہا کہ جو شخص حالتِ جنابت میں صبح کرے تو اس کا روزہ فوت ہو گیا، بلکہ کعبہ کے رب کی قسم! محمد ﷺ نے یہ فرمایا ہے۔

تحقیق و تخریج» سندہ حسن

اسے ابن ماجہ (۱۷۰۲) اور ابو نعیم (حلیۃ الاولیاء: ۷/ ۳۱۶ من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

الناسخ والمنسوخ للحازمی (ص ۱۳۶) میں یہ اضافہ ہے کہ پھر سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ حدیث سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہ نے سنائی۔

تنبیہ: یہ حدیث منسوخ ہے، جیسا کہ دوسرے دلائل سے ثابت ہے۔

بَابُ الْجَنَائِزِ

[جنازہ کے بارے میں مروی روایات]

[۱۰۲۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ نِسْوَةً قُلْنَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ إِنَّا لَا نَقْدِرُ عَلَى مَجْلِسِكَ مِنَ الرِّجَالِ، فَلَوْ وَعَدْتَنَا مَوْعِدًا نَأْتِيكَ فِيهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (کچھ) عورتوں نے کہا: یارسول اللہ! اللہ آپ ﷺ پر رحمتوں کا نزول فرمائے، ہم مردوں کی وجہ سے آپ ﷺ کے پاس نہیں بیٹھ سکتیں ہیں لہٰذا اگر آپ ﷺ ہمارے لیے ایک دن مقرر کر دیں، جس دن ہم آپ ﷺ کے پاس آئیں۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا:

مَوْعِدُكُنَّ بَيْتُ فُلَانَةَ، فَجِئْنَ لِمِيْعَادِهِ، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَكَانَ فِيْمَا حَدَّثَهُنَّ أَنَّهُ قَالَ: مَا مِنَ امْرَأَةٍ يَمُوْتُ لَهَا ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ، فَتَحْتَسِبُهُمْ، إِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ: أَوِ اثْنَيْنِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: أَوِ اثْنَيْنِ.

''فلاں عورت کے گھر میں فلاں تاریخ کو جمع ہو جاؤ۔'' پھر وہ اپنے مقرر وقت پر آ گئیں تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے انہیں دوسری باتوں کے ساتھ یہ بات بھی بتلائی کہ جس عورت کے تین بچے فوت ہو جائیں پھر وہ اجر وثواب کی نیت سے صبر کرے تو وہ جنت میں داخل ہو گی۔ ایک عورت نے کہا: یا رسول اللہ! اگر دو (بچے) فوت ہو جائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر دو فوت ہو جائیں تو بھی۔''

تحقیق وتخریج » سنده صحيح

اسے احمد (المسند: ۲/۲۴۶) نسائی (الکبریٰ: ۵۸۹۸) اور بخاری (الادب المفرد: ۱۴۸) نے بھی روایت کیا ہے۔
نیز دیکھئے صحیح مسلم (۲۶۳۲/۱۵۱)

[۱۰۲۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْ فِيْ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَمُوْتُ لِمُسْلِمٍ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ، فَيَلِجُ النَّارَ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں (پھر وہ اجر وثواب کی نیت سے صبر کرے) تو وہ آگ میں داخل نہیں ہوگا، سوائے قسم پوری کرنے کے لیے۔''

تحقیق وتخریج » سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۱۲۵۱) اور مسلم (۲۶۳۲) نے بھی روایت کیا ہے۔

فائدہ: قسم پوری کرنے سے مراد سورہ مریم کی آیت نمبر: ۷۱ ﴿وَإِنْ مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا﴾ کی طرف اشارہ ہے۔

[۱۰۲۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي سُمَيٌّ، مَوْلَى أَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ كَانَ لَهُ قِيْرَاطٌ، وَمَنِ اتَّبَعَهَا حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ أَمْرِهَا كَانَ لَهُ قِيْرَاطَانِ أَحَدُهُمَا مِثْلُ أُحُدٍ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص نماز جنازہ پڑھے تو اس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے اور جو جنازے کے ساتھ جاتا ہے اور دفن ہونے تک وہاں ٹھہرتا ہے تو اس کے لیے دو قیراط ثواب ملتا ہے، ان میں سے ہر قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے ابوداود (۳۱۶۸) نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے صحیح البخاری (۱۳۲۳) اور صحیح مسلم (۹۴۵)

[فائدہ: سیدنا ابورافع مولیٰ رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کسی مسلمان میت کو غسل دے اور اس کے عیبوں پر پردہ ڈالے، تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اسے چالیس مرتبہ معاف فرماتا ہے، جو کسی مسلمان کی قبر کھودے اور اس پر مٹی ڈالے، اسے اس کے بدلے قیامت تک کے لیے ایسا اجر دیا جاتا ہے گویا اس نے اس کے لیے گھر بنا کر اسے آباد کیا اور جو اسے کفن دے، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن جنت کے موٹے اور پتلے ریشمی لباس سے نوازے گا۔'' (السنن الکبریٰ: ۵۶۵۵ وسندہ صحیح) / تنویر الحق]

[**۱۰۲۸**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: أَسْرِعوا بِالْجِنَازَةِ، فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً، فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا إِلَيْهِ، وَإِنْ تَكُنْ سِوَى ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنازہ لے جانے میں جلدی کرو کیونکہ اگر وہ نیک ہوا تو تم اسے خیر کی طرف لے جارہے ہو اور اگر اس کے سوا دوسری بات ہے تو تم شر کو اپنی گردنوں سے اتار رہے ہو۔''

تحقیق وتخریج» صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۱۳۱۵) اور مسلم (۹۴۴) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[**۱۰۲۹**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اسْتَغْفِرُوْا لَهُ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نجاشی فوت ہوئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''ان کے لیے استغفار کرو (یعنی مغفرت کی دعا مانگو)۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے احمد (المسند: ۲/۲۴۱) نسائی (۲۰۴۳) اور یعقوب الفارسی (المعرفہ والتاریخ: ۲/۷۲۵، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[١٠٣٠] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ مَنْ سَمِعَ، أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ صَوْتَ بَاكِيَةٍ، فَنَهَاهَا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: دَعْهَا يَا أَبَا حَفْصٍ، فَإِنَّ الْعَهْدَ قَرِيْبٌ، وَالْعَيْنَ بَاكِيَةٌ، وَالنَّفْسَ مُصَابَةٌ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک رونے والی عورت کی آواز سنی تو اسے منع کیا۔ پھر نبی ﷺ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”اے ابوحفص! اسے چھوڑ دو کیونکہ اس کا دکھ اور غم تازہ ہے، آنکھ رو رہی ہے اور دل مصیبت زدہ ہے۔“

تحقیق وتخریج» سنده ضعيف [1]

اسے ابن ماجہ (١٥٨٧ب) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے سنن النسائی (١٨٦٠) یہ روایت وہب بن کیسان نے محمد بن عمرو بن عطاء عن سلمة بن الأزرق عن أبي هريرة کی سند سے بیان کی ہے اور اس سند میں سلمہ بن الازرق مجہول الحال [1] ہے، میرے علم کے مطابق متقدمین میں سے ابن حبان کے سوا کسی نے بھی اسے ثقہ قرار نہیں دیا۔ واللہ اعلم

[١٠٣١] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ مُغِيْرَةَ الْكُوْفِيُّ، وَكَانَ مِنْ سُرَاةِ الْمَوَالِيْ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا، لَعَنَ اللَّهُ قَوْمًا اتَّخَذُوْا، أَوْ جَعَلُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! میری قبر کو وثن (عبادت گاہ) نہ بنانا۔ ان لوگوں پر اللہ کی لعنت ہو جنھوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنالیا۔“

تحقیق وتخریج» سنده حسن

اسے احمد (المسند: ٢/٢٤٦) اور ابونعیم (حلیۃ الاولیاء: ٧/ ٣١٧ من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

حمزہ بن مغیرہ کو ابن معین (روایۃ الدارمی: ٢٧١) اور ابن حبان (الثقات: ٨/ ٢٠٩) نے ثقہ قرار دیا ہے۔

سنن ابی داود (٢٠٤٢) وغیرہ میں اس حدیث کے شواہد بھی ہیں۔

---

[1] سلمہ بن الازرق کو امام ابن حبان رحمہ اللہ نے بذریعہ تصحیح حدیث ثقہ قرار دیا (الاحسان: ٣١٥٧) حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے مسند احمد کی حدیث (٢/٢٧٢ ح ٧٦٩١) کے بارے میں فرمایا: ”رواتہ ثقات“ (تنقیح التحقیق: ١/٣٢٢) اور حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے سنن النسائی (١٨٦٠) کی حدیث کے بارے میں کہا: ”ورجالہ ثقات“ (فتح الباری: ٣/ ١٤٥ تحت ح ١٢٧٨)۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ دونوں کا اس راوی کی توثیق کرنے والا قول ہی راجح معلوم ہوتا ہے، واللہ اعلم۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”وسلمة بن الأزرق لا يعرف لكن كون ابن عمر قبّل خبره دل على قوة حديثه عنه“ (المہذب: ٣/ ١٤١٨) نیز دیکھئے حاشیہ مسند احمد تحقیق احمد شاکر رحمہ اللہ (٥/ ٢٨٩) لہٰذا یہ روایت حسن ہے۔ والحمدللہ [معاذ]

بَابُ الْبُيُوْعِ

[خرید وفروخت کے بارے میں مروی احادیث]

[۱۰۳۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِعِ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيْهِ، وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيْهِ، وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِيَ مَا فِيْ إِنَائِهَا.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم ایک دوسرے کی بولی پر مت بولی لگاؤ، کوئی آدمی اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کرے۔ حاضر (یعنی شہری) دیہاتی کے لیے خرید وفروخت نہ کرے اور کوئی عورت بھی اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تا کہ اس کے برتن سے اپنے لیے انڈیل لے ([پھر خود اس کے خاوند سے شادی کر لے])۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۲۱۴۰) مسلم (۱۵۱۵) اور بیہقی (الکبریٰ: ۵/ ۳۴۶ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۰۳۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَلَقُّوا الرُّكْبَانَ لِلْبَيْعِ، وَلَا تَنَاجَشُوْا، وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلَا يَبِعِ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيْهِ، وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيْهِ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سودا خریدنے کے لیے (باہر سے آنے والے) سواروں سے (پیشگی) ملاقات نہ کرو، اور ایک دوسرے کی بولی پر مت بولی لگاؤ، حاضر (یعنی شہری) دیہاتی کے لیے خرید وفروخت نہ کرے، کوئی آدمی اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور کوئی آدمی اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی نہ کرے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے نسائی (۴۴۹۲) نے سفیان بن عیینہ کی سند سے متن کے اختلاف کے ساتھ اور بخاری (۲۱۵۰) ومسلم (۱۵۱۵/۱۱) وغیرہما نے بھی ابو الزناد کی سند سے روایت کیا ہے۔

[۱۰۳۴] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: لَا تَصُرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ لِلْبَيْعِ، مَنِ اشْتَرَى مِنْكُمْ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا، فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ، إِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا، وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا، وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ لَا سَمْرَاءَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوالقاسم رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اونٹنیاں اور بکریاں بیچنے کے لیے ان کے تھنوں میں دودھ مت روکو، جس نے تم میں سے کسی سے اس طرح کی کوئی چیز خرید لی تو اسے دو باتوں کا اختیار ہے: (۱) یا تو اسے اپنے پاس روکے رکھے۔ (۲) یا کھجور کے ایک صاع (تقریباً ڈھائی کلو) کے ساتھ اسے واپس کر دے، گندم نہ ہو۔“

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے ابن المنذر نے کتاب الاقناع (۱/ ۲۴۸ ح ۸۹) میں حمیدی کی سند سے روایت کیا ہے۔ اسے بخاری (۲۱۵۰) اور مسلم (۱۵۱۵) نے بھی روایت کیا ہے۔ دیکھئے یہی کتاب (ح ۱۰۳۳، ۱۰۳۵)

[فائدہ: ایک حنفی نے اس حدیث کا انکار کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ نے مسجد کی چھت سے سانپ گرا دیا تھا۔ اور جب تک اس نے توبہ نہیں کر لی سانپ اس حنفی کا پیچھا کرتا رہا۔ (دیکھئے المنتظم لابن الجوزی: ۱۷/ ۱۰۶ وسندہ صحیح، الاعلام بفوائد عمدۃ الاحکام لابن الملقن: ۷/ ۱۷ وقال: ”هذا إسناد جليل صحيح رواته كلهم ثقات“، سیر اعلام النبلاء: ۲/ ۶۱۸ واللفظ لہ)/ تنویر الحق]

[۱۰۳۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: مَنِ اشْتَرَى مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا، وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ، لَا سَمْرَاءَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو القاسم رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے بھی ایسا جانور خریدا جس کے تھنوں میں دودھ روکا گیا تھا تو اُسے اختیار ہے: چاہے تو اپنے پاس روکے رکھے اور چاہے تو ایک صاع (تقریباً ڈھائی کلو) کھجور کے ساتھ واپس کر دے، گیہوں نہ ہو۔“

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے مسلم (۱۵۲۴/ ۲۶) نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے صحیح البخاری (ح ۲۱۴۸ تعلیقاً مختصراً)

[۱۰۳۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: الْيَمِينُ الْكَاذِبَةُ، مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ، مَمْحَقَةٌ لِلْكَسْبِ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جھوٹی قسم سے سامان تو بک جاتا ہے (لیکن) کمائی سے خیر و برکت مٹ جاتی ہے۔“

[۱۰۳۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُوْ ضَمْرَةَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ الْأَيْلِيِّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

یہ روایت بھی پچھلی روایت کی مثل ہے۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے احمد (المسند :۲/۲۴۲) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

دوسری سند (۱۰۳۷) کو بخاری (۲۰۸۷) اور مسلم (۱۶۰۶) نے بھی روایت کیا ہے۔

امام ابن شہاب الزہری نے سماع کی تصریح کر دی ہے۔ (دیکھئے سنن ابی داود: ۳۳۳۶)

[۱۰۳۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: الظُّلْمُ مَطْلُ الْغَنِيِّ، فَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مالدار آدمی کا (قرض واپس کرنے میں) ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جب تم میں سے کسی کو کسی مالدار آدمی کے حوالے کر دیا جائے تو وہ اس (مال دار شخص سے) سے تقاضا کرے۔''

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے ابن ماجہ (۲۴۰۳) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے صحیح البخاری (۲۲۸۷) اور صحیح مسلم (۱۵۶۴)

[۱۰۳۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، مَرَّ بِرَجُلٍ يَبِيْعُ طَعَامًا، فَأَعْجَبَهُ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيْهِ، فَإِذَا هُوَ طَعَامٌ مَبْلُوْلٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّنَا.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو کوئی غلہ بیچ رہا تھا تو آپ ﷺ کو وہ اچھا لگا، پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس غلے میں داخل کیا تو وہ اندر سے گیلا تھا۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو ہمیں دھوکا دے، وہ ہم میں سے نہیں۔''

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے ابوداود (۳۴۵۲) اور حاکم (۲/ ۸-۹، من حدیث الحمیدی وصححہ الحاکم علی الشرط مسلم وقال الذہبی: رواہ مسلم بلفظ آخر) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۰۴۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا كَانَ يُهْدِي لِلنَّبِيِّ ﷺ كُلَّ عَامٍ رَاوِيَةً مِنْ خَمْرٍ، فَأَهْدَاهَا إِلَيْهِ عَامًا، وَقَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّهَا قَدْ حُرِّمَتْ، فَقَالَ الرَّجُلُ: أَفَلَا أَبِيعُهَا؟ فَقَالَ: إِنَّ الَّذِي حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا، قَالَ: أَفَلَا أُكَارِمُ بِهَا الْيَهُودَ؟ قَالَ: إِنَّ الَّذِي حَرَّمَهَا حَرَّمَ أَنْ يُكَارَمَ بِهَا الْيَهُودُ، قَالَ: فَكَيْفَ أَصْنَعُ بِهَا؟، قَالَ: شُنَّهَا فِي الْبَطْحَاءِ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کو ہر سال شراب کا ایک مشکیزہ تحفے میں دیتا تھا پھر اس نے ایک سال یہ تحفہ پیش کیا اور شراب حرام ہو چکی تھی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ حرام ہوگئی ہے۔“ اس آدمی نے کہا: کیا میں اسے بیچ نہ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اس کا پینا حرام کیا ہے اُس نے اس کا بیچنا بھی حرام کر دیا ہے۔“ اس آدمی نے کہا: کیا میں اسے یہودیوں کو تحفے میں نہ دے دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اسے حرام قرار دیا ہے اُس نے یہودیوں کو اس کا تحفہ دینا بھی حرام قرار دیا ہے۔“ اس نے کہا: پھر میں اس کا کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بطحاء (کنکریوں والی زمین) میں اسے بہا دو۔“

تحقیق وتخریج» سندہ ضعیف

اس میں سالم ابونضر اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ”رجل“ مبہم ہے جس کی وجہ سے یہ سند ضعیف ہے۔

اسے محمد بن یحییٰ بن ابی عمر العدنی نے بھی روایت کیا ہے (دیکھئے المطالب العالیۃ لابن حجر العسقلانی: ۱۷۷۵) مسند احمد (۳۳۵/۴۔۳۳۶) وغیرہ میں اس کا ایک ضعیف شاہد بھی ہے۔

تنبیہ: اس باب میں صحیح مسلم (۱۵۷۹) اور موطأ امام مالک (روایۃ یحییٰ بن یحییٰ: ۸۴۶/۲ ح ۱۶۴۳، روایۃ ابن القاسم: ۱۸۳) والی صحیح حدیث اس ضعیف ومردود روایت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

[۱۰۴۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ يَحْيَى الْمَخْزُومِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيُّمَا رَجُلٍ وَجَدَ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ.

[ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص ہو بہو اپنا سامان کسی دوسرے شخص کے پاس پالے جبکہ وہ آدمی دیوالیہ قرار دیا جا چکا ہو تو مال کا اصل مالک ہی دوسرے کے مقابلہ میں اس کا زیادہ حق دار ہے۔“]

[۱۰۴۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ،

[یہ روایت بھی پچھلی روایت کی مثل ہے۔]

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے ابن حبان (الاحسان:۵۰۱۶) اور ابن ابی حاتم (علل الحدیث:۱۱۷۹، من حدیث الحمیدی) نے بھی روایت کیا ہے۔ دوسری سند (۱۰۴۲) صحیح البخاری (۲۴۰۲) اور صحیح مسلم (۱۵۵۹) میں بھی موجود ہے۔

جَامِعُ أَبِي هُرَيْرَةَ

[ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی جامع احادیث]

[**۱۰۴۳**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بِنَاءً فَأَحْسَنَهُ، وَأَكْمَلَهُ، وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يُطِيفُونَ بِهِ، فَيَقُولُونَ: مَا رَأَيْنَا بِنَاءً أَحْسَنَ مِنْ هَذَا لَوْلَا مَوْضِعُ هَذِهِ اللَّبِنَةِ أَلَا وَكُنْتُ أَنَا تِلْكَ اللَّبِنَةَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس آدمی کی طرح ہے، جس نے ایک خوبصورت، مکمل اور بہترین محل بنایا سوائے ایک اینٹ کے۔ (جسے چھوڑ دیا گیا تھا) پھر لوگ اس کے گرد گھومنے لگے تو انھوں نے کہا: ہم نے اس سے زیادہ خوبصورت محل کوئی نہیں دیکھا، سوائے اس ایک جگہ کے جہاں اینٹ نہیں۔ خبردار ہو جاؤ! میں ہی وہ اینٹ ہوں۔“

تحقیق وتخریج» سنده صحیح

اسے مسلم (۲۲۸۶) نے بھی روایت کیا ہے۔ [اس حدیث میں ختم نبوت کی طرف واضح اشارہ ہے]

[**۱۰۴۴**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ النَّاسِ، كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا، فَلَمَّا أَضَاءَتْ لَهُ، جَعَلَ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَتَقَمَّحُونَ فِيهَا، فَأَنَا آخِذٌ بِحُجُزِكُمْ عَنِ النَّارِ، وَأَنْتُمْ تَقْتَحِمُونَ فِيهَا.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری اور لوگوں کی مثال اس آدمی جیسی ہے جس نے آگ جلائی، پھر جب آگ روشن ہوگئی تو [حشرات الارض] اور پتنگے اس میں گرنے لگے، پس میں تمھیں تمھاری کمروں سے پکڑ پکڑ کر تمھیں آگ سے نکال رہا ہوں اور تم ہو کہ گرتے ہی جا رہے ہو۔“

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۲۲۸۴) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے صحیح البخاری: ۶۴۸۳

[۱۰۴۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ مَا بَعَثْتُ سَرِيَّةً أَتَخَلَّفُ عَنْهَا لَيْسَ عِنْدِيْ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ، وَيَشُقُّ عَلَيَّ أَنْ يَتَخَلَّفُوْا بَعْدِيْ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر مجھے مومنوں پر مشقت کا ڈر نہ ہوتا تو میں مجاہدین کی کسی جماعت سے پیچھے نہ رہتا۔ میرے پاس اتنی سواریاں نہیں ہیں کہ میں سب کو سوار کر کے روانہ کروں اور میرے لیے یہ بھی باعث تکلیف ہے کہ وہ مجھ سے پیچھے رہیں۔“

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۱۸۷۶/۱۰۶ب) اور ابوعوانہ (۲۶/۵، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔
نیز دیکھئے حدیث: ۱۰۴۶

[۱۰۴۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيْلِ اللَّهِ، ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ، ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ ثَلَاثًا: أُشْهِدُ اللَّهَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں چاہتا ہوں کہ اللہ کے راستے میں شہید کیا جاؤں پھر مجھے زندہ کیا جائے، پھر (دوبارہ) شہید کیا جاؤں، پھر مجھے زندہ کیا جائے، پھر شہید کیا جائے۔“ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر یہ بات بیان کی۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۱۸۷۶/۱۰۶ب) اور ابوعوانہ (المستخرج: ۲۶/۵، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔
نیز دیکھئے صحیح البخاری: ۷۲۲۷

[۱۰۴۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: اللَّهُمَّ إِنِّي مُتَّخِذٌ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْفِرَهُ، أَيُّمَا رَجُلٍ مِنَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے میرے اللہ! میں تجھ سے وعدہ لیتا ہوں جس کی تو خلاف ورزی نہیں کرے گا: مسلمانوں میں سے جس شخص کو میں نے تکلیف دی ہے، لعن طعن کیا ہے تو اسے اس (مسلمان)

الْـمُسْـلِمِيْـنَ آذَيْتُـهُ ، جَلَدُّهُ أَوْ لَعَنْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلَاةً وَزَكَاةً ، دُعَاءً لَهُ .

کے لیے رحمت، تزکیہ اور دعا بنا دے۔"

قَـالَ أَبُـوْ الـزِّنَـادِ: فَهِيَ لُغَةُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا هِيَ جَلَدْتُهُ لَعَنْتُهُ .

ابن الزناد نے کہا: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جلدتہ کو جلدہ کہتے تھے، یہ ان کی زبان کا ایک لہجہ تھا۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۲۶۰۱) نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے صحیح البخاری (۳۶۶۱) وصحیح مسلم (۲۶۰۱)

[۱۰۴۸] حَـدَّثَـنَـا الْـحُـمَيْـدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَـالَ: قَـالَ رَسُـوْلُ اللَّهِ ﷺ: مَـا مِـنْ مَوْلُوْدٍ إِلَّا يَـطْـعُـنُ الشَّيْـطَـانُ فِـيْ نُغْضِ كَتِفِهِ ، إِلَّا عِيْسَى وَأُمَّـهُ ، فَـإِنَّ الْـمَلَائِكَةَ حَفَّتْ بِهِمَا ، وَاقْرَءُ وْا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿وَإِنِّيْ أُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ﴾ (۳/ آل عمران: ۳۶)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر پیدا ہونے والے بچے کے کندھے کی بلائی ہڈی پر شیطان کچوکا لگاتا ہے سوائے عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ مریم علیہا السلام کے کیونکہ فرشتوں نے انہیں ڈھانپ رکھا تھا۔ اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: اور بے شک میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود کے شر سے (اے اللہ!) تیری پناہ میں دیتی ہوں۔"

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

نیز دیکھئے صحیح البخاری (۳۲۸۶) اور صحیح مسلم (۲۳۶۶)

[۱۰۴۹] حَـدَّثَـنَـا الْـحُـمَيْـدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَـدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ أَبِيْ يَزِيْدَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْـنِ مُـطْـعِمٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ فِـيْ طَائِفَةٍ مِنَ النَّهَارِ لَا يُكَلِّمُنِيْ وَلَا أُكَـلِّمُهُ، حَتَّى أَتَى سُوْقَ قَيْنُقَاعَ ، ثُمَّ انْصَرَفَ حَتَّـى أَتَى فِنَاءَ عَائِشَةَ ، فَجَلَسَ فِيْهِ ، ثُمَّ قَالَ: أَثَمَّ أَثَمَّ ، يَعْنِيْ حَسَنًا وَظَنَنْتُ أَنَّهُ إِنَّمَا تَحْبِسُهُ أُمُّهُ لِأَنْ تُغْسِلَهُ وَتُلْبِسَهُ سِخَابًا ، فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ يَسْعَى حَتَّـى اعْتَنَـقَ كُـلُّ وَاحِـدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ ، فَقَالَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں دن کے کسی حصے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ باہر گیا، نہ تو آپ ﷺ میرے ساتھ کوئی بات کر رہے تھے اور نہ میں آپ ﷺ کے ساتھ کوئی بات کر رہا تھا پھر ہم قینقاع کے بازار تک پہنچ گئے۔ پھر آپ ﷺ واپس آئے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا (کے گھر) کے صحن میں بیٹھ گئے اور فرمایا: کیا حسن رضی اللہ عنہ یہاں ہے؟ اور میرا خیال تھا کہ ان کی والدہ نے انہیں اس وجہ سے روک لیا ہے کہ وہ انہیں نہلائیں اور (کپڑے اور بچوں کے پہننے والا) ہار پہنائیں پھر تھوڑی ہی دیر کے بعد وہ دوڑتے ہوئے آئے

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ.

اور دونوں ایک دوسرے کے گلے لگ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تُو بھی اس سے محبت کر اور اس سے بھی محبت کر جو اس سے محبت کرے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۲۱۲۲) اور مسلم (۲۴۲۱) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۰۵۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الشَّأْنِ، مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ، وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس (خلافت وامارت کے) معاملے میں لوگ قریش کے تابع ہیں، مسلمان مسلمانوں کے تابع ہیں اور کافر کافروں کے تابع ہیں۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۱۸۱۸) اور ابو عوانہ (المستخرج:۱/۳۹۲ من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

نیز دیکھئے صحیح البخاری: ۳۴۹۵

[۱۰۵۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَجِدُوْنَ النَّاسَ مَعَادِنَ، فَخِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوْا.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگوں کو معدنیاتی کانوں کی طرح پاؤ گے، جو جاہلیت میں بہتر تھے وہ اسلام میں بھی بہترین ہیں بشرطیکہ وہ تفقہ (سوجھ بوجھ) سے کام لیں۔''

[۱۰۵۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي طُعْمَةُ بْنُ عَمْرٍو الْجَعْفَرِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

یہ روایت بھی پچھلی روایت کی مثل ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

پہلی روایت (۱۰۵۱) کو امام شافعی (السنن الماثورۃ:۴۴۵) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

نیز دیکھئے صحیح البخاری (۳۴۹۶) اور صحیح مسلم (۲۵۲۶)

دوسری روایت (۱۰۵۲) کی سند بھی صحیح ہے اور اسے امام مسلم (۲۶۳۸) نے دوسری سند کے ساتھ یزید بن الاصم عن

ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

[**١٠٥٣**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ .
وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ، قَالَ أَحَدُهُمَا: صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ، وَقَالَ الْآخَرُ: نِسَاءُ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہترین یا نیک عورتیں جو اونٹوں پر سوار ہوتی ہیں قریش کی عورتیں ہیں، وہ بچوں پر اُن کے بچپن میں بہت مشفق ومہربان ہوتی ہیں اور توجہ ومحبت کرتی ہیں اور اپنے شوہر کے مال کی سب سے زیادہ حفاظت کرنے والی ہیں۔''

تحقیق وتخریج » **سنده صحيح (متفق عليه)**

اسے بخاری (۵۳۶۵) اور مسلم (۲۵۲۷) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[**١٠٥٤**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَاللّٰهِ لَأَسْلَمُ، وَغِفَارُ، وَجُهَيْنَةُ، وَمُزَيْنَةُ، خَيْرٌ مِنَ الْحَلِيفَيْنِ أَسَدٍ، وَغَطَفَانَ، وَمِنْ بَنِي تَمِيمٍ، وَمِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ، يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! اسلم، عفار، جہینہ اور مزینہ (کے قبیلے) اپنے حلیفوں اسد، غطفان، بنوتمیم اور بنو عامر بن صعصعہ سے یقیناً بہتر ہیں۔'' آپ ﷺ اس کے ساتھ اپنی آواز بلند فرماتے تھے۔

تحقیق وتخریج » **سنده صحيح**

اسے مسلم (۲۵۲۱) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

[**١٠٥٥**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَلْيَنُ قُلُوبًا، وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً الْإِيمَانُ يَمَانٌ،

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے پاس یمن والے آئے ہیں، جو بہت نرم دل ہیں۔ ایمان یمنی ہے اور حکمت یمنی ہے (یعنی یمنیوں میں ایمان وحکمت ہے)۔ ظلم، بے رحمی اور دلوں کی سختی ربیعہ اور

وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ ، وَالْجَفَاءُ وَالْقَسْوَةُ وَغِلَظُ الْقُلُوْبِ فِي الْفَدَّادِيْنَ أَهْلِ الْوَبَرِ ، عِنْدَ أُصُوْلِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ مِنْ رَبِيْعَةَ ، وَمُضَرَ قَالَ سُفْيَانُ: وَإِنَّمَا يَعْنِي قَوْلُهُ: أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ أَهْلُ تِهَامَةَ؛ لِأَنَّ مَكَّةَ يَمَنٌ ، وَهِيَ تِهَامِيَّةٌ ، وَهُوَ قَوْلُهُ الْإِيْمَانُ يَمَانٌ ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ .

مضر (قبیلوں) میں ہے جو اونٹوں کی دمیں تھامے ہوئے ہیں۔" سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے فرمایا: تمہارے پاس یمن والے آئے ہیں، مطلب یہ ہے کہ تہامہ والے آئے کیونکہ یقیناً مکہ یمن ہے اور یہ تہامیہ ہے، آپ ﷺ کا ارشاد کہ ایمان یمنی ہے اور حکمت یمنی ہے، سے یہی مراد ہے۔

تحقیق وتخریج » سنده صحیح

اسے امام شافعی (السنن الماثورہ:۴۴۶) نے بھی روایت کیا ہے۔
نیز دیکھئے صحیح البخاری (۴۳۹۰،۳۳۰۱) اور صحیح مسلم (۵۲)

[١٠٥٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ إِلَى رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ أَنَّ دَوْسًا قَدْ عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهَا ، فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَهُ ، فَقَالَ النَّاسُ هَلَكَتْ دَوْسٌ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ ، مَرَّتَيْنِ .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طفیل بن عمرو الدوسی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو کہا: یا رسول اللہ! دوس (قبیلہ) نے نافرمانی کی ہے اور انکار کر دیا ہے لہٰذا آپ ﷺ ان کے لیے بددعا فرمائیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے قبلہ کی طرف رخ کیا اور اپنے دونوں ہاتھ اُٹھا لیے تو لوگوں نے کہا: دوس (قبیلہ) ہلاک ہو گیا۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! دوس (قبیلہ) کو ہدایت دے اور انہیں (میرے پاس) لے آ۔" آپ ﷺ نے یہ بات دو مرتبہ فرمائی۔

تحقیق وتخریج » سنده صحیح

اسے بخاری (۶۳۹۷، من غیر ذکر رفع الیدین فی الدعاء) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے صحیح مسلم (۲۵۲۴)

[١٠٥٧] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ ﷺ نَاقَةً ، فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ ﷺ ثَلَاثًا فَلَمْ يَرْضَ ، ثُمَّ أَعْطَاهُ ثَلَاثًا ، فَلَمْ يَرْضَ ، ثُمَّ أَعْطَاهُ ثَلَاثًا ، فَرَضِيَ بِالتِّسْعِ ، فَقَالَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے نبی ﷺ کو ایک اونٹنی تحفہ میں دی تو آپ ﷺ نے اسے تین (چھوٹی اونٹنیاں یا کوئی اور جنس) دی تو وہ راضی نہ ہوا، پھر آپ ﷺ نے اسے تین اور دیں تو بھی وہ راضی نہ ہوا، پھر آپ ﷺ نے اسے تین اور دیں تو وہ نو پر راضی ہو گیا۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: "میں نے ارادہ کیا کہ آئندہ میں کسی سے بھی تحفہ نہیں

النَّبِيُّ ﷺ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لا أَتَّهِبَ هِبَةً إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ، أَوْ أَنْصَارِيٍّ، أَوْ ثَقَفِيٍّ، أَوْ دَوْسِيٍّ.

لوں گا سوائے قریشی، انصاری ثقفی یا دوسی کے۔''

قَالَ سُفْيَانُ: فَقَالَ غَيْرُ ابْنِ عَجْلَانَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ هَذَا الْقَوْلَ الْتَفَتَ، فَرَآنِي فَاسْتَحْيَى، فَقَالَ: أَوْ دَوْسِيٍّ.

سفیان نے ابن عجلان کے علاوہ کسی غیر (مبہم ومجہول) سے روایت کیا ہے کہ ابو ہریرہ نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ نے یہ اشارہ فرمایا تو میری طرف دیکھا، پھر (پیکر) شرم وحیا نے فرمایا: یا دوسی سے۔

تحقیق وتخریج» سنده ضعيف

اس روایت کی سند میں محمد بن عجلان مدلس ہیں اور یہ سند عن سے ہے لہٰذا ضعیف ہے۔

مسند ابی یعلیٰ (۱۱/۴۵۲ ح ۶۵۷۹) میں اس کا ایک ضعیف شاہد بھی ہے۔

ایک حسن روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لقد هممت أن لا أقبل هدية إلا من قرشي أو أنصاري أو ثقفي أو دوسي ''میں نے ارادہ کیا کہ آئندہ میں قریشی، انصاری، ثقفی یا دوسی کے علاوہ کسی سے بھی ہدیہ قبول نہیں کروں گا۔ (صحیح ابن حبان، الاحسان: ۶۳۴۹، وسندہ حسن، دوسرا نسخہ: ۶۳۸۳)

ابن حبان کی اس روایت کی وجہ سے نسائی (۳۷۹۰) اور ابوداود (۳۵۳۷) وغیرہما کی روایات بھی صحیح ہیں، نیز اس باب میں سنن الترمذی (۳۹۴۵) کی حدیث بھی حسن ہے۔

[۱۰۵۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنْ طَاوُسٍ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا وَهَبَ هِبَةً لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَثَابَهُ، فَلَمْ يَرْضَ، ثُمَّ أَثَابَهُ، فَلَمْ يَرْضَ، ثُمَّ أَثَابَهُ فَرَضِيَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لا أَتَّهِبَ هِبَةً إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ، أَوْ أَنْصَارِيٍّ، أَوْ ثَقَفِيٍّ.

طاوس رحمہ اللہ (تابعی) سے (مرسل) روایت ہے کہ ایک اعرابی نے نبی ﷺ کو کوئی چیز ہبہ کی پھر نبی ﷺ نے اس کے بدلے میں اسے کچھ دیا تو وہ راضی نہ ہوا، آپ ﷺ نے اسے اور دیا تو وہ راضی نہ ہوا، آپ ﷺ نے اسے اور دیا تو وہ راضی نہ ہوا، پھر آپ ﷺ نے اسے مزید دیا تو وہ راضی ہو گیا۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں نے ارادہ کیا ہے کہ آئندہ میں کسی قریشی، انصاری یا ثقفی کے علاوہ کسی سے بھی کوئی ہبہ (تحفہ) نہیں لوں گا۔''

تحقیق وتخریج» سنده ضعيف

یہ روایت مرسل یعنی منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

اس باب میں سنن الترمذی (۳۹۴۵) اور صحیح ابن حبان (الاحسان: ۶۳۴۹) کی حدیثیں اس سے بے نیاز کر دیتی ہیں۔

[١٠٥٩] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: إِنَّ أَصْدَقَ بَيْتٍ قَالَهُ الشَّاعِرُ: أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ، وَكَادَ ابْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے سچا مصرع جو کسی شاعر نے کہا ہے وہ یہ ہے: سن لو کہ اللہ کے سوا ہر چیز (کی عبادت) باطل ہے۔ اور قریب تھا کہ ابن ابی الصلت مسلمان ہو جاتا۔“

تحقیق وتخریج» صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (٣٨٤١) مسلم (٢٢٥٦) اور احمد (المسند: ٢/٤٧٠ ح ١٠٠٧٤، وصرح عبدالملک بن عمیر بالسماع) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[١٠٦٠] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ: أَخْبَرَنِي الْأَعْرَجُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمَنِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَقَرَةً إِذْ أَعْيَا فَرَكِبَهَا، فَضَرَبَهَا، فَقَالَتْ إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهَذَا إِنَّمَا خُلِقْنَا لِحِرَاثَةِ الْأَرْضِ، فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: فَإِنِّي أُوْمِنُ بِهِ أَنَا وَأَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَمَا هُمَا ثَمَّ، ثُمَّ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمٍ لَهُ إِذْ عَدَا الذِّئْبُ عَلَى شَاةٍ مِنْهَا، فَأَدْرَكَهَا صَاحِبُهَا، فَاسْتَنْقَذَهَا، فَقَالَ الذِّئْبُ: فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ، يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي، فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللَّهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: فَإِنِّي أُوْمِنُ بِهِ أَنَا، وَأَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَمَا هُمَا ثَمَّ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی پھر لوگوں کی طرف رُخ مبارک پھیرا تو فرمایا: ”ایک آدمی گائے لے کر جا رہا تھا، جب وہ آدمی تھک گیا تو اس پر سوار ہو گیا اور اسے مارا تو گائے نے کہا: ہمیں اس کے لیے پیدا نہیں کیا گیا، ہمیں تو زمین کی کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔“ تو لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! گائے باتیں کرتی ہے؟ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں، ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما اس پر ایمان لاتے ہیں۔“ حالانکہ اس وقت وہ دونوں وہاں موجود نہیں تھے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک آدمی اپنی بکریوں میں تھا، اتنے میں ایک بھیڑیے نے ایک بکری پر حملہ کر دیا تو اس شخص نے آگے بڑھ کر اس بکری کو اس سے چھڑا لیا۔ پھر بھیڑیے نے کہا: جب درندوں کا دن ہو گا تو اس دن اسے کون بچائے گا، جس دن میرے علاوہ کوئی چرواہا نہیں ہو گا؟“ تو لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! بھیڑیا باتیں کرتا ہے؟ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں، ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما اس پر ایمان لاتے ہیں۔“ حالانکہ (اس موقع پر) وہ دونوں

وہاں موجود نہیں تھے۔

[۱۰۶۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: فَأُؤْمِنُ بِهِ أَنَا وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ.

یہ روایت بھی پچھلی روایت کی مثل ہے، سوائے اس کے کہ اس میں یہ بھی ہے: ''پس میں اس پر ایمان رکھتا ہوں اور ابوبکر وعمر بھی ایمان رکھتے ہیں۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۳۴۷۱) مسلم (۲۳۸۸ مختصرا) اور ابن مندہ (الایمان: ۲۵۶، من حدیث الحمیدی) نے بھی روایت کیا ہے۔
دوسری سند کو بخاری (۳۴۷۱، ۲۳۲۴) مسلم (۲۳۸۸) اور ابن مندہ (الایمان: ۲۵۶) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۰۶۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسًا، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَ سِنِيْنَ لَمْ أَكُنْ فِي شَيْءٍ أَحْرَصَ مِنِّي أَنْ أَحْفَظَ شَيْئًا فِي تِلْكَ السِّنِيْنَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَحْتَطِبَ بِهِ ثُمَّ يَجِيءَ بِهِ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيْعَهُ فَيَأْكُلَهُ أَوْ لِيَتَصَدَّقَ بِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْتِيَ رَجُلًا قَدْ أَغْنَاهُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ فَيَسْأَلَهُ أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ ذَلِكَ فَإِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تین سال رہا ہوں، ان سالوں میں میری سب سے زیادہ یہی خواہش ہوتی تھی کہ آپ ﷺ کی کوئی حدیث یاد کرلوں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اگر تم میں سے کوئی شخص اپنی رسی لے کر لکڑیاں اکٹھی کرے پھر اپنی پیٹھ پر اٹھا کر لائے اور بیچ دے، پھر اسے (یعنی رقم) کھائے یا صدقہ کردے یہ اس کے لیے بہتر ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کے پاس جا کر مانگے جسے اللہ نے اپنے فضل سے مال دار بنا دیا ہے، پھر اس کی مرضی ہے کہ اسے دے یا نہ دے کیونکہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۱۰۴۲) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۰۶۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی آدمی اپنی رسی لے کر اپنی پیٹھ پر لکڑیاں لے آئے پھر انہیں بیچ دے تو (رقم) کھائے اور صدقہ کرے،

حَبْلَهُ، فَيَحْتَطِبَ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهُ، فَيَأْكُلَهُ وَيَتَصَدَّقَ بِهِ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْتِيَ رَجُلًا قَدْ أَغْنَاهُ اللَّهُ فَيَسْأَلَهُ أَعْطَاهُ، أَوْ مَنَعَهُ ذَلِكَ، فَإِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى .

یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی امیر آدمی کے پاس جا کر سوال کرے جسے اللہ نے غنی بنا دیا ہے پھر وہ اسے دے یا نہ دے، کیونکہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔''

تحقیق و تخریج» سنده صحيح

اسے احمد (المسند: ۲/۲۴۳) نے سفیان بن عیینہ سے اور بخاری (۱۴۷۰) نے ابوالزناد کی سند سے روایت کیا ہے۔

[١٠٦٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ، وَزَادَ فِيهِ: وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ .

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سابقہ حدیث (۱۰۶۳) کی مثل مرفوع روایت ہے، جس میں یہ اضافہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اور (صدقہ وخیرات) اس سے شروع کرو جو تیرے زیر کفالت ہیں۔''

تحقیق و تخریج» صحيح

اس روایت کی سند محمد بن عجلان مدلس (کے عن) کی وجہ سے ضعیف ہے۔
صحیح البخاری (۱۴۲۸) اور صحیح مسلم (۱۰۳۴) وغیرہما میں اس کے صحیح شواہد ہیں جن کے ساتھ یہ بھی صحیح ہے۔

[١٠٦٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْنَا مِنَ الْهَجَرِيِّ أَحَادِيثَ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، هَذَا أَحَدُهَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، وَلَا اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ، وَلَكِنَّ الْمِسْكِينَ الَّذِي لَا يَسْأَلُ وَلَا يُعْرَفُ مَكَانُهُ فَيُعْطَى .

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسکین وہ نہیں جسے ایک یا دو کھجوریں، ایک یا دو لقمے واپس لوٹا دیتے ہیں، بلکہ مسکین وہ ہے جو لوگوں سے نہیں مانگتا اور نہ (عام لوگوں کو) اس کی حالت معلوم ہوتی ہے تاکہ اسے کچھ دیا جائے۔''

تحقیق و تخریج» صحيح

اس روایت کی سند ابراہیم بن مسلم الہجری (ضعیف) کی وجہ سے ضعیف ہے۔ نیز دیکھئے مسند احمد (۱/۳۸۴)
لیکن صحیح البخاری (۱۴۷۶) اور صحیح مسلم (۱۰۳۹) وغیرہما میں اس روایت کے شواہد ہیں جن کے ساتھ یہ حسن یا صحیح ہے۔

[۱۰۶٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُرْسِلَ عَلَى أَيُّوبَ رِجْلٌ مِنْ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَنْشُرُ يَقْبِضُهَا فِي ثَوْبِهِ، فَنُوْدِيَ يَا أَيُّوْبُ، أَلَمْ يَكْفِكَ مَا أَعْطَيْنَاكَ؟ قَالَ: أَيْ رَبِّ، وَمَنْ يَسْتَغْنِي عَنْ فَضْلِكَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایوب علیہ السلام پر سونے کی مکڑیوں (ٹڈیوں) کا ایک لشکر بھیجا گیا تو وہ اپنا کپڑا پھیلا کر انہیں اس میں جمع کرنے لگے پھر آواز آئی: اے ایوب! کیا ہم نے تجھے جو دیا ہے وہ تمہارے لیے کافی نہیں؟ انہوں نے فرمایا: اے میرے رب! تیرے فضل سے کون بے نیاز ہو سکتا ہے؟''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے احمد (المسند: ۱/۲۴۳) نے بھی سفیان بن عیینہ سے روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے صحیح البخاری (۲۷۹)

[۱۰٦۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ الْمَنِيْحَةُ تَغْدُوْ بِعُسٍّ أَوْ تَرُوْحُ بِعُسٍّ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہترین صدقہ دودھ دینے والا جانور ہے، جو صبح کو بھی ایک برتن دودھ دیتا ہے اور شام کو بھی ایک برتن دودھ دیتا ہے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۱۰۱۹) اور ابونعیم (المستخرج: ۳/۹۵، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۰٦۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ، وَزَادَ فِيْهِ: ((وَيَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ حَلْبَةٍ حَلَبَهَا حَسَنَةً، أَوْ قَالَ: عَشْرَ حَسَنَاتٍ بِقَدْرِ حَلْبَتِهَا مَا كَانَتْ بِكَأَتْ أَوْ غَزُرَتْ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سابقہ حدیث (۱۰٦۷) کی مثل روایت ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر دودھ نکالنے پر ایک نیکی لکھ دیتا ہے یا دس نیکیاں اور اس دودھ کی مقدار کے برابر لکھ دی جاتی ہیں، دودھ کم ہو یا زیادہ ہو۔''

تحقیق وتخریج» سنده ضعيف

یہ سند اس وجہ سے ضعیف ہے کہ اس میں محمد بن عجلان (حافظ ابن حجر کے نزدیک طبقۂ ثالثہ کے) مدلس ہیں اور یہ سند عن سے ہے۔ سابقہ حدیث (۱۰٦۷) اس ضعیف روایت کے بدلے میں کافی ہے۔ والحمد للہ

[١٠٦٩] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ، إِنَّمَا الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غنی ہونا کثرتِ مال، ساز وسامان سے نہیں بلکہ غنی ہونا دل کا غنی (بے نیاز) ہونا ہے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (١٠٥١) اور ابو نعیم (المستخرج: ٣/١١٥، من حدیث الحمیدی) وغیر ہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[١٠٧٠] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((مَثَلُ الْمُنْفِقِ وَالْبَخِيْلِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ أَوْ جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ مِنْ لَدُنْ ثُدِيِّهِمَا إِلَى تَرَاقِيْهِمَا، فَإِذَا أَرَادَ الْمُنْفِقُ أَنْ يُنْفِقَ سَبَغَتْ عَلَيْهِ الدِّرْعُ، أَوْ مَرَّتْ حَتَّى تَجِنَّ بَنَانَهُ، وَيَعْفُوَ أَثَرَهُ، وَإِذَا أَرَادَ الْبَخِيْلُ أَنْ يُنْفِقَ قَلَصَتْ عَلَيْهِ الدِّرْعُ، وَلَزِمَتْ كُلُّ حَلَقَةٍ مَوْضِعَهَا، حَتَّى تَأْخُذَ بِتَرْقُوْتِهِ، أَوْ قَالَ: بِرَقَبَتِهِ))، قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَأَشْهَدُ لَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَقُوْلُ بِيَدِهِ هَكَذَا.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے راستے میں خرچ کرنے والے اور بخیل کی مثال اُن دو آدمیوں کی طرح ہے جنہوں نے چھاتی سے گلے تک لوہے کے دو کرتے یا زرہیں پہن رکھی ہیں پھر جب خرچ کرنے والا خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو زرہ اس کے سارے بدن پر کشادہ کر دی جاتی ہے حتی کہ اس کی انگلیوں کے پوروں پر بھی جاتی ہے اور اس کے نشانات کو بھی مٹا دیتی ہے۔ اور جب بخیل خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زرہ اس پر تنگ ہو جاتی ہے، ہر حلقہ اپنی اپنی جگہ پر کس جاتا ہے حتی کہ وہ اس کے حلق یا گردن کو (مضبوطی سے) پکڑ لیتی ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یقیناً ہاتھ سے اس طرح اشارہ کرتے ہوئے دیکھا۔

وَأَشَارَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ إِلَى حَلْقِهِ فَهُوَ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَّسِعُ، مَرَّتَيْنِ.

سفیان بن عیینہ نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا کہ وہ اسے کھولنا چاہتا ہے لیکن کھول نہیں سکتا۔ یہ بات انہوں نے دو دفعہ فرمائی۔

[۱۰۷۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقَ، عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: فَهُوَ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَوَسَّعُ.

یہ روایت بھی پچھلی روایت کی مثل ہے، سوائے اس کے کہ اس میں ہے کہ وہ اسے کھولنا چاہتا ہے اور وہ نہیں کھلتی۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۱۰۲۱) اور ابونعیم (المستخرج: ۳/۹۶، من حدیث الحمیدی) وغیر ہما نے بھی روایت کیا ہے۔

نیز دیکھئے صحیح البخاری: ۱۴۴۳

دوسری سند (۱۰۷۱) کو بھی مسلم (۱۰۲۱) اور ابونعیم (المستخرج: ۳/۹۶، من حدیث الحمیدی) وغیر ہما نے بھی روایت کیا ہے۔

نیز دیکھئے صحیح البخاری: ۵۷۹۷

[۱۰۷۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فِي الْمَالِ وَالْجِسْمِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ فِي ذَلِكَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب کوئی شخص بلحاظ جسم اور مال اپنے سے زیادہ کسی بہتر آدمی کو دیکھے تو اسے چاہیے کہ اپنے سے کسی کم مرتبہ آدمی کو دیکھ لے۔“

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے احمد (المسند: ۲/۲۴۳) نے سفیان بن عیینہ سے اور بخاری (۶۴۹۰) و مسلم (۲۹۶۳) نے ابوالزناد کی سند سے روایت کیا ہے۔ [یہ بھی فرمایا: جب اپنے سے کم مرتبہ والے کو دیکھے گا تو اس میں شکر گزاری پیدا ہوگی۔ (صحیح مسلم: ۲۹۶۳/۹)]

[۱۰۷۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قَالَ اللَّهُ: يَابْنَ آدَمَ أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ، قَالَ: يَمِينُ اللَّهِ مَلْأَى سَحَّاءُ لَا يُغِيضُهَا شَيْءٌ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ نے فرمایا: اے ابن آدم! تو خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا۔“ اور فرمایا: ”اللہ کا دایاں ہاتھ بخشش وعطا کے لیے ہر وقت کھلا ہے، رات ہو یا دن اُس میں کمی نہیں آتی۔“

تحقیق وتخریج» صحيح

اسے مسلم (۹۹۳) اور ابونعیم (المستخرج: ۳/۷۹، من حدیث الحمیدی) وغیر ہما نے بھی روایت کیا ہے۔

نیز دیکھئے صحیح البخاری (۴۶۸۴) [اللہ تعالیٰ کی صفت اُس کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ دیکھئے صحیح مسلم (۱۸۲۷)]

[۱۰۷٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: طَعَامُ الاثْنَيْنِ كَافِ الثَّلَاثَةِ، وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِ الْأَرْبَعَةِ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دوآدمیوں کا کھانا تین کے لیے کافی ہے اور تین کا کھانا چار کے لیے کافی ہے۔''

تحقیق وتخریج » سندہ صحیح

اسے احمد (المسند ۲/۲۴۴) نے سفیان بن عیینہ سے اور بخاری (۵۳۹۲) ومسلم (۲۰۵۸) نے ابوالزناد کی سند سے روایت کیا ہے۔[مقالات (٦/ ۴۱۸) میں غلطی سے ''کان'' شائع ہوگیا تھا،مخطوط میں ''کاف'' ہے، اپنے نسخوں کی اصلاح کر لیں، اسکی جگہ اعظمی صاحب کی اغلاط میں سے یہ نوٹ کیجئے: ''وقال واللہ'' (دیو:٦٦٨) مخطوط ظاہریہ (٦٦٨) میں ''وقال اللہ'' ہے۔]

[۱۰۷٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ فِي حِبِّ اثْنَيْنِ: حُبِّ الْمَالِ وَحُبِّ الْحَيَاةِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بوڑھے آدمی کا دل دو چیزوں کی محبت میں جوان رہتا ہے: مال کی محبت اور زندگی کی محبت میں۔''

وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: الْعَيْشِ.

[اور سفیان بن عیینہ کبھی کہتے: جینے کی محبت میں۔]

تحقیق وتخریج » سندہ صحیح

اسے مسلم (۱۰۴٦) اور بیہقی (شعب الایمان: ۱۰۲٦۳، من حدیث الحمیدی) نے بھی روایت کیا ہے۔

نیز دیکھئے صحیح البخاری: ٦۴۲۰

[۱۰۷٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا كَفَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ صَنْعَةَ طَعَامِهِ، وَكَفَاهُ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ، فَلْيُجْلِسْهُ، فَلْيَأْكُلْ مَعَهُ، فَإِنْ أَبَى، فَلْيَأْخُذْ لُقْمَةً فَلْيُرَوِّغْهَا ثُمَّ لِيُعْطِهَا إِيَّاهُ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی آدمی کا خادم کھانا بناتا ہے، وہ گرمی اور دھواں برداشت کرتا ہے (جب وہ کھانا لے کر آئے) تو اسے اپنے ساتھ بٹھالے تاکہ وہ بھی اس کے ساتھ کھائے، اگر وہ انکار کرے تو خوب روغنی لقمہ بنا کر اسے دے دے۔''

[۱۰۷۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

یہ روایت بھی پچھلی روایت کی مثل ہے۔

[۱۰۷۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

یہ روایت بھی پچھلی روایت کی مثل ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے شافعی (الام :۵/۱۰۱) اور احمد (المسند :۲/۲۴۵) وغیرہما نے بھی سفیان بن عیینہ سے روایت کیا ہے اور حافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ نے فرمایا: ''وإسناده صحيح'' (التلخیص الحبیر :۴/۱۳)

نیز دیکھئے صحیح البخاری (۵۴۶۰) اور صحیح مسلم (۱۶۶۳)

دوسری سند (۱۰۷۷) پہلے شاہد کے ساتھ صحیح ہے۔

تیسری سند (۱۰۷۸) پہلے شاہد کے ساتھ صحیح ہے، اسے ترمذی (۱۸۵۳، وقال: حسن صحیح) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۰۷۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ دِيْنَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ عَبْدِهِ، وَلَا فِيْ فَرَسِهِ صَدَقَةٌ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں کوئی زکوۃ نہیں ہے۔''

[۱۰۸۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ مُوْسَى، عَنْ مَكْحُوْلٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عِرَاكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

یہ روایت بھی پچھلی روایت کی مثل ہے۔

[۱۰۸۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

یہ روایت بھی پچھلی روایت کی مثل ہے۔ اسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان نہیں کرتے تھے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۱۴۶۳) اور مسلم (۹۸۲) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

دوسری سند (۱۰۸۰) کو مسلم (۹۸۲/۹) اور ابو نعیم (المستخرج: ۳/۶۰، من حدیث الحمیدی) نے بھی روایت کیا ہے۔

تیسری سند (۱۰۸۱) صحیح موقوف ہے۔

تنبیہ: یہ حدیث مرفوع اور موقوف دونوں طرح سے صحیح ہے۔

[**۱۰۸۲**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدَكُمْ جَارُهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِيْ جِدَارِهِ، فَلَا يَمْنَعْهُ، فَلَمَّا حَدَّثَهُمْ طَأْطَئُوْا رُءُوْسَهُمْ، فَقَالَ: مَا لِيْ أَرَاكُمْ مُعْرِضِيْنَ؟ وَاللَّهِ لَأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم سے تمہارا پڑوسی یہ اجازت مانگے کہ وہ تمہاری دیوار پر اپنی لکڑی رکھنا چاہتا ہے تو اسے منع نہیں کرنا چاہیے۔'' جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی تو لوگوں نے سر جھکا لیے پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں دیکھتا ہوں تم اعراض کر رہے ہو؟ اللہ کی قسم! اس حدیث کی ذمہ داری میں ضرور تمھارے کندھوں پر رکھوں گا۔

قَالَ سُفْيَانُ: إِنِّيْ لَأَحْفَظُ الْمَكَانَ الَّذِيْ سَمِعْتُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ فِيْهِ، مَا قَالَ فِيْهِ إِلَّا الْأَعْرَجُ [مَا] قَالَ فِيْهِ: سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ.

[سفیان بن عیینہ نے کہا: مجھے اچھی طرح وہ جگہ بھی یاد ہے جہاں میں نے زہری سے یہ روایت سنی تھی، زہری اس میں صرف 'الاعرج'' ہی کہتے تھے، انھوں نے اس میں ''سعید بن المسیب'' نہیں کہا۔]

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے مسلم (۱۶۰۹) اور بیہقی (الکبریٰ: ۶/ ۶۸، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[**۱۰۸۳**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَشْيَاءَ قِصَارٍ سَمِعْنَاهَا، مِنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، هَذَا أَحَدُهَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدُكُمْ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِيْ جِدَارِهِ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی آدمی بھی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار پر لکڑی رکھنے سے بالکل منع نہ کرے۔''

قَالَ أَيُّوبُ: وَلَوْ قُلْتُ لَكَ أَنَّ الْحَسَنَ تَرَكَ كَثِيرًا مِنَ التَّفْسِيرِ حِينَ قَدِمَ عِكْرِمَةُ الْبَصْرَةَ حَتَّى خَرَجَ مِنْهَا لَصَدَقْتُ.

ایوب (السختیانی) نے کہا: اگر میں یہ کہہ دوں کہ جب عکرمہ (مولیٰ ابن عباس) بصرہ آئے تو حسن (بصری) نے بہت سی تفسیر بیان کرنا چھوڑ دی حتی کہ وہ بصرہ سے تشریف لے گئے، تو میں نے یقیناً سچ کہا ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے بخاری (۵٦٢٧) نے بھی روایت کیا ہے اور بیہقی نے فرمایا: ''هذا إسناد صحيح '' (السنن الکبریٰ: ٦/ ٦٥)

[**١٠٨٤**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَوْ أَنَّ امْرَأً اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ، فَخَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ، فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ جُنَاحٌ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر کوئی آدمی تمہاری اجازت کے بغیر تمہارے گھر میں جھانک کر دیکھے پھر تم اسے کنکریاں مار کر اس کی آنکھ پھوڑ دی ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (٦٩٠٢) اور مسلم (۲۱۵۸/۴۴) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[**١٠٨٥**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، وَحَدَّثَنِي وَلَيْسَ مَعِي وَلَا مَعَهُ أَحَدٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جانوروں کا زخم رائیگاں (لغو) ہے۔ کان میں گرنے پر کان کے مالک پر کوئی جرمانہ نہیں اور کنواں لغو ہے (یعنی ان چیزوں کا تاوان کسی پر نہیں) اور دفینے میں پانچواں حصہ (صدقہ) ہے۔''

[**١٠٨٦**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

یہ روایت بھی پچھلی روایت کی مثل ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۱۷۱۰) نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے صحیح البخاری: ۱۴۹۹
دوسری سند (۱۰۸۶) بھی صحیح ہے۔ نیز دیکھئے: موطا ابن القاسم: ۳۵۶

[۱۰۸۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: لَا تَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ، وَالْمُزَفَّتِ ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ عِنْدِهِ: وَاجْتَنِبُوا الْحَنَاتِمَ وَالنَّقِيرَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کدو اور لاکھی مرتبان میں نبیذ نہ بناؤ۔'' پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی طرف سے (یعنی اجتہاد کر کے) فرمایا: سبز لاکھی برتن اور کھجور کی لکڑی کے پیالہ نما برتن سے بچو۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۱۹۹۳) اور ابو عوانہ (المستخرج: ۵/۳۱۰۔۳۱۱ من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔
نیز دیکھئے صحیح البخاری: ۵۵۸۷

[۱۰۸۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا، فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ، وَلَا يُثَرِّبْ، ثُمَّ إِنْ عَادَتْ فَزَنَتْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا، فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ، وَلَا يُثَرِّبْ، ثُمَّ إِنْ عَادَتْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ مِنْ شَعْرٍ، يَعْنِي الْحَبْلَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے پھر اس کا زنا واضح (اور ثابت) ہو جائے تو اسے حد لگوائے اور (نفاذ حد کے بعد) اسے لعن طعن نہ کرے۔ پھر اگر وہ دوبارہ زنا کرے اور زنا ظاہر (ثابت) ہو جائے تو اسے حد لگوائے اور ملامت نہ کرے۔ پھر اگر وہ تیسری بار زنا کرے تو اسے بیچ دے، اگرچہ وہ بالوں کی ایک رسی کے بدلے ہی سہی۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۱۷۰۳) اور بیہقی (الکبریٰ: ۸/۲۴۲ من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي الْأَقْضِيَةِ

[عدالتی فیصلوں کے بارے میں احادیث]

[١٠٨٩] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ، سَمِعَهُ مِنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِي مَيْمُونَةَ، قَالَ: أَتَى أَبَا هُرَيْرَةَ رَجُلٌ فَارِسِيٌّ، وَامْرَأَةٌ لَهُ يَخْتَصِمَانِ فِي ابْنٍ لَهُمَا، فَقَالَ الْفَارِسِيُّ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا بِسَرُ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِمَا شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى بِهِ، يَا غُلَامُ، هَذَا أَبُوكَ وَهَذِهِ أُمُّكَ، فَاخْتَرْ أَيَّهُمَا شِئْتَ، ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَشَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَأَتَاهُ رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ يَخْتَصِمَانِ فِي ابْنٍ لَهُمَا، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنِي يَسْقِينِي مِنْ بِئْرِ أَبِي عِنَبَةَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا غُلَامُ هَذَا أَبُوكَ، وَهَذِهِ أُمُّكَ فَاخْتَرْ أَيَّهُمَا شِئْتَ.

ابو میمونہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک فارسی مرد اور عورت ایک بچے کے بارے میں جھگڑتے ہوئے آئے تو فارسی مرد نے کہا: اے ابو ہریرہ! یہ میرا پسر (بیٹا) ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہارے درمیان وہ فیصلہ کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا تھا۔ (پھر بچے سے فرمایا) اے بچے! یہ تیرا باپ ہے اور یہ تیری ماں ہے، ان میں سے جسے چاہو چن لو۔ پھر سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نبی ﷺ کے پاس حاضر تھا کہ ایک لڑکے کے بارے میں ایک مرد اور عورت جھگڑتے ہوئے آئے تو مرد نے کہا: یارسول اللہ! میرا بیٹا مجھے ابو عنبہ کے کنویں سے پانی پلاتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے بچے! یہ تیرا باپ ہے اور یہ تیری ماں ہے، ان میں سے جسے چاہو چن لو۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے ابوداود (٢٢٧٧) ترمذی (١٣٥٧، وقال: حدیث حسن صحیح) ابن ماجه (٢٣٥١) اور طحاوی (مشکل الآثار: ١٧٦/٤۔١٧٧، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[١٠٩٠] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ، إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ امْرَأَتِي

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس بنو فزارہ کے ایک اعرابی آئے تو کہا: یارسول اللہ! میری بیوی نے کالا بچہ جنا ہے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟'' اس نے کہا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کے

وَلَدَتْ غُلامًا أَسْوَدَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟، قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ: مَا أَلْوَانُهَا؟، قَالَ: حُمْرٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ؟، قَالَ: أَنَّ فِيهَا لَوُرْقًا، قَالَ: فَأَنَّى أَتَاهَا ذٰلِكَ؟، قَالَ لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَهُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَهٰذَا لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَهُ.

رنگ کیسے ہیں؟'' اس نے جواب دیا: سرخ ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا ان میں کوئی خاکی سیاہ رنگ کا بھی ہے۔'' اس نے کہا: ان میں خاکی سیاہ رنگ والا بھی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر یہ کہاں سے آ گیا؟'' اس نے کہا: یہ غالباً کسی رگ کا اثر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اور ہوسکتا ہے کہ یہ لڑکا بھی کسی رگ کا اثر ہو۔''

تحقیق و تخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۱۵۰۰) اور بیہقی (الکبریٰ: ۸/۲۵۲ من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[**۱۰۹۱**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيْدٍ، أَوْ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا، كَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا أَوْرَدَ أَحَدَهُمَا، وَرُبَّمَا جَمَعَهُمَا، وَرُبَّمَا شَكَّ وَأَكْثَرُ ذٰلِكَ يَقُوْلُهُ عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بچہ اسی کو ملے گا جس کے بستر پر پیدا ہوا ہے ورزانی کے لیے پتھر ہیں۔''

تحقیق و تخریج» صحيح

اسے مسلم (۱۴۵۸) اور ابونعیم (المستخرج: ۴/۱۳۰۔۱۳۱ من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[**۱۰۹۲**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيْثِ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بدگمانی سے بچ جاؤ، کیونکہ بدگمانی بہت جھوٹی بات ہے۔''

تحقیق و تخریج» سنده صحيح

اسے احمد (المسند: ۲/۲۴۵) نے بھی سفیان بن عیینہ سے روایت کیا ہے۔

نیز دیکھئے صحیح البخاری (۶۰۶۶) اور صحیح مسلم (۲۵۶۳)

بَابُ الْجِهَادِ

[جہاد کے بارے میں مروی احادیث]

[١٠٩٣] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: تَكَفَّلَ اللَّهُ تَعَالَى لِمَنْ خَرَجَهُ مِنْ بَيْتِهِ مُجَاهِدًا فِيْ سَبِيْلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الْجِهَادُ إِيْمَانًا بِيْ، وَتَصْدِيْقًا بِرَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ، إِنْ تَوَفَّيْتُهُ أَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ وَإِنْ رَدَدْتُهُ أَنْ أَرُدَّهُ إِلَى بَيْتِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ نَائِلًا مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيْمَةٍ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی کفالت اپنے ذمہ لی ہے جو اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے نکلے، اس کے نکلنے کا مقصد صرف جہاد، مجھ پر ایمان اور رسول اللہ ﷺ کی تصدیق ہو تو اس کی وفات کے بعد میں اسے جنت میں داخل کروں گا اور اگر میں نے اسے واپس گھر لوٹا دیا تو اجر یا غنیمت کے ساتھ واپس بھیجوں گا۔''

[١٠٩٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَاهُ ابْنُ عَجْلَانَ، عَمَّنْ سَمِعَ، أَبَا هُرَيْرَةَ، يُحَدِّثُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: انْتَدَبَ اللَّهُ.

ابن عجلان کی حدیث بھی پچھلی حدیث کی مثل ہے، اس میں یہ اضافہ ہے: اللہ اسے دے گا یا اللہ اس کا ضامن ہو گیا۔

قَالَ سُفْيَانُ: وَأَنَا لِحَدِيْثِ ابْنِ عَجْلَانَ أَحْفَظُ.

[سفیان نے کہا: مجھے ابن عجلان کی حدیث اچھی طرح یاد ہے]

[١٠٩٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: وَسَمِعْتُ سُفْيَانَ: وَعُرِضَ عَلَيْهِ حَدِيْثُ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَجَازَهُ.

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: لَمْ يُقَدَّرْ لِيْ أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْهُ.

[حمیدی کہتے ہیں: سفیان بن عیینہ پر ابن عجلان عن قعقاع عن ابی صالح عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ کی سند سے مروی یہ حدیث پیش کی گئی تو انھوں نے اسے اپنی سند سے بیان کرنے کی اجازت دے دی۔]

[حمیدی کہتے ہیں: مجھے یہ استطاعت نہ ہوئی کہ میں اس سے اس بارے میں پوچھ لیتا۔]

تحقیق و تخریج » صحیح

اسے ابوعوانہ (المستخرج: ۲/ ۲۷۔۲۸) نے حمیدی سے اور بخاری (۳۱۲۳) و مسلم (۱۸۷۶) نے ابوالزناد کی سند سے روایت کیا ہے۔

دوسری سند (۱۰۹۴) کا شاہد صحیح البخاری (۳۶) وغیرہ میں ہے۔
تیسری روایت (۱۰۹۵) بھی سابقہ دوسندوں کے ساتھ صحیح ہے۔

[۱۰۹۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ فِيْ ضَمَانِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، رَجُلٌ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى مَسْجِدٍ مِنْ مَسَاجِدِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَرَجُلٌ خَرَجَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ، وَرَجُلٌ خَرَجَ حَاجًّا.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین آدمی اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہیں: وہ آدمی جو اپنے گھر سے اللہ کی مسجدوں میں سے کسی مسجد کی طرف نکلے، وہ آدمی جو اللہ کے راستے میں جہاد کرنے کے لیے نکلے اور وہ آدمی جو حج (وعمرہ) کرنے کے لیے نکلے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے ابونعیم الاصبہانی (حلیۃ الاولیاء: ۹/۲۵۱) نے حمیدی کی سند سے روایت کیا ہے۔

[۱۰۹۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللَّهِ، وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِيْ جَوْفِ مُسْلِمٍ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے راستے میں غبار اور جہنم کا دھواں ایک مسلمان کے پیٹ میں اکٹھا نہیں ہوگا۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے ابن ماجہ (۲۷۷۴) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے، نیز ترمذی (۲۳۱۱) حاکم (المستدرک: ۴/۲۶۰) اور ذہبی نے صحیح قرار دیا ہے۔

[۱۰۹۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: لَيْسَ أَحَدٌ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِ اللَّهِ كَلْمًا - وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِ اللَّهِ - إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيْحُ رِيْحُ مِسْكٍ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو بھی اللہ کے راستے میں کوئی زخم لگتا ہے۔ اور اللہ جانتا ہے کہ اس کی راہ میں کسے زخم لگتا ہے۔ تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا رنگ خون کا رنگ ہوگا مگر اس کی خوشبو مشک وکستوری کی طرح ہوگی۔''

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے مسلم (١٨٧٦/١٠٥) اور ابو عوانہ (المستخرج: ۵/۲۴، من حدیث الحمیدی) وغیرہمانے بھی روایت کیا ہے۔
نیز دیکھئے صحیح البخاری: ۲۸۰۳

بَابٌ جَامِعٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

[سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی جامع احادیث]

[۱۰۹۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، وَيَحْيَى بْنِ صَبِيحٍ، عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: أَيُّمَا عَبْدٍ كَانَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَأَعْتَقَ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ، فَإِنْ كَانَ مُوسِرًا قُوِّمَ عَلَيْهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو غلام بھی دو شخصوں کی ملکیت میں ہو، پھر ان میں سے ایک شخص اپنا حصہ آزاد کر دے، اگر وہ صاحب مال تھا تو قیمت لگائی جائے گی اور اگر صاحب مال نہیں تھا تو اسے آزاد کرنے کے لیے بقدرِ قیمت کام پر لگایا جائے اور اس پر سختی نہ کی جائے۔''

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے ابن عبدالبر (التمہید: ۱۴/۲۷۳) نے حمیدی کی سند سے روایت کیا ہے [قتادہ نے سنن الکبریٰ للنسائی (۴۹۴۶) وغیرہ میں سماع کی تصریح کر دی ہے]۔ صحیح البخاری (۲۴۹۱۔۲۴۹۲) اور صحیح مسلم (۱۵۰۱۔۱۵۰۲) وغیرہما میں اس کے معنوی شواہد بھی موجود ہیں جن کے ساتھ مل کر یہ بھی صحیح ہے۔

[۱۱۰۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کسریٰ ہلاک ہو گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہو گا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہو گا۔ اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم ضرور ان کے خزانے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرو گے۔''

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے مسلم (۲۹۱۸) نے سفیان بن عیینہ کی سند سے، اور بخاری (۶۶۳۰، صرح الزہری بالسماع عندہ) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۱۰۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: لَا فَرَعَةَ وَلَا عَتِيْرَةَ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَالْفَرَعَةُ: أَوَّلُ النِّتَاجِ وَالْعَتِيْرَةُ: شَاةٌ تُذْبَحُ عَنْ كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِيْ رَجَبَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہ کوئی فرع ہے اور نہ کوئی عتیرہ۔'' زہری نے فرمایا: فرعہ پہلی پیدائش کو کہتے ہیں (جسے زمانۂ جاہلیت کے عرب اپنے معبودوں کے نام پر تقرب کے لیے ذبح کرتے تھے) اور عتیرہ اس بکری کو کہتے تھے جو ہر گھر کی طرف سے رجب (کے مہینے) میں ذبح کی جاتی تھی۔

تحقیق وتخریج» سنده صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۵۴۷۳) اور مسلم (۱۹۷۶) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۱۰۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ((يُؤْذِيْنِي ابْنُ آدَمَ، يَسُبُّ الدَّهْرَ، وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي الْأَمْرُ، أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم مجھے تکلیف دیتا ہے، وہ زمانے کو گالی دیتا ہے اور میں زمانہ ہوں، اختیار میرے ہی پاس ہے، دن رات کو میں ہی تبدیل کرتا ہوں۔''

تحقیق وتخریج» صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۷۴۹۱) اور مسلم (۲۲۴۶/۲،۳) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۱۰۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: يُوْشِكُ أَنْ يَنْزِلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ حَكَمًا، وَإِمَامًا مُقْسِطًا يَكْسِرُ الصَّلِيْبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضُ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قریب ہے کہ تمہارے درمیان ابن مریم علیہ السلام حاکم اور عادل امام بن کر نازل ہو جائیں گے، وہ صلیب توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے۔ اور مال اتنا پھیل جائے گا کہ کوئی بھی اسے قبول نہیں کرے گا۔''

تحقیق وتخریج» صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۲۴۷۶، بلفظ مختلف وصرح الزہری بالسماع) مسلم (۱۵۵) اور ابو عوانہ (المستخرج: ۱/۱۰۵، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۱۰٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ ظَبْيَانَ الْحَنَفِيُّ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يُوشِكُ أَنْ يَنْزِلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ إِمَامَ هُدًى وَقَاضِيَ عَدْلٍ، يَكْسِرُ الصَّلِيبَ فَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضُ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قریب ہے کہ تم میں ابن مریم علیہ السلام امام ہدایت اور عدل وانصاف کرنے والے قاضی بن کر نازل ہوں گے، وہ صلیب توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے اور مال پھیل جائے گا حتی کہ کوئی بھی اسے قبول نہیں کرے گا۔''

تحقیق وتخریج» سنده ضعيف

یہ سند دو وجہ سے ضعیف ہے:

۱: عمران بن ظبیان ضعیف راوی ہے۔ (دیکھئے تقریب التہذیب: ۵۱۵۸)

۲: رجل من بنی حنفیہ نامعلوم ہے۔

سابقہ حدیث (۱۱۰۳) اس ضعیف روایت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

[۱۱۰۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((وَيَقُولُونَ: كَرْمٌ، وَإِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ اسے (انگور کو) کرم کہتے ہیں، حالانکہ مومن کا دل کرم (سخی کریم) ہے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۶۱۸۳) اور مسلم (۲۲۴۵) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۱۰٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُونَ قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تم ایسی قوم (ترکوں) سے جنگ نہ کر لو جن کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے تہہ بند چمڑا لگی ہوئی ڈھال ہوتی ہے۔ اور اس وقت تک

الْمَجَانُ الْمُطْرَقَةُ، وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ.

قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تم ایسی قوم سے جنگ نہ کرلو جن کے جوتے بالوں والے ہوں گے۔''

تحقیق وتخریج» صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۲۹۲۹) اور مسلم (۲۹۱۲ والزہری صرح بالسماع عندہ) وغیرہمانے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۱۰۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: هُمُ الْبَارِزُ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے (پچھلی حدیث:۱۱۰۶، کی تشریح میں) فرمایا: وہ بارز (والے) ہیں۔

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے بخاری (۳۵۹۱، وصرح اسماعیل بن ابی خالد بالسماع) نے بھی روایت کیا ہے۔

بازر سے ایرانی، کروی یا دیلم والے مراد ہیں۔ واللہ اعلم

[۱۱۰۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا صِغَارَ الْأَعْيُنِ ذُلْفَ الْأُنُفِ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تک تم چھوٹی آنکھوں (اور) چپٹی ناک والی قوم سے جنگ نہیں کرو گے اُس وقت تک قیامت نہیں ہوگی۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۲۹۲۹) اور مسلم (۲۹۱۲/۶۴) وغیرہمانے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۱۰۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ يَحْلِبُ النَّاقَةَ، وَتَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ يَلُوْطُ حَوْضَهُ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت واقع ہوگی اور آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ نکال رہا ہوگا اور قیامت واقع ہوگی اور آدمی اپنے حوض کو مٹی گارے سے لیپ رہا ہوگا۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحیح

اسے مسلم (۲۹۵۴) نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے صحیح البخاری: ۶۵۰۶

[۱۱۱۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: لا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيْمَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس وقت تک قیامت نہیں ہوگی جب تک دو بڑی جماعتیں آپس میں جنگ نہ کرلیں، ان کا دعویٰ ایک ہوگا۔''

تحقیق و تخریج» سنده صحيح

اسے بخاری (۶۹۳۵) نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۱۱۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، وَسَمِعْنَاهُ مِنْهُ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مَرَّ بِحَسَّانَ وَهُوَ يُنْشِدُ فِي الْمَسْجِدِ، فَلَحَظَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أُنْشِدُ فِيهِ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: أَنْشُدُكَ اللَّهَ أَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَجِبْ عَنِّي، اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ؟، قَالَ: اللَّهُمَّ نَعَمْ.

سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور وہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے تو انہیں آنکھوں سے گھورا۔ حسان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس مسجد میں (تب بھی) اشعار پڑھتا تھا جب اس میں آپ رضی اللہ عنہ سے بہتر (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) موجود تھے۔ پھر انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف رخ کر کے کہا: میں آپ رضی اللہ عنہ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں! کیا آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (میرے بارے میں) فرماتے ہوئے سنا: ''(اے حسان!) میری طرف سے جواب دو، اے اللہ! روح القدس (جبریل علیہ السلام) کے ساتھ اس کی مدد فرما؟'' تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں! اللہ کی قسم!۔

تحقیق و تخریج» صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۳۲۱۲) اور مسلم (۲۴۸۵) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۱۱۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَبْصَرَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُقَبِّلُ الْحَسَنَ أَوِ الْحُسَيْنَ رضي الله عنهما، إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ وَاحِدًا مِنْهُمْ قَطُّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ حسن یا حسین رضی اللہ عنہما کا بوسہ لے رہے تھے (تو کہا:) میرے دس بیٹے ہیں، میں نے کبھی ان میں سے کسی کا بوسہ نہیں لیا۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو رحم نہیں کرتا اُس پر رحم نہیں کیا جاتا۔''

أَنَّهُ لا يُرْحَمُ مَنْ لا يَرْحَمُ .

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے مسلم (۲۳۱۸) نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے صحیح البخاری (۵۹۹۷، والزہری صرح بالسماع عندہ)

[۱۱۱۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((**عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ، فَإِنَّ فِيهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ، وَالسَّامُ: الْمَوْتُ**)) قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي الشُّوْنِيْزَ .

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کالے دانے (یعنی شونیز، کلونجی) کو استعمال کرو کیونکہ اس میں موت کے علاوہ ہر بیماری کی شفا ہے۔''

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے مسلم (۲۲۱۵ والزہری صرح بالسماع عندہ) نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے صحیح البخاری: ۵۶۸۸

[۱۱۱٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ وَأَبُوسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارَى لا يَصْبِغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ .

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک یہود اور نصاریٰ مہندیاں نہیں لگاتے لہٰذا تم ان کی مخالفت کرو۔''

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۵۸۹۹، عن الحمیدی) اور مسلم (۲۱۰۳) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۱۱۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابِهِ خَيْبَرَ بَعْدَمَا افْتَتَحُوْهَا، فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُسْهِمَ لِي مِنَ الْغَنِيْمَةِ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ بَنِي سَعِيْدِ بْنِ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں فتح خیبر کے بعد رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کے پاس آیا تو رسول اللہ ﷺ سے مالِ غنیمت میں اپنا حصہ مانگا، پھر سعید بن العاص کی اولاد میں سے بعض نے کہا: یا رسول اللہ! اللہ آپ ﷺ پر رحم کرے، آپ ﷺ اسے حصہ نہ دیں۔ پھر میں نے کہا: یا رسول اللہ! یہ ابن قوقل (نعمان بن مالک رضی اللہ عنہ)

الْعَاصِ: لَا تُسْهِمْ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ، فَقَالَ ابْنُ سَعِيْدٍ: يَا عَجَبًا لِوَبْرٍ تَدَلّٰى عَلَيْنَا مِنْ قَدُوْمِ ضَأْنٍ يَنْعَى عَلَيَّ قَتْلَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَكْرَمَهُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْ، وَلَمْ يُهِنِّيْ عَلٰى يَدَيْهِ.

کا قاتل ہے۔ تو ابن سعید نے کہا: کتنا عجیب ہے کہ یہ دیہاتی پہاڑ سے بھیڑیں چراتے ہوئے یہاں اتر آیا ہے، وہ مجھے ایک مسلمان کی شہادت پر ملامت کر رہا ہے جسے اللہ نے میرے ہاتھ پر عزت عطا فرمائی اور مجھے اس کے ہاتھ ذلیل (یعنی جہنم کا حقدار) نہیں کیا۔

قَالَ سُفْيَانُ: فَلَا أَدْرِيْ أَسْهَمَ لَهُ أَوْ لَمْ يُسْهِمْ لَهُ. قَالَ سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنِيْهِ السَّعِيْدِيُّ أَيْضًا، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

سفیان نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں کہ آپ ﷺ نے ابو ہریرہ کا حصہ مقرر کیا تھا یا مقرر نہیں کیا تھا۔ [سفیان نے کہا: سعیدی نے بھی مجھے یہی روایت عن جدہ عن ابی ہریرہ عن النبی ﷺ سے بیان کی]

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے بخاری (۲۸۲۷) نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۱۱٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَهْلُ الْجَنَّةِ أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ، وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: ((الْأَلُوَّةُ: الْعُوْدُ))

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنتیوں کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور دھونیاں عود (خوشبودار لکڑی) کی ہوگی۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے بخاری (۳۲۴٦) نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے صحیح مسلم: ۲۸۳۴
''دھونیاں عود کی ہوں گی'' سے مراد یہ ہے کہ ان کی دھونیوں میں عود کی خوشبو ہی خوشبو ہوگی۔

[۱۱۱۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ، مَنْ يَمُوْتُ مِنْهُمْ صِغَارًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں پوچھا گیا جو بچپن ہی میں مر جاتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ جانتا ہے کہ وہ کیا عمل کرنے والے تھے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۲۶۵۹/۲۷) نے بھی روایت کیا ہے۔

[**۱۱۱۸**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: إِنَّ النَّذْرَ لَا يَأْتِي عَلَى ابْنِ آدَمَ شَيْئًا لَمْ أُقَدِّرْهُ عَلَيْهِ، وَلَكِنَّهُ شَيْءٌ أَسْتَخْرِجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ يُؤْتِينِي عَلَيْهِ مَا لَا يُؤْتِينِي عَلَى الْبُخْلِ**)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نذر کی وجہ سے آدمی پر ایسی کوئی چیز نہیں آتی جو میں نے اس کی تقدیر میں نہیں لکھی ہو، لیکن یہ وہ چیز ہے جس کے ذریعے میں بخیل سے مال نکالتا ہوں، وہ میرے لیے اس کے ذریعے وہ دے دیتا ہے جو بخل کی حالت میں نہیں دیتا۔''

تحقیق وتخریج » سنده صحيح

اسے نسائی (۳۸۳۵) نے سفیان بن عیینہ کی سند سے اور بخاری (۶۶۹۴) نے ابو الزناد کی سند سے روایت کیا ہے۔
نیز دیکھئے صحیح مسلم (۱۶۴۰/۷)

[**۱۱۱۹**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.
وَحَدَّثَنَاهُ عَمْرٌو، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ، وَيُنَصِّرَانِهِ، وَزَادَ أَبُو الزِّنَادِ: وَيُمَجِّسَانِهِ وَيُشَرِّكَانِهِ**)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اسے یہودی یا عیسائی بنا دیتے ہیں۔'' ابو الزناد نے فرمایا: اور مجوسی یا مشرک بنا دیتے ہیں۔

تحقیق وتخریج » سنده صحيح

اسے احمد (المسند: ۲/۲۸۲) نے بھی سفیان بن عیینہ سے روایت کیا ہے۔
نیز دیکھئے صحیح البخاری (۱۳۸۵) اور صحیح مسلم (۲۶۵۸)

[**۱۱۲۰**] قَالَ: وَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ مَنْ يَمُوتُ مِنْهُمْ صِغَارًا، فَقَالَ: اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ.

اور سابقہ سند سے روایت ہے کہ (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کے بچوں کے بارے میں پوچھا گیا جو بچپن میں ہی فوت ہو جاتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ جانتا ہے کہ وہ کیا اعمال کرنے والے تھے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

حدیث ابی الزناد کے لیے دیکھئے حدیث سابق: ۱۱۱۷

حدیث طاؤس دوسری سند کے ساتھ سنن النسائی (۱۹۵۱) میں بھی موجود ہے۔

[۱۱۲۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ أَبِي رَبِيعَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ، وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ، احْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ، وَلَا تَعْجِزْ، فَإِنْ غَلَبَكَ أَمْرٌ فَقُلْ: قَدَّرَ اللَّهُ وَمَا شَاءَ، وَإِيَّاكَ وَاللَّوْ؛ فَإِنَّهُ يَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے ہاں قوی مومن کمزور مومن سے بہتر اور زیادہ پسندیدہ ہے اور ہر دو میں سب خیر ہے، جو چیز تجھے نفع پہنچاتی ہے اس کی حرص رکھ اور عاجزی اختیار نہ کر۔ پھر کسی معاملے میں مغلوب ہو جائے تو کہہ: اللہ تعالیٰ نے مقدر کر دیا جو چاہا۔ خبردار! اور اگر مگر کہنے سے بچ جاؤ کیونکہ یہ شیطانی عمل (کا دروازہ) کھول دیتا ہے۔“

تحقیق وتخریج» صحيح

اسے ابن ماجہ (۴۱۶۸) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے، نیز یعقوب بن سفیان القارسی نے اپنی (المعرفۃ والتاریخ: ۳/۶) میں حمیدی کی سند سے روایت کیا ہے۔

اس سند میں رجل من آل ربیعہ سے مراد ربیعہ بن عثمان ہے۔ (دیکھئے مشکل الآثار للطحاوی: ۱/۱۰۰۔۱۰۱، طبع قدیمہ)

اس روایت کے صحیح شاہد کے لیے دیکھئے صحیح مسلم (۲۶۶۴)

[۱۱۲۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى، فَقَالَ مُوسَى لِآدَمَ: يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُونَا، خَيَّبْتَنَا وَأَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ، فَقَالَ لَهُ آدَمُ: أَنْتَ مُوسَى اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِكَلَامِهِ، وَخَطَّ لَكَ فِي الْأَلْوَاحِ بِيَدِهِ أَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدْ قَضَاهُ اللَّهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ عَامًا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آدم اور موسیٰ علیہما السلام کے درمیان بحث مباحثہ ہوا تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے آدم علیہ السلام! آپ ہمارے والد ہیں، آپ نے ہمیں ناکام (ورسوا) کر دیا اور ہمیں جنت سے باہر نکال دیا۔ تو آدم علیہ السلام نے انہیں کہا: تم موسیٰ ہو جسے اللہ نے اپنے کلام کے لیے چنا اور اپنے ہاتھ سے تختیاں لکھ کر تجھے دیں، کیا تم مجھے اس بات پر ملامت کرتے ہو جو اللہ نے مجھے پیدا کرنے سے چالیس سال پہلے میری تقدیر میں لکھ دی تھی؟“ پھر

فَحَجَّ آدَمُ مُوْسَى فَحَجَّ آدَمُ مُوْسَى فَحَجَّ آدَمُ مُوْسَى.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پس آدم موسیٰ علیہما السلام پر غالب آ گئے، پس آدم موسیٰ علیہما السلام پر غالب آ گئے۔ پس آدم موسیٰ علیہما السلام پر غالب آ گئے۔''

[۱۱۲۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

یہ روایت بھی پچھلی روایت کی مثل ہے۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے بخاری (۶۶۱۴) اور بیہقی (الاسماء والصفات: ص ۳۱۶، من حدیث الحمیدی) نے بھی روایت کیا ہے۔
نیز مسلم (۲۶۵۲) نے بھی پہلی سند کے ساتھ سفیان بن عیینہ سے روایت کیا ہے۔
اور دوسری سند کے ساتھ ابوالزناد سے بھی روایت کیا ہے۔ (دیکھئے کتاب القضاء والقدر للبیہقی: ۱۴)
[اس روایت کے بارے میں خلیفہ ہارون الرشید کے ایمان افروز واقعہ کے دیکھئے تحقیقی مقالات (۵۵۲/۲)]

[۱۱۲۴] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: لَا عَدْوَى، وَلَا طِيَرَةَ، جَرِبَ بَعِيْرٌ فَأَجْرَبَ مِائَةً، وَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی مرض متعدی نہیں اور نہ کوئی بدفالی ہے، ایک اونٹ کو خارش کی بیماری لگی تو اس نے سو اونٹوں کو لگا دی (!) پہلے کو کس نے بیماری لگائی تھی؟''

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے طحاوی نے بھی معانی الآثار (۳۰۸/۴) میں روایت کیا ہے۔
شواہد کے لیے دیکھئے صحیح البخاری (۵۷۰۷، ۵۷۵۳، ۵۷۷۵) اور صحیح مسلم (۲۲۲۰۔۲۲۲۲)

[۱۱۲۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: مَنْ أَوْلَى النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ مِنِّيْ؟ قَالَ: أُمُّكَ، مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: أَبُوْكَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس آ کر ایک آدمی نے کہا: میں لوگوں میں سے کس کے ساتھ سب سے زیادہ اچھی مصاحبت اختیار کروں؟ آپ ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا: ''اپنی ماں کے ساتھ۔'' اس نے کہا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرا باپ۔''

قَــالَ سُـفْيَــانُ: فَيَــرَوْنَ أَنَّ لِلْأُمِّ الثُّـلُثَيْنِ مِنَ الْبِرِّ وَلِلْأَبِّ الثُّلُثَ .

سفیان بن عیینہ نے فرمایا: لوگ (علماء) کہتے ہیں کہ نیکی کرنے میں ماں کا دو تہائی حصہ ہے اور باپ کا ایک تہائی حصہ ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۵۹۷۱) مسلم (۲۵۴۸) [ابو عوانہ فی المستخرج ج:۱۹/ ۲۸۹ ح ۱۱۱۱۲] اور طحاوی (مشکل الآثار: ۲/ ۲۷۱، من حدیث الحمیدی) نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۱۲۶] حَـدَّثَـنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَـاضٍ، عَـنْ هِشَـامٍ، عَـنِ الْحَسَنِ، قَالَ: لِلْأُمِّ الثُّلُثَانِ مِنَ الْبِرِّ وَلِلْأَبِّ الثُّلُثُ .

حسن بصری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نیکی میں ماں کا دو تہائی حصہ ہے اور باپ کا ایک تہائی حصہ ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده ضعيف

اسے طحاوی نے مشکل الآثار (۲/ ۲۷۱، طبع قدیمہ) میں حمیدی کی سند سے روایت کیا ہے۔

نیز دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ (۸/ ۳۵۲ ح ۲۵۳۹۲)

اس سند میں ہشام بن حسان مدلس ہیں۔ (دیکھئے الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین طبقہ ثالثہ: ۱۱۰/ ۳)

[۱۱۲۷] حَـدَّثَـنَـا الْـحُـمَيْـدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَـدَّثَـنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ، عَـنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((لَا يَقُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ: قَبَّحَ اللّٰهُ وَجْهَكَ، وَوَجْهَ مَنْ أَشْبَهَ وَجْهَكَ، فَإِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُوْرَتِهِ))

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی بھی (کسی کو) یہ نہ کہے: اللہ تیرے چہرے کو برا بنائے اور اس کے چہرے کو بھی برا بنائے جو تیرے چہرے کے مشابہ ہے، کیونکہ اللہ نے آدم علیہ السلام کو اس کی صورت پر پیدا فرمایا۔“

تحقیق وتخریج» حسن

اسے احمد (المسند: ۲/ ۲۵۱، ۴۳۴ وابن عجلان صرح بالسماع) ابن خزیمہ (التوحید ص ۳۶۔ ۳۷) اور ابن مندہ (کتاب التوحید: ۱/ ۲۲۳، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے اور یہ سند حسن ہے کیونکہ ابن عجلان نے سماع کی تصریح کردی ہے۔

[۱۱۲۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ؛ فَإِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُوْرَتِهِ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی (کسی کو) مارے تو چہرے پر نہ مارے، کیونکہ اللہ نے آدم علیہ السلام کو اس کی صورت پر پیدا فرمایا۔“

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے مسلم (۲۶۱۲) اور بیہقی (الاسماء والصفات ص: ۲۹۰ من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۱۲۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَضْحَكُ اللّٰهُ مِنَ الرَّجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَيَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ جَمِيْعًا، يَكُوْنُ أَحَدُهُمَا كَافِرًا فَيَقْتُلُ صَاحِبَهُ، ثُمَّ يُسْلِمُ فَيُسْتَشْهَدُ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ دو آدمیوں سے ہنستا ہے (جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے): ایک آدمی دوسرے کو قتل کر دیتا ہے، پھر دونوں اکٹھے جنت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک آدمی کافر تھا جس نے اپنے ساتھی (یعنی مسلمان) کو قتل کر دیا، پھر وہ قاتل مسلمان ہو گیا (تو جہاد کے لیے چلا گیا) اور شہید ہو گیا۔“

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے مسلم (۱۸۹۰) اور ابوعوانہ (المستخرج ج: ۵/ ۶۰۔۶۱ من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے سفیان بن عیینہ سے اور بخاری (۲۸۲۶) نے ابوالزناد کی سند سے روایت کیا ہے۔

[۱۱۳۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ أَطَاعَنِيْ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ، وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيْرِيْ فَقَدْ أَطَاعَنِيْ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے میری اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔“

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے مسلم (۱۸۳۵) اور ابوعوانہ (المستخرج ج: ۴/ ۴۴۴ من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

نیز دیکھئے صحیح البخاری: ۷۱۳۷

[١١٣١] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: لَا يُمْنَعُ فَضْلُ مَاءٍ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَأُ.

[ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زائد پانی سے کسی کو منع نہ کیا جائے نیتجتاً (اس کے اطراف واکناف میں) پیدا ہونے والے گھاس کی پیداوار کم ہو جائے گی۔'']

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے ابن ماجہ (٢٤٧٨) وغیرہ نے سفیان بن عیینہ سے اور بخاری (٢٣٥٣، ٦٩٦٢) ومسلم (١٥٦٦) وغیرہما نے ابوالزناد کی سند سے روایت کیا ہے۔

[١١٣٢] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ذَرُوْنِي مَا تَرَكْتُكُمْ، فَإِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَثْرَةُ سُؤَالِهِمْ، وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ، مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا، وَمَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تک میں تمہیں (کسی چیز کے بارے میں) چھوڑے رکھوں تو مجھ سے سوالات نہ کیا کرو کیونکہ گزشتہ اُمتوں کو سوالات کی کثرت اور اپنے انبیاء پر اختلافات نے ہلاک کر دیا تھا، میں تمہیں جس بات سے منع کروں تو ترک جاؤ اور جو حکم دوں تو حسب استطاعت اس پر عمل کرو۔''

زَادَ ابْنُ عَجْلَانَ: فَحَدَّثْتُ بِهِ أَبَانَ بْنَ صَالِحٍ، فَكَانَ يُعْجَبُ بِهَذِهِ الْكَلِمَةِ: فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ.

اس روایت کی دوسری سند کے راوی محمد بن عجلان نے فرمایا کہ میں نے جب آخری کلام ابان بن صالح کو بتایا تو انہوں نے اسے پسند کیا۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

پہلی سند بالکل صحیح ہے اور اسے مسلم (١٣٣٧، مختصراً) وغیرہ نے سفیان بن عیینہ سے اور بخاری (٧٢٨٨) نے ابوالزناد کی سند سے روایت کیا ہے۔

دوسری سند مسند احمد (٢/٢٤٧) اور صحیح ابن حبان (الاحسان: ١٨) وغیرہما میں بھی موجود ہے۔ اور پہلی سند کے ساتھ مل کر صحیح ہے۔

[۱۱۳۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی ہے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۲۷۵۱/۱۵) اور بیہقی (شعب الایمان: ۱۰۳۷، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔
نیز دیکھئے صحیح البخاری: ۳۱۹۴، ۷۴۲۲، ۷۴۵۳

[۱۱۳۴] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ أَخْنَعَ الْأَسْمَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالَى رَجُلٌ تَسَمَّى بِمَلِكِ الْأَمْلَاكِ قَالَ سُفْيَانُ: شَاهَانْ شَاه.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برا (ذلیل ترین) نام یہ ہے کہ کوئی آدمی اپنے آپ کو شہنشاہ (بادشاہوں کا بادشاہ) کہے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۶۲۰۶) مسلم (۲۱۴۳) اور بیہقی (الاسماء والصفات: ص ۳۰، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۱۳۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَزْنِي الْمُؤْمِنُ حِيْنَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن جب زنا کرتا ہے تو وہ (زنا کی حالت میں) مومن نہیں ہوتا اور چور جب چوری کرتا ہے تو وہ (چوری کی حالت میں) مومن نہیں ہوتا، شرابی جب شراب پیتا ہے تو وہ شراب پینے کی حالت میں مومن نہیں ہوتا اور جو شخص لوٹ مار کرتا ہے وہ لوٹ مار کی حالت میں مومن نہیں ہوتا۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے بیہقی نے معرفۃ السنن والآثار (۷/۵۷۸ ح ۶۱۵۹) میں حمیدی کی سند سے روایت کیا ہے۔
نیز دیکھئے صحیح البخاری (۲۴۷۵) اور صحیح مسلم (۵۷)

[۱۱۳۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هَذِهِ النَّارُ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ، فَضُرِبَتْ بِالْمَاءِ مَرَّتَيْنِ، وَلَوْلَا ذَلِكَ مَا كَانَ فِيهَا مَنْفَعَةٌ لِأَحَدٍ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ (دنیا کی) آگ جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے، پھر اسے دو مرتبہ پانی لگایا گیا ورنہ اس میں کسی کے لیے کوئی نفع نہ ہوتا۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے احمد (المسند: ۲/۲۴۴ ح ۷۳۲۳) اور ابن حبان (الاحسان: ۷۴۲۰) نے بھی روایت کیا ہے۔
نیز دیکھئے صحیح البخاری (۳۲۶۵) اور صحیح مسلم (۲۸۴۳)

[۱۱۳۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا، مِائَةً غَيْرَ وَاحِدٍ، مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَهُوَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے ننانویں (۹۹) نام ہیں، سو سے ایک کم، جس نے انہیں یاد کر لیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اللہ وتر (اکیلا) ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۶۴۱۰) مسلم (۲۶۷۷) اور بیہقی (الاسماء والصفات ص ۴، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۱۳۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً، يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا، فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿وَظِلٍّ مَّمْدُودٍ﴾ (۵۶/ الواقعة: ۳۰)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں ایک ایسا درخت ہے، کوئی سوار سو سال تک اس کے سائے میں چلے تو اسے طے نہیں کر سکتا۔ اگر چاہو تو (قرآن کی یہ آیت) پڑھ لو: ''اور ایسے سائے میں جو خوب پھیلا ہوا ہے''۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے بخاری (۴۸۸۱) اور بیہقی (البعث والنشور: ص ۱۸۴ ح ۲۶۸، من حدیث الحمیدی) نے سفیان بن عیینہ کی سند

سے اور مسلم (۲۸۲۶/۷) نے ابوالزناد کی سند سے روایت کیا ہے۔

[۱۱۳۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَجِدُوْنَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم لوگوں میں سب سے شریر اس انسان کو پاؤ گے جو دو رُخا ہے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے ابوداود (۴۸۷۲) اور احمد (المسند: ۲/ ۲۴۵) نے سفیان بن عیینہ سے اور مسلم (۲۵۲۶) نے ابوالزناد کی سند سے روایت کیا ہے۔

[۱۱۴۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ))، وَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾

(۳۲/ السجدة: ۱۷)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ (نعمتیں) تیار کر رکھی ہیں جنہیں کسی آنکھ نے دیکھا نہیں، کسی کان نے سنا نہیں اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا تصور وکھٹکا گزرا ہے۔ اگر چاہو تو (یہ آیت) پڑھو: پس کوئی نفس (ذی روح) نہیں جانتا کہ اُن کے لیے کیا کیا آنکھوں کی ٹھنڈک پوشیدہ ہے، یہ ہے بدلہ جو وہ اعمال کرتے تھے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے بخاری (۳۲۴۴، عن الحمیدی) اور مسلم (۲۸۲۴) نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۱۴۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِيْنَارًا، مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ أَهْلِيْ، وَمُؤْنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَلَا تَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرا ورثہ (درہم اور) دینار میں تقسیم نہیں ہوگا، میری اہل کے خرچ اور عاملین کی ضروریات کے علاوہ میں نے جو کچھ چھوڑا وہ صدقہ ہے، دیناروں میں میرا ورثہ تقسیم نہیں ہوگا۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۱۷۶۰) نے سفیان بن عیینہ وغیرہ سے اور بخاری (۲۷۷۶) نے ابوالزناد کی سند سے روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے موطا امام مالک (روایہ یحییٰ بن یحییٰ: ۲/۹۹۳ ح ۱۹۳۶، الاتحاف الباسم شرح موطا روایہ ابن القاسم: ۲:۳۷ص ۴۴۵)

[۱۱٤۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ، وَلَا خُفٍّ وَاحِدٍ حَتَّى يُصْلِحَ الْأُخْرَى، وَإِذَا انْتَعَلَ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُمْنَى، وَإِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُسْرَى، وَلْتَكُنِ الْيُمْنَى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُحْفَى.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ ایک جوتے میں نہ چلے اور نہ ایک جوتے میں چلے حتیٰ کہ دوسرے کو ٹھیک کر لے۔ جب تم میں سے کوئی شخص جوتا پہنے تو پہلے دایاں پہنے اور جب اتارے تو پہلے بایاں اُتارے، لازم ہے کہ دایاں پہنا پہلے جائے اور اُتارا آخر میں جائے۔“

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے احمد (المسند: ۲/۲۴۵) نے سفیان بن عیینہ سے، اور بخاری (۵۸۵۵ مختصراً) ومسلم (۲۰۹۷) نے ابوالزناد کی سند سے بعض اختلاف کے ساتھ روایت کیا ہے۔

[۱۱٤۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَا تَعْجَبُوا كَيْفَ يَصْرِفُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِّي شَتْمَ قُرَيْشٍ، وَلَعْنَهُمْ يَشْتِمُونَ مُذَمَّمًا، وَيَلْعَنُونَ مُذَمَّمًا، وَأَنَا مُحَمَّدٌ ﷺ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم تعجب نہیں کرتے! اللہ تعالیٰ نے کس طرح قریشیوں کی گالیاں اور لعنتیں مجھ سے دوسری طرف پھیر دی تھیں، وہ مذمم کو گالیاں دیتے اور لعنتیں بھیجتے اور میں محمد ﷺ ہوں۔“

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے بخاری (۳۵۳۳) اور بیہقی (دلائل النبوۃ: ۱/۱۵۲، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[١١٤٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَقَالَتْ هَذِهِ: يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُوْنَ، وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ، وَقَالَتْ هَذِهِ: يَدْخُلُنِي الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِيْنُ، فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهَذِهِ: أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءَ، وَقَالَ لِهَذِهِ: أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جنت اور جہنم نے آپس میں بحث مباحثہ کیا تو اِس (جہنم) نے کہا: میرے اندر جبار اور متکبر داخل ہوں گے۔ اُس (جنت) نے کہا: میرے اندر کمزور اور مسکین داخل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ نے ایک (یعنی جہنم) سے فرمایا: تُو میرا عذاب ہے، میں تیرے ذریعے جسے چاہوں گا عذاب دوں گا اور دوسری (جنت) سے کہا: تُو میری رحمت ہے، میں جسے چاہوں تیرے ساتھ اس پر رحم کروں گا۔‘‘

قَالَ سُفْيَانُ: وَأُرَى فِيهِ: وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا.

[سفیان بن عیینہ کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ (اللہ فرمائے گا): تم دونوں کو بھرنے کے لیے رہائشی موجود ہیں۔]

تحقیق وتخریج ›› سنده صحيح

اسے مسلم (٢٨٤٦) اور بیہقی (الاسماء والصفات: ص ١٥٨، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[١١٤٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى يَدَيَّ فِي الطَّوَافِ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الْفَيْءِ، فَقَلَصَ عَنْهُ حَتَّى يَكُوْنَ بَعْضُهُ فِي الشَّمْسِ وَبَعْضُهُ فِي الظِّلِّ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْهُ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: ’’اگر تم میں سے کوئی شخص سائے پر ہو پھر سائے کا کچھ حصہ ختم ہو جائے اور کچھ حصے پر دھوپ آجائے تو اسے وہاں سے ہٹ جانا چاہیے۔‘‘

تحقیق وتخریج ›› حسن

اسے ابوداود (٤٨٢١) نے بھی روایت کیا ہے۔

یہ سند مبہم راوی کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن سنن ابن ماجہ (٣٧٢٢) میں اس کا حسن لذاتہ شاہد ہے لہٰذا یہ بھی حسن ہے۔

[١١٤٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا تَثَاوَبَ أَحَدُكُمْ،

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جب تم میں سے کسی کو جمائی آجائے تو وہ اسے روکے یا اپنے منہ پر ہاتھ رکھ دے۔‘‘

فَلْيَكْظِمْ، أَوْ لِيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ .

تحقیق وتخریج» سنده صحیح

اسے مسلم (۲۹۹۴) نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۱۴۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، أَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِغُصْنٍ مِنْ شَوْكٍ فَرَفَعَهُ عَنِ الطَّرِيقِ، فَغُفِرَ لَهُ .

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایک آدمی ایک کانٹوں والی ٹہنی کے پاس سے گزرا تو اسے اٹھا کر راستے سے ہٹا دیا پھر اللہ نے اسے بخش دیا۔“

وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ .

سفیان بن عیینہ کبھی فرماتے: ”پھر اس نے اس کی قدر دانی کی تو اسے بخش دیا۔“

تحقیق وتخریج» سنده صحیح

اسے مسلم (۱۹۱۴/ ۱۲۸) نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۱۴۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ: أَنْبَأَنَا عِكْرِمَةُ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَشْيَاءَ قِصَارٍ سَمِعْنَاهَا مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُشْرَبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ .

عکرمہ رحمہ اللہ نے فرمایا کیا میں تمہیں مختصر حدیثیں نہ سناؤں جنھیں ہم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے (پانی وغیرہ) پینے سے منع فرمایا ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحیح

اسے بخاری (۵۶۲۷) اور بیہقی (الکبریٰ: ۷/ ۲۸۵ من حدیث الحمیدی) نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۱۴۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَالرَّحْمَنِ الْأَعْرَجَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: يَزْعُمُونَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَاللَّهُ الْمَوْعِدُ، إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مِسْكِينًا أَصْحَبُ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ حدیثیں بیان کرتے ہیں، اللہ ہی کے پاس سب نے جانا ہے، میں مسکین آدمی تھا، صرف اپنا پیٹ بھرتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مصاحبت اختیار کیے رہتا تھا، انصار تو اپنے اموال کی نگرانی میں مصروف تھے

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى مَلْءِ بَطْنِي، وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ، وَكَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ، وَإِنِّي شَهِدْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَجْلِسًا وَهُوَ يَتَكَلَّمُ، فَقَالَ: مَنْ يَبْسُطُ رِدَاءَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي، ثُمَّ يَقْبِضَهُ إِلَيْهِ، فَلَا يَنْسَى شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّي؟ فَبَسَطْتُ بُرْدَةً كَانَتْ عَلَيَّ حَتَّى إِذَا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ مَقَالَتَهُ قَبَضْتُهَا إِلَيَّ، فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيتُ شَيْئًا بَعْدُ سَمِعْتُهُ مِنْهُ ﷺ.

اور مہاجرین بازاروں میں تجارت میں مشغول تھے۔ میں رسول اللہ ﷺ کی ایک مجلس میں حاضر تھا اور آپ ﷺ بیان فرما رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرا کلام ختم ہونے تک کون شخص ہے جو اپنی چادر بچھائے پھر اسے اپنی طرف لپیٹ لے تو اسے میری گفتگو میں سے کوئی چیز بھی نہیں بھولے گی“۔ پھر میں نے اپنی چادر بچھادی۔ جب نبی ﷺ نے اپنا بیان ختم کیا تو میں نے اسے اپنی طرف لپیٹ لیا۔ پس اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! میں نے (اُس مجلس میں) رسول اللہ ﷺ سے جو کچھ سنا اُس کے بعد میں کبھی نہیں بھولا۔

[۱۱۵۰] قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ الْمَسْعُوْدِيُّ: وَقَامَ آخَرُ فَبَسَطَ رِدَاءَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: سَبَقَكَ بِهَا الْغُلَامُ الدَّوْسِيُّ.

مسعودی کی روایت میں ہے کہ اور ایک دوسرے شخص نے اپنی چادر پھیلا دی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”دوس قبیلے کا لڑکا تجھ پر سبقت لے گیا ہے۔“

تحقیق و تخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۷۳۵۴) اور مسلم (۲۴۹۲) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

تنبیہ: مسعودی کی روایت مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے اور اس کے شواہد بھی ضعیف ہیں۔

[۱۱۵۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ، قَالَ: اخْتَلَفَ الرِّجَالُ فِي الرِّجَالِ، وَالنِّسَاءِ، أَيُّهُمْ أَكْثَرُ؟ فِي الْجَنَّةِ فَأَتَوْا أَبَا هُرَيْرَةَ، فَسَأَلُوْهُ، فَقَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: ((أَوَّلُ زُمْرَةٍ مِنْ أُمَّتِي يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ عَلَى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ عَلَى أَضْوَأِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ)) وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: ((دُرِّيٍّ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ يُرَى مُخُّ سُوْقِهِمَا

محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ لوگوں کا اس بات میں اختلاف ہوگیا کہ جنت میں عورتیں زیادہ ہوں گی یا مرد زیادہ ہوں گے تو انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر پوچھا انہوں نے کہ ابوالقاسم رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کا پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کی شکلیں (صورتیں) چودھویں کے چاند کی طرح ہوں گی پھر وہ لوگ ہوں گے آسمان میں چمکنے والے ستاروں کی طرح ہیں۔ اور سفیان بن عیینہ کی ایک روایت میں ہے: وہ چمکتے ہوئے ہوں گے، ان میں سے ہر آدمی کی دو بیویاں ہوں گی، ان

مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ، وَمَا فِي الْجَنَّةِ عَزَبٌ))

کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے باہر سے بھی نظر آئے گا، جنت میں کوئی بھی کنوارا نہیں ہوگا۔"

تحقیق و تخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۲۸۳۴) نے بھی روایت کیا ہے۔

[**۱۱۵۲**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَسَمَّوْا بِاسْمِي، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرا نام رکھو اور (میری زندگی میں) میری کنیت نہ رکھو۔"

تحقیق و تخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۳۵۳۹) اور مسلم (۲۱۳۴) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[**۱۱۵۳**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا، فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَلَا يُخْبِرْ بِهَا أَحَدًا، فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص ناپسندیدہ خواب دیکھے تو دو رکعتیں (نفل) پڑھے اور کسی کو بھی اس کے بارے میں کچھ نہ بتائے تو اسے یہ خواب کوئی نقصان نہیں دے گا۔"

تحقیق و تخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۲۲۶۳) نے متن کے اختلاف کے ساتھ روایت کیا ہے اور حمیدی کا متن بہت بہتر ہے۔

[**۱۱۵٤**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کعبہ کو دو پتلی پنڈلیوں والا ایک حبشی خراب (تباہ) کر دے گا۔"

تحقیق و تخریج» صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۱۵۹۱) اور مسلم (۲۹۰۹) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۱۵۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يُوْشِكُ أَنْ يَضْرِبَ النَّاسُ آبَاطَ الْمَطِيِّ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَلَا يَجِدُوْنَ عَالِمًا أَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ زمانہ قریب ہے جب لوگ علم حاصل کرنے کے لیے (مشقت سے) سفر کریں گے تو مدینے کے عالم سے بڑا عالم کوئی نہیں پائیں گے۔''

تحقیق وتخریج: سندہ ضعیف

اسے ترمذی (۲۶۸۰، وقال: ھذا حدیث حسن) ابن حبان (الاحسان: ۳۷۲۸) اور حاکم (المستدرک: ۱/۹۰، من حدیث الحمیدی وصححہ الحاکم علی شرط مسلم ووافقہ الذہبی) نے بھی روایت کیا ہے۔

اس سند میں دو وجہ ضعف ہیں: [1]

۱: ابو الزبیر محمد بن مسلم بن تدرس المکی ثقہ مدلس ہیں اور یہ سند عن سے ہے۔

۲: ابن جریج ثقہ مدلس ہیں اور یہ سند عن سے ہے۔

تنبیہ: کتاب الانتقاء لابن عبدالبر (ص۲۰) میں اس کا ایک ضعیف شاہد بھی ہے۔

[۱۱۵۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَيْصِنٍ السَّهْمِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوْءًا يُجْزَ بِهٖ﴾ (٤/ النساء: ١٢٣) شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا وَأَبْشِرُوْا فَإِنَّ كُلَّ مَا أَصَابَ الْمُسْلِمَ كَفَّارَةٌ لَهُ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا وَالنَّكْبَةِ يُنْكَبُهَا.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت: ''جو شخص برا کام کرے گا وہ اس کا بدلہ پائے گا'' نازل ہوئی تو یہ مسلمانوں پہ گراں گزری۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''درمیانی راستہ اختیار کرو، صحیح بات کا ارادہ کرو، پھر مسلمان کو جو بھی مصیبت پہنچتی ہے وہ (اس کے لیے) کفارہ بن جاتی ہے، حتی کہ کانٹا چبھتا ہے یا اسے جو ٹھوکر لگتی ہے (تو بھی اس کے لیے کفارہ بن جاتا ہے)۔''

تحقیق وتخریج: سندہ صحیح

---

[1] علی بن المفضل المقدسی رحمہ اللہ کی کتاب الاربعون علی الطبقات (ص۱۶۰) میں ان دونوں مدلس راویوں کے سماع کی تصریح موجود ہے لیکن اس سند میں ابو حفص عمر بن علی العتکی الانطاکی کا ترجمہ تاریخ دمشق لابن عساکر اور تاریخ الاسلام للذہبی وغیرہ میں موجود ہے لیکن ہمیں صریح توثیق کہیں نہیں ملی ہے۔ یاقوت الحموی نے اسے ''من أهل العلم'' میں ذکر کیا ہے (دیکھئے معجم البلدان: ۱/۲۶۹ ''انطاکیہ'') معلوم ایسے ہوتا ہے کہ یہ راوی محلہ الصدق ہے، واللہ اعلم۔ نیز منازل الائمۃ الاربعہ (ص۱۸۵) میں ابن جریج اور ابن تدرس کے سماع کی تصریح تو موجود ہے لیکن اس میں نظر ہے۔ [تنویر الحق]

اسے مسلم (۲۵۷۴) اور بیہقی (الکبریٰ: ۳/۳۷۳ من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۱۵۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنِ الْأَعْرَجِ [1]، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعِزَّةُ إِزَارِي، فَمَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا أَلْقَيْتُهُ فِي النَّارِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کبریاء (تکبر) میری چادر ہے اور عزت (سب پر غالب ہونا) میرا ازار ہے لہٰذا جس نے بھی ان دونوں میں میرے ساتھ اختلاف کیا تو میں اسے (جہنم کی) آگ میں پھینک دوں گا۔''

تحقیق وتخریج» حسن

اسے احمد (المسند: ۲/۳۷۶) نے ابن عیینہ سے، ابوداود (۴۰۹۰) اور ابن ماجہ (۴۱۷۴)، وغیرہما نے عطاء بن السائب عن الاغر ابی مسلم یا سلمان الاغر کی سند سے روایت کیا ہے۔ عبدالرحمٰن الاعرج، الاغر ابو مسلم اور سلمان الاغر ابو عبداللہ تینوں ثقہ ہیں لہٰذا سند میں اختلاف مضر نہیں، نیز صحیح مسلم (۲۶۲۰) وغیرہ میں اس حدیث کے شواہد بھی ہیں لہٰذا یہ حسن ہے۔

[۱۱۵۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا سَعْدٌ الطَّائِيُّ أَبُو مُجَاهِدٍ: سَمِعْتُهُ مِنْهُ وَأَنَا غُلَامٌ، عَنْ أَبِي مُدِلَّةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا إِذَا كُنَّا عِنْدَكَ كَانَتْ قُلُوْبُنَا عَلَى حَالٍ، فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ كَانَتْ عَلَى غَيْرِ تِلْكَ الْحَالِ، قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ كُنْتُمْ إِذَا خَرَجْتُمْ مِنْ عِنْدِيْ مِثْلَكُمْ إِذَا كُنْتُمْ عِنْدِيْ، لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! جب ہم آپ ﷺ کے پاس ہوتے ہیں تو ہمارے دلوں کی حالت اور ہوتی ہے اور جب ہم آپ ﷺ کے پاس سے چلے جاتے ہیں تو دوسری حالت ہوتی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہاں سے جانے کے بعد بھی تمہاری وہی حالت رہے جو میرے پاس ہوتی ہے تو فرشتے تمہارے ساتھ مصافحہ کریں۔''

تحقیق وتخریج» سندہ حسن

اسے احمد (المسند: ۲/۳۰۴۔۳۰۵) ابوداود الطیالسی (المسند: ۲۵۸۳) اور ابن حبان (الاحسان: ۷۳۴۴) نے بھی روایت کیا ہے۔ [نیز دیکھئے صحیح مسلم: ۲۷۵۰ وفیہ: ''لصافحتکم الملائکۃ علی فرشکم وفي طرقکم'' / تنویر الحق]

---

[1] مخطوطات میں ''الاعرج'' ہی ہے لیکن درست ''الاغر'' ہے جیسا کہ ابن عیینہ ہی سے احمد بن حنبل (المسند: ۷۳۸۲) ابن راہویہ (المسند: ۲۸۵) اور شافعی (معرفۃ السنن للبیہقی: ۲۰۸۴۶) وغیرہم نے ''الاغر'' ہی ذکر کیا ہے اور یہی درست ہے۔ نیز دیکھئے مسند بزار (۱۱/۳۰۳ ح ۵۱۰۶) [تنویر الحق]

اس حدیث کے راوی ابو مدلہ کو ترمذی (۳۵۹۸) ابن حبان اور سعد الجہنی (ابن ماجہ: ۱۷۵۲) نے ثقہ قرار دیا لہٰذا وہ حسن الحدیث راوی ہیں اور امام ابن المدینی کا انہیں مجہول قرار دینا مرجوح ہے۔

[۱۱۵۹] قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: بِنَاءُ الْجَنَّةِ لَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ، وَلَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ، وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ، وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالزَّبَرْجَدُ وَالْيَاقُوْتُ وَذَكَرَ حَدِيْثًا فِيْهِ طُوْلٌ.

اور سابقہ سند کے ساتھ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت کی عمارتیں اس طرح بنی ہوئی ہیں کہ ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک اینٹ چاندی کی ہے، انہیں ملانے والا مسالا انتہائی تیز خوشبودار ہے، اس کی کنکریاں موتیوں، زمرد اور یاقوت کی ہیں۔ اور راوی نے لمبی حدیث بیان کی۔

تحقیق و تخریج» سندہ حسن

اسے احمد (المسند: ۲/۳۰۴-۳۰۵، ۴۴۵) اور ابن حبان (الاحسان: ۷۳۴۴) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

نیز دیکھئے حدیث سابق: ۱۱۵۸

[۱۱۶۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا قَضَى اللّٰهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا، خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَأَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانَ، فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا الَّذِي قَالَ الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ، فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُوا السَّمْعِ، وَمُسْتَرِقُوا السَّمْعِ هٰكَذَا بَعْضُهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ، وَوَصَفَ سُفْيَانُ بَعْضَهَا فَوْقَ بَعْضٍ، قَالَ: فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ، فَيُلْقِيهَا إِلَى مَنْ تَحْتَهُ، ثُمَّ يُلْقِيهَا الْآخَرُ إِلَى مَنْ تَحْتَهُ، حَتَّى يُلْقِيَهَا عَلَى لِسَانِ السَّاحِرِ وَالْكَاهِنِ، فَرُبَّمَا أَدْرَكَهُ الشِّهَابُ قَبْلَ أَنْ يُلْقِيَهَا،

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ آسمان پر کسی بات کا فیصلہ کرتا ہے تو اس فیصلے (پر عمل کرنے) کے لیے فرشتے عاجزی کرتے ہوئے اپنے پر پھڑ پھڑاتے ہیں گویا کہ مٹی کے بغیر صاف چکنی چٹان پر زنجیر ماری جائے، پھر جب ان کے دلوں سے خوف دور ہوتا ہے تو (ایک دوسرے سے) کہتے ہیں: تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ دوسرے جواب دیتے ہیں: جو فرمایا ہے وہ حق ہے اور وہی سب سے اعلیٰ سب سے بڑا ہے پھر اسے چوری چھپے سننے والے شیاطین بھی سننے کی کوشش کرتے ہیں۔ سفیان نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کر کے بتایا کہ شیطان اس طرح ایک دوسرے کے اوپر ہو کر یہ حکم سننے کی کوشش کرتے ہیں، پھر کوئی شیطان ایک جگہ سن لیتا ہے تو اپنے سے نیچے والے شیطان کو بتاتا ہے وہ اپنے سے نیچے والے کو بتاتا ہے حتی کہ وہ

وَرُبَّمَا أَلْقَاهَا قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُ، فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذِبَةٍ، فَيُقَالُ: أَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، كَذَا وَكَذَا لِلْكَلِمَةِ الَّتِي سُمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ، فَيُصَدَّقُ بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ الَّتِي سُمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ.

جادوگر اور کاہن تک یہ حکم یا فیصلہ پہنچا دیتے ہیں اور بعض اوقات اس شیطان کو شہاب ثاقب آ دبوچتا ہے اور بعض دفعہ وہ شہاب ثاقب (آگ کے گولے) سے پہلے ہی بات پہنچا دیتا ہے تو اس کے ساتھ سو جھوٹ بھی ملا لیتا ہے۔ پھر کہا جاتا ہے: اس (کاہن یا جادوگر) نے فلاں دن یہ نہیں کہا تھا، وہ نہیں کہا تھا؟ یہ وہی بات ہوتی ہے جو آسمان سے سنی گئی تھی اور اس بات کی وجہ سے لوگ اس کاہن یا جادوگر کو سچا سمجھنے لگتے ہیں۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے بخاری (۴۸۰۰) نے بھی حمیدی سے روایت کیا ہے۔

[۱۱۶۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الْحُبَابِ سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى، يَقُولُونَ: يَثْرِبُ، وَهِيَ الْمَدِينَةُ تَنْفِي النَّاسَ، كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ))**.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے ایک بستی (کی طرف ہجرت) کا حکم دیا گیا ہے جو بستیوں کو کھا جائے گی۔ لوگ اسے یثرب کہتے ہیں اور یہ مدینہ ہے، یہ (برے) لوگوں کو اس طرح باہر نکال دیتا ہے جس طرح لوہے کی بھٹی لوہے کی میل کچیل کو ختم کر دیتی ہے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۱۸۷۱) مسلم (۱۳۸۲) اور یعقوب الفارسی (المعرفہ والتاریخ: ۱/ ۳۴۸، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۱۶۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتَّى يَقُولُونَ: هَذَا اللَّهُ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهَ؟ قَالَ: فَإِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَقُلْ: آمَنَّا بِاللَّهِ))**.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگ سوالات کرتے رہتے ہیں حتی کہ کہتے ہیں: اللہ نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے تو اللہ کو کس چیز نے پیدا کیا ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص ایسی بات سنے یا محسوس کرے تو کہہ دے: ہم اللہ پر ایمان لائے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۱۳۴) اور ابوعوانہ (المستخرج: ۸۲/۱، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔
نیز دیکھئے صحیح البخاری: ۳۲۷۶

[**١١٦٣**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحُبَابِ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ عَبْدٍ يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا طَيِّبًا، وَلَا يَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ إِلَّا طَيِّبٌ، فَيَضَعُهَا فِي حَقٍّ، إِلَّا كَانَ كَأَنَّمَا يَضَعُهَا فِي يَدِ الرَّحْمَنِ، فَيُرَبِّيهَا لَهُ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ، أَوْ فَصِيلَهُ، حَتَّى إِنَّ اللُّقْمَةَ أَوِ التَّمْرَةَ لَتَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلَ الْجَبَلِ الْعَظِيمِ وَقَرَأَ: ﴿وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ﴾.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جو بندہ بھی پاک مال سے صدقہ کرتا ہے اور اللہ صرف پاک ہی قبول کرتا ہے اور آسمان کی طرف بھی (قبولیت کے لیے) صرف پاک ہی بلند ہوتا ہے۔ پھر وہ اسے حق میں ہی خرچ بھی کرتا ہے تو گویا وہ اسے رحمٰن (اللہ) کے ہاتھ میں رکھ دیتا ہے پھر وہ اسے بڑھاتا ہے جیسے کوئی شخص اپنے گھوڑے کے چھوٹے بچے کو پال کر بڑا کرتا ہے، حتی کہ قیامت کے دن ایک لقمہ یا کھجور بھی بڑا پہاڑ بن کر آئے گی۔'' اور آپ ﷺ نے (قرآن کی یہ آیت) پڑھی: ''وہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور صدقات لے لیتا ہے۔''

تحقیق وتخریج» سنده حسن

اسے نسائی (الکبریٰ: ۷۷۵۹) اور شافعی (الام: ۶۰/۲، المسند: ص۱۰۰) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے، یہ سند حسن لذاتہ ہے اور صحیح البخاری (۱۴۱۰) وصحیح مسلم (۱۰۱۴) وغیرہما میں اس کے شواہد بھی ہیں جن کے ساتھ مل کر یہ حدیث صحیح ہے۔

[سنن الدارمی (۱۷۱۷، وسندہ صحیح) کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اُحد پہاڑ جتنا بڑا کر دیتا ہے۔/تنویر الحق]

[**١١٦٤**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ، وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا يُطِيقُ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غلام کا یہ حق ہے کہ اسے کھانا کھلایا جائے، کپڑے پہنائے جائیں اور اس سے وہ کام نہ لیا جائے جس کی وہ طاقت ہی نہ رکھتا ہو۔''

تحقیق وتخریج» صحيح

اسے شافعی (المسند: ۳۰۵، السنن الماثورہ: ۵۴۸) احمد (المسند: ۳۴۲/۲) اور ابن حبان (الاحسان: ۴۲۹۴) وغیرہم

نے محمد بن عجلان (صدوق مدلس) سے، اور مسلم (۱۶۶۲) وغیرہ نے عمرو بن الحارث سے: دونوں نے بکیر بن الاشج عن عجلان مولیٰ فاطمہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

[۱۱۶۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ [بُكَيْرٍ] عَنْ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا سَالَمْنَاهُنَّ مُنْذُ حَارَبْنَاهُنَّ، وَمَنْ تَرَكَ مِنْهُنَّ شَيْئًا خِيفَةً فَلَيْسَ مِنِّيْ يَعْنِي الْحَيَّاتِ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب سے ہم نے انہوں یعنی سانپوں سے جنگ شروع کی ہے کبھی صلح نہیں کی اور جس نے کسی خوف کی وجہ سے ان (سانپوں) میں سے کسی کو چھوڑ دیا تو وہ مجھ سے نہیں۔“

تحقیق وتخریج» حسن

اسے احمد (المسند: ۲/ ۲۴۷) نے سفیان بن عیینہ سے روایت کیا ہے۔ نیز ابوداود (۵۲۴۸) وغیرہ نے محمد بن عجلان عن ابیہ عن ابی ہریرہ کی سند سے روایت کیا ہے اور ابن عجلان نے اپنے والد سے سماع کی تصریح کر دی ہے۔

(دیکھئے مسند احمد: ۲/ ۴۳۲ وسندہ حسن)

تنبیہ: مکتبہ ظاہریہ کے دوسرے مخطوطے میں ابن عجلان عن بکیر عن عجلان ہے درج بالا تخریج سے ظاہر ہے کہ محمد بن عجلان نے یہ حدیث بکیر الاشج سے بھی بیان کی اور اپنے والد سے بھی سنی ہے لہٰذا دونوں سندیں محفوظ ہیں۔ واللہ اعلم

[۱۱۶۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، كَانَ إِذَا عَطِسَ خَمَّرَ وَجْهَهُ، وَأَخْفَى عَطْسَتَهُ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب چھینک آتی تو آپ ﷺ اپنا چہرہ ڈھانپ لیتے اور چھینک کی آواز کم رکھتے تھے۔

تحقیق وتخریج» حسن

اسے ابوداود (۵۰۲۹) ترمذی (۲۷۴۵، وقال: ھذا حدیث حسن صحیح) احمد (المسند: ۲/ ۴۳۹، وابن عجلان صرح بالسماع عندہ) اور حاکم (المستدرک: ۴/ ۲۹۳ ح ۷۶۹۷ وصححہ الحاکم ووافقہ الذہبی) وغیرہم نے روایت کیا ہے۔

مستدرک حاکم (۴/ ۲۶۴ ح ۷۶۶۴ وصححہ الحاکم ووافقہ الذہبی) میں اس کا قولی شاہد بھی ہے۔

[۱۱۶۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: مَا مِنْ قَوْمٍ يَجْلِسُوْنَ مَجْلِسًا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو لوگ بھی کسی ایسی مجلس میں بیٹھتے ہیں جس میں وہ (اللہ کا) ذکر نہیں کرتے تو انہیں حسرت وندامت ہوگی۔“

لَا يَذْكُرُوْنَ [اللَّهَ] فِيْهِ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً .

تحقیق تخریج » حسن

اسے ابوداود (۴۸۵٦) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

عبدالرحمٰن بن اسحاق المدنی نے محمد بن عجلان کی معنوی متابعت کررکھی ہے۔

(دیکھئے نسائی کبریٰ: ٦:۱۰۲۳٦، مستدرک حاکم: ۱/۴۹۲، وسندہ حسن)

[۱۱٦۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: إِيَّاكُمْ وَالْفُحْشَ، فَإِنَّ اللَّهَ يَبْغُضُ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ، وَإِيَّاكُمْ وَالظُّلْمَ، فَإِنَّ الظُّلْمَ هُوَ الظُّلُمَاتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ، فَإِنَّهُ دَعَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ إِلَى أَنْ سَفَكُوْا دِمَاءَ هَمْ، وَقَطَعُوْا أَرْحَامَهُمْ، وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ .

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فحاشی (بے حیائی) سے بچو، کیونکہ اللہ تعالیٰ اس شخص سے بغض رکھتا ہے جو شخص فحاشی کرنے والا بے حیا ہے اور تم ظلم کرنے سے بچ جاؤ کیونکہ قیامت کے دن ظلم اندھیرے ہی اندھیرے ہوگا۔ اور تم کنجوسی اور بخل کرنے سے بچ جاؤ کیونکہ اس نے تم سے پہلے لوگوں کو ایک دوسرے کے خون بہانے اور قطع رحمی کرنے پر آمادہ کیا پھر انہوں نے محرمات کی حرمت کو پامال کرلیا۔''

تحقیق تخریج » حسن

اسے بخاری (الادب المفرد: ۴۸۷) احمد (المسند: ۲/۴۳۱ وصرح ابن عجلان بالسماع عندہ) ابن حبان (الاحسان: ٦۲۱۵) اور حاکم (المستدرک: ۱/۲۱) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔ [اس متن کا بعض حصہ صحیح مسلم (۲۵۷۸) میں بھی ہے]

[۱۱٦۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِالْعَزِيْزِ مُوْسَى بْنَ عُبَيْدَةَ الرَّبَذِيَّ يُحَدِّثُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيْهِ: جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا، فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب آدمی اپنے (دینی یا حقیقی) بھائی کو جزاک اللہ خیراً کہتا ہے تو اس نے تعریف میں مبالغہ کردیا۔''

تحقیق تخریج » سندہ ضعیف

اسے ابن ابی شیبہ (المصنف: ۹/۷۰) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

اس سند میں موسیٰ بن عبیدہ ضعیف اور محمد بن ثابت مجہول ہے۔

سنن الترمذی (۲۰۳۵ وقال: ''حسن جید غریب ''، وفیہ سلیمان التیمی ثقہ مدلس وعنعن) میں اس کا ایک ضعیف شاہد بھی ہے۔[امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے منکر کہا۔ (العلل الکبیر للترمذی: ۵۸۹)/تنویر الحق]

تنبیہ: جزاک اللہ خیراً کہنا بالکل صحیح ہے۔ دیکھئے صحیح البخاری (۳۳۶، ۳۷۷۳، ۵۱۶۴) اور صحیح مسلم (۳۶۷، ۱۸۲۳)

[۱۱۷۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْعُطَاسُ مِنَ اللّٰهِ، وَالتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَثَاوَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيْهِ، وَإِذَا قَالَ: هَاهْ هَاهْ، فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ فِيْ جَوْفِهِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چھینک اللہ کی طرف سے ہے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے لہٰذا اگر تم میں سے کسی کو جمائی آ جائے تو اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ دے، اور جب وہ ہاہ ہاہ کرتا ہے تو یہ شیطان کی طرف سے ہے، وہ اس کے پیٹ میں ہنستا ہے۔''

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے ترمذی (۲۷۴۶ وقال: ھذا حدیث حسن صحیح) ابن خزیمہ (۹۲۱) ابن حبان (الاحسان: ۲۳۵۲) اور حاکم (المستدرک: ۴/۲۶۳-۲۶۴ وصححہ الحاکم ووافقہ الذہبی) وغیرہم نے محمد بن عجلان (صدوق مدلس) کی سند سے اور بخاری (۶۲۲۳) وغیرہ نے دوسری سند سے روایت کیا ہے۔

[۱۱۷۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا انْتَهَيْتَ إِلَى قَوْمٍ جُلُوْسٍ فَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ، وَإِذَا قُمْتَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ، فَإِنَّ الْأُوْلَى لَيْسَتْ بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم کسی مجلس والوں کے پاس پہنچو تو انہیں سلام کہو اور جب وہاں سے اٹھو تو سلام کہو کیونکہ پہلا سلام آخری سلام سے اولیٰ نہیں ہے۔''

تحقیق وتخریج» حسن

اسے ابوداود (۵۲۰۸) ترمذی (۲۷۰۶ وقال: ھذا حدیث حسن) بخاری (الادب المفرد: ۱۰۰۸) اور احمد (المسند: ۲/۲۳۰، ۲۸۷، ۴۳۹ وصرح ابن عجلان بالسماع عندہ) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

اس حدیث کی بعض سندوں میں اختلاف ہے۔ لیکن یہ اختلاف مضر نہیں اور حدیث حسن ہی ہے۔

[۱۱۷۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ مِنَ الْجَنَّةِ: الْفُرَاتُ، وَسَيْحَانُ، وَجَيْحَانُ، وَالنِّيلُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: چار نہریں جنت میں سے ہیں: فرات، سیحان، جیحان، نیل۔''

تحقیق وتخریج » حسن

اسے احمد (المسند :۲/۲۶۰۔۲۶۱ وسندہ حسن) ابو یعلی (المسند :۵۹۲۱) اور خطیب بغدادی (تاریخ بغداد:۱/۵۴، ۸/۱۸۵) نے کئی سندوں کے ساتھ محمد بن عمرو بن علقمہ اللیثی (صدوق حسن الحدیث) سے روایت کیا ہے۔

نیز دیکھئے صحیح مسلم (۲۸۳۹)

تنبیہ: فرات عراق میں ہے، سیحان اور جیحان دونوں جنوبی ترکی میں ہیں، پہلی کے قریب مصیصہ ہے اور دوسری کے قریب اذنہ ہے، نیل مصر اور سوڈان میں ہے۔ ''جنت میں سے ہیں'' سے مراد یہ ہے کہ ان نہروں کی اصل جنت سے شروع ہوئی ہے۔ واللہ اعلم

[۱۱۷۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ بِالنَّاسِ مَسَاءَ يَوْمِ النَّفْرِ الْآخِرِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ قَدْ سَبَقَ بِالْخَيْرَاتِ وَإِنَّ ذَكْوَانَ مَوْلَى مَرْوَانَ قَدْ سَبَقَ الْحَاجَّ، وَإِنَّهُ قَدْ أَخْبَرَ عَنِ النَّاسِ بِسَلَامَةٍ، قَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ ذَكْوَانُ:

أَنَا الَّذِي كَلَّفْتُهَا سَيْرَ لَيْلَةٍ
مِنْ أَهْلِ مِنًى نَصًّا إِلَى أَهْلِ يَثْرِبَ.

وہب بن کیسان رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جس دن حاجیوں کی روانگی کی آخری شام ہوتی ہے اُس دن میں نے دیکھا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مدینے میں لوگوں کو نماز پڑھائی پھر فرمایا: ابو القاسم ﷺ نے نیکی کے کاموں میں (سب پر) سبقت فرمائی اور مروان کے غلام ذکوان نے حاجیوں پر سبقت کی اور لوگوں کی سلامتی کے بارے میں بتا دیا۔ پھر ذکوان نے یہ شعر پڑھا:

رات کو سفر کرانا میرے ہی سپرد کیا گیا تھا
منیٰ والوں کو لے کر یثرب والوں کی طرف تیز بھاگتے جانا

تحقیق وتخریج » سندہ صحیح

[۱۱۷۴] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل سے روایتیں بیان کرو اور اس میں کوئی حرج نہیں، مجھ سے حدیثیں بیان کرو اور مجھ پر جھوٹ نہ بولنا۔''

حَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ ، حَدِّثُوْا عَنِّيْ وَلَا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ .

تحقیق وتخریج» سندہ حسن

اسے ابوداود (۳۶۶۲) شافعی (المسند: ص ۲۴۰) احمد (المسند: ۲/۴۷۴، ۵۰۲) اور ابن حبان (الاحسان: ۶۲۲۱) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے صحیح البخاری: ۳۴۶۱

[**۱۱۷۵**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، وَحَدَّثَنِيْ مَنْ لَا أُحْصِيْ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا ، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ .

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا تو وہ اپنا ٹھکانہ (جہنم کی) آگ میں بنالے۔''

تحقیق وتخریج» صحیح

اس روایت کی سند اس وجہ سے ضعیف ہے کہ سفیان بن عیینہ نے اپنے استادوں کے نام نہیں بتائے لیکن صحیح البخاری (۱۱۰) اور صحیح مسلم (۳) میں اس کے شواہد موجود ہیں۔ لہٰذا یہ حدیث صحیح ہے۔

[**۱۱۷۶**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ هَارُوْنَ مُوْسَى بْنُ أَبِيْ عِيْسَى الْمَدِيْنِيُّ الْخَيَّاطُ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِاللّٰهِ الْقَرَّاظَ ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَيُّمَا جَبَّارٍ أَرَادَ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ بِسُوْءٍ أَذَابَهُ اللّٰهُ فِي النَّارِ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ ، وَلَا يَصْبِرُ أَحَدٌ عَلَى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَهِيْدًا ، أَوْ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو ظالم بھی مدینہ کے بارے میں برا ارادہ کرے گا تو اللہ اسے آگ میں اُس طرح گھلائے گا جس طرح پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔ جو شخص مدینہ کی سختیوں اور مصیبتوں پر صبر کرے گا تو میں قیامت کے دن اس کا گواہ یا سفارشی بن جاؤں گا۔''

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے مسلم (۱۳۸۶/۴۹۳ب، ۱۳۷۸/۴۸۴ب) اور ابونعیم (المستخرج: ۴/۴۶، ۵۰-۵۱، من حدیث الحمیدی) نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۱۷۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ لَنْ تَسْتَقِيمَ لَكَ عَلَى طَرِيقَةٍ، فَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عِوَجٌ، وَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهَا كَسَرْتَهَا، وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے، وہ تمہارے ساتھ کسی ایک راستے پر ثابت قدم نہیں رہے گی لہٰذا اگر اس سے فائدہ اٹھانا ہے تو اس کے ٹیڑھے پن کے ساتھ ہی اٹھالو اور اگر تم نے اسے سیدھا کرنے کی کوشش کی تو اسے توڑ دو گے اور اسے توڑنا اس کی طلاق ہے۔''

تحقیق و تخریج » سنده صحيح

اسے مسلم (۱۴۶۸) اور ابن منده (التوحید: ۱/۲۱۰، من حدیث الحمیدی) نے بھی روایت کیا ہے۔
نیز دیکھئے صحیح البخاری: ۵۱۸۴

[۱۱۷۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ ظَبْيَانَ الْحَنَفِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: ذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى يَهُودِ بَنِي قَيْنُقَاعَ يُدَارِسُهُمْ، فَأَبْصَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا مُتَخَلِّقًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَعَلَّهُ عَرُوسٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَإِنْ، اذْهَبْ فَاغْسِلْهُ، ثُمَّ أَنْهِكْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ، ثُمَّ أَنْهِكْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ أَنْهِكْهُ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بنو قینقاع کے یہودیوں کی طرف گیا، آپ ان کے ساتھ مذاکرہ کرنا چاہتے تھے پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی دیکھا جس نے زعفران کی خوشبو لگا رکھی تھی۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! شاید یہ دولہا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اور اگرچہ وہ...... جا کر اسے دھو دے پھر خوب مٹا دے، پھر دھو دے تو خوب مٹا دے، پھر دھو دے تو خوب مٹا دے۔''

تحقیق و تخریج » سنده ضعيف

اسے نسائی (۵۱۲۴) نے بھی روایت کیا ہے۔
رجل من بنی حنیفہ سے مراد ابو یحییٰ حکیم بن سعد (صدوق) ہیں۔
لیکن عمران بن ظبیان الحنفی ضعیف راوی ہے لہٰذا یہ سند مردود ہے۔
سنن الترمذی (۲۸۱۶) میں اس روایت کا ایک ضعیف شاہد بھی ہے۔

[۱۱۷۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ: سَمِعْتُ ثَابِتًا الْأَعْرَجَ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ، يُمْنَعُهَا مَنْ يَأْتِيهَا، وَيُدْعَى لَهَا مَنْ يَأْبَاهَا، مَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے برا کھانا اس ولیمے کا ہے، جس میں آنے والوں کو منع اور نہ آنے والوں کو دعوت دی جائے، جس نے بھی (ولیمے کی) دعوت (شرعی عذر کے بغیر) قبول نہ کی تو اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحیح

اسے مسلم (۱۴۳۲/۱۱۰) اور بیہقی (الکبریٰ: ۷/۲۶۲، من حدیث الحمیدی) نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۱۸۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُالرَّحْمنِ الْأَعْرَجُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ، يُدْعَى إِلَيْهَا الْأَغْنِيَاءُ، وَيُمْنَعُهَا الْمَسَاكِينَ، وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: سب سے بُرا کھانا اس ولیمے کا کھانا ہے جس میں امیروں کو دعوت دی جائے اور مسکینوں کو روک دیا جائے اور جس نے (ولیمے کی) دعوت قبول نہ کی تو اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔''

تحقیق وتخریج» صحیح موقوف

اسے مسلم (۱۴۳۲/۱۰۸) اور یعقوب بن سفیان (المعرفہ والتاریخ: ۲/ ۳۷۷، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔ سفیان بن عیینہ نے صحیح مسلم میں سماع کی تصریح کردی ہے نیز اسے بخاری (۵۱۷۷) نے بھی روایت کیا ہے۔

تنبیہ: مسند حمیدی والی حدیث امام حمیدی کی سند سے مرفوعاً بھی مروی ہے۔

(دیکھئے مشکل الآثار للطحاوی طبع جدید: ۸/ ۱۶ ح ۳۰۱۶، وسندہ حسن)

[۱۱۸۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ الْيَشْكُرِيُّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: انْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا، قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: يَعْنِي الصِّغَرَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے انصاریوں کی ایک عورت سے شادی کرنے کا ارادہ کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ''اس عورت کو دیکھ لو کیونکہ انصاریوں کی آنکھوں میں کوئی چیز ہے یعنی ان کی آنکھیں چھوٹی ہوتی ہیں۔''

تحقیق و تخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۱۴۲۴) اور طحاوی (شرح معانی الآثار: ۳/۱۴، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[**۱۱۸۲**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَجَاوَزَ لِيْ عَنْ أُمَّتِيْ مَا وَسْوَسَتْ بِهِ صُدُوْرُهَا، مَا لَمْ تَعْمَلْ، أَوْ تَكَلَّمْ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے میرے اُمتیوں کے دلوں میں آنے والے وسوسے معاف کر دیئے ہیں، بشرطیکہ وہ ان پر عمل نہ کریں یا زبان سے کہہ نہ دیں۔“

تحقیق و تخریج» سنده صحيح

اسے بخاری (۲۵۲۸) اور مسلم (۱۲۷) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے اور قتادہ نے سماع کی تصریح کر دی ہے۔

(دیکھئے صحیح البخاری: ۶۶۶۴)

[**۱۱۸۳**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: حَلَفَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، فَقَالَ: لَأُطِيفَنَّ اللَّيْلَةَ بِسَبْعِيْنَ امْرَأَةً كُلُّهُنَّ يَجِئْنَ بِغُلَامٍ يُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ أَوْ قَالَ لَهُ الْمَلَكُ: قُلْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَنَسِيَ فَأَطَافَ بِسَبْعِيْنَ امْرَأَةً فَلَمْ تَجِئْ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ بِشَيْءٍ إِلَّا وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ غُلَامٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ قَالَ: إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى لَمَا حَنِثَ، وَلَكَانَ دَرَكًا فِيْ حَاجَتِهِ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سلیمان بن داود علیہما السلام نے قسم کھائی تو کہا: آج رات میں ضرور ستر بیویوں کے پاس جاؤں گا، ہر ایک سے ایک ایک لڑکا پیدا ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتال کرے گا۔ تو انہیں ان کے ساتھی یا فرشتے نے کہا: آپ علیہ السلام ان شاء اللہ کہہ دیں، مگر وہ بھول گئے۔ پھر وہ ستر بیویوں کے پاس گئے تو کسی سے کچھ بھی پیدا نہ ہوا اور صرف ایک سے آدھے دھڑ والا بچہ پیدا ہوا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر وہ ان شاء اللہ تعالیٰ کہہ دیتے تو ان کی قسم نہ ٹوٹتی اور ان کی ضرورت بھی پوری ہو جاتی۔“

[**۱۱۸٤**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حُجَيْرٍ التَّيْمِيُّ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

یہ حدیث بھی پچھلی حدیث کی مثل ہے۔

تحقیق و تخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۶۷۲۰ مختصراً) اور مسلم (۱۶۵۴/۲۳ب مختصراً) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

دوسری سند (۱۱۸۴) کو بخاری (۶۷۴۰) اور مسلم (۱۶۵۴) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔
[منکرین حدیث کے اعتراض کے جواب کے لیے دیکھئے والد محترم رحمہ اللہ کی کتاب صحیح بخاری کا دفاع (ص ۲۵۳)]

[۱۱۸۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ، عِنْدِيْ دِيْنَارٌ قَالَ: أَنْفِقْهُ عَلَى نَفْسِكَ، قَالَ: عِنْدِيْ آخَرُ، قَالَ: أَنْفِقْهُ عَلَى وَلَدِكَ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ عِنْدِيْ آخَرُ، قَالَ: أَنْفِقْهُ عَلَى أَهْلِكَ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ عِنْدِيْ آخَرُ، قَالَ: أَنْفِقْهُ عَلَى خَادِمِكَ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ عِنْدِيْ آخَرُ، قَالَ: أَنْتَ أَعْلَمُ، قَالَ سَعِيْدٌ: ثُمَّ يَقُوْلُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيْثِ، يَقُوْلُ وَلَدُكَ: أَنْفِقْ عَلَيَّ إِلَى مَنْ تَكِلُنِيْ، تَقُوْلُ زَوْجَتُكَ: أَنْفِقْ عَلَيَّ أَوْ طَلِّقْنِيْ، يَقُوْلُ خَادِمُكَ: أَنْفِقْ عَلَيَّ أَوْ بِعْنِيْ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی نے آ کر کہا: یا رسول اللہ! میرے پاس ایک دینا رہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے اپنے آپ پر خرچ کر لو۔'' اس نے کہا: میرے پاس دوسرا بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے اپنی اولاد پر خرچ کر لو۔'' اس نے کہا: میرے پاس ایک اور بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے اپنے گھر والوں پر خرچ کر دو۔'' اس نے کہا: میرے پاس اور بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے اپنے خادم (غلام) پر خرچ کر دو۔'' اس نے کہا: میرے پاس اور بھی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اسے زیادہ جانتے ہو۔'' (یعنی جہاں چاہو خرچ کر دو)۔''

تحقیق وتخریج» حسن

اسے ابوداود (۱۶۹۱) احمد (المسند: ۲/۲۵۱، ۴۷۱، وصرح ابن عجلان بالسماع عندہ) ابن حبان (الاحسان: ۴۲۱۹، ۴۲۲۱) اور حاکم (المستدرک: ۱/۴۱۵ وصححہ الحاکم علی شرط مسلم ووافقہ الذہبی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۱۸۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ ظَبْيَانَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيْفَةَ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ: قَالَ لِي أَبُوْ هُرَيْرَةَ: أَتَعْرِفُ رَجَّالًا؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ، يَقُوْلُ: ضِرْسُهُ فِي النَّارِ أَعْظَمُ مِنْ أُحُدٍ، فَكَانَ أَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ وَلَحِقَ بِمُسَيْلِمَةَ، وَقَالَ: كَبْشَانِ انْتَطَحَا فَأَحَبُّهُمَا إِلَيَّ أَنْ يَغْلِبَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بنو حنفیہ کے ایک آدمی (ابو یحیٰ حکیم بن سعد) سے کہا: کیا تم رجّال (بن عنفوہ الحنفی) کو جانتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں! انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''اس کی داڑھ آگ میں اُحد (پہاڑ) سے بڑی ہوگی۔'' وہ (رجال بن عنفوہ) مسلمان ہوا تھا، پھر مرتد ہوا اور مسیلمہ کے ساتھ مل گیا اور کہا: دو مینڈھے آپس میں ایک دوسرے سے ٹکرا رہے

كَبْشِي.

ہیں اور مجھے یہ پسند ہے کہ میرا مینڈھا (یعنی مسیلمہ کذاب) غالب آجائے۔''

تحقیق وتخریج» سنده ضعيف

اس کا راوی عمران بن ظبیان ضعیف ہے۔ دیکھئے حدیث سابق: ۱۱۷۸

[۱۱۸۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ: هَلْ تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيْرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ؟ قَالُوْا: لَا قَالَ: فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ؟، قَالُوْا: لَا، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا، فَيَلْقَى الْعَبْدَ، فَيَقُوْلُ: أَيْ فُلُ، أَلَمْ أُكْرِمْكَ وَأُسَوِّدْكَ، وَأُزَوِّجْكَ، وَأُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ، وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ، وَتَرْبَعُ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُ: بَلَى أَيْ رَبِّ، قَالَ: فَيَقُوْلُ: أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ؟ فَيَقُوْلُ: لَا، فَيَقُوْلُ: فَإِنِّي أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِي، ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِيَ، فَيَقُوْلُ: أَيْ فُلُ أَلَمْ أُكْرِمْكَ وَأُسَوِّدْكَ، وَأُزَوِّجْكَ، وَأُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ، وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ، وَتَرْبَعُ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُ: بَلَى أَيْ رَبِّ، قَالَ: فَيَقُوْلُ: أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ؟ فَيَقُوْلُ: لَا، فَيَقُوْلُ: فَإِنِّي أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِي، ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ، فَيَقُوْلُ: آمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ، وَبِرَسُوْلِكَ، وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ، وَتَصَدَّقْتُ، وَيُثْنِي بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ، قَالَ:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ تو آپ نے فرمایا: ''جب ظہر کے وقت بادل نہ ہوں تو کیا تمہیں سورج کے دیکھنے میں کوئی تکلیف ہوتی ہے؟ لوگوں نے کہا: نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رات کے وقت بادل نہ ہوں تو کیا تمہیں چودھویں کا چاند دیکھنے میں کوئی تکلیف ہوتی ہے؟'' لوگوں نے کہا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پس اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جس طرح تم ان دونوں کو دیکھنے میں کوئی تکلیف محسوس نہیں کرتے، اس طرح تم اپنے رب کو دیکھنے میں کوئی تکلیف محسوس نہیں کرو گے۔ پھر وہ (اللہ تعالیٰ) اپنے بندے سے ملاقات کر کے فرمائے گا: اے فلاں! کیا میں نے تجھے عزت نہیں دی تھی، عہدہ دار و سردار نہیں بنایا تھا، تجھے بیوی نہیں عطا کی تھی، گھوڑے اور اونٹ تیرے لیے مسخر نہیں کئے تھے، تجھے لوگوں کا سردار اور مال جمع کرنے والا بنا کر آزاد نہیں چھوڑا گیا تھا؟ تو وہ کہے گا: ضرور میرے رب! پھر اللہ فرمائے گا: کیا تجھے یقین تھا کہ میرے ساتھ تیری ملاقات ہوگی؟ تو وہ کہے گا: نہیں پھر اللہ فرمائے گا: جس طرح تو نے مجھے بھلا دیا تھا اسی طرح میں بھی تجھے نظر انداز کر دیتا ہوں پھر وہ دوسرے آدمی سے ملاقات کر کے فرمائے گا: اے فلاں! کیا میں نے تجھے عزت نہیں دی تھی، سردار نہیں بنایا تھا، بیوی میسر نہیں کی تھی، تیرے لیے

فَيَقُوْلُ: فَهَاهُنَا إِذًا قَالَ ثُمَّ قَالَ: أَلَا نَبْعَثُ شَاهِدَنَا عَلَيْكَ، فَيُفَكِّرُ فِيْ نَفْسِهِ مَنِ الَّذِيْ يَشْهَدُ عَلَيَّ، فَيَخْتَمُ عَلَى فِيهِ وَيُقَالُ لِفَخِذِهِ: انْطِقِيْ فَتَنْطِقُ فَخِذُهُ وَلَحْمُهُ وَعِظَامُهُ، بِعَمَلِهِ مَا كَانَ، وَذَلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهِ، وَذَلِكَ الْمُنَافِقُ، وَذَلِكَ الَّذِي يَسْخَطُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ، ثُمَّ يُنَادِيْ مُنَادٍ: أَلَا اتَّبَعَتْ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ، فَتَتْبَعُ الشَّيَاطِيْنَ وَالصُّلُبَ أَوْلِيَاؤُهُمْ إِلَى جَهَنَّمَ، قَالَ وَبَقِيْنَا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ قَالَ: وَبَقِيْنَا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ قَالَ: وَبَقِيْنَا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ، فَيَأْتِيْنَا رَبُّنَا، وَهُوَ يُثَبِّتُنَا، فَيَقُوْلُ: عَلَامَ هَؤُلَاءِ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَحْنُ عِبَادُ اللَّهِ الْمُؤْمِنُونَ، آمَنَّا بِاللَّهِ، لَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَهَذَا مَقَامُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا، وَهُوَ رَبُّنَا، وَهُوَ يُثَبِّتُنَا، قَالَ: ثُمَّ يَنْطَلِقُ حَتَّى يَأْتِيَ الْجِسْرَ وَعَلَيْهِ كَلَالِيْبُ مِنْ نَارٍ تَخْطَفُ النَّاسَ، فَعِنْدَ ذَلِكَ حَلَّتِ الشَّفَاعَةُ: أَيِ اللَّهُمَّ سَلِّمْ، أَيِ اللَّهُمَّ سَلِّمْ، وَإِذَا جَاوَزُوا الْجِسْرَ فَكُلُّ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجًا مِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُهُ مِنَ الْمَالِ فِيْ سَبِيْلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ فَكُلُّ خَزَنَةِ الْجَنَّةِ تَدْعُوْهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ يَا مُسْلِمُ هَذَا خَيْرٌ، فَتَعَالَ، قَالَ: فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ أَنَّ هَذَا الْعَبْدَ لَا تَوَى عَلَيْهِ يَدَعُ بَابًا وَيَلِجُ مِنْ آخَرَ، قَالَ: فَضَرَبَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ.

گھوڑے اور اونٹ مسخر نہیں کر دیئے تھے، بڑا بننے اور مال جمع کرنے کے لیے آزاد نہیں چھوڑ دیا تھا؟ وہ کہے گا: ضرور میرے رب! تو وہ فرمائے گا: کیا تجھے میری ملاقات کا یقین تھا؟ وہ کہے گا: نہیں۔ تو رب فرمائے گا: آج میں تجھے اس طرح نظر انداز کرتا ہوں جیسا کہ تُو نے مجھے بھلا دیا تھا۔ پھر وہ تیسرے آدمی سے ملاقات کرے گا تو وہ آدمی کہے گا: میں تجھ پر، تیری کتاب پر اور تیرے رسول پر ایمان لایا، میں نے نمازیں پڑھیں، روزے رکھے اور صدقات دیے اور وہ اپنی استطاعت کے مطابق خیر کی باتیں بتائے گا۔ پھر رب فرمائے گا: یہاں رُک جا پھر وہ فرمائے گا: کیا ہم تمہارے بارے میں اپنا گواہ پیش کر دیں؟ تو وہ آدمی دل میں سوچے گا کہ کون ہے جو مجھ پر گواہی دے؟ پھر اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کی ران سے کہا جائے گا: بول۔ پھر اس کی ران، گوشت اور ہڈیاں اس کے تمام اعمال بتا دیں گی اور یہ اس لیے کہ اسے اس کے جسم کے ساتھ ہی لاجواب کر دیا جائے۔ یہ شخص منافق تھا اور یہ وہ ہے جس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ پھر ایک منادی کرنے والا منادی کرے گا: سنو! ہر امت اللہ تعالیٰ کے سوا جس جس کی عبادت کرتی تھی اُسی کے ساتھ چلے تو شیاطین اور صلیبی اپنے پیروکاروں کو جہنم لے جائیں گی۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ فرمایا: ''اور ہم مومنین رہ جائیں گے تو ہمارا رب ہمارے پاس آئے گا اور ہمیں ثابت قدم رکھے گا۔ پھر فرمائے گا: یہ لوگ کس پر ہیں؟ تو وہ کہیں گے: ہم اللہ کے مومن بندے ہیں۔ ہم اللہ پر ایمان لائے، ہم کسی چیز میں شرک نہیں کرتے تھے اور یہ ہمارا مقام ہے حتی کہ ہمارا رب ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمارا رب ہمیں ثابت قدم رکھے گا۔ پھر لوگ چلیں گے تو پل

(صراط) پر پہنچیں گے اور اس پر آگ کے کانٹے ہوں گے جو لوگوں کو اچک لیں گے۔ پھر اس وقت شفاعت حلال ہو جائے گی۔ اے اللہ! سلامت رکھ! سلامت رکھ! جب وہ پل صراط سے گزریں گے تو جس نے بھی اپنے مال میں سے ایک جوڑا اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کیا ہوگا اور جنت کے تمام محافظ فرشتے پکاریں گے: اے اللہ کے بندے! اے مسلمان! یہ خیر ہے، آ جا۔'' پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس بندے پر تو کوئی تباہی نہیں، ایک دروازہ چھوڑ کر دوسرے دروازے سے اندر داخل ہو جائے گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنا ہاتھ مار کر فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے! میں سمجھتا ہوں کہ آپ رضی اللہ عنہ ان میں سے ہوں گے۔''

تحقیق و تخریج » سندہ صحیح

اسے مسلم (۲۹۶۸) اور بیہقی (الاسماء والصفات: ص ۲۱۷، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[**۱۱۸۸**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلَانِ يَتَبَايَعَانِ الثَّوْبَ لَا يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت واقع ہو گی اور (اس وقت) دو آدمی کپڑا خرید وفروخت کر رہے ہوں گے خرید رہے ہوں گے، نہ ان کی خرید وفروخت ہو سکے گی اور نہ وہ اسے لپیٹ سکیں گے۔''

تحقیق و تخریج » سندہ صحیح

اسے مسلم (۲۹۵۴) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے حدیث سابق (۱۱۰۹) اور صحیح البخاری (۶۵۰۶)

[**۱۱۸۹**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا، وَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ ﴿وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ﴾

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں ایک ایسا درخت ہے، کوئی سوار سو سال تک اس کے سائے میں چلے تو اسے طے نہیں کر سکتا۔ اگر چاہو تو (قرآن کی یہ آیت) پڑھ لو: ''اور ایسے سائے میں جو خوب پھیلا ہوا ہے۔''

(٥٦/ الواقعة: ٣٠)

وَصَلَاةُ الْفَجْرِ يَحْضُرُهَا مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ، وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ، وَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ ﴿وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا﴾ (۱۷/ الاسراء: ۷۸) أَحَادِيْثُ.

اور صبح کی نماز میں رات اور دن کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ اور اگر چاہو تو پڑھو: ''اور صبح کا قرآن، بے شک صبح کے قرآن میں حاضری ہوتی ہے۔''

تحقیق وتخریج» صحیح

یہ سند [زہری کے استاذ کے مبہم ہونے کی وجہ سے] ضعیف ہے لیکن صحیح البخاری (۴۸۸۱) اور صحیح مسلم (۲۸۲۶) وغیرہما میں اس کے صحیح شواہد موجود ہیں۔ دوسرے حصے کے شواہد بھی صحیح البخاری (۴۷۱۷) اور صحیح مسلم (۶۴۹/ ۲۴۶) وغیرہما میں موجود ہیں لہٰذا یہ روایت صحیح ہے۔

۱۷۹: أَحَادِيْثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ
انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی احادیث

[**۱۱۹۰**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَأُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب شام کا کھانا حاضر ہو جائے اور نماز کی اقامت ہو جائے تو پہلے شام کا کھانا کھالو۔''

قَالَ سُفْيَانُ: وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يَقُوْلُ: إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ إِلَّا الزُّهْرِيُّ.

[سفیان کہتے ہیں کہ ''جب شام کا کھانا حاضر ہو جائے'' کے الفاظ میں نے زہری کے علاوہ کسی سے نہیں سنے ہیں۔]

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۵۵۷) اور ابوعوانہ (المستخرج: ۲/ ۱۴، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۱۹۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرِ سِنِيْنَ، وَمَاتَ وَأَنَا ابْنُ عِشْرِيْنَ سَنَةً، وَكُنَّ أُمَّهَاتِي يَحْثُثْنَنِيْ عَلَى خِدْمَتِهِ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَارَنَا، فَحَلَبْنَا لَهُ مِنْ شَاةٍ لَنَا دَاجِنٍ، وَشِيْبَ لَهُ بِمَاءِ بِئْرٍ فِي الدَّارِ، فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُوْ بَكْرٍ عَنْ يَسَارِهِ، وَأَعْرَابِيٌّ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَعُمَرُ نَاحِيَةً، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ نَاوِلْ أَبَا بَكْرٍ، فَنَاوَلَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ الْأَعْرَابِيَّ، وَقَالَ: الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے اور میں دس سال کا تھا، جب آپ ﷺ فوت ہوئے اور میں بیس سال کا تھا۔ میری مائیں (ماں، نانی اور خالہ وغیرہ) مجھے آپ ﷺ کی خدمت کی ترغیب دلاتی تھیں، پھر آپ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے تو ہم نے آپ ﷺ کے لیے اپنی پالتو بکری کا دودھ نکالا اور اپنے گھر کے کنویں سے اس میں (ٹھنڈا کرنے کے لیے کچھ] پانی ملایا پھر رسول اللہ ﷺ نے پیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے بائیں طرف اور ایک اعرابی دائیں طرف تھے، عمر رضی اللہ عنہ ایک کونے پر تھے تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! ابوبکر رضی اللہ عنہ کو (باقی ماندہ دودھ) دے دیں تو رسول اللہ ﷺ نے (باقی ماندہ دودھ) اعرابی کو دے دیا اور فرمایا: ''دائیں طرف والا پس (پہلے) دائیں طرف والا ہے۔''

تحقیق و تخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۲۰۲۹/ ۱۲۵) اور ابونعیم (معرفۃ الصحابہ: ۲/ ۲۰۱۔۲۰۲ ح ۷۹۵، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے صحیح البخاری: ۲۳۵۲

[۱۱۹۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک دوسرے کے ساتھ قطع رحمی نہ کرو، ایک دوسرے سے رُخ نہ پھیرو یعنی بائیکاٹ نہ کرو، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور اللہ کے بندے، ایک دوسرے کے بھائی بھائی بن جاؤ۔ کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین (دن) سے زیادہ بائیکاٹ کرے۔''

فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ فِيْهِ: وَلَا تَنَاجَشُوْا؟ قَالَ: لَا.

سفیان سے پوچھا گیا کہ کیا اس حدیث میں ولا تناجشوا کے الفاظ بھی ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۲۵۵۹) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۱۹۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَائِلُ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ ابْنِهِ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَوْلَمَ عَلَى صَفِيَّةَ بِسَوِيْقٍ وَتَمْرٍ؟

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صفیہ رضی اللہ عنہا کے ولیمے میں ستو اور کھجوریں کھلائی تھیں۔

قَالَ سُفْيَانُ: وَقَدْ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ بِهِ فَلَمْ أَحْفَظْهُ، وَكَانَ بَكْرُ بْنُ وَائِلٍ يُجَالِسُ الزُّهْرِيَّ مَعَنَا.

[سفیان بن عیینہ نے کہا: میں نے یقیناً یہ روایت زہری سے سنی تھی مگر میں اسے یاد نہ رکھ سکا، اور بکر بن وائل زہری کی مجلس میں ہمارے ساتھ ہوتے تھے۔]

تحقیق وتخریج» حسن

اسے ابوداود (۳۷۴۴) ترمذی (۱۰۹۵۔۱۰۹۶، من حدیث الحمیدی وغیرہ) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔
صحیح البخاری (۳۷۱) اور صحیح مسلم (۱۳۶۵) وغیرہما میں اس روایت کے شواہد بھی موجود ہیں لہٰذا یہ صحیح ہے۔

[۱۱۹۴] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَنْتَبِذُوْا فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کدو اور تارکول ملے برتنوں میں نبیذ نہ بناؤ۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۱۹۹۲، بلفظ آخر) اور ابوعوانہ (المستخرج: ۵/۳۱۰، من حدیث الحمیدی مختصراً) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۱۹۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَتْبَعُ الْمَيِّتَ إِلَى قَبْرِهِ ثَلَاثَةٌ: أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ، فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى وَاحِدٌ، يَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ)).

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میت کے ساتھ قبر کی طرف تین چیزیں جاتی ہیں: اس کے گھر والے، اس کا مال اور اس کا عمل۔ پھر دو چیزیں واپس آ جاتی ہیں اور ایک باقی رہ جاتی ہے، اس کے گھر والے اور مال واپس آ جاتا ہے اور اس کا عمل رہ جاتا ہے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۶۵۱۴، عن الحمیدی) اور مسلم (۲۹۶۰) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۱۹۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا قَاسِمٌ الرَّحَّالُ سَنَةَ عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ ابْنُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً وَأَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَنِصْفٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خِرَبًا لِبَعْضِ بَنِي النَّجَّارِ، يُرِيْدُ قَضَاءَ حَاجَةٍ، فَخَرَجَ مَذْعُوْرًا، أَوْ قَالَ: فَزِعًا، وَهُوَ يَقُوْلُ: لَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوْا لَسَأَلْتُ اللّٰهَ تَعَالَى أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ أَهْلِ الْقُبُوْرِ مَا أَسْمَعَنِيْ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بنونجار کے بعض کھنڈرات میں قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے پھر غمگین و پریشان حال باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''اگر تم (مردے) دفن کرنا چھوڑ نہ دیتے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں قبر والوں کا عذاب سنا دے جو اُس نے مجھے سنایا ہے۔'' [اس روایت کے شروع میں ہے کہ سفیان کہتے ہیں کہ قاسم الرحال نے یہ روایت ۱۲۰ھ میں بیان کی، اُس وقت میری عمر ۱۳ سال اور ساڑھے چار ماہ تھی۔]

تحقیق وتخریج» سنده حسن

اسے احمد (المسند: ۳/۱۱۱) بخاری (التاریخ الکبیر: ۷/۱۶۵، عن الحمیدی مختصراً جداً ببعض السند) اور بیہقی (اثبات عذاب القبر بتحقیقی: ۹۰ وقال: ''وهذا إسناد صحيح'') وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔ یہ سند حسن لذاتہ ہے۔

اور صحیح مسلم (۲۸۶۷۔۲۸۶۸) وغیرہ میں اس کے شواہد بھی ہیں۔

[۱۱۹۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: آخِرُ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَشْفَ السِّتَارَةِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا رَأَوْهُ كَأَنَّهُمْ أَيْ تَحَرَّكُوْا، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنِ اثْبُتُوْا فَنَظَرْتُ إِلَى وَجْهِهِ كَأَنَّهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ، وَأَلْقَى السِّجْفَ وَتُوُفِّيَ مِنْ آخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ ﷺ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کا آخری دیدار اس وقت کیا جب آپ ﷺ نے سوموار کے دن پردہ ہٹایا اور لوگ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں باندھے ہوئے تھے، پھر جب لوگوں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو گویا ہلنا جلنا شروع کر دیا پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف اشارہ کیا کہ اپنی اپنی جگہوں پر ٹھہرے رہو۔ [میں نے آپ ﷺ کا چہرہ مبارک دیکھا، گویا کہ وہ مصحف کا ورق تھا۔]

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۴۱۹/۹۹) اور ابوعوانہ (المستخرج: ۲/۱۱۸، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

نیز دیکھئے صحیح البخاری: ۶۸۰

[۱۱۹۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: سَقَطَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ، فَدَخَلْنَا نَعُوْدُهُ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَصَلَّى بِنَا قَاعِدًا وَصَلَّيْنَا خَلْفَهُ قُعُوْدًا، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ، قَالَ: ((إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُوْلُوْا: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا، وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا أَجْمَعُوْنَ)).

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک گھوڑے سے گرے تو آپ ﷺ کا دایاں پہلو مبارک زخمی ہو گیا پھر ہم آپ ﷺ کے پاس بیمار پرسی کے لیے گئے تو نماز کا وقت ہو گیا پھر آپ ﷺ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ پھر جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کی تو فرمایا: ''امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے لہٰذا جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب وہ (رکوع) سے اٹھے تو تم اٹھو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم کہو: اللّٰھم ربنا ولک الحمد کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔''

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۸۰۵) مسلم (۴۱۱) اور ابوعوانہ (المستخرج: ۲/۱۰۶، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھئے الاتحاف الباسم شرح موطا روایۃ ابن القاسم (ح ۱ ص ۶۸)

[۱۱۹۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَسَأَلَهُ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ: مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟، فَلَمْ يَذْكُرْ كَبِيْرًا إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: إِنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے پاس آ کر قیامت کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے اس (قیامت) کے لیے کیا تیاری کی ہے؟'' تو اس نے کسی بہت بڑی چیز کا ذکر نہیں کیا، صرف یہ کہا کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''تو جن سے محبت کرتا ہے ان کے ساتھ ہوگا۔''

قَالَ أَبُوْ عَلِيٍّ: سَمِعْتُ الْحُمَيْدِيَّ يَقُوْلُ: لَقِيَ ابْنُ عُيَيْنَةَ سِتَّةً وَثَمَانِيْنَ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَكَانَ يَقُوْلُ: مَا رَأَيْتُ مِثْلَ أَيُّوْبَ .

حمیدی کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ نے چھیاسی (۸۶) تابعین سے ملاقات کی اور وہ فرماتے تھے: میں نے ایوب سختیانی جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ لَفْظُ الزُّهْرِيِّ إِذَا حَدَّثَنَا عَنْ أَنَسٍ وَسَهْلٍ: سَمِعْتُ سَمِعْتُ .

[حمیدی کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ نے فرمایا: زہری جب ہمیں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور سیدنا سھل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے تو سمعت سمعت کے صیغے استعمال کرتے تھے۔ (مسائل حرب الکرمانی: ۳/ ۱۲۹۱، میں سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کا بھی اضافہ ہے)]

تحقیق وتخریج » صحیح

اسے مسلم (۲۶۳۹/۱۶۲) اور ابونعیم (حلیۃ الاولیاء: ۷/ ۳۰۹ من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔
نیز دیکھئے صحیح البخاری: ۶۱۶۷

تنبیہ: ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اسلام لانے کے بعد کسی بات پر بھی اتنا خوش نہیں ہوئے جتنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد مبارک پر خوش ہوئے کہ بے شک تُو جن سے محبت کرتا ہے اُن کے ساتھ ہوگا۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما سے محبت کرتا ہوں، پس مجھے امید ہے کہ میں ان کے ساتھ ہوں گا اور اگرچہ میرے اعمال اُن جیسے اعمال نہیں ہیں۔ (صحیح مسلم: ۲۶۳۹/۱۶۳) والحمد للہ رب العالمین

اے اللہ! ہمارے دل اپنی محبت، اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت، تمام انبیاء ورسل تمام صحابہ رضی اللہ عنہم، تمام صحیح العقیدہ تابعین، تبع تابعین اور سلف صالحین کی محبت سے بھر دے اور اسی پر ہمارا خاتمہ ہو۔ آمین یا رب العالمین

[۱۲۰۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ .

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔

[۱۲۰۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ السِّخْتِيَانِيُّ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ .

یہ روایت بھی پچھلی روایت کی مثل ہے۔

تحقیق و تخریج» سنده صحيح

اسے بخاری (۱۰۸۹) اور مسلم (۶۹۰/۱۱) وغیرہمانے بھی روایت کیا ہے۔

دوسری سند (۱۲۰۲) صحیح البخاری (۱۵۵۱) اور صحیح مسلم (۶۹۰/۱۰) میں بھی موجود ہے۔

[۱۲۰۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ أَرْبَعًا، وَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینے میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔

تحقیق و تخریج» سنده صحيح

اسے بخاری (۱۰۸۹) اور مسلم (۶۹۰/۱۱) وغیرہمانے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۲۰۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: صَلَّيْتُ أَنَا وَيَتِيمٌ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَيْتِنَا وَأُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے اپنے گھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی، میں اور ایک یتیم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے اور ہماری والدہ اُم سلیم ہمارے پیچھے تھیں۔

تحقیق و تخریج» سنده صحيح

اسے بخاری (۷۲۷) اور ابوعوانہ (المستخرج: ۲/۷۵، من حدیث الحمیدی) وغیرہمانے بھی روایت کیا ہے۔

نیز دیکھئے صحیح مسلم: ۶۵۸

[۱۲۰۴] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ سَمِعَهُ مِنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ: دَعَا رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ الْأَنْصَارَ لِيُقْطِعَ لَهُمُ الْبَحْرَيْنِ فَقَالُوْا: لَا حَتَّى تُقْطِعَ لِإِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ مِثْلَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ أَثَرَةً، فَاصْبِرُوْا حَتَّى تَلْقَوْنِي.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاریوں کو بلایا تاکہ انہیں بحرین کی زمین دے دیں تو انہوں نے کہا: ہرگز نہیں، الا یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مہاجرین بھائیوں کو بھی اسی طرح زمین دے دیں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میرے بعد دیکھو گے کہ دوسرے لوگوں کو تم پر ترجیح دی جائے گی۔ لہٰذا میری ملاقات (یعنی اپنی وفات) تک صبر کرنا۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے بخاری (۳۷۹۴) نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۲۰۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: بَالَ أَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَنْظُرُوْنَ إِلَيْهِ، فَنَهْنَهَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ: صُبُّوْا عَلَيْهِ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو لوگ اسے گھورنے لگے۔ پھر نبی ﷺ نے لوگوں کو منع کیا اور فرمایا: ''اس جگہ پر پانی کا ایک ڈول بہادو۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۲۲۱ وقبل ح ۲۲۲، ایضاً) اور مسلم (۲۸۴/ ۹۹) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

تنبیہ: رسول اللہ ﷺ نے بعد میں اس اعرابی کو بلایا اور مسجد میں پیشاب کرنے سے منع فرمادیا۔ (دیکھئے صحیح مسلم: ۲۸۵)

[نیز دیکھئے حدیث سابق: ۹۴۴]

[۱۲۰۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: خَيْرُ دُوْرِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ، ثُمَّ دَارُ بَنِي عَبْدِالْأَشْهَلِ، ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ دَارُ بَنِي سَاعِدَةَ، وَقَالَ: فِي كُلِّ دُوْرِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انصار کے قبیلوں میں بہترین قبیلہ بنونجار کا ہے، پھر بنوعبدالاشہل کا قبیلہ ہے، پھر بنو حارث بن خزرج کا قبیلہ ہے، پھر بنو ساعدہ کا قبیلہ ہے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور انصار کے تمام قبیلوں میں خیر ہے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۵۳۰۰) اور مسلم (۲۵۱۱ ج) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۲۰۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: صَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْبَرَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ بُكْرَةً فَجَاءَ وَقَدْ فَتَحُوا الْحِصْنَ،

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعرات کے دن صبح سویرے خیبر پہنچ گئے اور یہودیوں نے قلعہ کھولا، وہ اس حالت میں باہر نکلے کہ ان کے پاس زمینوں میں کام کرنے والے پھاوڑے وغیرہ تھے، پھر جب انہوں

وَخَرَجُوْا مِنْهُ مَعَهُمُ الْمَسَاحِيْ، فَلَمَّا رَأَوْهُ أَحَالُوْ إِلَى الْحِصْنِ، فَقَالُوْا: مُحَمَّدٌ وَالْخُمِيْسُ، مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ خَرِبَتْ خَيْبَرَ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ.

نے آپ ﷺ کو دیکھا تو قلعہ کی طرف بھاگے اور کہنے لگے: محمد اور لشکر آ گئے ہیں! محمد اور لشکر آ گئے ہیں۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اکبر، اللہ اکبر۔'' آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا: ''خیبر تباہ ہو گیا، ہم جب کسی قوم کے قریب (جنگ کے لیے) اُترتے ہیں تو ان لوگوں کی صبح بری ہوتی ہے جنہیں ڈرایا گیا۔''

تحقیق وتخریج » سنده صحيح

اسے بخاری (۲۹۹۱) اور اسماعیل بن الفضل الاصبہانی (دلائل النبوہ: ۱۱۵، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۲۰۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ يَفْتَتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِـ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سے قراءت شروع کرتے تھے۔

تحقیق وتخریج » صحيح

اسے ابن ماجہ (۸۱۳) وغیرہ نے ایوب السختیانی سے اور بخاری (۷۴۳) ومسلم (۳۹۹) نے شعبہ عن قتادہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

فائدہ: قتادہ سے شعبہ کی روایت اس بات کی دلیل ہے کہ قتادہ نے یہ حدیث اپنے استاد سے سنی ہے، چاہے اس میں سماع کی تصریح ہو یا نہ ہو [دیکھئے الفتح المبین: ۹۲/۳] اور اس حدیث میں تو سماع کی تصریح بھی موجود ہے۔ (دیکھئے صحیح مسلم: ۵۱/۳۹۹)

[۱۲۰۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَمَّا افْتَتَحَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ خَيْبَرَ أَصَبْنَا حُمُرًا خَارِجًا مِنَ الْقَرْيَةِ، فَنَحَرْنَاهَا، فَطَبَخْنَا مِنْهَا، فَنَادَى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ: أَلَا إِنَّ اللَّهَ وَرَسُوْلَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْهَا، فَإِنَّهَا رِجْسٌ مِنْ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر فتح کیا تو ہمیں گاؤں سے باہر (بہت سے) گدھے ملے، پس ہم نے انہیں ذبح کر دیا اور ان میں سے کچھ کو پکانا شروع کر دیا پھر رسول اللہ ﷺ کی طرف سے منادی کرنے والے نے اعلان کیا: ''سن لو! اللہ اور اس کا رسول تمہیں ان گدھوں سے منع کرتے ہیں، کیونکہ یہ پلید ونجس ہیں،

عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَأُكْفِئَتِ الْقُدُوْرُ بِمَا فِيْهَا وَإِنَّهَا لَتَفُوْرُ.

([انھیں کھانا اور اب بھی حلال سمجھنا]) شیطانی کام میں سے ہے۔" پھر ہانڈیاں اس حالت میں الٹ دی گئیں کہ وہ (آگ پر) یقیناً اُبل رہی تھیں۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۴۱۹۸۔۴۱۹۹) مسلم (۱۹۴۰، من حدیث سفیان بن عیینہ) اور ابوعوانہ (المستخرج: ۵/ ۱۶۷۔۱۶۸، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۲۱۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ، الْأَنْصَارُ كِرْشِيْ، وَعَيْبَتِيْ، فَأَحْسِنُوْا إِلَى مُحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر لوگ کسی وادی میں چلیں گے اور انصار کسی گھاٹی میں چلیں گے تو میں انصار کی گھاٹی میں چلوں گا اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں ایک انصاری آدمی ہوتا۔" انصار میرے مخلص ساتھی اور ہم راز ہیں، لہٰذا ان کے نیکی کرنے والوں کے ساتھ نیکی کرو اور ان کی برائیوں سے چشم پوشی کرو۔"

قَالَ ابْنُ جُدْعَانَ: وَزَادَنِي الْحَسَنُ: إِلَّا فِيْ حَدٍّ.

ابن جدعان (ضعیف راوی) نے کہا: مجھے حسن (بصری) نے یہ بتایا کہ سوائے کسی حد کے۔

تحقیق وتخریج» صحيح

یہ سند علی بن زید بن جدعان (ضعیف راوی) کی وجہ سے ضعیف ہے، لیکن اسے بخاری (۴۳۳۲۔۴۳۳۴) اور مسلم (۱۰۵۹/ ۱۳۳۔۱۳۵) نے "لسلكت شعب الأنصار" تک روایت کیا ہے۔

"ولو لا الهجرة لكنت امراءا من الأنصار" کا صحیح شاہد مسند احمد (۳/ ۲۰۱ح ۱۳۰۸۴) میں ہے۔

"الانصار كرشي ......عن مسيئهم" کا شاہد صحیح البخاری (۳۷۹۹) وصحیح مسلم (۲۵۱۰) وغیرہما میں موجود ہے۔

"الا فی حد" والی روایت سنداً ضعیف ہے اور دوسرے دلائل سے ثابت ہے کہ ہر شخص پر حد جاری ہوگی۔

مثلاً دیکھئے صحیح البخاری (۶۷۸۸) اور صحیح مسلم (۱۶۸۸)

[۱۲۱۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُدْعَانَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: كَانَ أَبُوْ طَلْحَةَ يَنْثِلُ كِنَانَتَهُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ، وَيَجْثُوْ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَيَقُوْلُ: وَجْهِي لِوَجْهِكَ الْوِقَاءُ، وَنَفْسِي لِنَفْسِكَ الْفِدَاءُ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: صَوْتُ أَبِي طَلْحَةَ فِي الْجَيْشِ خَيْرٌ مِنْ فِئَةٍ. قَالَ أَنَسٌ: وَرَأَيْتُ ابْنَ أُمِّ مَكْتُوْمٍ وَمَعَهُ لِوَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ فِي بَعْضِ مَشَاهِدِهِمْ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے سامنے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ترکش سے تیر ڈھیر کر دیئے اور اپنے گھٹنوں پر جھکے ہوئے فرما رہے تھے: میرا چہرہ آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کی ڈھال ہے اور میری جان آپ ﷺ کی جان پر فدا ہے۔" اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لشکر میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی آواز جماعت سے بہتر ہے۔" انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے دیکھا کہ بعض معرکوں میں مسلمانوں کا جھنڈا ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا صحابی کے پاس تھا۔

تحقیق وتخریج» سنده ضعيف

اسے احمد (المسند: ۳/۱۱۱۔۱۱۲، ۲۶۱) اور حاکم (المستدرک: ۳/۳۵۲۔۳۵۳، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے اور یہ سند علی بن زید بن جدعان کی وجہ سے ضعیف ہے۔

اس باب میں درج ذیل حدیث اس روایت سے بے نیاز کر دیتی ہے: "لصوت أبي طلحة أشدّ على المشركين من فئة" "ابوطلحہ کی آواز مشرکوں پر ایک جماعت سے زیادہ سخت ہے۔ (مسند احمد: ۳/۲۰۳ ح ۱۳۱۰۵، وسندہ صحیح)

[۱۲۱۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُدْعَانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: أَهْدَى أُكَيْدِرُ دَوْمَةَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جُبَّةً، فَتَعَجَّبَ النَّاسُ مِنْ حُسْنِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اکیدر دُومہ نے رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک جُبّہ بطور تحفہ بھیجا تو لوگوں کو اس کا حسن پسند آیا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا: "جنت میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا رومال اس سے یقیناً بہتر ہیں۔"

تحقیق وتخریج» حسن

اسے احمد (المسند: ۳/۲۵۱) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے اور یہ سند ابن جدعان کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے، لیکن صحیح البخاری (۲۶۱۵۔۲۶۱۶) اور صحیح مسلم (۲۴۶۹) وغیرہما میں اس کے شواہد ہیں۔

[١٢١٣] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُدْعَانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ ذَكَرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ الشَّفَاعَةَ، فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: فَآخُذُ بِحَلْقَةِ الْجَنَّةِ فَأُقَعْقِعُهَا.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے پاس شفاعت کا ذکر کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پھر میں جنت کی کنڈی پکڑ کر کھٹکھٹاؤں (یعنی دستک دوں) گا۔''

تحقیق وتخریج ◄ سنده ضعیف

اسے ترمذی (٣١٤٨، وقال: ھذا حدیث حسن صحیح) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے اور یہ سند ابن جدعان کی وجہ سے ضعیف ہے، لیکن جنت کی کنڈی پکڑنے والی بات صحیح ہے جیسا کہ مسند احمد (٣/١٤٤ ح ١٢٤٦٩، وسندہ حسن) وغیرہ کی حدیث سے ثابت ہے۔

[١٢١٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: حَالَفَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ فِيْ دَارِنَا، فَقِيْلَ لَهُ: أَلَيْسَ قَدْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ، فَأَعَادَهَا أَنَسٌ، فَقَالَ: حَالَفَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ فِيْ دَارِنَا بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے گھر میں مہاجرین اور انصار کے درمیان بھائی چارے قائم کروایا تھا۔ پھر انہیں کہا گیا: کیا نبی ﷺ نے نہیں فرمایا کہ اسلام میں کوئی معاہدۂ حلف نہیں۔ تو انس رضی اللہ عنہ نے اپنی بات دہرائی تو فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمارے گھر میں مہاجرین اور انصار کے درمیان بھائی چارہ قائم کروایا تھا۔

قَالَ سُفْيَانُ: فَسَّرَتْهُ الْعُلَمَاءُ: حَالَفَ: اخاءٍ.

سفیان بن عیینہ نے فرمایا: علماء نے حالف کی تفسیر یہ بیان کی ہے کہ ایک دوسرے کا بھائی بنا دیا تھا۔

تحقیق وتخریج ◄ سنده صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (٢٢٩٤) مسلم (٢٥٢٩) اور ابوداود (٢٩٢٦) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

تنبیہ: ''لا حلف فی الاسلام'' سے مراد یہ ہے کہ اسلام میں جاہلیت والے (غلط قسم کے) عہد و پیمان نہیں۔

(دیکھئے صحیح البخاری طبع مکتبہ اسلامیہ: ٣/٣٥٩ ح ٢٢٩٤)

[۱۲۱۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الضَّبِّيُّ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ مِقْسَمٍ الضَّبِّيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ التوأم، قَالَ: سَأَلَ قَيْسُ ابْنُ عَاصِمٍ، رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحِلْفِ، فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ، وَلٰكِنْ تَمَسَّكُوْا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ.

شعبہ بن التوام سے روایت ہے کہ سیدنا قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے حلف کے بارے میں پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام میں کوئی حلف نہیں لیکن جاہلیت کے حلف (یعنی عہد و پیمان) کو مضبوطی سے پکڑ لو۔''

تحقیق و تخریج» سنده ضعيف

اسے احمد (المسند: ۵/ ۶۱) اور طحاوی (مشکل الآثار: ۲/ ۲۳۹) نے بھی روایت کیا ہے۔

یہ سند دو وجہ سے ضعیف ہے:

۱: شعبہ بن التوام کی ابن حبان کے سوا متقدمین میں سے کسی سے توثیق ثابت نہیں۔ واللہ اعلم

۲: مقسم بھی مجہول الحال ہے۔ [ابن حبان کے سوا متقدمین میں سے کسی سے توثیق ثابت نہیں۔ واللہ اعلم]

اس باب میں صحیح مسلم (۲۵۳۰) وغیرہ کی حدیث اس روایت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

[۱۲۱۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَجَدَ عَلَى سَرِيَّةٍ قَطُّ مَا وَجَدَ عَلَى أَصْحَابِ بِئْرِ مَعُوْنَةَ حِيْنَ قُتِلُوْا، وَكَانُوْا يُسَمَّوْنَ الْقُرَّاءَ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بئر معونہ والوں کی شہادت پر جتنے غمگین و پریشان ہوئے، میں نے آپ ﷺ کو کسی لشکر پر اتنا پریشان و غمگین نہیں دیکھا۔ بئر معونہ والوں کو قراء کہا جاتا تھا۔

تحقیق و تخریج» سنده صحيح

اسے بخاری (۱۰۰۲، بلفظ آخر) مسلم (۶۷۷/ ۳۰۲) اور ابونعیم الاصبہانی (المستخرج: ۲/ ۲۷۱، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

تنبیہ: امام حمیدی کی روایت بہت زیادہ مختصر ہے۔

[۱۲۱۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيَّ، أَوَّلَ شَيْءٍ سَمِعْنَا مِنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَشَمَّتَ أَوْ سَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتْ أَوْ لَمْ يُسَمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَمَّتَّ أَوْ سَمَّتَّ هٰذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِيْ أَوْ تُسَمِّتْنِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ وَإِنَّكَ لَمْ تَحْمَدْهُ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی تو آپ ﷺ نے ایک کو یـرحمك اللّٰہ کہا اور دوسرے کو نہیں کہا۔ پھر اس نے کہا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے اس کو یـرحمك اللّٰہ کہا ہے اور مجھے نہیں کہا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے اللہ کی حمد بیان کی اور تو نے بیان نہیں کی، یعنی تُو نے الحمد للّٰہ نہیں کہا۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے بخاری (۶۲۲۱) اور مسلم (۲۹۹۱) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۲۱۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِخَادِمِهِ: يَاأَنْجَشَةُ! رِفْقًا قَوْدَكَ بِالْقَوَارِيْرِ يَعْنِي النِّسَاءَ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے خادم سے کہا: ''اے انجشہ! آبگینوں (کانچ کے برتنوں) کا خیال رکھو یعنی عورتوں کا۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۲۳۲۳/۷۲) نے بھی روایت کیا ہے۔

[اس کے شان ورود کے لیے دیکھئے صحیح البخاری (۶۱۶۱) صحیح مسلم (۲۳۲۳)/ تنویر الحق]

[۱۲۱۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: كُنْتُ قَائِمًا عَلَى عُمُوْمَةٍ لِيْ مِنَ الْأَنْصَارِ أَسْقِيْهِمْ فَضِيْحًا لَهُمْ، فَأَتَانَا رَجُلٌ مِنْ قِبَلِ النَّبِيِّ ﷺ مَذْعُوْرًا قُلْنَا: مَا وَرَاءَكَ؟ قَالَ: حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَالُوْا لِيْ: أَكْفِهَا يَا أَنَسُ قَالَ: فَكَفَأْتُهَا فَقَالَ النَّضْرُ بْنُ أَنَسٍ: هِيَ كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے انصاری چچاؤں کو شراب پلانے کی ڈیوٹی دے رہا تھا، پھر نبی ﷺ کی طرف سے ایک آدمی ڈرا ہوا آیا تو ہم نے کہا: کیا ہوا ہے؟ اس نے کہا: شراب حرام کر دی گئی ہے تو انہوں (چچاؤں) نے کہا: اے انس! اسے (زمین پر) انڈیل دے۔'' پھر میں نے اسے انڈیل دیا۔ نضر بن انس (بن مالک) نے فرمایا: اس زمانے میں ان کی شراب کچی کھجور کی ہوتی تھی۔

تحقیق وتخریج» صحيح

اسے بخاری (۵۵۸۳، وسلیمان التیمی صرح بالسماع) اور مسلم (۱۹۸۰/ ۵ والتیمی صرح بالسماع) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۲۲۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: غَدَوْنَا فِي هَذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ، فَمِنَّا الْمُكَبِّرُ وَمِنَّا الْمُلَبِّي، لَا يَعِيبُ ذَلِكَ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم اس دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ سے عرفات کی طرف صبح سویرے روانہ ہوئے تو ہم میں سے کوئی تکبیر کہہ رہا تھا اور کوئی لبیک کہہ رہا تھا، کوئی بھی کسی پر نکیر نہیں کر رہا تھا۔

تحقیق وتخریج» سنده صحیح (متفق علیه)

اسے بخاری (۹۷۰، ۱۶۵۹) مسلم (۱۲۸۵) اور ابو نعیم (المستخرج: ۳/ ۳۶۷، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۲۲۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ، وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ والے سال مکہ میں داخل ہوئے اور آپ کے سر مبارک پر لوہے کا خود تھا۔

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے بخاری (۱۸۴۶) مسلم (۱۳۵۷) اور نسائی (۲۸۷۱، من حدیث عبداللہ بن الزبیر الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے، نیز دیکھئے موطا امام مالک (روایہ یحییٰ: ۱/ ۴۲۳ ح ۹۷۵، الاتحاف الباسم شرح موطا روایہ ابن القاسم: ۲ص ۶۹)

فائدہ: امام ابن شہاب الزہری کے سماع کی تصریح کے لیے دیکھئے طبقات ابن سعد (۲/ ۱۳۹۔ ۱۴۰، وسندہ حسن)

[۱۲۲۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنَ الصَّحْفَةِ فَلَا أَزَالُ أُحِبُّهُ أَبَدًا.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ (سالن کی) پلیٹ میں کدو تلاش کر رہے تھے لہٰذا اس دن سے میں ابھی تک کدو سے مسلسل محبت کرتا ہوں۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۵۸۷۹) مسلم (۲۰۴۱) اورابوعوانہ (المستخرج: ۵/۳۹۰، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے الموطأ (روایہ یحییٰ: ۲/۵۴۶۔۵۴۷ ح ۱۱۸۸)

[۱۲۲۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يَسْأَلُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، هَلِ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا؟ قَالَ: نَعَمْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَرِيقِهِ فِي يَدِهِ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ.

قتادہ بن دعامہ رحمہ اللہ نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی بنوائی تھی؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! گویا میں چاندنی رات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں اس انگشتری کی چمک دیکھ رہا ہوں۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے بخاری (۶۶۱) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۲۲۴] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا رِدْفُ أَبِي طَلْحَةَ، يَقُولُ: لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے (سواری پر) بیٹھا ہوا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرے کی اکٹھی لبیک کہی۔

[۱۲۲۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ سُلَيْمٍ عِرِّيفُ بَنِي زُهْرَةَ، سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِثْلَ هَذَا.

یہ روایت بھی پچھلی روایت کی مثل ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے احمد (المسند: ۳/۱۱۱) ترمذی (۸۲۱، وقال: حدیث حسن صحیح) ابن ماجہ (۲۹۶۹) اور حاکم (المستدرک: ۱/۴۷۲ وصححہ علی شرط الشیخین ووافقہ الذہبی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

اس حدیث کو حمیدی نے بکر بن عبداللہ المزنی عن انس رضی اللہ عنہ کی سند سے بھی روایت کیا ہے۔ (دیکھئے صحیح مسلم: ۱۲۳۲)

دوسری سند (۱۲۲۶) بھی صحیح ہے اور اسے احمد (المسند: ۳/۱۸۳) اور ابویعلی (المسند: ۳۶۴۶) نے بھی روایت کیا ہے۔

[١٢٢٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَجَمَهُ عَبْدٌ لِحَيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ، يُقَالُ لَهُمْ بَنُوْ بَيَاضَةَ، يُسَمَّى أَبَا طَيْبَةَ، فَأَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَاعًا، أَوْ صَاعَيْنِ، أَوْ مُدًّا، أَوْ مُدَّيْنِ، وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ فَخَفَّفُوْا عَنْهُ مِنْ ضَرِيْبَتِهِ يَعْنِي خَرَاجَهُ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی، انصاریوں کے ایک قبیلے بنو بیاضہ کے ایک غلام ابوطیبہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سینگی لگائی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک یا دو صاع، ایک مد یا دو مد دیئے۔ اور اس کے آقاؤں سے بات کی تو انھوں نے اس کے ذمہ لازمی ادائیگی میں تخفیف کردی یعنی اس کے خراج کو کم کردیا۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے بخاری (٢١٠٢) اور مسلم (١٥٧٧) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[١٢٢٧] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ أَسْهَمَ النَّاسَ الْمَنَازِلَ، فَطَارَ سَهْمُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَلَى سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: تَعَالَ حَتَّى أُقَاسِمَكَ مَالِيْ، وَأَنْزِلَ لَكَ عَنْ أَيِّ امْرَأَتَيَّ شِئْتَ، فَأَكْفِيَكَ الْعَمَلَ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ، دُلُّوْنِيْ عَلَى السُّوْقِ، فَخَرَجَ، فَأَصَابَ شَيْئًا فَخَطَبَ امْرَأَةً فَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: عَلَى كَمْ تَزَوَّجْتَهَا؟، قَالَ: عَلَى نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو لوگوں (مہاجرین) کو مختلف مقامات پر تقسیم کردیا۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو سعد بن الربیع رضی اللہ عنہ کے ڈیرے پر بھیج دیا گیا۔ تو سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: آؤ! تاکہ میں تمھارے ساتھ اپنا مال تقسیم کرلوں۔ اور میری بیویوں میں سے جو چاہو میں اسے طلاق دے کر تم سے نکاح کرادوں۔ پس میں تمھارے ساتھ کام کاج میں تعاون کروں۔ تو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کے گھر والوں اور مال میں برکت عطا فرمائے، مجھے بازار دکھا دیں۔ پھر وہ باہر گئے تو کچھ مال کما لیا۔ پھر انھوں نے ایک عورت کو شادی کا پیغام بھیجا تو اس سے نکاح کرلیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''اپنی بیوی کو کتنا حق مہر دیا ہے؟'' تو انھوں نے کہا کہ کھجور کی گٹھلی جتنا سونا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ولیمہ کرو اگرچہ بکری ذبح کرلو۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے بخاری (٥١٦٧) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے صحیح مسلم (١٤٢٧/٨١)

[۱۲۲۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ أَنَّهُ، سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، فَحَكَّهَا، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ مُغْضَبًا، فَقَالَ: أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يُبْصَقَ فِي وَجْهِهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَقَامَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا يُوَاجِهُ رَبَّهُ، فَلَا يَبْزُقْ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَا عَنْ يَمِيْنِهِ، وَلَكِنْ لِيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ، أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى، فَإِنْ عَجِلَتْ بِهِ بَادِرَةٌ، فَلْيَجْعَلْهَا فِي ثَوْبِهِ، وَلْيَقُلْ بِهَا هَكَذَا.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے دیکھا کہ مسجد کے قبلہ والی طرف تھوک لگا ہوا ہے۔ تو آپ ﷺ نے (کسی چھڑی سے) اسے کھرچ دیا۔ پھر لوگوں کی طرف رخ کر کے غصے کی حالت میں فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اس کے چہرے پر تھوک دیا جائے۔“ پھر فرمایا: ”بندہ جب نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اپنے رب سے متوجہ ہوتا ہے۔ لہٰذا سامنے نہ تھوکے۔ اور نہ اپنی دائیں طرف تھوکے۔ مگر اپنی بائیں طرف یا اپنے بائیں قدم کے نیچے تھوکے۔ اگر اسے اچانک تھوک آجائے تو اپنے کپڑے (چادر وغیرہ) کر کے اسے اس طرح مسل دے۔“

وَأَشَارَ الْحُمَيْدِيُّ إِلَى طَرَفِ ثَوْبِهِ فَدَلَّكَهُ.

حمیدی نے کپڑے کا ایک کونا رگڑ کر دکھایا۔

تحقیق وتخریج » سنده صحيح

اسے بخاری (۴۰۵،۲۴۱) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے صحیح مسلم (۵۵۱، بسند آخر)

[۱۲۲۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ الْقُرْدُوْسِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا رَمَى الْجَمْرَةَ، وَنَحَرَ نُسُكَهُ، نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ، فَحَلَقَهُ، ثُمَّ نَاوَلَهُ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ شِقَّهُ الْأَيْسَرَ، فَحَلَقَهُ، ثُمَّ نَاوَلَهُ أَبَا طَلْحَةَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَهُ بَيْنَ النَّاسِ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے جمرہ کو کنکریاں ماریں اور قربانی کر لی تو سر مونڈ نے والے کے سامنے اپنے سر کا دایاں حصہ پیش کیا، اس نے اس حصے کے بال مونڈ دیئے پھر رسول اللہ ﷺ نے بایاں حصہ اس کے سامنے کیا تو اس نے بائیں حصے کے بال مونڈ دیئے پھر آپ ﷺ نے یہ بال ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے حوالے کیے اور حکم دیا کہ انہیں لوگوں میں تقسیم کر دیں۔

تحقیق وتخریج » صحيح

اسے مسلم (۳۲۶/۱۳۰۵) اور بیہقی (الکبریٰ: ۱۳۴/۵، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[اس مسئلہ کے تحت امام حمیدی رحمہ اللہ نے اہل الرائے کے ایک فقیہ کو زبردست پھکی دی ہے۔

دیکھئے التاریخ الاوسط للبخاری (۱۷۲۵) وسندہ صحیح کالشمس الی حمیدی،/تنویر الحق]

[۱۲۳۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سُلَيْمٍ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِتَمْرٍ فَجَعَلَ يَقْسِمُهُ، وَهُوَ مُحْتَفِزٌ، وَهُوَ يَأْكُلُ أَكْلًا ذَرِيْعًا.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس کھجوریں آئیں تو آپ ﷺ انہیں تقسیم کرنے لگے، آپ ﷺ پاؤں کے بل بیٹھے ہوئے تھے اور آپ ﷺ انہیں تیزی سے کھا رہے تھے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۲۰۴۴) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

۱۸۰: حَدِيْثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ

جابر بن عبداللہ الانصاری رضی اللہ عنہ کی احادیث

[۱۲۳۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ، وَأَبُوْ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُمَا سَمِعَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ، يَقُوْلُ: دَبَّرَ رَجُلٌ غُلَامًا لَهُ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَبَاعَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ قَالَ عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ: قَالَ جَابِرٌ: عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ الْأَوَّلِ فِيْ إِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ زَادَ أَبُوْ الزُّبَيْرِ: اسْمُهُ يَعْقُوْبُ الْقِبْطِيُّ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک آدمی نے وصیت کر دی کہ اس کے مرنے کے بعد اس کا غلام آزاد ہے، اس کا اور کوئی مال نہیں تھا تو نبی ﷺ نے اس غلام کو بیچ دیا، اسے نعیم بن نحام نے خریدا تھا۔ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ قبطی (نسل کا) غلام تھا جو عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے دورِ امارت کے پہلے سال فوت ہوا۔ ابوالزبیر (محمد بن مسلم بن تدرس رحمہ اللہ) نے فرمایا: اس کا نام یعقوب قبطی ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۲۲۳۰ مختصرا) اور مسلم (۹۹۷) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۲۳۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ، وَأَبُوْ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُمَا سَمِعَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ، يَقُوْلُ: دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ قَائِمٌ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَصَلَّيْتَ؟، قَالَ: لَا،

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور نبی ﷺ منبر پر کھڑے جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے۔ پھر نبی ﷺ نے اس سے پوچھا: ''کیا تو نے نماز پڑھ لی ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پس دو رکعتیں پڑھ لو۔'' ابوالزبیر کی بیان کردہ حدیث میں اس داخل

قَالَ: فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ سُفْيَانُ: وَسَمَّى أَبُوْ الزُّبَيْرِ فِيْ حَدِيْثِهِ الرَّجُلَ سُلَيْكَ بْنَ عَمْرٍو الْغَطَفَانِيَّ.

ہونے والے آدمی کا نام سلیک بن عمرو الغطفانی رضی اللہ عنہ مذکور ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے ابن ماجہ (۱۱۱۲) ابن خزیمہ (۱۸۳۲) ابن خزیمہ اور طبرانی (الکبیر: ۷/۱۶۳۔۱۶۴، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے، نیز بخاری (۹۳۱) اور مسلم (۸۷۵) وغیرہما نے سفیان بن عیینہ عن عمرو بن دینار عن جابر کی سند سے روایت کیا ہے۔

[۱۲۳۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ جَعْدَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ الْحَسَنَ بْنَ أَبِي الْحَسَنِ دَخَلَ مَسْجِدَ وَاسِطَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَابْنُ هُبَيْرَةَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ.

حسان بن جعدہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے حسن بن ابی حسن (یعنی امام حسن بصری رحمہ اللہ) کو دیکھا، جمعہ کے دن واسط (شہر) کی مسجد میں داخل ہوئے اور ابن ہبیرہ منبر پر خطبہ دے رہے تھے پھر انہوں نے دو رکعتیں پڑھیں اور بیٹھ گئے۔

تحقیق وتخریج» صحيح

اس روایت کی سند اس وجہ سے ضعیف ہے کہ حافظ ابن حبان کے علاوہ کسی نے بھی حسان بن جعدہ کو ثقہ قرار نہیں دیا، یعنی وہ مجہول الحال راوی ہے۔

[''واسط'' شہر کے نام کے علاوہ باقی ساری روایت تاریخ ابی زرعہ الدمشقی (۲۰۹۲) میں صحیح سند سے موجود ہے۔]

فائدہ: مصنف ابن ابی شیبہ (۲/۱۱۱) میں صحیح سند سے ثابت ہے کہ حسن (بصری) آتے اور امام خطبہ دے رہا ہوتا تو وہ دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

[۱۲۳۴] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ، فَقَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ، يَقُوْلُ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ، فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ قَالَ جَابِرٌ: وَلَوْ كُنْتُ أُبْصِرُ لَأَرَيْتُكُمْ مَوْضِعَ الشَّجَرَةِ.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حدیبیہ کے موقع پر چودہ سو (۱۴۰۰) صحابہ تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج تم روئے زمین پر تمام لوگوں سے افضل ہو۔'' جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں آج دیکھ سکتا ہوتا تو میں تمہیں (بیعت رضوان والے) درخت کی جگہ ضرور دکھا دیتا۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۴۱۵۴) مسلم (۱۸۵۶) اور بیہقی (الکبریٰ: ۶/ ۳۲۶ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سیدنا جابر بن عبداللہ الانصاری رضی اللہ عنہ آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔

[۱۲۳۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْزُوْمِيَّ، يَقُوْلُ: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ، وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ: أَنَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، وَرَبِّ هٰذَا الْبَيْتِ.

محمد بن عباد بن جعفر المخزومی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے جابر بن عبداللہ الانصاری رضی اللہ عنہ سے کہا اور وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے: کیا رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں! اس گھر کے رب کی قسم۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۱۹۸۴) مسلم (۱۱۴۳) اور ابو نعیم الاصبہانی (المستخرج ج:۳/ ۲۱۹ من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔ اس حدیث میں خاص صرف جمعہ کے دن نفلی روزہ رکھنے کی ممانعت ہے۔

[۱۲۳۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ، قَبْلَ أَنْ نُلْقِيَ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ، يَقُوْلُ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَنَكَحْتَ يَا جَابِرُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: أَبِكْرٌ أَمْ ثَيِّبٌ؟ قُلْتُ: ثَيِّبٌ، قَالَ: فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُكَ وَتُلَاعِبُهَا، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُتِلَ أَبِيْ يَوْمَ أُحُدٍ، وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ، فَكُنَّ لِيْ تِسْعَ أَخَوَاتٍ، فَلَمْ أُحِبَّ أَنْ أَجْمَعَ إِلَيْهِنَّ جَارِيَةً خَرْقَاءَ مِثْلَهُنَّ، وَلٰكِنِ امْرَأَةً تَمْشُطُهُنَّ، وَتَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ، قَالَ: أَصَبْتَ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اے جابر! کیا تو نے نکاح کر لیا ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''کنواری سے یا ثیبہ (شوہر دیدہ یا بیوہ) سے؟'' میں نے کہا ثیبہ سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کسی کنواری لڑکی سے شادی کیوں نہیں کی؟ تم اس سے پیار محبت کرتے وہ تم سے پیار محبت کرتی؟'' میں نے کہا: یا رسول اللہ! میرے والد اُحد میں شہید ہو گئے اور ان کی نو (۹) بیٹیاں تھیں یعنی میری نو بہنیں ہیں تو میں نے پسند نہیں کیا کہ ان جیسی امورِ خانہ سے ناواقف لڑکی سے شادی کر لوں لیکن مجھے یہ بات پسند تھی کہ ایسی عورت سے شادی کروں جو انہیں کنگھی کرے اور ان کی دیکھ بھال کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے ٹھیک کیا ہے۔''

قَالَ سُفْيَانُ: ثُمَّ لَقِيتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ، فَحَدَّثَنِيهِ، وَزَادَ فِيهِ كُلَيْمَةً لَمْ يَقُلْهَا عَمْرٌو، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا، يَقُوْلُ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ نَكَحْتُ: يَا جَابِرُ هَلْ اَتَّخَذْتُمْ أَنْمَاطًا؟ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَأَنَّى لَنَا أَنْمَاطًا؟ قَالَ: أَمَا إِنَّهَا سَتَكُوْنُ .

محمد بن منکدر رحمہ اللہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں نے شادی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ''کیا تم نے بستر کی دھاری دار خوبصورت چادریں بنائی ہیں؟'' میں نے کہا: یارسول اللہ! ہم کہاں سے بستر کی دھاری دار خوبصورت چادریں بنا سکتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ مستقبل میں تمہارے پاس ہوں گی۔''

تحقیق و تخریج: سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۴۰۵۲) مسلم (۱۵/۷/۵۶ بعد ۱۴۶۶) اور ابونعیم (المستخرج: ۴/۱۳۹، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے سفیان عن عمرو عن جابر کی سند سے روایت کیا ہے، نیز بخاری (۵۱۶۱) اور مسلم (۲۰۸۳) وغیرہما نے سفیان عن محمد بن المنکدر عن جابر رضی اللہ عنہ کی سند سے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۲۳۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ، يَقُوْلُ: مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ، فَقَالَ: لَا .

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب بھی کوئی چیز مانگی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی ''نہیں'' کا لفظ نہیں کہا۔

تحقیق و تخریج: سندہ صحیح

اسے مسلم (۲۳۱۱) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے صحیح البخاری (۶۰۳۴)

[۱۲۳۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ، يَقُوْلُ: مَرِضْتُ فَعَادَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُوْ بَكْرٍ، وَهُمَا يَمْشِيَانِ فَأُغْمِيَ عَلَيَّ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَاءٍ، فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ صَبَّهُ عَلَيَّ، فَأَفَقْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ أَقْضِيْ فِيْ مَالِيْ؟ كَيْفَ أَصْنَعُ فِيْ مَالِيْ؟، فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيْرَاثِ .

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں بیمار ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ دونوں نے پیدل آ کر میری عیادت (بیمار پرسی) کی، پھر مجھ پر بے ہوشی چھا گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا، وضو کیا پھر اس پانی کو مجھ پر انڈیل دیا تو مجھے کچھ افاقہ ہوا۔ پھر میں نے کہا: یارسول اللہ! میں اپنے مال کے بارے میں کیسے فیصلہ کروں؟ میں اپنے مال کے بارے میں کیا کروں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے حتی کہ میراث (وراثت) والی آیت نازل ہوئی۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۵۶۵۱) اور مسلم (۱۶۱۶) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۲۳۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: نَزَلَتْ فِيَّ آيَةُ الْمِيرَاثِ.

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیت میراث میرے بارے میں نازل ہوئی۔

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَلَمْ يَسْمَعْهُ سُفْيَانُ مِنْ أَبِي الزُّبَيْرِ.

حمیدی کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ نے یہ روایت ابو الزبیر سے نہیں سنی ہے۔

تحقیق وتخریج» صحيح

اسے ابوداود (۲۸۸۷) وغیرہ ہشام الدستوائی عن ابی الزبیر کی سند سے مطول ومفصل روایت کیا ہے، لہٰذا سفیان بن عیینہ کا یہ حدیث نہ سننا یہاں مضر نہیں۔

اس روایت کی سند ابوالزبیر کے عن کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن سابق حدیث (۱۲۳۹) اس کا بہترین شاہد ہے۔

[۱۲۴۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: نَدَبَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثُمَّ نَدَبَهُمْ، فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثُمَّ نَدَبَهُمْ، فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ، وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خندق کے دن لوگوں سے فرمایا: ''کوئی آدمی باہر آجائے (تاکہ کافروں سے مقابلہ کرے)'' تو زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ باہر نکل آئے، آپ ﷺ نے پھر بلایا تو زبیر رضی اللہ عنہ باہر آگئے، آپ ﷺ نے پھر بلایا تو زبیر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری (مددگار) زبیر رضی اللہ عنہ ہے۔''

قَالَ سُفْيَانُ: زَادَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ: وَابْنُ عَمَّتِي.

ایک روایت میں یہ اضافہ ہے: ''میری پھوپھی کا بیٹا ہے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے بخاری (۲۹۹۷ عن الحمیدی) اور مسلم (۲۴۱۵) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۲۴۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ، يَقُوْلُ: وُلِدَ فِي الْحَيِّ غُلَامٌ، فَأَسْمَاهُ أَبُوْهُ الْقَاسِمَ، فَقُلْنَا لِأَبِيهِ: لا نَكْنِيْكَ بِأَبِي الْقَاسِمِ، وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا، فَأَتَى أَبُوْهُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: اسْمِ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ہمارے) محلے میں ایک بچہ پیدا ہوا تو اس کے والد نے اس کا نام قاسم رکھ دیا، پھر ہم نے اس کے والد سے کہا: ہم تمہاری کنیت ابوالقاسم نہیں رکھیں گے اور نہ اس کے ساتھ تمہاری آنکھیں ٹھنڈی کریں گے۔ پھر اس لڑکے کا والد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ”تم اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن رکھ لو۔“

تحقیق و تخریج: **سنده صحيح (متفق عليه)**

اسے بخاری (۶۱۸۹) اور مسلم (۲۱۳۳/ ۷ ب) وغیر ہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۲۴۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ، يَقُوْلُ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: يَا جَابِرُ لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَأَعْطَيْتُكَ هَكَذَا، وَهَكَذَا، وَهَكَذَا، فَقُبِضَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَأْتِ مَالُ الْبَحْرَيْنِ، وَأَتَى فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ، فَأَمَرَ أَبُوْ بَكْرٍ مُنَادِيًا فَنَادَى مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَيْنٌ أَوْ عِدَةٌ فَلْيَأْتِ، قَالَ جَابِرٌ: فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَأَعْطَيْتُكَ هَكَذَا، وَهَكَذَا، وَهَكَذَا فَحَثَى لِيْ أَبُوْ بَكْرٍ مَرَّةً، ثُمَّ قَالَ لِيْ: عُدَّهَا، فَعَدَدْتُهَا فَوَجَدْتُهَا خَمْسَمِائَةٍ، فَقَالَ خُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”اے جابر! اگر بحرین کا مال آیا تو میں تجھے اتنا اتنا مال دوں گا۔“ پھر رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے اور بحرین کا مال نہ پہنچا، یہ مال ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) کی خلافت کے زمانے میں آیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک منادی کرنے والے سے اعلان کروایا: جس شخص کا نبی ﷺ پر کوئی قرض ہو یا آپ ﷺ نے اس کے ساتھ کوئی وعدہ کیا ہو تو وہ آ جائے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو انہیں بتایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ”اگر بحرین کا مال آیا تو میں تجھے اتنا اتنا مال دوں گا۔“ پھر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک دفعہ مال دیا پھر فرمایا: اسے گن لو۔ میں نے گنا تو پانچ سو تھے پھر انہوں نے فرمایا: اتنا مال دو دفعہ اور بھی لے لو۔

قَالَ سُفْيَانُ: ثُمَّ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يُحَدِّثُ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ، يَقُوْلُ مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: فَحَثَى لِيْ ثَلَاثًا، وَزَادَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ

محمد بن المنکدر کی روایت میں ہے کہ پھر میں بعد میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہیں کہا: مجھے مال دے دیں، مگر انہوں نے نہیں دیا۔ پھر میں (دوبارہ) گیا تو کہا: مجھے مال

جَابِرٌ: ثُمَّ أَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ بَعْدُ، فَقُلْتُ لَهُ: أَعْطِنِيْ فَلَمْ يُعْطِنِيْ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: أَعْطِنِيْ، فَلَمْ يُعْطِنِيْ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: أَعْطِنِيْ، فَلَمْ يُعْطِنِيْ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا بَكْرٍ إِنِّي سَأَلْتُكَ أَنْ تُعْطِيَنِيْ فَلَمْ تُعْطِنِيْ، ثُمَّ سَأَلْتُكَ أَنْ تُعْطِيَنِيْ، فَلَمْ تُعْطِنِيْ، فَإِمَّا أَنْ تُعْطِيَنِيْ، وَإِمَّا أَنْ تَبْخَلَ عَلَيَّ، فَقَالَ: قُلْتَ تَبْخَلُ عَلَيَّ، وَأَيُّ الدَّاءِ أَدْوَأُ مِنَ الْبُخْلِ؟ فَمَا مَنَعْتُكَ مِنْ مَرَّةٍ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُعْطِيَكَ.

دے دیں، مگر انہوں نے نہیں دیا۔ پھر میں (سہ بارہ) ان کے پاس گیا تو کہا: مجھے (مال) دے دیں، مگر انہوں نے نہیں دیا۔ پھر میں نے کہا: اے ابوبکر! میں نے آپ رضی اللہ عنہ سے تین دفعہ مال مانگا ہے مگر آپ رضی اللہ عنہ نے نہیں دیا۔ یا تو آپ مجھے مال دے دیں یا پھر آپ بخل سے کام لے رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: تم کہتے ہو کہ میں بخل سے کام لے رہا ہوں؟ بخل سے زیادہ بری بیماری اور کیا ہے؟ میں نے جب پہلی دفعہ تمہیں مال نہیں دیا تھا تو میری یہی نیت تھی کہ (جب زیادہ مال آئے گا) تو میں تجھے مال دوں گا۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۲۲۹۶) مسلم (۲۳۱۴) اور ابن بشکوال (غوامض الاسماء المبہمۃ: ۱/۶۴، من حدیث الحمیدي) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔ محمد بن المنکدر کی روایت صحیح البخاری (۲۵۹۸ بغیر هذا اللفظ) وغیرہ میں موجود ہے۔

[۱۲۴۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ، يَقُوْلُ: أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِلَعْقِ الْأَصَابِعِ وَلَعْقِ الصَّحْفَةِ، قَالَ: وَقَالَ: إِنَّهُ لَا يَدْرِي فِيْ أَيِّ ذٰلِكَ الْبَرَكَةُ؟

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (کھانا کھانے کے بعد) انگلیاں اور پلیٹ چاٹنے کا حکم دیا تو فرمایا: ”کیوں کہ کھانے والا نہیں جانتا ہے کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔“

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۲۰۳۳) نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۲۴۴] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيهَا قَصْرًا أَوْ دَارًا، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا؟ فَقِيلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: فَلَوْلَا غَيْرَتُكَ يَا أَبَا حَفْصٍ**

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں میں نے ایک محل یا گھر دیکھا۔ میں نے کہا: یہ کس کا ہے؟ کہا گیا کہ یہ عمر بن خطاب کا ہے۔ اے ابوحفص! (یعنی عمر بن الخطاب) اگر تمہاری غیرت نہ ہوتی تو میں اس محل میں داخل ہو جاتا۔“

لَدَخَلْتُهُ)) قَالَ: فَبَكَى عُمَرُ، وَقَالَ: أَيُغَارُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ.

پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور فرمایا: یارسول اللہ! کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غیرت کھاؤں گا؟

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے مسلم (۲۳۹۴) بیہقی (البعث والنشور: ۱۸۶، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

نیز دیکھئے صحیح البخاری: ۵۲۲۶

[**۱۲٤٥**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيْهَا قَصْرًا، أَوْ دَارًا، فَسَمِعْتُ فِيْهَا ضَوْضَاةً، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ فَقِيْلَ لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَرَجَوْتُ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ، فَقِيْلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: فَلَوْلَا غَيْرَتُكَ يَا أَبَا حَفْصٍ لَدَخَلْتُهُ))، قَالَ: فَبَكَى عُمَرُ، وَقَالَ: أَيُغَارُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں ایک محل یا گھر دیکھا، پھر میں نے اس میں سے آوازیں سنیں تو میں نے کہا: یہ (محل) کس کا ہے، کہا گیا: یہ قریش کے ایک مرد کا ہے۔ میں نے یہ تمنا کی کہ وہ میں ہوں گا، تو کہا گیا: ''یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہے، اور اے ابوحفص! اگر تمہاری غیرت کا ڈر نہ ہوتا تو میں اس میں داخل ہو جاتا۔'' پھر عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور فرمایا: یارسول اللہ! کیا آپ پر غیرت کی جائے گی؟

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے مسلم (۲۳۹۴) اور ابونعیم (حلیۃ الاولیاء: ۷/ ۳۰۹، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

نیز دیکھئے حدیث سابق: ۱۲۴۵

[**۱۲٤٦**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: الْحَرْبُ خُدْعَةٌ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنگ دھوکا ہے۔''

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۳۰۳۰) اور مسلم (۱۷۳۹) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[**۱۲٤٧**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: خُدْعَةٌ وَأَهْلُ الْعَرَبِيَّةِ يَقُوْلُوْنَ خَدْعَةٌ.

[سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ عمرو بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ''خُدعہ'' (خا پر پیش) ہے اور عربی زبان والے ''خَدعہ'' (خا پر زبر) کہتے ہیں۔]

تحقیق وتخریج» سنده ضعيف

[اسے حمیدی کی سند سے ہی خطابی نے غریب الحدیث (۲/۱۶۶) میں روایت کیا ہے۔ ابن عیینہ کے سماع کی تصریح نہیں ملی۔/ معاذ]

[۱۲۴۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ، يَقُولُ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: يَا لَلْأَنْصَارِ، وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ: يَا لَلْمُهَاجِرِينَ، قَالَ: فَسَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟، فَقَالُوا: رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَسَعَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: يَا لَلْأَنْصَارِ، وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ: يَا لَلْمُهَاجِرِينَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا بَالُ دَعْوَى جَاهِلِيَّةٍ دَعُوهَا، فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ، فَقَالَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ أَبَيِّ ابْنِ سَلُولَ: أَوَقَدْ فَعَلُوهَا؟، وَاللَّهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ، قَالَ جَابِرٌ: وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ بِالْمَدِينَةِ أَكْثَرَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، حِينَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ كَثُرَ الْمُهَاجِرُونَ بَعْدُ، قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک غزوے میں تھے، پھر ایک مہاجر آدمی نے ایک انصاری آدمی کی پشت پر ہاتھ یا لات ماری تو انصاری نے کہا: اے انصاریو! تم پہنچو۔ اور مہاجر نے کہا: اے مہاجرو! تم پہنچو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو سنا تو فرمایا: ”یہ کیا ہے؟“ لوگوں نے کہا: ایک مہاجر آدمی نے ایک انصاری آدمی کی پشت پر ہاتھ یا لات ماری ہے تو انصاری نے کہا ہے: اے انصاریو! اور مہاجر نے کہا: اے مہاجرو! نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ جاہلیت کی آوازیں کیوں ہیں، انہیں چھوڑو، کیونکہ یہ گندی بدبودار ہیں۔“ پھر عبداللہ بن ابی بن سلول (منافق) نے کہا: کیا انہوں (مہاجروں) نے یہ کام کر دیا ہے؟ اللہ کی قسم! جب ہم مدینہ واپس پہنچیں گے تو عزت والا ذلت والے کو باہر نکال دے گا۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے تو مہاجرین کی بہ نسبت انصار زیادہ تھے پھر بعد میں مہاجرین کی اکثریت ہوگئی۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اجازت دیں کہ میں اس منافق کی گردن اُڑا دوں؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اسے چھوڑو، لوگ یہ نہ کہتے پھریں کہ محمد ﷺ اپنے [امتیوں] کو قتل کر رہے ہیں۔“

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۴۹۰۷، عن الحمیدی) اور مسلم (۲۵۸۴) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۲۴۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ هَارُوْنَ الْمَدَنِيُّ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أُبَيِّ ابْنِ سَلُوْلَ ، لِأَبِيْهِ: وَاللّٰهِ لَا تَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ أَبَدًا حَتَّى تَقُوْلَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْأَعَزُّ ، وَأَنَا الْأَذَلُّ ، قَالَ: وَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَّهُ بَلَغَنِيْ أَنَّكَ تُرِيْدُ أَنْ تَقْتُلَ أَبِيْ ، فَوَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا تَأَمَّلْتُ وَجْهَهُ قَطُّ هَيْبَةً لَهُ ، وَلَئِنْ شِئْتَ أَنْ آتِيَكَ بِرَأْسِهِ لَأَتَيْتُكَ ، فَإِنِّيْ أَكْرَهُ أَنْ أَرَى قَاتِلَ أَبِيْ .

ابو ہارون موسیٰ بن ابی عیسیٰ الحناط الغفاری المدنی نے کہا: (عبداللہ بن) عبداللہ بن ابی بن سلول نے اپنے والد سے کہا: اللہ کی قسم! تم اس وقت تک کبھی مدینے میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک یہ کہہ نہ دو کہ رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ عزت والے ہیں اور میں ذلیل تر ہوں۔ پھر وہ (عبداللہ بن عبداللہ بن ابی) نبی ﷺ کے پاس آیا تو کہا: یا رسول اللہ! مجھے پتا چلا ہے کہ آپ میرے باپ کو قتل کرنا چاہتے ہیں؟ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! میں نے اپنے باپ کی ہیبت سے ان کا چہرہ کبھی نظر جما کر نہیں دیکھا اور اگر آپ چاہیں تو میں اس کا سر (کاٹ کر) آپ کے پاس لے آؤں؟ کیونکہ میں ناپسند کرتا ہوں کہ اپنے باپ کا قاتل دیکھوں۔

تحقیق وتخریج» سندہ ضعیف

یہ روایت سخت منقطع ہے کیونکہ ابو ہارون تبع تابعین کے طبقے میں سے ہیں اور سیرت ابن ہشام وغیرہ میں اس کے ضعیف شواہد بھی ہیں جن کے ساتھ مل کر یہ روایت ضعیف ہی ہے۔

[مسند بزار (۲۷۰۸ وسندہ حسن) وغیرہ میں ہے کہ رئیس المنافقین نے رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کی تو ان کے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو عزت وتکریم سے نوازا ہے، اگر آپ چاہیں تو میں اس کا سر آپ ﷺ کے قدموں میں لا کر رکھ دوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں! بلکہ تو اپنے والد کے ساتھ نیکی اور حسن سلوک کر۔'']

[۱۲۵۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ ، يَقُوْلُ: قَدِمَ أَعْرَابِيٌّ الْمَدِيْنَةَ ، فَبَايَعَ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْهِجْرَةِ ثُمَّ حُمَّ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ ، قَالَ: لَا ، فَلَمَّا اشْتَدَّتْ بِهِ الْحُمَّى أَتَى النَّبِيَّ ﷺ ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ ، قَالَ: لَا ، ثُمَّ اشْتَدَّتْ

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی مدینے آیا تو نبی ﷺ کی بیعت کر لی کہ میں مہاجر ہوں، پھر اسے بخار ہو گیا تو اس نے نبی ﷺ کے پاس آ کر کہا: میری بیعت توڑ دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' جب اس کا بخار بہت تیز ہو گیا تو اس نے نبی ﷺ کے پاس آ کر کہا: یا رسول اللہ! میری بیعت توڑ دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' پھر اس کا بخار اور تیز ہو گیا تو اس نے نبی ﷺ

بِهِ الْحُمَّى، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ أَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ، قَالَ: لا، ثُمَّ اشْتَدَّتْ بِهِ الْحُمَّى، فَخَرَجَ هَارِبًا مِنَ الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِيْ خَبَثَهَا، وَتُنْصِعُ طِيْبَهَا.

کے پاس آ کر کہا: یا رسول اللہ! میری بیعت توڑ دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' پھر وہ مدینے سے بھاگ گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ (سنار کی) بھٹی کی طرح ہے، وہ خباثت کو باہر پھینک دیتا ہے اور پاک کو نکھار کر صاف کر دیتا ہے۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے احمد (المسند: ۳/ ۳۰۷) اور یعقوب بن سفیان الفارسی (المعرفہ والتاریخ: ۱/ ۳۴۷ من حدیث الحمیدی) نے بھی روایت کیا ہے، نیز بخاری (۱۸۸۳) اور مسلم (۱۳۸۳) نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۲۵۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ، يَقُوْلُ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ فِيْ ثَلاثِ مِائَةِ رَاكِبٍ وَأَمِيْرُنَا أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِيْرًا لِقُرَيْشٍ، فَأَصَابَنَا جُوْعٌ شَدِيْدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبَطَ، فَسُمِّيَ ذَلِكَ الْجَيْشُ جَيْشَ الْخَبَطِ، قَالَ: فَأَلْقَى لَنَا الْبَحْرُ وَنَحْنُ بِالسَّاحِلِ دَابَّةً يُسَمَّى الْعَنْبَرَ فَأَكَلْنَا مِنْهَا نِصْفَ شَهْرٍ وَايْتَدَمْنَا بِهِ وَادَّهَنَّا بِوَدَكِهِ حَتَّى ثَابَتْ أَجْسَامُنَا قَالَ: فَأَخَذَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلاعِهِ فَنَصَبَهُ، ثُمَّ نَظَرَ أَطْوَلَ رَجُلٍ وَأَعْظَمَ جَمَلٍ فِي الْجَيْشِ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ الْجَمَلَ، ثُمَّ تَمُرَّ تَحْتَهُ، فَفَعَلَ، فَمَرَّ تَحْتَهُ، فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ، فَأَخْبَرْنَاهُ، فَقَالَ: هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ؟، قُلْنَا: لا.

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین سو (۳۰۰) سواروں پر مشتمل ہمارا ایک لشکر روانہ کیا اور ہمارے امیر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ تھے، ہم نے قریش کے ایک قافلے کی گھات لگائی تھی۔ پھر ہم شدید بھوک میں مبتلا ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے درختوں کے پتے کھائے۔ اس لشکر کو پتوں والا لشکر کہا جاتا ہے۔ پھر ہم ساحل کے پاس ٹھہرے تھے کہ سمندر نے ایک جانور ہمارے لیے باہر پھینکا جسے عنبر (ایک بڑی مچھلی) کہا جاتا ہے تو ہم پندرہ دن تک اسے کھاتے رہے، اسے ہم بطور سالن کھاتے رہے اور اس کا تیل و چربی استعمال کرتے رہے حتی کہ ہمارے جسم سابقہ حالت پر لوٹ آئے یعنی توانا ہو گئے۔ پھر سیدنا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک پسلی لے کر کھڑی کر دی پھر سب سے لمبا آدمی تلاش کر کے سب سے بڑے اونٹ پر اسے سوار کیا اور اسے پسلی کے نیچے سے گزارا تو وہ آدمی پسلی کے نیچے سے گزر گیا۔ پھر ہم نے نبی ﷺ کے پاس آ کر بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہارے پاس اس (کے گوشت) میں سے کچھ باقی بچا ہے؟'' ہم نے کہا نہیں۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۴۳۶۱) مسلم (۱۹۳۵) اور بیہقی (الکبریٰ: ۹/ ۲۵۱، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۲۵۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ وَزَادَ، وَكَانَ فِينَا رَجُلٌ مَعَهُ جِرَابٌ فِيهِ تَمْرٌ، وَكَانَ يُعْطِينَا مِنْهُ قَبْضَةً قَبْضَةً، ثُمَّ صَارَتْ إِلَى تَمْرَةٍ فَلَمَّا فَنِيَ وَجَدْنَا فَقْدَهُ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے دوسری سند کے ساتھ نبی ﷺ کی حدیث اسی (ح ۱۲۵۲) کی مثل ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے: ہمارے ساتھ ایک آدمی تھا جس کے پاس تھیلی میں کھجوریں تھیں تو وہ ہمیں ایک ایک مٹھی کھجوریں دیتا تھا پھر ایک ایک کھجور دیتا تھا، پھر جب یہ بھی ختم ہوگئیں تو ان کے نہ ہونے کا شدید احساس ہوا۔

قَالَ أَبُو بَكْرٍ الْحُمَيْدِيُّ: وَلَمْ يَسْمَعْهُ سُفْيَانُ مِنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: وَكَانَ فِينَا رَجُلٌ، فَلَمَّا اشْتَدَّ الْجُوعُ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ، ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ، ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَهَاهُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ.

حمیدی کہتے ہیں: یہ روایت سفیان بن عیینہ نے ابوالزبیر سے نہیں سنی ہے، بلکہ سفیان نے کہا: ہمیں یہ روایت عمرو بن دینار نے جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کی کہ وہ فرماتے ہیں: ہمارے درمیان ایک آدمی تھا پھر جب بھوک شدید ہوئی تو اس نے تین اونٹ ذبح کر دیئے پھر تین اونٹ ذبح کر دیئے پھر تین اونٹ ذبح کر دیئے۔ پھر ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اسے منع کر دیا۔

تحقیق وتخریج» صحيح

اسے نسائی (۴۳۵۷) نے سفیان بن عیینہ سے اور مسلم (۱۹۳۵) وغیرہ نے ابوالزبیر کی سند سے روایت کیا ہے۔

نیز دیکھئے یہی کتاب حدیث (۱۲۵۲، ۱۲۵۵) اور صحیح البخاری (۴۳۶۲)

[۱۲۵۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي كُنْتُ فِي الْجَيْشِ جَيْشِ الْخَبَطِ، فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ، قَالَ لِي أَبِي: انْحَرْ، قُلْتُ: نَحَرْتُ، ثُمَّ أَصَابَهُمْ جُوعٌ شَدِيدٌ، فَقَالَ لِي أَبِي: انْحَرْ، قُلْتُ: نَحَرْتُ، ثُمَّ أَصَابَهُمْ جُوعٌ شَدِيدٌ، فَقَالَ لِي انْحَرْ

قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد سے کہا: میں اس لشکر میں تھا جسے پتوں والا لشکر کہتے ہیں پھر لوگوں کو (کھانا نہ ہونے کی وجہ سے) بھوک میں مبتلا ہونا پڑا۔ مجھ سے میرے والد (؟) نے کہا: اونٹ ذبح کرو، تو میں نے اونٹ ذبح کیے، پھر شدید بھوک لگی تو میرے والد (!) نے مجھے کہا: اونٹ ذبح کرو، تو میں نے ذبح کیے، پھر جب شدید بھوک لگی تو انہوں نے مجھے کہا: اونٹ ذبح کرو، تو میں

فَقُلْتُ: نَحَرْتُ، ثُمَّ قَالَ أَبِي: انْحَرْ، قُلْتُ: نُهِيْتُ.

نے ذبح کیے۔ پھر (بعد میں) انہوں نے کہا: ذبح کرو، تو میں نے کہا کہ مجھے اس سے منع کیا گیا ہے۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے بخاری (۴۳۶۱) نے بھی روایت کیا ہے۔

تنبیہ: "قال لی أبي" کا مفہوم میری سمجھ میں نہیں آیا اور نہ کسی کتاب میں اس کی تفسیر ملی ہے، عین ممکن ہے کہ سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بھی اسی لشکر میں موجود ہوں۔ لیکن فتح الباری (۸/۸۱ تحت ح ۴۳۶۱) سے یہی ظاہر ہے کہ وہ اس لشکر میں موجود نہیں تھے۔ اس حدیث اور دیگر دلائل سے ثابت ہے کہ پانی میں خود بخود مر جانے والی مچھلی حلال ہے [نیز دیکھئے حاشیہ انوار السنن فی تحقیق آثار السنن: ۴]۔ واللہ اعلم

[۱۲۵٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يُشِيرُ إِلَى أُذُنَيْهِ، يَقُوْلُ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِأُذُنَيَّ هَاتَيْنِ، يَقُوْلُ: إِنَّ نَاسًا يَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں کانوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں، میں نے ان دو کانوں سے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: "کچھ لوگ (جہنم کی) آگ سے نکلیں گے تو جنت میں داخل ہوں گے۔"

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے مسلم (۱۹۱) اور ابن مندہ (الایمان: ۸۵۳، من حدیث الحمیدی وغیرہ) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

نیز دیکھئے صحیح البخاری: ۶۵۵۸

[یہ وہ لوگ ہوں گے جو شرک سے بالکل پاک اور اہل توحید ہوں گے۔

دیکھئے سورہ مائدہ (۷۲) السنن الکبریٰ للنسائی (۱۱۲۰۷ وسندہ صحیح)/ تنویر الحق]

[۱۲۵۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو كَمْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ، يَقُوْلُ: كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعِشَاءَ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّيهَا بِقَوْمِهِ، قَالَ: فَأَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، قَالَ: فَصَلَّاهَا مُعَاذٌ مَعَهُ، ثُمَّ رَجَعَ فَأَمَّ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتے پھر واپس جا کر اپنی قوم کو یہی نماز پڑھاتے تھے۔ پھر ایک رات رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز دیر سے پڑھائی تو معاذ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی پھر واپس جا کر اپنے قبیلہ والوں کو نماز پڑھائی تو سورۃ البقرہ کی قراءت شروع کر دی۔ پھر ان کے

قَوْمَهُ، فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةَ الْبَقَرَةِ، فَتَنَحَّى رَجُلٌ مِمَّنْ خَلْفَهُ، فَصَلَّى وَحْدَهُ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقَالُوْا لَهُ: نَافَقْتَ، فَقَالَ: لَا، وَلَكِنِّي آتِي رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ فَأُخْبِرُهُ، فَأَتَى رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ، إِنَّكَ أَخَّرْتَ الْعِشَاءَ الْبَارِحَةَ، وَإِنَّ مُعَاذًا صَلَّاهَا مَعَكَ، ثُمَّ رَجَعَ فَأَمَّنَا، فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ تَأَخَّرْتُ، فَصَلَّيْتُ وَحْدِيْ، وَإِنَّمَا نَحْنُ أَهْلُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِأَيْدِيْنَا، فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى مُعَاذٍ، فَقَالَ: أَفَتَّانٌ أَنْتَ يَا مُعَاذُ؟ أَفَتَّانٌ أَنْتَ، اقْرَأْ سُوْرَةَ كَذَا، وَسُوْرَةَ كَذَا، وَعَدَّدَ السُّوَرَ. قَالَ سُفْيَانُ: وَزَادَ فِيْهِ أَبُو الزُّبَيْرِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: بِـ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى، وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى، وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ.

قَالَ سُفْيَانُ: فَقُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ: إِنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ، يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اقْرَأْ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى، وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى، وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا، وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ، وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ، فَقَالَ عَمْرٌو هُوَ هَذَا، أَوْ نَحْوُ هَذَا.

پیچھے نماز پڑھنے والے ایک آدمی نے پیچھے ہٹ کر اکیلے نماز پڑھ لی اور چلا گیا تو لوگوں نے اس سے کہا: تُو نے نفاق کا ارتکاب کیا ہے۔ اس نے کہا: ہرگز نہیں! لیکن میں آپ ﷺ کے پاس جا کر ساری بات آپ ﷺ کو بتاؤں گا۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو کہا: یارسول اللہ! آپ نے گزشتہ رات عشاء کی نماز لیٹ پڑھائی اور معاذ رضی اللہ عنہ نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی پھر واپس آ کر ہمیں نماز پڑھائی تو سورۃ البقرۃ کی تلاوت شروع کر دی۔ میں نے جب یہ دیکھا تو پیچھے ہٹ کر اپنی نماز اکیلے پڑھ لی اور ہم تو اونٹوں پر پانی ڈھونے کا کام کرتے ہیں۔ پھر نبی ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کی طرف رُخ کر کے فرمایا: ''اے معاذ! کیا تم فتنے میں مبتلا کرنے والے ہو؟ کیا تم فتنے میں مبتلا کرنے والے ہو؟ فلاں فلاں سورتیں پڑھا کرو۔'' اور آپ ﷺ نے سورتوں کے نام لیے۔

ابوالزبیر کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سورۃ الاعلیٰ، سورۃ اللیل، سورۃ البروج، سورۃ الشمس اور سورۃ الطارق پڑھو، تو عمرو بن دینار نے اس کی تائید فرمائی۔

تحقیق و تخریج» صحیح

اسے مسلم (۴۶۵) اور بیہقی (الکبریٰ: ۳/۱۱۲، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

نیز دیکھئے صحیح البخاری: ۷۰۰۔۷۰۱

تنبیہ: یہ حدیث کئی راویوں نے عمرو بن دینار سے بطورِ جزم بیان کی ہے۔

[١٢٥٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ، يَقُوْلُ: جَاءَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ إِلَى عَبْدِاللَّهِ بْنِ أُبَيِّ ابْنِ سَلُوْلَ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ حُفْرَتَهُ، قَالَ: فَأَمَرَ بِهِ، فَأُخْرِجَ، فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، فَأَلْبَسَهُ قَمِيْصَهُ، وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيْقِهِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عبداللہ بن ابی بن سلول کے پاس تشریف لائے جب اسے قبر میں رکھ دیا گیا تھا تو آپ ﷺ نے حکم دیا، اسے باہر نکالا گیا پھر آپ ﷺ نے اسے اپنے گھٹنوں پر رکھا اور اپنی قمیص پہنائی اور اس پر اپنا لعاب دہن ڈالا۔ واللہ اعلم

تحقیق و تخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (١٢٧٠) اور مسلم (٢٧٧٣) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[١٢٥٧] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ هَارُوْنَ مُوْسَى بْنُ أَبِيْ عِيْسَى، قَالَ: فَقَالَ لَهُ عَبْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ، وَكَانَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَمِيْصَانِ: أَلْبِسْهُ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ الْقَمِيْصَ الَّذِيْ يَلِيْ جِلْدَكَ.

ابوہارون موسیٰ بن ابی عیسیٰ (الحناط الغفاری المدنی رحمہ اللہ) سے روایت ہے نبی ﷺ کی نے دو قمیصیں زیب تن کر رکھی تھیں، پھر عبداللہ بن ابی کے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے کہا: یارسول اللہ! آپ ﷺ انہیں وہ قمیص پہنا دیں جو آپ ﷺ کے جسم کے ساتھ لگی رہی ہے۔

تحقیق و تخریج» سنده ضعيف

اسے بخاری (١٣٥٠، ب) نے بھی روایت کیا ہے۔ یہ سند سخت منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

[یہ روایت صحیح البخاری کے موضوع سے خارج ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ نے فرمایا: ''هذا مرسل'' (دلائل النبوۃ: ٥/٢٨٧)]

[١٢٥٨] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ، يَقُوْلُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللَّهِ حَتَّى أُقْتَلَ، أَيْنَ أَنَا؟ قَالَ: فِي الْجَنَّةِ، قَالَ: فَأَلْقَى تَمَرَاتٍ كُنَّ فِيْ يَدِهِ، ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ اُحد کے موقع پر ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: یارسول اللہ! آپ ﷺ کا کیا خیال ہے، اگر میں اللہ کے راستے میں قتل ہو جاؤں تو کہاں جاؤں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں۔'' پھر اس نے اپنے ہاتھوں میں پکڑی کھجوریں رکھ دیں، پھر لڑے یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔

تحقیق و تخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۴۰۳۷) مسلم (۱۸۰۱) اور بیہقی (الکبریٰ: ۹/۸۱) من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۲۵۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ؟ إِنَّهُ قَدْ آذَى اللَّهَ وَرَسُوْلَهُ، فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ، أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ؟، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَائْذَنْ لِي، قَالَ: فَأَذِنَ لَهُ، فَأَتَى مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ كَعْبًا، فَقَالَ: إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ طَلَبَ مِنَّا صَدَقَةً، وَقَدْ عَنَّانَا، وَقَدْ جِئْتُ أَسْتَقْرِضُكَ، فَقَالَ: إِيهًا وَاللَّهِ لَتَمَلُّنَّهُ، فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ: إِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ، فَنَكْرَهُ أَنْ نَتْرُكَهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى أَيِّ شَيْءٍ يَصِيرُ أَمْرُهُ، فَقَالَ: أَرْهِنُوْنِي، قَالَ: أَيَّ شَيْءٍ أُرْهِنُكَ؟ قَالَ: أَرْهِنُوْنِي أَبْنَاءَكُمْ، فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدٌ: يُسَبُّ ابْنُ أَحَدِنَا، يُقَالُ لَهُ: رَهِينَةٌ وَسْقَيْنِ مِنْ تَمْرٍ ثُمَّ قَالَ: فَنِسَاءَكُمْ قَالُوا: أَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ، فَنُرْهِنُكَ نِسَاءَنَا، وَلَكِنْ نُرْهِنُكَ اللَّأْمَةَ، قَالَ: نَعَمْ، فَوَاعَدَهُ أَنْ يَجِيئَهُ، قَالَ: وَكَانُوْا أَرْبَعَةً، سَمَّى عَمْرٌو اثْنَيْنِ: مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ وَأَبَا نَائِلَةَ، فَأَتَوْهُ وَهُوَ مُتَوَشِّحٌ يَنْفُحُ مِنْهُ رِيحُ الطِّيبِ، فَقَالُوْا: مَا رَأَيْنَا كَاللَّيْلَةِ رِيحًا أَطْيَبَ، فَقَالَ: عِنْدِي فُلَانَةُ أَعْطَرُ الْعَرَبِ، فَقَالَ مُحَمَّدٌ: ائْذَنْ لِي أَنْ أَشَمَّ؟ قَالَ: شَمَّ، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِي فِي أَنْ أَعُوْدَ، قَالَ: فَعَادَ، فَتَشَبَّثَ بِرَأْسِهِ، وَقَالَ: اضْرِبُوْهُ، فَضَرَبُوْهُ حَتَّى قَتَلُوْهُ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کعب بن اشرف (یہودی کو قتل کرنے) کے لیے کون ہے؟ کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف دی ہے۔ تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یارسول اللہ! کیا آپ ﷺ مجھ سے اسے قتل کروانا پسند فرمائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ انہوں نے کہا: پھر مجھے اجازت دیجیے۔ آپ نے انہیں اجازت دے دی۔ پھر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کعب (بن اشرف) کے پاس گئے تو کہا: اس آدمی نے ہم سے صدقہ دینے کا مطالبہ کیا ہے اور ہمیں تکلیف میں مبتلا کر دیا ہے، میں تجھ سے کچھ قرض لینے کے لیے آیا ہوں۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! یہی بات ہے، وہ تمہیں اُکتا دے گا۔ محمد بن مسلمہ نے کہا: ہم نے ان کی اطاعت قبول کر لی ہے اور انھیں اس وقت تک چھوڑنا ناپسند کرتے کہ ہم دیکھ لیں کہ آگے کیا ہوتا ہے۔ پھر اس نے کہا: میرے پاس کچھ رہن رکھ دو۔ انہوں نے کہا: ہم کیا چیز رہن رکھیں؟ اس نے کہا: اپنے بیٹے رہن رکھ دو۔ تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب ہمارے کسی بیٹے کو طعنہ دیا جائے گا تو یہ کہا جائے گا: یہ تو دو وسق کھجوروں کے بدلے میں رہن رکھا گیا تھا۔ پھر اس نے کا: اپنی عورتیں رہن رکھ دو۔ انہوں نے فرمایا: تو عرب میں سب سے خوبصورت ہے پھر اپنی عورتیں تیرے پاس کیسے رہن رکھ دیں؟ لیکن تیرے پاس اپنا اسلحہ رہن رکھ دیتے ہیں۔ اس نے کہا: ٹھیک ہے، پھر انہوں نے اس سے دوبارہ آنے کا وعدہ کر لیا۔ وہ چار تھے۔ عمرو بن دینار رحمہ اللہ نے دو کے نام بتائے: محمد بن مسلمہ اور ابونائلہ رضی اللہ عنہما۔ پھر وہ اس کے پاس گئے تو وہ چادر لپیٹے ہوئے

تھا اور اس سے خوشبو پھیل رہی تھی تو انہوں نے کہا: ہم نے آج رات جیسی خوشبو کبھی نہیں محسوس کی۔ اس نے کہا: میری فلاں بیوی عربوں میں عطر (لگانے میں) سب سے زیادہ ماہر ہے۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے ذرا (یہ خوشبو) تو سونگھنے دو۔ اس نے کہا: سونگھ لو۔ پھر انہوں نے دوبارہ سونگھنے کی اجازت مانگی تو اسے سر سے پکڑ لیا اور (اپنے ساتھیوں سے) کہا: اسے مارو۔ پھر انہوں نے اسے (تلوار وغیرہ) مار کر قتل کر دیا۔

تحقیق و تخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۲۵۱۰) مسلم (۱۸۰۱) اور بیہقی (الکبریٰ: ۷/ ۴۰ من حدیث الحمیدی مختصرا) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[**۱۲۶۰**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْعَيْشِيُّ -قَالَ أَبُوْ عَلِيٍّ: كَذَا فِيْ كِتَابِي الْعَيْشِيُّ، وَفِيْ أُصُوْلٍ عِنْدِي الْعَبْسِيُّ، وَاللَّهُ وَلِيُّ التَّوْفِيْقِ- عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: إِنِّيْ لَأَسْمَعُ صَوْتًا أَجِدُ مِنْهُ رِيحَ الدَّمِ، قَالَ: إِنَّمَا هُوَ أَبُوْ نَائِلَةَ أَخِيْ، لَوْ وَجَدَنِي نَائِمًا مَا أَيْقَظَنِيْ، وَإِنَّ الْكَرِيْمَ لَوْ دُعِيَ إِلَى طَعْنَةٍ لَأَجَابَهَا، وَسَمَّى الَّذِيْنَ أَتَوْهُ مَعَ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ أبو نائلةِ وَعَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ وَأَبُوْ عَبْسِ بْنِ جَبْرٍ وَالْحَارِثِ بْنِ مُعَاذٍ.

عکرمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ کعب بن اشرف (یہودی) سے اس کی بیوی نے کہا: میں ایسی آواز سن رہی ہوں جس سے مجھے خون کی یقینی بُو آ رہی ہے۔ اس نے کہا: یہ میرا بھائی ابونائلہ ہے، اگر یہ مجھے سویا ہوا پائے تو کبھی نہ جگائے اور عزت و شرف والے آدمی کو اگر جنگ کے لیے بلایا جائے تو وہ قبول کر لیتا ہے۔ عکرمہ نے محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کے دوسرے ساتھیوں میں ابونائلہ، عباد بن بشر، ابوعبس بن جبر اور حارث بن معاذ رضی اللہ عنہم کا ذکر کیا۔

تحقیق و تخریج» سنده ضعيف

اسے بخاری (۴۰۳۷) اور مسلم (۱۸۰۱) وغیرہما نے سفیان بن عیینہ سے ''قال غیر عمرو'' (بن دینار) کے الفاظ سے روایت کیا ہے۔ عکرمہ کی روایت مرسل یعنی منقطع ہے اور ''غیر عمرو'' (یعنی عمرو بن دینار کے علاوہ کسی دوسرے شخص) کی روایت میں راوی کا نام مذکور نہیں۔ واللہ اعلم [یعنی یہ روایت بخاری مسلم کے اصل موضوع سے خارج ہے]

[١٢٦١] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ: أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ، يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِرَجُلٍ مَرَّ بِأَسْهُمٍ فِي الْمَسْجِدِ: أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا؟ قَالَ: نَعَمْ.

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ میں نے عمرو بن دینار سے کہا: کیا آپ نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی سے کہا تھا: جو تیر لے کر مسجد سے گزر رہا تھا: ''ان تیروں کی انی (پیکاں، نوک) ڈھانپ کر رکھو۔'' انہوں (عمرو بن دینار رحمہ اللہ) نے کہا: جی ہاں!

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۴۵۱) اور مسلم (۲۶۱۴) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[١٢٦٢] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ، يَقُوْلُ: فِيْنَا نَزَلَتْ بَنِي حَارِثَةَ وَبَنِي سَلِمَةَ ﴿إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنكُمْ أَنْ تَفْشَلَا﴾ (٣/ آل عمران: ١٢٢)، وَمَا أُحِبُّ أَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا﴾ (٣/ آل عمران: ١٢٢)

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے، بنوحارثہ اور بنوسلمہ کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ''جب تمہارے دوگروہوں نے پیچھے رہ جانے کا ارادہ کیا تھا۔'' اور میں نہیں چاہتا کہ یہ آیت نازل نہ ہوتی، کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اللہ ان دونوں کا ولی ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۴۰۵۱) اور مسلم (۲۵۱۵) وغیرہما نے روایت کیا ہے۔

[١٢٦٣] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ: قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ: أَطْعَمَنَا رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ لُحُوْمَ الْخَيْلِ، وَنَهَانَا عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھلایا اور گدھوں کے گوشت سے ہمیں منع فرمایا۔

تحقیق وتخریج» صحيح

اسے ترمذی (۱۷۹۳، وقال: ھذا حدیث حسن صحیح) اور طحاوی (شرح مشکل الآثار طبعہ قدیمہ: ۱۶۳/۴، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

نیز دیکھئے صحیح البخاری (۴۲۱۹، ۵۵۲۰، ۵۵۲۴) اور صحیح مسلم (۱۹۴۱)

[١٢٦٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ، قَالَ: قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُخَابَرَةِ.

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مخابرہ سے منع فرمادیا۔

قَالَ سُفْيَانُ: وَكُلُّ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، قَالَ لَنَا فِيْهِ سَمِعْتُ جَابِرًا إِلَّا هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ، يَعْنِي لُحُوْمَ الْخَيْلِ وَالْمُخَابَرَةَ، فَلَا أَدْرِيْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ جَابِرٍ فِيْهِمَا أَحَدٌ أَمْ لَا، وَأَمَّا حَدِيْثُ الْأَسْهُمِ فَإِنِّيْ أَنَا قُلْتُ لَهُ: سَمِعْتَ جَابِرًا عَلَى مَا حَدَّثْتُكُمْ.

[سفیان کہتے ہیں کہ میں نے عمرو بن دینار سے جابر رضی اللہ عنہ کی جو بھی روایت سنی ہے اس میں وہ سمعت جابر کہتے تھے۔ سوائے ان دو حدیثوں (لحوم الخیل اور بیع المخابرہ) کے۔ مجھے نہیں معلوم کہ ان دو روایات میں عمرو بن دینار اور جابر رضی اللہ عنہ کے درمیان واسطہ ہے یا نہیں۔ رہی وہ وہ حدیث جس میں نیزوں کی انی کو ڈھانپنے کا ذکر ہے۔ اس میں، میں نے خود اُن سے کہا تھا کہ کیا آپ نے اسے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا ہے تو انھوں نے کہا: جی ہاں! میں تمھیں اسی طرح بیان کر رہا ہوں جس طرح جابر رضی اللہ عنہ سے سنا ہے۔]

تحقیق وتخریج » صحیح

اسے مسلم (۱۵۳۶/۹۳) اور طحاوی (مشکل الآثار طبعہ قدیمہ: ۱۶۳/۴، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے، نیز دیکھئے صحیح البخاری (۲۳۸۱) اور صحیح مسلم (۱۵۳۶)

مخابرہ کا مطلب یہ ہے کہ بایں طور پر بٹائی پر کھیتی دینا کہ مالک کسان کو کاشت کے لیے کوئی زمین دے اور کسان کے لیے پیداوار کا کچھ حصہ مثلاً تہائی یا چوتھائی مقرر کر دے۔ (دیکھئے القاموس الوحید: ص ۴۰۵)

[حدیث الاسہم اسی کتاب میں (۱۲۶۲) میں گزر چکی ہے۔]

[١٢٦٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ، أَنَّ طَارِقًا كَانَ أَمِيْرًا عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَضَى بِالْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ، عَنْ قَوْلِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

سلیمان بن یسار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ طارق (بن عمرو، مولی عثمان) مدینہ منورہ کے امیر تھے، انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کردہ حدیث کی وجہ سے عمریٰ کے بارے میں یہ فیصلہ دیا کہ وہ وارث کو ملے گی۔

تحقیق وتخریج » سنده صحیح

اسے مسلم (۱۶۲۵/۲۹) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

عمریٰ کا مطلب یہ ہے کہ اصل مالک کی طرف سے کوئی چیز کسی کی ملکیت میں اس کی زندگی بھر کے لیے دے دی جاتی ہے اور اس کی موت کے بعد وہ چیز اصل مالک یا اصل مالک کے وارثوں کی طرف لوٹ جاتی ہے۔ (دیکھئے القاموس الوحید: ص ۱۱۲۶)

[۱۲۶۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: كُنَّا نَعْزِلُ، وَرَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا، وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان موجود تھے اور ہم (اپنی عورتوں سے) عزل کرتے تھے اور قرآن نازل ہو رہا تھا۔

تحقیق و تخریج » سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۵۲۰۸) مسلم (۱۴۴۰) اور بیہقی (معرفۃ السنن والآثار: ۵/ ۲۶۷ ح ۴۲۷۷، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ پھر نبی ﷺ کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپ نے ہمیں منع نہ فرمایا۔ (صحیح مسلم: ۳۵۶۱)

عزل کا معنی یہ ہے کہ مرد جماع کے وقت فرج کے باہر منی خارج کر دے تاکہ اولاد نہ ہو۔

[۱۲۶۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عِيَاضٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ أَخِي بَنِي سَلِمَةَ، أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ إِنَّ لِي جَارِيَةً، وَأَنَا أَعْزِلُ عَنْهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَمَا إِنَّ ذَلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا قَضَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: فَذَهَبَ الرَّجُلُ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ، أَشَعُرْتَ أَنَّ تِلْكَ الْجَارِيَةَ حَمَلَتْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: أَنَا عَبْدُاللَّهِ وَرَسُوْلُهُ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے پاس آ کر کہا: یا رسول اللہ! میری ایک لونڈی ہے اور میں اس سے عزل کرتا ہوں؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ کام اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو کچھ بھی نہیں بدل سکتا ہے۔'' پھر کچھ عرصے کے بعد وہ آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا تو کہا: یارسول اللہ کیا آپ کو پتا چلا ہے کہ وہ لونڈی حاملہ ہوگئی ہے؟ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔''

تحقیق و تخریج » سنده صحيح

اسے مسلم (۱۴۳۹/ ۱۳۵) اور بیہقی (الکبریٰ: ۷/ ۲۲۹، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۲۶۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ، يَقُوْلُ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ﴾ (٦/ الأنعام:٦٥) ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَعُوْذُ بِوَجْهِكَ ، ﴿أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ﴾ (٦/ الأنعام: ٦٥) ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَعُوْذُ بِوَجْهِكَ ، ﴿أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ﴾ (٦/ الأنعام: ٦٥) ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَاتَانِ أَهْوَنُ ، أَوْ هَاتَانِ أَيْسَرُ .

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ”کہہ دو! وہ (اللہ) اس پر قادر ہے کہ وہ تم پر اوپر سے عذاب لے آئے۔“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے اللہ! میں تیرے چہرے کے ذریعے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یا تمہارے قدموں کے نیچے سے عذاب لے آؤں۔“ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے اللہ! میں تیرے چہرے کے ذریعے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یا میں تمہارے فرقے ہی فرقے بنا دوں اور ایک دوسرے کو تکالیف کا مزہ چکھاؤں۔“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ بات پہلی دو باتوں سے زیادہ آسان ہے، یا یہ دو باتیں زیادہ آسان ہیں۔“

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے بخاری (۷۳۱۳) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۲۶۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ، قَالَ: كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُوْمَ الْهَدْيِ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْمَدِيْنَةِ .

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قربانی کا گوشت (مکہ سے) مدینے تک لے جاتے تھے۔“

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۲۹۸۰) اور مسلم (۱۹۷۲) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۲۷۰] حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ ، يَقُوْلُ: قُتِلَ أَبِيْ يَوْمَ أُحُدٍ ، فَجِيْءَ بِهِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ ، وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ ، فَأَرَدْتُ أَنْ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد محترم غزوہ اُحد والے دن شہید ہو گئے پھر انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے سامنے رکھ دیا، ان کا مُثلہ کیا گیا تھا پھر میں نے ان سے کپڑا اٹھانا چاہا تو میری قوم کے لوگوں نے مجھے منع کر دیا۔ میں کپڑا اٹھانا چاہتا تھا

أَكْشِفَ عَنْهُ، فَنَهَانِي قَوْمِي، وَأُرِيدُ أَنْ أَكْشِفَ عَنْهُ، وَيَنْهَانِي قَوْمِي، وَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ، فَرُفِعَ فَسَمِعَ صَوْتَ بَاكِيَةٍ، فَقَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ فَقَالُوْا: ابْنَةُ عَمْرٍو أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: فَلَا تَبْكُوْا، أَوْ فَلِمَ تَبْكِيْ؟ فَمَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رُفِعَ.

اور میری قوم کے لوگ مجھے منع کر دیتے تھے پھر نبی ﷺ نے حکم دیا تو انہیں اٹھایا گیا پھر آپ نے ایک رونے والی عورت کی آواز سنی تو فرمایا: ''یہ کون ہے؟'' لوگوں نے کہا: عمرو (جابر رضی اللہ عنہ کے دادا) کی بیٹی یا بہن ہے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم مت روؤ!'' یا فرمایا: ''تُو کیوں روتی ہے؟ اسے فرشتوں نے اپنے پروں کے ساتھ ڈھانپ رکھا حتی کہ انہیں (دفنانے کے لیے) اٹھالیا گیا۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۱۲۹۳) اور مسلم (۲۴۷۱) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۲۷۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ، يَقُوْلُ: ((كَانَتِ الْيَهُوْدُ، تَقُوْلُ: مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي قُبُلِهَا مِنْ دُبُرِهَا، جَاءَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ))، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ (۲/ البقرة: ۲۲۳)

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودی یہ کہتے تھے: جو آدمی اپنی عورت کی قبل میں پچھلی طرف سے جماع کرے تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: 'تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں لہٰذا اپنی کھیتی میں جیسے چاہو آؤ۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۱۴۳۵) اور ابونعیم (المستخرج: ۴/۱۱۰، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

نیز دیکھئے صحیح البخاری: ۴۵۲۸

[۱۲۷۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ يَغْرِفُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا وَهُوَ جُنُبٌ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ حالتِ جنابت میں (یعنی غسلِ جنابت میں) اپنے سر پر تین چلو پانی ڈالتے تھے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے شافعی (المسند: ص ۱۹) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے صحیح مسلم (۳۲۹)

[۱۲۷۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ رُبَيْعٍ السُّلَمِيُّ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، يَقُولُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا جَابِرُ أَعَلِمْتَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَحْيَا أَبَاكَ؟ قَالَ لَهُ: تَمَنَّ؟ قَالَ: أُحْيَا فَأُقْتَلُ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً أُخْرَى، فَقَالَ: إِنِّي قَدْ قَضَيْتُ أَنَّهُمْ لَا يُرْجَعُونَ)).

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "اے جابر! کیا تجھے پتا ہے کہ تیرے رب نے تیرے والد کو زندہ کیا (اور) ان سے فرمایا: تمنا کرو۔ انہوں نے کہا: میں زندہ کیا جاؤں پھر تیرے راستے میں دوبارہ شہید کیا جاؤں۔ رب نے فرمایا: میں نے فیصلہ کر دیا ہے کہ وہ (دنیا سے آنے والے) دوبارہ دنیا میں نہیں جا سکتے۔"

تحقیق وتخریج» حسن

اسے احمد (المسند: ۳/۳۶۱) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے اور یہ سند ابن عقیل (ضعیف عند الجمہور) کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن سنن الترمذی (۳۰۱۰) اور سنن ابن ماجہ (۱۹۰) وغیرہما میں اس کا حسن لذاتہ شاہد ہے لہٰذا یہ روایت بھی حسن ہے۔

[۱۲۷٤] حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ، يَقُولُ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَرَشَّتْ لَهُ صَوْرًا لَهَا، وَالصَّوْرُ النَّخَلَاتُ الْمُجْتَمِعَاتُ، وَذَبَحَتْ لَهُ شَاةً، فَأَكَلَ مِنْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ حَانَتْ صَلَاةُ الظُّهْرِ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ، فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ أُتِيَ بِعُلَالَةِ الشَّاةِ، فَأَكَلَ مِنْهَا، ثُمَّ قَامَ إِلَى الْعَصْرِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ، ثُمَّ أَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ ﷺ، فَقَالَ لِأَهْلِهِ: هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَأَيْنَ شَاتُكُمُ الْوَالِدُ؟ فَأُتِيَ بِهَا فَحَلَبَهَا وَجَعَلَ لَنَا مِنْهُ لِبَأً، فَأَكَلَ مِنْهُ وَأَكَلْنَا، ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ، ثُمَّ أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﷺ، فَأُتِيَ بِجَفْنَتَيْنِ،

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک انصاری عورت کے پاس گئے تو وہ اکٹھی کھجوروں کا ایک گچھا لے آئی اور آپ ﷺ کے لیے ایک بکری ذبح کر دی پھر آپ ﷺ نے اس میں سے کھایا، پھر ظہر کی نماز کا وقت ہوا تو نبی ﷺ نے اٹھ کر وضو کیا پھر ظہر کی نماز پڑھی۔ اس کے بعد آپ ﷺ کے سامنے بکری کا بچا ہوا گوشت لایا گیا تو آپ ﷺ نے اس میں سے کھایا پھر عصر کے لیے کھڑے ہو گئے اور (دوبارہ) وضو نہیں کیا۔ پھر میں ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا: کیا تمہارے پاس (کھانے کے لیے) کوئی چیز ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ فرمایا: تمہاری وہ بکری کہاں ہے جس نے بچہ دیا ہے؟ پھر وہ بکری لائی گئی تو انہوں نے اس کا دودھ تھنوں سے نکالا۔ پھر ہمارے لیے اس سے کھیس (پیوسی) بنایا تو ہم نے اس میں سے کھایا اور انہوں نے بھی کھایا۔ پھر وہ نماز کے لیے

فَجُعِلَتْ إِحْدَاهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْأُخْرَى مِنْ خَلْفِهِ، فَأَكَلَ وَأَكَلْنَا، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

کھڑے ہوئے تو نماز پڑھی اور (دوبارہ) وضو نہیں کیا۔ پھر میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو (کھانے کے) دو بڑے ڈونگے (پیالے) لائے گئے، ایک ان کے سامنے رکھ دیا گیا اور دوسرا پیچھے رکھ دیا گیا پھر انہوں نے کھایا اور ہم نے کھایا اور انہوں نے (دوبارہ) وضو نہیں کیا۔

تحقیق و تخریج» صحیح

اسے ترمذی (۸۰) ابن ماجہ (۴۸۹) اور ابن بشکوال (غوامض الاسماء المبہمہ: ص ۱۰۹ ات ”عمرۃ بنت حزم“، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

ابن عقیل ضعیف راوی ہے لیکن محمد بن منکدر نے اس کی متابعت کر رکھی ہے۔

(مسند محمد بن یحییٰ بن ابی عمر العدنی بحوالہ اتحاف الخیرۃ المہرۃ ۱/۴۶۵۔۴۶۶ ح ۹۰۷ وسندہ صحیح)

کھیس (پیوسی) کو پنجابی میں بوہلی اور پشتو میں وارگہ کہتے ہیں۔

[**۱۲۷۵**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا طَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ عَادَ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا، وَقَالَ: نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾ (۲/ البقرة: ۱۵۸)

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب بیت اللہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں تو حجر اسود کے پاس دوبارہ تشریف لے گئے اور اس کا استلام کیا پھر صفا کی طرف چلے گئے اور فرمایا: ”ہم وہیں سے ابتدا کرتے ہیں جہاں سے اللہ نے ابتدا کی ہے: بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔“

تحقیق و تخریج» سندہ صحیح

اسے ترمذی (۸۶۲ وقال: ھذا حدیث حسن صحیح) اور مسلم (۱۲۱۸) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[**۱۲۷۶**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: لَمَّا تَصَوَّبَتْ قَدَمَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْوَادِي رَمَلَ حَتَّى جَازَ الْوَادِيَ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کے قدم (صفا مروہ کی سعی کے دوران) وادی کی اترائی پر پہنچے تو آپ تیز دوڑتے ہوئے چلے حتی کہ وادی کو عبور کر لیا۔

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے ابوداود (۱۹۰۵) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے صحیح مسلم (۱۲۱۸)

[۱۲۷۷] حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: أَهْدَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِائَةَ بَدَنَةٍ، فَقَدِمَ عَلِيٌّ عليه السلام مِنَ الْيَمَنِ فَأَشْرَكَهُ فِي بُدْنِهِ، بِالثُّلُثِ، فَنَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سِتًّا وَسِتِّيْنَ بَدَنَةً، وَأَمَرَ عَلِيًّا فَنَحَرَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ، وَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ كُلِّ جَزُوْرٍ بِبَضْعَةٍ، فَطُبِخَتْ، فَأَكَلَا مِنَ اللَّحْمِ وَحَسَيَا مِنَ الْمَرَقِ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو اونٹوں کی قربانی دی، علی [رضی اللہ عنہ] یمن سے آئے تو ایک تہائی اونٹوں میں انہیں شریک کر لیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھیاسٹھ (۶۶) اونٹ نحر کیے اور علی رضی اللہ عنہ کو باقی کے بارے میں حکم دیا تو انھوں نے چونتیس (۳۴) اونٹ نحر کیے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہر اونٹ سے گوشت کی ایک ایک بوٹی لی جائے پھر اسے پکایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس گوشت میں سے کھایا اور شوربا پیا۔

قَالَ سُفْيَانُ: وَأَهْلُ الْعَرَبِيَّةِ يَقُوْلُوْنَ: وَحَسَوَا.

[سفیان کہتے ہیں کہ اہل لغت کے ''وحسوا'' کہتے ہیں۔]

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے ابن ماجہ (۳۱۵۸) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے صحیح مسلم (۱۲۱۸)

[۱۲۷۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِلْبَادِ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دیہاتی کے لیے (شہر یا قصبے میں) حاضر آدمی سودا نہ کرے، لوگوں کو چھوڑ دو۔ اللہ انہیں ایک دوسرے کے ذریعے سے رزق دے گا۔''

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے مسلم (۱۵۲۲) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۲۷۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ، يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْسِمُ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام جعرانہ میں غزوہ حنین کا مالِ غنیمت تقسیم کر رہے تھے اور بلال رضی اللہ عنہ کی جھولی میں سونے کی ایک ڈلی تھا پھر ایک آدمی

بِالْجِعْرَانَةِ، وَالتِّبْرُ فِيْ حَجْرِ بِلَالٍ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ اعْدِلْ، فَإِنَّكَ لَمْ تَعْدِلْ، قَالَ: وَيْحَكَ، فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ؟ فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: دَعْهُ، فَإِنَّ هٰذَا مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ، أَوْ فِيْ أَصْحَابٍ لَهُ، يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ، لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ.

نے آ کر کہا: یا محمد! عدل وانصاف کرو کیونکہ تم نے انصاف نہیں کیا (معاذ اللہ)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تیری خرابی ہو! اگر میں انصاف نہیں کروں گا تو کون انصاف کرے گا؟“ پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور فرمایا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیں کہ میں اس منافق کی گردن مار دوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اسے چھوڑ دو، یہ آدمی اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہوگا، یہ قرآن پڑھیں گے وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا، یہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر اپنے نشانے سے پار ہو جاتا ہے (یعنی باہر نکل جاتا ہے)“

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے ابن ماجہ (۱۷۲۰) نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے صحیح مسلم (۱۰۶۳)

[**۱۲۸۰**] [حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسَى قَالَ:] حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الزُّبَيْرِ، غَيْرَ مَرَّةٍ، وَلَا مَرَّتَيْنِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ، يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّكُمْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ أَوْ نَخْلٌ فَلَا يَبِيْعُهَا حَتَّى يَعْرِضَهَا عَلَى شَرِيْكِهِ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کی زمین ہو، یا کھجوروں کے درخت ہوں تو وہ انہیں اس وقت تک نہ بیچے جب تک یہ سودا اپنے شریک (ساتھی) پر پیش نہ کردے۔“

قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ الْكُوْفِيُّوْنَ يَأْتُوْنَ أَبَا الزُّبَيْرِ يَسْأَلُوْنَهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، وَيَقُوْلُوْنَ: حَدَّثَنَا بِهِ عَنْكَ ابْنُ أَبِيْ لَيْلَى.

[سفیان نے کہا: کوفی لوگ ابو الزبیر کے پاس آتے اور اس حدیث کے بارے میں پوچھتے تو کہتے: ہمیں ابن ابی لیلیٰ نے آپ کے واسطہ سے یہ روایت بیان کی ہے۔]

تحقیق وتخریج» سندہ صحیح

اسے ابن ماجہ (۲۴۹۲) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے صحیح مسلم (۱۶۰۸)

[**۱۲۸۱**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عشاء کا اندھیرا چھاتے ہی اپنے چھوٹے بچوں کو (گھروں میں) روک لو اور جب رات کو خاموشی چھا جاتی

فَحْمَةِ الْعِشَاءِ، وَإِيَّاكُمْ وَالسَّمَرَ بَعْدَ هَدْأَةِ الرِّجْلِ، فَإِنَّكُمْ مَا تَدْرُوْنَ مَا يَبُثُّ اللَّهُ مِنْ خَلْقِهِ، فَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ، وَأَطْفِئُوا الْمِصْبَاحَ وَأَكْفِئُوا الْإِنَاءَ، وَأَوْكُوا السِّقَاءَ.

ہے تو جاگنے اور (غیر ضروری) گفتگو کرنے سے رُک جاؤ ([جب بستر پر لیٹ جاؤ اور لوگوں کی آمد ورفت ختم ہو جائے]) کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ رات کو اپنی کون سی مخلوقات پھیلا دیتا ہے لہٰذا دروازے بند کرلو، چراغ بجھا دو، برتنوں کو ڈھانپ لو اور مشکوں کے منہ باندھ لو۔“

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے ابویعلیٰ (المسند: ۱۸۳۷، مختصرا) اور مسلم (۲۰۱۲) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[**۱۲۸۲**] حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَزْرَعُ زَرْعًا، فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسٌ، وَلَا جِنٌّ، وَلَا طَيْرٌ، وَلَا وَحْشٌ، وَلَا سَبُعٌ، وَلَا دَابَّةٌ، وَلَا شَيْءٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةً.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو مسلمان بھی کوئی کھیتی کاشت کرتا ہے پھر اس سے انسان، جن، پرندے، جنگلی جانور، درندے، جانور یا کوئی چیز کھاتی ہے تو یہ اس کے لیے صدقہ بن جاتا ہے۔“

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۱۵۵۲/ ۸) نے بھی روایت کیا ہے۔

[**۱۲۸۳**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ، يَقُوْلُ: لَمْ نُبَايِعْ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمَوْتِ، وَلَكِنْ بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَّ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت موت پر نہیں کی بلکہ اس پر آپ ﷺ کی بیعت کی کہ ہم نہیں بھاگیں گے۔“

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۱۸۵۶/ ۶۸) اور بیہقی (معرفۃ السنن والآثار: ۷/ ۱۰ ح ۵۳۹۱، دلائل النبوہ: ۴/ ۱۳۵، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[١٢٨٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((أَفْضَلُ الصَّلَاةِ: طُولُ الْقِيَامِ، وَأَفْضَلُ الْجِهَادِ: مَنْ أُهْرِيقَ دَمُهُ، وَعُقِرَ جَوَادُهُ، وَأَفْضَلُ الصَّدَقَةِ: جُهْدُ الْمُقِلِّ، أَوْ مَا تُصَدِّقَ بِهِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى)).

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بہترین نماز لمبے قیام والی ہے، بہترین جہاد وہ ہے جس میں خون بہہ جائے اور سواری کی کونچیں کاٹ دی جائیں اور بہترین صدقہ وہ ہے جو غریب آدمی اپنی کوشش سے نکالتا ہے اور جو بے نیاز ہونے کے ساتھ اسے صدقہ کر دیا جاتا ہے۔''

تحقیق وتخریج» حسن

اسے ترمذی (٣٨٧، وقال: حدیث حسن صحیح) اور طحاوی (شرح معانی الآثار: ١/ ٢٩٩ من حدیث الحمیدی) وغیرہمانے بھی روایت کیا ہے۔ اس روایت کی سند ابوالزبیر (ثقہ مدلس) کے عن کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن اس کے شواہد صحیح مسلم (٧٥٦، ١٠٣٤) فضائل جہاد (الاربعون فی الحث علی الجہاد لابن عساکر ص ١٥٨ ح ٣٨ بتحقیقی) اور سنن ابی داود (١٣٤٩، ١٦٧٧) وغیرہ میں موجود ہیں، جن کے ساتھ یہ روایت بھی حسن ہے۔

[١٢٨٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: لَمَّا دَعَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ إِلَى الْبَيْعَةِ، وَجَدَ رَجُلًا مِنَّا يُقَالُ لَهُ الْجَدُّ بْنُ قَيْسٍ مُخْتَبِيًا تَحْتَ إِبْطِ بَعِيرِهِ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو بیعت کے لیے دعوت دی تو آپ ﷺ نے ہم میں سے ایک آدمی دیکھا جسے جد بن قیس کہا جاتا تھا، یہ ایک اونٹ کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے بیہقی (دلائل النبوہ: ٤/ ١٣٦ من حدیث الحمیدی) اور مسلم (١٨٥٦/ ٦٩) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

ابوالزبیر نے سماع کی تصریح کر دی ہے۔ والحمد للہ

[١٢٨٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ، يَقُولُ وَسُئِلَ عَنِ الثُّومِ فَقَالَ: مَا كَانَ بِأَرْضِنَا يَوْمَئِذٍ ثُومٌ وَإِنَّمَا الَّذِي نُهِيَ عَنْهُ الْبَصَلُ وَالْكُرَّاثُ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے لہسن کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: ہماری زمین میں ان دنوں لہسن نہیں ہوتا تھا، منع تو صرف پیاز اور کراث (ایک تیز بو والی سبزی) سے منع کیا گیا تھا۔

تحقیق و تخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۵۶۴) نے دوسرے الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

[۱۲۸۷] حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: سَمِعْتُ أَبَا الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ وَضْعَ الْجَوَائِحِ بِشَيْءٍ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قدرتی آفت لاحق ہونے کی صورت میں ادائیگی میں کچھ تخفیف فرمائی۔

قَالَ سُفْيَانُ: لا أَحْفَظُهُ إِلَّا أَنَّهُ ذَكَرَ وَضْعَهَا، وَلَا أَحْفَظُ كَمْ ذَلِكَ الْوَضْعُ.

[سفیان بن عیینہ کہتے ہیں: میں اس روایت کو اچھی طرح یاد نہیں رکھ سکا، مگر یہ ضرور ہے کہ آپ ﷺ نے تخفیف فرمائی اور مجھے یہ یاد نہیں کہ آپ ﷺ نے کتنی تخفیف فرمائی]

[۱۲۸۸] حَدَّثَنَا بِشْرُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ عَنْ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

یہ روایت بھی پچھلی روایت کی مثل ہے۔

تحقیق و تخریج» صحيح

اسے مسلم (۱۵۵۴) نے درج ذیل متن کے ساتھ روایت کیا ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم اپنے بھائی کو پھل (یا سبزیاں) بیچو، پھر اس مال کو آفت پہنچ جائے تو تمہارے لیے اس (خریدار) سے کوئی چیز بھی لینا حلال نہیں، تم اپنے بھائی کا مال ناحق کیوں لیتے ہو؟''

دوسری سند (۱۲۸۹) کو مسلم (۱۵۵۴ بعد ۱۵۵۵) نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۲۸۹] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (پھل یا سبزی کو) کئی سالوں کے سودے پر بیچنے سے منع فرمایا۔

[۱۲۹۰] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

یہ روایت بھی پچھلی روایت کی مثل ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۱۵۳۶/۱۰۱بعد ۱۵۴۳) نے بھی روایت کیا ہے۔

دوسری سند (۱۲۹۱) سنن نسائی (۴۶۳۰) میں بھی موجود ہے۔

[**۱۲۹۱**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ فِي سِقَاءٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدُوْا، فَتَوْرٌ مِنْ حِجَارَةٍ.

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے (چمڑے کی) مشک میں نبیذ بنائی جاتی تھی اور اگر مشک نہ ملتی تو پتھر کے برتن میں بنائی جاتی تھی۔

تحقیق وتخریج» صحيح

اسے شافعی (المسند ص ۲۸۲۔۲۸۳) احمد (المسند: ۳/ ۳۰۷، وابوالزبیر صرح بالسماع) اور مسلم (۱۹۹۸/ ۶۲) نے بھی روایت کیا ہے۔

[**۱۲۹۲**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ: اعْلِفْهُ النَّاضِحَ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجام (سینگی لگانے والے) کی کمائی کے بارے میں فرمایا: ”اس سے چارہ خرید کر اپنے اونٹ کو کھلا دو۔“

تحقیق وتخریج» صحيح

اسے احمد (المسند: ۳/ ۳۰۷، ۳۸۱) اور طحاوی (معانی الآثار: ۴/ ۱۳۰، من حدیث الحمیدی) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے اور سنن الترمذی (۱۲۷۷) وغیرہ میں اس کے شواہد ہیں۔ نیز دیکھئے حدیث سابق: ۸۸۰

[**۱۲۹۳**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَدْرَكَنِي، وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ لَنَا كَأَنَّهُ يَقُوْلُ: بَطِيْءٌ، فَقُلْتُ: وَالَهْفَ أُمَّاهُ، مَا يَزَالُ لَنَا نَاضِحُ سُوْءٍ، فَخَرَشَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِعُوْدٍ مَعَهُ، أَوْ مِحْجَنٍ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ، وَمَا يَكَادُ يَتَقَدَّمُهُ شَيْءٌ.

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا، پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس پہنچے تو میں ایک پانی لانے والے سست رفتار اونٹ پر سوار تھا، پس میں نے کہا: ہائے اس کی ماں اس پر افسوس کرے! ہمارے پاس ہمیشہ بُرا اونٹ ہی ہوتا ہے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس ایک لکڑی یا چھڑی سے اسے چرکا لگایا تو پھر میں نے دیکھا کہ دوسرا کوئی اونٹ اس سے آگے نہیں جا سکتا تھا۔

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے نسائی (۴۶۴۴) نے سفیان بن عیینہ کی سند کے ساتھ مفصل اور اس حدیث کے بعض الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے صحیح مسلم (۱۵/۷ا/۱۳ا بعد ح ۱۵۹۹)

[۱۲۹۴] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ عُنُقِي ضُرِبَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لِمَ يُحَدِّثُ أَحَدُكُمْ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِهِ؟

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے خواب دیکھا ہے کہ گویا میری گردن اُڑا دی گئی ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے ساتھ شیطان کھیلتا ہے تو وہ اسے لوگوں کے سامنے کیوں بیان کرتا ہے؟''

تحقیق وتخریج» صحیح

اسے احمد (المسند: ۳/ ۳۰۷) اور مسلم (۲۲۶۸/۱۴) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۲۹۵] حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسَى: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: قَضَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَزَادَنِي.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا قرض چکا دیا اور مجھے زیادہ بھی دیا۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح (متفق عليه)

اسے بخاری (۴۴۳۰ مطولاً) اور مسلم (۷۱۵) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۲۹۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: أُذِّنَ فِي النَّاسِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُرِيْدُ الْحَجَّ، فَامْتَلَأَتِ الْمَدِيْنَةُ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ زَمَانِ الْحَجِّ، وَفِيْ حِيْنِ الْحَجِّ، فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ مِنْهَا، وَأَهَلَّ النَّاسُ مَعَهُ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: لوگوں میں اعلان کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اس سال) حج کرنا چاہتے ہیں تو مدینہ (لوگوں سے) بھر گیا پھر حج کے زمانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حج کے وقت مدینے سے روانہ ہوئے۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیداء (ذوالحلیفہ کے قریب ایک بلند جگہ) پر چڑھے تو لبیک کہا اور لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لبیک کہی۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے ترمذی (۷۱۷ وقال: حسن صحیح) نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے صحیح مسلم (۱۲۱۸)

[۱۲۹۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا جعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمَدِيْنَةِ صَائِمًا حَتَّى إِذَا كَانَ بِكُرَاعِ الْغَمِيْمِ رَفَعَ إِنَاءً، فَوَضَعَهُ عَلَى كَفِّهِ، وَهُوَ عَلَى الرَّحْلِ، فَحَبَسَ مَنْ بَيْنَ يَدَيْهِ، حَتَّى أَدْرَكَهُ مَنْ خَلْفَهُ، ثُمَّ شَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ إِلَيْهِ، ثُمَّ بَلَغَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَنَّ نَاسًا صَامُوْا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أُوْلَئِكَ الْعُصَاةُ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینے سے روزے کی حالت میں روانہ ہوئے حتی کہ جب آپ ﷺ کراع الغمیم (ایک مقام) پر پہنچے تو آپ ﷺ نے ہتھیلی پر برتن رکھ کر اُٹھایا اور آپ ﷺ سواری پر تھے۔ پھر سامنے والوں کو روک دیا تا کہ پیچھے والے بھی پہنچ جائیں۔ پھر آپ ﷺ نے (اس میں سے) پیا اور لوگ آپ ﷺ کو دیکھ رہے تھے۔ پھر آپ ﷺ کو پتا چلا کہ کچھ لوگوں نے (ابھی تک) روزہ رکھا ہوا ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ نافرمان ہیں۔''

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

اسے مسلم (۱۱۱۴) وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۲۹۸] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: لَا تُرْقِبُوْا وَلَا تُعْمِرُوْا، فَمَنْ أُرْقِبَ شَيْئًا أَوْ أُعْمِرَهُ فَهُوَ سَبِيْلُ الْمِيْرَاثُ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ رقبیٰ دو اور نہ عمریٰ دو، پس جسے رقبیٰ یا عمریٰ دیا گیا تو وہ میراث ہی کی سبیل میں سے ہے۔''

تحقیق وتخریج» صحيح

اسے ابوداود (۳۵۵۶) اور ابن حبان (الاحسان: ۵۱۰۵) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے اور یہ سند قوی ہے۔ نیز صحیح مسلم (۱۶۲۵) اور سنن ابی داود (۳۵۵۹) وغیرہما میں اس کے صحیح شواہد بھی ہیں۔ ایک شخص کا دوسرے کو مکان یا زمین اس شرط پر دینا کہ دونوں میں سے جو پہلے مرجائے وہ مکان اور زمین زندہ رہنے والے کی ہوگی، اسے رقبیٰ کہتے ہیں۔

(دیکھئے القاموس الوحید ص ۶۵۴)

عمریٰ کا مطلب یہ ہے کہ اصل مالک کی طرف سے کوئی چیز کسی کی ملکیت میں اس کی زندگی بھر کے لیے دے دی جاتی ہے اور اس کی موت کے بعد وہ چیز اصل مالک یا اصل مالک کے وارثوں کی طرف لوٹ جاتی ہے۔ (دیکھئے القاموس الوحید ص ۱۱۲۶)

[١٣٩٩] حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسَى: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: قَدْ مَاتَ الْيَوْمَ عَبْدٌ صَالِحٌ، فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَى أَصْحَمَةَ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نجاشی فوت ہوئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''آج ایک نیک بندہ فوت ہوا ہے لہٰذا اٹھو اور اصحمہ (نجاشی) کا جنازہ پڑھو۔''

تحقیق وتخریج» صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (١٣٢٠) مسلم (٩٥٢) اور ابونعیم (المستخرج: ٣/ ٣٥، من حدیث الحمیدی) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

[١٣٠٠] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ، وَالْمُحَاقَلَةِ، وَالْمُخَابَرَةِ، وَأَنْ لَا يُبَاعَ الثَّمَرُ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ، وَأَنْ لَا يُبَاعَ إِلَّا بِالدِّيْنَارِ، أَوِ الدِّرْهَمِ، إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ، محاقلہ اور مخابرہ سے منع فرمایا اور فرمایا کہ پھل کا پک جانا جب تک ظاہر نہ ہو تو اسے نہ بیچا جائے، اور نہ ہی دینار اور درہم کے بغیر بیچا جائے، مگر آپ ﷺ نے عرایا کے بارے میں اجازت دے دی۔

وَالْمُخَابَرَةِ: كَرْىُ الْأَرْضِ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبْعِ، وَالْمُحَاقَلَةُ: بَيْعُ السُّنْبُلِ بِالْحِنْطَةِ.

مخابرہ کا مطلب یہ ہے کہ زمین کو ایک تہائی یا ایک چوتھائی پر کرایہ کے لیے دے دیا جائے۔ محاقلہ کا مطلب یہ ہے کہ گندم کے بدلے میں خوشے بیچ دیئے جائیں۔

وَالْمُزَابَنَةُ: بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ.

مزابنہ کا مطلب یہ ہے کہ پھل کو کھجور کے بدلے میں بیچ دیا جائے۔

تحقیق وتخریج» صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (٢١٨٩) اور مسلم (١٥٣٦) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۳۰۱] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَدِمْنَا مَكَّةَ صَبِيْحَةَ رَابِعَةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ، مَا صَنَعْتُ الَّذِيْ صَنَعْتُ، قَالَ: وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَحِلُّوْا، فَقَالُوْا: حِلُّ مَاذَا؟ قَالَ: الْحِلُّ كُلُّ الْحِلِّ، دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم (ذوالحجہ کی) چوتھی صبح کو مکہ پہنچے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر مجھے بعد والے معاملے کا پہلے سے پتا ہوتا تو میں وہ نہ کرتا جو میں نے کیا ہے۔'' آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کو حکم دیا کہ احرام کھول کر حالت حلال میں ہو جائیں۔ انہوں نے کہا: حلال ہونے سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر لحاظ سے حلال ہو جانا (یعنی احرام کی ساری پابندیاں ختم) قیامت تک کے لیے عمرہ حج میں داخل ہو گیا ہے۔

تحقیق وتخریج» صحیح (متفق علیہ)

اسے بخاری (۲۵۰۵-۲۵۰۶) اور مسلم (۱۲۱۶، وصرح ابن جریج بالسماع) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۳۰۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: زَنَى رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ فَدَكَ، فَكَتَبَ أَهْلُ فَدَكَ إِلَى نَاسٍ مِنَ الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ، أَنْ سَلُوْا مُحَمَّدًا عَنْ ذٰلِكَ، فَإِنْ أَمَرَكُمْ بِالْجَلْدِ، فَخُذُوْهُ عَنْهُ، وَإِنْ أَمَرَكُمْ بِالرَّجْمِ، فَلَا تَأْخُذُوْهُ عَنْهُ، فَسَأَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: أَرْسِلُوْا إِلَيَّ أَعْلَمَ رَجُلَيْنِ فِيكُمْ، فَجَاءُوْا بِرَجُلٍ أَعْوَرَ يُقَالُ لَهُ ابْنُ صُوْرِيَا، وَآخَرَ، فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ: أَنْتُمَا أَعْلَمُ مَنْ قِبَلَكُمَا؟ فَقَالَا: قَدْ نَحَّانَا قَوْمُنَا لِذٰلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَهُمَا: أَلَيْسَ عِنْدَكُمَا التَّوْرَاةُ فِيهَا حُكْمُ اللّٰهِ قَالُوْا: بَلٰى، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: فَأُنْشِدُكُمْ بِالَّذِي فَلَقَ الْبَحْرَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ، وَظَلَّلَ عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ، وَأَنْجَاكُمْ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ، وَأَنْزَلَ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى عَلَى

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فدک والوں (یعنی یہودیوں) میں سے ایک آدمی نے زنا کیا تو اہل فدک نے مدینے کے یہودیوں کی طرف لکھ کر بھیجا کہ محمد ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھو۔ اگر وہ تمہیں کوڑوں کا حکم دیں تو اسے لے لو اور اگر رجم کا حکم دیں تو اسے نہ لینا۔ پھر انہوں نے آپ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس ایسے دو آدمی بھیجو جو سب سے زیادہ علم والے ہوں۔'' پھر وہ دو آدمی لے آئے جن میں سے ایک کانا تھا، اسے ابن صوریا کہا جاتا تھا۔ پھر نبی ﷺ نے ان دونوں سے کہا: ''کیا تم اپنے لوگوں میں سب سے زیادہ علم والے ہو؟'' تو دونوں نے کہا: ہماری قوم نے اسی لیے ہمیں بھیجا ہے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے ان دونوں سے فرمایا: ''کیا تمہارے پاس تورات میں اللہ کا یہی حکم موجود نہیں؟'' انھوں نے کہا: کیوں نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیں اُس ذات کی قسم دیتا ہوں جس نے بنی اسرائیل کے لیے سمندر

بَنِـيْ إِسْـرَائِيْلَ ، مَا تَجِدُوْنَ فِي التَّوْرَاةِ مِنْ شَأْنِ الـرَّجْمِ؟ ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخرِ: مَا نُشِدْتُ بِمِثْلِهِ قَـطُّ ، ثُمَّ قَالَا: نَجِدُ تَرْدَادَ النَّظَرِ زِنْيَةً ، وَالِاعْتِنَاقَ زِنْيَةً ، وَالْـقُبَلُ زِنْيَةً ، فَـإِذَا شَهِدَ أَرْبَعَةٌ أَنَّهُمْ رَأَوْهُ يُبْـدِيْ وَيُـعِيْـدُ كَمَا يَدْخُلُ الْمِيْلُ فِى الْمُكْحُلَةِ ، فَـقَـدْ وَجَـبَ الرَّجْمُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هُوَ ذَاكَ فَـأَمَرَ بِهِ ، فَرُجِمَ ، فَنَزَلَتْ: ﴿فَإِنْ جَاءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ وَإِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَضُرُّوْكَ شَيْئًا وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ﴾ الْآيَةَ .

پھاڑ دیا، تم پر بادلوں کا سایہ کیا، تمہیں فرعون سے نجات دی اور بنی اسرائیل پر من وسلویٰ اُتارا۔ تم رجم کے بارے میں تورات میں کیا (لکھا ہوا) پاتے ہو؟'' تو ایک آدمی نے دوسرے سے کہا: مجھے تو کبھی اس طرح کی قسم نہیں دی گئی۔ پھر دونوں نے کہا: نظر کی تکرار زنا ہے اور معانقہ کرنا زنا ہے، بوسہ لینا زنا ہے۔ پھر جب چار آدمی گواہی دیں کہ انہوں نے اسے بار بار اس طرح کرتے ہوئے دیکھا جس طرح سرمہ دانی میں سلائی داخل ہو جاتی ہے تو رجم ضروری ہو گیا۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہی (اصل اور حقیقی) بات ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے حکم دیا تو اسے رجم کیا گیا۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی: ''پھر اگر وہ تمہارے پاس آئیں تو ان کے درمیان فیصلہ کریں یا ان سے رخ پھیر لیں، اگر آپ رخ پھیر لیں تو یہ آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے اور اگر فیصلہ کریں تو ان کے درمیان انصاف والا فیصلہ کریں۔ بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

تحقیق وتخریج» سندہ ضعیف

اسے ابوداود (۴۴۵۲) اور ابن ماجہ (۲۳۲۸) وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

اور یہ سند مجالد بن سعید کی وجہ سے ضعیف ہے۔

اس باب میں صحیح البخاری (۶۸۴۱) اور صحیح مسلم (۱۶۹۹۔۱۷۰۰) وغیرہما کی صحیح احادیث اس ضعیف روایت سے بے نیاز کر دیتی ہیں۔ [بعض شواہد کے لیے دیکھئے سنن ابوداود (۴۴۲۸) المنتقی لابن الجارود (۸۱۴ وسندہ حسن) وغیرہ/تنویر الحق]

[۱۳۰۳] حَـدَّثَـنَـا بِشْـرُ بْـنُ مُوْسَى: حَدَّثَـنَا الْـحُـمَيْـدِيُّ: حَـدَّثَـنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّـعْـبِـيِّ ، عَـنْ جَـابِـرِ بْـنِ عَبْدِاللّٰهِ ، فِيْ قَوْلِهِ: ﴿سَمَّاعُوْنَ لِلْكَذِبِ﴾ (٥/ المائدة: ٤١) ، يَهُوْدُ الْمَدِيْنَةِ ، ﴿سَمَّاعُوْنَ لِقَوْمٍ آخَرِيْنَ﴾

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے (سورۃ المائدۃ:۴۱ کی تشریح میں) مروی ہے کہ جھوٹ کو بہت زیادہ سننے والے مدینے کے یہودی ہیں، دوسرے لوگوں کی باتیں سننے والے فدک والے (یہودی) ہیں۔ تمہارے پاس نہیں آئے، وہ (اللہ کے) کلام میں تحریف کر کے اپنے مقام سے ہٹا دیتے ہیں سے

(٥/ المائدة:٤١) أَهْلُ فَدَكَ ﴿لَمْ يَأْتُوكَ ۖ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهِ﴾ (٥/ المائدة:٤١)، ((أَهْلُ فَدَكَ، يَقُولُونَ: إِنْ أُوتِيتُمْ هَذَا الْجَلْدَ فَخُذُوهُ، وَإِنْ لَمْ تُؤْتَوْهُ، فَاحْذَرُوا الرَّجْمَ)).

مراد اہل فدک ہیں۔ وہ کہتے ہیں: اگر تمہیں یہ دیا جائے تو لے لو، اس سے مراد کوڑے ہیں۔ اور اگر نہ دیا جائے تو بچ جاؤ، سے مراد رجم ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده ضعيف

اسے ابن جریر طبری (التفسیر:٦/١٥٢، دوسرا نسخہ:٤/ ٥٢٨ ح ١١٩٤٢) نے عبداللہ بن زبیر الحمیدی کی سند سے روایت کیا ہے۔ یہ سند اس وجہ سے ضعیف ہے کہ زکریا بن ابی زائدہ ثقہ مدلس (من الثانیہ عند ابن حجر، الفتح المبین: ٢/٤٧) نے یہ روایت عن سے بیان کی ہے۔ تفسیر ابن جریر میں مجالد نے ان کی متابعت کی ہے لیکن مجالد بذات خود ضعیف راوی ہے اور عین ممکن ہے کہ امام زکریا نے اسی سے تدلیس کر رکھی ہو۔ واللہ اعلم

[١٣٠٤] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: رَأَيْتُنِي الْبَارِحَةَ كَأَنَّ رَجُلًا أَلْقَمَنِي كُتْلَةَ تَمْرٍ، فَعَجَمْتُهَا، فَوَجَدْتُ فِيهَا نَوَاةً، فَآذَتْنِي فَلَفِظْتُهَا، ثُمَّ أَلْقَمَنِي كُتْلَةً، فَمِثْلُ ذَلِكَ، ثُمَّ أُخْرَى، فَمِثْلُ ذَلِكَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رضي الله عنه: يَا رَسُولَ اللَّهِ، دَعْنِي أَعْبُرْهَا، قَالَ: اعْبُرْهَا، قَالَ: هُوَ الْجَيْشُ الَّذِي بَعَثْتَ يُسَلِّمُهُمُ اللَّهُ، وَيُغْنِمُهُمْ، ثُمَّ يَلْقَوْنَ رَجُلًا، فَيَنْشُدُهُمْ ذِمَّتَكَ، فَيَدَعُونَهُ، ثُمَّ يَلْقَوْنَ آخَرَ، فَيَنْشُدُهُمْ ذِمَّتَكَ، فَيَدَعُونَهُ، ثُمَّ يَلْقَوْنَ آخَرَ، فَيَنْشُدُهُمْ ذِمَّتَكَ، فَيَدَعُونَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: كَذَلِكَ قَالَ الْمَلَكُ يَا أَبَا بَكْرٍ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رات میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا کسی آدمی نے مجھے کھجور کا ایک ڈھیر دیا پھر میں نے اسے دانتوں سے چبایا تو اس کی گٹھلی نے مجھے تکلیف دی پھر میں نے اسے پھینک دیا۔ پھر اس نے مجھے اس جیسی اور کھجوروں کا ایک ڈھیر دیا پھر اس جیسا اور دیا۔ ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیں تاکہ میں اس کی تعبیر بیان کروں۔ آپ نے فرمایا: تعبیر بیان کرو۔ انہوں نے کہا: اس سے وہ لشکر مراد ہے جو آپ نے بھیجا ہے، اللہ انہیں صحیح وسالم رکھے گا اور مال عطا فرمائے گا پھر وہ ایک آدمی سے ملیں گے تو وہ انہیں آپ کے حق کا واسطہ دے گا، پھر وہ اسے چھوڑ دیں گے پھر وہ دوسرے آدمی سے ملیں گے تو وہ (بھی) آپ کا ذمہ (حق) پیش کرے گا تو وہ اسے چھوڑ دیں گے۔ پھر وہ تیسرے آدمی سے ملاقات کریں گے تو وہ آپ کا حق پیش کرے گا تو اسے چھوڑ دیں گے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوبکر! فرشتے نے اسی طرح کہا ہے۔''

تحقیق و تخریج» سنده ضعيف

اسے احمد (المسند :۳/۳۹۹) نے بھی سفیان بن عیینہ سے روایت کیا ہے۔ مجالد بن سعید کے بارے میں علامہ ہیثمی نے ایک جگہ فرمایا: ”ضعفه الجمهور“ جمہور نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ (مجمع الزوائد :۹/۴۱۶)

[١٣٠٥] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ نُبَيْحًا الْعَنَزِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ، يَقُوْلُ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَطْرُقَ النِّسَاءَ لَيْلًا ثُمَّ طَرَقْنَاهُنَّ بَعْدُ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں (سفر کے بعد) رات کو بیویوں کے پاس (بغیر اطلاع دیئے اچانک) جانے سے منع کر دیا پھر ہم (اطلاع دینے کے) بعد میں اُن کے پاس گئے۔

تحقیق و تخریج» سنده صحيح

اسے ترمذی (۲۷۱۲، وقال: ”ھذا حدیث حسن صحیح“) اور احمد (المسند :۳/۳۰۸) نے بھی روایت کیا ہے۔

[١٣٠٦] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ نُبَيْحًا الْعَنَزِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ، يَقُوْلُ: أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْقَتْلَى قَتْلَى أُحُدٍ، أَنْ يُرَدُّوْا إِلَى مَضَاجِعِهِمْ مَنْ نُقِلَ مِنْهُمْ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شہدائے اُحد کے بارے میں فرمایا: ”ان میں سے جنہیں منتقل کر دیا گیا ہے انہیں ان کی قتل گاہوں پر واپس لے جاؤ۔“

تحقیق و تخریج» سنده صحيح

اسے نسائی (۲۰۰۶) اور ابن ماجہ (۱۵۱۶) نے بھی روایت کیا ہے۔

نیز دیکھئے سنن ابی داود (۳۱۶۵) اور سنن الترمذی (۱۷۱۷، وقال: ”هذا حديث حسن صحيح و نبيح ثقة“)

[١٣٠٧] حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُجَمِّعٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: إِذَا أَكَلْتُمْ هَذِهِ الْخَضِرَةَ فَلَا تُجَالِسُوْنَا فِي الْمَجْلِسِ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ النَّاسُ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم یہ (بدبودار) سبزی کھاؤ تو ہماری مجلس میں نہ بیٹھو کیونکہ فرشتوں کو بھی اس چیز سے تکلیف ہوتی ہے جس سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔“

تحقیق وتخریج» سنده ضعيف

اس کی سند میں ابراہیم بن اسماعیل بن مجمع ضعیف ہے۔ (دیکھئے تقریب التہذیب: ۱۴۸)

اس ضعیف روایت سے صحیح مسلم (۵۶۴) کی روایت بے نیاز کردیتی ہے۔ نیز دیکھئے حدیث سابق: ۱۲۸۷

[**۱۳۰۸**] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: وَكَانَ خَيْرًا مِنْ أَبِيهِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: قَالُوْا لِرَجُلٍ: تَعَرَّفْ عَلَيْنَا، قَالَ: إِنَّمَا عِرِيفُكُمْ الْأَهْيَسُ، الْأَلْيَسُ، الْأَطْلَسُ، الْمُكِدُّ، الْمِلْحَسُ، الَّذِيْ إِذَا قِيلَ لَهُ: هَا، اِنْتَهَسَ، وَإِذَا قِيْلَ لَهُ: هَاتِ، حَبَسَ.

امام عامر بن شراحیل الشعبی رحمہ اللہ (تابعی) نے فرمایا: لوگوں نے ایک آدمی سے کہا: ہمیں اپنا تعارف کراوٴ۔ اس نے کہا: تمہارا عریف (سردار) اھیس (جو مانگنے کے لیے دربدر پھرتا رہتا ہے) ہے، اَلیس (گھر میں بیٹھا رہنے والا، ہر بوجھ اٹھانے والا اونٹ اور لوگوں کے ہنسی مذاح کا نمونہ) ہے، اطلس (کالا گندا غبار آلود چور) ہے، مکد (بخیل) ہے، ملحس (حریص) ہے جسے جب کہا جاتا ہے: لے لے تو دانتوں سے نوچنا شروع کردیتا ہے اور جب کہا جاتا ہے: دے دے تو روک لیتا ہے۔

تحقیق وتخریج» سنده صحيح

تنبیہ: ”اھیس“ اصل میں ”اھوس“ ہے۔ واللہ اعلم

❀❀❀❀

حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ قَالَ: السُّنَّةُ عِنْدَنَا أَنْ يُؤْمِنَ الرَّجُلُ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ حُلْوِهِ وَمُرِّهِ وَأَنْ يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ وَأَنَّ مَا أَخْطَأَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهُ وَأَنَّ ذَلِكَ كُلَّهُ قَضَاءٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنَّ الْإِيمَانَ قَوْلٌ وَعَمَلٌ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ وَلَا يَنْفَعُ قَوْلٌ إِلَّا بِعَمَلٍ وَلَا عَمَلٌ وَقَوْلٌ إِلَّا بِنِيَّةٍ وَلَا قَوْلٌ وَعَمَلٌ وَنِيَّةٌ إِلَّا بِسُنَّةٍ وَالتَّرَحُّمُ عَلَى أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ كُلِّهِمْ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: ﴿وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ﴾ فَلَنْ يُؤْمِنَ إِلَّا بِالِاسْتِغْفَارِ لَهُمْ فَمَنْ سَبَّهُمْ أَوْ تَنَقَّصَهُمْ أَوْ أَحَدًا مِنْهُمْ فَلَيْسَ عَلَى السُّنَّةِ وَلَيْسَ لَهُ فِي الْفَيْءِ حَقٌّ. أَخْبَرَنَا بِذَلِكَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ قَسَّمَ اللَّهُ تَعَالَى الْفَيْءَ فَقَالَ: ﴿لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ﴾ ثُمَّ قَالَ: ﴿وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا﴾ الْآيَةَ فَمَنْ لَمْ يَقُلْ هَذَا لَهُمْ فَلَيْسَ مِمَّنْ جُعِلَ لَهُ الْفَيْءُ وَالْقُرْآنُ كَلَامُ اللَّهِ.

امام ابوبکر عبداللہ بن زبیر بن عیسیٰ الحمیدی رحمہ اللہ نے فرمایا: سنت ہمارے نزدیک یہ ہے کہ آدمی تقدیر پر ایمان لائے، خیر اور شر میٹھا اور کڑوا اللہ کی طرف سے ہے اور یہ جان لے کہ اسے جو مصیبت پہنچی ہے وہ ٹلنے والی نہیں تھی اور جو ٹل گئی ہے وہ پہنچنے والی نہیں تھی اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہے۔ بے شک ایمان قول اور عمل کا نام ہے، یہ زیادہ ہوتا ہے اور کم ہوتا ہے۔ کوئی قول عمل کے بغیر فائدہ نہیں دیتا اور کوئی قول و عمل نیت کے بغیر فائدہ نہیں دیتا۔ محمد ﷺ کے تمام صحابہ کے لیے رحم کی دعا کرنی چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور جو لوگ ان کے بعد آئے وہ کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو معاف فرما دے جو ایمان کے ساتھ ہم سے آگے جا چکے ہیں۔'' (۵۹/ الحشر: ۱۰) پس جس نے انہیں سب وشتم کیا یا تنقیص کی یا ان میں سے کسی ایک کے بارے میں ایسا کیا تو وہ سنت (کے راستے) پر نہیں اور مال غنیمت میں اس کا کوئی حق نہیں۔ ہمیں کئی لوگوں نے بتایا ہے کہ امام مالک بن انس نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مالِ غنیمت کی تقسیم کی تو فرمایا: ''فقرائے مہاجرین جو اپنے گھروں سے نکالے گئے۔'' (۵۹/ الحشر: ۸) (پھر) فرمایا: اور جو لوگ ان کے بعد آئے وہ کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے (۵۹/ الحشر: ۱۰) پس جس نے ان کے بارے میں ایسا نہیں کہا تو مالِ غنیمت میں اس کا کوئی حق نہیں۔''

(مترجم کی طرف سے عرض ہے کہ امام مالک سے یہ روایت صحیح سند سے ثابت ہے (دیکھئے جزء اسماعیل بن محمد الصفار: ۶۶/۵۸۲ ص ۳۱۰ وسندہ صحیح، السنن الکبریٰ للبیہقی: ۶/ ۳۷۲، شعب الایمان: ۷۹۶ ۴))

اور قرآن اللہ کا کلام ہے۔

سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ: الْقُرْآنُ كَلَامُ اللَّهِ وَمَنْ قَالَ مَخْلُوقٌ فَهُوَ مُبْتَدِعٌ لَمْ نَسْمَعْ أَحَدًا يَقُولُ هَذَا وَسَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ: الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ وَيَزِيدُ وَيَنْقُصُ .

میں نے سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا: قرآن اللہ کا کلام ہے اور جس نے (اسے) مخلوق کہا وہ بدعتی ہے، ہم نے ایسا قول (یعنی مخلوق کہنا) کسی سے بھی نہیں سنا۔ اور میں نے سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا: ایمان قول اور عمل ہے، زیادہ اور کم ہوتا ہے۔

فَقَالَ لَهُ أَخُوهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُيَيْنَةَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! لَا تَقُولُ يَنْقُصُ فَغَضِبَ وَقَالَ: اسْكُتْ يَا صَبِيُّ! بَلَى حَتَّى لَا يَبْقَى مِنْهُ شَيْءٌ .

پھر ان کے بھائی ابراہیم بن عیینہ نے انہیں کہا: اے ابومحمد! ہم یہ نہیں کہیں کہ ایمان کم ہوتا ہے۔ پس سفیان غصہ ہو گئے اور فرمایا: چپ ہو جا اے بچے! ضرور کم ہوتا ہے حتی کہ اس میں سے کوئی چیز باقی نہیں رہتی۔

وَالْإِقْرَارُ بِالرُّؤْيَةِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَمَا نَطَقَ بِهِ الْقُرْآنُ وَالْحَدِيثُ مِثْلُ: ﴿وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ﴾ وَمِثْلُ: ﴿السَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ﴾ وَمَا أَشْبَهَ هَذَا مِنَ الْقُرْآنِ وَالْحَدِيثِ لَا نَزِيدُ فِيهِ وَلَا نُفَسِّرُهُ نَقِفُ عَلَى مَا وَقَفَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ وَالسُّنَّةُ وَنَقُولُ: ﴿الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى﴾ وَمَنْ زَعَمَ غَيْرَ هَذَا فَهُوَ مُعَطِّلٌ جَهْمِيٌّ .

اور موت کے بعد (اللہ کو مومنین کا) دیکھنا (دیدار) برحق ہے اور جو قرآن وحدیث میں موجود ہے مثلاً: "اور یہودیوں نے کہا: اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے، ان کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔" (٥/ المائدۃ: ٦٤) "آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لیے ہوئے ہوں گے۔" (٣٩/ الزمر: ٦٧) اور قرآن وحدیث میں اس طرح کے جو دلائل ہیں ان میں اضافہ نہیں کرتے اور نہ تفسیر (یعنی تشبیہ) دیتے ہیں، ہم وہیں رک جاتے ہیں جو قرآن وسنت نے بیان کر دیا ہے اور ہم کہتے ہیں: "رحمٰن عرش پر مستویٰ ہوا (٢٠/ طٰہٰ: ٥)۔ جس شخص نے اس کے علاوہ کوئی دوسری بات کہی تو وہ جہمی معطل (یعنی صفات باری تعالیٰ کا منکر) ہے۔

وَأَنْ لَا نَقُولَ كَمَا قَالَتِ الْخَوَارِجُ مَنْ أَصَابَ كَبِيرَةً فَقَدْ كَفَرَ وَلَا تَكْفِيرَ بِشَيْءٍ مِنَ الذُّنُوبِ إِنَّمَا الْكُفْرُ فِي تَرْكِ الْخَمْسِ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَيْتِ

ہم خوارج کی طرح یہ نہیں کہتے کہ جس نے کبیرہ گناہ کیا اُس نے کفر کیا اور کسی گناہ میں بھی تکفیر نہیں کی جاتی سوائے پانچ چیزوں کے ترک کے جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ ﷺ کی گواہی دینا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا۔

فَأَمَّا ثَلاثٌ مِنْهَا فَلا يُنَاظَرُ تَارِكُهُ مَنْ لَمْ يَتَشَهَّدْ وَلَمْ يُصَلِّ وَلَمْ يَصُمْ لِأَنَّهُ لا يُؤَخَّرُ شَيْءٌ مِنْ هَذَا عَنْ وَقْتِهِ وَلَا يُجْزِئُ مَنْ قَضَاهُ بَعْدَ تَفْرِيطِهِ فِيهِ عَامِدًا عَنْ وَقْتِهِ .

ان میں سے تین کے تارک سے بحث نہیں کی جائے گی، وہ جس نے کلمہ شہادت نہیں پڑھا، نماز نہیں پڑھی اور روزے نہیں رکھے کیونکہ ان میں سے کوئی چیز بھی اپنے وقت سے مؤخر نہیں کی جاتی (اور جس نے جان بوجھ کے ان کے وقت میں مطلوبہ عمل نہیں کیا تو بعد میں اس کی قضا جائز نہیں)۔

فَأَمَّا الزَّكَاةُ فَمَتَى مَا أَدَّاهَا أَجْزَأَتْ عَنْهُ وَكَانَ آثِمًا فِي الْحَبْسِ وَأَمَّا الْحَجُّ فَمَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ وَوَجَدَ السَّبِيلَ إِلَيْهِ وَجَبَ عَلَيْهِ وَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ فِي عَامِهِ ذَلِكَ حَتَّى لَا يَكُونَ لَهُ مِنْهُ بُدٌّ مَتَى أَدَّاهُ كَانَ مُؤَدِّيًا وَلَمْ يَكُنْ آثِمًا فِي تَأْخِيرِهِ إِذَا أَدَّاهُ كَمَا كَانَ آثِمًا فِي الزَّكَاةِ لِأَنَّ الزَّكَاةَ حَقٌّ لِمُسْلِمِينَ مَسَاكِينَ حَبَسَهُ عَلَيْهِمْ فَكَانَ آثِمًا حَتَّى وَصَلَ إِلَيْهِمْ .

زکوۃ جب بھی دے گا تو جائز ہے اور اسے روک رکھنے میں وہ گناہگار ہوگا۔ حج جب واجب (فرض) ہو اور سفر کرنے کی استطاعت ہو تو حج کرنا واجب ہے اور اسی سال اس کا وجوب ضروری نہیں حتی کہ اس کے لیے چھٹکارا نہ ہو۔ جب بھی اسے ادا کرے گا تو ادا ہو جائے گا اور جب ادا کر دے گا تو تاخیر پر گناہ گار نہیں ہوگا جس طرح کہ زکوۃ (کی تاخیر) میں گناہ گار ہوا تھا کیونکہ زکوۃ تو مسلمان مسکینوں کا حق ہے جسے اس نے روکا تھا۔ لہٰذا یہ گناہ ہے حتی کہ وہ ان کا حق ان تک پہنچا دے۔

وَأَمَّا الْحَجُّ فَكَانَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ إِذَا أَدَّاهُ فَقَدْ أَدَّى وَإِنْ هُوَ مَاتَ وَهُوَ وَاجِدٌ مُسْتَطِيعٌ وَلَمْ يَحُجَّ سَأَلَ الرَّجْعَةَ إِلَى الدُّنْيَا أَنْ يَحُجَّ .

حج تو اس کے اور اس کے رب کے درمیان ہے پس اس نے ادا کر دیا اور اگر وہ مر جائے اور حج نہ کیا ہو حالانکہ اس کے پاس حج کرنے کی طاقت تھی تو اللہ سے دعا کرے گا کہ وہ اسے دنیا میں واپس بھیج دے تاکہ وہ حج کر لے۔

وَيَجِبُ لِأَهْلِهِ أَنْ يَحُجُّوا عَنْهُ وَنَرْجُو أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ مُؤَدِّيًا عَنْهُ كَمَا لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقُضِيَ عَنْهُ بَعْدَ مَوْتِهِ .

اس کے اہل پر واجب ہے کہ وہ اس کی طرف سے حج کر لیں، ہم سمجھتے ہیں کہ اس طرح اس کا فریضۂ حج ادا ہو جائے گا جس طرح کہ اس کی موت کے بعد اس کا قرض اتار دیا جاتا ہے۔

کتاب مکمل ہوگئی۔

والحمد للہ وحدہ

حافظ زبیر علی زئی (رحمہ اللہ)

مکتبۃ الحدیث، پیرداد (حضرو)

ضلع اٹک۔ پاکستان

(۱/ دسمبر ۲۰۱۲ء)

فهرس الآيات القرآنية

الآيات	رقم الحديث
آتنا غداءنا لقد لقينا من سفرنا هذا نصبًا	٣٧٣
اجعل لنا إلهًا كما لهم آلهة	٨٥٠
إذا السماء انشقت	٩٩٧، ٩٩٨
أرأيت إذ أوينا إلى الصخرة	٣٧٣
اقرأ باسم ربك الذي خلق	٩٩٧، ٩٩٨
أليس الله بأحكم الحاكمين	١٠٠١
إن سألتك عن شيء بعدها فلا تصاحبني	٣٧٣
إن الذين يشترون بعهد الله وأيمانهم	٩٦
إنا كاشفو العذاب قليلا إنكم عائدون	١١٧
إنك لن تستطيع معي صبرًا	٣٧٣
أو يلبسكم شيعًا ويذيق بعضكم بأس بعض	١٢٦٨
إياك نعبد و إياك نستعين	٩٧٩
ثم إنكم يوم القيامة عند ربكم تختصمون	٦٠، ٦٢
جاء الحق و زهق الباطل إن الباطل كان	٨٦
ذلك ما كنا نبغ فارتدا على آثارهما قصصًا	٣٧٣
سبح اسم ربك الأعلى	٨٣٧، ٩٢٦
سماعون للكذب	١٣٠٣
فارتقب يوم تأتي السماء بدخان مبين	١١٧
فانطلقا حتى إذا أتيا أهل قرية	٣٧٣
فإن جاء وك فاحكم بينهم أو أعرض عنهم	١٣٠٢
فكيف إذا جئنا من كل أمة بشهيد	١٠٢
فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما	٣٠٠
قل: لا أجد فيما أوحي إلي محرمًا	٨٦١
قل هو القادر على ان يبعث	١٢٦٨
لا تحرك به لسانك لتعجل به	٥٢٨، ٥٢٩
لا ينهاكم الله عن الذين لم يقاتلوكم	٣١٨
الذين آمنوا وكانوا يتقون لهم البشرى	٣٩٣
والذين يؤتون ما أتوا وقلوبهم وجلة	٢٧٦
أتقتلون رجلاً أن يقول: ربي الله	٣٢٤
أخرقتها لتغرق أهلها لقد جئت شيئًا إمرًا	٣٧٣
إذ همت طائفتان منكم أن تفشلا	١٢٦٢
ألم أقل لك: إنك لن تستطيع معي صبرًا	٣٧٣
أليس ذلك بقادر على أن يحيي الموتى	١٠٠١
إن الصفا والمروة من شعائر الله	٢٢١، ١٢٧٦
إن الله عنده علم الساعة	١٢٥
إنك لا تسمع الموتى	٢٢٦
إني أرى في المنام أني أذبحك	٤٧٤، ٤٨٠
اهدنا الصراط المستقيم	٩٧٩
تبت يدا أبي لهب وتب	٣٢٣
ثم لتسألن يومئذ عن النعيم	٦١
جاء الحق وما يبدئ الباطل وما يعيد	٨٦
سبحان الذي أسرى بعبده ليلا	٤٤٩
ستجدني إن شاء الله صابرًا	٣٧٣
فاستجاب لهم ربهم أني لا أضيع أجر عمل	٣٠١
فإن اتبعتني فلا تسئلني عن شيء	٣٧٣
فبأي حديث بعده يؤمنون	١٠٧
فلا تعلم نفس ما أخفي لهم من قرة أعين	١١٤٠
فاتخذ سبيله في البحر سربًا	٣٧٣
قل ما أسألكم عليه من أجر	١١٧
لا أقسم بيوم القيامة	١٠٠١
لا تؤاخذني بما نسيت ولا ترهقني	٧٣٣
لقد كان لكم في رسول الله أسوة حسنة	٦٦٨
الذين استجابوا لله والرسول من بعد ما	٢٦٤
اليوم أكملت لكم دينكم وأتممت عليكم	٣١

ما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه ٩٨
هذا فراق بيني وبينك ٣٧٣
وإذا قرأت القرآن جعلنا بينك وبين الذين ٣٢٣
والله وليهما ١٢٦٢
وتقلبك في الساجدين ٩٦٨
وقرآن الفجر إن قرآن الفجر كان مشهودًا ١١٨٩
ولا تحسبن الذين يبخلون بما آتاهم الله ٩٤
وما كنتم تستترون أن يشهد عليكم سمعكم ٨٨
والتين والزيتون ١٠٠١
والسماء والطارق ١٢٥٥
والضحى والليل إذا سجى ٧٧٧
والذين لا يدعون مع الله إلهًا آخر ١٠٤
والليل إذا يغشى ٣٩٧
والنخل باسقات ٨٢٧
يا أيها الذين آمنوا لا تتخذوا عدوي ٤٩
يسبحن بالعشي والإشراق ٣٣٣
نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم ١٢٧١
هل أتاك حديث الغاشية ٩٢٦
وإذا قيل لهم اركعوا لا يركعون ١٠٧
وإني أعيذها بك وذريتها من الشيطان ١٠٤٨
وظل ممدود ١١٣٨، ١١٨٩
ولا تزر وازرة وزر أخرى ٢٢٢
وليعفوا وليصفحوا، ألا تحبون أن يغفر الله ٩٠
ونادوا: يا مٰلك ٧٨٧
والسماء ذات البروج ١٢٥٥
والشمس وضحاها ١٢٥٥
والطور ٥٥٦
والليل إذا عسعس ٥٦٧
والمرسلات عرفًا ١٠٦، ٣٣٨
يا أيها الذين آمنوا عليكم أنفسكم ٣
يا أيها الناس اتقوا ربكم إن زلزلة الساعة ٨٣٣
يوم تبدل الأرض غير الأرض والسموات ٢٧٥

❀❀❀❀

فهرس أطراف الأحاديث والآثار

أطراف الحديث	اسم الصحابي	الحديث
(الف)		
اتخذ رسول الله ﷺ خاتمًا من ذهب	ابن عمر	٦٧٦
اتق يا أبا الوليد أن تأتي يوم القيامة	عبادة بن الصامت	٨٩٧
اتيت نبي الله ﷺ وهو بالجعرانة	سراقة بن مالك	٩٠٤
اجتمع عند البيت ثلاثة نفر قرشيان وثقفي	عبد الله بن مسعود	٨٨
احتج آدم و موسىٰ فقال موسى لآدم: يا آدم	أبو هريرة	١١٢٢
احتجت الجنة والنار فقالت هذه: يدخلني	أبو هريرة	١١٤٤
احتجم رسول الله ﷺ حجمه عبد لحي من الأنصار	أنس بن مالك	١٢٢٦
احتجم رسول الله ﷺ وهو محرم	ابن عباس	٥٠٠
اختلف الناس بأي شيٍ دوِيَ جرح رسول الله ﷺ	سهل بن سعد	٩٣٥
ادن فكل لعلك صائم	ابن عباس	٥١٣
اذهب فاغسله ثم انهكه ثم اغسله	أبو هريرة	١١٧٨
اذهبوا إليه فاسألوه	عمرو	٥٥٠
ارحموا أهل الأرض يرحمكم أهل السماء	عبد الله بن عمرو بن العاص	٥٩١
ارفع إزارك فكل خلق الله حسن	الشريد بن سويد	٨١٠
اركبها	أبو هريرة	١٠٠٩
ارم ولا حرج	عبد الله بن عمرو	٥٨٠
استأذن على رسول الله ﷺ رجل	عائشة	٢٥٠
استعمل رسول الله ﷺ رجلاً من الأزد	أبو حميد الساعدي	٨٤٢
استعمل رسول الله ﷺ عبادة بن الصامت على الصدقة	طاووس	٨٩٧
استعمل معاوية بن أبي سفيان جرير بن عبد الله	نافع بن جبرى	٨٠٣
استغفروا له	أبو هريرة	١٠٢٩
استيقظ رسول الله ﷺ من نوم	زينب بنت جحش	٣٠٨
اسم ابنك عبد الرحمن	جابر بن عبد الله	١٢٤١
اسم الذي سرق فيل	عبد الكريم	٤٠٩
اسمعي مني يا بنت آل قيس! إنما السكنى	فاطمة بنت قيس	٣٦٥
اسمعي يا ربة الحجرة	أبو هريرة	٢٤٨
اشتد برسول الله ﷺ وجعه يوم الخميس	ابن عباس	٥٢٧
اشترى ابن عمر من شريك لنواس إبلاً هيمًا	عمرو بن دينار	٧٠٥
اشتريها و أعتقيها فإنما الولاء لمن اعتق	عائشة	٢٤٢

اشتكت النار إلى ربها فقالت: رب أكل بعضي بعضًا	أبو هريرة	٩٤٨
اشتكى أبو الرداد فعاده عبد الرحمن بن عوف	أبو سلمة بن عبد الرحمن	٦٥
اشتكى عمر بن عبيد الله بن معمر عينه بملل وهو محرم	نبيه بن وهب	٣٤
اشفعوا إلي فلتوجروا وليقض الله	أبو موسىٰ الأشعري	٧٧٢
اشهدوا اشهدوا	عبد الله بن مسعود	٨٧
اطرح علي شيئًا فألقيت عليه برنسًا	نافع	٦٩٦
اطلع رجل من حجر في حجرة النبي ﷺ	سهل بن سهد	٩٣٠
اعبرها (الرؤيا)	ابن عباس	٥٣٧
اعتدي عند أم شريك بنت أبي العكر	فاطمة بنت قيس	٣٦٥
اعتكف رسول الله ﷺ العشر الوسطى من شهر	أبو سعيد الخدري	٧٥٦
اعتم رسول الله ﷺ ذات ليلة بالعشاء فخرج	ابن عباس	٤٩٢
اعتمر رسول الله ﷺ من الجعرانة ليلاً	محرش الكعبي	٨٦٥
اعتمرا في شهر رمضان فإن عمرة فيه لكما كحجة	يوسف بن عبد الله	٨٧٢
اعتمرنا مع رسول الله ﷺ فكنا نستره	عبد الله بن أبي أوفى	٧٢١
اغسلنها ثلاثًا أو خمسًا أو أكثر	أم عطية	٣٦١
اغسلوه بماء وسدر وكفنوه في ثوبيه	ابن عباس	٤٦٧
اقتدوا باللذين بعدي أبو بكر و عمر	حذيفة	٤٥٠
اقتلوا الحيات و ذا الطفيتين والأبتر	عبد الله بن عمر	٦٢٠
اقرأ بـ﴿سبح اسم ربك الأعلى﴾﴿والليل إذا﴾	جابر بن عبد الله	١٢٥٥
اقرأ	ابن مسعود	١٠٢
اقضه عنها	ابن عباس	٥٢٣
اكتب يايزيد فلولا أن يقع في أحموقة	ابن عباس	٥٣٣
اكشفوا عني سجف القبة حتى أحدثكم حديثًا	معاذ بن جبل	٣٧١
اكلفوا من العمل ما تطيقون	عائشة	١٨٤
الأجر والمغنم	عروة بن أبى الجعد	٨٤٤
البر يردن بهذا	عائشة	١٩٧
البكر تستأمر في نفسها فصمتها إقرارها	ابن عباس	٥١٨
البيعان بالخيار ما لم يتفرقا	عبد الله بن عمر	٦٥٥
التسبيح فى الصلاة للرجال والتصفيق للنساء	أبو هريرة	٩٥٤
الثلث والثلث كثير	ابن عباس	٥٢٢
الثلث والثلث كثير	سعد بن أبي وقاص	٦٦
الثيب أحق بنفسها من وليها	ابن عباس	٥١٨
الجار أحق بسقبه ما بعتك	أبو رافع	٥٥٢
الجفاء والقسوة وغلظ القلوب في	أبو مسعود	٤٥٩
الحج المبرور ليس له جزاء إلا الجنة	أبو هريرة	١٠٠٨

الحج أقضى للدَّين .... ابن المنكدر ٥٠٦
الحج عرفات من أدرك عرفة قبل الفجر .... عبد الرحمن بن يعمر ٩٠١
الحرب خدعة .... جابر بن عبد الله ١٢٤٦
الحل كل الحل دخلت العمرة فى الحج .... جابر بن عبد الله ١٣٠١
الحمد لله الذي صدق وعده ونصر عبده .... ابن عمر ٧٠٣
الخازن الأمين الذي يعطي ما أمر به .... أبو موسى الأشعري ٧٦٩
الخليل معقود في نواصيها الخير إلى .... عروة بن أبي الجعد ٨٤٣
الدرهم بالدرهم والدينار بالدينار مثلاً .... أبو سعيد الخدري ٧٤٤
الدين النصيحة الدين النصيحة الدين .... تميم الداري ٨٣٩
الذهب الذهب مثل بمثل والورق بالورق .... عبادة بن الصامت ٣٩٢
الذهب بالذهب مثلاً بمثل والورق .... أبو سعيد الخدري ٧٤٥
الذهب بالورق ربًا إلا ها وها .... عمر بن الخطاب ١٢
الراحمون يرحمهم الرحمن .... عبد الله بن عمرو ٥٩١
الربا فى النسيئة .... أسامة بن زيد .... ٥٤٦، ٧٤٤
الرحم شجنة من الرحمن فمن وصلها وصله الله .... عبد الله بن عمرو ٥٩٢
الرؤيا الصالحة من الله والحلم من الشيطان .... أبو قتادة ٤٢٠
الرؤيا الصالحة يراها المسلم أو ترى له .... أبو الدرداء ٣٩٣
الرؤيا من الله والحلم من الشيطان .... أبو قتادة ٤١٩
السواك مطهرة للفم مرضاة للرب .... عائشة ١٦٣
الشربة لك يا غلام، وإن شئت آثرت .... ابن عباس ٤٨٢
الشؤم في ثلاث: فى الفرس والمرأة والدار .... عبد الله بن عمر ٦٢١
الصدقة على المسكين صدقة وهي على ذى الرحم .... سلمان بن عامر ٨٢٥
الصلاة أمامكم .... أسامة بن زيد ٥٤٩
الضيافة ثلاثة أيام فما زاد فهو .... أبو شريح ٥٧٦
الظلم مطل الغني فإذا أتبع أحدكم على مليء .... أبو هريرة ١٠٣٨
العائد في هبته .... ابن عباس ٥٣١
العبوا يابني أرفدة، تعلم اليهود والنصارى .... عائشة ٢٥٥
العجماء جرحها جبار والمعدن جبار والبير .... أبو هريرة ١٠٨٥
العطاس من الله والتثاؤب من الشيطان .... أبو هريرة ١١٧٠
الغرة العبد أو الأمة .... حجاج بن مالك الأسلمي ٨٧٩
الغسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم .... أبو سعيد الخدري ٧٣٦
الفطرة خمس أو خمس من الفطرة .... أبو هريرة ٩٤٢
القطع في ربع دينار فصاعدًا .... عائشة ٢٨٠
الكبر الكبر .... سهل بن أبي حثمة ٤٠٤
الكمأة من المن الذي أنزل الله على بني إسرائيل .... سعيد بن زيد ٨١

الكمأة من المن وماؤها شفاء للعين .... شهر بن حوشب ٨٢
اللحد لنا والشق لغيرنا .... جرير بن عبد الله ٨٠٨
اللهم اجعلها منهم فغزت البحر .... أم حرام ٣٥٠
اللهم اكفنيهم بسبع كسبع يوسف فأصابتهم سنة .... عبد الله ١١٧
اللهم امتعني بزوجي رسول الله ﷺ وبأبي أبي سفيان .... أم حبيبة ١٢٦
اللهم اهد دوسًا وائت بهم .... أبو هريرة ١٠٥٦
اللهم أرشد الأئمة واغفر للمؤذنين .... أبو هريرة ١٠٠٥
اللهم أنج الوليد بن الوليد وسلمة بن هشام وعياش .... أبو هريرة ٩٤٥
اللهم بارك لنا في صاعنا، وبارك لنا في مدنا .... عائشة ٢٢٥
اللهم ثبته واجعله هاديًا مهديًا .... جرير بن عبد الله ٨٠١
اللهم سيبًا نافعًا .... عائشة ٢٧١
اللهم قني عذابك يوم تجمع عبادك .... حذيفة ٤٤٥
اللهم لا تجعل قبري وثنًا .... أبو هريرة ١٠٣١
اللهم لك الحمد أنت نور السموات والأرض .... ابن عباس ٤٩٦
اللهم منزل الكتاب سريع الحساب مجري .... عبد الله بن أبي أوفى ٧١٩
اللهم إليك وجهت وجهي وإليك أسلمت .... البراء بن عازب ٧٢٣
اللهم إن إبراهيم عبدك وخليلك دعاك لأهل مكة .... عائشة ٢٢٥
اللهم إني أحبه فأحبه وأحب من يحبه .... أبو هريرة ١٠٤٩
اللهم إني أسألك علمًا نافعًا ورزقًا طيبًا .... أم سلمة ٢٩٩
اللهم إني أعوذ بك أن أزل أو أضل .... أم سلمة ٣٠٣
اللهم إني متخذ عندك عهدًا لن تخفره .... أبو هريرة ١٠٤٧
الله أعلم بما كانوا عاملين .... أبو هريرة .... ١١١٧، ١١٢٠
الله أكبر الله أكبر ورفع يديه، خربت خيبر .... أنس بن مالك ١٢٠٨
الله أكبر هذا كما قالت بنو إسرائيل .... أبو واقد الليثي ٨٥٠
الله يعلم أن أحدكما كاذب، فهل منكما تائب؟ .... ابن عمر ٦٧٢
المتشبع بما لم ينل كلابس ثوبي زور .... أسماء ٣١٩
المحرم لا ينكح ولا يخطب .... عثمان بن عفان ٣٣
المدينة كالكير تنفي خبثها وتنصع طيبها .... جابر بن عبد الله ١٢٥١
المرء مع من أحب .... صفوان بن عسال ٨٨٣
المسجد الحرام قلت: ثم أي؟ قال: المسجد الأقصى .... أبو ذر ١٣٥
المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده .... عبد الله بن عمرو ٥٩٥
المقسطون عند الله يوم القيامة على منابر من نور .... عبد الله بن عمرو ٥٨٨
المؤمن القوي خير وأحب إلى الله تعالى من .... أبو هريرة ١١٢١
المؤمن للمؤمن كالبنيان يشد بعضه بعضًا .... أبو موسى الأشعري ٧٧١
المؤمن يأكل في معى واحد والكافر يأكل .... ابن عمر ٦٦٩

الناس تبع لقريش في هذا الشأن مسلمهم تبع .... أبو هريرة ١٠٥٠
الناس إذا رأوا الظالم فلم يأخذوا على يديه .... أبو بكر........ ٣
الندم توبة .... عبد الله بن مسعود ١٠٦
الوالد أوسط أبواب الجنة فأضع ذلك .... أبو الدرداء ٣٩٦
الوضوء مما مست النار .... عمرو بن أمية ٩٠٠
الولد للفراش وللعاهر الحجر .... أبو هريرة ١٠٩١
الولد للفراش، واحتجبي منه ياسودة فقيل .... عائشة ٢٤٠
اليمين الكاذبة منفقة للسلعة ممحقة .... أبو هريرة ١٠٣٦
الإمام أمير فإن صلى قاعدًا فصلوا .... أبو هريرة ٩٦٤
الإمام ضامن والمؤذن مؤتمن .... أبو هريرة ١٠٠٥
الإيمان بالله وجهاد في سبيله .... عبد الله بن مسعود ١٠٤
امترا ابن عباس والمسور بن مخرمة .... عبد الله بن حنين ٣٨١
ان من قبل المغرب بابا مسيرة عرضه .... صفوان بن عسال ٨٨٣
انت مع من أحببت .... أنس بن مالك........ ١١٩٩
انتبذوا كل واحد منهما على حدته .... أم معبد ٣٥٧
انتدب الله .... أبو هريرة ١٠٩٤
انتدب لها رجل ذو عز ومنعة في .... عبد الله بن زمعة ٥٦٩
انحره ثم اغمس خفه في دمه ثم اضرب بها .... ناجية اللخزاعي ٨٨٢
انزل فاجدح لي .... عبد الله بن أبي أوفى ٧١٤
انطلقوا حتى تأتوا روضة خاخ بها ظعينة .... علي بن أبي طالب ٤٩
اولاهن أو آخرهن بالتراب .... أبو هريرة ٩٧٤
ائتمّ به كله ولا تجعل منه شيئًا خلفك .... ابن عباس ٦٩٤
ائتوني بأنبجانية .... عائشة ١٧٣
ائذنوا له فبئس ابن العشيرة، أو قال: أخوه العشيرة .... عائشة ٢٥٠
ايتوني أكتب لكم كتابًا لن تضلوا بعده .... ابن عباس ٥٢٧
آخر نظرة نظرتها إلى رسول الله ﷺ كشف الستارة .... أنس بن مالك ١١٩٧
أبرأ إلى كل خليل من خله .... عبد الله بن مسعود ١١٤
أبشر رسول الله ﷺ خديجة ببيت في الجنة؟ .... عبد الله بن أبي أوفى ٧٢٠
أبصر الأقرع بن حابس رسول الله ﷺوهو يقبل .... أبو هريرة ١١١٢
أبصر النبي ﷺرجلاً قد أسبل إزاره .... الشريد بن سويد ٨١٠
أبصر رسول الله ﷺ حلة سيراء على عطارد .... ابن عمر ٦٨٠
أبصرني رسول الله ﷺ وأنا أصلي ركعتين .... قيس جد سعد ٨٧٠
أبطأ جبريل عليه السلام على النبي ﷺ بالوحي .... جندب بن عبد الله ٧٧٧
أبق لي أبق لي .... عائشة ١٦٩
أبنيّ لا ترموا جمرة العقبة .... ابن عباس ٤٦٦

أتاكم أهل اليمن هم ألين قلوبًا وأرق أفئدة .... أبو هريرة ١٠٥٥
أتانا ابن مربع الأنصاري ونحن بعرفة في مكان .... يزيد بن شيبان ٥٧٧
أتانا زيد بن ثابت و نحن في حائط .... شرحبيل أبو سعد ٤٠١
أتاني الليلة آت من ربي فقال: صلِّ في هذا الوادي .... عمر بن الخطاب ١٩
أتاني جبريل عليه السلام فقال مر أصحابك .... السائب بن خلاد ٨٥٥
أتاني عبد الله بن سلام وقد أدخلت رجلي فى الغرز .... علي بن أبي طالب ٥٣
أتاني يوم الفتح حموان لي فأجرتهما .... أم هانئ ٣٣١
أتت يهودية فقالت أعاذكِ الله من عذاب القبر .... عائشة ١٨٠
أتتني أمي راغبة في عهد قريش .... أسماء بنت أبي بكر ٣١٨
أتحبين أن يسور الله عزوجل مكانه سوارًا من نار؟ .... أسماء بنت يزيد ٣٦٩
أتدرون أى يوم ذلك؟ .... عمران بن حصين ٨٣٣
أتريدين أن ترجعي إلى رفاعة؟ .... عائشة ٢٢٨
أتستطع أن تعتق رقبة؟ .... أبو هريرة ١٠١٤
أتمهما وأكملهما .... ابن عباس ٥٣٦
أتى النبي ﷺ بتمر فجعل يقسّمه وهو محتفز .... أنس بن مالك ١٢٣٠
أتى النبي ﷺ بدلو من زمزم فشرب ثم توضأ .... وائل بن حجر ٨٨٨
أتى النبي ﷺ بصبي من صبيان الأنصار .... عائشة ٢٦٦
أتى النبي ﷺ امرأة من الأنصار فرشت له صورًا .... جابر بن عبد الله ١٢٧٤
أتى أبا هريرة رجل فارسي وامرأة له .... أبو ميمونة ١٠٨٩
أتى رسول الله ﷺ رجل منصرفه من أحد .... ابن عباس ٥٣٧
أتينا الزهري في دار ابن الجواز .... سفيان ٢٦
أتينا رسول الله ﷺ في أربع مائة راكب نسأله .... دكين بن سعيد المزني ٨٩٥
أتينا رسول الله ﷺ في نستحمله فأتى بذود غرّ .... أبو موسىٰ الأشعري ٧٦٦
أتي رسول الله ﷺ بدابة طويل الظهر ممدود .... حذيفة ٤٤٩
أتي علي بن أبي طالب باليمن في ثلاثة نفر .... زيد بن أرقم ٧٨٥
أثم أثم يعني حسنًا .... أبو هريرة ١٠٤٩
أجب عنّي اللهم أيده بروح القدس .... أبو هريرة ١١١١
أحابستنا هي .... عائشة ٨٤٤
أحب الصيام إلى الله صيام داود .... عبد الله بن عمرو ٥٨٩
أخبرتني ميمونة أنها كانت تغتسل .... ابن عباس ٣٠٩
أخبرني أبوك أن شجرة أنذرت النبي ﷺ بالجن .... عبد الله بن مسعود ١٢٤
أخر رسول الله ﷺ ذات ليلة بالعشاء فخرج .... ابن عباس ٤٩٢
أخرج إلي رأسه فغسلته وأنا حائض .... عائشة ١٨٥
أخرجوا العواتق وذوات الخدور .... أم عطية ٣٦٤
أخرجوا المشركين من جزيرة العرب .... ابن عباس ٥٢٧

أخرجوا يهود الحجاز من الحجاز	أبو عبيدة بن الجراح	٨٥
أخفى عطسته	أبو هريرة	١١٦٦
أدرك رسول الله ﷺ عمر وهو في سفره	ابن عمر	٦٨٧
أدع أهل الصفة تطوى بطونهم	علي بن أبي طالب	٤٤
أذابه الله فى النار كما يذوب الملح فى الماء	أبو هريرة	١١٧٦
أذن فى الناس أن رسول الله ﷺ يريد الحج	جابر بن عبد الله	١٢٩٦
أراد أن لا تخرج أمته	عبد الله بن عباس	٤٧٢
أراد رسول الله ﷺ أن يعتكف العشر الأواخر	عائشة	١٩٧
أرأيت لو كان لك عبدان أحدهما لا يخونك	عوف بن مالك الجشمي	٨٨٥
أرب إبل أنت، أو رب غنم	عوف بن مالك	٨٨٥
أربعة أنها من الجنة: الفرات وسيحان وجيحان	أبو هريرة	١١٧٢
أردت أن أخطب إلى رسول الله ﷺ ابنته	علي بن أبي طالب	٣٨
أردت أن أشتري بريدة فأعتقها	عائشة	٢٤٢
أرسل على أيوب رِجل من جراد من ذهب	أبو هريرة	١٠٦٦
أرسل عمر بن الخطاب إلى شيخ من بني زهرة	أبو يزيد المكي	٢٤
أرسلني أبو الجهيم أسأل زيد بن خالد الجهني	بسر بن سعيد	٨١٧
أرسلني علي بن الحسين إلى الربيع بنت معوذ	عبد الله بن محمد بن عقيل	٣٤٣
أرسلوا إلي أعلم رجلين فيكم!	جابر	١٣٠٢
أرضعيه	عائشة	٢٧٩
أزرة المؤمن إلى أنصاف ساقيه	أبو سعيد الخدري	٧٣٧
أسبغ الوضوء يا عبد الرحمن	أبو سلمة بن عبد الرحمن	١٦٢
أسرعوا بالجنازة فإن تك صالحة فخير تقدمونها	أبو هريرة	١٠٢٨
أسفروا بصلاة الفجر فإن ذلك أعظم للأجر	رافع بن خديج	٤١٠
أسلمت على ماسبق من خير	حكيم بن حرام	٥٥٤
أشد الناس عذابًا عند الله يوم القيامة	خالد بن الوليد	٥٦٢
أشرف رسول الله ﷺ على أطم من آطام المدينة	أسامة بن زيد	٥٤٣
أشرف علينا رسول الله ﷺ من علية له	أبو سريحة حذيفة بن أسيد	٨٢٩
أشرف علينا رسول الله ﷺ من علية له	أبو سريحة الغفاري	٨٢٩
أشعرنها إياه	أم عطية	٣٦١
أشهد على رسول الله ﷺ أنه صلى قبل الخطبة	ابن عباس	٤٧٦
أصاب ابن عمر برد وهو محرم	عبد الله بن عمر	٦٩٦
أصبت بعضًا وأخطأت بعضًا	ابن عباس	٥٣٧
أصبنا حُمرًا يوم خيبر خارجًا من القرية	عبد الله بن أبي أوفى	٧١٦
أصبنا إبلاً و غنمًا وكنا نعدل البعير	رافع بن خديج	٤١٢
أصليت؟	أبو سعيد الخدري	٧٤١

أصليت؟ .... جابر بن عبد الله ١٢٣٢
أضللت بعيرًا لي يوم عرفة فخرجت .... جبير بن مطعم ٥٥٩
أطعمنا رسول الله ﷺ لحوم الخيل ونهانا عن لحوم .... جابر بن عبد الله ١٢٦٣
أطيب اللحم لحم الظهر .... عبد الله بن جعفر ٥٤٠
أعرف عفاصها ووعاءها ثم عرفها سنة .... يزيد مولى المنبعث ٨١٦
أعطى رسول الله ﷺ يوم حنين أبا سفيان .... رافع بن خديج ٤١٣
أعطيت خمسًا لم يعطهن أحد قبلي .... أبو هريرة ٩٥١
أعطي صواحباتك .... أسماء بنت يزيد ٣٦٩
أعظم المسلمين فى المسلمين جرمًا من سأل .... سعد بن أبي وقاص ٦٧
أعلفه الناضح .... جابر ١٢٩٢
أعلفه ناضحك أو أطعمه رقيقك .... سعد بن محيصة ٨٨٠
أعوذ بوجهك .... جابر بن عبد الله ١٢٦٨
أغبط أوليائي عندي منزلة رجل مؤمن .... أبو أمامة ٩١١
أفتان أنت يا معاذ؟ أفتان أنت؟ .... جابر ١٢٥٥
أفرد رسول الله ﷺ الحج ولم يعتمر .... عائشة ٢٠٧
أفضل الجهاد كلمة حق .... أبو سعيد الخدري ٧٥٢
أفضل الجهاد من أهريق دمه .... جابر بن عبد الله ١٢٨٤
أفضل الصدقة المنيحة تغدو بعس أو تروح بعس .... أبو هريرة ١٠٦٧
أفضل الصدقة جهد المقل .... جابر بن عبد الله ١٢٨٤
أفضل الصدقة على ذى الرحم الكاشح .... أم كلثوم ٣٢٨
أفضل الصلاة طول القيام وأفضل الجهاد .... جابر بن عبد الله ١٢٨٤
أفلا أكون عبدًا شكورًا .... مغيرة بن شعبة ٧٥٩
أقرئ سليمان منك السلام .... سفيان بن عيينة ٤٨٩
أقرّوا الطير على مكناتها .... أم كرز ٣٤٨
أكرموا أصحابي ثم الذين يلونهم .... عمر بن الخطاب ٣٢
أكل النبي ﷺ لحمًا وصلى ولم يتوضأ .... عمرو بن أمية ٩٠٠
أكُل ولدك نحلت مثل هذا؟ .... النعمان بن بشير .... ٩٢٥، ٩٢٨
ألا أخبرك بما هو خير لك منه: تسبحين الله .... علي بن أبي طالب ٤٣
ألا تعجبوا كيف يصرف الله عز وجل عني شتم قريش .... أبو هريرة ١١٤٣
ألا تكفيني هذه الخلصة اليمانية .... جرير بن عبد الله ٨٠١
ألا صلوا في رحالكم .... ابن عمر ٧٠١
ألا لا تغلوا صداق النساء فإنها لو كانت .... عمر بن الخطاب ٢٣
ألا وإن لكل غادر لواء يوم القيامة بقدر غدرته .... أبو سعيد الخدري ٧٥٢
ألا إن الله و رسوله ينهيانكم عنها فإنها رجس .... أنس بن مالك ١٢٠٩
ألا إن الله ينهاكم أن تحلفوا بآبائكم .... عبد الله بن عمر .... ٦٢٤، ٦٨٧

ألا إني فرطكم على الحوض وإني مكاثر بكم الأمم .... الصنابحي الأحمسي ٧٨٠
ألا إني فرطكم على الحوض........ جندب البجلي ٧٧٩
ألأيمن فالأيمن .... أنس بن مالك ١١٩١
ألقوها وما حولها وكلوه........ ميمونة ٣١٢
ألم أخبر أنك تقوم الليل وتصوم النهار........ عبد الله بن عمرو ٥٩٠
ألم أخبر أنك تلي أعمالاً من أعمال المسلمين .... ابن السعدي ٢١
ألم ترى أن محرزًا المدلجي........ الزهري ٢٤١
ألم تسمعوا ما قال ربكم الليلة؟ قال ما أنعمت .... زيد بن خالد ٨١٣
أم قومك واقدرهم بأضعفهم .... عثمان بن أبي العاص ٩٠٧
أما الذي نهى عنه رسول الله ﷺ فهو الطعام .... ابن عباس ٥٠٩
أما أن ذلك سيكون .... الزبير بن العوام ٦١
أما أنا فلا آكل متكئًا وأما إنه قد أكل الطعام........ عمران بن حصين ٨٣٤
أما تذكر إن كنت أنا وأنت في الإبل .... عمار بن ياسر........ ١٤٥
أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسىٰ........ سعد ٧١
أما ترون القتل شيئًا .... ابن عمر........ ٦٤٧
أما هذا فقد عصى أبا القاسم ﷺ .... أبو هريرة ١٠٠٤
أما يكفي إحداكن أن تتخذ جمانًا .... أسماء بنت يزيد ٣٦٩
أما إن ذلك لا يرد شيئًا قضاه الله عز وجل .... جابر بن عبد الله ١٢٦٧
أما إنا قد سألنا عن ذلك يعني أرواح الشهداء........ عبد الله بن مسعود ١٢١
أما إنك لا تجني عليه ولا يجني عليك .... أبو رمثة ٨٦٨
أمر الناس أن يكون آخر عهدهم بالبيت .... ابن عباس ٥٠٣
أمر النبي ﷺ أن يسجد منه على سبع على يديه .... ابن عباس ٤٩٤
أمر رسول الله ﷺ بالقتلى قتلى أحد أن يردوا .... جابر بن عبد الله ١٣٠٦
أمر رسول الله ﷺ بلعق الأصابع ولعق الصحفة .... جابر بن عبد الله ١٢٤٣
أمرت بقرية تأكل القرى يقولون يثرب وهي المدينة .... أبو هريرة ١١٦١
أمرنا رسول الله ﷺ أن نصلي بعد الجمعة أربعًا........ أبو هريرة ٩٨٢
أمرني رسول الله ﷺ أن أقوم على بدنه .... علي بن أبي طالب........ ٤١، ٤٢
أمسك بنصالها .... جابر ١٢٦١
أمك .... أبو هريرة ١١٢٥
أملى علي أبي كتابًا إلى أخ لي كان عاملاً........ أبو بكرة ٧٩٢
أن ابن عمر كان يمر بشجرة بين مكة........ نافع ٦٦٥
أن الزبير بن العوام خاصم رجلاً إلى........ أم سلمة ٣٠٠
أن الشمس تطلع صبيحة ذلك اليوم........ أبي بن كعب ٣٧٧
أن الله عزوجل ليحفظ بحفظ الرجل الصالح .... ابن المنكدر........ ٣٧٥
أن المخدجي قال لعبادة بن الصامت: إن أبا محمد .... عبد الله بن محيريز ٣٩٠

أن النبي ﷺ احتجم وهو محرم .... عبد الله بن عباس ٥٠١
أن النبي ﷺ اغتسل من الجنابة فغسل فرجه .... ميمونة ٣١٦
أن النبي ﷺ أمر أن يسجد منه على سبعة أعظم .... ابن عباس ٤٩٥
أن النبي ﷺ أمر أن يسجد منه على سبع .... ابن عباس ٤٩٣
أن النبي ﷺ أمر رجلاً حين لاعن بين المتلاعنين .... ابن عباس ٥١٩
أن النبي ﷺ خرج من المدينة عام الفتح .... ابن عباس ٥١٥
أن النبي ﷺ صلى في خميصة لها أعلام .... عائشة ١٧٣
أن النبي ﷺ قطع في أموال بني النضير .... ابن عمر ٦٨٦
أن النبي ﷺ كان يقف سنيه كلها بعرفة .... مجاهد ٥٦٠
أن النبي ﷺ كان ينبذ له في سقاء .... جابر بن عبد الله ١٢٩١
أن النبي ﷺ كان يوتر بخمس لا يجلس .... عائشة ١٩٦
أن امرأة من بني أسد أتت ابن مسعود .... عبد الله بن مسعود ٩٨
أن امرأة من خثعم سألت رسول الله ﷺ غداة النحر .... ابن عباس ٥٠٨
أن أبا بكر الصديق قام فحمد الله وأثنى عليه .... قيس بن حازم ٣
أن أبا ذر كان ينزل عليهم في العمرة .... أبو الأسعد ٨٤٧
أن رجلاً جاء إلى النبي ﷺ فقال: يا رسول الله إن لي .... جابر ١٢٦٧
أن رجلاً قال: يا رسول الله رأيت في المنام كأن .... جابر ١٢٩٤
أن رجلاً مات على عهد رسول الله ﷺ .... ابن عباس ٥٢٤
أن رجلاً مر بغصن من شوك فرفعه عن الطريق .... أبو هريرة ١١٤٧
أن رسول الله ﷺ احتز كتف شاة فأكل .... عمرو بن أمية الضمري ٩٠٠
أن رسول الله ﷺ انما كان يحدث حديثًا .... عائشة ٢٤٨
أن رسول الله ﷺ أعطاه دينارًا ليشتري له .... عروة بن أبي الجعد ٨٤٥
أن رسول الله ﷺ أمره أن يردف عائشة .... عبد الرحمن بن أبي بكر ٥٦٣
أن رسول الله ﷺ أمرها بقتل الأوزاغ .... أم شريك ٣٥١
أن رسول الله ﷺ أولم على بعض نسائه .... عائشة ٢٣٨
أن رسول الله ﷺ أولم على صفية بسويق وتمر .... أنس بن مالك ١١٩٣
أن رسول الله ﷺ أهدى مرة غنمًا .... عائشة ٢١٩
أن رسول الله ﷺ حين بعث فلانًا .... عم ابن كعب بن مالك ٨٧٦
أن رسول الله ﷺ دخل مكة عام الفتح .... أنس بن مالك ١٢٢١
أن رسول الله ﷺ ذكر وضع الجوائح بشيء .... جابر بن عبد الله ١٢٨٧
أن رسول الله ﷺ رجم يهوديًا ويهودية .... ابن عمر ٦٩٧
أن رسول الله ﷺ رخص في العرايا .... زيد بن ثابت ٦٢٢
أن رسول الله ﷺ رخص في بيع العرايا .... زيد بن ثابت ٤٠٠
أن رسول الله ﷺ رخص للرعاء أن يرموا .... أبو البداح، عن أبيه ٨٥٦
أن رسول الله ﷺ صلى بالناس الصبح يوم الفتح .... عبد الله بن السائب ٨٢١

أن رسول الله ﷺ قبض عن تسع وكان يقسم .... ابن عباس ٥٢٥
أن رسول الله ﷺ قدم أغيلمة بني عبد المطلب .... ابن عباس ٤٦٦
أن رسول الله ﷺ قضى أن أعيان بني الأم يتوارثون .... علي بن أبي طالب ٥٦
أن رسول الله ﷺ قضى بالعمري للوارث .... زيد بن ثابت ٣٩٩
أن رسول الله ﷺ كان يتعوذ من جهد البلاء .... أبو هريرة ٩٧٨
أن رسول الله ﷺ كان يتعوذ من غلبة الدين .... عائشة ٢٤٥
أن رسول الله ﷺ كان يجمع بين البطيع .... عائشة ٢٥٦
أن رسول الله ﷺ كان يصلي بالليل قائمًا .... عائشة ١٩٣
أن رسول الله ﷺ كان يصلي على الخمرة .... ميمونة ٣١١
أن رسول الله ﷺ كان يقبّل بعض نسائه وهو صائم .... عائشة ٢٠٠
أن رسول الله ﷺ كان يقبّلها وهو صائم .... عائشة ١٩٩
أن رسول الله ﷺ كان يقرأ في العيد بـ ﴿سبح اسم﴾ .... النعمان بن بشير ٩٢٦
أن رسول الله ﷺ كان إذا أضاء له الفجر .... حفصة ٢٨٨
أن رسول الله ﷺ كان إذا أنزل عليه القرآن .... ابن عباس ٥٢٨
أن رسول الله ﷺ كان إذا عطس خمّر وجهه .... أبو هريرة ١١٦٦
أن رسول الله ﷺ كان إذا قام من الليل يشوص .... حذيفة بن اليمان ٤٤٢
أن رسول الله ﷺ لم يكن يحجبه عن قراءة القرآن .... علي ٥٧
أن رسول الله ﷺ لما خرج إلى حنين م بشجرة .... أبو واقد الليثي ٨٥٠
أن رسول الله ﷺ لما رمى الجمرة ونحر نسكه .... أنس بن مالك ١٢٣٠
أن رسول الله ﷺ لما طاف بالبيت وصلى خلف المقام .... جابر بن عبد الله ١٢٧٥
أن رسول الله ﷺ نهى أن يمس الرجل ذكره .... أبو قتادة ٤٢٨
أن رسول الله ﷺ نهى أن ينفخ في الإناء .... ابن عباس ٥٢٦
أن رسول الله ﷺ نهى عن أكل كل ذي ناب .... أبو ثعلبة الخشني ٨٧٧
أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع الثمر حتى يبدو صلاحه .... عبد الله بن عمر ٦٢٢
أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع السنين .... جابر بن عبد الله ١٢٨٩
أن رسول الله ﷺ نهى عن ثمن الكلب .... أبو مسعود الأنصاري ٤٥١
أن رسول الله ﷺ نهى عن نكاح المتعة وعن لحوم .... علي بن أبي طالب ٣٧
أن رسول الله ﷺ نهى عنه .... رافع بن خديج ٤٠٦
أن رسول الله ﷺ إنما قام مرة واحدة ثم لم يعد .... علي بن أبي طالب ٥١
أن سعد بن عبادة استفتى رسول الله ﷺ .... ابن عباس ٥٢٣
أن طارقًا كان أميرًا بالمدينة فقضى بالعمرى .... سليمان بن يسار ١٢٦٥
أن عبد الله بن عمر كان إذا أبصر رجلاً يصلي .... نافع ٦١٥
أن عبد الله بن مسعود سجد سجدتي السهو .... علقمة ٩٧
أن عمر بن الخطاب مربحسان وهو ينشد في المسجد .... سعيد بن المسيب ١١١١
أن عمر بن الخطاب نشد الناس .... عمران بن حصين ٨٣٥

أن محيصة سأل رسول الله ﷺ عن كسب حجام .... سعد بن محيصة ٨٨٠
أن نسمة المؤمن طائر أخضر تعلق من ثمر الجنة .... كعب بن مالك ٨٧٥
أن هذا أمر كتبه الله على بنات آدم .... عائشة ٢٠٩
أنا أول من رمى بسهم في سبيل الله .... سعد ٧٨
أنا طيبت رسول الله ﷺ بيدي هاتين لحرمه .... عائشة ٢١٣
أنا وكافل اليتيم له ولغيره في الجنة .... مرة الفهري .... ٨٤١، ٨٤٠
أنتم اليوم خير أهل الأرض .... جابر بن عبد الله ١٢٣٥
أنتما أعلم من قبلكما .... جابر بن عبد الله ١٣٠٢
أنسك نسيكة أصم ثلاثة أيام .... كعب بن عجرة ٩٠٧
أنفقه على نفسك قال: عندي آخر .... أبو هريرة ١١٨٥
أنكحت ياجابر؟ .... جابر بن عبد الله ١٢٣٦
أنه خفف عن المرأة الحائض .... ابن عباس ٥٠٣
أنه رأى رسول الله ﷺ يدعو في الصلاة .... عبد الله بن الزبير ٨٨١
أنه سمع رسول الله ﷺ يقرأ في المغرب .... جبير بن مطعم ٥٥٦
أنه لما حضرته الوفاة قالت له أم مبشّر .... كعب بن مالك ٨٧٥
أنه نهى عن بيع نقع البير .... إياس بن عبد المزني ٩١٤
أنها سقطت قلادتها ليلة الأبواء .... عائشة ١٦٦
أنها كانت تغتسل هي والنبي ﷺ من إناء واحد .... ميمونة ٣٠٩
أو تحبين ذلك؟ .... أم حبيبة ٣٠٧
أو دلوًا من ماء .... أبو هريرة ٩٤٤
أو غير ذلك يا عائشة؟ إن الله عز وجل خلق .... عائشة ٢٦٦
أو كان ذلك طلاق؟ .... عائشة ٢٣٦
أو كلكم ثوبان .... أبو هريرة ٩٤٣
أو مسلم؟ .... سعد بن أبي وقاص ٦٨
أو يكون بيعهما عن خيار .... ابن عمر ٦٥٥
أول زمرة من أمتي يدخلون الجنة على صورة القمر .... أبو هريرة ١١٥١
أولا أدلك على عمل إذا أنت قلته أدركت من قبلك .... أبو ذر ١٣٤
أولا يجد أحدكم ثلاثة أحجار .... عروة ٤٣٢
أولكلكم ثوبان؟ .... أبو هريرة ٩٤٣
أولم ولو بشاة .... أنس ١٢٢٧
أولئك العصاة .... جابر بن عبد الله ١٢٩٧
أهدى أكيدر دومة لرسول الله ﷺ جبة فتعجب الناس .... أنس بن مالك ١٢١٢
أهديت لرسول الله ﷺ لحم حمار و حش .... الصعب بن جثامة ٧٨٣
أهدي رسول الله ﷺ مائة بدنة فقدم علي من اليمن .... جابر بن عبد الله ١٢٧٧
أهريقوا عليه سجلا من ماء أو دلوًا من ماء .... أبو هريرة ٩٤٤

أهل الجنة أمشاطهم الذهب .... أبو هريرة ١١١٦
أهلّ ابن عمر بالعمرة حين خرج من المدينة .... نافع ٦٧٩
أيحب أحدكم أن يبزق في وجهه .... أبو سعيد الخدري ٧٢٩
أيحب أحدكم أن يبصق في وجهه .... أنس بن مالك ١٢٢٨
أيدعها في فيك تقضمها قضم الفحل .... يعلى بن أمية ٧٨٨
أيعجز أحدكم أن يكسب كل يوم ألف حسنة؟ .... سعد بن أبي وقاص ٨٠
أيكم كانت له أرض أو نخل فلا يبيعها .... جابر بن عبد الله ١٢٨٠
أيما امرأة تطيبت ثم خرجت تريد المسجد .... أبو هريرة ٩٧٧
أيما امرأة نكحت بغير إذن وليها فنكاحها .... عائشة ٢٣٠
أيما جبار أراد أهل المدينة بسوء أذابه .... أبو هريرة ١١٧٦
أيما رجل وجد متاعه بعينه عند رجل قد أفلس .... أبو هريرة ١٠٤١
أيما عبد كان بين اثنين فأعتق أحدهما نصيبه .... عبد الله بن عمر ٦٧٠
أيما عبد كان بين رجلين فأعتق أحدهما نصيبه .... أبو هريرة ١٠٩٩
أيما إهاب دبغ فقد طهر .... ابن عباس ٤٨٦
أين السائل؟ وقد كان جاء ه رجل قبل ذلك .... يعلى بن أمية ٧٩١
أين صلى في البيت؟ فقال: بين العمودين المقدمين .... بلال بن رباح ١٥٠
أين علماوكم يا أهل المدينة؟ .... معاوية بن أبي سفيان ٥٩٩
أيؤذيك هوامك ياكعب؟ .... كعب بن عجرة ٧٠٩
أيها الناس عليكم السكينة .... أم سليمان ٣٥٩
أي الأجلين قضى موسى؟ .... ابن عباس ٥٣٦
أي بنيّ مالي أراك شعثًا رأسك .... ميمونة ٣١٠
أي مسجد وضع على وجه الأرض أول؟ .... أبو ذر ١٣٥

(إ)

إذا استأذ أحدكم ثلاثًا فلم يؤذن .... أبو موسىٰ الأشعري ٧٣٤
إذا استأذن أحدكم ثلاثًا فلم يؤذن له فليرجع .... أبو موسىٰ الأشعري ٧٧٣
إذا استأذن أحكم جاره أن يغرز .... أبو هريرة ١٠٨٢
إذا استأذنت أحدكمَ امرأته إلى المسجد .... عبد الله بن عمر ٦١٣
إذا استجمر أحدكم فليستجمر وترًا .... أبو هريرة ٩٦٣
إذا استيقظ أحدكم من نومه فلا يغمسن .... أبو هريرة ٩٥٧
إذا اشتد الحر فأبردوا بالصلاة فإن شدة .... أبو هريرة ٩٤٨
إذا اشتكى الإنسان الشيً منه .... عائشة ٢٥٣
إذا انتهيت إلى قوم جلوس فسلم عليهم .... أبو هريرة ١١٧١
إذا انقطع شسع أحدكم فلا يمش في نعل .... أبو هريرة ١١٤٢
إذا أبق العبد إلى أرض العدو فقد برئت .... جرير بن عبد الله ٧٩٦

إذا أتى أحدكم أهله فإن أراد أن	أبو سعيد الخدري	٧٥٣
إذا أتيتم الصلاة فلا تأتوها وأنتم تسعون	أبو هريرة	٩٤١
إذا أرسلت كلبك و ذكرت اسم الله	عدي بن حاتم	٩١٩
إذا أصبح أحدكم يومًا صائمًا فلا يرفث	أبو هريرة	١٠٢٠
إذا أفطر أحدكم فليفطر على تمر	سلمان بن عامر	٨٢٤
إذا أقام في الصلاة فإنما يواجه ربّه	أنس بن مالك	١٢٢٨
إذا أقبل الليل من هاهنا و أدبر النهار	عمر بن الخطاب	٢٠
إذا أقيمت الصلاة فلا تقوموا	أبو قتادة	٤٢٧
إذا أقيمت الصلاة ووجد أحدكم الغائط	عبد الله بن أرقم	٨٧٤
إذا أكل أحدكم فلا يمسح يده حتى يلعقها	ابن عباس	٤٩٠
إذا أكل أحدكم فليأكل بيمينه	عبد الله بن عمر	٦٣٥
إذا أكلتم هذه الخضرة فلا تجالسونا فإن الملائكة	جابر بن عبد الله	١٣٠٧
إذا أمن القارىء فأمنوا فإن الملائكة	أبو هريرة	٩٣٩
إذا أنفقت المرأة من بيت زوجها	عائشة	٢٧٧
إذا تأهل الرجل في بلد فليصل به صلاة المقيم	عثمان بن عفان	٣٩
إذا تبايع المتبايعان فكل واحد منهما	ابن عمر	٦٥٤
إذا تثاء ب أحدكم فليكظم أو ليضع	أبو هريرة	١١٤٦
إذا توضأت فانتثر وإذا استجمرت	سلمة بن قيس	٨٥٨
إذا جئت فاستأذن فإذا أذن	عبد الله بن عمر	٦٣٦
إذا حضر العشاء و أقيمت الصلاة فابدؤوا	أنس بن مالك	١١٨٩
إذا دخل أحدك المسجد فليصل ركعتين	أبو قتادة	٤٢١
إذا دخلت العشر وأراد أحدكم أن	أم سلمة	٢٩٣
إذا دعي أحدكم إلى طعام وهو صائم فليقل	أبو هريرة	١٠١٨
إذا رأت إحداكن الماء فلتغتسل	أم سلمة	٢٩٨
إذا رأيتم الليل قد أقبل من ههنا	عبد الله بن أبي أوفى	٧١٤
إذا رأى أحدكم رؤيا يكرهها فليصل ركعتين	أبو هريرة	١١٥٣
إذا رأى أحدكم من هو فوقه في المال	أبو هريرة	١٠٧٢
إذا رأيتم الجنازة فقوموا لها حتى تخلفكم أو توضع	عامر بن ربيعة	١٤٩
إذا رأيتموه فصوموا وإذا رأيتموه	عبد الله بن عباس	٥١٤
إذا رميتم الجمرة فارموها بمثل حصى الخذف	معاذ أو ابن معاذ	٨٥٤
إذا رميتم الجمرة و ذبحتم وحلقتم	عمر بن الخطاب	٢١٥
إذا زنت أمة أحدكم فاجلدوها	زيد بن خالد وأبو هريرة وشبل	٨١٢
إذا سلم عليك اليهودي فإنما	عبد الله بن عمر	٦٥٦
إذا سنت أمة أحدكم فتبين زناها فليجلدها	أبو هريرة	١٠٨٨
إذا صل أحدكم فليجعل تلقاء وجهه شيئًا	أبو هريرة	٩٩٩

إذا صلى أحدكم إلى سرة فليدنو	سهل بن أبي حثمة	٤٠٢
إذا ضرب أحدكم فليجتنب الوجه	أبو هريرة	١١٢٨
إذا ظهر السوء في الأرض أنزل	عائشة	٢٦٥
إذا قال الرجل لأخيه : جزاك الله خيرًا	أبو هريرة	١١٦٩
إذا قال المؤذن الله أخبر الله أكبر	معاوية بن أبي سفيان	٦٠٥
إذا قام أحدكم من الليل فليصل ركعتين	أبو هريرة	٩٩١
إذا قام أحدكم إلى الصلاة فإن الرحمة تواجهه	أبو ذر	١٢٩
إذا قرأ أحدكم ﴿لا أقسم بيوم القيامة﴾	أبو هريرة	١٠٠١
إذا قضى الله الأمر في السماء ضربت	أبو هريرة	١١٥٩
إذا قلت لصاحبك يوم الجمعة والإمام يخطب	أبو هريرة	٩٧٢
إذا كان أحدكم في الفيء فقلص عنه	أبو هريرة	١١٤٥
إذا كان لإحداكن مكاتب وكان عنده	أم سلمة	٢٨٩
إذا كان يوم الجمعة كان على كل باب	أبو هريرة	٩٤٠
إذا كفر الرجل أخاه فقد باء بها أحدهما	ابن عمر	٦٩٩
إذا كفى أحدكم خادمه صنعة طعامه وكفاه	أبو هريرة	١٠٧٦
إذا نعس أحدكم وهو يصلي فلينفتل	عائشة	١٨٦
إذا وضع العشاء وأقيمت الصلاة فابدؤوا بالعشاء	عائشة	١٨٣
إذا ولغ الكلب في إناء أحدكم فليغسله سبع	أبو هريرة	٩٧٣
إذا هلك كسرى فلا كسرى بعده	أبو هريرة	١١٠٠
إذا هي سقمت سقم لها سائر الجسد	النعمان بن بشير	٩٢٢
إقامة المهاجر بمكة بعد قضاء نسكه	العلاء بن الحضرمي	٨٤٦
إن ابني هذا سيد ولعل الله أن يصلح به	أبو بكرة	٧٩٣
إن الأمانة نزلت في جذر قلوب الرجال	حذيفة	٤٤٧
إن البركة تنزل في وسط الطعام	ابن عباس	٥٣١
إن الخير لا يأتي إلا بالخير إن الخير لا	أبو سعيد الخدري	٧٤٠
إن الدنيا حلوة خضرة فإن أخذها	خولة بنت قيس	٣٥٤
إن الدنيا خضرة حلوة وإن الله	أبو سعيد الخدري	٧٥٢
إن الذي حرمها حرم أن يكارم بها اليهود	أبو هريرة	١٠٤٠
إن الذي يرفع رأسه ويخفضه قبل الإمام	أبو هريرة	٩٩٥
إن الرجل ليتكلم بكلمة من سخط الله	بلال بن الحارث	٩١٣
إن الرجل ليصلي الصلاة فينصرف وما كتب	عمار بن ياسر	١٤٦
إن الشمس والقمر آيتان من آيات الله	أبو مسعود	٤٥٦
إن الشيطان قد أيس أن تعبد الأصنام بأرضكم هذه	عبد الله	٩٩
إن الشيطان يأتي أحدكم في صلاته فيلبس	أبو هريرة	٩٥٣
إن العبد إذا قام في الصلاة فإنما يواجه	أنس بن مالك	١٢٢٨

إن العبد إذا قام إلى الصلاة فإنما يواجه .... أبو سعيد الخدري ٧٢٩
إن الفخذ عورة .... جرهد الأسلمي ٨٥٩
إن الله بعث محمدًا بالحق وأنزل عليه الكتاب .... عمر بن الخطاب ٢٥
إن الله تجاوز عن أمتي ماوسوست .... أبو هريرة ١١٨٢
إن الله خلق الجنة وخلق لها أهلاً .... عائشة ٢٦٦
إن الله خلق فى الجنة ريحًا بعد الريح .... أبو ذر ١٣٠
إن الله قد يحدث من أمره ما يشاء وأنه مما أحدث أن .... عبد الله بن مسعود ٩٥
إن الله لا يستحي من الحق لا تأتوا .... خزيمة بن ثابت ٤٣٦
إن الله لا يعذب العامة بعمل .... عمر بن عبد العزيز ٢٧٠
إن الله لا يقبض العلم انتزاعًا .... عبد الله بن عمرو ٥٨١
إن الله ليزيد الكافر عذابًا ببعض بكاء .... عائشة ٢٢٢
إن الله ليسأل العبد يوم القيامة حتى .... أبو سعيد الخدري ٧٣٩
إن الله ليصبح القوم بالنعمة ويمسهم .... أبو هريرة ٩٨٥
إن المرأة خلقت من ضلع لن تستقيم لك .... أبو هريرة ١١٧٧
إن المسألة حرمت إلا في ثلاث .... قبيصة بن المخارمة ٨١٩
إن الهياء من الإيمان .... عبد الله بن عمر ٦٢٥
إن اليهود والنصارى لا يصبغون فخالفوهم .... أبو هريرة ١١١٤
إن الإسلام الكلمة وإن الإيمان العمل .... الزهري ٦٩
إن أبا القاسم ﷺ قد سبق بالخيرات .... أبو هريرة ١١٧٣
إن أبغض الرجال إلى الله عز وجل .... عائشة ٢٧٤
إن أبواب السماء تفتح أو الجنة عند زوال الشمس .... أبو أيوب ٣٨٧
إن أثقل شيء فى الميزان خلق حسن .... أبو الدرداء ٣٩٥
إن أحدكم يجمع خلقه في بطن أمه أربعين يومًا .... عبد الله بن مسعود ١٢٧
إن أخنع الأسماء عند الله رجل تسمى .... أبو هريرة ١١٣٤
إن أخوف ما أخاف عليكم ما يخرج الله عز وجل .... أبو سعيد الخدري ٧٤٠
إن أشد الناس عذابًا عند الله يوم القيامة .... خالد بن الوليد ٥٦٢
إن أشد الناس عذابًا عند الله .... عائشة ٢٥٢
إن أشد الناس عذابًا يوم القيامة المصورون .... عبد الله بن مسعود ١١٨
إن أصدق بيت قاله الشاعر: ألا كل شيء ما .... أبو هريرة ١٠٥٩
إن أفضل الجهاد كلمة حق .... أبو سعيد الخدري ٧٥٢
إن أموال بني النضير كانت مما أفاء الله .... عمر بن الخطاب ٢٢٣
إن أولادكم من أطيب كسبكم، فكلوا من كسبكم .... عائشة ٢٤٧
إن أهل الدرجات العلى ليرون أهل عليين .... أبو سعيد الخدري ٧٥٥
إن أهلها ليبكون عليها وإنها لتعذب في قبرها .... عائشة ٢٢٣
إن بكاء الحي للميت عذاب للميت .... ابن عمر ٢٢٢

إن بلالاً يؤذن بليل فكلوا واشربوا	عبد الله بن عمرو	٦١١
إن بني إسرائيل كان إذا أصاب أحدهم البول	عبد الرحمن بن حسنة	٨٨٤
إن رسول الله ﷺ لم يصم هذا اليوم	عبد الله بن عباس	٥١٣
إن رسول الله ﷺ نهى عن صيد المدينة	زيد بن ثابت	٤٠١
إن شئت فصم وإن شئت فأفطر	عائشة	٢٠٢
إن صيد وج وعضاهه حرم محرم الله وذلك قبل	الزبير	٦٣
إن فى الجمعة لساعة لا يوافقها عبد مسلم قائم	أبو هريرة	٩٩٢
إن فى الجنة شجرة يسير الراكب في ظلها مئة	أبو هريرة	١١٣٨، ١١٨٩
إن كان رسول الله ﷺ ليضع رأسه في حجر	عائشة	١٧٠
إن كان رسول الله ﷺ ليصلي ركعتي الفجر	عائشة	١٨٢
إن كانت إحداكن لترمي بالبعرة على رأس الحول	أم سلمة	٣٠٤
إن كنت رأيت قرني الكبش فى البيت	عثمان بن طلحة	٥٦٥
إن كنت لأفرك المني من ثوب رسول الله ﷺ	عائشة	١٨٧
إن كنت وجدته في قرية مسكونة أوفى	عبد الله بن عمرو	٥٩٦
إن لكل شيء سنامًا وسنام القرآن سورة البقرة	أبو هريرة	١٠٠٠
إن لكل نبي حواريًا وحواري الزبير	جابر بن عبد الله	١٢٤٠
إن لله تسعة وتسعين اسمًا مئة غير واحد	أبو هريرة	١١٣٧
إن له بكل خطوة يخطوها إلى المسجد درجة	أبي بن كعب	٣٧٨
إن لهذه الإبل أوابد كأوابد الوحش	رافع بن خديج	٤١٢
إن لي أسماء أنا محمد وأنا أحمد	جبير بن مطعم	٥٥٥
إن من كان قبلكم ليمشط أحدهم بأمشاط الحديد	خباب بن الأرت	١٥٧
إن من كان قبلكم ليمشط أحدهم بأمشاط	خباب	١٥٨
إن منكم منفرين، إن منكم منفرين فأيكم أم الناس	أبو مسعود	٤٥٤
إن موسىٰ سأل ربه عز وجل فقال أي رب	مغيرة بن شعبة	٧٦١
إن وج مقدس، منه عرج الرب	كعب	٣٣٥
إن هذا البيع يحضره الحلف والكذب	قيس بن أبي غرزة	٤٣٨
إن هذا المالك خضرة حلوة فمن أخذه بطيب	حكيم بن حزام	٥٥٣
إن هذا حمد الله وإنك لم تحمده	أنس بن مالك	١٢١٧
إن يخرج وأنا فيكم فأنا حجيجه دونكم وإن يخرج	أسماء بنت يزيد	٣٦٧
إنا قافلون إن شاء الله غدًا	عبد الله بن عمر	٧٠٦
إنا كنا قد أذنًا لكم في هذه المتعة فمن	سبرة الجهني	٨٤٩
إنا ناسًا يخرجون من النار فيدخلون	جابر بن عبد الله	١٢٥٤
إنا هاجرنا رسول الله ﷺ نريد وجه الله فوقع	خباب	١٥٦
إنظر إليها فإن في أعين نساء الأنصار	أبو هريرة	١١٨١
إنك رفيق والله الطبيب	أبو رمثه	٨٦٨

إنك لست منهم	عبد الله بن عمر	٦٤٩
إنكم تفتنون في قبوركم كفتنة المسيح أو كفتنة الدجال	عائشة	١٨٠
إنكم تفتنون في قبوركم	عائشة	١٧٩
إنكم سترون بعدي أثرة فاصبروا حتى	أنس بن مالك	١٢٠٤
إنكم ملاقو الله مشاةً حفاةً عراةً غرلاً	ابن عباس	٤٨٣
إنما استطيب بشمالي وإنما آكل بيميني	عمر	٤٧٩
إنما الأعمال بالنيات وإنما لكل امرىء ما نوى	عمر بن الخطاب	٢٨
إنما السكنى والنفقة للمرأة إذا كان لزوجها عليها	فاطمة بنت قيس	٣٥٦
إنما الولاء لمن أعتق، ثم خطب الناس	عائشة	٢٤٢
إنما أنا بشر وإنكم تختصمون إلي	أم سلمة	٢٩٦
إنما أنا لكم مثل الوالد أعلمكم فإذا ذهب	أبو هريرة	٩٩٤
إنما جعل الإمام ليؤتم به فإذا كبر فكبروا و إذا	أنس بن مالك	١١٩٨
إنما حرم أكلها	ابن عباس	٤٩١
إنما حرم أكلها	ميمونة	٣١٥
إنما ذلك عِرق وليست بالحيضة، وأمرها	عائشة	١٦١
إنما سعى رسول الله ﷺ بالبيت وبين الصفا	ابن عباس	٤٩٨
إنما عريفكم الأهيس الأليس الأطلس	الشعبي	١٣٠٨
إنما قام رسول الله ﷺ مرة واحدة	علي بن أبي طالب	٥٠
إنما كان فسخ الحج من رسول الله ﷺ لنا خاصة	أبو ذر	١٣٣
إنما كان يكفيك من ذلك التيمم	عمار بن ياسر	١٤٥
إنما كان يكفي أحدكم من الدنيا مثل زاد الراكب	خباب بن الأرت	١٥٢
إنما مثلي و مثل الأنبياء قبلي كمثل رجل بني	أبو هريرة	١٠٤٣
إنما مثلي و مثل الناس كمثل رجل استوقد	أبو هريرة	١٠٤٤
إنما هلكت بنو إسرائيل حين اتخذها	معاوية بن أبي سفيان	٥٩٩
إنما هو عرق وليس بالحيض فإذا أقبلت	عائشة	١٩٤
إنما يكفي منه الوضوء	علي بن أبي طالب	٣٩
إنه عمك فأذني له	عائشة	٢٣١
إنه كان فى الأمم قبلكم محدثون	عائشة	٢٤٥
إنه لا يحبك إلا مؤمن، ولا يبغضك إلا منافق	علي بن أبي طالب	٥٨
إنه لا يدري في أي ذلك البركة	جابر بن عبد الله	١٢٤٣
إنه لا يرحم من لا يرحم	أبو هريرة	١١١٢
إنه للوقت، لولا أن أشق على المؤمنين ما صليت	ابن عباس	٤٩٢
إنه لم يبق من مبشرات النبة إلآ	عبد الله بن عباس	٤٨٩
إنه ليس بالحيضة ولكنه عرق وأمرها	أم سلمة	٣٠٢
إنه ليس بنا رد عليك ولكنا حرم	الصعب بن جثامة	٧٨٣

إنه من يعمل بغير طاعة الله يعود .... عائشة ٢٦٧
إنها قد حرمت .... أبو هريرة ١٠٤٠
إنها لا تصيد صيدا ولا تنكأ عدوًا وإنها .... عبد الله بن مغفل ٨٨٩
إنها لن تراني وقرأ قرآنًا اعتم به........ أسماء ٣٢٣
إنها من الطوافين والطوافات عليكم .... أبو قتادة ٤٣٠
إنهم ليعلمون الآن أن الذي كنت أقول .... عائشة ٢٢٦
إنهم يزعمون أن رسول الله ﷺ نهى عن لحوم الحمر .... عمرو بن دينار ٨٦١
إني أحب أن أسمعه من غيري .... ابن مسعود ١٠٢
إني أرى رؤياكم تواطأت فالتمسوها .... عبد الله بن عمر ٦٣٤
إني أقول ما بالي أنازع القرآن .... أبو هريرة ٩٥٩
إني أكره أن أوذي صاحبي .... أم أيوب ٣٤٠
إني خشيت أن ينزل فيهم أمر لا يطيقونه ثم .... عائشة ١٨٤
إني صائم فمن شاء منكم أن يصومه .... معاوية بن أبي سفيان ٦٠٠
إني كنت أصلي ركعتين بعد الظهر وإنه قدم على .... أم سلمة ٢٩٥
إني لا أحلف على يمين فأرى غيرها خيرًا .... أبو موسى الأشعري ٧٦٦
إني لا أشهد إلا على .... النعمان بن بشير ٩٢٥
إني لا أصافحكن إنما آخذ عليكن .... أسماء بنت يزيد ٣٧٠
إني لا أصافحكن إنما قولي لمئة .... أمية بنت رقيقة ٣٤٢
إني لأحسب أنكم تأكلون شجرتين .... عمر بن الخطاب ١٠
إني لأخبر بمجلسكم فما منعني أن أخرج إليكم .... عبد الله بن مسعود ١٠٨
إني لأعطى الرجل وغيره أحب إلي منه .... سعد بن أبي وقاص ٦٨
إني لأعلم أنك حجر لا تضر ولا تنفع .... عمر بن الخطاب ٩
إني لأعلم أي يوم نزلت هذه الآية .... عمر بن الخطاب ٣١
إني لأعلم شجرة مثلها كمثل الرجل .... ابن عمر ٦٧٧
إني لست كأحدكم إني أبيت يطعمني ربي .... أبو هريرة ١٠١٥
إني لم أخطبكم لرغبة ولا لرهبة ولكن لحديث .... فاطمة بنت قيس ٣٦٦
إني لم أكسكها لتلبسها إنما أعطيتكها .... ابن عمر ٦٨٠
إياكم والثمر بعد هدأة الرجل .... جابر بن عبد الله ١٢٨١
إياكم والظلم فإن الظلم هو ظلمات يوم القيامة .... أبو هريرة ١١٦٨
إياكم والظن فإن الظن أكذب الحديث .... أبو هريرة ١٠٩٢
إياكم والفحش فإن الله يبغض الفاحش .... أبو هريرة ١١٦٨
إياكن وكفر المنعمين .... أسماء بنت يزيد ٣٦٨
إيمان بالله وجهاد في سبيله قال قلت فأي .... أبو ذر ١٣٢

(ب)

باع شريك لي بالكوفة دراهم بدراهم .... أبو المنهال ٧٢٧
بايع وقل لا خلابة ثم أنت بالخيار ثلاثًا .... ابن عمر ٦٦٢
بايعت رسول الله ﷺ على السمع والطاعة وإقام .... جرير بن عبد الله ٧٩٨
بايعت رسول الله ﷺ على النصح لكل مسلم .... جرير بن عبد الله الجبلي ٧٩٤
بايعت رسول الله ﷺ على إقام الصلاة وإيتاء .... جرير بن عبد الله ٧٩٥
بايعنا رسول الله ﷺ على السمع والطاعة .... ابن عمر ٦٤٠
بايعنا رسول الله ﷺ على السمع والطاعة .... عبادة بن الصامت ٣٩١
بت ليلة عند خالتي ميمونة فقام .... ابن عباس ٤٧٣
بجريرة حلفائك ثقيف .... عمران بن حصين ٨٣١
بسم الله تربة أرضنا بريقة بعضنا .... عائشة ٢٥٣
بسم الله جنبناالشيطان وجنب الشيطان مما رزقتنا .... ابن عباس ٥١٧
بعث رسول الله ﷺ سرية فلقوا العدو .... ابن عمر ٦٨٨
بعثت أنا والساعة كهذه من هذه .... سهل بن سعد ٩٣١
بعثت بأربع: لا يدخل الجنة إلا نفس مؤمنة .... علي بن أبي طالب ٤٨
بعثنا رسول الله ﷺ سرية قبل نجد فبلغت .... ابن عمر ٦٩٥
بعثنا رسول الله ﷺ في ثلاث مائة راكب .... جابر بن عبد الله ١٢٥١
بعنيه .... ابن عمر ٦٧٥
بل أنتم العكارون وأنا فئتكم .... ابن عمر ٦٨٨
بلغ عمر بن الخطاب أن سمرة باع خمرًا .... ابن عباس ١٣
بلى! فتشبثوا به بأجمعهم فأتى الصريخ إلى أبي بكر .... أسماء بن أبي بكر ٣٢٤
بناء الجنة لبنة من ذهب ولبنة من فضة .... أبو هريرة ١١٥٩
بنى بي وأنا بنت تسع .... عائشة ٢٣٣
بني الإسلام على خمس: شهادة أن لا إله إلا الله .... ابن عمر ٧٠٤
بئس ما جزيتها .... عمران بن حصين ٨٣١
بئس ما قلت يا ابن أختي .... عائشة ٢٢١
بئس ما لأحدهم أن يقول نسيت آية كيت وكيت .... عبد الله بن مسعود ٩٢
بهذا كنت أخرج لرسول الله ﷺ الوضوء .... الربيع بنت معوذ ٣٤٣
بينا رجل يسوق بقرة إذ أعيا فركبها فضربها .... أبو هريرة ١٠٦٠

(ت)

تابعوا ما بين الحج والعمرة فإن متابعة .... عمر بن الخطاب ١٧
تبايعوني أن لا تشركوا بالله شيئًا .... عبادة بن الصامت ٣٨٩
تجدون الناس معادن فخيارهم في الجاهلية .... أبو هريرة ١٠٥١
تجدون من شر الناس ذالوجهين .... أبو هريرة ١١٣٩

تحدون الناس كإبل مائة ليس فيها راحلة .... عبد الله بن عمر ٦٦٣
تخبر قومنا أن قد رضينا ورضي عنا .... عبد الله بن مسعود ١٢٢
تخلّف يا مغيرة وامضوا أيها الناس .... المغيرة بن شعبة ٧٥٧
تداووا عباد الله فإن الله لم ينزل داء .... أسامة بن شريك ٨٢٦
تدرون أي يوم ذلك؟ قالوا: الله و رسوله أعلم .... عمران بن حصين ٨٣٣
تربت يمينك فبم يكون الشبه .... أم سلمة ٢٩٨
تربت يمينك هو عمك فأذني له .... عائشة ٢٣٢
ترتروه مزمزوه واستنكهوه .... عبد الله بن مسعود ٩٠
ترون قبلتي هذه؟ .... أبو هريرة ٩٦٧
تريدين أن تدخلي الشيطان بيتًا قد .... أم سلمة ٢٩١
تزوجني رسول الله ﷺ وأنا بنت ست سنين .... عائشة ٢٣٣
تزوجني رسول الله ﷺ ولي حوف .... عائشة ٢٣٤
تسبح دبر كل صلاة عشرًا وتكبر .... عبد الله بن عمرو ٥٨٣
تسموا باسمي ولا تكنوا بكنيتي .... أبو هريرة ١١٥٢
تصدقن يامعشر النساء لو من حليكن فإنكن أكثر أهل النار .... عبد الله بن مسعود ٩٣
تعال هذا جبريل يقول إلا أن يكون عليك دين .... أبو قتادة ٤٢٥
تعاهد جيرانك .... أبو ذر ١٤٠
تعاهدوا هذا القرآن فلهو أشد تفصيا .... عبد الله بن مسعود ٩٢
تعرض الأعمال في كل يوم اثنين .... أبو هريرة ٩٨١
تعلمن ياهؤلاء أن البذاذة من الإيمان .... أم معبد ٣٥٨
تفتح اليمن فيأتي قوم يبسون .... سفيان بن زهير ٨٦٧
تقرئ نبينا منا السلام .... عبد الله بن مسعود ١٢٢
تقوم الساعة والرجل يحلب الناقة .... أبو هريرة ١١٠٩
تقوم الساعة والرجلان يتبايعان الثوب .... أبو هريرة ١١٨٨
تكفل الله لمن خرج من بيته مجاهدًا في سبيله .... أبو هريرة ١٠٩٣
تلك امرأة يتحدث عندها .... فاطمة بنت قيس ٣٦٥
توضأ رسول الله ﷺ فغسل وجهه ثلاثًا وغسل .... عبد الله بن زيد ٤١٨
توضأ عثمان على المقاعد ثلاثًا ثلاثًا .... حمران مولى عثمان ٣٥
تهبطت مع النبي ﷺ من ثنية .... عقبة بن عامر ٨٥٣
تيممنا مع النبي ﷺ إلى المناكب .... عمار بن ياسر ١٤٤

(ث)

ثلاثة في ضمان الله عز وجل .... أبو هريرة ١٠٩٦
ثلاثة يؤتون أجرهم مرتين .... أبو موسى الأشعري ٧٦٨
ثم أتيت أبا بكر بعد فقلت له أعطني .... جابر بن عبد الله ١٢٤٢

(ج)

جاء رجل إلى النبي ﷺ يوم أحد .... جابر بن عبد الله ١٢٥٨
جاء رسول الله ﷺ إلى عبد الله بن أبي بن سلول .... جابر بن عبد الله ١٢٥٦
جعلت في أجواف طير خضر .... ابن مسعود ١٢١
جئت أنا والفضل على أتان .... ابن عباس ٤٧٥

(ح)

حالف رسول الله ﷺ بين المهاجرين والأنصار .... أنس بن مالك ١٢١٤
حتى يتبين الخيط الأبيض من الخيط الأسود .... عدي بن حاتم ٩١٨
حتيه ثم اقرصيه بالماء ثم رشيه بالماء .... أسماء ٣٢٠
حججت مع رسول الله ﷺ فلم يصمه .... ابن عمر ٦٨٢
حدثنا رسول الله ﷺ بحديثين رأيت أحدهما .... حذيفة ٤٤٧
حدثنا رسول الله ﷺ عن الدجال فقرب أمره .... أسماء بنت يزيد ٣٦٧
حدثوا عن بني إسرائيل ولا حرج حدثوا عني .... أبو هريرة ١١٧٤
حرمة نساء المجاهدين على القاعدين .... بريدة بن الأسلمي ٩٠٩
حسابكما على الله، أحدكما كاذب .... ابن عمر ٦٧١
حفظهما بصلاح أبيهما ما ذكر منهما صلاحا .... ابن عباس ٣٧٤
حلال بيّن وحرام بيّن وشبهات بين ذاك .... النعمان بن بشير .... ٩٢٠، ٩٢٤
حلف سليمان بن داؤد فقال: لأطيفن الليلة بسبعين .... أبو هريرة ١١٨٣

(خ)

خدعة وأهل العربية يقولون خدعة .... عمرو بن دينار ١٢٤٧
خذي فرصة من مسك فتطهري بها، فقالت .... عائشة ١٦٨
خذي ما يكفيك وولدك بالمعروف .... عائشة ٢٤٣
خرج بلال بفضل وضوء رسول الله ﷺ .... أبو جحيفة ٨٩٤
خرج خالد بن الوليد يوم حنين مربي .... عبد الرحمن بن أزهر ٨٩٩
خرج رسول الله ﷺ من المدينة صائمًا حتى إذا .... جابر بن عبد الله ١٢٩٧
خرج رسول الله ﷺ يصلح بين عمرو بن عوف .... سهل بن سعد ٩٣٣
خرج رسول الله ﷺ إلى المصلى يستسقي .... عبد الله بن زيد ٤١٦
خرج عمر بن الخطاب في يوم عيد فسأل أبا واقد .... عبيد الله بن عبد الله بن عتبة ٨٥١
خرجت عم رسول الله ﷺ في طائفة من النهار لا يكلمني .... أبو هريرة ١٠٤٩
خرجنا حجاجًا فتذاكرنا القوم .... علقمة ١٩٨
خرجنا مع ابن عمر إلى الحمى فلما غربت الشمس .... ابن عمر ٦٨١
خرجنا مع رسول الله ﷺ حتى إذا كنا بالقاحة .... أبو قتادة ٤٢٤
خرجنا مع رسول الله ﷺ فمنا من أفرد ومنا .... عائشة ٢٠٨

خرجنا مع رسول الله ﷺ لخمس بقين من ذى القعدة .... عائشة ٢١٠
خرجنا مع رسول الله ﷺ إلى خيبر حتى .... سويد بن النعمان ٤٣٧
خصلتان هما يسير ومن يعمل بهما .... عبد الله بن عمرو ٥٨٣
خطبنا رسول الله ﷺ بعد العصر إلى مغيربان .... أبو سعيد الخدري ٧٥٢
خمس صلوات كتبهن الله على العباد فى اليوم .... عبادة بن الصامت ٣٩٠
خمس من الدواب لا جناح في قتلهن .... عبد الله بن عمر ٦١٩
خير ثيابكم البياض ليلبسها أحياكم .... ابن عباس ٥٢١
خير دور الأنصار دار بني النجار .... أنس بن مالك ١٢٠٥
خير صفوف الرجال أولها وشرها آخرها .... أبو هريرة ١٠٠٦
خير نساء ركبن الإبل .... أبو هريرة ١٠٥٣

(د)

دبر رجل غلامًا له ليس له مال غيره فباعه .... جابر بن عبد الله ١٢٣١
دخل أعرابي المسجد والنبي ﷺ جالس .... أبو هريرة ٩٤٤
دخل رسول الله ﷺ مكة يوم الفتح على ناقة .... ابن عمر ٦٩٣
دخل علي رسول الله ﷺ ذات يوم فشرب من .... كبشة ٣٥٥
دخلت الجنة فرأيت فيها قصرًا أو دارًا .... جابر بن عبد الله .... ١٢٤٤، ١٢٤٥
دخلت الجنة فسمعت فيها قراءة فقلت .... عائشة ٢٨٥
دخلت على النبي ﷺ فرأيت عنده الدباء .... جابر الأحمسي ٨٦٢
دخلت على رسول الله ﷺ بابن لي لم يأكل الطعام .... أم قيس ٣٤٤
دخلت على رسول الله ﷺ بابن لي وقد أعلقت .... أم قيس ٣٤٥
دخلت مع أبي على رسول الله ﷺ فرأى أبي الذي .... أبو رمثة ٨٦٨
دعوت الله لآجال مضروبة ولآماد مبلوغة .... عبد الله بن مسعود ١٢٦
دعوت الله لآجال مضروبة .... أم حبيبة ١٢٦
دعه فإن هذا مع أصحاب له .... جابر بن عبد الله ١٢٧٩
دعه لا يتحدث الناس أن محمدًا يقتل .... أنس بن مالك ١٢٤٨
دعها يا أبا حفص فإن العهد قريب العين باكية .... أبو هريرة ١٠٣٠
دفعت مع رسول الله ﷺ من عرفة، فلما .... أسامة ٥٤٩

(ذ)

ذروني ما تركتكم فإنما أهلك من كان قبلكم .... أبو هريرة ١١٣٢
ذلك الظن بك .... جابر بن سمرة .... ٧٢، ٧٣
ذلك يوم يقول الله لآدم يا آدم! قم .... عمران بن حصين ٨٣٣
ذهب رسول الله ﷺ إلى مسجد بني عمرو بن عورف بقباء .... صعيب ١٤٩
ذهبت النبوة و بقيت المبشرات .... أم كرز ٣٤٩

(ر)

رأيت ابن عباس لقي زيد بن أرقم فجعل يستذكره .... طاؤس ٧٨٤
رأيت ابن عمر يقول على الصفا في مكان أظن ذلك .... نافع ٦٦٧
رأيت الأصيلع عمر بن الخطاب أتى الحجر الأسود .... عبد الله بن سرجس ٩
رأيت الحسن بن أبي الحسن دخل مسجد واسط .... حسان بن جعدة ١٢٣٣
رأيت الذي بظهر رسول الله ﷺ كأنه جمع .... عبد الله بن سرجس ٨٦٩
رأيت أبا هريرة صلى بالمدينة بالناس مساء يوم النفر .... وهب بن كيسان ١١٧٣
رأيت جرير بن عبد الله يتوضأ من مطهرة .... همام بن الحارث ٧٩٧
رأيت رسول الله ﷺ أتى سباطة قوم فبال .... حذيفة ٤٤٣
رأيت رسول الله ﷺ أمر بدلو من زمزم فنزع .... ابن عباس ٤٨١
رأيت رسول الله ﷺ بالقاع من نمرة يصلي .... عبد الله بن أقرم ٩٢٩
رأيت رسول الله ﷺ صلاها مرة واحدة .... أم هانئ ٣٣٣
رأيت رسول الله ﷺ على المنبر فعجلت إليه .... ابن عمر ٧٠٨
رأيت رسول الله ﷺ لا يهل حتى تنبعث به .... عبد الله بن عمر ٦٥١
رأيت رسول الله ﷺ ما لا أحصى يستاك وهو صائم .... عامر بن ربيعة ١٤٣
رأيت رسول الله ﷺ مستلقيًا في المسجد .... عبد الله بن زيد ٤١٥
رأيت رسول الله ﷺ وأبا بكر وعمر يمشون .... عبد الله بن عمر ٦٠٧
رأيت رسول الله ﷺ يأتي قباء راكبًا وماشيًا .... ابن عمر ٦٥٨
رأيت رسول الله ﷺ يأكل الرطب بالقثاء .... عبد الله بن جعفر ٥٤١
رأيت رسول الله ﷺ يأكله .... أبو موسى الأشعري ٧٦٥
رأيت رسول الله ﷺ يتتبع الدباء من الصحفة .... أنس بن مالك ١٢٢٢
رأيت رسول الله ﷺ يخطب وهو متلفع .... أم الحصين ٣٦٠
رأيت رسول الله ﷺ يرمي الجمرة من بطن الوادي .... أم سليمان ٣٥٩
رأيت رسول الله ﷺ يسجد في (ص) .... ابن عباس ٤٧٧
رأيت رسول الله ﷺ يصلي بعد الجمعة ركعتين .... عبد الله بن عمر ٦٧٤
رأيت رسول الله ﷺ يصلي في بيت أم سلمة .... عمر بن أبي سلمة ٥٧١
رأيت رسول الله ﷺ يصلي قائمًا و قاعدًا و حافيًا .... أبو هريرة ١٠٠٣
رأيت رسول الله ﷺ يصلي مما يلي باب بني سهم .... المطلب بن أبي وداعة ٥٧٨
رأيت رسول الله ﷺ يمسح على الخفين والخمار .... بلال ١٥١
رأيت رسول الله ﷺ يوم الفتح صلى ثمان ركعات .... أم هانئ ٣٣٢
رأيت رسول الله ﷺ يؤم الناس وأمامة .... أبو قتادة ٤٢٢
رأيت رسول الله ﷺ إذا افتتح الصلاة رفع يديه .... البراء بن عازب ٧٢٤
رأيت رسول الله ﷺ إذا افتتح الصلاة رفع يديه .... عبد الله بن عمر ٦١٤
رأيت رسول الله ﷺ إذا افتتح الصلاة رفع يديه .... وائل بن حجر ٨٨٧

رأيت رسول الله ﷺ إذا جد به السير جمع .... عبد الله بن عمر ٦١٦
رأيت على رأس رسول الله ﷺ عمامة سوداء .... عمرو بن حريت ٥٦٦
رأيت عمر بن الخطاب على المنبر يقول .... ابن عباس ١٤
رأيت في المنام كأن ديكًا نقرني .... عمر بن الخطاب ٢٩
رأيت وبيص الطيب في مفارق .... عائشة ٢١٧
رأيتك يارسول الله واضعًا يدك على معرفة فرس .... عائشة ٢٧٨
رأيتني البارحة كأن رجلاً ألقمني كتلة تمر .... جابر بن عبد الله ١٣٠٤
رأيتيه؟ قالت: نعم! قال: فإنه جبريل وهو يقرئك السلام .... عائشة ٢٧٨
رجوع كيوم ولدته أمه .... أبو هريرة ١٠١٠
رحم الله المحلّقين وأشار بيده هكذا .... قارب الثقفي ٩٣٧
رحم الله أبا عبد الرحمن إنما أراد ان لا يتكل الناس .... أبي بن كعب ٣٧٧
رخص لنا رسول الله ﷺ في المسح على الخفين .... خزيمة بن ثابت ٤٣٤
رسول الله ﷺ أكثر منك شعرًا وأطيب منك .... أبو هريرة ٩٨٣
رؤيا الأنبياء وحي، وقرأ ﴿إني أرى﴾ .... عبيد بن عمير ٤٧٤

(ز)

زعم هذا أن رسول الله ﷺ رأى رجلاً يصلّي خلف .... زياد بن أبي الجعد ٨٨٦
زنا رجل من أهل فدك فكتب أهل فدك .... جابر بن عبد الله ١٣٠٢

(س)

سابق رسول الله ﷺ بين الخيل .... ابن عمر ٦٨٥
سابقت رسول الله ﷺ فسبقته فلما حملت .... عائشة ٢٦٢
سألت ابن عمر عن الصلاة في البيت .... سماك الحنفي ٦٩٤
سألت ابن عمر عن صيام يوم عرفة فنهاني .... أبو الثورين ٦٨٣
سألت رسول الله ﷺ عن الصوم .... عدي بن حاتم ٩١٨
سألت رسول الله ﷺ عن صيد المعراض .... عدي بن حاتم الطائي .... ٩١٥، ٩١٦
سألنا خبابًا هل كان رسول الله يقرأ في الظهر .... خباب ١٥٧
سألنا عليًا بأي شيء بعثت في الحجة؟ .... زيد بن يثيع ٤٨
سباب المسلم فسوق وقتاله كفر .... عبد الله بن مسعود ١٠٥
سبحان الله ماذا وقع من الفتن .... أم سلمة ٢٩٢
سبحان والحمد لله .... عبد الله بن أبي أوفى ٧١٧
سبق محمد الباذق .... عبد الله بن عباس ٥٣٥
سبقك بها الغلام الدوسي .... أبو هريرة ١١٥٠
سجدنا مع رسول الله ﷺ في ﴿إذا السماء انشقت﴾ .... أبو هريرة .... ٩٩٧، ٩٩٨
سلوا العفو والعافية فإنه ما أوتي عبد بعد .... أبو بكر ٢
سماني رسول الله ﷺ يوسف .... يوسف بن عبد الله ٨٧١

سمع النبي ﷺ عمر وهو يحلف بأبيه .... ابن عمر ٦٢٤
سمعت النبي ﷺ يقرأ على المنبر ﴿ونادوا يامالك﴾ .... يعلي بن أمية ٧٨٧
سمعت رسول الله ﷺ وهو يقرأ في المغرب .... البراء بن عازب ٧٢٦
سمعت رسول الله ﷺ يتعوذ من عذاب القبر .... أم خالد ٣٣٦
سمعت رسول الله ﷺ يقرأ في الصبح .... عمرو بن حريث ٥٦٧
سمعت رسول الله ﷺ يقرأ في الفجر والنخل .... قطبة بن مالك ٨٢٧
سمعت رسول الله ﷺ يقرأ في المغرب .... أم الفضل ٣٣٨
سمعت رسول الله ﷺ ينهى عن الخليطين .... أم معبد ٣٥٧
سمعت رسول الله ﷺ ينهى عن المراثي .... عبد الله بن أبي أوفى ٧١٨
سمعت عمر بن الخطاب يقول لسعد بن أبي وقاص .... جابر بن سمرة السوائي ٧٢
سناه سناه .... أم خالد ٣٣٧

(ش)

شر الطعام طعام الوليمة يدعى إليها الأغنياء .... أبو هريرة ١١٨٠
شر الطعام طعام الوليمة يمنعها من يأتيها .... أبو هريرة ١١٧٩
شر قتلى تحت أديم السماء وخير قتلى .... أبو أمامة الباهلي ٩١٠
شغلتني أعلام هذه فاذهبوا بها إلى أبي جهم .... عائشة ١٧٣
شك الناس في صيام رسول الله ﷺ يوم عرفة .... أم الفضل ٣٣٩
شكونا إلى رسول الله ﷺ الرمضاء .... خباب ١٥٤
شكونا إلى رسول الله ﷺ حدّ الرمضاء فلم يشكنا .... خباب ١٥٣
شهدت العيد مع عمر بن الخطاب فبدأ بالصلاة قبل الخطبة .... أبو عبيد ٨
شهدت رسول الله ﷺ ينفل الثلث في بداته .... حبيب بن مسلمة ٨٧٣
شيطان الردهة راعي الجبل وراعي للجبل يحتذره .... سعد بن أبي وقاص ٧٤

(ص)

صبوا عليه دلوًا من ماء .... أنس بن مالك ١٢٠٥
صبّح رسول الله ﷺ خيبر يوم الخميس بكرة .... أنس بن مالك ١٢٠٧
صدقوا وكذبوا زاد فطر صدقوا .... ابن عباس ٥١٢
صدقة الفطر صاع من شعير .... ابن عمر ٧٠٢
صل فيه فإن رسول الله ﷺ قد صلى فيه .... ابن عمر ٦٩٤
صلاة الفجر يحضرها ملائكة الليل .... أبو هريرة ١١٨٩
صلاة الليل مثنى مثنى فإذا .... عبد الله بن عمر ٦٢٨
صلاة في المسجد الحرام أفضل من مائة صلاة .... عمر بن الخطاب ٩٤٧
صلاة في مسجدي هذا خير من ألف صلاة .... أبو هريرة ٩٤٦
صلوا على صاحبكم .... زيد بن خالد ٨١٥
صلى بنا رسول الله ﷺ صلاة الصبح فلما قضى .... أبو هريرة ٩٥٩

صلى بنا رسول الله ﷺ صلاة أظن أنها العصر .... ابن بحينة ٩٠٥
صلى بنا رسول الله ﷺ إحدى صلاتي العشي .... أبو هريرة ٩٨٩
صلى رسول الله ﷺ في ثوب مرط كان .... ميمونة ٣١٣
صليت أنا و يتيم خلف النبي ﷺ في بيتنا وأمي .... أنس بن مالك ١٢٠٣
صليت مع النبي ﷺ الظهر بالمدينة أربعًا .... أنس بن مالك .... ١٢٠٠، ١٢٠٢
صليت مع النبي ﷺ بالمدينة ثمانيًا جميعًا .... ابن عباس ٤٧١
صليت مع النبي ﷺ بالمدينة من غير سفر .... ابن عباس ٤٧٢
صليت مع رسول الله ﷺ المغرب والعشاء .... أبو أيوب ٣٨٥
صليت معه العصر بذى الحليفة ركعتين .... أنس بن مالك .... ١٢٠٠، ١٢٠٢
صليت إلى جنب أبي فطبقت فنهاني .... مصعب بن سعد ٧٩
صوت أبي طلحة فى الجيش خير من فئة .... أنس بن مالك ١٢١١
صيام يوم عرفة يكفر هذه السنة والسنة .... أبو قتادة ٤٢٩

(ض)

ضاف عائشة ضيف فأرسلت إليه تدعوه .... همام ١٨٧
ضرسه فى النار أعظم من أحد .... أبو هريرة ١١٨٦

(ط)

طعام الاثنين كاف الثلاثة وطعام الثلاثة .... أبو هريرة ١٠٧٤
طيبت رسول الله ﷺ بيدي هاتين لحرمه حين أحرم .... عائشة ٢١٤
طيبت رسول الله ﷺ فسكت ابن عمر .... عائشة ٢١٨
طيبت رسول الله ﷺ لحرم ولحله .... عائشة ٢١٦
طيبت رسول الله ﷺ لحرمه قبل أن يحرم .... عائشة ٢١٥

(ع)

عادت خبابا بقايا من أصحاب محمد ﷺ فقالوا .... طارق بن شهاب ١٥٩
عائذ بالله من ذلك .... عائشة ١٨٠
عباد الله وضع الله الحرج إلا من اقترض من عرض .... أسامة بن شريك ٨٢٦
عشرة من قريش فى الجنة أنا فى الجنة و أبو بكر .... سعيد بن زيد ٨٤
علق رسول الله ﷺ في مرضه الذي مات فيه .... عائشة ٢٣٥
على الصراط يابنت الصديق .... عائشة ٢٧٥
على كم تزوجتها؟ .... أنس بن مالك ١٢٢٧
على ما تدغرن أولادكن بهذا العلاق .... أم قيس ٣٤٥
عليكم السكينة .... أم سليمان بن عمرو ٣٥٩
عليكم بالصدق فإنه مع البر وهما فى الجنة .... أبو بكر الصديق ٧
عليكم بهذه الحبة السوداء فإن فيها شفاء .... أبو هريرة ١١١٣

عليكم مثل حصى الحذف .... أم سليمان بن عمرو ٣٥٩
عليكم .... عائشة ٢٤٩
عمرة في شهر رمضان كحجة .... ابن خنبش ٩٣٨
عن الجارية شأة .... أم كرز ٣٤٧
عن الغلام شاتان وعن الجارية شاة .... أم كرز .... ٣٤٦، ٣٤٧
عن الغلام شأتان مكأفان .... أم كرز ٣٤٧

(غ)

غدونا في هذا اليوم مع رسول الله ﷺ من منى .... أنس بن مالك ١٢٢٠
غزوات مع رسول الله ﷺ غزوة تبوك فحملت فيها .... يعلى بن أمية ٧٨٨
غزوت مع رسول الله ﷺ ست غزوات أو سبع .... عبد الله بن أبي أوفى ٧١٣
غظ فخذك ياجرهد .... جرهد الأسلمي ٨٥٩

(ف)

فاخلفني فجعلني عن يمينه .... عبد الله بن عباس ٤٧٣
فارجع إليهما وأضحكهما كما أبكيتهما .... عبد الله بن عمر ٥٨٤
فالسلطان ولي من لا ولي له .... عائشة ٢٣٠
فآخذ بحلقة الجنة فأقعقعها .... أنس بن مالك ١٢١٣
فأفعل ماذا؟ قالت قلت: تنكحها .... أم حبيبة ٣٠٧
فأومن به أنا و أبو بكر و عمر .... أبو هريرة ١٠٦١
فأين أنت عن البيض الغر ثلاث عشرة وأربع عشرة .... أبو ذر ١٣٧
فتنة الرجل في أهله و ماله وجاره ، يكفرها .... حذيفة ٤٤٨
فشكر الله له فغفرله .... أبو هريرة ١١٤٧
ففيهما فجاهد .... عبد الله بن عمر ٥٨٥
فقال له عبد الله بن عبد الله بن أبي وكان على النبي ﷺ .... موسىٰ بن أبي عيسى ١٢٥٧
فكان فينا رجل معه جراب فيه ثمر .... جابر بن عبد الله ١٢٥٢
فكنا نأكل الجراد .... عبد الله بن أبي أوفى ٧١٣
فلا تبكوا أو فلم تبكي فمازالت الملائكة .... جابر بن عبد الله ١٢٧٠
فلا تعرضن علي بناتكن ولا اخواتكن .... أم حبيبة ٣٠٧
فلا إذا .... عائشة ٢٠٥
فلم يفعل ذلك أحدكم ولم يقل فلا يفعل ذلك .... أبو سعيد ٧٤٧
فما زالت الملائكة .... جابر بن عبد الله ١٢٧٠
فو الله لولم تكن ربيبتي في حجري .... أم حبيبة ٣٠٧
فهو يوسعها ولا توسع .... أبو هريرة ١٠٧١
في الجنة .... جابر بن عبد الله ١٢٥٨
في الإنسان مضغة إذا هي صلحت .... النعمان بن بشير ٩٢٢

فيما استطعتم .... ابن عمر ٦٤٠
فيما استطعتن واطقتن فقلت: الله ورسوله أرحم بنا .... أميمة بنت رقيقة ٣٤٢
فيما استطعتن واطقتن فقلنا: يا رسول الله .... أسماء بنت يزيد ٣٧٠
فينا نزلت بني حارثة وبني سلمة .... جابر بن عبد الله ١٢٦٢
في قوله ﴿سماعون للكذب﴾ يهود المدينة .... جابر ١٣٠٣
في قوله عز وجل ﴿وتقلبك فى الساجدين﴾ .... مجاهد ٩٦٨
في قوله عز وجل ﴿وكان أبوهما صالحًا﴾ قال: حفظهما بصلاح .... ابن عباس ٣٧٤
في كل دور الأنصار خير .... أنس بن مالك ١٢٠٦
في كل صلاة اقرأ فما أسمعنا رسول الله ﷺ .... أبو هريرة ٩٩٦
فإلى هذا انتهى سروري .... فاطمة بنت قيس ٣٦٦
فإنكم على إرث من إرث إبراهيم عليه السلام .... زيد بن مربع ٥٧٧
فإنه جبريل وهو يقرئك السلام .... عائشة ٢٧٨
فإني قد بدنت .... معاوية بن أبي سفيان ٦٠٢

(ق)

قاربوا وسددوا وأبشروا فإن كل ما .... أبو هريرة ١١٥٦
قال الله تبارك و تعالىٰ كل عمل ابن آدم .... أبو هريرة ١٠١٦
قال الله تعالى سبقت رحمتي غضبي .... أبو هريرة ١١٣٣
قال الله تعالىٰ قسمت الصلاة بيني وبين عبدي .... أبو هريرة ٩٧٩
قال الله تعالىٰ إن النذر لا يأتي على ابن آدم .... أبو هريرة ١١١٨
قال الله عز وجل الكبراء ردائي والعزة إزاري .... أبو هريرة ١١٥٧
قال الله عز وجل أعددت لعبادي الصالحين .... أبو هريرة ١١٤٠
قال الله عز وجل يؤذيني ابن آدم يسب الدهر .... أبو هريرة ١١٠٢
قال الله يا ابن آدم أنفق أنفق عليك .... أبو هريرة ١٠٧٣
قال عبد الله بن عبد الله بن أبى بن سلول لأبيه .... أبو هارون ١٢٤٩
قالت له امرأته إني لأسمع صوتا أجد من ريح الدم .... عكرمة ١٢٦٠
قالوا لرجل: تعرف علينا ، قال: إنما عريفكم .... الشعبي ١٣٠٨
قام رجل فسأل النبي ﷺ أيصلي أحدنا فى الثوب .... أبو هريرة ٩٤٣
قام رسول الله ﷺ حتى تورمت قدماه .... مغيرة بن شعبة ٧٥٩
قام موسىٰ خطيبًا في بني إسرائيل فسئل .... أُبي بن كعب ٣٧٣
قتل أبي يوم أحد فجيء به إلى رسول الله ﷺ .... جابر بن عبد الله ١٢٧٠
قد أخرجه الله منه .... أم سلمة ٢٩١
قد أنزل له شفاء .... أسامة بن شريك ٨٢٦
قد أوذي موسى بأشد من هذا فصبر .... عبد الله بن مسعود ١١١
قد تجاوزت لكم عن صدقة الخيل والرقيق .... علي بن أبي طالب ٥٤

قد خيّر رسول الله ﷺ نساء ه فاخترنه .... عائشة ٢٣٦
قد مات اليوم عبد صالح فقوموا فصلوا .... جابر بن عبد الله ١٢٩٩
قدم النبي ﷺ المدينة وتجارتنا هكذا........ البراء بن عازب........ ٧٢٧
قدم رسول الله ﷺ المدينة وأنا ابن عشر سنين .... أنس بن مالك ١١٩١
قدم رسول الله ﷺ فطاف بالبيت سبعًا وصلى........ ابن عمر ٦٦٨
قدم عبد الله الشام فقرأ سورة يوسف فقال له رجل........ علقمة ١١٣
قدمت المدينة ، فنزلت على أبي هريرة، وكان بينه .... أبو خالد ٩٩٣
قدمت على رسول الله ﷺ وأصحابه خيبر .... أبو هريرة ١١١٥
قرأت بالشام: ﴿والليل إذا يغشى والنهار إذا تجلى﴾ .... علقمة ٣٩٧
قرأت عند عائشة: ﴿إن الصفا والمروة من شعائر الله﴾........ عروة ٢٢١
قربيه، فقد بلغت محلها .... جويرية بنت الحارث ٣١٧
قسم رسول الله قسمًا .... عبد الله بن مسعود ١١١
قضاني رسول الله ﷺ وزادني .... جابر بن عبد الله ١٢٩٥
قفل رسول الله ﷺ فلما كان بالروحاء لقي ركبًا........ ابن عباس ٥٠٥
قل يا عقبة! فقلت: ما أقول يا رسول الله........ عقبة بن عامر ٨٥٣
قلب الشيخ شاب في حب اثنين حب المال .... أبو هريرة ١٠٧٥
قلت لعلي بن أبي طالب: هل عندك من رسول الله ﷺ .... أبو جحيفة........ ٤٠
قولوا اللهم صل على محمد .... كعب بن عجرة ٧١١
قيل لي قل فقلت .... أُبي بن كعب ٣٧٦

(ك)

كان المشركون قعدوا في المسجد .... أسماء بنت أبي بكر ٣٢٤
كان الناس أعمال أنفسهم فكانوا .... عائشة ١٧٩
كان النبي ﷺ إذا أنزل عليه القرآن يعجل به .... سعيد بن جبير ٥٢٩
كان النبي ﷺ وأبو بكر وعمر وعثمان يفتتحون .... أنس بن مالك ١٢٠٨
كان أبو هريرة جالسًا في المسجد فرأى رجلاً........ أشعث بن سليم المحاربي........ ١٠٠٤
كان أحب الشراب إلى رسول الله ﷺ الحلو البارد .... عائشة ٢٥٨
كان حبش يلعبون بحراب لهم .... عائشة ٢٥٥
كان رسول الله ﷺ قد رخص لنا في نكاح المتعة .... سبرة الجهني ٨٤٩
كان رسول الله ﷺ ليضع رأسه في حجر إحدانا .... ميمونة ٣١٠
كان رسول الله ﷺ معتكفًا في المسجد .... عائشة ١٨٥
كان رسول الله ﷺ يدركه الصبح وهو جنب .... عائشة ٢٠١
كان رسول الله ﷺ يرى مَن خلفه في الصلاة........ مجاهد ٩٦٨
كان رسول الله ﷺ يصلي العصر والشمس طالعة .... عائشة ١٧١
كان رسول الله ﷺ يصلي ركعتي الفجر........ عائشة ١٧٦

كان رسول الله ﷺ يصلي صلاته من الليل وأنا	عائشة	١٧٢، ١٧٨
كان رسول الله ﷺ يصوم حتى نقول قد صام	عائشة	١٧٤
كان رسول الله ﷺ يعطيني العظم وأنا حائض	عائشة	١٦٧
كان رسول الله ﷺ يغتسل في القدح وهو الفرق	عائشة	١٦٠
كان رسول الله ﷺ يغرف على رأسه ثلاثًا	جابر بن عبد الله	١٢٧٢
كان رسول الله ﷺ يقبّل ويباشر وهو صائم	عائشة	١٩٨
كان رسول الله ﷺ يقسم غنائم حنين بالجعرانة	جابر بن عبد الله	١٢٧٩
كان رسول الله ﷺ ينال من وجه بعض نسائه	حفصة بنت عمر	٢٨٧
كان رسول الله ﷺ يؤتى بالصبيان فيدعو لهم	عائشة	١٦٥
كان رسول الله ﷺ إذا أراد أن يغتسل من الجنابة	عائشة	١٦٤
كان رسول الله ﷺ إذا دخلت العشر الأواخر	عائشة	١٨٨
كان رسول الله ﷺ إذا سجد لو أرادت	ميمونة	٣١٤
كان على عمر نذر اعتكاف ليلة في المسجد الحرام	ابن عمر	٦٩٢
كان عمر بن الخطاب إذا صلى صلاة جلس للناس	ابن عباس	٣٠
كان لرسول الله ﷺ حصير يبسطه بالنهار	عائشة	١٨٤
كان يجمع بين البطيخ والرطب	عائشة	٢٥٦
كان يسير العنق فإذا وجد فجوة نص	أسامة بن زيد	٥٤٤
كان يصوم يومًا ويفطر يومًا	عبد الله بن عمرو	٥٨٩
كان يوم عاشوراء يومًا يصام في الجاهلية	عائشة	٢٠٣
كان إذا أبصر رجلًا يصلي لا يرفع يديه	نافع	٦١٥
كانت اليهود تقول: من أتى امرأته في قبلها	جابر	١٢٧١
كانت بنو عقيل حلفاء لثقيف في الجاهلية	عمران بن حصين	٨٣١
كانوا عند علي بن أبي طالب فمرت بهم جنازة فقاموا	عبد الله بن سخبرة الأزدي	٥٠
كذبت يهود ولا عليكم ألا تفعلوا	أبو سعيد الخدري	٧٤٦
كفوا صبيانكم عند فحمة العشاء وإياكم	جابر بن عبد الله	١٢٨١
كفى بالمرء إثمًا أن يضيّع	عبد الله بن عمرو	٥٩٨
كل شراب أسكر فهو حرام	عائشة	٢٨١
كل صلاة لا يقرأ فيها بأم القرآن فهي خداج	أبو هريرة	٩٩٦
كل صلاة لا يقرأ فيها بفاتحة الكتاب فهي خداج	أبو هريرة	٩٨٠
كل مولود يولد على الفطره فأبواه يهوّدانه	أبو هريرة	١١١٩
كلاب أهل النار	أبو أمامة الباهلي	٩١٠
كلمني في هؤلاء النتنى	جبير بن مطعم	٥٥٨
كلوا فإني لست كأحدكم إني أكره	أم أيوب	٣٤٠
كن جواري ياتينني يلعبن معي	عائشة	٢٦١
كن نساء من المؤمنات يصلين مع النبي ﷺ	عائشة	١٧٥

كنا أكثر الأنصار حقلاً وكنا نقول للذي .... رافع بن خديج ٤٠٧
كنا عند أبي موسى الأشعري فأتي بلحم دجاج .... زهدم الجرمي ٧٦٥
كنا مع النبي ﷺ في سفر فكنت على بكر صعب .... ابن عمر ٦٧٥
كنا مع النبي ﷺ في غزاة فكسع رجل .... جابر بن عبد الله ١٢٤٨
كنا مع النبي ﷺ في مسير له فنزلت عليه .... عمران بن حصين ٨٣٣
كنا نتزود لحوم الهدي على عهد رسول الله ﷺ .... جابر بن عبد الله ١٢٦٩
كنا نخابر ولانرى بذلك بأسا حتى زعم .... عبد الله بن عمر ٤٠٦
كنا نداوي الكلمي ونقوم على المرضى .... أم عطية ٣٦٣
كنا نصلي مع النبي ﷺ فإذا سلم أحدنا رمى بيده .... جابر بن سمرة ٨٩٨
كنا نعزل ورسول الله ﷺ بين أظهرنا .... جابر بن عبد الله ١٢٦٨
كنا نغزو مع رسول الله ﷺ وليس معنا نساء .... عبد الله بن مسعود ١٠١
كنا نفعله على عهد رسول الله ﷺ نغلس .... أم حبيبة ٣٠٥
كنت أغتسل أنا ورسول الله ﷺ من إناء واحد .... عائشة ١٦٩
كنت أفتل قلائد هدي رسول الله ﷺ بيديّ .... عائشة .... ٢١١، ٢١٢
كنت أفتل قلائد هدي رسول الله ﷺ من الغنم .... عائشة ٢٢٠
كنت ألعب بهذه البنات وكن جواري .... عائشة ٢٦١
كنت جالسًا عند عبد الله بن عمر، فجاء رجل .... طاؤس ٧٠٧
كنت رجلا نصرانيًا فأسلمت فخرجت أريد الحج .... صُبي بن معبد ١٨
كنت في الجيش جيش الخبط فأصاب الناس جوع .... قيس بن سعد بن عبادة ١٢٥٣
كنت فيمن قدم رسول الله ﷺ في ضعفة أهله .... ابن عباس ٤٦٤
كنت قائمًا على عمومة لي من الأنصار أسقيهم .... أنس بن مالك ١٢١٩
كنت مع النبي ﷺ في غار فنزلت عليه: ﴿والمرسلات﴾ .... عبد الله بن مسعود ١٠٧
كنت مع النبي ﷺ في سفر فأدركني .... جابر بن عبد الله ١٢٩٣
كنت مع سيدي علي بن أبي طالب حين قتل أهل النهروان .... أبو كثير ٥٩
كنت يوم حكم سعد بن معاذ في بني قريظة .... عطية القرظي .... ٨٩٠، ٨٩١
كونوا على مشاعركم هذه .... ابن مربع الأنصاري ٥٧٧
كيف أنعم وقد التقم صاحب القرن القرن .... أبو سعيد الخدري ٧٥٤
كيف بك إذا أقبلت الظعينة من أقصى اليمن .... عدي بن حاتم ٩١٧
كيف تجدك يا أبا بكر؟! .... عائشة ٢٢٥
كيف وقد قيل .... عقبة بن الحارث ٥٧٩

(ل)

لا آكل متكئًا .... أبو جحيفة ٨٩٣
لا آكله ولا أحرمه .... يزيد بن الأصم ٤٨٧
لا آكله ولا أحرمه .... عبد الله بن عمر ٦٤١

لا أعطيك خادماً	علي بن أبي طالب	٤٤
لا ألفيّن أحدكم	محمد بن المنكدر	٥٥١
لا بل من شيء كان قبل ذلك	عبد الله بن مسعود	١٢٦
لا تأكل إلا ما ذكيت	عدي بن حاتم الطائي	٩١٥
لا تبادروني بالركوع ولا بالسجود	معاوية بن أبي سفيان	٦٠١
لا تبيعوا الماء فإني سمعت رسول الله ﷺ ينهى	إياس بن عبد المزني	٩١٤
لا تتخذوا الضيعة فترغبوا في الدنيا	عبد الله بن مسعود	١٢٣
لا تتركوا النار في بيوتكم حين تنامون	عبد الله بن عمر	٦١٨
لا تجزيء صلاة لا يقيم الرجل فيها صلبه	أبو مسعود	٤٥٥
لا تحرّوا بصلاتكم طلوع الشمس	عبد الله بن عمر	٦٦٦
لا تختلفوا فتختلف قلوبكم وليليني	أبو مسعود	٤٥٧
لا تدخل الملك بيتًا فيه كلب ولاصورة	أبو طلحة	٤٣١
لا تدخلوا على هؤلاء الذين عذبوا	ابن عمر	٦٥٣
لا ترقبوا ولا تعمروا فمن أرقب شيئًا	جابر بن عبد الله	١٢٩٨
لا تسافر المرأة فوق ثلاث إلاومعها ذو محرم	أبو هريرة	١٠١٢
لا تسافر امرأة فوق ثلاث إلاومعها ذو محرم	أبو سعيد الخدري	٧٥٠
لا تسبوا الديك فإنه يدعو إلى الصلاة	زيد بن خالد	٨١٤
لا تستقبلوا القبلة بغائط ولا بول	أبو أيوب الأنصاري	٣٨٠
لا تشتره ولا تعد في صدقتك	عمر بن الخطاب	١٥
لا تشد الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد إلى المسجد	أبو هريرة	٩٤٩
لا تشد الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد	أبو سعيد الخدري	٧٥٠
لا تشربوا في آنية الفضة والذهب	حذيفة بن اليمان	٤٤٠
لا تصروا الإبل والغنم للبيع من اشترى منكم	أبو هريرة	١٠٣٤
لا تصوم المرأة يومًا من غير شهر رمضان	أبو هريرة	١٠٢٢
لا تضربوا إماء الله	إياس بن عبد الله	٨٧٨
لا تطروني كما أطرت النصارى ابن مريم	عمر بن الخطاب	٢٧
لا تعمل المطي إلا إلى ثلاثة مساجد إلى المسجد	بصرة أبي بصرة	٩٥٠
لا تغزي مكة بعد هذا اليوم أبدًا	الحارث بن مالك	٥٧٢
لا تقاطعوا ولا تدابروا ولا تباغضوا	أنس بن مالك	١١٩٢
لا تقربها حتى تطوف بين الصفاء والمروة	جابر بن عبد الله	٦٦٨
لا تقلب الحصى فإن تقليب الحصى من الشيطان	ابن عمر	٦٤٨
لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوماً صغار	أبو هريرة	١١٠٨
لا تقوم الساعة حتى تقاتلون قومًا كأن وجوههم	أبو هريرة	١١٠٦
لا تقوم الساعة حتى تقاتلون قومًا نعالهم اشعر	أبو هريرة	١١٠٦
لا تقوم الساعة حتى تقتتل فئتان عظيمتان	أبو سعيد الخدرى	٧٤٩

لا تقوم الساعة حتى تقتتل فتتان عظيمتان .... أبو هريرة ١١١٠
لا تكون حتى يكون فيها عشر: الدجال .... أبو سريحة الغفاري ٨٢٩
لا تلبسوا الديباج والحرير فإنه لهم في الدنيا .... حذيفة بن اليمان ٤٤٠
لا تلحفوا في المسألة فوالله لا يسألني أحد منكم .... معاوية بن أبي سفيان ٦٠٣
لا تلقوا الركبان للبيع ولا تناجشوا ولا يبع حاضر .... أبو هريرة ١٠٣٣
لا تمنعوا إماء الله مساجد الله ولا يخرجن .... أبو هريرة ٩٨٤
لا تناجشوا ولا يبع الرجل على بيع أخيه ولا .... أبو هريرة ١٠٣٢
لا تنتبذوا في الدباء والمزفت .... أنس بن مالك ١١٩٤
لا تنتبذوا في الدباء وفي المزفت .... أبو هريرة ١٠٨٧
لا تواصلوا .... أبو هريرة ١٠١٥
لا جناح عليك .... عطاء بن يسار ٣٢٩
لا حتى تذوقي عسيلته .... عائشة ٢٢٨
لا حسد إلا في اثنين رجل آتاه الله القرآن .... عبد الله بن عمر ٦١٧
لا حسد إلا في اثنين رجل آتاه الله مالا فسلطه .... عبد الله بن مسعود ١٠٠
لا حلف في الإسلام ، فأعادها أنس .... أنس ١٢١٤
لا حلف في الإسلام ، ولكن تمسكوا بحلف .... شعبة بن التوأم ١٢١٥
لا حمى إلا الله ورسوله .... الصعب بن جثامة ٧٨٢
لا دريت .... عمران بن حصين ٨٣٦
لا رقية إلا من عين أو حمة .... عمران بن حصين ٨٣٨
لا صلاة لمن لم يقرأ فيها بفاتحة الكتاب .... عبادة بن الصامت ٣٨٨
لا عدوى ولا طيرة جرب بعير فأجرب .... أبو هريرة ١١٢٤
لا فرع ولا عتيرة .... أبو هريرة ١١٠١
لا قطع في ثمر ولا كثر .... رافع بن خديج ٤٠٨
لا وفاء لنذر في معصية الله .... عمران بن حصين ٨٣١
لا يابنة الصديق ولكنهم الذين يصلون .... عائشة ٢٧٦
لا يأكلن أحدكم من لحم نسكه فوق ثلاث .... علي بن أبي طالب ٨
لا يبع حاضر لباد دعوا الناس يرزق الله .... جابر بن عبد الله ١٢٧٨
لا يبولن أحدكم في الماء الدائم الذي لا يجري .... أبو هريرة ٩٧٦
لا يبولن أحدكم في الماء الدائم ثم يغتسل منه .... أبو هريرة ٩٧٥
لا يتأخر منها شيء بعد حله .... أم حبيبة ١٢٦
لا يتناجى اثنان دون الثالث .... عبد الله بن مسعود ١١٠
لا يتناجى اثنان دون الثالث .... ابن عمر .... ٦٤٥ ، ٦٤٦ ، ٦٤٧
لا يجعلن أحدكم للشيطان من صلاته جزءا .... عبد الله بن مسعود ١٢٨
لا يجمعن كذبًا وجوعًا .... أسماء بنت يزيد ٣٦٩
لا يحل ثمن المغنيّة ولا بيعها ولا شراؤها .... أبو أمامة ٩١٢

لا يحل دم امرء مسلم شهد أن لا إله إلا الله وأني رسول الله	عبد الله بن مسعود	١٢٠
لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر أن تحد على	أم حبيبة	٣٠٦
لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر أن تحد على	عائشة	٢٢٩
لا يحل لمسلم أن يهجر أخاه فوق ثلاث	أبو أيوب الأنصاري	٣٧٩
لا يحلبن أحد ماشية امرء بغير إذنه	ابن عمر	٦٨٤
لا يخلون رجل بامرأة	ابن عباس	٤٦٩
لا يدخل الجنة قاطع	جبير بن مطعم	٥٥٧
لا يدخل الجنة قتات	حذيفة	٤٤٤
لا يغلبنكم الأعراب على اسم صلاتكم	ابن عمر	٦٣٨
لا يقتل بعضكم بعضًا	أم سليمان بن عمرو	٣٥٩
لا يقسم ورثتي دينارًا ما تركت بعد نفقة	أبو هريرة	١١٤١
لا يقيمن أحدكم الرجل من مجلسه	ابن عمر	٦٦٤
لا يمنع فضل ماء ليمنع به الكلأ	أبو هريرة	١١٣١
لا يناله العدو	ابن عمر	٧٠٠
لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك	المغيرة بن شعبة	٧٦٢
لا إله إلا الله وحده لا شريك له	عبد الله بن عمر	٦٤٣
لا إله إلا الله، لا إله إلا الله، ويل للعرب	زينب بنت جحش	٣٠٨
لا إنما يكفيك أن تحثي على رأسك ثلاث حثيات	أم سلمة	٢٩٤
لاعدوى	ابن عمر	٧٠٥
لايجتمع غبار في سبيل الله ودخان جهنم	أبو هريرة	١٠٩٧
لايدخلن هؤلاء عليكم	أم سلمة	٢٩٧
لايرث المسلم الكافر ولا الكافر المسلم	أسامة بن زيد	٥٤٢
لايزال الناس يتساءلون حتى يقولون هذا الله خلق	أبو هريرة	١١٦٢
لايزني المؤمن حين يزني وهو مؤمن ولا	أبو هريرة	١١٣٥
لايسافر بالقرآن إلى أرض العدو	ابن عمر	٧٠٠
لايسمعه إنس ولاجن ولاحجر ولاشجر	أبو سعيد	٧٣٢
لايصعد إلى السماء	أبو هريرة	١١٦٣
لايصلين أحدكم في الثوب الواحد ليس	أبو هريرة	٩٧٠
لايقبل الله إلا طيبا	أبو هريرة	١١٦٣
لايقتل قرشي صبرًا بعد هذا اليوم أبدًا	مطيع بن الأسود	٥٦٨
لايقولن أحدكم اللهم اغفرلي إن شئت	أبو هريرة	٩٦٩
لايقولن أحدكم قبح الله وجهك ووجهه	أبو هريرة	١١٢٧
لايقولن أحدكم إني خبيث النفس	عائشة	٢٦٣
لايلبس القميص ولا العمامة	عبد الله بن عمر	٦٢٦
لايمنعن أحدكم جاره أن يغرز خشبة في جداره	أبو هريرة	١٠٨٣

لايموت لمسلم ثلاثة من الولد فيلج النار	أبو هريرة	١٠٢٦
لاينبغي لأحد أن يعذب بعذاب الله	ابن عباس	٥٣٤
لاينبغي للحاكم أن يحكم بين اثنين وهو غضبان	أبو بكرة	٧٩٢
لاينظر الله عزوجل إلى من جر إزاره بطرًا	أبو سعيد	٧٣٧
لاينظر الله إلى من جر ثوبه خيلاء	عبد الله بن زيد	٦٣٦-٦٣٧
لاينفتل حتى يسمع صوتًا أو يجد ريحًا	عبد الله بن زيد	٤١٤
لاينفرن أحد حتى يكون آخر عهده بالبيت	ابن عباس	٥٠٢
لأطلقتهم له	جبير بن مطعم	٥٥٨
لأن تكون قلتها إلي من كذا وكذا	ابن عمر	٦٧٨
لأن يأخذ حبله فيحتطب به على ظهره	أبو هريرة	١٠٦٢-١٠٦٣
لأن يمكث أحدكم أربعين خير له من أن يمر	زيد بن خالد	٨١٧
لأن يمنح أحدكم أخاه أرضه خير له من أن يأخذ	ابن عباس	٥١٠
لا ، تلك امرأة أعلنت	ابن عباس	٥٢٠
لا ، قلت: فالشطر . قال: لا ، قلت: فالثلث	سعد بن أبي وقاص	٦٦
لا ، ولا يحب الله الكذب	عطاء بن يسار	٣٢٩
لبيك اللهم لبيك لاشريك لك لبيك	ابن عمر	٦٦٠
لبيك بحجة وعمرة معًا	أنس بن مالك	١٢٢٥
لتلبسها أختها من جلبابها	أم عطية	٣٦٣
لعل إحداكن أن تطول أيمتها	أسماء بنت يزيد	٣٦٨
لعن الله الواصلة والموصولة	أسماء بنت أبي بكر	٣٢١
لعن الله اليهود حرمت عليهم الشحوم فجملوها فباعوها	عمر بن الخطاب	١٣، ١٤
لعن الله قومًا اتخذوا أو جعلوا قبورًا أنبيائهم مساجد	أبو هريرة	١٠٣١
لعن رسول الله ﷺ رجلة النساء	عائشة	٢٧٣
لقد أرضعتني وأباها ثويبة	أم حبيبة	٣٠٧
لقد أطاف الليلة بآل محمد سبعون امرأة	إياس بن عبد الله	٨٧٨
لقد أوتي هذا من مزامير آل داود	عائشة	٢٨٢
لقد تحجرت واسعًا	أبو هريرة	٩٤٤
لقد قلت بعدك أربع كلمات ثلاث مرات	ابن عباس	٤٩٧
لقد وقيتم شرها ووقيت شركم	عبد الله	١٠٧
لقد هممت أن أقيم الصلاة صلاة العشاء	أبو هريرة	٩٦٢
لقد هممت أن لاأتهب هبة إلا من قرشي	ابن طاوس	١٠٥٨
لك في كل كبد حرى أجر	سراقة بن مالك	٩٠٤
للأم الثلثان من البر وللأب الثلث	الحسن	١١٢٦
للمائد أجر شهيد	أم حرام	٣٥٠
للمملوك طعامُه وكسوته ولايكلف من العمل	أبو هريرة	١١٦٤

لم أزل أسمع رسول الله ﷺ يلبي حتى رمى الجمرة .... الفضل بن عباس ٤٦٣
لم أصل فأتوضأ؟ .... ابن عباس ٤٧٨
لم تزالي في مجلسك هذا؟ قالت: نعم .... ابن عباس ٤٩٧
لم قدم رسول الله ﷺ المدينة أسهم الناس المنازل .... أنس بن مالك ١٢٢٧
لم نبايع رسول الله ﷺ على الموت ولكن بايعناه .... جابر بن عبد الله ١٢٨٣
لم يأمرني رسول الله ﷺ أن أنزل ثم .... أبو رافع ٥٥٠
لم يتحدث أحدكم بتلعب الشيطان به .... جابر بن عبد الله ١٢٩٤
لم يترك رسول الله ﷺ شيئًا يوصي .... عبد الله بن أبي أوفى ٧٢٢
لم يتوكل من استرقى واكتوى .... مغيرة بن شعبة ٧٦٣
لم يكن عمر أخذ الجزية من المجوس حتى شهد .... بجالة ٦٤
لم يكن منا أحد يحنو حتى يرى رسول الله ﷺ .... البراء بن عازب ٧٢٥
لما تصوّبت قدما رسول الله ﷺ في الوادي رمل .... جابر بن عبد الله ١٢٧٦
لما دخل رسول الله ﷺ المدينة حم أصحابه .... عائشة ٢٢٥
لما دعى رسول الله ﷺ الناس إلى البيعة وجد رجل .... جابر بن عبد الله ١٢٨٦
لما نزلت ﴿تبت يدا أبي لهب﴾أقبلت .... أسماء ٣٢٣
لما نزلت: ﴿ثم إنكم يوم القيامة عند ربكم تختصمون﴾ .... الزبير بن العوام .... ٦٠، ٦٢
لما نزلت: ﴿قل هو القادر على أن يبعث عليكم﴾ .... جابر بن عبد الله ١٢٦٨
لما نزلت: ﴿من يعمل سوءً يجز به﴾شقّ ذلك .... أبو هريرة ١١٥٦
لما نهى رسول الله ﷺ عن الأوعية .... عبد الله بن عمرو ٥٨٢
لمناديل سعد بن معاذ في الجنة خير منها .... أنس بن مالك ١٢١٢
لن يلج النار أحد صلى قبل طلوع الشمس .... عمارة بن رويبة .... ٨٦٣، ٨٦٤
لو استقبلت من أمري ما استدبرت .... جابر بن عبد الله ١٣٠٢
لو أدركته ما صليت عليه .... عمران بن حصين ٨٣٢
لو أعلم أنك تنظر لطعنت به في عينك .... سهل بن سعد ٩٣٠
لو أن امراءً ا اطلع عليك بغير إذن فخذفته .... أبو هريرة ١٠٨٤
لو أن أحدكم إذا أتى أهله .... ابن عباس ٥١٧
لو حبس الله القطر عن الناس سبع سنين .... أبو سعيد الخدري ٧٥١
لو سلك الناس واديًا وسلكت الأنصار شعبًا .... أنس بن مالك ١٢١١
لو علم الناس من الوحدة ما أعلم .... عبد الله بن عمر ٦٦١
لو علينا نزلت هذه الآية: ﴿اليوم أكملت لكم دينكم﴾ .... طارق بن شهاب ٣١
لو غض الناس في الوصية إلى الربع .... ابن عباس ٥٢٢
لو قال إن شاء الله لما حنث ولكان دركًا في حاجته .... أبو هريرة ١١٨٣
لو كان شيء سابق القدر لسبقته العين .... أسماء بنت عميس ٣٣٠
لو كان مطعم بن عدي حيًا ثم كلمني .... جبير بن مطعم ٥٥٨
لو كنت راجمًا أحدًا بغير بيّنه لرجمتها .... عبد الله بن عباس ٥٢٠

لو كنت متخذًا خليلا .... عبد الله بن مسعود ١١٤
لو كنتم إذا خرجتم من عنده مثلكم إذا كنتم .... أبو هريرة ١١٥٨
لو وزن بجميع ما قلت .... ابن عباس ٤٩٧
لولا أن أشق على المؤمنين لأمرتهم بتأخير العشاء .... أبو هريرة ٩٧١
لولا أن أشقّ على المؤمنين ما بعثت سرية .... أبو هريرة ١٠٤٥
لولا أن رسول الله ﷺ نهانا أن ندعو بالموت .... خبّاب ١٥٥
لولا أن لاتدافنوا لسألت الله تعالى أن يسمعكم .... أنس بن مالك ١١٩٧
لولا أني رأيت رسول الله ﷺ مسح على ظهورهما .... علي بن أبي طالب ٤٧
ليبزق عن يساره أو تحت قدمه اليسرى .... أبو سعيد الخدري ٧٢٨
ليس الغني عن كثرة العرض .... أبو هريرة ١٠٦٩
ليس المحصب بشيء وإنما هو منزل نزله رسول الله ﷺ .... ابن عباس ٤٩٩
ليس المسكين الذي ترده التمرة والتمرتان .... أبو هريرة ١٠٦٥
ليس الواصل بالمكافىء ولكن الواصل الذي .... عبد الله بن عمرو ٥٩٤
ليس أحد أصبر على أذى يسمعه من الله عز وجل .... سعيد بن جبير ٧٧٤
ليس أحد يكلم في سبيل الله كلمًا .... أبو هريرة ١٠٩٨
ليس دون خمسة أوسق صدقة .... أبو سعيد الخدري ٣٧٥
ليس ذلك له إنا قد أجرنا من أجرتِ .... أم هانيء ٣٣١
ليس على المسلم في عبده ولا في فرسه صدقة .... أبو هريرة ١٠٧٩
ليس فيما دون خمس ذود صدقة .... أبو سعيد الخدري ٧٣٥
ليس فيها رجيع .... خزيمة بن ثابت ٤٣٣
ليس لنا مثل السوء .... ابن عباس ٥٣١
ليس من البر الصيام في السفر .... كعب بن عاصم الأشعري ٨٦٦
ليس من عبد يذنب ذنبًا فيقوم فيتوضأ .... أبو بكر الصديق ١
ليس منا من غشّنا .... أبو هريرة ١٠٣٩
ليس منا من لم يتغنّ بالقرآن .... سعد بن أبي وقاص .... ٧٦، ٧٧
ليس منا من لم يرحم صغيرنا ويعرف حقّ كبيرنا .... عبد الله بن عمرو ٥٨٦
ليؤمنّ هذا البيت جيش يغزونه حتى إذا .... حفصة ٢٨٦
لإن بقيت لآمرن بصيام يوم قبله أو يوم بعده .... عبد الله بن عباس ٤٨٥

(م)

ما الدنيا في الآخرة إلا كما يجعل أحدكم .... المستورد أخو بني فهر ٨٥٧
ما أحب أن أصبح محرمًا ينضخ مني ريح الطيب .... ابن عمر ٢١٨
ما أذن الله لشيء ما أذن لنبيّ يتغني بالقرآن .... أبو هريرة ٩٥٥
ما أسكر فهو حرام .... ابن عباس ٥٣٥
ما أشد ما رأيت المشركين بلغوا من رسول الله ﷺ .... أسماء بنت أبي بكر ٣٢٤

ما أصاب بحدّه فكل وما أصاب بعرضه فلا تأكل	عدي بن حاتم	٩١٦
ما أعددت لها	أنس بن مالك	١١٩٩
ما أعلم فيها إلا ما قال علي	زيد بن أرقم	٧٨٥
ما ألفى رسول الله ﷺ السّحر الآخر قط	عائشة	١٩٠
ما أنا قلت من أصبح جنبًا فقد أفطر	أبو هريرة	١٠٢٤
ما أنزل الله داء إلا أنزل له دواء	عبد الله بن مسعود	٩١
ما أنهر الدم وذكرتم عليه اسم الله	رافع بن خديج	٤١١
ما بال العامل نبعثه على العمل من أعمالنا	أبو حميد الساعدي	٨٤٢
ما بال أقوام يشترطون شروطًا ليست في كتاب الله	عائشة	٢٤٢
ما بال دعوى جاهلية دعوها فإنها منتنة	جابر بن عبد الله	١٢٤٨
ما بعث رسول الله ﷺ سرية قط فيهم زيد	عائشة	٢٦٨
ما بقي من الناس أحد أعلم به مني هو من أثل الغابة	سهل بن سعد	٩٣٢
ما بقي من الناس أحد أعلم به	سهل بن سعد	٩٣٥
ما بين بيتي و منبري روضة من رياض الجنة	أم سلمة	٢٩٠
ما ترك رسول الله ﷺ ركعتين بعد العصر	عائشة	١٩٥
ما ترك رسول الله ﷺ صفراء ولا بيضاء	عائشة	٢٧٢
ما تركت بعدي على أمتي فتنة	أسامة بن زيد	٥٤٧
ما حق امراء مسلم له مال يوصي فيه	ابن عمر	٦٩٨
ما حلت لي	أم حبيبة	٣٠٧
ما خالطت الصدقة مالاً قط إلا أهلكته	عائشة	٢٣٩
ما ذكر عبد ذنبًا أذنبه فقام حين يذكر ذنبه	أبو بكر الصديق	٥
ما رآني رسول الله ﷺ قط إلا تبسم في وجهي	جرير بن عبد الله	٨٠٠
ما رأيت رسول الله ﷺ صلى صلاة إلا لوقتها	عبد الله بن مسعود	١١٥
ما رأيت رسول الله ﷺ منتصرًا من مظلمة ظلمها	عائشة	٢٥٩
ما رأيت رسول الله ﷺ وجد على سرية قط	أنس بن مالك	١٢١٦
ما سالمناهن منذ حاربناهن ومن ترك منهن	أبو هريرة	١١٦٥
ما سألني عنها أحد منذ نزلت غيرك إلا رجلا واحدًا	أبو الدرداء	٣٩٣
ما سئل رسول الله ﷺ شيئًا قط فقال لا	جابر بن عبد الله	١٢٣٧
ما شأنهما؟ ألا واحد	عبد الله بن عمر	٦٧٩
ما صنعت الذي صنعت	جابر بن عبد الله	١٣٠١
ما ظن محمد بربه لو مات وهذه عنده	عائشة	٢٨٣
ما علمت رسول الله ﷺ صام يومًا يتحرّى	ابن عباس	٤٨٤
ما على أهل هذه لو أخذوا إهابها فدبغوه	ميمونة	٣١٥
ما علي أهل هذه لو أخذوا إهابها فدبغوه	ابن عباس	٤٩١
ما فتح من الخزائن	أم سلمة	٢٩٢

ما كان بأرضنا يومئذ ثوم .... جابر بن عبد الله ١٢٨٦
ما كان نسيئة فلا خير فيه .... البراء بن عازب ٧٢٧
ما كنا نخرج على عهد رسول الله ﷺ في زكاة الفطر .... أبو سعيد الخدري ٧٤٢
ما كنا نعرف انقضاء صلاة رسول الله ﷺ .... ابن عباس ٤٨٠
ما كنت تصنع في حجك؟ .... يعلى بن أمية .... ٧٩٠، ٧٩١
ما كنت صانعًا في حجتك فاصنعه في عمرتك .... يعلى بن أمية .... ٧٩٠، ٧٩١
ما كنتم تذكرون .... حذيفة بن أسيد ٨٢٩
ما مات رسول الله ﷺ حتى أحل له النساء .... عائشة ٢٣٧
ما من امرأة يموت لها ثلاثة من الولد .... أبو هريرة ١٠٢٥
ما من أحد لا يؤدي زكوة ماله إلا متّل له شجاعًا أقرع .... عبد الله بن مسعود ٩٤
ما من أحد يحلف على يمين كاذبة .... الحارث بن مالك ٥٧٣
ما من رجل يتوضأ فيحسن الوضوء ثم يصلي .... عثمان بن عفان ٣٥
ما من رجل يذنب ذنبًا فيتوضأ فيحسن الوضوء .... أبو بكر الصديق ٤
ما من قوم يجلسون مجلسًا لا يذكرون الله .... أبو هريرة ١١٦٧
ما من مسلم يزرع زرعًا فيأكل منه إنس .... جابر بن عبد الله ١٢٨٢
ما من مولود إلا يطعن الشيطان في نغض كتفه .... أبو هريرة ١٠٤٨
ما من ميت يموت فيصلي عليه أمة من الناس .... عائشة ٢٢٤
ما من نفس تقتل ظلمًا إلا كان على ابن آدم الأول كفل منها .... عبد الله بن مسعود ١١٩
ما من نفس تموت تشهد أن لا إله إلا الله .... معاذ بن جبل ٣٧٢
ما منهم أحد إلا الشيطان آخذ بثوبه .... عائشة ٢٥٥
ما نفعنا مالٌ قط ما نفعنا مال أبي بكر .... عائشة ٢٥١
ما نهيت عن صيام يوم الجمعة ولكن محمدًا ﷺ وربّ .... أبو هريرة ١٠٢٣
ما هاتان الركعتان يا قيس؟ .... قيس بن قهد ٨٧٠
ما هذا اليوم الذي تصومونه؟ .... ابن عباس ٥١٦
ما هذا؟ قالوا: لعائشة وحفصة وزينب .... عائشة ١٩٧
ما يخفي علي ركوعكم ولا خشوعكم .... أبو هريرة ٩٦٧
ما يقول ذواليدين؟ .... أبو هريرة .... ٩٨٩، ٩٩٠
مازال جبريل يوصيني بالجار .... عبد الله بن عمرو ٥٩٣
ماكان يدًا بيدٍ فلا بأس به .... البراء بن عازب ٧٢٧
مالك أنفست؟ .... عائشة ٢٠٩
مالكم ترمون بأيديكم كأنها أذناب خيل شمس .... جابر بن سمرة ٨٩٨
مالي أراكم معرضين؟ .... أبو هريرة ١٠٨٢
مثل الجليس الصالح كمثل العطار .... أبو موسى الأشعري ٧٧٠
مثل المدهن في حقوق الله والواقع فيها .... النعمان بن بشير ٩٢٣
مثل المنافق كمثل الشاة بين الغنمين .... ابن عمر ٦٨٩

مثل المنفق والبخيل كمثل رجلين عليهما جنتان .... أبو هريرة ١٠٧٠
مثل المؤمنين في تباذلهم وتوادّهم وتراحمهم .... النعمان بن بشير ٩٢١
مثنى مثنى . فإذا خشيت الصبح فأوتر .... ابن عمر ٦٣١
مجامرهم الألوّة .... أبو هريرة ١١١٦
مر بي رسول الله ﷺ وأنا في المسجد .... جرهد الأسلمي ٨٥٩
مررت على أبي بكر الصديق وهو يتغيظ على رجل .... أبو بكر الصديق ٦
مرضت فعادني رسول الله ﷺ وأبو بكر .... جابر بن عبد الله ١٢٣٨
مرّ بي رسول الله ﷺ أنا وغلام من بني عبد المطلب .... عبد الله بن جعفر ٥٣٩
مع الصبي عقيقة فأهريقوا عنه دمًا .... سلمان بن عامر ٨٢٣
من استمع إلى حديث قوم وهم له كارهون .... ابن عباس ٥٣٢
من اشترى مصراة فهو بالخيار إن شاء أمسكها .... أبو هريرة ١٠٣٥
من اغتسل فأحسن الغسل يوم الجمعة أو تطهر .... أبو ذر ١٣٩
من اقتطع مال امرىء مسلم بيمين كاذبة .... عبد الله بن مسعود ٩٦
من اقتنى كلبًا إلا كلب صيد أو ماشية .... عبد الله بن عمر .... ٦٣٢، ٦٣٣
من القوم؟ قالوا: المسلمون .... ابن عباس ٥٠٥
من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه .... عائشة ٢٢٧
من أحسن منكم لم يؤاخذ بما عمل في الجاهلية .... عبد الله بن مسعود ١٠٩
من أدرك من صلاة ركعة فقد أدرك .... أبو هريرة ٩٥٢
من أراد أن يهل منكم بحج وعمرة فليهل .... عائشة ٢٠٦
من أصبح منكم آمنا في سربه .... عبيد الله بن محصن ٤٣٩
من أطاع أميري فقد أطاعني .... أبو هريرة ١١٣٠
من أطاعني فقد أطاع الله .... أبو هريرة ١١٣٠
من أطعمه الله طعامًا فليقل اللهم بارك لنا فيه .... ابن عباس ٤٨٢
من أعتق رقبة أعتق الله عز وجل بكل عضو .... أبوموسى الأشعري ٧٦٧
من أعطي حظه من الرفق أعطي حظه من الخير .... أبو الدرداء ٣٩٤
من باع الخمر فليشقص الخنازير .... مغيرة بن شعبة ٧٦٠
من باع عبدًا وله مال فماله للذي باعه .... عبد الله بن عمر ٦١٣
من بدل دينه فاقتلوه ولم أحرّقهم .... ابن عباس ٥٣٤
من تصبح بسبع تمرات عجوة لم يضره ذلك اليوم .... سعد بن أبي وقاص ٧٠
من جاء منكم الجمعة فليغتسل .... عبد الله بن عمر ٦٠٨
من جهز غازيًا أو خلفه في أهله فقد غزا .... زيد بن خالد ٨١٨
من حج هذا البيت فلم يرفث ولم يفسق حتى يرجع .... أبو هريرة ١٠١٠
من حلف فقال إن شاء الله تعالى فقد استثنى .... ابن عمر ٦٩١
من ستر مؤمنًا في الدنيا على خزية .... عقبة ٣٨٦
من سلف فليسلف في تمر معلوم ووزن معلوم .... ابن عباس ٥١١

من سن سنة حسنة فعمل بها كان له من الأجر مثل	جرير بن عبد الله	٨٠٥
من شاء منكم أن يهل بعمرة فليفعل	عائشة	٢٠٧
من شهد معنا هذه الصلاة	عروة بن مضرس	٩٠٢
من صام رمضان واتبعه ستا من شوال	أبو أيوب الأنصاري	٣٨٢، ٣٨٣
من صام رمضان إيمانًا واحتسابًا غفر له ما تقدم من ذنبه	أبو هريرة	٩٥٦
من صلى على جنازة كان له قيراط	أبو هريرة	١٠٢٧
من صور صورة عذب وكلف أن ينفخ فيها	ابن عباس	٥٣٢
من ظلم من الأرض شبرًا طوقه من سبع أرضين	سعيد بن زيد	٨٣
من قال لا إله إلا الله مخلصًا من قلبه	معاذ بن جبل	٣٧١
من قتل عصفورة فما فوقها بغير حقها	عبد الله بن عمرو	٥٨٧
من قتل في سبيل الله فهو فى الجنة	عمر بن الخطاب	٢٣
من قتل نفسه بشيء فى الدنيا عذب به	ثابت بن الضحاك	٨٥٢
من قرأ بالآيتين من آخر سورة البقرة	أبو مسعود	٤٥٣
من كان له ثلاث بنات أو ثلاث أخوات	أبو سعيد الخدري	٧٣٨
من كان منكم ذبح قبل الصلاة فليعد ذبيحته	جندب البجلي	٧٧٥
من كان منكم مصليًا بعد الجمعة فليصل أربعًا	أبو هريرة	٩٨٢
من كان منكم معتكفًا فليرجع إلى معتكفه	أبو سعيد الخدري	٧٥٦
من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليحسن إلى جاره	أبو شريح الكعبي	٥٧٥
من كانت به جنابة فلاينم حتى يتوضأ	أبو هريرة	١٠٠٢
من كذب علي متعمًا فليتبوأ مقعده من النار	أبو هريرة	١١٧٥
من كره لقاء الله كره الله لقاءه	عائشة	٢٢٧
من كل الليل قد أوتر رسول الله ﷺ	عائشة	١٨٩
من كل شيء قد أوتي نبيكم علمه إلا من خمس	عبد الله بن مسعود	١٢٥
من لايرحم الناس لايرحمه الله	جرير بن عبد الله	٨٠٢، ٨٠٣
من لكعب بن الأشراف؟ إنه قد آذى الله ورسوله	جرير بن عبد الله	١٢٥٩
من لم يجد نعلين فليلبس خفين	عبد الله بن عباس	٤٧٠
من مسّ ذكره فليتوضأ	بسرة بنت صفوان	٣٥٣
من هاهنا والذي لا إله غيره رأيت الذي أنزلت عليه	عبد الله بن مسعود	١١٢
من يبسط رداء حتى أقضي مقالتي	أبو هريرة	١١٤٩
من يدل على رحل خالد بن الوليد	عبد الرحمن بن أزهر	٨٩٩
من يسمع يسمع الله به ومن يراء يراء الله به	جندب البجلي	٧٧٨
من يقم الحول يصب ليلة القدر	ابن مسعود	٣٧٧
منه الوضوء	علي بن أبي طالب	٣٩
موضع سوط فى الجنة خير من الدنيا وما فيها	سهل بن سعد	٩٣٦
موعدكن بيت فلانة	أبو هريرة	١٠٢٥

(ن)

ناولي تربك .... أسماء بنت يزيد ٣٦٩
نبدأ بما بدأ الله به ﴿إن الصفا والمروة......﴾ .... جابر بن عبد الله ١٢٧٥
نحرنا فرسًا على عهد رسول الله ﷺ فأكلناه .... أسماء بنت أبي بكر ٣٢٢
نحن الآخرون ونحن السابقون .... أبو هريرة ٩٦٠
نحن نعطيه من عندنا .... علي بن أبي طالب ٤١
نزل القرآن على سبعة أحرف أيها قرأت أصبت .... أم أيوب الأنصارية ٣٤١
نزلت في آية الميراث .... جابر بن عبد الله ١٢٣٩
نضر الله عبدًا سمع مقالتي فوعاها وحفظها وبلغها .... عبد الله بن مسعود ٨٩
نعم أيما أهل بيت من العرب أو العجم أراد الله بهم خيرا .... كرز بن علقمة ٥٧٤
نعم وأوجز .... أبو هريرة ٩٩٣
نعم وجدته في غمرات من النار .... عباس بن عبد المطلب ٤٦١
نعم ورب هذا البيت .... جابر بن عبد الله ١٢٣٥
نعم وكان الحسن بن علي يشبهه .... أبو جحيفة ٨٩٢
نعم إذا أدخلهما وهما طاهرتان .... مغيرة بن شعبة ٧٥٨
نعم إذا توضأ ويطعم إن شاء .... ابن عمر ٦٥٧
نعم (فى الخصومة) .... الزبير بن العوام ٦٠
نعم (فى الرد على سوال امرأة من خثعم) .... ابن عباس ٥٠٨
نعم (فى الصدقة) .... عائشة ٢٤٤
نعم (في صلة الأم المشركة) .... أسماء بنت أبي بكر ٣١٨
نعم(في كعب بن أشرف) .... جابر بن عبد الله ١٢٥٩
نعم، اليوم يوم وفاء وبرّ وصدق .... سراقة بن مالك ٩٠٤
نعم، أعرضهم على الله .... المنكدر ٥٠٧
نعم، ثم تصيرون إلى رحمة الله عز وجل .... عائشة ٢٦٥
نعم، ثم سكت ساعة ظننت أنه ينزل عليه .... أبو قتادة ٤٢٥
نعم، حتى تؤدوا إلى كل ذي حق حقه .... الزبير بن العوام ٦٢
نعم، كأني أنظر إلى بريقه في يده في ليلة .... أنس بن مالك ١٢٢٣
نعم، كما لو كان على أحدكم دين فقضاه .... ابن عباس ٥٠٨
نعم، لو كان شيء سابق القدر لسبقته العين .... أسماء بنت عميس ٣٣٠
نعم، ولك أجر .... ابن عباس ٥٠٥
نعم، إذا كثر الخبث .... زينب بنت جحش ٣٠٨
نفلني رسول الله ﷺ سلب قتيل قتلته يوم حنين .... أبو قتادة ٤٢٣
نكثر به طعام أهلنا .... جابر الأحمسي ٨٦٢
نؤديها أو نخرجها عنك إذا قدمت نعم الصدقة .... قبيصة بن المخارق ٨١٩

نهى رسول الله ﷺ أن نطرق النساء ليلاً .... جابر بن عبد الله ١٣٠٥
نهى رسول الله ﷺ أن يشرب من في السقاء .... أبو هريرة ١١٤٨
نهى رسول الله ﷺ عن الشرب في الجر الأخضر .... عبد الله بن أبي أوفى ٧١٥
نهى رسول الله ﷺ عن المخابرة .... جابر بن عبد الله ١٢٦٤
نهى رسول الله ﷺ عن المزابنة والمحاقلة والمخابرة .... جابر بن عبد الله ١٣٠٠
نهى رسول الله ﷺ عن بيع الثمر بالتمر .... سهل بن أبي حثمة ٤٠٣
نهى رسول الله ﷺ عن بيع الولاء وعن هبته .... ابن عمر ٦٣٩
نهى رسول الله ﷺ عن بيع حبل الحبلة .... ابن عمر ٦٩
نهى رسول الله ﷺ عن بيعتين وعن لبستين .... أبو سعيد الخدري ٧٣٠
نهى رسول الله ﷺ عن ذلك إلا أنه رخّص .... ابن عمر ٦٧٣
نهى رسول الله ﷺ عن صلاة بعد صلاة العصر .... أبو سعيد الخدري ٧٣١
نهى رسول الله ﷺ عن كل نهبة وعن كل خطفة .... أبو الدرداء ٣٩٨
نهى رسول الله ﷺ عن نكاح المتعة عام الفتح .... سبرة بن معبد ٨٤٨
نهى عن الدبّاء والمزفت .... ابن عمر ٧٠٨
نهى عن صيام يومين يوم الأضحى ويوم الفطر .... أبو سعيد الخدري ٧٥٠

(و)

وابدأ بمن تعول .... أبو هريرة ١٠٦٤
واتخذ مؤذنًا لا يأخذ على أذانه أجرًا .... عثمان بن أبي العاص ٩٠٨
والذي نفسي بيده لأقضين بينكما بكتاب الله .... زيد بن خالد وأبو هريرة وشبل ٨١١
والذي نفسي بيده لوددت أني أقتل في سبيل الله .... أبو هريرة ١٠٤٦
والذي نفسي بيده ليقتلنه ابن مريم بباب لدّ .... مجمع الأنصاري ٨٣٠
والذي نفسي بيده ليهلن ابن مريم بفج الروحاء .... أبو هريرة ١٠١١
والذي نفسي بيده ما من عبد يتصدق بصدقة .... أبو هريرة ١١٦٣
والذي نفسي بيده ما منها شُعبة إلا وعليها ملك .... فاطمة بنت قيس ٣٦٦
والذي نفسي بيده وإن الرجل ليعمل بعمل أهل الجنة .... عبد الله بن مسعود ١٢٧
والله اني لأعلم أنك حجر .... عمر بن الخطاب ٩
والله لأسلم وغفار وجهينة ومزينة خير .... أبو هريرة ١٠٥٤
والله إنكم لتجهلون وتجبنون .... خولة بنت حكيم ٣٣٤
وأين أنت منه .... عمة حصين بن محصن ٣٥٦
وتقرئ نبينا منا السلام .... عبد الله بن مسعود ١٢٢
وجد عبد الله بن سهل قتيلاً في فقير .... سهل بن أبي حثمة ٤٠٤
وجعلنا رأسها ثلاثة قرون .... أم عطية ٣٦٢
وددت أن عندي رجلا من أصحابي .... عائشة ٢٦٩
وددنا ان موسى عليه السلام كان صبر حتى يقص .... أبي بن كعب ٣٧٣

وقعتُ على امرأتي في رمضان	أبو هريرة	١٠١٤
وكان فينا رجل فلما اشتد الجوع نحر ثلاث جزائر	جابر بن عبد الله	١٢٥٢
ولا تقربوه طيبا	عبد الله بن عباس	٤٧٢
ولا ثوب مسه زعفران	عبد الله بن عمر	٦٢٧
ولد في الحي غلام فأسماه أبوه القاسم	جابر بن عبد الله	١٢٤١
ولكن ليقل: إني لقس النفس	عائشة	٢٦٣
ولو أطنب السائل في مسئلته لزاده	خزيمة بن ثابت	٤٣٥
وما صومك؟ قال: ثلاث من كل شهر	أبو ذر	١٣٧
وما مسألتك عنه إنك لن تدركه	مغيرة بن شعبة	٧٦٤
وما يمنعني لا تكونوا أعوانًا للشيطان على أخيكم	عبد الله بن مسعود	٩٠
وما يمنعني وقد رأيت رسول الله ﷺ بمسح على خفيّه	جرير بن عبد الله	٧٩٧
وما يمنعني وقد رأيت رسول الله ﷺ يخلل لحيته	عمار بن ياسر	١٤٧
وهي مذبة الشيطان لا يسمعوا أحد	عبد الله بن عمر	٦٤٨
ويحك فمن يعدل إذا لم أعدل	جابر بن عبد الله	١٢٧٩
ويقولون كرم وإنما الكرم قلب المؤمن	أبو هريرة	١١٠٥
ويكتب الله بكل حلبة حلبها حسنة	أبو هريرة	١٠٦٨
ويل للأعقاب من النار	عائشة	١٦٢
ويل للعرب من شر قد اقترب فتح اليوم	زينب بنت جحش	٣٠٨

(ه)

هات من احتج بالقرآن فقد فلج	حذيفة	٤٤٩
هاتان أهون، أو هاتان أيسر	جابر بن عبد الله	١٢٦٨
هديت لسنة نبيك هديت لسنة نبيك	عمر بن الخطاب	١٨
هذا حين حمي الوطيس	العباس بن عبد المطلب	٤٦٠
هذا للنبي خاصة لأن النبي ﷺ تنام عينه ولا ينام قلبه	سفيان بن عيينة	٤٧٤
هذا من الحمس، ما شأنه ها هنا؟	جبير بن مطعم	٥٥٩
هذا موضع الإزار فإن أبيت فأسفل	حذيفة	٤٤٦
هذه البيداء التي تكذبون فيها على	ابن عمر	٦٥٩
هذه الناس جزء من سبعين جزء من نار جهنم	أبو هريرة	١١٣٦
هذه حجة على معاوية قوله قصرت	ابن عباس	٦٠٤
هكذا رأيت رسول الله ﷺ فعل	ابن عمر	٦٨١
هل الأسفلون ورب الكعبة	أبو ذر	١٤١
هل أنت إلا أصبع دميت وفي سبيل الله	جندب بن عبد الله	٧٧٦
هل أوصى رسول الله ﷺ	طلحة بن مصرف	٧٢٢
هل ترون ما أرى إني لأرى لفتن	أسامة بن زيد	٥٤٣

هل ترون هذا القمر فإنكم سترون ربكم .... جرير بن عبد الله ٧٩٩
هل تضارّون في رؤية الشمس في الظهيرة .... أبو هريرة ١١٨٧
هل صلى رسول الله ﷺ في بيت المقدس .... زر بن حبيش ٤٤٩
هل عندك شيء تعطيها إياه؟ .... سهل بن سعد ٩٣٤
هل عندك شيء تعطيها إياه؟ .... علي بن أبي طالب ٣٨
هل قرأ منكم أحد ﴿سبح اسم ربك الأعلى﴾ .... عمران بن حصين ٨٣٧
هل قرأمعي منكم أحد؟ .... أبو هريرة ٩٥٩
هل لك من إبل؟ .... أبو هريرة ١٠٩٠
هل معك من شعر أمية بن أبي الصلت شيئًا؟ .... الشريد بن سويد ٨٠٩
هل معكم منه شيء ؟ .... جابر بن عبد الله ١٢٥١
هل من طعام؟ .... جويرية بنت حارث ٣١٧
هل من طعام .... عائشة .... ١٩١، ١٩٢
هل ينقص الرطب إذا يبس؟ .... سعد بن أبي وقاص ٧٥
هم البارز .... أبو هريرة ١١٠٧
هم من آبائهم .... الصعب بن جثامة ٧٨١
هو أشهى وأمرأ وأهنأ وأبرأ .... صفوان بن أمية ٥٦٤
هو حلال فكلوه .... أبو قتادة ٤٢٤
هو عذاب أو رجز أرسل على أناس .... أسامة بن زيد ٥٤٥
هو لك يا عبد الله بن عمر .... ابن عمر ٦٧٥
هو لك يا عبد بن زمعة .... عائشة ٢٤٠
هي النخلة .... ابن عمر ٦٧٧

(ي)

يا ابن أختي ألا تعجب إلى هذا .... عائشة ٢٤٨
يا ابن أختي إن كان أبواك لمن الذين .... عائشة ٢٦٤
يا أبا المنذر إن أخاك ابن مسعود .... زر بن حبيش ٣٧٦
يا أبا بكر ما منعك حين أشرت إليك؟ .... سهل بن سعد ٩٣٣
يا أبا ذر ألا أدلك على كنز من كنوز الجنة؟ .... أبو ذر ١٣١
يا أبا ذر إذا طبخت فأكثر المرقة .... أبو ذر ١٤٠
يا أسماء لاتوكي فيوكا عليك .... أسماء ٣٢٥
يا أصحاب سورة البقرة .... عباس ٤٦٠
يا أمّه، أخبريني عن مرض رسول الله ﷺ الذي .... عبيد الله بن عبد الله ٣٣٥
يا أنجشة! رفقًا قودا بالقوارير يعني النساء .... أنس ١٢١٨
يا أيها الناس اتهموا رأيكم .... سهل بن حنيف ٤٠٥
يا أيها الناس مالكم حين نابكم في صلاتكم شيٌ .... سهل بن سعد ٩٣٣

يا أيها الناس من استعملناه منكم على عمل .... عدي بن عميرة الكندي ٨٩٦
يا أيها الناس من علم منكم شيئًا فليقل به .... عبد الله بن مسعود ١١٧
يا أيها الناس إن نبي الله ﷺ حدثني أن ناسًا يخرجون من الدين .... علي بن أبي طالب ٥٩
يا بني عبد المطلب أو يابني عبد مناف إن وليتم .... جبير بن مطعم ٥٦١
يا جابر أعلمت أن الله عز وجل أحيا أباك .... جابر بن عبد الله ١٢٧٣
يا جابر لو قد جاء مال البحرين لأعطيتك هكذا .... جابر بن عبد الله ١٢٤٢
يا جابر هل أتخذتم أنماطًا؟ .... جابر بن عبد الله ١٢٣٦
يا رسول الله لاأسمع الله عز وجل ذكر النساء .... أم سلمة ٣٠١
يا رسول الله هل لك في ذرة بنت أبي سفيان .... أم حبيبة ٣٠٧
يا رسول الله إن بني جعفر تصيبهم العين .... أسماء بنت عميس ٣٣٠
يا عائشة أعلمتِ أن الله عز وجل أفتاني في أمر .... عائشة ٢٦٠
يا عائشة ألم تري أن مجززًا المدلجي .... عائشة ٢٤١
يا عائشة هذه بتلك .... عائشة ٢٦٢
يا عائشة إن الله عز وجل يحب الرفق فى الأمر كله .... عائشة ٢٤٩
يا عائشة إن كنت ألممت بذنب فاستغفري الله .... عائشة ٢٨٤
يا عباس سل العفو والعافية .... عباس بن عبد المطلب ٤٦٢
يا عباس ناد، يا أصحاب السمرة .... عباس ٤٦٠
يا علي سل الله الهدى والسداد .... علي بن أبي طالب ٥٢
يا عمر احبس الأصل وسبّل الثمرة .... ابن عمر ٦٥٢
يا عمر اذهب فأطعمهم وأعطهم .... دكين بن سعيد المزني ٨٩٥
يا عمر ما أتاك الله به من هذا المال .... عمر بن الخطاب ٢١
يا غلام هذا أبوك وهذه أمك فاختر أيهما شئت .... أبو هريرة ١٠٨٩
يا غلام إذا أكلت فسم الله وكل بيمينك .... عمر بن أبي سلمة ٥٧٠
يا فاطمة! اسكبي لي غسلا فسكبت له غسلاً .... أم هانيء ٣٣١
يا معشر التجار .... قيس بن أبي غرزة ٤٣٨
يا معشر الشباب من استطاع منكم الباء ة فلينكح .... عبد الله بن مسعود ١١٦
يا معشر المؤمنات لاترفعن امرأة منكن .... أسماء بنت أبي بكر ٣٢٧
يا هذه أذات بعل أنت؟ .... عمة حصين بن محصن ٣٥٦
يا هؤلاء إذا سمعتم بجيش قد خسف به .... بقيرة ٣٥٢
يا يعلى ألك امرأة؟ .... يعلى بن مرة ٨٢٢
يأتيني أحيانًا في مثل صلصلة الجرس .... عائشة ٢٥٧
يأتي الشيطان أحدكم فيقول له: أذكر كذا .... عبد الله بن عمر ٥٨٣
يأتي على الناس زمان فيغزو فيه فئام .... أبو سعيد الخدري ٧٤٣
يتبع الميت إلى قبره ثلاثة أهله وماله وعمله .... أنس بن مالك ١١٩٥
يحشر المتكبرون يوم القيامة أمثال الذر .... عبد الله بن عمرو ٥٩٧

يخرب الكعبة ذو السويقتين من الحبشة .... أبو هريرة ١١٥٤
يخرج من ثقيف كذاب ومبير فأما الكذاب فقد رأيناه .... أسماء بنت أبي بكر ٣٢٧
يدخل الملك على النطفة بعدما تستقر .... حذيفة بن أسيد الغفاري ٨٢٨
يريد معاوية أن يري الناس أنما تركه لأنه حدث .... سفيان ٨٠٤
يزعمون أن أبا هريرة يكثر الحديث عن رسول الله ﷺ .... أبو هريرة ١١٤٩
يسبح مائة أو يكبر مائة في ألف حسنة .... سعد بن أبي وقاص ٨٠
يضحك الله من الرجلين يقتل أحدهما .... أبو هريرة ١١٢٩
يضمدها بالصبر .... عثمان بن عفان ٣٤
يطلع عليكم من هذا الباب رجل من خير ذي .... جرير بن عبد الله ٨٠٠
يعقد الشيطان على قافية رأس أحدكم .... أبو هريرة ٩٦٦
يعمد أحدكم إلى امرأته فيضربها ضرب .... عبد الله بن زمعة ٥٦٩
يقول الله: انا الله وأنا الرحمن، خلقت الرحم .... عبد الرحمن بن عوف ٦٥
يمين الله ملأى سحّاء لا يغيضها شيء .... عدي بن حاتم ١٠٧٣
ينام الرجل النومة فتقبض الأماة .... حذيفة ٤٤٧
يوشك أن يضرب الناس آباط المطي في طلب .... أبو هريرة ١١٥٥
يوشك أن يكون خير مال الرجل المسلم غنم .... أبو سعيد الخدري ٧٣٣
يوشك أن ينزل ابن مريم فيكم حكمًا وإمامًا .... أبو هريرة ١١٠٣
يوشك أن ينزل ابن مريم فيكم إمام .... أبو هريرة ١١٠٤
يوم الخميس وما يوم الخميس ثم .... ابن عباس ٥٢٧
يوم وليلة للمقيم وثلاثة أيام ولياليهن للمسافر .... علي بن أبي طالب ٤٦
يؤتى بالمقتول يوم القيامة متعلقًا .... ابن عباس ٤٨٨
يؤتى برجل كان واليًا فيلقى فى النار .... أسامة بن زيد ٥٤٨
يؤم القوم أقرأهم لكتاب الله .... أبو مسعود ٤٥٨
يهل أهل المدينة من ذى الحليفة .... عبد الله بن عمر ٦٢٣

❀❀❀❀

فهرس الأحاديث على أبواب الفقه (على نهج الصحيحين والسنن)

١ـ كتاب الإيمان والسنة

طرف الحديث ــــــــ رقم الحديث

الأنصار كرشي ١٢١٠
الحياء من الإيمان ٦٢٥
الرجل من أهل الكتاب يؤمن بالنبي ﷺ ٧٦٨
الفرار بالدين من الفتن ٧٣٣
اللهم لا تجعل قبري وثنًا ١٠٣١
المسلم من سلم المسلمون من لسانه ٥٩٥
المشرك يعمل خيرًا فى الجاهلية ٥٥٤
المؤاخذة بأعمال الجاهلية ١٠٩
المؤمن للمؤمن كالبنيان ٧٧١
النهي عن سب الدهر ١١٠٢
الهجرة ٢٨
الإسلام والإيمان ٦٩
أبا بكر وعمر منهما وأنعما ٧٥٥
أبي هريرة ١٠٣٤
أي العمل أفضل .... ١٠٤، ١٣٢
بني الإسلام على خمس ٧٠٤
بيعة الرجال على أن لا يشركوا بالله ٣٨٩
جعل الذلة والصغار على من خالف أمري ٤٥٨
رفع الأمانة من القلوب ٤٤٧
رؤية الباري تعالى .... ٧٩٩، ١١٨٧
علامات المؤمن ٣٢
قاربوا وسددوا ١١٥٦
قال الله: الكبرياء ردائي ١١٥٧
قتال المسلم ١٠٥
كراهية أن يقال: مطرنا بنوء كذا، مع أثر عمر ٩٨٥
كراهية أن يقال: مطرنا بنوء كذا .... ٧٥١، ٨١٣
كل مولود يولد على الفطرة ١١١٩
لا تتشبهوا بيهود ٤٨٥
لا تحقرن من المعروف شيئًا ١٤٠
لا يدخل الجنة إلا مؤمن ٤٨
لا يزال الناس يتساء لون حتى يقولون ١١٦٢
لا يزني الرجل وهو مؤمن ١١٣٥
لسلكت شعب الأنصار ١٢١٠
لصوت أبي طلحة أشد ١٢١١
لو لا الهجرة لكنت امرء ا من الأنصار ١٢١٠
ليس أحد أصبر على أذى يسمعه من الله ٧٧٤
ما نهيتكم عنه فانتهوا ١١٣٢
مثل المنافق ٦٨٩
من سن سنة حسنة ٨٠٥
من كفر أخاه ٦٩٩
إن البذاذة من الإيمان ٣٥٨
إن الرجل من أهل عليين يشرف ٧٥٥
إن الله خلق آدم على صورته .... ١١٢٧، ١١٢٨
إن الملائكة لتضع أجنحتها لطالب العلم ٨٨٣
إن لله تسعة وتسعين اسمًا ١١٣٧
إن يطيعوا أبا بكر وعمر يرشدوا ٤٥٠
إنما الأعمال بالنية ٢٨
إني لأعطي الرجل وغيره أحب إلي ٦٨
إهلاك السابقين باختلافهم على أنبيائهم ١١٣٢

٢ـ كتاب العلم

التخول بالموعظة فى الأيام وكراهية السآمة ١٠٨
اللهم إني أسألك علمًا نافعًا ٢٩٩
أعظم المسلمين جرمًا ٦٧
تحريم الكذب على النبي ﷺ .... ١١٧٤، ١١٧٥
تعظيم سنن النبي ﷺ والإنكار على من ٥٥١
حدثوا عن بني إسرائيل ١١٧٤
حفظ أبي هريرة .... ١٠٦٢، ١١٤٩
ذهاب موسى عليه السلام إلى الخضر عليه السلام ٣٧٣
رحلة أبي أيوب إلى مصر لحديث واحد ٣٨٦
ريح الولد من ريح الجنة ٣٣٤
ضرب آباط المطي في طلب العلم و عالم ١١٧٥
طرح نافع لابن جريج حقيبة ٦٥٤
فيفتون برأيهم ٥٨١

قبض العلم والإفتاء بغير علم ٥٨١
قول عمر: لأن تكون قلتها أحبّ إليّ من ٦٧٨
كان ابن عمر إذا سمع شيئًا لم يزد فيه ٦٨٩
كل شيٍ حدثت عن أبي هريرة فهو مرفوع ٩٧٤
لا حسد إلا في اثنين .... ١٠٠، ٦١٧
ليعلموا الناس دينهم وسنة نبيهم ﷺ ٢٩
من أعتق جارية ثم أدبها ٧٦٨
من سن سنة حسنة ٨٠٥
من كل شيء أوتي نبيكم علمه إلا من خمس ١٢٥
نضر الله امرأ سمع الحديث ٨٩

٣. كتاب الطهارة

اغتسال الرجل والمرأة من إناء واحد ١٦٠، ١٦٩، ٣٠٩
الاستجمار والاستنثار وترًا .... ٨٥٨، ٩٦٣
الاستنثار خارج الإناء ٨٨٨
الاستنجاء بالرجيع .... ٤٣٢، ٤٣٣
البول على سباطة قوم ٤٤٣
البول فى الماء الدائم .... ٩٧٥، ٩٧٦
السواك مطهرة للفم ١٦٣
السواك إذا قام من الليل ٤٤٢
السواك ٩٧١
الغسل يوم الجمعة .... ٦٠٨، ٧٣٢
المرأة تغتسل إذا هي احتملت ٢٩٨
المستحاضة تغتسل وتصلي ١٦١
المسح على الجوربين ٤٧
المسح على الخفين والخمار .... ١٥١، ٤٣٤، ٤٤٣
المسح على الخفين .... ٧٥٧، ٧٥٨، ٨٩٧
المسح على ظهور القدمين ٤٧
النهي عن استقبال القبلة بغائط أو بول ٣٨٠
النهي عن استقبال القبلة واستدبارها بغائط ٩٩٤
النهي عن الاستنجاء بالروث والرمة ٩٩٤
النهي عن مس الذكر باليمين ٤٢٨
الوضوء فى النعال السبتية ٦٥١
الوضوء مما مست النار .... ٩٠٠، ١٢٧٤
الوضوء من المذي ٣٩
الوضوء من مس الذكر .... ٣٥٣، ٩٥٨
بول الصبيان .... ١٦٥، ٣٤٤
تخليل اللحية ١٤٧
ترك الوضوء مما مست النار ٤٣٧
تطهير الثوب من دم الحيض ٢٣٠
تلاوة القرآن في حجر الحائض .... ١٧٠، ٣١٠
تيمم الجنب ١٤٥
جواز الصلاة في ثوب بعضه على الحائض ٣١٣
حديث التيمم إلى المناكب ١٤٤
حكم المستحاضة .... ١٩٤، ٣٠٢
رجل بال فى المسجد ٩٤٤
سبب تأكد الغسل يوم الجمعة ١٧٩
سقوط قلادة عائشة ونزول آية التيمم ١٦٦
سؤر الهرة ٤٣٠
صفة مسح الرأس ٣٤٣
صفة وضوء النبي ﷺ .... ٣٥، ٣٤٣، ٤١٨
طهارة جلد الميتة إذا دبغ .... ٣١٥، ٤٨٦، ٤٩١
طهارة سؤر الحائض ١٦٧
عذاب القبر من عدم التنزه من البول ٨٨٤
غسل الجنب ١٢٧٢
غسل الحائض رأس زوجها وهو معتكف ١٨٥
غسل الحائض وتتبع أثر الدم بفرصة ١٦٨
فرك المني ١٨٧
فضل من أحسن الوضوء ثم يصلي ٣٥
قراءة القرآن للجنب ٥٧
كفاية ثلاث حثيات فى الغسل .... ٩٨٣، ١٢٧٢
كم يجزىء من الماء فى الغسل ١٦٠
كيف تغتسل المرأة للجنابة ٢٩٤
كيف يغتسل من الجنابة .... ١٦٤، ٣١٦
لا حاجة إلى التوضئ بعد الغائط ولا قبل . ٤٧٨، ٤٧٩
لا يغمس المستيقظ يده فى الإناء ٩٥٧
مدة المسح للمقيم والمسافر .... ٤٦، ٨٨٣
من يتوضأ ثم يصلي ركعتين ثم يستغفر .... ١، ٤
ولوغ الكلب فى الإناء .... ٩٧٣، ٩٧٤
ويل للأعقاب من النار ١٦٢
إذا أراد الجنب أن يعود فليتوضأ ٧٥٣

إذا أراد الجنب أن ينام فليتوضأ .... ٦٤٧، ١٠٠٢
إذا أفضى أحدكم بيده إلى فرجه ٣٥٣
إذا توضأت فانتثر ٨٥٨

٤ـ كتاب الصلاة

ابتداء صلاة الليل بركعتين خفيفتين ٩٩١
اتخاذ مؤذن لا يأخذ على أذانه أجرًا ٩٠٨
اجتهاده ﷺ فى العشر الأواخر من رمضان ١٨٨
افتتاح القراءة بالحمد لله رب العالمين ١٢٠٨
اكلفوا من العمل ما تطيقون ١٨٤
الاكتفاء بأم القرآن ٩٩٦
الأرض كلها مسجد ١٣٥
الأمر بذكر الله والصلاة عند الكسوف ٤٥٦
البداءة بالغائط قبل الصلاة ٨٧٤
التبكير إلى الجمعة، وكتابة الناس على منازلهم .. ٩٤٠
التجافى فى السجود ٩٢٩
التشديد فى التخلف عن صلاة العشاء فى الجماعة ٩٦٢
التصفيق للنساء والتسبيح للرجال .... ٩٣٣، ٩٥٤
التطبيق فى الركوع ٧٩
التطوع بعد الجمعة ٩٨٢
التطوع بعد العصر .... ١٩٥، ٢٩٥
التغليس في صلاة الصبح ١٧٥
التقصير فى السفر .... ١٢٠٠، ١٢٠٢
التكبير بعد الصلاة ٤٨٠
التهجد ٩٦٦
الجمع بين الصلاتين فى السفر .... ٦١٦، ٦٨١
الجمع بين الصلاتين .... ٤٧٢، ٤٧١
الخروج من المسجد بعد الأذان ١٠٠٤
الرجل ليس عنده شيء من القرآن ما يجزئه عنه ٧١٧
الرجل يخيل إليه الشيء فى الصلاة ٤١٤
الركود في أوليي الظهر والعصر ٧٢
السترة فإن لم يجد فليخطط خطًا ٩٩٩
السجود على سبعة أعضاء .... ٤٩٣، ٤٩٤، ٤٩٥
الشفق ما هو؟ ٦٨١
الصلاة حافيًا وناعلاً ١٠٠٣
الصلاة على الخمرة ٣١١
الصلاة على المنبر للتعليم ٩٣٢
الصلاة فى الثوب الواحد .... ٩٤٣، ٩٧٠
الصلاة فى الرحال فى الليلة المطيرة ٧٠١
الصلاة فى الكعبة ٦٩٣
الصلاة في ثوب واحد .... ٣٣١، ٣٣٢، ٣٣٣، ٥٧١
الصلاة في حر الرمضاء .... ١٥٣، ١٥٤
الفخذ عورة ٨٥٩
القراءة بالطور فى المغرب ٥٥٦
القراءة خلف الإمام و حديث المخالجة ٨٣٧
القراءة خلف الإمام وحديث النازعة .... ٩٥٩، ٩٨٠
القراءة فى الصبح ٥٦٧
القراءة فى الظهر والعصر ١٥٧
القراءة فى العشاء ١٢٥٥
القراءة فى الفجر .... ٨٢١، ٨٢٧
القراءة فى المغرب .... ٧٢٦، ٣٣٨
القراءة في ركعتى الفجر ١٧٢
القراءة في صلاة العيد .... ٨٥١، ٩٢٦
الكلام فى الصلاة وحديث ذى اليدين ٩٨٩
المار بين يدي المصلي ٨١٧
المجافاة فى السجود ٣١٤
المرأة تكون صفًا وحدها ١٢٠٣
النهي عن البصل والكراث ١٢٨٦
النهي عن الصلاة بعد العصر وبعد الفجر ... ٧٣١، ٧٥٠
النهي عن القراءة فى الركوع والسجود ٤٨٩
النهي عن أن يبزق الرجل بين يديه أو عن يمينه ٧٢٨، ٧٢٩
النهي عن تسمية العشاء العتمة ٦٣٨
النهي عن تقليب الحصا فى الصلاة ٦٤٨
النهي عن رفع الرأس قبل الإمام ٩٩٥
النهي عن مبادرة الإمام بالركوع والسجود ٦٠١
النهي عن مسح الحصى فى الصلاة ١٢٩
الإبراد بالظهر ٩٤٨
الإسفار بصلاة الفجر ٤١٠
الإشارة بالسبابة وكونها سنة الأنبياء ٦٤٨، ٨٨١، ٨٨٧
الإمام أمين ٩٦٤
الإمام ضامن والمؤذن مؤتمن ١٠٠٥

الإيتار بخمس ١٩٦
أثر الحسن فى التطوع حال خطبة ١٢٣٣
أدب البصاق فى المسجد ١٢٢٨
أعوذبك من المأثم والمغرم ٢٤٦
أم قومك واقدرهم بأضعفهم ٩٠٧
أي مسجد وضع أول ١٣٥
بل أنت يا رب ١٠٠١
بيتوتة ابن عباس عند خالته وصلاته مع النبي ﷺ . ٤٧٣
تأخير العشاء وقوله ﷺ: لولا أن أشق .... ٤٩٢، ٩٧١
تحية المسجد ٤٢١
تخفيف الصلاة والتغليظ على الإمام ... ٩٩٣، ١٢٥٥
تذكير النساء فى المصلى ٤٧٦
ترك النبي ﷺ تطوعه فى المسجد خشية ١٨٤
جعلت لي الأرض مسجدًا ٩٥١
جواب السلام فى الصلاة بالإشارة ١٤٩
حديث إمامة جبريل للنبي ﷺ ٤٥٢
حديثه ﷺ أو اضطجاعه بعد ركعتى الفجر ١٧٦، ١٧٨
حكم السواك للصائم ١٤٣
حكم الوتر ٣٩٠
خروج المرأة إلى المسجد مطيبة ٩٧٧
خير صفوف الرجال والنساء وشرها ١٠٠٦
ذكر الرواتب قبل المكتوبة وبعدها ٦٧٤
رجل جاء يوم الجمعة بهيئة بذة ٧٤١
رد السلام بالإشارة فى الصلاة ١٤٩
رفع اليدين فى الصلاة .... ٦١٤، ٨٨٧
ركعتا الفجر بعد صلاة الفجر ٨٧٠
ركعتا الفجر إذا أضاء الفجر ٢٨٨
ساعة الجمعة ٩٩٢
سترة المصلي ٤٠٢
سجدة التلاوة فى الصلاة ٤٧٧
سجدة السهو بعد السلام ٩٧
سجود السهو .... ٩٠٥، ٩٠٦، ٩٨٩
سجود القرآن .... ٩٩٧، ٩٩٨
شهود النساء العيدين .... ٣٦٣، ٣٦٤
صلاته ﷺ بالليل قائمًا وجالسًا ١٩٣
صلاته ﷺ بالليل ١٧٤
صلاة الاستسقاء ٤١٦
صلاة الاستغفار .... ١، ٤، ٥
صلاة الاشراق ٣٣٣
صلاة الرجل وقُدامه امرأة نائمة .... ١٧٢، ١٧٨
صلاة الضحى .... ٣٣١، ٣٣٢، ٣٣٣
صلاة العيد قبل الخطبة ٤٧٦
صلاة الكسوف بأربع ركوعات ١٨٠
صلاة الليل مثنى مثنى ٦٢٨
صلى عثمان ﵁ أربعًا فى المنى ٣٦
عدم تحتم الانصراف من اليمين ١٢٨
فتوى ابن عمر بإباحة الصلاة فى الكعبة ٦٩٤
فضل الأذان ٧٣٢
فضل التأمين ٩٣٩
فضل الصلاة فى المسجد النبوي .... ٩٤٦، ٩٤٧
فضل الصلوات الخمس ٣٩٠
فضل الفجر والعصر .... ٨٦٣، ٨٦٤، ١١٩٠
فضل أربع ركعات إذا زالت الشمس ٣٨٧
فضل صلاة الجمعة ١٣٩
فضيلة صلاة الإشراق ١٠١٠
قراءة الفاتحة فى الصلاة .... ٩٧٩، ٩٨٠، ٩٩٦
قراءة: ﴿ونادوا يا مالك﴾ فى الخطبة ٧٨٧
قصة مرور ابن عباس بين يدي بعض الصف ٤٧٥
قنوت النازلة ٩٤٥
قوله ﷺ: ليلني منكم أولو الأحلام ٤٥٧
كان ابن عمر يحصب من لا يرفع يديه ٦١٥
كان ابن عمر إذا رأى رجلا لا يرفع يديه حصبه ٦١٥
كثرة الخطى إلى المساجد ٣٧٨
كراهية الصلاة في ثوب له أعلام إذا شغل ١٧٢
كيفية التسليم فى الصلاة والنهي عن الرمي باليد .. ٨٩٨
كيفية الصلاة على النبي ﷺ ٧١١
كيفية تحويل الرداء ٤١٧
لا تأتوها وأنتم تسعون ٩٤١
لا تحروا بصلاتكم طلوع الشمس ولا غروبها ٦٦٦
لا ترفع النساء رؤوسهن قبل رفع الإمام ٣٢٧

لا تشد الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد ٧٥٠، ٩٤٩، ٩٥٠
لا صلاة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب ٣٨٨
لا يحنو أحد ظهره حتى يخر الإمام ساجدًا ٧٢٥
لا يخفى عليّ ركوعكم ولا خشوعكم .... ٩٦٧، ٩٦٨
لا يصلى الرجل وهو ينعس ١٨٦
لا يقطع الصلاة شيء ٨٩٤
لا يؤم الرجل في سلطانه ولا يجلس على تكرمته ..٤٥٨
لاتقوموا حتى تروني ٤٢٧
لاينبغي أن يكون فى البيت شيء يشغل المصلي ..٥٦٥
لعن الله قومًا اتخذوا قبور أنبيائهم مساجد ١٠٣١
ما فاتكم فاقضوا ٩٤١
ما يقول الرجل إذا قام من الليل ٤٩٦
ما يقول الرجل إذا قضى الصلاة ٧٦٢
محل صلاته ﷺ فى الكعبة ١٥٠
مرور الطائف بين يدى المصلي ٥٧٨
من أدرك ركعة من الصلاة ٩٥٢
من أم الناس فليخفف ٤٥٤
من أم الناس وعلى عاتقه صبية ٤٢٢
من خرج من بيته إلى مسجد فهو في ضمان الله ١٠٩٦
من دخل المسجد فليمسك بنصل سهمه ١٢٦١
من صلى خلف الصف وحده ٨٨٦
نسخ رد السلام فى الصلاة ٩٥
نقصان الصلاة بنقصان الركوع والسجود ١٤٦
وقت الوتر .... ١٨٩، ١٩٠
وقت صلاة العصر ١٧١
هل صلى النبي ﷺ في بيت المقدس ٤٤٩
هيئة القعود فى الصلاة ٨٨٧
يوم الجمعة، الناس لنا فيه تبع ٩٦٠
يؤم القوم أقرأهم لكتاب الله ٤٥٨
إتمام الصلاة لمن تأهل ببلدة ٣٦
إجابة الأذان ٦٠٥
إذا اجتمع العيد والجمعة ٨
إذا استأذنت أحدكم امرأته إلى المسجد.... ٦١٢، ٩٨٤
إذا صلى الإمام قاعدًا فصلوا قعودًا...... ٩٦٤، ١١٩٨
إذا قلت في حال الخطبة: أنصت فقد لغوت ٩٧٢
إذا وضع العشاء وأقيمت الصلاة فابدؤوا ١٨٣، ١١٨٩
إقامة الصلب فى الركوع والسجود ٤٥٥
إقامة المناكب فى الصلاة والنهي عن الاختلاف......... ٤٥٧
إمامة أبي بكر .... ٩٣٣، ١١٩٧
إن العبد ليصلّى فما يكتب له إلا عشر صلاته ١٤٦
إن العبد ليصلي فما يكتب له إلا عشرًا ١٤٦
إن بلالاً يؤذن بليل ٦١١
إيتار ما مضى بواحدة ٦٣١

٥- كتاب الزكاة

الأكثرون هم الأسفلون ١٤١
البداءة بالعيال .... ١٠٦٤، ١١٨٥
التصدق عن الميت ٢٤٤
الحث على الصدقة .... ٧٤١، ٨٠٥
الخازن الأمين أحد المتصدقين ٧٦٩
الذي لا يسأل ولا يعرف مكانه هو المسكين ١٠٦٥
الصدقة على ذي الرحم المسكين ٨٢٥
الصدقة إذا تحولت هدية ٣١٧
المنيحة .... ١٠٦٧، ١٠٦٨
النهي عن الإلحاف فى السؤال ٦٠٣
اليد العليا خير من اليد السفلى ٥٥٣
أفضل الصدقة .... ١٠٦٧، ١٢٨٥، ٣٢٨
أنفق، أُنفق عليك ١٠٧٣
أي الداء أدوأ من البخل ١٢٤٢
تحيء البهيمة فتشرب من حوض رجل ففيه الأجر ٩٠٤
حبس الأصل و تسبيل الثمرة وهو الوقف......... ٦٥٢
حكم العمالة وما أخذ الرجل من غير إشراف نفس ٥٥٣
حكم الهدية للعامل ٨٤٢
صدقة الخيل والرقيق .... ٥٤، ١٠٧٩
صدقة الفطر .... ٧٠٢، ٧٤٣
عذاب العامل إذا لم يؤد كل كثير وقليل ... ٨٤٢، ٨٩٧
كراهية المسألة وصور الاستثناء ٨١٩، ١٠٦٢، ١٠٦٣
لا تقبل الصدقة إلا من كسب طيب ١١٦٣
لا توكي فيوكا عليك ٣٢٥
لا حسد إلا في اثنتين ٦١٧
ليس على المسلم في فرسه وغلامه ٥٤

ما حكم الكنز يجده الرجل ٥٩٦
ما خالطت الصدقة مالاً إلا أهلكته ٢٣٩
ما يعذب به مانع الزكاة ٩٤
مثل المنفق والبخيل ١٠٧٠
من أخذ مالًا بحقه بورك له فيه ٧٤٠
نصاب الزكاة فى الإبل وغيرها ٧٣٥
إذا أنفقت المرأة من بيت زوجها ٢٧٧
إرضاء المصدق ٧٩٦
إعطاء المؤلفة قلوبهم ٤١٣

٦ـ كتاب الصوم

ابتداء صوم عاشوراء ٥١٦
اعتكاف النساء فى المسجد ١٩٧
الاعتكاف فى العشر الأوسط ثم فى العشر الأواخر ٧٥٦
الاعتكاف في شوال ١٩٧
السواك فى الصوم ١٤٣
الصائم يدركه الصبح وهو جنب ٢٠١
الصوم فى السفر ٢٠٢
القبلة والمباشرة للصائم ... ١٩٨، ١٩٩، ٢٠٠، ٢٨٧
النهي عن الرفث والجهل فى الصوم ١٠٢٠
النهي عن الوصال ١٠١٥
النهي عن صوم يوم الأضحى ويوم الفطر ٧٥٠
الإفطار على التمر ٨٢٤
الإفطار فى السفر ٥١٥
أكل النبي ﷺ بعد الفجر ١٩١
ثواب صوم رمضان وقيام ليلة القدر .... ٩٥٦، ١٠١٣
صوم ست من شوال .... ٣٨٢، ٣٨٣
صوم شعبان ١٧٤
صوم عاشوراء ٦٠٠
صوم يوم الجمعة .... ١٠٢٣، ١٢٣٥
صوم يوم عرفة .... ٦٨٢، ٦٨٣
صوموا التاسع والعاشر ٤٨٥
صوموا الرؤيته وأفطروا الرؤيته ٥١٤
صيام البيض الغر ١٣٧
صيام داود عليه السلام أحب الصيام ٥٨٩
صيامه ﷺ تطوعًا ١٧٤
فضل الصوم ١٠١٦
فضل صوم يوم عاشوراء .... ٤٢٩، ٤٨٤، ٤٨٥
فضل صوم يوم عرفة ٤٢٩
كفارة من وقع على امرأته في نهار رمضان ١٠١٤
لا تصوم المرأة في غير رمضان إلا بإذن زوجها. ١٠٢٢
ليلة القدر .... ٦٣٤، ٧٥٦، ٣٧٧
ماجاء فى الصيام فى السفر ٨٦٦
متى يفطر الصائم؟ ٧١٤
من أصبح جنبًا فقد أفطر ١٠٢٤
نسخ صوم عاشوراء ٢٠٣
نية صوم التطوع نهارًا ١٩٢
وقت الإفطار ٢٠
إذا دعي أحدكم إلى طعام وهو صائم ١٠١٨
إن لنفسك عليك حقًا، صم وأفطر ٥٩٠

٧ـ كتاب الحج

احتجاج ابن عباس على معاوية فى النهي عن التمتع ٦٠٤
استتار الصحابة بالنبي ﷺ حين طاف ٧٢١
استلام الحجر بعد الطواف، والبداءة بالصفا .. ١٢٧٥
اعتمار النبي ﷺ من الجعرانة ٨٦٥
الاغتسال للمحرم ٣٨١
الاقتصار على استلام الركنين ٦٥١
التوضي بماء زمزم ٨٨٨
الجمع بين المغرب والعشاء .... ١١٥، ٣٠٥، ٥٥٠
الجمع بين النسكين ١٨
الحائض تقضي ما يقضي الحاج ٢٠٩
الحج أقضى للدين ٥٠٦
الحج عرفات ٩٠١
الحج عن الغير ٥٠٨
الحجامة للمحرم .... ٥٠٠، ٥٠١
الحجر الأسود ٩
الحطيم ٢٤
الرخصة للحائض في ترك طواف الوداع ٢٠٤
الرخصة للرعاة أن يرموا يومًا ويدعوا يومًا ٨٥٦
الرخصة للنساء فى التغليس من المزدلفة ٣٠٥
الرمل فى الطواف ٥١٢

الرمل في الوادي ١٢٧٦
السعي بالبيت بين الصفا والمروة ٤٩٨
الصوم بعرفة ٥١٣
الطيب قبل الإحرام .... ٢١٣، ٢١٤، ٢١٥، ٢١٦
العمرة في رمضان .... ٨٧٢، ٩٣٨
العمرة من التنعيم ٥٦٣
الغدو من منى إلى عرفة ١٢٢٠
المتابعة بين الحج والعمرة ١٧
المحرم ولحم حمار الوحش ٧٨٣
المحرم يحلق رأسه للقمل وما عليه؟ ...... ٧١٠، ٧٠٩
المحرم يشتكي عينه ٣٤
المحرم إذا لم يجد إزارًا ولا نعلين ٤٧٠
المواقيت ٦٢٣
النهي عن صيد في حرم المدينة ٤٠١
الإحرام من البيداء ١٢٩٦
انقطاع التلبية برمي الجمرة ٤٦٣
آداب رمي الجمرة ٣٥٩
أكل المحرم مما اصطاده غير المحرم ٤٢٤
أهدى النبي ﷺ بمئة بدنة ١٢٧٧
أيام منى ثلاثة ٩٠١
أيقع الرجل بامرأته قبل أن يسعى؟ ٦٦٨
بأي جانبي الرأس يبدأ في الحلق ١٢٢٩
تحرم صيد وج ٦٣
تزود لحوم الهدي إلى المدينة ١٢٦٩
تعليم النبي ﷺ المناسك ٨٥٤
تعيين ابن عمر مكانًا في الصفا كان النبي ﷺ يقوم فيه ٦٦٧
تقديم الضعفه من المزدلفة .... ٤٦٤، ٤٦٦
تقليد الغنم ٢١٩
تلبية النبي ﷺ بالحج والعمرة معًا ١٢٢٤
ثواب الحج المبرور والعمرة .... ١٠٠٨، ١٠١٠
جواز القران والإفراد والتمتع .... ٢٠٦، ٢٠٧
حج الصبي .... ٥٠٥، ٥٠٧
حج عيسى عليه السلام قبل الساعة ١٠١١
حرمة المدينة وفضلها .... ٨٦٧، ١١٦٠، ١١٧٦
خمس من الدواب يقتلن في الحل والحرم ٦١٩
دخلت العمرة في الحج إلى يوم القيامة ١٣٠١
دخول النبي ﷺ في الكعبة وقصة أخذه المفتاح . ٦٩٣
دخوله ﷺ الكعبة والأمر بتخمير قرني الكبش .. ٥٦٥
دعاء النبي ﷺ للمدينة مثل ما دعا إبراهيم ٢٢٥
رفع الصوت بالإهلال ٨٥٥
ركوب الهدى ١٠٠٩
رمي الجمرات بمثل حصى الخذف ٨٥٤
سدانة البيت وقاية الحاج ٧٠٣
شرب النبي ﷺ من زمزم قائمًا ٤٨١
طواف الوداع ٥٠٢
فسخ الحج .... ١٣٣، ١٣٦
فضل وادي العقيق ١٩
قسمة جلال البدن والنهي عن إعطاء الجازر منها ٤١، ٤٢
كيف يصنع بما عطب من البدن ٨٨٢
كيفية التلبية ٦٦٠
كيفية سير النبي ﷺ من عرفة إلى المزدلفة ٥٤٤
لا ترموا الجمرة حتى تطلع الشمس ٤٦٦
لا تسافر امرأة فوق ثلاث إلا مع ذي محرم ٧٥٠، ١٠١٢
لا تمنعوا أحدًا طاف بهذا البيت وصلى ٥٦١
لا يحج بعد العام مشرك ٤٨
لا يحل المفرد والقارن حتى يرميا الجمرة ٢٠٨
لا يحل لامرأة أن تسافر إلا مع ذي محرم ٤٦٩
لا يضر بقاء الطيب بعد الإحرام .... ٢١٧، ٢١٨
لا يطوف بالبيت عريان ٤٨
لحم الصيد ٧٨٤
ما يجتنب المحرم وما لا يجتنبه .. ٢١١، ٢١٢، ٢٢٠
ما يقول إذا قفل من حج أو عمرة ٦٤٣
ماذا يصنع بمن مات محرمًا .... ٤٦٧، ٤٦٨
مالا يلبس المحرم .... ٢٦، ٦٢٧، ٦٩٦
متى يهل الرجل ٦٥١
مخالفة النبي ﷺ الخمس .... ٥٥٩، ٥٦٠
مرور الطائف بين يدي المصلي ٥٧٨
مشاعر الحج ٥٧٧
من أحرم وهو متضمخ بالخلوق .... ٧٩٠، ٧٩١
من أين ترمى الجمار .... ١١٢، ٣٥٩

من خرج حاجًا فهو في ضمان الله ١٠٩٦
من شهد معنا هذه الصلاة وقد وقف بعرفة ٩٠٣، ٩٠٢
من صبر على اواء المدينة ١١٧٦
من قدم الذبح على الرمي أو الحلق على الذبح .. ٥٨٠
نزول المحصب .... ٤٩٩، ٥٥٠
نزول: ﴿اليوم أكملت لكم دينكم﴾في يوم عرفة ٣١
نكاح المحرم .... ٣٣، ٥٠٤
وجوب السعي بين الصفا والمروة ٢٢١
يرحم الله المحلقين وأفضلية الحلق ٩٣٧
إتيان النبي ﷺ، وابن عمر قباء كل سبت ٦٥٨
إحرام ابن عمر بعمرة ٦٨٩
إقامة المهاجر بمكة .... ٨٤٦، ٨٤٧
إهلال النبي ﷺ من عند مسجد ذى الحليفة ٦٥٩

٨. كتاب الجنائز

التكبير على الجنازة أربعًا ٧١٨
التكفين فى الثوب الأبيض ٥٢١
الرخصة فى البكاء على الميت ١٠٣٠
الصلاة على النجاشي ١٢٩٩
الطعام يصنع لأهل الميت ٥٣٨
العيادة ماشيًا ١٢٣٨
القيام للجنازة ١٤٢
اللحد لنا والشق لغيرنا ٨٠٨
المشي أمام الجنازة ٦٠٧
المشي خلف الجنازة ٧١٨
النهي عن الدعاء بالموت ١٥٥
النهي عن المراثي ٧١٨
الإسراع بالجنازة ١٠٢٨
أولاد المشركين .... ١١١٧، ١١١٩
بكاء الحي على الميت .... ٢٢٢، ٢٢٣
ترك القيام للجنازة .... ٥٠، ٥١
ترك النبي ﷺ الصلاة على من غل ٨١٥
ثواب من مات له ثلاث من الولد ...... ١٠٢٥، ١٠٢٦
عدم سماع المؤتى ٢٢٦
غسل الميت ٣٦١
قام رسول الله ﷺ ثم قعد ٥١
قول النبي ﷺ: استغفروا للنجاشي ١٠٢٩
كراهية الفرار من الطاعون ٥٤٥
كراهية النوح والإسعاد عليه ٢٩١
كل ما أصاب المسلم كفارة له ١١٥٦
لا تحد المرأة على ميت فوق ثلاث ...... ٢٢٩، ٣٠٦
ماجاء في أولاد المؤمنين ٢٦٦
من أحب لقاء الله أحب الله لقاء ه ٢٢٧
من صلى على جنازة ثم اتبعها فله قيراطان ١٠٢٧
من صلى عليه مائة من المسلمين ٢٢٤
نسمة المؤمن ٨٧٥
نقل الموتى ١٣٠٦
يتبع الميت إلى قبره ثلاثة ١١٩٥
إثبات عذاب القبر والتعوذ منه ... ١٨٠، ٣٣٦، ١١٩٦
إذا لم يجد كفنًا ما يواري رأسه ١٥٦
إلباس الميت القميص .... ١٢٥٦، ١٢٥٧

٩. كتاب النكاح

الثيب أحق بنفسها والبكر تستأمر في نفسها ٥١٨
الرجم ٢٥
الشؤم في ثلاث ٦٢١
العزل .... ٧٤٦، ٧٤٧، ١٢٦٦، ١٢٦٧
المرأة خلقت من ضلع ١١٧٧
المغالاة فى الصداق ٢٣
النظر إلى المخطوبة ١١٨١
النكاح على نواة من ذهب ١٢٢٦
النهي عن الاختصاء ١٠١
النهي عن الطروق ليلاً ١٣٠٥
النهي عن ضرب المرأة ضرب العبد ٥٦٩
النهي عن ضرب النساء ٨٧٨
النهي عن نكاح المتعة .... ٨٤٨، ٨٤٩، ٣٧
الوليمة بالشعير ٢٣٨
الوليمة ١١٩٣
أخذ المرأة من مال زوجها ما يكفيها ٢٤٣
أيدخل المختنون على النساء؟ ٢٩٧
بناء النبي ﷺ بعائشة وهي بنت تسع ٢٣٣
حسن المعاشرة مع الأهل .... ٢٦٢، ٢٦٣

حق الزوج على المرأة ٣٥٦
حكم نكاح المرأة بغير إذن وليها ٢٣٠
ذلك الواد الخفي ٧٤٦
رجوع ابن جريج عن المتعة ٣٧
رجوع ابن عباس عن المتعة ٣٧
زواج عائشة وهي صغيرة عليها حوف ٢٣٤
زوجتكها بما معك من القرآن ٩٣٤
شر الوليمة .... ١١٧٩، ١١٨٠
كان ﷺ يدور على نسائه في مرض وفاته ٢٣٥
كراهية إتيان النساء في أدبارهن ٤٣٦
كفران الزوج .... ٩٣، ٣٦٨
لا يخطب الرجل على خطبة أخيه ١٠٣٢
لا يخلون رجل بامرأة ٣٢
لا ينكح المحرم ولا ينكح ولا يخطب ٣٣
ما يقول الرجل إذا أتى اهله ٥١٧
من استطاع منكم الباء ة فلينكح ١١٦
من تزوج ثيبًا لتقوم على أخواته الصغار ١٢٣٦
نكاح الأبكار ١٢٣٦
نكاح المتعة ٣٧
نكاح علي وتعجيل بعض المهر ٣٨
إجابة الدعوة .... ١١٧٩، ١١٨٠
إضاعة العيال ٥٩٨
إن الولد مبخلة مجبنة محزنة ٣٣٤

١٠ـ كتاب الرضاع

اجتناب الشبهات في الرضاع ٥٧٩
العم رضاعًا في حكم العم نسبًا في الحرمة ٢٣٠، ٢٣١
حرمة ابنة الأخ رضاعًا ٣٠٧
رضاع الكبير ٢٧٩
ما يذهب مذمة الرضاع ٨٧٩

١١ـ كتاب الطلاق واللعان والعدة والنسب

التخيير ليس بطلاق ٢٣٦
الكحل للحادة ٣٠٤
النفقة والسكنى للمبتوتة ٣٦٥
الولد للفراش .... ٢٤٠، ١٠٩١
ثلاثة وقعوا على جارية لهم فجاء ت بولد ٧٨٥
عدة المتوفى عنها زوجها .... ٢٢٩، ٣٠٤
لا اعتبار باللون في باب النسب ١٠٩٠
لا تحد المرأة على ميت فوق ثلاث .... ٢٢٩، ٣٠٦
لا تحل المطلقة لـلأول حتى يطلقها الثاني ٢٢٨
لا تسأل المرأة طلاق أختها ١٠٣٢
ما جاء فى المتلاعنين .... ٦٧١، ٦٧٢، ٥١٩، ٥١٠

١٢ـ كتاب العتق

أي الرقاب أفضل ١٣٢
حكم المكاتب إذا كان عنده ما يؤدي ٢٨٩
إنما الولاء لمن أعتق ٢٤٢

١٣ـ كتاب البيوع

اشتراء الرجل ما تصدق به .... ١٥، ١٦
اشتراء النبي ﷺ بعيرًا من عمر وهبته لابن عمر . ٦٧٥
التجار وأمرهم بشوب البيع بالصدقة ٤٣٨
التنزه من الشبهات .... ٩٢٠، ٩٢٤
الربا فى النسيئة ٥٤٦
الربا .... ٧٤٤، ٧٤٥
الصرف والأشياء الربوية .... ١٢، ٣٩٢
الصفق بالأسواق ١١٤٩
الغش فى البيع ١٠٣٩
المتبايعان بالخيار .... ٦٥٤، ٦٥٥
النهي عن النجش وتلقي الركبان .... ١٠٣٢، ١٠٣٣
النهي عن بيع الثمر بالتمر .... ٤٠٣، ٦٢٢، ١٣٠٠
النهي عن بيع السنين ١٢٨٩
النهي عن بيع الطعام حتى يقبض ٥٠٩
النهي عن بيع المزابنة والمحاقلة والمخابرة ١٣٠٠
النهي عن بيع الملامسة والمنابذة ٧٣٠
النهي عن بيع الولاء وهبته ٦٣٩
النهي عن بيع حبل الحبلة ٦٩٠
النهي عن ثمن الكلب ومهر البغي وحلوان الكاهن ٤٥١
اليمين الكاذبة ١٠٣٦
أجر الحجام ١٢٢٦
أيما رجل وجد متاعه بعينه فهو أحق به ١٠٤١
بيع الثمر قبل أن يبدو صلاحه .... ٦٢٢، ١٣٠٠
بيع الحاكم مدبر من ليس له مال غيره ١٢٣١

بيع الخمر .... ٧٦٠، ١٠٤، ١٣، ١٤
بيع السلت بالشعير ٧٥
بيع السلم ٥١١
بيع العرايا .... ٤٠٠، ٤٠٣، ٦٢٢، ٦٦٣
بيع الفضولي ٧٤٤
بيع الماء ٩١٤
بيع المغنية وشراؤها ٩١٢
بيع الإبل الهيم وردّ المبيع بالعيب ٧٠٥
حرمة ربا النسيئة ، وحديث البراء فى الربا ٧٢٧
حكم بيع المصراة .... ١٠٣٤، ١٠٣٥
رجوع ابن عباس عن قوله في بيع الصرف ٧٤٤
كسب الحجام .... ٨٨٠، ١٢٩٢
لا يبيع الرجل على بيع أخيه .... ١٠٣٢، ١٠٣٣
لا يبيع أحد أرضه حتى يعرضها على شريكه ١٢٨٠
لا يبيع حاضر لباد .... ١٠٣٢، ١٠٣٣
مطل الغني ظلم ١٠٣٨
من باع عبدًا وله مال أو نخلاً ٦٣
من قضى دينًا فزاد شيئًا ١٢٩٦
من يخدع فى البيوع ٦٦٢
وضع الجوائح ١٢٨٧

١٤ـ كتاب الهبة والعارية

العائد فى الهبة ٥٣١
القضاء بالعمرى للوارث .... ١٢٦٥، ٣٩٩
المنيحة .... ١٠٦٧، ١٠٦٨
لا ترقبوا ولا تعمروا ١٢٩٨
لقد هممت أن لا أقبل هدية ١٠٥٧
من فضل بعض ولده فى الهبة .... ٩٢٥، ٩٢٨

١٥ـ كتاب المزارعة والمساقاة

النهي عن المخابرة ١٢٦٤، ١٣٠٠، ٤٠٦، ٤٠٧، ٥١٠
أجر من زرع زرعًا ١٢٨٢
حكم نقع البئر ٩١٤
لا يمنع فضل ماء ليمنع به الكلأ ١١٣١

١٦ـ كتاب الأحكام والعتاق

الجار أحق بسقبة ٥٥٢
العبد يكون بين الرجلين فيعتق أحدهما ٦٧٠، ١٠٩٩
العمرى ٣٩٩
اللقطة ٨١٦
الوالد يأخذ من مال ولده ٢٤٧
الإقساط فى الحكم ٥٨٨
تخيير الغلام بين أبويه إذا افترقا ١٠٨٩
حكم القائف ٢٤١
فضل من أعتق جارية ثم أدبها ٧٦٨
لا حمى إلا لله ولرسوله ٧٨٢
لا يجني أحد على أحد ٨٦٨
لا يحلبن أحد ما شية امرئ بغير إذنه ٦٨٤
لا يمنع فضل ماء ١١٣١
لا ينبغي للحاكم أن يحكم بين اثنين وهو غضبان ٧٩٢
ليعدلوا بينهم ٢٩
ماجاء فى الوقف ٦٥٢
متى ينقطع اسم اليتم عن اليتيم ٥٣٣
من أعتق عند موته وليس له مال غيره ... ٨٣٢، ١٢٣١
من كان بينه وبين رسول الله ﷺ عهد ٤٨
منع الجار عن غرز الخشبة فى الجدار ١٠٨٢، ١٠٨٣
إقطاع القطائع ١٢٠٤
إهدار ثنية العاض ٧٨٨

١٧ـ كتاب الإمارة والخلافة

البيعة على أن لا ينازع الأمر أهله وعلى السمع والطاعة ٣٩١
البيعة .... ٦٤٠، ٧٩٨، ١٢٥٠
الإمام أمين ٩٦٤
أشد الناس عذابًا للناس فى الدنيا ٥٦٢
بيعة الرجال ٣٨٩
رؤيا عمر وتفويضه الأمر إلى الستة ٢٩
فضل المقسطين فى الحكم ٥٨٨
فكاك الأسير ٤٠
مبايعة النساء .... ٣٤٢، ٣٧٠

١٨ـ كتاب القصاص والديات وتعظيم القتل

العجماء جرحها جبار، والمعدن جبار، والبئر جبار ١٠٨٥
القسامة ٤٠٤
تعظيم قتل المؤمن وقول ابن عباس أنّى له الهدى ٤٨٨
دية العمد والخطأ ٧٠٣

لا يجني الأب على الابن، ولا الابن على الأب. ٨٦٨
لا يحل دم امرئ مسلم إلا بإحدى ثلاث ١٢٠
لا يقتل مسلم بكافر ٤٠
من قتل مظلومًا ١١٩
من قتل نفسه بشيء ٨٥٢
إهدار ثنية العاض ٧٨٨

١٩ـ كتاب الحدود

استنكاه الشارب وجلده ٩٠
الرجل ٨١١
الرجم فى التوراة ١٣٠٢
القطع في ربع دينار .... ٢٨٠، ٢٨١
النهي عن التعذيب بالنار ٥٣٤
جلد مئة وتغريب عام ٨١١
رجم اليهودي واليهودية ٦٩٧
لا قطع في ثمر ولا كثر ٤٠٨
لا يزني الزاني وهو مؤمن ولا يشرب ولا يسرق ١١٣٥
ماجاء فيمن دل دينه ٥٣٤
وجدان ريح الخمر ١١٣
وجوب إقامة الحد على الوالي ٩٠
إذا زنت أمة أحدكم فاجلدوها .... ٨١٢، ١٠٨٨

٢٠ـ كتاب الصيد والذبائح

الأمر بقتل الأوزاغ ٣٥١
الذكاة بما أنهر الدم ٤١١
المجثمة ٣٩٨
النهي عن الخذف ٨٨٩
النهي عن أكل الضبع ٣٩٨
النهي عن قتل عصفورة بغير حقها ٥٨٧
حل لحوم الخيل ٣٢٢
خمس من الدواب ٦١٩
رمي ما ند من البغير بالنبل ٤١٢
صيد الكلب المعلم ٩١٩
صيد المعراض .... ٩١٥، ٩١٦
قتل الحيات .... ٦٢٠، ١١٦٥
كل ذي ناب من السبع ٣٩٨
ما ينقص من أجر من اقتنى كلبًا .... ٦٣٢، ٦٣٣

٢١ـ كتاب الأضاحي

العقيقة .... ٣٤٦، ٣٤٧، ٨٢٣
تزود لحوم الهدي إلى المدينة ١٢٧٠
ذبح النبي ﷺ عن نسائه بالبقر .... ٢٠٩، ٢١٠
شراء عروة البارقي أضحية للنبي ﷺ ٨٤٥
لا فرع ولا عتيرة ١١٠١
من ذبح قبل الصلاة فليعد ٧٧٥
إذا أراد أحدكم أن يضحي فلا يمس من شعره ٢٩٣

٢٢ـ كتاب الأيمان والنذور

اقتطاع المال باليمين الكاذبة .... ٩٦، ٥٧٣
النهي عن الحلف بالآباء .... ٦٢٤، ٦٨٧
قضاء نذر كان على الميت ٥٢٣
لا أحلف على يمين فأرى غيرها خيرًا منها ٧٦٦
لا وفاء لنذر في معصية الله ٨٣١
لا يأتي النذر بشيءٍ لم يقدر ١١١٨
لو قال سليمان ﷺ إن شاء الله لما حنث ١١٨٣
من حلف على أنه لا يصلُ فليكفر عن يمينه ٨٨٥
من قال: إن شاء الله، فقد استثنى .... ٦٩١، ١١٨٣
من نذر فى الجاهلية اعتكاف ليلة فى المسجد الحرام ٦٩٢

٢٣ـ كتاب السير والخمس والفيء والجزية

الحلف فى الإسلام .... ١٢١٤، ١٢١٥
الهجرة ٢٨٩
أحلت لي الغنائم ٩٥١
أخذ الجزية من المجوس ٦٤
أخرجوا اليهود من الحجاز ٨٥
أمان المرأة ٣٣١
أموال بني النضير والفيء ٢٢
تنفيل الثلث فى البدأة ٨٧٣
سهم المرأة والعبد ٥٣٣
فى الركاز الخمس ٥٩٦
فى الكنز يجده الرجل في خربة جاهلية ٥٩٦
قتل الولدان ٥٣٣
لا تغزى مكة بعد هذا اليوم ٥٧٢
لا يقتل قرشي بعد هذا اليوم ٥٦٨
نفلنا بعيرًا بعيرًا ٦٩٥

هل يسهم لمن حضر بعد الفتح ١١١٥
إطلاق الأسارى ٥٥٨
إعطاء المؤلفة قلوبهم ٤١٣
إعطاء سلب القتيل للقاتل ٤٢٣

٢٤. كتاب المغازي والجهاد

الأجر والمغنم ٨٤٤
الخيل معقود في نواصيها الخير........ ٨٤٣، ٨٤٤
الشؤم في ثلاث ٦٢١
القتل في سبيل الله يكفر كل خطيئة إلا الدين ٤٢٥
المسابقة بين الخيل ٦٨٥
المشركون يبيتون فيصار من نسائهم وذراريهم ٧٨١
المفاداة بين الأسرى ٨٣١
المن على من لم يبلغ الحلم من الأسرى ٨٩٠
النساء فى الغزوات ٣٦٣
النهي عن قتل النساء والولدان ٨٨٦
أخرجوا يهود نجران من الحجاز ٨٥
أرواح الشهداء ١٢١
أنتم العكارون ٦٨٨
بعث النبي ﷺ جريرًا إلى ذى الخلصة ٨٠١
ترك النبي ﷺ الصلاة على الغال ٨١٥
تمنى القتل في سبيل الله ١٠٤٦
تمني الشهداء القتل مرة أخرى ١٢١
حديث عصام المزني ٨٢٠
حرمة نساء المجاهدين ٩٠٩
سرية قبل نجد ٦٩٥
غزوة حنين ٤٦٠
فتح مكة ودخول النبي ﷺ وحول البيت ٨٦
فتح مكة ٧٠٣
فضل الجهاد .... ١٠٩٣، ١٠٩٦، ١٠٩٧، ١٢٥٨
فضل غزاة البحر ٣٥٠
قطع أموال بني النضير ٦٧٦
كراهية أن يسافر الرجل وحده ٦٦١
لكل غادر لواء ٧٥٢
لولا أن أشق على المؤمنين لم أتخلف عن سرية ١٠٤٥
محاصرة النبي ﷺ أهل الطائف ٧٠٦
من أقفل السرية للبرد الشديد ٨٠٣
من جهز غازيًا أو حلفه في أهله بخير ٨١٨
من كتم خيطًا أو مخيطًا فهو غلول ٨٩٦
من نكتت أصبعه في سبيل الله ٧٧٦
من يكلم كلمًا في سبيل الله ١٠٩٨
إذا أبق العبد إلى أرض العدو فقد برئت ٨٠٦
إذا رأيتم مسجدًا أو سمعتم أذانًا فلا تقتلن أحدًا ٨٢٠

٢٥. كتاب الطب

العجوة من الجنة وفيها شفاء من السم ٨٢
أخذ حصير فأحرق فحشي به جرحه ٩٣٥
صب ماء وضوء على المغمى عليه ١٢٣٨
عليكم بهذا العود الهندي ٣٤٥
ماؤها شفاء للعين ٨١
من تصبح بسبع تمرات ٧٠
من تصبح كل يوم ٧٠
يضمدها بالصبر ٣٤

٢٦. كتاب الآداب

ارحموا من فى الأرض ٥٩١
الترحم على البهائم ٦٨٤
فلما رآه رسول الله ﷺ قال ٩٣٠
قال له قولًا شديدًا ٨٣٢
لا حلف فى الإسلام ١٢١٥
لو أن تلقى أخاك بوجه طلق ١٤٠
من سعى على والديه ففي سبيل الله ٥٨٥

٢٧. كتاب الدعاء والأذكار

صب ماء الوضوء على مغمى عليه ١٢٣٨
يا عمي! أكثر الدعاء بالعافية ٤٦٢

فهرس أسماء المسندين من الصحابة

الصحابي ـــــــ رقم الصفحة

ابن بحينة ٥٥١
ابن خنبش ٥٦٩
ابن مربع الأنصاري ٣٦٧
أبو البداح عن أبيه ٥١٦
أبو الدرداء ٢٦٣
أبو أمامة الباهلي ٥٥٣
أبو أيوب الأنصاري ٢٥٣
أبو بكر الصديق ٢١
أبو بكرة ٤٧٦
أبو ثعلبة الخشني ٥٢٩
أبو جحيفة وهب السوائي ٥٤٢
أبو حميد الساعدي ٥٠٧
أبو ذر الغفاري ١١٠
أبو رافع مولى رسول الله ﷺ ٣٥٠
أبو رمثة رفاعة بن يثربي ٥٢٣
أبو سعيد الخدري ٤٣٩
أبو شريح الكعبي الخزاعي ٣٦٦
أبو طلحة الأنصاري ٢٨٢
أبو عبيدة بن الجراح ٨٢
أبو قتادة الأنصاري ٢٧٧
أبو مسعود الأنصاري ٢٩٥
أبو موسى الأشعري ٤٦٢
أبو واقد الليثي ٥١٢
أبو هريرة ٥٧٠
أبي بن كعب ٢٤٧
أسامة بن زيد ٣٤٥
أسامة بن شريك العامري ٤٩٦
أسماء بنت أبي بكر الصديق ٢١٠
أسماء بنت عميس ٢١٧
أسماء بنت يزيد بن سكن الأشهلية ٢٤٣
أم الفضل بنت الحارث ٢٢٣
أم أيوب الأنصارية ٢٢٤
أم حبيبة بنت أبي سفيان ٢٠٢
أم حرام ٢٣١
أم حصين ٢٣٨
أم خالد بنت خالد بن العاص ٢٢٢
أم سلمة هند بنت أبي أمية ١٩٣
أم سليمان بن عمرو بن الأحوص ٢٣٧
أم شريك ٢٣٢
أم عطية الأنصارية ٢٣٨
أم قيس بنت محصن الأسدية ٢٢٧
أم كرز الخزاعية ٢٢٨
أم كلثوم بنت عقبة بن أبي معيط ٢١٦
أم معبد ٢٣٦
أم هاني بنت أبي طالب ٢١٨
أميمة بنت رقيقة ٢٢٥
أنس بن مالك ٦٧٣
البراء بن عازب ٤٣٥
بريدة الأسلمي ٥٥٢
بسرة بنت صفوان ٢٣٣
بقيرة ٢٣٢
بلال بن الحارث المزني ٥٥٥
بلال بن رباح ١٢٤
تميم بن أوس الداري ٥٠٥
ثابت بن الضحاك ٥١٣
جابر الأحمسي ٥١٩
جابر بن سمرة السوائي ٥٤٥
جابر بن عبد الله الأنصاري ٦٩١
جبير بن مطعم ٣٥٤
جرهد الأسلمي ٥١٨
جرير بن عبد الله البجلي ٤٧٧
جندب بن عبد الله البجلي ٤٦٦
جويرية بنت الحارث ٢٠٩
الحارث بن مالك بن البرصاء ٣٦٣
حبيب بن مسلمة الفهري ٥٢٧

حذيفة بن اليمان ٢٨٨
حذيفة بن أسيد، أبو سريحة ٤٩٨
حفصة بنت عمر بن الخطاب ١٩١
حكم بن عمرو الغفاري ٥١٩
حكيم بن حزام ٣٥٢
خالد بن الوليد ٣٥٧
خباب بن الأرت ١٢٥
خزيمة بن ثابت الأنصاري ٢٨٣
خولة بنت حكيم ٢٢٠
خولة بنت قيس ٢٣٤
دكين بن سعيد المزني ٥٤٣
رافع بن خديج الأنصاري ٢٧١
ربيع بنت معوذ بن عفراء ٢٢٦
رفاعة بن يثربي، أبو رمثة ٥٢٣
زبير بن العوام ٦٧
زيد بن أرقم ٤٧١
زيد بن ثابت الأنصاري ٢٦٧
زيد بن خالد الجهني ٤٨٦
زينب بنت جحش الأسدية ٢٠٤
سائب بن خلاد الأنصاري ٥١٥
سبرة بن معبد الجهني ٥١١
سراقة بن مالك ٥٥٠
سعد بن أبي وقاص ٧١
سعد بن محيصة بن مسعود الأنصاري ٥٣١
سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل ٨٠
سفيان بن أبي زهير المزني ٥٢٢
سلمان بن عامر ٤٩٥
سلمة بن قيس الأشجعي ٥١٧
سويد بن نعمان ٢٨٦
سهل بن أبي حثمة ٢٦٨
سهل بن حنيف ٢٧٠
سهل بن سعد الساعدي ٥٦٤
شريد بن سويد ٤٨٤
صعب بن جثامة ٤٦٩
صفوان بن أمية ٣٥٨
صفوان بن عسال المرادي ٥٣٣
صهيب ١٢٢
عامر بن ربيعة ١١٧
عائشة الصديقة ١٢٩
عبادة بن الصامت ٢٥٩
العباس بن عبد المطلب ٣٠٠
عبد الرحمن بن أبي بكر الصديق ٣٥٨
عبد الرحمن بن أزهر ٥٤٦
عبد الرحمن بن حسنة ٥٣٥
عبد الرحمن بن عوف ٦٩
عبد الرحمن بن يعمر الديلي ٥٤٨
عبد الله بن الزبير ٥٣٢
عبد الله بن السائب ٤٩٤
عبد الله بن العباس ٣٠٣
عبد الله بن أبي أوفى ٤٣٠
عبد الله بن أرقم الزهري ٥٢٧
عبد الله بن أقرم الخزاعي ٥٦٣
عبد الله بن جعفر ٣٤٣
عبد الله بن زمعة ٣٦٢
عبد الله بن زيد الأنصاري ٢٧٥
عبد الله بن سرجس ٥٢٤
عبد الله بن عمر بن الخطاب ٣٨٣
عبد الله بن عمرو بن العاص ٣٦٩
عبد الله بن مسعود ٨٣
عبد الله بن مغفل ٥٤٠
عبيد الله بن محصن ٢٨٧
عثمان بن أبي العاص ٥٥١
عثمان بن طلحة الحجبي ٣٥٩
عثمان بن عفان ٤٦
عدي بن حاتم الطائي ٥٥٦
عدي بن عميرة الكندي ٥٤٤
عروة بن أبي الجعد البارقي ٥٠٨
عروة بن مضرس ٥٤٨
عصام المزني ٤٩٢
عطية القرظي ٥٤١

عقبة بن الحارث النوفلي ٣٦٨
عقبة بن عامر الجهني ٥١٣
العلاء بن الحضرمي ٥١٠
علي بن أبي طالب ٤٨
عم ابن كعب بن مالك ٥٢٩
عمار بن ياسر ١١٨
عمارة بن رويبة الثقفي ٥٢٠
عمر بن الخطاب ٢٦
عمر بن أبي سلمة ٣٦٢
عمران بن حصين ٥٠٠
عمرو بن أمية الضمري ٥٤٧
عمرو بن حريث ٣٦٠
عمة حصين بن محصن ٢٣٥
فاطمة بنت قيس الفهرية ٢٤٠
الفضل بن عباس ٣٠٢
قارب الثقفي ٥٦٨
قبيصة بن مخارق الهلالي ٤٩١
قطبة بن مالك ٤٩٧
قيس بن أبي غرزة ٢٨٦
قيس بن قهد ٥٢٥
كبشة ٢٣٥
كرز بن علقمة الخزاعي ٣٦٥
كعب بن عاصم الأشعري ٥٢٢
كعب بن عجرة ٤٢٩
كعب بن مالك الأنصاري ٥٢٨
مالك الجشمي ٥٣٦
مجمع الأنصاري ٤٩٩
محرش الكعبي ٥٢١
مرة الفهري ٥٠٦
مستورد الفهري ٥١٧
المطلب بن أبي وداعة ٣٦٧
مطيع بن الأسود ٣٦١
معاذ التيمي أو ابن معاذ ٥١٤
معاذ بن جبل ٢٤٦
معاوية بن أبي سفيان ٣٨٠
المغيرة بن شعبة ٤٥٧
ميمونة بنت الحارث ٢٠٦
ناجية الخزاعي ٥٣٣
النعمان بن بشير ٥٥٩
وابصة بن معبد ٥٣٨
وائل بن حجر الحضرمي ٥٣٩
وهب السوائي، أبو جحيفة ٥٤٢
يعلى بن أمية ٤٧٢
يعلى بن مرة ٤٩٤
يوسف بن عبد الله بن سلام ٥٢٦
إياس بن عبد الله المزني ٥٥٦
إياس بن عبد الله بن أبي ذباب ٥٣٠

❀❀❀❀

فهرس أسماء الرجال

أسماء الرواة	حكم الجرح والتعديل	رقم الحديث
ابن تدرس	حسن الحديث	٣٢٣
ابن جريج	ثقة مدلس	٦٦٧
ابن حيان	لا يعرف ولم يسم	٨٤
ابن عصام	مجهول الحال	٨٢٠
الزهري	مدلس، مشهور ثقة	٢٥١، ٣٧
أبو الأحوص	صدوق حسن الحديث	١٢٩
أبو الأسعد (والد هيثم)	مجهول الحال	٨٤٧
أبو الرداد الليثي	عدّه ابن حبان وأبو أحمد الحاكم وغيرهما من الصحابة	٦٥
أبو العجفاء السلمي	صدوق حسن الحديث	٢٣
أبو بردة بن أبي موسى	ثقة	٥٢
أبو بكر بن أبي موسى	ثقة	٥٢
أبو ثورين	حسن الحديث	٦٨٣
أبو حريث عن أبيه عن جده	في سماعه نظر	٩٩٩
أبو حفص بن عمرو	مجهول الحال	٨٢٢
أبو سعد الأعمى	مجهول	٣٨٦
أبو سهلة	وثقه العجلي وابن حبان	٢٦٩
أبو عبد الله الجدلي عن ثابت بن خزيمة	[لا يعرف له سماع]	٤٣٤
أبو عمرة الأنصاري	صدوق حسن الحديث	٨١٥
أبو غالب	حسن الحديث وثقه الجمهور	٩١٠
أبو كثير الزبيدي	ثقة صدوق	٥٩
أبو كثير (رجلٌ آخر)	مجهول الحال	٥٩
أبو ماجد الحنفي	ضعيف	٩٠
أبو مدلة	حسن الحديث	١١٥٨
أبو إسحاق السبيعي	ثقة مدلس	٤٨
أجلح بن عبد الله الكندي	حسن الحديث وثقه الجمهور	٧٨٥
أم حبان بنت الوازع	لم يوثقها أحد	٩
أم علقمة مرجانة	وثقها العجلي وابن حبان	٢٠٧
أم منبوذ بن أبي سليمان	لا يعرف توثيقها	٣١٠
أيوب بن موسى	ثقة	٦٧٩
بكر بن قرواش	صدوق حسن الحديث	٧٤
ثابت بن أبي صفية	ضعيف	٨٠٨
جعفر بن عون عن عبد الرحمن المسعودي	سمع منه قبل اختلاطه	١٠٣

حارث الأعور	ضعيف جدًا	٥٤
حبيب بن أبي ثابت	ثقة مدلس	٨٠٧
حسان بن أبي وجزة	مجهول الحال	٧٦٣
حسان بن جعدة	مجهول الحال	١٢٣٣
حسن بن أبي الحسن البصري	مدلس	٨٣٢
حسن بن عبد الله العرني عن ابن عباس	منقطع	٤٦٦
حكم بن عتيبة	ثقة مدلس	١٥١
حكيم بن جبير	ضعيف	١٠٠٠
حكيم بن سعد، أبو يحيي	صدوق	١١٧٨
حماد بن أبي سليمان	صدوق مدلس مختلط	٦
حماد بن سلمة عن عطاء بن السائب	سمع منه قبل اختلاطه	٤٤
ربيع بن سبرة بن معبد	ثقة تابعي	٣٧
زكريا بن أبي زائدة	ثقة مدلس	٥٧٢
زياد بن الجراح	ثقة	١٠٦
زياد بن أبي مريم	ثقة	١٠٦
زيد بن أسلم	برئ من التدليس	١٤٩
زيد بن عياش	ثقة صدوق حسن الحديث	٧٥
سالم أبو العلاء المرادي	[ضعفه الجمهور]	٤٥٠
سعد بن أخرم	ثقة صدوق	١٢٣
سعد بن إياس، أبو عمرو الشيباني	ثقة مخضرم	١٠٤
سعيد بن المرزبان البقال	ضعيف ضعفه الجمهور	٢٣٤
سعيد بن أبي عروبة	ثقة مدلس	١٤٨
سفيان بن سعيد الثوري	ثقة مدلس	٣١
سفيان بن عيينة عن عطاء بن السائب	سمع منه قبل اختلاطه	٤٤
سفيان بن عيينة	ثقة مدلس	١٤٨
سلمة بن الأزرق	[صدوق حسن الحديث]	١٠٣٠
سلمة بن عبد الله بن عمر بن أبي سلمة	حسن الحديث	٣٠٠
سليمان بن طرخان التيمي	ثقة مدلس	١١٦٩
سليمان بن عتيق	صدوق حسن الحديث	٩٤٧
سليمان بن مهران الأعمش	مدلس	٦
سليمان بن يسار عن أم سلمة	منقطع	٣٠٢
سليمان بن يسار عن عمر بن الخطاب	منقطع	٣٢
شافعي عن ابن عيينة	محمولة على السماع	١٦، ١٢٤
شرحبيل بن سعد	ضعفه الجمهور	٤٠١
شعبة بن التوأم	لم يوثقه غير ابن حبان، والله أعلم	١٢١٥

شهر بن حوشب .... صدوق حسن الحديث ٣٦٧
طاؤس بن كيسان عن عبادة بن الصامت .... منقطع ٨٩٧
عاصم بن عبيد الله المدني .... ضعيف ضعفه الجمهور ١٧
عامر بن شراحيل الشعبي عن أم سلمة .... منقطع ٣٠٣
عائش بن أنس .... [صدوق حسن الحديث] ٣٩
عبد الجبار بن العلاء .... ثقة ٨
عبد الجبار بن وائل عن أبيه .... منقطع ٨٨٨
عبد الرحمن بن الحارث بن أبي ذباب عن عثمان بن عفان .... منقطع ٣٦
عبد الرحمن بن القاسم عن أبي هريرة .... [لم يسمع منه] ١٠٠١
عبد الرحمن بن القاسم .... مجهول الحال ١٠٠١
عبد الرحمن بن سعيد بن وهب عن عائشة .... منقطع ٢٧٦
عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود .... مدلس ٨٩
عبد الرحمن بن عثمان بن خثيم .... حسن الحديث وثقه الجمهور ٥٢١
عبد الرزاق .... مدلس ٦٩
عبد الكريم بن أبي المخارق، أبو أمية .... ضعيف ضعفه الجمهور ٣٣٣
عبد الكريم بن مالك الجزري .... ثقة ٤٠٩
عبد الله بن الزبير بن عمر الأسدي .... [ضعيف الحديث] ٥٣٤
عبد الله بن أبي الخليل .... حسن الحديث ٧٨٥
عبد الله بن أبي نجيح .... ثقة مدلس ٨٩١
عبد الله بن جرهد .... صدوق حسن الحديث ٨٦٠
عبد الله بن حفص عن يعلى بن مرة .... في سماعه نظر ٨٢٢
عبد الله بن سعيد بن أبي سعيد المقبري .... متروك الحديث ٥
عبد الله بن سلمة المرادي .... صدوق حسن الحديث ٥٧
عبد الله بن عبدربه .... مجهول الحال ٣٣٥
عبد الله بن عمرو بن عبد القارئ .... صدوق حسن الحديث ١٠٢٣
عبد الله بن محمد بن عقيل .... ضعيف ضعفه الجمهور ٣٤٣
عبد الله بن وهب المصري .... ثقة إمام، مدلس ٣٧
عبد الله بن يزيد السعدي البكري .... مجهول الحال ٣٩٨
عبد الله بن إنسان .... لين الحديث ٦٣
عبد الملك بن عمير .... ثقة مدلس ٤٤٥
عبدربه بن سعيد .... ثقة ٣٨٢
عبيد الله بن زحر .... ضعيف ضعفه الجمهور ٩١١
عبيد الله بن عبد الله بن ثعلبة .... حسن الحديث ٨٣٠
عبيدة بن المعتب .... ضعيف ٣٨٧
عتاب بن حنين .... مجهول الحال ٧٥١

عتبة بن أبي حكيم ....حسن الحديث وثقه الجمهور ٢٨٤
عتبة بن أبي حكيم ....[روى عنه بقية بن الوليد أحاديث ضعيفة] ٢٨٤
عروة بن الزبير عن عمر بن الخطاب........ منقطع ٤٨٩
عطية العوفي .... ضعيف مدلس ٧٥٤
عكرمة بن إبراهيم الباهلي الأزدي .... ضعيف ٣٦
علاء بن أبى العباس ....الشيعي، حسن الحديث ٧٤
علي بن زيد بن جدعان........ ضعيف ٧١
علي بن يزيد الإلهاني........ ضعيف جدًا ٩١١
عمر بن بيان التغلبي........معروف، لم يوثقه من المتقدمين غير ابن حبان ٧٦٠
عمر بن عبد العزيز عن خولة بنت حكيم........ منقطع ٣٣٤
عمر بن علي، أبو حفص العتكي الأنطاكي الخطيب ....[محله الصدق] ١١٥٥
عمران بن أبي ظبيان الحنفي .... ضعيف ١١٧٨
عمرو بن خزيمة .... مجهول الحال ٤٣٣
عمرو بن شريد ....ثقة ٨١٠
عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده .... سلسلة حسن عند الجمهور ٥٩٦
عمرو بن عمران، أبو السوداء النهدي ....ثقة ٤٧
عوسجة........ حسن الحديث وثقه الجمهور ٥٢٤
قتادة بن دعامة البصري........ثقة مدلس ١٤٨
كثير بن عبيد ....[صدوق] ٣٢٣
ليث بن أبي سليم .... ضعيف ضعفه الجمهور ٥٠
مجالد بن سعيد .... ضعيف ضعفه الجمهور ٢٧٨
محمد بن الحسين بن حبيب، أبو الحسين الوادعي........[ثقة] ٣٢٣
محمد بن ثابت ....مجهول ١١٦٩
محمد بن حنين ....[صدوق] ٥١٤
محمد بن سيرين عن عمر بن الخطاب .... منقطع ١٦
محمد بن عبد الرحمن بن أبي ليلى .... ضعيف ضعفه الجمهور ٤٨٥
محمد بن عبد الله بن أبي رافع الفهمي ....صدوق حسن الحديث ٥٤٠
محمد بن عبد الله بن إنسان .... ضعيف ٣٣٥
محمد بن عثمان الجمحي .... ضعيف ٢٣٩
محمد بن عجلان........ صدوق مدلس ١٤٦
محمد بن عمرو بن علقمة الليثي ....صدوق حسن الحديث ٦٠
محمد بن مسلم بن تدرس عن أسماء بنت أبي بكر........[منقطع] ٣٢٣
محمد بن مسلم بن تدرس........ثقة مدلس ١١٥٥
محمد بن إبراهيم بن الحارث التيمي عن قيس جد سعد .... منقطع ٨٧٠
محمد بن إسحاق بن يسار........ صدوق مدلس ٧٤٦

مخدجي	[حسن الحديث]	٣٩٠
مروان بن الحكم	صدوق حسن الحديث	٣٥٣
مسيب بن عبد خير	ثقة	٤٧
مطرح ، أبو المهلب	ضعيف	٩١١
مغيرة بن سعد بن أخرم	ثقة صدوق	١٢٣
مغيرة بن مقسم	مدلس	٤٨
مقسم والد مغيرة	مجهول الحال	١٢١٥
مليح بن عبد الله	[صدوق حسن الحديث]	٩٩٥
منكدر بن محمد بن المنكدر	ضعيف	٥٠٧
موسى بن عبيدة الربذي	ضعيف	١١٦٩
نبهان مولى أم سلمة	حسن الحديث	٢٨٩
وائل بن مهانة	حسن الحديث	٩٣
هشام بن حسان	مدلس	١١٢٦
هشيم بن بشير	مدلس	١٠٠٥
هيثم بن أبي الأسعد	مجهول الحال	٨٤٧
يحيي بن أيوب الغافقي	صدوق حسن الحديث	٩١١
يحيي بن عبد الله الجابر التيمي	ضعيف	٩٠
يحيي بن عيسى الرملي	حسن الحديث	٥٨
يزيد بن الحوتكية	صدوق حسن الحديث	١٣٧
يزيد بن أبي زياد	ضعيف ضعفه الجمهور	٧٢٤
يزيد بن جعدبة	مجهول	١٣٠
يزيد بن عياض	كذاب	١٣٠
يعقوب بن عاصم	ثقة	٨١٠
يعلى بن مملك	حسن الحديث	٣٩٤
يونس بن يزيد الأيلي	موثق عند الجمهور	٣٧
إبراهيم السكسكي	حسن الحديث وثقه الجمهور	٧١٧
إبراهيم بن مسلم الهجري	ضعيف ضعفه الجمهور	٩٩
إبراهيم بن يحيي بن أبي يعقوب	صدوق حسن الحديث	٥٣٦
إبراهيم بن يزيد بن شريك	[لم يثبت تدليسه عن المتقدمين وكتاب الكرابيسي لا يعتمد]	٤٣٤
إبراهيم بن إسماعيل بن مجمع	ضعيف	١٣٠٧
إسماعيل بن أبي خالد	ثقة مدلس	٨٦٢
إسماعيل بن أمية	ثقة	٨٤١
إياس بن عبد الله بن أبي ذباب	صحابي على قول الراجح	٨٧٨

❀❀❀❀

مکتبۃ الحدیث کی آفیشل

موبائل ایپ

"ishaatul Hadith"

اب google کے GET IT ON Google Play

پر دستیاب ہے

مکتبہ الحدیث حضرو